378

378

الحمد للہ والمنہ کہ درین ایام میمنت انجام از فضل ایزد باری کتاب لاجواب مسمّی بہ

تسہیل القاری

ترجمۂ اردو

صحیح البخاری

مع الشرحین

فتح الباری

و

ارشاد الساری

یعنی قسطلانی مع

نیل الاوطار

شرح

منتقی الاخبار

باہتمام شیخ عبدالرحمن و احمد و عبدالحی پسران شیخ محی الدین مرحوم در مطبع صدیقی لاہور طبع گردید

Marfat.com

...ے سجدوں کے درمیان میں پڑھنا جائز ہے اور اس میں دو حدیثیں
...یں ایک کو ابن ماجہ نے بسند صحیح ابن عباس سے روایت کیا ہے اور نووی نے کہا کہ جواب اس حدیث کا
...ہے فرمائے دو سجدوں کے درمیان میں اللھم
...ے اللہ مجھے بخشدے اور مجھ پر رحم کر اور میرا حال درست کر
...ے اس حدیث کو ابن ماجہ اور حاکم نے بھی نکالا اور حاکم نے صحیح کہا اور
...ں نے توثیق کی اور اسکے غیر نے اسمیں کلام کی اور حدیث
...دو سجدوں کے درمیان ایک جلسہ میں بعضوں نے کہا مستحب ہے کو لائق
...ہے تو مجھ کو شرک سے بری نہ کافر نہ شقی یا اللہ عنایت
...زرعی نے کہا اسمیں ایک حدیث وارد ہوئی ہے **باب**
...سجدے والا سجدے میں اپنی باہیں نہ رکھے کتے اور درندے کی
...ووضع یدیہ غیر مفترش ولا
...علیہ وآلہ وسلم نے سجدہ کیا اور اپنے دونوں ہاتھ
...ں سے ملایا **ف** حافظ نے فتح الباری میں کہا
...ہیں جانوروں کے پیچھے انشاء اللہ تعالے آویگی زین بن
...سے اور مسند انس کی حدیث سے جو ابھی آتی ہے اور
...ہے وہ انبساط کے معنے میں ہے جو انس
...ہے کہ بخاری رہ نے اس ترجمہ کے ساتھ
...حدیث کو مسلم بن ابراہیم کے طریق سے نکالا اسمیں
...ابن عباس نے جابر سے اسی کی مثل
...مسلم نے بھی عائشہ رضی اللہ عنہا
...قال
...احمد

Marfat.com

یہ تاویل ہے جب غنی اور فقیر کے اعمال
خیرات وغیرہ کا عمل فقیر کے عمل سے زیادہ
وہ گئے ہیں اسطرف کہ یہ ذکر مذکور کی فضیلت فقیر
کے اس قول سے جو اسی حدیث میں مذکور ہے وہ
سلم نے ذکر مذکور کی فضیلت کو ہر اس شخص کے
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قول ذلک فضل اللہ یؤتیہ کی تاویل کی ہے
ہیں اس ثواب کیطرف اشارہ کیا ہے جو اس عمل پر مترتب ہے
فرمایا جس ثواب کی میں تمکو خبر دی ہے اس ثواب کا ذکر اور صدقہ کے ساتھ
فضل کے ساتھ ہے اور اس تاویل میں بعد ہے لیکن اسکی طرف
کہ جمع اسکے اور اسکے معارض کے درمیان تعسف کے سوا ممکن ہے اور
قریب قریب نکلتا ہے کہ غنی افضل ہے اور بعض لوگوں نے اسکے کردہ
گذشتہ کیطرف اشارہ ہے ابن دقیق العید نے کہا اور وہ چیز جسکو
کر نہیں مساوی ہوں لیکن غنی کی عبادت مالیہ زیادہ ہو تو غنی فقیر سے افضل
ہیں ہے کہ جب وہ دونو (ذکر مذکور میں) تو مساوی ہوں لیکن
مصلحت ہے تو ان دونوں سے افضل کون ہے اگر فضل کی
مصالح متعدیہ مصالح قاصرہ سے افضل ہیں
کر کے فضل کی تفسیر شرافت کے ساتھ کیجاوے تو
ہیں فقیر کو غنی پر ترجیح ہوگی اسی سبب سے جمہور صوفیہ فقیر صابر
کے اس مسئلہ میں پانچ قول ہیں جن میں سے
کے ساتھ حالت مختلف ہوتی ہے پانچواں قول
ہے کہ فقراء کا شکوہ بدتر ہے اور میرا اسکا
سے زیادت کی نفی کا مطلقاً
کی طلب کیا اور ظاہر ہوا ہے کہ

[illegible] عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث پر کلام مین گذرا اور اس حدیث
[illegible] اور ترمذی کی روایت مین دوسری طریق سے اسبات کی تصریح ہے کہ خرچ کرنیوالا اللہ
[illegible] کی اور خرچ کرنیوالے کی نیت صحیح ہو اجر مین مساوی ہین اور ایسا ہی ہے رسول اللہ
[illegible] کہ جسنے نیک طریق جاری کیا تو اسکے واسطے اسکا اجر ہے اور اسکا بھی اجر جو اسپر عمل کرے اسبات کے سوا کہ
[illegible] اجر ناقص نہ ہوگا ہمارے لیے عود اسکی طرف کلام کرنے مین حدیث الطاعم الشاکر مثل الصائم الصابر پر کتاب
[illegible] اللہ تعالیٰ اور اس حدیث مین ان فائدون کے سوا جو گذر چکے اور یہی فائدہ ہین عالم جب کسی مسئلہ سے پوچھا جاوے
[illegible] اسکو ویسا جواب دینا چاہیے جسکے ساتھ مفضول فاضل کے درجہ کو پالے اور نفس فاضل کے ساتھ جواب مندے
[illegible] ویسا ہی کہا ابن بطال نے اور گویا ابن بطال نے یہ مسئلہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس قول سے
[illegible] آپنے فقراء کو جواب دیا اور فرمایا مین تمکو وہ امر نہ بتلاؤن جسمین تم انکے ساتھ برابر ہو جاؤ اور اسمین دلیل ہے کہ رئیس
[illegible] ہے (بخلاف حسد کے) اور رئیس کی تفسیر کتاب العلم مین گذر چکی اور رئیس اور حسد مذموم کے درمیان فرق بھی
[illegible] اسمین دلیل ہے ان اعمال کیطرف مسابقت کی جنکی وجہ سے درجات عالیہ حاصل ہون دیکھو تو اغنیاء کو جب فقراء کے
[illegible] نے اسپر عمل کرنے مین کسقدر مبادرت کی اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انپر انکار نہین کیا اور اس
[illegible] اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قول الا من عمل عام ہے شامل ہے اغنیاء اور فقراء دونو جماعتون کو بخلاف
[illegible] کے سوا کوئی اور دلیل اس مین دلیل ہے کہ کبھی آسان عمل دالا اعمال شاقہ کی فضیلت کو پالیتا ہے اور اسمین دلیل
[illegible] ہے اور حدیث سے بخاری رح نے دلیل لی اسپر کہ فرض نمازون کے بعد دعا افضل ہے جسمین
[illegible] کیونکہ دعا کا فرض نمازون کے پیچھے طلب کرنا فرض نمازون کے بعد ذکر کرنیکے
[illegible] اسلیئے فرض نمازون کے وقتون مین جن مین دعا کے قبول ہونے کی امید ہے اور اسمین دلیل
[illegible] متعدی کے مساوی ہو جاتا ہے بخلاف اس شخص کے جو کہتا ہے کہ متعدی مطلقاً افضل ہے اسپر شیخ
[illegible] کی جو حافظ
[illegible] کے علاوہ مین مختلف روایتین ہین ابو ہریرہ کی حدیث مین تینتیس پر منتہی ہوا ہے
[illegible] اللہ کو دیا ہے اور ابن عمر کی حدیث سے
[illegible] ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث سے دس بار پر منتہی منقول ہے اور اس حدیث
[illegible] کی حدیث سے ہے کہ رسول اللہ صلی

علیہ وآلہ وسلم جب صبح کی نماز
شمار یعنے اللہ کی پناہ مانگتا ہون اسکی
تک اور نسائی کی اس سے یوم اللیلہ مین
اور سو بار اللہ اکبر کہے اور سو بار الحمد للہ سے
ہے کہ اوقات مختلفہ مین واقع ہوا ہو یا اختلاف
کو نقل کیا جسکو مسلم نے ابن عجلان کی
کیا کہ غنی فقیر سے افضل ہے نضالہ تاویلا جب کہ
سے فضیلت ہی جسکے طرف فقیر کو کوئی
محل خلاف سے خارج ہے کیونکہ اسبات مین لوگون کا
اس مین کیسے اختلاف کرین اس بیچارے سے
فقیر کی معاش کی تنگی پر صبر کرنے اور اسکے ساتھ
مین سے کسکا ثواب زیادہ ہے انتہی اور اس مسئلہ کی
مسلم نے بھی کتاب الصلوۃ مین نکالا اور نسائی نے
قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ وَرَّادٍ
شُعْبَةَ فِي كِتَابٍ إِلَى مُعَاوِيَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى
لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ
مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ
مجھپر مغیرہ بن شعبہ رضے اللہ تعالی عنہ نے
مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالی عنہ اسوقت
کے ساتھ وراد سے بیان کیا
مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ
ہے یعنی ہوا کہ القدر

Marfat.com

[illegible] صلوٰۃ کو مکتوبہ کے ساتھ مقید کیا تو گویا غیر
[illegible] لیا ہے اور اس سے دلیل لی گئی ہے کتابت کے ساتھ عمل کرنے پر اور کتابت
[illegible] جائز نہ ہو اور اس حدیث سے دلیل لی گئی ہے شخص واحد کی خبر
[illegible] آخر میں کتاب القدر میں انشاء اللہ تعالیٰ آئیگا کہ وراد نے کہا پھر میں معاویہ کے پاس گیا تو میں نے
[illegible] کو ان کلمات کے ساتھ حکم کرتے تھے اور بعض نے زعم کیا کہ معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حدیث
[illegible] صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے اور مغیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے تو صرف تائیداً پوچھا تھا اور اس سے دلیل لی گئی ہے
[illegible] عطاء میں دوسری اسناد کے ساتھ معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ وہ منبر پر فرماتے تھے اے لوگو
[illegible] روکنے والا نہیں ہے جسکو اللہ نے دیا اور کوئی دینے والا نہیں جسکو اللہ نے روک لیا اور مال والے سے اللہ کا عذاب
[illegible] نہیں ہٹا سکتا جس شخص کے ساتھ اللہ تعالیٰ بھلائی چاہتا ہے اسکو دین میں سمجھ دیتا ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ
[illegible] سے ان کلمات کو اس منبر پر سنا ہے انتہے ماقال الحافظ فی الفتح ف کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
[illegible] کے بعد لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ اَللّٰهُمَّ
[illegible] لِمَا أَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ یعنے نہیں ہے کوئی عبادت کا لائق مگر اللہ
[illegible] اسکا کوئی ساجھی نہیں ہے اسی کی اصل بادشاہت ہے اور اسی کو واسطے سب تعریف ہے اور وہ جو چاہے کر سکتا
[illegible] کوئی نہیں روکنے والا اسکو جسکو تو نے دیا اور کوئی نہیں دینے والا جسکو تو نے روک لیا اور مال والے سے تیرا عذاب
[illegible] نہیں ہٹا سکتا ف خطابی نے کہا جد کہتے ہیں غنی کو اور نصیب کو بھی کہتے ہیں اور لفظ من رسول اللہ صلی اللہ علیہ
[illegible] میں منک بمعنے بدل ہے اور اسکی تائید میں ایک شعر کہا انتہے اور جوہری نے صحاح میں لکھا ہے کہ معنے منک
[illegible] منک کے ہیں اور معنیہ ہیں کہ مال والے کو تیرے پاس اسکا مال سودمند نہیں ہوتا تیرے پاس عمل صالح درکار ہے
[illegible] کہا ہے کہ ایک جماعت کا مذہب ہے کہ من منک میں بدل کے معنی میں ہے اور نہ معنے میں عند کے بلکہ اسکی ایسی
[illegible] ہے کہ لا ینفک معنی ہیں ان اراد بک سوءا یعنے میں اگر تیری برائی کا ارادہ کروں تو تجھکو مجھسے کوئی چیز
[illegible] نہیں ہوتے لیکن اسکا مقتضا یہ ہے کہ من یا تو عند
[illegible] محذوف سے اور حال محذوف کا مقتضا ہے یا سطوت یا عذاب اور شیخ جمال الدین نے اپنی کتاب مغنی
[illegible] لفظ جد جمیع روایات میں بیٹے کے ساتھ ہے اور اسکے معنے ہیں غنا کے جیسے اسکو
[illegible] اسکے معنے خط کے ہیں اور غریب نے حکایت کیا کہ مراد اسجگہ جد سے دادا ہے باپ کا

باب اور مطلب ہے کہ کسی کو نہیں
جدِ جیم کے زیر کے ساتھ اور سکون ہین کہ
اور فراز نے طبری سے انکار کی وجہ بیان کی
کو اس طرف بلایا ہے پھر کسطرح اعمال مین کا
ہو کہ دنیا مین کوشش اور آخرت کے امور مین کوتاہی کرنا
نافع نہین ہے جبتک قبولیت اسکے قرین ہو اور قبولیت
علیہ وآلہ وسلم کے قول لا یدخل احدکم الجنۃ علی الجر کی شرح مین گذرا
کرنا ہے یا دوڑنے مین جلدی کرنا نووی علیہ الرحمۃ نے کہا ہے
مفتوح الفار کے معنی دنیاوی حظ کے ہین وہ حظ مال کے ساتھ ہو یا
یہ ہین کہ بندہ کا حظ تجھ سے اسکو بچا نہین سکتا اور اسکو تو
دلیل ہے کہ یہ ذکر فرض نمازون کے پیچھے مستحب ہے اسطرح کہ یہ ذکر
پوری قدرت اس ذکر مین اسی اللہ سبحانہ وتعالی کی طرف منسوب
انکی اشاعت کرنے مین مبادرت کرے **فائدہ** ذکر مذکور مین وکان اذا صلی
اور یہ زیادت عبد بن حمید کی مسند مین معمر کی روایت سے اسنے عبد الملک بن
اس مین رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قول ولا معطی لما منعت
واقع ہوا ہے جیسے ہم اسکو کتاب القدر مین انشاء اللہ تعالی بیان کرینگے
ہشیم کے طریق سے اسنے عبد الملک سے اسناد مذکور کے ساتھ
پہلے ہی تین بار فرماتے وقال شعبۃ عن عبد الملک بھذا اور شعبہ نے عبد الملک سے
ویسا ہی روایت کیا جیسے سفیان نے اسحدیث کو عبد الملک
مسند مین اور طبرانی نے کتاب الدعا مین اور ابن حبان نے
اسنے شعبہ سے اور اسکے لفظ یہ ہین کہ عبد الملک
سے سنا کہ مغیرہ ابن شعبہ رضی اللہ تعالی عنہ
کے قول کتب الخ مین مجاز ہے اسلیے کہ سفیان

[illegible] کہتا گیا اور مسلم کے پاس ہے عبدہ کی روایت سے
[illegible] ابو رزین کی طرف لکھا وراد نے مغیرہ رضہ کے لیے یہ خط لکھا تو وراد نے حقیقت اور مجاز کے
[illegible] قال الحافظ فی الفتح وقال الحسن جد غنی (اور ابن ابی حاتم نے ابو رجاء کے طریق سے اور
[illegible] سلیمان تیمی کے طریق سے دونوں (ابو رجاء اور سلیمان تیمی) نے حسن بصری سے روایت کیا کہ حسن
[illegible] کے قول وانہ تعالی جد ربنا کی تفسیر میں) فرمایا جد غنی ہے ف حافظ نے کہا بہتر جد کی قرأت
[illegible] حرف کی رفع کے ساتھ بغیر تنوین کے پڑھا جاوے اور یہ حسن کی روایت سے بھی ظاہر ہوتا ہے جسکو
[illegible] ابو رجاء کے طریق سے اور عبد بن حمید نے سلیمان تیمی کے طریق سے دونوں نے حسن سے موصول
[illegible] کے قول وانہ تعالی جد ربنا کی تفسیر میں حسن نے کہا جد ربنا کی تفسیر غنی ربنا ہے اور بخاری رحمۃ اللہ علیہ
[illegible] کہ جب کسی حدیث میں کوئی غریب لفظ آجاتا ہے جسکی مثل قرآن مجید میں موجود ہوتا ہے تو اس لفظ کی
[illegible] تفسیر والوں کے اقوال نقل کیا کرتے ہیں اور یہ حرف بھی اسی قبیل سے ہے اور کریمہ کی روایت میں واقع ہوا ہے
[illegible] الف لام کے ساتھ اور الف اور لام اکثر روایات میں ساقط ہے وعن الحکم عن القاسم بن مخیمرۃ عن
[illegible] اور اس حدیث کو شعبہ نے حکم (بن عتیبہ) سے بھی روایت کیا اسنے قاسم بن مخیمرہ سے اسنے وراد سے ف
[illegible] رحمہ اللہ نے کہا ابو ذر کی روایت میں یہ تعلیق اسی طرح ہے حسن بصری کے اثر سے پیچھے واقع ہوئی ہے اور کریمہ
[illegible] روایت میں اسکے الٹا اس میں یہ تعلیق حسن کے اثر سے مقدم ہے اور کریمہ کی روایت درست ہے کیونکہ وعن الحکم
[illegible] عبد الملک کے عطف ہے تو یہ بھی شعبہ کی روایت سے حکم سے ہے اور ایسا ہی اسکو سراج اور طبرانی اور ابن حبان نے
[illegible] کے ساتھ شعبہ تک نکالا اور اسکے لفظ عبد الملک کے لفظوں کی طرح ہیں لیکن اسمیں کہا ہے کہ جب اپنی نماز
[illegible] لیتے اور سلام پھیر لیتے تو یہ ذکر فرماتے پھر اسکو ذکر کیا اور اسی تصریح کی مثل مسلم نے مسیب بن رافع کے طریق سے
[illegible] سے اسکو نکالا انتہی ما قال الحافظ فی الفتح اور اس حدیث کو مؤلف نے کتاب الاعتصام اور کتاب الرقاق اور
[illegible] اور کتاب الدعوات میں بھی نکالا اور مسلم اور ابو داؤد اور نسائی نے صلوۃ میں منتقے میں اسپر باب مقرر کیا
[illegible] نماز کے بعد دعا اور ذکر کا بیان جماعت نے بخاری کے سوا ثوبان رضہ سے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
[illegible] سے فارغ ہوتے تین بار استغفار کرتے اور فرماتے اللھم انت السلام ومنک السلام
[illegible] ذا الجلال والاکرام یعنے یا اللہ تو تمام عیبوں اور نقصانوں سے بری اور سالم ہے اور تیری طرف سے
[illegible] والے تو بابرکت ہے شوکانی نے کہا اس حدیث میں فرض نماز کے بعد تین بار استغفار کرنیکی

Marfat.com

مشروعیت پر دلیل ہے اور رسول اللہ صلی
ہو چکی ابن سید الناس نے کہا ابن عمل مقبول صلی
قیام کیا جیسے آپ نے فرمایا افلا اکون عبدا شکورا
طریق بتلاوین اپنے فضل کے ساتھ جیسے اپنی طرق کو بیان
عبد اللہ بن زبیر رضہ سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن زبیر فرمایا کرتے تھے
کا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شئ قدیر ولا حول
نعبد الا ایاہ لہ النعمۃ ولہ الفضل ولہ الثناء الحسن لا
کرہ الکافرون یعنے نہیں کوئی لائق عبادت کے اللہ کے سوا وہ اکیلا ہے اس کا کوئی
ہے اور اسی کو واسطے تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے اور گناہوں سے پھیرنا
ہے مگر اللہ بزرگ اور بڑے کی طاقت اور توفیق کے ساتھ اور ہم نہیں عبادت کرتے
اسی کے لیے فضل ہے اور اسی کی ثنا ہے نیک نہیں ہے کوئی معبود اللہ تعالیٰ کے سوا
اخلاص کرنیوالے ہیں پڑے برا ماننیں منکر عبد اللہ بن زبیر نے کہا اور رسول اللہ صلی اللہ
کے بعد فرمایا کرتے روایت کیا اس حدیث کو امام احمد اور مسلم اور ابو داؤد اور نسائی نے
مذکور ہے جسکے معنے ہمنے چھپے کے لیے اپنی عادت کے موافق بحث کی
ہیں دلیل ہے کہ یہ ذکر سلام کے پیچھے کیا جاوے اور اذکار
کو تسلیم کے وقت کے ساتھ مقید کیا گیا ہے اور حدیث میں دلیل ہے
ہیں ایسا کوئی لفظ نہیں ہے جو تکرار پر دلالت کرے اللہ
مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر فرض نماز کے بعد فرمایا کرتے
لہ الحمد وھو علی کل شئ قدیر اللھم
الجد منک الجد کے لیے نہیں ہے کوئی
کے لیے بادشاہت ہے اور اسی کے واسطے
کوئی روکنے والا نہیں اور جسکو تو دے روکنے
شوکانی نے کہا حاصل ہے

[illegible] قدیر یعنے جلاتا ہی اور مارتا ہے اور وہ زندہ ہے
[illegible] اور وہ ہر بات کرسکتا ہے اور اسکے راوی ثقے ہین اور اسکی مثل بزار کے پاس
[illegible] سند کے ساتھہ بھی ثابت ہے لیکن اس مین ہے کہ آپ ان کلمات کو صبح اور شام مین پڑہتے
[illegible] ہے کہ ذکر بھی فرض نماز کے بعد مشروع ہی اور اسکا ظاہر بھی یہ ہے کہ اس ذکر کو ایک بار ہی پڑہے لیکن
[illegible] واقع ہوا ہے کہ آپ اس ذکر مذکور کو تین بار فرمایا کرتے حافظ نے فتح مین کہا ذکر مذکور میز
[illegible] کی روایت لوگون کی زبان پر ہو رہی ہے اور یہ زیادت عبد بن حمید کے مسند مین ہی عمر کی روایت سے
[illegible] اس اسناد کے ساتھہ لیکن اسمین جملہ ولا معطی لما منعت نہین ہی اور طبرانی کے پاس دوسری سند سے پورا
[illegible] ہے اور عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہی کہا رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا دو باتین
[illegible] کوئی مرد مسلمان مگر وہ جنت مین جاویگا اور وہ دو نو باتین سہل ہین لیکن اُنپر عمل
[illegible] ہے) کہ ہر نماز فرض کے پیچھے دس بار سبحان اللہ کہی اور دس بار اللہ اکبر اور دس بار الحمد للہ
[illegible] عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے کہا مجھکو اور مینے دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے ہاتھہ کے ساتھہ انکو عقد کرتے تہے پس
[illegible] ایک سو پچاس کلمہ مین زبان مین اور ایک ہزار پانچسو ہونگے ترازو مین (دوسری بات یہ ہے) مگر جب اپنے بچھونے پر آوے
[illegible] تو سو بار سبحان اللہ اور الحمد للہ اور اللہ اکبر کہے تو یہ سو کلمات ہین زبان کے ساتھہ اور ہزار ہین ترازو مین اسحدیث کو پانچون عالمون
[illegible] ہے کیا ابن سنی نے اسکو صحیح کہا شوکانی نے کہا اسحدیث کو ترمذی نے دعوات مین ذکر کیا اور نسائی نے رسول اللہ کے قول الف فی المیزان کے پیچھے زیادہ کیا
[illegible] صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر تم مین کون دن اور رات مین دو ہزار پانچسو برائی کرتا ہے عرض کیا گیا یا رسول
[illegible] اور کس طرح ہلاک ہو سکتا ہے فرمایا شیطان ایک تمہارے پاس آتا ہے اور وہ اپنی نماز مین ہوتا ہے شیطان آکر
[illegible] فلان بات یاد کر فلان بات یاد کر اور سونیکے وقت اسکے پاس آتا ہے اور اسکو سلا دیتا ہے شوکانی
[illegible] تکبیر اور تحمید مین اعداد مختلفہ کے ساتھہ حدیثین وارد ہوی ہین اور یہان ہم ان مختلف روایات کیطرف
[illegible] رضی اللہ عنہ کہتا ہے اگرچہ یہ روایات حافظ صاحب اور قسطلانی کی تقریرون مین مذکور ہو چکین
[illegible] روایات مذکور مین اور ان مین انکے علاوہ کچھہ اور بہی فوائد ہین اسلیے ان روایات کا نقل
[illegible] شوکانی نے کہا ہی [illegible] اسکا دس بار کہنا بہی وارد ہوا ہے جیسے باب کی حدیث مین ہے اور انس رض
[illegible] اسکے پاس اور سعد بن ابی وقاص کی حدیث مین نسائی کے پاس اور علی بن ابیطالب کی حدیث
[illegible] کے نزدیک [illegible] طبرانی کے پاس اور تسبیح کا تینتیس بار کہنا بہی وارد ہوا ہے جیسے

ابن عباس رض کی حدیث میں ترمذی اور نسائی کے پاس اور [illegible]

اور ابو الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث میں نسائی کے پاس اور

میں نسائی کے پاس اور عبد اللہ بن عمر کی حدیث میں نسائی کے پاس اور

کی حدیث کے بعض طرق میں بزار کے پاس اور تسبیح کا چھ بار پڑھنا بھی وارد ہوا ہے

میں اور تسبیح کا ایک بار پڑھنا بھی وارد ہوا ہے جیسے انس رضی اللہ عنہ کی حدیث کے بعض

پڑھنا بھی مروی ہے جیسے ابو رمیل کی حدیث میں طبرانی کے پاس کبیر میں لیکن اسکی

ہے جیسے ابو ہریرہ رض کی حدیث کے بعض طرق میں نسائی کے پاس لیکن یعقوب بن عطاء

کہنا تو اسکا چونتیس بار کہنا وارد ہوا ہے جیسے ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث میں ترمذی اور نسائی

کی حدیث میں مسلم اور ترمذی اور نسائی کے پاس اور ابو الدرداء رضی اللہ عنہ کی حدیث میں نسائی کے

اور ابو ہریرہ رض کی حدیث میں مسلم کے پاس بعض روایتوں میں اور ذر رض کی حدیث میں ابن ماجہ کے پاس اور [illegible] حدیث میں

نسائی کے پاس اور زید بن ثابت کی حدیث میں نسائی کے پاس ہی اور عبد اللہ بن عمرو رض کی حدیث میں ترمذی اور نسائی کے پاس اور [illegible]

ہریرہ رض کی حدیث میں شیخین کے پاس اور ایک صحابی سے نسائی کے پاس عمل الیوم واللیلۃ میں [illegible]

وارد ہوا ہے جیسے زید بن ثابت اور عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی حدیثوں میں ان لوگوں کے پاس

میں ذکر ہوا اور تکبیر کا گیارہ بار کہنا بھی وارد ہوا ہے جیسے ابن عمر رض کی حدیث کے بعض طرق میں

اور وارد ہوا تکبیر کا دس بار کہنا جیسے بابا کی حدیث میں ادریس اور سعد بن ابی وقاص [illegible]

لوگوں کے پاس جنکے نزدیک اس عدد کے موافق تسبیح کا کہنا مذکور ہے اور ان کا تسبیح [illegible]

وارد ہوا ہے اسکا تینتیس بار کہنا اور پچیس بار اور گیارہ بار اور دس بار [illegible]

کے اعداد میں مذکور ہوئیں اور ان لوگوں کے نزدیک جنہوں نے انکو [illegible]

عدہ ہے مگر زائد کو پہر زائد کو لینا بہتر ہے شوکانی نے کہا اور حدیث [illegible]

تسبیح اور تحمید اور تکبیر کی مشروعیت پر اور انکی دس دس بار مشروعیت پر [illegible]

فرمایا کرتے تھے کہ جو اعداد نماز کے بعد یا نماز کے سوا [illegible]

ساتھ مروی ہے پہر اگر ان اذکار کے پڑھنے والے [illegible]

نہ ہوگا جو عدد مخصوص پر ثابت ہوا ہے ہو سکتا [illegible]

Marfat.com

ذراعیہ انبیا ط الکلب
مین برابر اور ٹھیک ہو جایا کرو ف
بچھاؤ اور ٹخنوں کو پسلیوں سے ملاؤ اور اگل
نہ بچھاوے ف قسطلانی نے فرمایا
حافظ ابن حجر نے فتح الباری مین
اور جو اعتدال رکوع مین مطلوب ہوتا ہی وہ سجدہ مین حاصل
رکھے اور گردن کو پیٹھ سے اونچا کرے اور نہ نیچا خلاف
کو اونچا کرے اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
مین ترک کرنا مناسب اور بہتر ہے انتہی اور جس ہیئت سے
اور اسکی پرواہ نہ کرنے کی خبر دی ہے قسطلانی نے کہا
کہ اس ہیئت مین تواضع کیصورت کے ساتھ بہت مشابہت ہے
زمین پر اچھی طرح چہرہ رکھا جاتا ہے لیکن اگر اس ہیئت کو ترک کردی تو
ہوگا **باب** من استوی قاعدا فی وتر من صلوتہ
کے آخر اور دوسری رکعت کے ابتدا مین اور ایسی ہی
جلسہ استراحت کے لیے تھوڑا سا بیٹھ جاتا ہے پھر کھڑا ہوتا
اخبرنا خالد الحذاء عن ابی قلابۃ قال اتی
علیہ وسلم یصلی فاذا کان فی وتر من
سے روایت ہے اسنے کہا ہمکو خبر دی مالک بن حویرث
پڑھتے دیکھا پھر جب آپ اپنی نماز کے طاق
جب تک کہ جلسہ استراحت کی واسطے بیٹھ
ترمذی اور نسائی نے بھی
مین جو پہلے کی حدیث کو
کی شرح

Marfat.com

حکمت کراہت ہونیکا خوف ہو اسی لیے نماز مین تعدی کرنے سے نہی وارد ہوئی ہے اور اسپر اعتراض
تقریر بیان کی پوچھنے سے مذکور ہوئی اور اعتراض یہ ہے کہ جس مقدار پر وہ ثواب مترتب تھا وہ تو وہ ادا کر چکا تو اب زیادت
پر ثواب مخصوص کی اس کو سوالی نہ ہوگی اور اسپر صحیح حدیثین دلالت کرتی ہین صحیحین مین ہے ابو ہریرہ رضہ کی حدیث
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے دن مین کلمہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَ
وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ یعنے نہین کوئی لائق عبادت کے مگر اللہ وہ اکیلا ہے (اپنی ذات اور صفات مین)
کوئی شریک نہین اسکی واسطے اصل بادشاہت ہے اور اسی کے لیے سب تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے سو بار پڑھا
اس کو دس گردن آزاد کرنے کا ثواب ہوگا اور اسکے واسطے سو نیکی لکھی جاوے گی اور سو برائی اس سے دور کی جاوے گی اور اس دن شام تک اسکو شیطان سے بچاؤ
ہوگا اور کسی شخص کا اس سے زیادہ عمل نہ ہوگا مگر جو اس سے زیادہ کام کرے آخر حدیث تک اور مسلم مین ہے ابو ہریرہ رضہ کی حدیث
رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص صبح شام کلمہ سبحان اللہ وبحمدہ سو بار کہے قیامت کے دن اس سے بڑھکر کسی کا
کوئی عمل اس شخص کا عمل جسنے ایسا ہی کیا یا اس سے زیادہ اس کلمہ کو پڑھا اور کہہ سکتے ہین کہ یہ حکم اسی ایک ذکر مین جو عدد
خصوص کے ساتھ وارد ہے چل سکتا ہے اور رہے وہ اذکار جن مین ہر عدد کے پیچھے دوسرے عدد کا نوع مخصوص آتا ہے
جیسے تسبیح اور تحمید اور تکبیر فرض نمازون کے پیچھے تو اس مین ہم کہہ سکتے ہین کہ ہر عدد مین زیادت ایسی زیادت ہے جسکے
لیے نص وارد نہین ہوئی جو ہر ایک نوع کے اعداد مخصوصہ کے درمیان ترتیب کو قطع کردے اور ہو سکتا ہے کہ ان
کے والیہ مین کوئی خاص حکمت ہو تو لائق ہے کہ عدد مشروع پر زیادہ نہ کیا جاوے عراقی نے کہا اور یہ احتمال ہے
جو اس سیاق مین وارد ہین وہ اس احتمال کا انکار نہین کرتے اور اس احتمال کا انکار نہین کرتے وہ نصوص جو وارد ہین
ان الفاظ کے ساتھ جو اذکار و دعاؤن مین وارد ہین جیسے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے براء کو
وَبِنَبِیِّکَ الَّذِیْ اَرْسَلْتَ جب اسنے دوہرا کر وَبِرَسُوْلِکَ الَّذِیْ اَرْسَلْتَ کہا) اٹھتے اور یہ بات الفاظ
کے ساتھ متعبد ہین مسلم ہے کیونکہ دوسرے الفاظ کی طرف عدول کرنا (مشروع الفاظ کو چھوڑکر) اس مین
محقق ہوتا ہی عدد مین زیادہ تو اس مین فرمانبرداری ثابت ہے کیونکہ جس چیز کا امر تھا وہ تو اسی صفت
کے ساتھ تھا حاصل ہو چکا اور اس پر زیادہ اسکا غیر ہونا مقبول نہین ہے اور بعض نے کہا اگر عدد مخصوص
کے ساتھ احتمال ارشاد کے نیت کرے اور پھر زیادہ کرے تو امتثال حاصل ہے اور بغیر نیت کے زیادہ کرے تو
ثواب ہوگا اور سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ وہ اپنے بچون کو ان کلمات کی
پناہ دیتے تھے جیسے لکھنا سکھاتے ہے اور فرماتے تھے کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کلمات

Marfat.com

کے ساتھ فرض نماز کے بعد [illegible]

[illegible] اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَاَعُوْذُ بِكَ اَنْ اُرَدَّ اِلٰى

عَذَابِ الْقَبْرِ یعنے یا اللہ مین تیری پناہ [illegible]

ہون اسبات سے کہ مین بزدلی عمر کیطرف پھیرا جاؤن اور [illegible]

کے عذاب سے شوکانی نے کہا بخل بار بار [illegible]

سجمہ کی جزم کے ساتھ کرم کی ضد ہی یعنے [illegible]

جنکا نکالنا سنت یا عادتاً واجب ہے یعنے حدیث مین بخل سے مراد [illegible]

وجہ نہین ہے کیونکہ بخل اس چیز سے بھی ہوتا ہے جو واجب نہین ہے [illegible]

بھی بیاہ مانگنا بلاشبہ خوب ہے پھر بہتر یہ ہے کہ حدیث کو اسکی عموم پر باقی رکھا جاوے

کیا جاوے جس پر کوئی دلیل نہین ہے اور جس سے رسول مقبول صلے اللہ [illegible]

ساتھ انسان فرض جہاد اور حق کے بیان کرنے اور منکر کے انکار کرنے سے [illegible]

واجبات مین خلل پڑجاتا ہے اور بزدلی عمر سے مراد عمر کا اس حد تک پہنچنا ہے [illegible]

قوت مین بچہ کیطرح ہو جاتا ہے اور دنیا کے فتنہ سے مراد دنیا کی شہوات کے ساتھ [illegible]

سے روک ہو جاتی ہین اور اسپر احادیث مین کلام گذر چکی ہے مین عذاب [illegible]

فتنہ وہ جینے کا فتنہ ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان [illegible]

والی اسباب مین سے بڑی اسباب ہین اور ام سلمہ رضی [illegible]

صبح کی نماز جب سلام پھیرتے اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ عِلْمًا [illegible]

مانگتا ہون نفع والا علم اور پاک روزی اور مقبول [illegible]

کو ابن ابی شیبہ نے بھی بکا لاشبابہ سے اسکی شیبہ سے [illegible]

المومنین ام سلمہ رضی سے اور اسکو ابن ماجہ نے [illegible]

ہے ہین اگر ام سلمہ رضی کے مول کی [illegible]

کو طیب کے ساتھ اور عمل کو قبول کے ساتھ [illegible]

وہ علم بخشی اور کمینگی کا سبب ہو جاتا ہے

Marfat.com

[illegible] اور جو کام مقبول نہ ہو اسمین بے فائدہ اپنے
[illegible] اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ عِلْمٍ لَا یَنْفَعُ وَمِنْ رِزْقٍ لَا یَتَطَیَّبُ وَمِنْ عَمَلٍ لَا یُتَقَبَّلُ اور ابو امامہ
[illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کسوقت دعا زیادہ مقبول
[illegible] اور فرض نمازون کے بعد روایت کیا اسحدیث کو ترمذی نے شوکانی نے کہا اس حدیث
[illegible] حسن کہا اور یہ حدیث محمد بن یحیے ثقفی مروزی کے طریق سے مروی ہی اسنے حفص بن غیاث سے اسنے ابن
[illegible] عبد الرحمن بن ثابت سے اسنے ابو امامہ سے اسنے جناب رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اور اسحدیث مین
[illegible] اور اسبات پر کہ رات کا جوف اور فرض نمازون کا بعد اجابت کے وقتون مین سے ہے اور مسلم نے جابر رض کیحدیث سے
[illegible] کہا جسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سُنا فرماتے تھے رات مین ایک گھڑی ہے نہین پاتا اسکو کوئی مرد مسلمان
[illegible] مانگے اللہ تعالے سے اس مین کوئی بھلائی دنیا کی یا آخرت کی مگر اللہ اسکو دیتا ہے اور یہ بات ہر رات مین ہوتی ہے اور ممکن
[illegible] رات کے جوف کا اطلاق کو جو باب کیحدیث مین مذکور ہے انکی گھڑیون مین سے ایک گھڑی کے ساتھہ مقید کیا جاوے
[illegible] جابر رض کیحدیث مین ہے اور فرض نمازون کی بعد اور ذکر بھی وارد ہوئے ہین انکے علاوہ جو مصنف رح نے
[illegible] کیے ان مین سے ابو امامہ رض کی حدیث ہی نسائی کے پس ابن حبان نے اسکو صحیح کہا کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
[illegible] وسلم نے فرمایا جس نے ہر فرض نماز کے بعد آیۃ الکرسی کو پڑہا اسکو موت کے سوا جنت مین داخل ہونے سے کوئی چیز
[illegible] نکالتی اور طبرانی نے سورۂ اخلاص کو بھی زیادہ کیا اور ان مین سے زید بن ارقم رضے اللہ تعالے عنہ کیحدیث جسکو
[illegible] اور نسائی نے نکالا کہا رسول اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر فرض نماز کے بعد فرمایا کرتے اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا وَرَبَّ کُلِّ
[illegible] اَنَا شَھِیْدٌ اَنَّکَ اَنْتَ الرَّبُّ وَحْدَکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا وَرَبَّ کُلِّ شَیْءٍ اَنَا شَھِیْدٌ اَنَّ
[illegible] صلی اللہ علیہ وسلم عَبْدُکَ وَرَسُوْلُکَ اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا وَرَبَّ کُلِّ شَیْءٍ اَنَا شَھِیْدٌ اَنَّ الْعِبَادَ کُلَّھُمْ
[illegible] رَبَّنَا وَرَبَّ کُلِّ شَیْءٍ اجْعَلْنِیْ مُخْلِصًا لَکَ وَاَھْلِیْ فِیْ کُلِّ سَاعَۃٍ مِنَ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ یَا ذَا
[illegible] وَاسْتَجَابَ اللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰھُمَّ نُوْرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ
[illegible] اَللّٰہُ اَکْبَرُ یعنے یا اللہ ہمارے پروردگار اور ہر چیز کے پروردگار مین گواہ ہون اسبات کا کہ تو
[illegible] وحدہ لا شریک نہین ہے یا اللہ ہمارے پروردگار اور ہر چیز کے پروردگار مین گواہ ہون اس
[illegible] صلی اللہ علیہ وسلم تیرے بندے ہین اور تیرے رسول ہین یا اللہ ہمارے پروردگار اور ہر چیز کے پروردگار
[illegible] پروردگار اور ہر چیز کے پروردگار کر مجھکو اور میرے اہل کو اپنے لیے

Marfat.com

مخلص دنیا اور آخرت کی ہر گھڑی میں

بہت بڑا یا اللہ آسمانوں اور زمین کے

اللہ بڑا ہے بہت بڑا اور اس حدیث کی اسناد میں

نے علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث سے نکالا کہا رسول اللہ

اغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ

الْمُقَدِّمُ وَأَنْتَ الْمُؤَخِّرُ یعنے یا اللہ بخش میرے لیے وہ گناہ جو

جو میں نے پوشیدہ کیے اور وہ گناہ جو میں نے ظاہر کیے اور میری زیادتی اور

کرنیوالا ہے اور تو ہی ہے پیچھے کرنیوالا اور اس حدیث کو ترمذی نے بھی نکالا اور کہا

اور نسائی نے عقبہ بن عامر رضہ کی حدیث سے نکالا کہا مجھکو رسول مقبول صلے اللہ

پر ہتھ کا ارشاد فرمایا ترمذی نے کہا یہ حدیث غریب ہے اور مسلم نے براء کی حدیث سے نکالا کہ رسول اللہ فرض نماز کے

مجھکو اپنے عذاب سے بچا جس دن تو بندوں کو اٹھاوے گا اور ان میں سے طبرانی کے پاس اوسط میں

ہر (فرض) نماز کے بعد فرمایا کرتے اَللّٰهُمَّ رَبَّ جِبْرَئِيلَ وَمِيكَائِيلَ وَإِسْرَافِيلَ

وَعَذَابِ الْقَبْرِ یعنے یا اللہ جبرئیل علیہ السلام اور میکائیل علیہ السلام اور اسرافیل علیہ السلام کے

گرمی سے اور قبر کے عذاب سے اور ان میں سے امام احمد اور طبرانی کے پاس

لِي فِي دَارِي وَبَارِكْ لِي فِي رِزْقِي یعنے یا اللہ سنوار میرے واسطے میرے

واسطے میری روزی میں اور ترمذی کے پاس ہے سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ یعنے پاک ذات ہے تیرے رب کی عزت کا مالک

رسولوں پر اور سب خوبی اللہ کو جو رب ہے سارے جہانوں کا اور

ہے کہ جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز پڑھتے اور نماز سے فارغ

اللّٰهِ الَّذِي لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيمُ اَللّٰهُمَّ أَذْهِبْ عَنِّي

جسکے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں وہ نہایت مہربان

یا ذکر وارد ہوئے ہیں فرض نمازوں کے ادبار میں جن

بعد میں امام احمد اور نسائی کے پاس والد ہیں

Marfat.com

لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شیء قدیر یعنے نہین کوئی معبود مگر اللہ وہ اکیلا ہے اسکا
اسی کے واسطے بادشاہت ہے اور اسی کے واسطے سب تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے اسکے لیے دس نیکیان
دس برائیان دور کیجاتی ہین اور اسدن شیطان سے بچاؤ مین رہتا ہے اور مغرب اور صبح کی نماز
سے پہلے ابی داؤد اور ابن حبان کے پاس ہے اپنے اپنے صحیح مین اللھم اجرنی من النار یعنے یا اللہ
سات بار کہے اور فجر کی نماز کے پیچھے ترمذی کے پاس اور کہا حسن صحیح ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
سے مراد جو شخص صبح کی نماز کے بعد کہے اور وہ دوسرا کرنے والا ہو اپنے پاؤن کو کلام کرنے سے پہلے لا الہ الا اللہ
لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد یحیی ویمیت وھو علی کل شیء قدیر یعنے نہین کوئی معبود اللہ
وہ اکیلا ہے اسکا کوئی شریک نہین اسی کے واسطے اصل بادشاہت ہے اور اسی کے واسطے سب تعریف ہے وہ جلاتا ہے
ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے دس بار کہتا ہے اللہ تعالی اسکے واسطے دس نیکیان اور دور کرتا ہے اسکی دس برائیان
کرتا ہے اسکو دس درجے اور وہ اسدن ہر مکروہ سے بچاؤ مین رہتا ہے اور شیطان سے محفوظ اور کسی گناہ کو لائق نہین
پاوے اسکو اسدن مین مگر شرک اللہ عزوجل کے ساتھہ اور اسکو نسائی نے بھی نکالا اور اسمین بیدہ الخیر زیادہ کیا اور
کے پیچھے ترمذی کے پاس اور ترمذی نے اسکو حسن کہا اور نسائی کے پاس عمارہ بن شبیب کی حدیث سے کہا رسول اللہ صلی
وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہے لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد یحیی و
وھو علی کل شیء قدیر دس بار مغرب کے پیچھے پہچتا ہے اللہ اسکے واسطے فرشتے جو اسکو شیطان راندی
محفوظ رکھتے ہین صبح تک اور لکھی جاتی ہین اسکے واسطے دس نیکیان اور دور کیجاتی ہین اس سے دس برائیان ہلاک کرنے
اسکو دس مومن بردون کے آزاد کرنے کا ثواب ملتا ہے لیکن اسکی اسناد مین رشدین بن سعد ہے جسمین گفتگو ہے
شوکانی فی نیل الاوطار علی منتقی الاخبار **باب** **یستقبل الامام الناس اذا سلم** امام جب
سے لوگون کی طرف اپنا منہ کرے **ف** حافظ نے کہا بخاری رح نے اسباب مین تین حدیثین بیان
اور طول کے ساتھہ جنائز کے اواخر مین انشاء اللہ تعالی آویگی اور زید بن خالد جہنی رضی
حدیث پر آخر امت مین کلام گذریگی اور تینون حدیثین ترجمہ باب کے مطابق ہین لیکن زید بن خالد کی حدیث
سب سے ہے کیونکہ اس مین ہے جب آپ نماز سے پھرتے آخر تک اور امیر سمرہ بن
مین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب نماز سے فارغ ہو لیتے تو ہماری طرف اپنا منہ
فارغ ہو جاتے تو ہماری طرف متوجہ ہوتے اسلیے کہ یہ تو ضرور ہے

کہ آپ نماز سے فراغت پانے سے پہلے قبلہ کیطرف
ہیں اور سمرہ بن جندب کی حدیث کا سیاق ظاہر یہ ہے کہ آپ
حکمت یہ ہے کہ جس چیز کے (وہ امور دین میں) محتاج ہیں اس
کیطرف منہ کرنا ہی شخص کے ساتھ خاص ہوگا جس شخص کا قصد تعلیم اور موعظت
کرنے میں یہ ہے کہ داخل کو معلوم ہو جاوے کہ نماز پوری ہو چکی کیونکہ امام
امام شاید التحیات میں بیٹھا ہے اور زین بن منیر نے کہا مقتدیوں کیطرف منہ کرنا
ہو جاوے تو وہ سبب بھی زائل ہو جاتا ہے تو امام کا اسوقت مقتدیوں کی طرف

حدثنا موسیٰ بن اسمٰعیل قال ثنا حماد بن حازم قال حدثنا ابو الوکاد عن
قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا صلی صلوۃ اقبل علینا بوجھہ
سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب کوئی نماز پڑھتے تو ہماری طرف

عبد اللہ بن مسلمۃ عن مالک عن صالح بن کیسان عن عبد اللہ بن
زید بن خالد الجھنی انہ قال صلی لنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
علی اثر سماء کانت من اللیل فلما انصرف اقبل علی الناس فقال
وجل قالوا اللہ ورسولہ اعلم قال اصبح من عبادی مؤمن
اللہ ورحمتہ فذلک مؤمن بی کافر بالکوکب واما من
بی مؤمن بالکوکب زید بن خالد جہنی رضی اللہ تعالیٰ
حدیبیہ میں صبح کی نماز پڑھائی مینہ کے پیچھے جو رات کو ہوا تھا جب
تو لوگوں کیطرف اپنا مبارک منہ کیا اور فرمایا کیا تم جانتے
اللہ علیہم نے عرض کیا اللہ اور اسکا رسول خوب جانتے ہے فرمایا
ایمان لانے والے اور میرے ساتھ کفر کرنے
کیونکہ اس کا ایمان
پہونچاتی ہے اور وہ یہ اعتقاد ہے کہ یہ کوکب
کرمیوالا اور یہ اسکی علامت ہے اور اسکا وعدہ

سے کرنے مین لفظ عبادی مین اضافت تشریف کے لیے ہے اور تشریف کے واسطے نہین ہے جیسے ان عبادی لیس
لہم سلطان مین تشریف کے واسطے ہے کیونکہ کافر اسکے اہل سے نہین ہے اور مصابیح مین اسپر اعتراض کیا اور کہا کہ
تشریف کے واسطے اصل کے خلاف ہے اور اس اضافت کا مجرد ملک کے لیے ہونا کیون جائز نہین ہے (قسطلانی) ف پھر اسپر جسنے
کفر کیا اور حق کے ساتھ برسائے گئے تو وہ میرے ساتھ ایمان لایا اسنے ستارے کے ساتھ کفر کیا اور جسنے کہا (ہم) فلان
فلان ستارے کے ساتھ برسائے گئے) تو اسنے میرے ساتھ کفر کیا اور ستارے کے ساتھ ایمان لایا **حدثنا** عبداللہ بن
محمد بن یزید بن ھارون قال اخبرنا حمید عن انس بن مالک قال اخر رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم الصلوٰۃ ذات لیلۃ الی شطر اللیل ثم خرج علینا فلما صلی اقبل علینا بوجھہ فقال ان
الناس قد صلوا و رقدوا و انکم لم تزالوا فی صلوٰۃ ما انتظرتم الصلوٰۃ انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ
سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک رات (عشا کی) نماز مین تاخیر کی نصف رات تک پھر ہمپر برآمد ہوئے
جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو ہماری طرف اپنا مبارک منہ کیا اور فرمایا لوگ نماز پڑھکر سو رہے اور تم جب تک نماز کی انتظاری مین
ہو نماز ہی مین ہے ترجم عفا اللہ عنہ کہتا ہے کہ اسباب کے متعلق جو باب ابن تیمیہ رح نے سنقیے مین مقرر کیا ہم اسکو مع
اسکی شرح کے بخاری کے اگلے باب مین انشاء اللہ تعالیٰ بیان کرینگے **باب** مکث الامام فی مصلاہ بعد السلام
سلام پھیرنیکے بعد امام کا اپنے مصلی مین ٹھیرنا ف حافظ نے کہا امام کا سلام کے بعد اپنے مصلی مین ٹھیرنا کسی ذکر
وغیرہ تعلیم یا نفل نماز کے ساتھ مقید نہین ہے اسلیے باب مین وہ حدیث بیان کی جسمین امام کا مصلے مین فرض نماز کے بعد
نفل نماز پڑھنے کا مسئلہ مذکور ہے **وقال لنا** آدم حدثنا شعبۃ عن ایوب عن نافع قال کان ابن عمر یصلی فی
مکانہ الذی صلی فیہ الفریضۃ نافع (ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے غلام آزاد) سے روایت ہے کہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما
جس مکان مین فرض نماز پڑھتے اسی جگہ نفل نماز بھی پڑھ لیتے ف ابن ابی شیبہ نے ابن عمر رض کے اثر کو دوسرے طریق
سے ایوب سختیانی سے نافع سے روایت کیا کہ ابن عمر رض اپنی نفل نماز اپنی جگہ مین پڑھا کرتے **وفعلہ** القاسم اور قاسم (بن محمد
بن ابی بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین) نے فرض نماز کی جگہ نفل نماز کو ادا کیا ف حافظ نے کہا اور موصول
ابن ابی شیبہ نے معتمر سے اسنے عبداللہ بن عمر سے اسنے کہا میںنے قاسم اور سالم کو دیکھا کہ فرض نماز پڑھتے پھر جہان
فرض پڑھے وہان نفل نماز ادا کرتے (ف) **وذکر** عن ابی ھریرۃ رفعہ لا یتطوع الامام فی مکانہ و
ابو ہریرہ رض سے جو حدیث مرفوع مذکور ہے کہ امام فرض نماز کی جگہ نفل نماز نہ پڑھے (بخاری رح نے فرمایا)
ف حافظ نے کہا اسحدیث کو ابو داؤد کے نزدیک یہ لفظ ہین کیا ایک تمہارا

عاجز ہے کہ (فرض نماز
نماز ہیں اور ابن ماجہ میں سے جب ایک تمہارا نماز
جب ایک تمہارا فرض نماز کے پیچھے نفل نماز ادا کرنا جائے
اور یہ اسلیے کہ اسکی اسناد میں ضعف اور اضطراب ہے اسحدیث کیساتھ
اور اسپر احادیث میں اختلاف کیا گیا ہے اور بخاری
کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ حدیث ثابت نہیں ہوئی اور اس مسئلہ میں
نہ پڑھے جہاں اسنے فرض نماز پڑھی یہانتک کہ اسجگہ سے ہٹ جاوے
منقطع ہے اور ابن ابی شیبہ نے حسن اسناد کی ساتھ علی علیہ السلام سے روایت کیا کہ علی علیہ السلام
کہ امام نفل نماز نہ پڑھے یہانتک کہ فرض نماز کی جگہ سے ہٹ جاوے اور ابن قدامہ نے
کیا کہ انہوں نے فرض نماز کی جگہ نفل نماز ادا کرنے کو مکروہ جانا اور فرمایا ہیں
سے نہیں پہچانتا تو گویا انکے نزدیک ابوہریرہ رضہ اور مغیرہ بن شعبہ رضہ
کے معنے یہ ہیں کہ نافلہ کا فریضہ کے ساتھ التباس نہ پڑجاوے اور مسلم میں
نے معاویہ رضہ کے ساتھ جمعہ کی نماز پڑھی تو سائب نے جمعہ کے بعد نفل نماز
فرمایا جب تو جمعہ کی نماز پڑھے تو اسکو کسی اور (نفل) نماز کے ساتھ نہ ملا یہانتک
جاوے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمکو اسی طرح ارشاد فرمایا ہے
کی طرف ارشاد ہے اور اسپر حدیثیں مذکورہ محمول ہونگی اور ان
حال ہیں کیونکہ فرض نماز دو حال سے خالی نہیں ہے یا تو فرض نماز ایسی ہے کہ
بعد نفل نماز نہیں ہے اور پہلی صورت میں اختلاف ہوا ہے یا نفل نماز
پڑھے یا کیا کرے تو اکثر کا عمل تو اسپر ہے کہ پہلے ذکر ماثور کی
نماز اور نفل نماز کے درمیان فصل کیلئے ذکر کے ساتھ مشغول ہو
جاوے کہ فرض نماز کی جگہ سے ہٹ کر دوسری جگہ میں
گے کہ معاویہ رضہ کی حدیث میں ثابت ہوا ہے کہ انہوں نے
اسلیے کہ ذکر ماثور نماز کے ادا کرنے کے ساتھ احادیث

[illegible] اور [illegible] کے ساتھ متصل ہوتے کیونکہ سلام کے بعد کا ذکر ہے اور رہی وہ فرض نماز
[illegible] ہیں ہے تو امام [illegible] کو چاہیے کہ ذکر ماثور کے ساتھ مشغول ہو جاویں اور اس ذکر کے لیے کوئی مکان
[illegible] ہو بلکہ اگر چاہیں تو مسجد کر ذکر کریں اور اگر چاہیں تو وہاں ہی ٹھہر کر ذکر کریں اور دوسری صورت میں اگر امام کی عادت
[illegible] کی تعلیم کی ہے تو ان سب پر امام کا متوجہ ہونا مستحب ہے اور اگر امام ذکر ماثور پر کچھ زیادہ نہیں کیا کرتا تو آیا سب
[illegible] متوجہ ہو یا پھر جاوے اور اپنا منہ مقتدیوں کی طرف کرے اپنی طرف سے اور اپنا بایاں کروٹ قبلہ کیطرف اور دعا
[illegible] دوسری حالت کے ساتھ اکثر شافعیہ نے جزم کیا ہے اور احتمال ہے کہ اگر یہ زمانہ تھوڑا ہو تو قبلے کیطرف منہ کرکے
[illegible] ہو اسلیے کہ قبلہ کیطرف منہ کرکے دعا کرنا بہت لائق ہے اور پہلی حالت اس صورت پر محمول ہے اگر امام ذکر اور دعا
[illegible] کرے واللہ اعلم (ف) **حدثنا** ابو الولید ہشام بن عبد الملک قال حدثنا ابراہیم بن سعد
[illegible] عن الزہری عن ہند بنت الحارث عن ام سلمۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا سلم
[illegible] فی مکانہ یسیرا قال ابن شہاب فنری واللہ اعلم لکی ینفذ من ینصرف من النساء ام سلمہ
[illegible] اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب (فرض نماز سے) سلام پھیرتے تو اپنی جگہ میں
[illegible] اسا ٹھیرتے ابن شہاب زہری نے اسناد مذکور کے ساتھ کہا ہم سمجھتے ہیں اور اصل بات کو اللہ خوب جانتا ہے کہ رسول
[illegible] صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اسی مکان میں تھوڑا سا ٹھیرنا جہاں اپنی فرض نماز پڑھی ہوتی اسلیے تھا تاکہ عورتیں چلی
[illegible] (ف) اس کی پہلے کہ مرجانیوالی انکو پالیں اور اسکا حاصل یہ ہے کہ اگر مقتدی صرف مرد ہی ہوں تب یہ ٹھیرنا
[illegible] نہیں ہے وقال ابن ابی مریم اخبرنا نافع بن یزید قال حدثنی جعفر بن ربیعۃ ان ابن شہاب
[illegible] قال حدثتنی ہند بنت الحارث الفراسیۃ عن ام سلمۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ و
[illegible] وکانت من صواحبہا قالت کان یسلم فینصرف النساء فیدخلن بیوتہن من قبل ان
[illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابن ابی مریم نے کہا ہمکو خبر دی نافع بن یزید نے کہا حدیث کی مجھکو
[illegible] جعفر بن ربیعہ کیطرف سے کہا کہ مجھکو ہند فراسیہ حارث کی بیٹی نے حدیث بیان
[illegible] اللہ تعالی عنہا رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بی بی سے اور ہند حارث کی بیٹی ام المومنین ام سلمہ
[illegible] کرتی ہیں کہ ام سلمہ رضی نے فرمایا کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سلام
[illegible] بی بیاں اور اپنی اپنی گھروں میں داخل ہو جاتیں اسباب کے پہلے کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ
[illegible] نے کہا ہم اس لفظ کو موصولا محمد بن یحیی ذہلی کی زہریات میں روایت کیے گئے کہا ہمکو

سعید بن ابی مریم نے سعب بیان کی ...

نماز کے بعد شیر یکبار سعد رضی ... کہا وقال ...

اور عبد اللہ بن وہب نے یونس (بن یزید) سے ...

ف حافظ نے کہا اس تعلیق کو نسائی نے موصول ...

جب سلام پھیرتیں اٹھ جاتیں اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ...

چاہتا ٹھیرے رہتے پھر جب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ...

عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي هِنْدُ الْفَزَارِيَّةُ اور عثمان بن عمر نے ...

دی کہ زہری نے کہا مجھ سے ہند فزاریہ نے حدیث بیان کی ف حافظ نے ...

عمر سے موصول کر دیگی وَقَالَ الزُّبَيْدِيُّ أَخْبَرَنِي الزُّهْرِيُّ أَنَّ هِنْدَ ... لَيْلَى ...

كَانَتْ تَحْتَ مَعْبَدِ ابْنِ الْمِقْدَادِ وَهُوَ حَلِيفُ بَنِي زُهْرَةَ وَكَانَتْ ...

وَسَلَّمَ اور (محمد بن ولید) زبیدی نے کہا مجھکو زہری نے خبر دی کہ ہند ... لیلیٰ ...

کی بیٹی معبد بن مقداد کے نکاح میں تھی اور معبد بن مقداد بنی زہرہ کا حلیف ...

بی بیوں کے پاس آیا جایا کرتی تھی ف اس تعلیق کو طبرانی نے شاہین ...

اوسنے زبیدی سے موصول کیا اور اسمیں ہے کہ عورتیں نماز میں ... کی ...

تو جب آپ سلام پھیرتے عورتیں اٹھ جاتیں اور اپنے گھروں میں ...

(ف) وَقَالَ شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنِي هِنْدُ الْفَزَارِيَّةُ ...

اسنے کہا مجھے ہند فزاریہ نے حدیث بیان کی وَقَالَ ابْنُ أَبِي عَتِيقٍ ...

(محمد بن عبد اللہ) بن ابی عتیق نے زہری سے روایت کیا کہ ...

دونوں کی روایت زہری میں موصول ہے وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي ...

امْرَأَةٌ مِنْ قُرَيْشٍ حَدَّثَتْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ...

اسکو حدیث بیان کی ابن شہاب زہری سے قریش کی ایک ...

صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ف حافظ نے کہا بخاری ...

کا بیان کرنا مراد ہے اور جس بیان میں اسکو قرار دیا ...

[illegible] اخر اور چوتھی رکعت کے ابتدا مین اٹھتے حافظ نے کہا
[illegible] حدیث کی ایک جماعت نے جلسۂ استراحت کی مشروعیت پر اور امام احمد سے
[illegible] نے ذکر کیا کہ امام احمد بھی جلسۂ استراحت کے قائل ہوگئے اور بہت لوگون نے جلسۂ
[illegible] طحاوی نے اسکی عدم مشروعیت پر دلیل لی ہے ابو حمید ساعدی کی (آئندہ) حدیث
[illegible] حدیث مین اس جلسہ کا ذکر نہین ہے بلکہ اسمین ہے کہ آپ کھڑے ہوگئے اور نہ بیٹھے اور ابو داؤد
[illegible] طحاوی نے کہا جب مالک بن حویرث رضہ اور ابو حمید رضہ کی حدیثون مین تعارض ہوا
[illegible] حدیث جسکو مالک بن حویرث نے اپنی حدیث مین بیان کیا کسی بیماری کی وجہ سے کیا ہو
[illegible] پھر احتمال کو قوت دی اسطرح کہ اگر جلسہ استراحت مقصود ہوتا تو خاص کرکے اسکو ذکر
[illegible] اصل بیماری کا نہ ہونا ہے اور دوسرا یہ کہ حدیث صَلُّوا كَمَا رَأَيْتُمُونِي أُصَلِّي یعنے
[illegible] جیسے تمنے مجھکو نماز پڑھتے دیکھا اسکا راوی بھی مالک بن حویرث ہی پھر اسکا رسول اللہ صلی اللہ
[illegible] کی حدیث مین اس فعل کا حکایت کرنا اس امر کے عموم مین داخل ہے اور ابو حمید کی حدیث جس سے طحاوی
[illegible] پر دلیل لی نہ سکے وجوب ہونیکی دلیل ہے نہ مشروع نہ ہونیکی اسواسطے کہ آپ نے اسکو بیان جواز کے لیے
[illegible] کی دونون حدیثین اس جلسہ کی نفی پر متفق نہین ہین جیسے طحاوی کی کلام سے معلوم ہوتا ہے
[illegible] دوسری سند سے ابو حمید رضی اللہ عنہ سے نکالا جسمین اس جلسہ کا اثبات ہے
[illegible] دو باتون کے بعد اسی ابو حمید ساعدی کی حدیث پر کلام کرنیکے وقت بیان کیا جاویگا
[illegible] استراحت سنت ہونا تو اسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نماز کا ہر ایک وصف
[illegible] بیان کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اپنی کسی حاجت کے لیئے جلسہ کیا تو اسمین نظر ہے اسواسطے
[illegible] حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نماز کے ہر ایک بیان کرنے والے نے بیان نہین کیا
[illegible] شوکانی نے نیل مین کہا کہ جو اس جلسہ کے مشروع نہ ہونیکے قائل ہین انہون نے
[illegible] کے نزدیک واقع ہوئی ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دو سجدون سے
[illegible] اور اسمین اجماع ہر اس شخص کی مضر ہے جو وجوب کا قائل ہے استحباب کے قائل
[illegible] کی اس حدیث کو نووی نے خلاصہ مین ضعیف کی فصل مین ذکر کیا اور انہون
[illegible] کہ آپ اسطرح کھڑے ہوجاتے جیسے تیز اور بھی استحباب کے

ان نسبتون مین جو کنانہ کو قریش کا باپ قرار دیا ہے تو اسکے نزدیک دونو نسبتون مین کوئی مخالفت
ہے نزدیک قریش کا والد النضر ہے تو احتمال ہے کہ دونو نسبتون کا اجتماع ہند کے لیے اسطرح ہو کہ ایک نسبت
اور دوسری نسبت مخالفۃ اور بخاری نے لیث کی اخیر روایت کے ساتھہ اس شخص کی رد کی طرف اشارہ کیا ہے
جو فرشتہ کی تعریف ہے اسلیے کہ لیث کی روایت مین اس عورت کے فرشتی ہونیکی تصریح ہے اور لیث کی روایت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک موصول نہین ہے کیونکہ ہند حارث کی بیٹی تابعیہ ہے جیسی گذرا اور یہ یحیی بن سعید انصاری کی
یحیی بن سعید کی زہری سے روایت قرآن کی روایت کے قبیل سے ہے اور حدیث مین دلیل ہے کہ امام مقتدیون
کی رعایت کرے اور اسچیز سے بچنے مین احتیاط کرے جو حرام کی طرف پہونچانیوالی ہو اور اسمین دلیل ہے کہ تہمت کی
جگہ سے بچے اور عورتین مردون کے ساتھہ مخالطت نہ کرین راستون مین تو گھرون مین انکی مخالطت کب جائز ہوگی اور علت
اسکی ہے جب مرد ہی ہون تو اسقدر ہٹنا مستحب نہین ہے اور ابن قدامہ (حنبلی) نے ام المومنین عائشہ رضہ
سے اسی پر عمل کیا ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (سلام) کے بعد نہ بیٹھتے مگر اسقدر کہ کہتے اَللّٰھُمَّ اَنْتَ
السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ یعنے یا اللہ تو سلام ہے اور تیری طرف سے ہے سلامتی ہے
تو بڑائی اور عزت والے اسحدیث کو مسلم نے نکالا اور اسحدیث مین دلیل ہے کہ عورتین رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کے پاس جماعت کی مسجد مین حاضر ہوا کرتین اور یہ مسئلہ عنقریب آویگا انتہے قال الحافظ فی الفتح ابن تیمیہ نے اسپر ایک
اور کیا سلام کے پیچھے پہرنا اور سلام اور پہرنیکے درمیان بیٹھنے کا مقدار اور مقتدیونکی طرف متوجہ ہونا ام المومنین
رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جب سلام پہرتے تو نہ بیٹھتے (اپنی اس حالت
سلام پہرنے) مگر جسقدر کہ کہہ لیتے اَللّٰھُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ
مسلم اور ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کیا شوکانی نے کہا اس حدیث کے الفاظ کی شرح پہلی باب مین گذر چکی
سلام کے بعد جگہہ بیان کیا تاکہ دلیل لے امام کے بیٹھنے کی مشروعیت پر اسجگہ سے جہان اسنے نماز پڑہی ہے سلام کے بعد
اور ترجمہ کی ہے ام سلمہ رضی اللہ تعالے عنہ کی حدیث عبد الرزاق کے پاس کہ مینے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
ساتھہ نماز پڑہی جب آپ سلام پہرتے اتنہ کہڑے ہوتے پہر مینے ابو بکر رضہ کے پیچھے نماز پڑہی تو وہ بھی جب سلام پہرتے
اتنی دیر بیٹھتے اور اسکی تائید کرتی ہے وہ حدیث بھی جو باب لبث الامام مین انشاء اللہ تعالی آتی ہے کہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (سلام پہرنیکے بعد) اپنی جگہہ مین ٹہہرا سا بیٹھتے اتنہنے سے پہلے تاکہ عورتین چلی
جائین یہ تمام ہوا اسکے کہ اسمین جماعت کی نماز ہی اصل ہے اور مشروع ہے اور اسکے معارض ہین حدیثین

جوگذر چکیں اور وہ دلالت کرتی ہیں نما
ہی بیٹھی ہیں جہاں نمازی نے نماز پڑھی ہے
ہے چلتے چلتے اس ذکر کو پڑھے یا بیٹھے بیٹھے دوسری
ہے وہ اسکی معارض ہوگا اور ممکن ہے کہ جلدی اٹھنے کی
یا جلدی اٹھنے کی مشروعیت کو ان نمازوں کے سوا
جسمیں ذکر مقید ادا ہو جاوے وہ جلدی اٹھنے کے منافی نہیں ہے
اتفاقاً ایسا ہو جاتا ہے کہ ذکر مقید بلکہ ذکر مقید سے اکثر اس میں ادا ہو جاتے
کی جسکو بخاری رح اسباب سے پہلے لائے اور کہا براء بن عازب رض سے روایت ہے
کے پیچھے نماز پڑھتے تو ہم اسبات کو دوست رکھتے کہ ہم آپکے داہنے جانب ہوں
کو مسلم اور ابوداؤد نے روایت کیا شوکانی نے کہا پہلی حدیث کو بخاری رح نے
ذکر کیا اور اسحدیث کو جنائز میں مطولاً بیان کیا اور یہ حدیث دلالت کرتی ہے کہ
طرف امام کو متوجہ ہونا مشروع ہے اور یہ
ثابت ہو چکا ہے نووی نے کہا مذہب مختار جسپر اکثر محقق اصولی ہیں
نہیں ہے اور کان تو فعل ماضی ہے اسکے ایک بار ہونے
متوجہ ہونے میں ہی حکمت بیان کی جو حافظ صاحب نے
اسپر کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان لوگوں پر متوجہ ہوتے
اسطرح جمع ممکن ہے کہ کبھی آپ سب مقتدیوں کے
عازب رض کی حدیث سمرہ بن جندب رض کی حدیث کی تفسیر کیجاوے
بعض پر متوجہ ہوتی ہو اور اسباب میں زید بن خالد جہنی رض سے روایت
وسلم نے نماز پڑھائی صبح کی حدیبیہ میں بعد کے
فارغ ہوئے تو لوگوں کیطرف متوجہ ہوئے

باب یستقبل الامام الناس اذا سلم میں بیان
سے روایت کیا کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم

Marfat.com

[illegible] یزید بن اسود رضہ سے روایت ہی کہ مینے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
[illegible] کے ہمراہ صبح کی نماز پڑہائی پہر آپ بیٹہے بیٹہے پہری اور لوگون کی طرف اپنا مبارک
[illegible] کا قصہ بیان کیا جنہون نے نماز نہین پڑہی تہی یزید بن اسود نے کہا اور لوگ رسول مقبول صلی
[illegible] لوگون کے ساتہہ اٹہا اور مین اوسدن جوان آدمی اور قوت والا تہا کہا مین لوگون
[illegible] رسول اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس پہونچ گیا تو مینے آپکا مبارک ہاتہہ پکڑ لیا اور مینے اسکو اپنے منہ
[illegible] بن اسود نے کہا تو مینے کوئی چیز ایسی نہین پائی جو رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ کے ہاتہہ سے زیادہ
[illegible] یزید بن اسود نے کہا اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اوسدن مسجد خیف مین تہے اسحدیث کو امام
[illegible] اور امام احمد کی ایک روایت مین ہی کہ یزید بن اسود نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتہہ صبح
[illegible] کہا پہر لوگ اٹہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مبارک ہاتہہ کو پکڑتے تہے اور آپکے مبارک
[illegible] کے ساتہہ لگاتے تہے کہا پہر مینے اپنا ہاتہہ پکڑا اور اسکو اپنے چہرے کے ساتہہ لگایا تو مینے اس مبارک
[illegible] زیادہ میٹہا لیا یا اوکستوری سے زیادہ خوشبودار شوکانی نے کہا اسحدیث کو ابوداؤد اور نسائی اور ترمذی
[illegible] اور ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے لیکن ترمذی کے لفظ یہ ہین کہ مین رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ
[illegible] لگے حج مین حاضر ہوا اور مینے آپکے ساتہہ مسجد خیف مین صبح کی نماز پڑہی تو جب آپ نے نماز پوری کی
[illegible] پہر ابوداؤد اور نسائی اور ترمذی نے ان دونو مردونکا قصہ بیان کیا لیکن اسکی اسناد مین جابر بن یزید
[illegible] ہے جو اپنے باپ سے روایت کرتا ہے اس سے یعلی بن عطا نے روایت کی علی بن مدینی نے کہا
[illegible] بن عطا کے سوا کسی اور نے روایت نہین کیا اور اسکو نسائی نے ثقہ کہا اور اسحدیث مین لوگون کی طرف
[illegible] کی دلیل ہے اور آسین کلام گذر چکی اور ترمذی کے یہ لفظ ہین کہ جب رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز ادا
[illegible] آپنے دو آدمیون کو قوم کے پیچہے دیکہا جنہون نے آپکے ساتہہ نماز نہین پڑہی تہی تو آپنے
[illegible] پاس لاؤ تو وہ دونو آپکے پاس لائے گئے اور اُن دونو کے بازو (مارے ڈر کے) کانپ رہے
[illegible] کہا کہ تم دونو میرے ساتہہ نماز پڑہتے وہ دونو بولے یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ و
[illegible] آپنے فرمایا ایسا نہ کرو تم اپنے گہرون مین نماز پڑہکر جماعت کی مسجد مین آؤ اور
[illegible] ساتہہ ملجاؤ تو یہ تمہارے لیے نفل ہوجاویگی اور اسپر ابواب الجماعت مین انشاء اللہ تعالے
[illegible] ہے کہ فضیلت جماعت کی لوگون کی ملامت کے ساتہہ تبرک حاصل کرنا جائز ہے اسلیے کہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لوگون کو [illegible]
ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دوپہر کے [illegible]
اور عصر کی بھی دو رکعتین اور آپکے آگے نیزہ تھا جسکے [illegible]
ہاتھون کو پکڑ کر اپنے موہو نپر لگانا شروع کیا ابو جحیفہ نے کہا [illegible]
منہ پر رکھا تو ناگہان آپ کا ہاتھ برف سے زیادہ [illegible] اور مشک سے زیادہ خوشبو [illegible]
کیا شوکانی نے کہا اسحدیث کو امام بخاری نے مطولا روایت کیا اور مختصرا اپنی کتاب کی کئی جگہون [illegible]
مین ذکر کیا اور اوائل کتاب الصلوۃ کے باب الصلوۃ فی الثوب الاحمر مین اور باب الاذان مین [illegible]
مین اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صفت کی دو جگہون مین اور کتاب اللباس مین کئی جگہون [illegible]
مین بطحاء سے بطحاء مکہ مراد ہے اور بطحا ایک جگہ ہے جو مکہ شریفہ سے باہر ہے اور [illegible]
اسحدیث مین دلیل ہے کہ عورت کی نمازی کے آگے گذرنے سے نماز نہین ٹوٹتی اور [illegible]
اسحدیث مین تبرک کی مشروعیت پر دلیل لی ہے جیسے گذرا اور یہ حدیث اس ترجمہ کے [illegible]
رحمہ اللہ نے ذکر کیا کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کبطرف لوگون کے [illegible]
اللہ علیہ وآلہ وسلم اسی مکان مین ٹہرے رہے جہان آپنے نماز پڑہی نمازیون کیطرف [illegible]
انتہے ماقال الشوکانی فی النیل **باب** من صلی بالناس فذکر حاجۃ فتخطاہم
کر اپنی کوئی حاجت یاد کرے اور انکی گردنین پھاند کر جاوے اور سلام [illegible]
حافظ نے کہا اس ترجمہ سے اسبات کا بیان کرنا مقصود ہے کہ [illegible]
ہے جب کوئی ایسی ضرورت نہ ہو جسکے لیے [illegible]

عن عمر بن سعید قال اخبرنی ابن ابی ملیکۃ عن عقبۃ قال صلی
بالمدینۃ العصر فسلم فقام مسرعا فتخطی رقاب الناس الی
فخرج الیہم فرای انہم قد عجبوا من سرعتہ قال لم یکن
یحبسنی فامرت بقسمۃ ابی سرد عقبۃ بن [illegible]

کہتے ہیں مدینہ منورہ مین عصر کی نماز پڑہی پھر آپ [illegible]
اپنی بی بیون کے گھرون مین سے کسی گھر مین گئے لوگ [illegible]

...ی کہ جب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے آپکی عادت کے مخالف کوئی امر دیکھتے تو ڈرتے کہیں
... ن وہ بات نازل ہو جس سے ہمکو رنج پہونچے **ف** اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سمجھ لیا کہ صحابہ رضوان
... لیم نے میری جلدی سے تعجب کیا ہے تو رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مجھے ایک سونے کی ڈلی یاد آئی
... ے پاس تھی تو مجھے برا جانا کہ مجھکو وہ ڈلی (خدا کی یاد اور اسکی طرف متوجہ ہونے اور اسکی آیات میں غور کرنے سے
... کہو تو مجھے (صدقہ کر) اسکے بانٹنے کا حکم دیا **ف** حافظ نے کہا اس حدیث میں دلیل ہے کہ نماز فرض کے بعد ٹہیرنا پھر
... ہے اور لوگوں کی گردنیں پھاندنا بضرورت کبھی وقت جائز ہے اور نماز میں ایسے کام کو یاد کرنا جو نماز کے متعلق نہ ہو
... کرنا نماز کے فسادات سے نہیں ہے اور نماز کے کمال میں اس سے کچھ نقص لازم نہیں آتا اور جائز
... کاموں کا نماز میں قصد کرنا مضر نہیں ہے اور اسمیں دلیل ہے کہ جسچیز کا انسان حکم کرے اسپر فعل کا اطلاق جائز ہے اور
... باوجود وعظ کہنے کے کام پر دوسرے کو نائب بنانا وکیل بنانا جائز ہے انتہی ما قال الحافظ فی الفتح ابن بطال نے اس حدیث سے
... مسئلہ نکالا کہ صدقہ میں تاخیر کرنا اسکے صاحب کو قیامت کے دن موقف میں روک رکھیگا اور اس حدیث کو مؤلف رح نے صلوٰۃ
... اور زکوٰۃ اور استیذان میں نکالا اور نسائی نے صلوٰۃ میں **باب الانفتال والانصراف عن الیمین والشمال**
... سلام پھیرنیکے بعد امام کا داہنے یا بائیں طرف پھرنا (مقتدیوں کے استقبال کے واسطے) وکان انس ابن مالک
... ینفتل عن یمینہ وعن یسارہ ویعیب علی من یتوخی او من تعمد الانفتال عن یمینہ اور انس بن
... مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ داہنے اور بائیں دونوں طرف پھرتے تھے اور اس شخص پر طعن کرتے جو داہنی طرف پھرنیکا قصد
... **ف** حافظ نے کہا اس تعلیق کو مسدد نے اپنی مسند کبیر میں سعید کے طریق سے انکی قتادہ سے موصول کیا اور اسمیں کہا
... کہ انس بن مالک رضی اللہ عنہ اس شخص پر طعن کرتے جو داہنے طرف پھرنیکا قصد کرتا اور فرماتے داہنی طرف پھرنیکا قصد کرنیوالا پھرتا ہے
... جیسے پھرتا ہے گدھا حافظ نے کہا میں کہتا ہوں اور انس کے اس اثر کا ظاہر انس رض کی اس حدیث کے مخالف ہے جسکو مسلم
... نے اسمٰعیل بن عبدالرحمن سدی کے طریق سے نکالا کہا میں نے انس سے پوچھا میں کسطرف پھروں جب میں نماز پڑہوں آپنے
... داہنے یا بائیں اس نے کہا میں نے کہا میں نے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بہت دفعہ داہنی طرف پھرتے دیکھا ہے لیکن ان
... دونوں کے درمیان یوں تطبیق دیجاویگی کہ انس رض اس شخص پر طعن فرماتے جو داہنی طرف پھرنیکو واجب سمجھتا ہے
... کہ داہنی طرف پھرنے کو مساوی سمجھے تو اسمیں تو شک نہیں ہے کہ داہنی طرف بائیں جانب سے بہتر ہے
... ثنا ابو الولید قال حدثنا شعبۃ عن سلیمان عن عمارۃ بن عمیر عن الاسود قال قال
... لا یجعل احدکم للشیطان شیئا من صلوتہ یری ان حقا علیہ ان

Marfat.com

روایت ہے کہ عبداللہ بن مسعود رضی
کہ مجھ کو داہنے طرف پھرنا واجب ہے
ف حافظ نے کہا بخاری کی یہ روایت
اشارہ کیا ہان مسلم کی روایت کا ظاہر
ہے نووی نے کہا ان دونو روایتوں کے
کبھی داہنے طرف پھرتے اور کبھی بائین جانب تو ہر ایک
تو انہون نے تو داہنے طرف پھرنیکے وجوب کے اعتقاد کو برا جانا ہے
کہا جو شخص اپنے بائین طرف پھر کر بیٹھتا ہے وہ سنت پر عمل کرتا ہے
بائین طرف پھر کر بیٹھتا ہے وہ اسلیے سنت پر عمل کرتا ہے کہ داہنے طرف پھرنے
اور یہ ابو عبیدہ کی غرض نہین ہے کہ بائین طرف بیٹھنا سنت ہے اور داہنی طرف
پھر کر بیٹھنے مین تو صرف اسکا واجب جاتا ہے قالہ فی المصابیح اور احدیث کو مسلم اور
صلوۃ مین نکالا داہنے اور بائین طرف پھرنیکا جائز ہونا ابن مسعود رضی
واسطے اپنی نماز سے حصہ نہ پھیرا وے کبھی ایک تمہارا خیال کرتے ہے
واجب ہے بہت بار رسول اللہ کو دیکھا کہ آپ بائین طرف پھرا ہے اور ایک روایت مین ہے کہ
کے سوا روایت کیا اور انس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت
دیکھا کہ آپ داہنے طرف (سلام پھیر کر) پھرتے ہین
سے روایت ہے کہا رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہماری امت کو
بائین طرف بھی احدیث کو ابو داؤد اور ابن ماجہ اور ترمذی
وسلم سے ثابت ہوئین ہین شوکانی نے کہا میری حدیث کو ترمذی
کہا اور احدیث کو عبدالعاطی بن قاسم نے اپنے مجموعہ
ہے جسکو بعض نے جہالت سے متہم کیا ہے لیکن
عبداللہ بن عمرو سے ابن ماجہ کے پاس

[illegible] حدیثون مین ظاہر تو منافات ہے اسلیے کہ عبداللہ بن مسعود رضے
[illegible] بیان کیا ہے اور انس رضی اللہ تعالی عنہ نے آپکا داہنے طرف پہرنا اور دونو
[illegible] استعمال کیا ہے نووی نے کہا اور ان دونو حدیثون کے درمیان اسطرح جمع کی جاوے کہ رسول
[illegible] وسلم کبھی ہر طرف پہرتے اور کبھی ہر طرف تو ہر ایک نے اپنیکی خبر دی جسکو وہ بہت خیال کرتا تہا اور ابن مسعود
[illegible] داہنے طرف پہرنے کو وجوب کو برا جانا حافظ نے کہا اور ان دونون حدیثون کے درمیان اور طرح
[illegible] ہے اور وہ یہ ہے کہ عبداللہ بن مسعود رضہ کی حدیث کو ان نمازون پر حمل کیا جاوے جسکو آپ حضر مین اپنی
[illegible] کیا کرتے ہونگے کیونکہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حجرہ آپکے بائین طرف تہا اور انس رضہ کی حدیث کو
[illegible] جاوے پہر جب ابن مسعود رضہ اور انس رضہ کے اعتقاد کے درمیان تعارض ہوا تو ابن مسعود رضہ کو ترجیح
[illegible] کہ وہ انس رضہ سے زیادہ عالم ہین اور بڑی عمر والے اور بہت بزرگ اور انس رضے اللہ تعالی عنہ سے عبداللہ
[illegible] نے زیادہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ملازمت کی ہے اور انہون نے انس رضہ سے زیادہ
[illegible] صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نماز کے مواقف کو دیکھا ہے اور دوسرا یہ کہ انس رضہ کی حدیث مین سدی ہے جسپر
[illegible] ہے اور ابن مسعود کی حدیث متفق علیہ ہے اور ایک اور وجہ ہے وہ یہ ہے کہ عبداللہ بن مسعود رضہ کی حدیث
[illegible] مطابق ہے کیونکہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حجرہ آپکے بائین جانب تہا جیسے گذرا
[illegible] کہا پہر یہ بات ظاہر ہوا کہ ان دونون حدیثون کے درمیان جمع اور طریق سے ممکن ہے اور وہ
[illegible] کہتا ہے کہ آپ اکثر بائین طرف پہرتے تہے اسلیے آپکی اس ہیئت کیطرف نظر کی ہے جو نماز کی
[illegible] ہے اور جسنے کہا آپ داہنے طرف بہت پہرتے تہے اسنے آپکے اس ہیئت کیطرف نظر کی ہے
[illegible] قوم کیطرف متوجہ ہونے کی حالت مین ہوتی تہی اب پہرنا کسی معین حالت کے ساتھہ خاص نہ ہوگا
[illegible] کہا ہے کہ جسطرف پہرنے کی حاجت ہو اسی طرف پہرنا مستحب ہے اور انہون نے کہا ہے
[illegible] کے حق مین مساوی ہون تو داہنے طرف پہرنا مستحب ہے اسلیے کہ بہت حدیثون مین داہنے
[illegible] ہوئی ہے ابن الخیر نے کہا مندوب اور مستحبات کبھی کبھی مکروہات ہوجایا کرتے ہین جب
[illegible] تو ہر چیز مین مستحب ہے لیکن جب عبداللہ بن مسعود رضہ نے خوف کیا
[illegible] کے اعتقاد مین انہون کی کراہت کی طرف اشارہ کیا ترمذی نے
[illegible] عمل [illegible] کہا اور مروی ہے علی علیہ السلام سے کہ اگر

داہنی طرف پھرنے کی ضرورت ہو تو داہنی طرف

بَابُ مَا جَاءَ فِي لُزُومِ الْإِنِّي وَالْبَصَاقِ وَالْكَرْكَرَةِ وَ

مِنَ الْجُوعِ أَوْ غَيْرِهِ فَلَا يَقْرَبَنَّ مَسْجِدَنَا أن [illegible] کے بیان

رسول کریم علیہ التحیۃ والتسلیم نے فرمایا جو شخص لہسن یا پیاز [illegible]

اور وجہ ہو تو وہ شخص ہماری مسجد کے پاس [illegible] ف حافظ

ہیں سے ہیں اور رہے وہ ترجمے جو اُن سے پہلے ہیں اُن سب میں نماز کی صفت [illegible]

کی مناسبت نماز کی صفت کی تراجم کے ساتھ تو یہ اس طرح ہے کہ بخاری نے صفت [illegible]

کتاب الاذان کے پیچھے صفت صلوٰۃ کے لیے کوئی علیحدہ کتاب مقرر نہیں کی بلکہ کتاب الاذان

کیا پھر امامت کے حکموں کو پھر صفوں کے حکموں کو پھر صلوٰۃ کی صفت بیان کی جہاں [illegible]

کے ساتھ تعلق تھا اور عام طور پر ان حکموں سے جماعت میں حاضر ہونے کی فضیلت معلوم ہوتی تھی تو بخاری رح نے

سمجھا کہ یہاں ان چیزوں کا حکم بھی بیان کرے جنکی وجہ سے مسجد میں آنا گناہ ہے [illegible]

اور ان لوگوں کے حکم بھی بیان کرے جنکو جماعت کی نماز میں حاضر ہونا واجب ہے [illegible]

بیان کیا اور انہیں باب نماز کی صفت کو ختم کیا اور گندنے کا ذکر ان حدیثوں میں [illegible]

میں بیان کیا لیکن بخاری رح نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی حدیث [illegible]

گندنے کا ذکر ہے اور ہم اسکو انشاء اللہ تعالیٰ بیان کرینگے اور بخاری رح [illegible]

قول سے بہتر ہے جو اسنے کہا کہ بخاری رح نے اسکو بیان کرنے کے [illegible]

لفظ حضرات کے عموم سے استنباط کیا ہو اور یہ تو حضرات میں بطریق اولیٰ [illegible]

حافظ نے کہا میں نے بھوک وغیرہ کی قید کو صریحاً کسی روایت میں نہیں [illegible]

جابر وغیرہ کی حدیث کے بعض طریق میں موجود ہے مسلم نے ابو الزبیر

اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پیاز اور گندنے کی [illegible]

ابو نضرہ کی طریق سے روایت کیا اسنے ابو سعید [illegible]

آخر حدیث تک اور ابن منیر نے حاشیہ میں کہا کہ [illegible]

علاوہ مسجد کے آنے میں ابن منیر نے کہا اور [illegible]

Marfat.com

...کہا ہے بخلاف کورّی کے کہ اسکی بیماری جذام کی طرف سے ہے ابن منیر نے کہا لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ
... وسلم نے اطلاق فرمایا ہے کہ لسن کا کھانیوالا اور کورّی ہی مسجد کے آنے مین مساوی ہے جیسے لسن کے کھانے
... درست نہین ہے ویسی ہی کورّی کو بھی مسجد مین آنا جائز نہین ہے انتہی ماقال زین ابن المنیر اور گویا کہ
... ترجمہ اور غیرہ کو حدیث کے الفاظ سمجھے حالانکہ ایسا نہین ہے بلکہ یہ بخاری علیہ الرحمۃ کا استنباط ہے اور اسکی
... کہ بخاری نے حدیث کے سننے کو ذکر کیا ہے انتہی ماقال الحافظ فی الفتح **حَدَّثَنَا** عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا
... قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَطَاءٌ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى
... مَنْ اَكَلَ مِنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ يُرِيْدُ الثُّوْمَ فَلَا يَغْشَانَا فِيْ مَسْجِدِنَا قُلْتُ مَا يَعْنِيْ بِهٖ قَالَ
... يَعْنِيْ اِلَّا نَتْنَهٗ وَقَالَ مُخَلَّدُ بْنُ يَزِيْدَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ اِلَّا نَتْنَهٗ جابر بن عبداللہ رضہ سے روایت ہے کہ رسول
... صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص لسن کھاوے تو نہ آوے ہمارے پاس ہماری مسجد مین عطا نے کہا مینے جابر سے پوچھا رسول
... صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی لسن کے کھانیوالون کو مسجد سے روکنے مین کیا غرض ہے آیا پکا ہوا کہا کہ مسجد مین نہ جاوے یا کچا
... جابر نے فرمایا مین تو یہی خیال کرتا ہون کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کچا لسن کھا کر جانیسے منع فرمایا ہے **ف**
... نے جمع کیا کہ سائل عطا ابن یزید لیثی تھا اور مسئول جابر تھے اور براوی اور عینی بھی کرمانی کے تابع ہوئے اور کہا کہ
... قال عطا اور قال کا فاعل جابر ہے اور حافظ ابن حجر رح نے کہا مین گمان کرتا ہون کہ سوال ابن جریج نے کیا اور
... عطا نے دیا اور عبدالرزاق کے مصنف مین وہ چیز ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ سوال ابن جریج نے کیا اور جواب عطا
... اور حدیث کا مقتضا یہ ہے کہ لسن پکا کر کھانا مکروہ نہین ہے اور علی علیہ السلام کی حدیث مین جو ابوداؤد مین مروی ہے
... کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لسن کے کھانے سے منع فرمایا مگر پکا کر اور معاویہ بن قرہ کی حدیث مین ہے وہ اپنے
... سے روایت کرتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان دو درختون کے کھانے سے منع فرمایا اور فرمایا جو
... کھاوے تو کہا وے ہماری مسجد مین نہ آوے اور فرمایا اگر تم ضرور ہی کھانے والے ہو تو پکا کر کھاؤ **ت** اور مخلد بن
... ابن جریج سے روایت کیا کہ ابن جریج نے اِلَّا نَتْنَهٗ کے بدل اِلَّا نَتْنَهٗ کہا **ف** ابن تین نے امام مالک رح سے
... کہ انہون نے کہا اگر مولی کی بو ظاہر تو وہ بھی لسن جیسی ہے اور حدیث کو مسلم اور نسائی نے صلوۃ مین نکالا اور
... **حَدَّثَنَا** مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِيْ نَافِعٌ عَنِ
... صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِيْ غَزْوَةِ خَيْبَرَ مَنْ اَكَلَ مِنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ يَعْنِي الثُّوْمَ فَلَا
... رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے غزوہ خیبر مین فرمایا **ف**

داؤدی نے کہا [illegible]
کی لڑائی سے فارغ ہو کر [illegible]
آپ نے یہ حدیث لڑائی کی [illegible]
کہا معلوم ہوتا ہے [illegible]
مدینہ کی مسجد ہے اسی لیے [illegible]
ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث مسلم کے [illegible]
صادر ہوا ہے اس صورت میں مسجد سے مراد [illegible]
یا مسجد سے جنس مسجد مراد ہے اور اضافت [illegible]
سعید قطان سے جس میں ہے تو مسجدوں کے [illegible]
اور مسلم کی روایت اس شخص کے قول کو رد کر رہی ہیں جو [illegible]
جیسے آویگا انشاء اللہ تعالیٰ اور اس قول کو ابن بطال نے [illegible]
کے مصنف میں ابن جریج سے مروی ہے کہ ابن جریج نے عطاء سے
یا سب مسجدوں کے لیے عام ہے اسی کہا سب [illegible]
ف حافظ نے کہا مسلم نے زیادہ کیا [illegible]
اور لسن کو درخت کہنے میں مجاز ہے اسلیے کہ
ساق نہ ہو وہ نجم ہے اور اسی کے مشابہ
خطابی نے کہا الحدیث میں لسن پر شجر کا اطلاق [illegible]
نے کہا کہ شجر اور نجم میں عموم خصوص من وجہ ہے
ہے تو ہر نخل شجر ہے اور ہر شجر نخل نہیں ہے
اور ابلغ البلغا کا [illegible] کا اطلاق
جبکی ساق نہ ہو **کل نجم**
زعم عطاء ان جابرا
فلیعتزلنا او فلیعتزل

الصلوٰۃ کیحدیث
استراحت کا ذکر
یہ لکھا ہوتا کہ اسحدیث مین جلسہ استراحت
نہین ہوا اور حافظ نے فتح الباری مین
کے نزدیک جسکو ابن تیمیہ نے بیان کیا اور وہ حدیث
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بہت یارون کو پایا کہ
اُٹھاتے تو ویسے ہی کھڑے ہو جاتے اور نہ بیٹھتے اور یہ
وسلم کا جلسہ استراحت کو بعض حالات مین ترک کرنا جلسہ استراحت
کا اس جلسہ کو چھوڑنا اسکی سنیت مین قادح نہین ہے
كَيْفَ يَعْتَمِدُ عَلَى الْأَرْضِ إِذَا قَامَ مِنَ الرَّكْعَةِ اس بیان مین کہ
لگاوے ف حافظ نے فتح الباری مین کہا کہ مشکل اور
اس صورت مین معنے یہ ہونگے کہ نمازی جب پہلی اور تیسری رکعت
مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ قَالَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ قَالَ
مَسْجِدِنَا هَذَا فَقَالَ إِنِّي لَأُصَلِّي بِكُمْ وَمَا أُرِيدُ الصَّلَاةَ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي قَالَ أَيُّوبُ فَقُلْتُ لِأَبِي قِلَابَةَ
هَذَا يَعْنِي عَمْرَو بْنَ سَلِمَةَ قَالَ أَيُّوبُ وَكَانَ
الثَّانِيَةِ جَلَسَ وَاعْتَمَدَ عَلَى الْأَرْضِ
مالک بن حویرث رضی اللہ تعالیٰ عنہ
مین تمکو نماز پڑھاتا ہون اور میرا قصد نماز
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کیطرح نماز پڑھانا ہے

[illegible] من المنوہ فقال قربوھا الی بعض اصحابہ

[illegible] ابی جابر بن عبداللہ رضہ سے روایت ہی کہ رسول اللہ
[illegible] یا سیاہ رنگ کا ہے دو شک کے یا یون فرمایا (راوی کو شک ہے) ہماری مسجد سی
[illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک ہانڈی لائے گئے جسمین ترکاری تہی اور اُس سے
[illegible] آپ خبر دیے گئے اُن ترکاری سے جو اس مین تہی تو آپ نے فرمایا اسکو علان
[illegible] صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سمجھا کہ یہ بھی اسکے کہانیکو مکروہ سمجھتا ہے تو آپ نے
[illegible] جاتا ہون جسکے ساتھہ تو مناجات نہین کرتا **ف** حافظ نے کہا یہ دوسری حدیث
[illegible] ہے اور بخاری رح کو اسمین تردد ہے آیا یہ حدیث موصول ہے یا مرسل جیسے آویگا انشاء اللہ
[illegible] حدیث پہلی حدیث سے چھہ برس پہلے کی فرمائی ہوئی ہے اسلیے کہ ابن عمر وغیرہ کی حدیث مین گذر چکا
[illegible] مین فرمایا اور خیبر کی لڑائی ہجرت سے سات سال پیچھے ہوئی اور ہانڈی کا لایا جانا اسکا وقوع ہجرت کے
[illegible] مین ہوا جب آپ مدینہ منورہ مین رونق افروز ہوئے اور آپ ابوایوب انصاری رضہ کے گھر مین اترے جیسے ہم
[illegible] اللہ تعالی بیان کرینگے اور حدیث مین فلان سے مراد ابوایوب انصاری ہین صحیح مسلم مین ابوایوب کی حدیث مین ہے
[illegible] صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ابوایوب انصاری کے گھر اترنے کے قصے مین کہا پھر ابوایوب رسول اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے
[illegible] جیسے اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کہانیکے بعد کیا پس خوردہ ابوایوب رضی اللہ تعالی عنہ کے پاس لاتے
[illegible] ہجار اسطرح پر چاہو اسکو کہا گیا رسول اللہ نے تو کہانا نہین کہایا اور کہا مین نے سن تہا ابوایوب رضہ نے پوچہا کیا اس حرام
[illegible] صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمایا اس حرام تو نہین ہے لیکن میری طبیعت اسکے کہانے کو نہین چاہتی اور یہ جو فرمایا
[illegible] سرگوشی کرتا ہون جسکے ساتھہ سرگوشی نہین کرتا ان سے فرشتے مراد ہین اور ابوایوب کی حدیث مین ہے ابن
[illegible] ابن حبان کے پاس دوسری اسناد سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ابوایوب رضی اللہ تعالی عنہ کیطرف
[illegible] ہمین بہانیا کیا تو ابوایوب رضہ نے کہا ہے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کہانیکا اثر نہ دیکہا تو وہ کہانا
[illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ابوایوب رضہ سے پوچہا تو نے کہانا نہین کہایا بولا مینے آپکے ہاتہون کا
[illegible] فرمایا ہے اللہ کے فرشتون سے حیا کرتا ہون اور یہ کچہہ حرام نہین اور ابن خزیمہ اور ابن حبان
[illegible] ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اترے تو مینے آپکے واسطے تکلف کے ساتھہ کہانا پکایا جس
[illegible] بیہقی نے مرفوعا کے شاہد لیا اور اس مین ہے کہ رسول اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا

تم کہا وکیونکہ میں تمہارے جیسا ہوں
اور اسحدیث کو بخاری نے نکالا اعتصام میں
وقال احمد بن صالح عن ابن وھب
مصری مولف کے شیخ نے کہا ابن وہب سے
طباق کے ساتھ کی جسمیں بیان ہوا
کے فقط اس لفظ میں مخالفت کی ہے اور باقی حدیث
ہے اور اسحدیث کو بخاری نے اعتصام میں بھی نکالا
حضرات بھی ہے اور ایسا ہی اسکو ابو داؤد نے احمد بن صالح سے نکالا لیکن
پیچھے بیان کیا اور اسحدیث کو ابو طاہر اور حرملہ سے نکالا ان دونوں نے ابن وہب سے
ساتھ اور شارحین کی ایک جماعت نے احمد بن صالح کی روایت کو ترجیح دی ہے
کی ہے معلوم ہوتا ہے کہ ابن وہب نے بھی بدر کا لفظ ہی بیان کیا ہے بلکہ
کے ساتھ تصحیف ہے کیونکہ قدر کے لفظ سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ کیا ناطبخ
اجازت وارد ہوئی ہے بخلاف طباق کے تو ظاہر ہی ہے کہ بقولات طباق
وہ یہ ہے کہ قدر کی روایت قاف کے ساتھ بہت ٹھیک ہے جیسے
دونوں کی روایتوں میں طعام کی صراحت ہے اور رسول اللہ صلی اللہ
کو پس وغیرہ پکے ہوئے کھانے کی اجازت دینے میں کوئی
علت بیان کردی اور فرمایا میں ایک تمہارے جیسا
باندھا ذکر کیا خص اللہ بنبیہ یہ من ترک اکل الثوم
ہوئے کے نہ کھانے کے ساتھ خاص کیا ہے اور قرطبی
ہانڈی میں تھے وہ ہی کچا نہ تھے تاکہ انکی
وہ گول ہونے میں چودھویں رات کے
قصۃ القدر فلا ادری ھو من قول
ابو صفوان نے یونس سے اسحدیث

ف حافظ نے کہا لیث بن سعد کی
ف حافظ نے کہا اسی حدیث مین ابن وہب سے بھی روایت ہے
سے موصول کیا اور ابو صفوان اموی کی روایت کو مؤلف نے اطعمہ مین علی بن مدینی سے اسنے
سے اسی حدیث پر ہی اقتصار کیا اور اسیطرح اقتصار کیا صرف پہلی حدیث پر عقیل نے زہری سے جیسے
سے نکالا اور عدا دارمی بخاری رح کی کلام ہے اور جسنے کہا کہ احمد بن صالح یا احمد بن صالح سے اوپر
کی کلام ہے اسی غلطی کی بیہقی نے کہا اصل بات یہ ہے کہ جو زیادت حدیث کی ساتھ متصل ہو وہ حدیث مین سے
ہے یہانتک کہ واضح طور پر معلوم ہو جاوے کہ یہ زیادت حدیث مین مدرج ہے انتہے ما قال الحافظ فی الفتح
ثنا ابو معمر حدثنا عبد الوارث عن عبد العزیز قال سأل رجل انس بن مالک ما سمعت نبی
صلی اللہ علیہ وسلم فی الثوم فقال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم من اکل من ھذہ الشجرۃ
فلا یقربنا ولا یصلین معنا عبد العزیز بن صہیب بنانی بصری سے روایت ہے کہ ایک شخص نے انس بن مالک
رضی اللہ تعالی عنہ سے پوچھا ف حافظ نے کہا مین اس شخص کے نام پر مطلع نہین ہوا ف کہ آپ نے کچھ لہسن رکے
کھانے کی بابت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے تو انہون نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص
لہسن کھاوے وہ ہمارے پاس نہ آوے اور ہمارے ساتھ نماز نہ پڑہے ف حافظ نے کہا اسی حدیث مین جو نزدیک آنے
کی نہی وارد ہوئی ہے اسمین مسجد کی قید نہین ہے تو اسکے عموم سے اسبات پر دلیل لیجاوے گی کہ مساجد کے
سوا جہان جیسے عیدین اور جنازہ اور ولیمہ کے مکان بھی لاحق ہون اور ان مکانات مین بھی لہسن اور پیاز
کھانے والا نہ آوے اور ان مکانات کو بعض نے قیاس کرکے مسجدون کے ساتھ لاحق کیا ہے لیکن اس
کو عموم کے ساتھ تمسک کرنا قیاس کے ساتھ استدلال کرنے سے بہتر اور اولی ہے اور اسی کی مثل ہے رسول
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ قول لہسن اور پیاز کھانیوالے کی حق مین کہ لہسن اور پیاز کا کھانیوالا ہم سے دور رہے اور اپنی
جگہ سے جیسے گدرا لیکن حدیث مین منع کی علت فرشتون کے ایذا اور مسلمانون کی ایذا مذکور ہوئی ہے اگر
یہ علت کی جزء ہے تو یہ نہی مساجد کے ساتھ ہی خاص ہے کیونکہ مسلمان اور ملائکہ
مساجد مین ہوتے ہی ہین اور یہی ظاہر ہے ورنہ نہی ہر مجمع اور کمیٹی کو شامل ہوگی جیسے بازار اور اسکی تائید
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قول ابو سعید رضی اللہ عنہ کی حدیث مین مسلم کے پاس کہ جو شخص اس درخت مین سے کوئی
چیز کھاوے پس ہماری مسجدون مین نہ آوے قاضی ابن العربی نے کہا صفت کا ذکر کرنا حکم مین دلالت کرتا ہے کہ وہ صفت
[illegible] اگر مسجد کی ساری جماعت بودار چیز کھالین تو وہ اس سے

منع کیے جانے کے خلاف ہے کہ ان
کے ساتھ ہی مختص نہیں بلکہ انکے ساتھ اور
میں سے کچھ کہا دی اور مطلقاً مسجد میں جاوی اگرچہ
میں نہیں ہے ابن دقیق العید نے کہا جماعت کے ساتھ نماز فرض
یا تو یہ کہ ان بقولات کا کہنا جائز ہے اس صورت میں جماعت فرض
نماز کی جماعت فرض عین ہوگی اور جمہور امام اسبات کے قائل ہیں کہ ان بقولات کا
جماعت فرض عین نہیں ہے اور حاصل یہ کہ ان بقولات کا کہنا جائز ہے اور
کرنا اور لہسن پیاز کے کہانے والے کے حق میں جماعت کا ترک کرنا جائز ہے اور جائز سے جو چیز
سے وجوب کی نفی ثابت ہوتی ہے اور بعض ظاہریہ کے نزدیک لہسن اور پیاز کا کہانا حرام ہے اور
فرض عین ہے اور امامی تقریر کا حاصل یہ ہے کہ جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا فرض عین ہے
ہوتی جب تک ان چیزوں کا کہانا ترک نہ کیا جاوے اور جسکے ساتھ واجب ہوا ہو وہ واجب ہے تو ان چیزوں
کہانے کو ترک کرنا واجب ہے تو ان چیزوں کا کہانا حرام ہوگا اشتے اور قاضی ابن العربی کے
ظاہر سے ان چیزوں کی حرمت نقل کی لیکن ظاہریہ میں سے ابن حزم نے اسبات کی تصریح کی
حلال ہے باوجود اسبات کے کہ ابن حزم بھی اسبات کا قائل ہے کہ جماعت فرض
چیزوں کا کہانا منع ہونا اس شخص کے ساتھ خاص ہے جسکو معلوم ہو کہ
گا اور اسکی نظیر یہ ہے کہ جمعہ کی نماز شروط کے ساتھ فرض
اور سفر اصل میں جائز امر ہے لیکن سفر کرنا حرام ہوتا ہے
دلیل لی جاتی ہے اسپر کہ ان بقولات کے کہانے سے جماعت کی نماز کا ترک
عذر ہے جس میں جماعت کے ترک کی رخصت ہے اور بعض نے کہا کہ
نہیں آتا کہ ان چیزوں کا کہانا ترک جماعت کے لیے عذر قرار دیا جاوے
سخت ضرورت ہو اور اسکو بعید کہہ رہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بعض اصحاب کے نزدیک کہ نماز جمعہ کی
اور ان دونوں کے درمیان فرق یہ ہے کہ نماز جمعہ

Marfat.com

[illegible] ابو ایوب انصاری کو ان چیزوں کے کھانے کی اجازت اسوقت دی تھی جب موقع نہ تھا بلکہ مسجد
[illegible] وقت نماز میں آنا ہوتا تھا اور گذر چکا کہ زجر اسکے کھانے سے ابو ایوب کے قصے سے چھ سال پیچھے واقع ہوا ہے
[illegible] کہ یہ بعض کی غلطی ہے جو لسن کے کھانے کو جماعت کے ترک میں عذر جانتے ہیں بلکہ یہ تو عذاب ہے کھانے
[illegible] اسکے کام پر دیکھتے نہیں ہو کہ جماعت کے فضیلت سے محروم رہا انتہے حافظ نے کہا اور گویا کہ خطابی کے نزدیک
[illegible] عورت میں خاص ہے جہاں آدمی کیطرف سے کوئی اختیاری سبب نہ ہو جیسے سینہ لیکن اس سے یہ لازم نہیں
[illegible] اسکا کھانا حرام ہو جاوے اور نہ اس سے یہ لازم آتا ہے کہ جماعت فرض عین ہے اور مہلب نے رسول مقبول صلی اللہ
[illegible] علیہ وآلہ وسلم کے قول فَإِنِّي أُنَاجِي سے استدلال کیا ہے اس امر پر کہ فرشتے آدمیوں سے افضل ہیں اور اسپر اعتراض
ہوا ہے کہ بعض افراد کی تفضیل سے بعض ہر جنس کی فضیلت کا جنس پر اثبات نہیں ہوتا اور اسمیں اختلاف ہوا ہے کہ
آیا ان درختوں کا رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کھانا حرام تھا یا نہیں اور ترجیح ہے اسبات کو کہ آپ کے واسطے بھی
یہ چیزیں حلال تھیں اسلیے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قول "اور یہ کچھ حرام نہیں ہے" عام ہے شامل ہے
آپکو اور اپکی امت کو جیسے ابو ایوب رضہ کی حدیث میں گذر چکا جو ابن خزیمہ کے پاس ہے اور ابن تین نے مالک سے نقل کیا
کہ اگر مولی کی بو بھی ظاہر ہو تو اسکا حکم بھی لسن کا سا حکم ہے اور قاضی عیاض نے اسکو ذکار کے ساتھ مقید کیا حافظ
نے کہا اور میں کہتا ہوں اور طبرانی کی صغیر میں بزیر کی حدیث سے انہوں نے جابر سے مروی ہے جسمیں مولی کے ذکر
پر نص ہے لیکن اسکی اسناد میں یحیی بن راشد ضعیف ہے اور بعض نے لسن کہا ہولے کے ساتھ لاحق کیا اسکو جسکے منہ
میں بدبو ہو یا اسکے ساتھ پسیاز خام ہو جس سے بو آتی ہو اور بعض نے اصحاب صنائع اور بیماری والوں کو بھی لسن کھانے
والے کے ساتھ ملا دیا جیسے مچھلی پکڑنے والا اور مجذوم اور وہ شخص جسکی زبان سے لوگوں کو ایذا پہونچتی ہو اور ابن دقیق
العید نے اشارہ کیا کہ یہ سب الحاقات ناپسندیدہ ہیں **فائدہ** مسجد کا چبوترہ اور جو مکان مسجد کے قریب ہوں
انکا بھی مسجد کا سا حکم ہے اسی واسطے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب اس لسن یا پیاز کی بو مسجد میں معلوم کرتے
تھے کھانے والے کو بقیع تک نکالنے کا ارشاد فرماتے جیسے یہ مسلم میں عمر رضہ سے ثابت ہوا ہے انتہے ما قال الحافظ
اور حدیث کو بخاری نے اطعمہ میں بھی نکالا اور مسلم نے صلوۃ میں (قسطلانی) منتقی میں اسپر باب باندھا اور
[illegible] ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص لسن اور پیاز اور گندنا کھاوے تو ہماری مسجد
[illegible] کو اسچیز سے ایذا ہوتی ہے جس سے بنی آدم کو ایذا پہونچتی ہے اسحدیث کو امام احمد اور بخاری
[illegible] کیا شوکانی نے کہا امام نووی نے کہا مسلم کی حدیث فلا یقربن المساجد کو ذکر کرکے اس حدیث میں

Marfat.com

تصریح ہے کہ جو شخص لہسن وغیرہ کھا کر
سے حکایت کیا ہے کہ یہی رسول مقبول صلی اللہ علیہ
بیان کرتا ہے اور جمہور کی دلیل روایت فلا یقربن المساجد
اسلیے کہ علت تو تردیک جانے کی یہی فرشتوں اور آدمیوں کی ایذا
کو کہا کر صرف مسجد میں آنے سے ہے نہ ان چیزوں کے
قاضی عیاض نے اہل ظاہر سے ان لوگوں کی تحریم حکایت کی ہے کہ
میں حاضر ہونا ظاہر ہے کے نزدیک فرض عین ہے اور جمہور کی دلیل رسول اللہ صلی
کے لیے تو کہا میں ان کے ساتھ مناجات کرتا ہوں جنکے ساتھ تو مناجات
کا قول ہے لوگو میرے اختیار میں نہیں ہے کہ میں اللہ کے حلال کو
ہوں اسکو مسلم وغیرہ نے نکالا علماء نے کہا اور لہسن اور پیاز اور گندنا کے ساتھ
ہو پھر حافظ صاحب کی ساری وہی تقریر بیان کی جو اس مسئلہ میں فتح سے لکھ
یہ ہے کہ فرشتوں کی ایذا اور آدمیوں کی ایذا ان دونوں میں سے ہر ایک مستقل علت
میں بازار کی عبادات کی مجلسوں کی طرح ہونگی اور اس حدیث میں دلیل ہے جماعت کے
تقریر جو فتح سے جماعت کے عدم وجوب پر مذکور ہوئی بیان کی اور کہا
آنا جائز نہیں ہے اگرچہ مسجد خالی ہو کیونکہ مساجد فرشتوں کی
ہے کہ مسجدوں میں لہسن پیاز گندنا کے کہا میرا کا آنا
وُضُوْءِ الصِّبْيَانِ وَمَتٰى يَجِبُ عَلَيْهِمُ الْغُسْلُ
وَصُفُوْفِهِمْ بچوں کے وضو کا بیان اور کب بچوں پر غسل
جنازوں میں حاضر ہونے اور انکی صفوں کا بیان
حکم کی تصریح نہیں کی اسلیے کہ اگر حکم کی استحباب کے
بچے کی نماز بلا وضو جائز ہوتے اور اگر حکم
نماز کے جبوڑنے پر دلالت نہ ہوگا جیسے کہ وہ واجب کی
باتوں سے ہے اور وضو کے ساتھ غسل کی

[illegible] بیان کیا جس بچہ پر غسل اور وضو واجب ہوتا ہے اور باب کی حدیثون مین وجوب
[illegible] کے وقت کی تعیین نہین ہے مگر ابو سعید رض کی حدیث مین کیونکہ ابو سعید کی حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ نابالغ پر جمعہ کا غسل
[illegible] اور یہ حدیث دلالت کرتی ہے کہ احتلام غسل کے واجب ہونے کے لیے شرط ہے اور رہی وہ حدیث جسکو ابو داؤد اور ترمذی
[illegible] ترمذی نے اسکو صحیح کہا اور ایسا ہی اسکو ابن خزیمہ اور حاکم نے عبد الملک بن ربیع بن سبرہ کے طریق سے اسنے
[illegible] ابو داؤد سے مرفوعاً نکالا کہ بچہ جب سات سال کا ہو تو اسکو نماز کی تعلیم دو اور جب دس سال کا ہو تو نماز نہ پڑھنے
[illegible] حدیث اگرچہ چاہتی ہے کہ بچے پر دس برس کے بعد وضو واجب ہو جاتا ہے کیونکہ نماز کا دار مدار وضو پر ہے لیکن
[illegible] کے ظاہر کے ساتھ کسنے نہین کہا سوا بعض اہل علم کے وہ بعض قائل ہین کہ بچے پر دس برس کے بعد نماز واجب ہو جاتی
[illegible] کہ اسکے ترک کرنے پر مارنیکا ارشاد ہے اور یہ وجوب کی صفت ہے اور ایک روایت مین امام احمد کا بھی یہی قول
[illegible] اور بندنیجی نے حکایت کی کہ شافعی نے بھی اسطرف اشارہ کیا ہے اور جمہور گئے ہین اسطرف کہ بچہ پر نماز واجب نہین
[illegible] تک بالغ نہ ہو اور کہتے ہین کہ مارنیکا ارشاد اور حکم عادت اور خو ڈالنے کی واسطے ہے اور بیہقی نے جزم کیا کہ یہ حدیث
[illegible] ہے حدیث رفع القلم الحدیث کے ساتھ اور اسپر کتاب النکاح مین انشاء اللہ تعالے بحث آویگی اور سات سال کے بچے
[illegible] کا اطلاق اس شخص کے قول کو رد کرتا ہے جو کہتا ہے کہ صبی وہ بچہ ہے جو شیر خوار ہو پھر سات سال کے بچے کو غلام کہتے
[illegible] دس سال کے بچہ کو یافع کہتے ہین اور حدیث کے موافق ہے جوہری کا قول الصبی الغلام حافظ نے کہا مؤلف رح نے
[illegible] حدیث مین بیان کیا ہین پہلی ابن عباس رض کی حدیث ہے جسمین انکے قبر پر نماز پڑھنے کا بیان ہے اور بخاری کی غرض اس
[illegible] ابن عباس نے بچے کے ساتھ نماز پڑھی اور ابن عباس رض اسوقت بالغ نہ تھے اور اسکی دلیل باب کی پانچوین حدیث
[illegible] اللہ تعالے آتی ہے [illegible] پر کلام انشاء اللہ تعالے کتاب الجنائز مین آویگی دوسری ابو سعید رض کی حدیث ہے
[illegible] ان کی وجہ بیان ہو چکی اور ابو سعید رض کی حدیث پر کلام کتاب الجمعہ مین انشاء اللہ تعالے آویگی تیسری ابن
[illegible] حدیث جسمین ام المومنین میمونہ رض کے گھر ابن عباس رض کی رات کاٹنے کا بیان ہے اور اس حدیث مین بیان ہے
[illegible] اور اسکے نماز پڑھنے کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ اور رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
[illegible] اسطرح کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسکو پلٹ کر اپنے داہنے طرف کر لیا اور اسی اسناد
[illegible] گذر چکی اور اسکے باقی مباحث انشاء اللہ تعالے کتاب الوتر مین بیان ہونگے
[illegible] کے ساتھ یتیم کا صفہ باندھنا مذکور ہے رسول کریم علیہ التحیہ والتسلیم کے پیچھے
[illegible] مطابقت اسطرح ہے کہ یتیم کا لفظ بچپن پر دلالت کرتا ہے کیونکہ بلوغت کے

پیچھے تو یتیم بیٹھا ہی نہیں رہتا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ
ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے سنی میں آنے کے
داخل ہوئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک
کے قریب تھے اور اسحدیث کی مباحث ابواب سترۃ المصلی میں گزر
عشا کی نماز کی تاخیر کا بیان ہے یہاں تک کہ حضرت عمرؓ نے فرمایا عورتیں اور بچے سو
کہ عورتیں اور بچے جو گئے تو وہ مسجد میں حاضر ہونگے لیکن حدیث میں انہی مضمون کی
میں سوئے ہوئے ہوں لیکن الصبیان معرف باللام ہے تو صبیان کا لفظ سب بچوں کو شامل ہے
ساتھ گھروں میں تھے اور انکو بھی جو اپنی ماؤں کے ساتھ مسجد میں تھے
کی حدیث کو بیان کیا جسکو انہی نے مرفوع کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میں نماز کیلئے کھڑا ہوتا ہوں
اور اسمیں ہے کہ میں بچے کی آواز سنتا ہوں تو میں اپنی نماز ہلکی کر دیتا ہوں کہیں اسکی ماں کو تکلیف
ابواب الجماعۃ میں گذر چکی اور بیان ہو چکا کہ اسحدیث کا ظاہر یہ ہے کہ بچہ اپنی ماؤں کے ساتھ مسجد
کہ ماں اسکو گھر میں سوتا چھوڑ آئی اور اگر جماعت میں شامل ہو گئی تو وہ بچہ اسکے
یہ احتمال بعید ہے انتہی اور اسحدیث کی مباحث ابواب المواقیت میں گذر چکی
سے بیان کیا معمر کے لفظوں کے ساتھ پھر شعیب کا سیاق
عباس رضی اللہ عنہ کی حدیث کے ساتھ جس میں ابن عباس رضی اللہ عنہ کی
کا ذکر ہے اور اسحدیث میں تصریح ہے
مقرر کیا باب خروج الصبیان الی المصلی
کہ بچوں کی ہی صف ہو جو انہیں کے ساتھ خاص
کرے اور اسکا جواب یوں دیا گیا ہے کہ بچوں کی
امام احمد نے نقل کی کہ بچہ کا نفل کی نماز میں
محمد بن
مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم
قال ابن عباس

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ایک اکیلی قبر پر گذرا ف صحابی کی جہالت مسلمین بعض
ف بعض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے (اس قبر والے کے حق میں) صحابہ کی امامت کی اور صحابہ نے
بن سلیمان نیسابوری نے کہا میں نے شعبی کو کہا اے ابو عمرو تجھکو یہ حدیث کسنے بیان کی تو انہوں نے کہا ابن
ف غرض امام بخاری کا اس حدیث کو اس باب میں لانے سے یہ ہے کہ ابن عباس رض جماعت کی نماز میں حاضر ہوئے
بالغ ہے تو یہ حدیث ترجمہ کے تیسرے مسئلہ اور چوتھے مسئلہ کے مطابق ہے اور ایسا ہی پہلے مسئلہ کے بھی مطابق
ہے بشرطیکہ یہ ظاہر ہے کہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے بیوضو نماز پڑھی ہوگی اور اس حدیث کو مولف نے جنائز میں
اور ایسا ہی مسلم اور ابوداؤد اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ نے انتہی ما قال القسطلانی **حدثنا** علی بن
قال حدثنا سفین قال حدثنی صفوان بن سلیم عن عطاء بن یسار عن ابی سعید الخدری
صلی اللہ علیہ وسلم قال الغسل یوم الجمعۃ واجب علی کل محتلم ترجمہ ابو سعید بن مالک خدری رض
روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جمعہ کے دن نہانا واجب ہے ہر بالغ پر ف یعنے تاکید میں
طرح ہے تو لڑکے کے نہانے کے وجوب کا وقت اسکا بالغ ہونا ہے اور یہ حدیث ترجمہ باب کے دوسرے مسئلہ کے
ہے اور وہ بخاری رح کا قول متے یجب علیہم الغسل ہے یعنے کب بچوں پر غسل واجب ہے اور اس حدیث کو مولف رح نے
کیا اور شہادات میں اور ایسا ہی مسلم نے اور ابوداؤد نے اسکو کتاب الطہارۃ میں نکالا اور نسائی
صلوٰۃ میں **حدثنا** علی قال حدثنا سفین عن عمرو قال اخبرنی کریب عن ابن عباس
قام النبی صلی اللہ علیہ وسلم فلما کان فی بعض اللیل قام رسول اللہ صلعم فتوضأ من شن معلق وضوءا
ثم قام یصلی فقمت فتوضأت نحو ما توضأ ثم جئت فقمت
عن یمینہ ثم صلی ما شاء اللہ ثم اضطجع فنام حتی نفخ فاتاہ المنادی
معہ الی الصلوٰۃ فصلی ولم یتوضأ قلنا لعمرو ان ناسا یقولون ان النبی صلی
ینام قلبہ قال عمرو سمعت عبید بن عمیر یقول ان رؤیا الانبیاء وحی ثم
ابن عباس رض کے مولی نے
خالہ ام المومنین میمونہ رض (رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بی بی)
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (رات کو) سو گئے جب کچھ حصہ رات کا رہ گیا تو رسول اللہ صلے اللہ
سو گئے جب کچھ حصہ رات کا رہ گیا تو رسول اللہ صلے اللہ
سفیان بن عیینہ کہتے ہیں عمرو

بن دینار نے آپکو وضو کی تخفیف اور تقلیل بیان کی ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کہ پھر سو گئے
لگے اور میں بھی اٹھا پھر میں نے وضو کیا جیسے آپ نے وضو کیا پھر میں آیا اور آپکے بائیں طرف
کر اپنے کو اپنی طرف کر لیا پھر جسقدر اللہ تعالیٰ نے چاہا آپ نے نماز پڑھی پھر آپ کے
پاس مؤذن آیا جو آپکو نماز کے (وقت) سے اطلاع دیتا تھا پھر آپ نے ساتھ دو رکعت نماز
پڑھی اور وضو نہیں کیا سفیان نے کہا میں نے عمرو بن دینار سے پوچھا کہ لوگ کہتے ہیں رسول اللہ
کی آنکھیں سوتی ہیں اور دل نہیں سوتا تھا (آیا یہ بات درست ہے) عمرو بن دینار نے کہا میں نے سعید بن
وہ کہتے تھے پیغمبروں کی خوابیں وحی ہوتی ہیں پھر استشہاد (یہ آیت پڑھی) انی اری فی المنام انی
یعنے ابراہیم علیہ السلام نے اپنے بیٹے سے فرمایا اے میرے بیٹے میں دیکھتا ہوں خواب میں کہ تجھکو ذبح کرتا
اگر پیغمبروں کی خوابیں وحی نہ ہوتیں تو ابراہیم اپنے بیٹے کے ذبح کرنے کے لیے یہ جرأت جائز نہ سمجھتے کیونکہ بچو
ذبح کرنا حرام ہے اور حدیث کی مطابقت ترجمہ کی پہلی جزء کے ساتھ ماخوذ ہے ابن عباس رضی اللہ عنہ کے اس قول سے
میں نے وضو کیا جیسے آپنے وضو کیا" اور ابن عباس رضی اللہ عنہ اسوقت چھوٹے تھے اور آپکے ساتھ اسی نماز پڑھی اور
آپنے اسکو ثابت رکھا اور اسکو بائیں طرف سے اپنے داہنے کر لیا اور مؤلف نے ترجمہ میں بیان کیا
کی کہ بچے کے وضو کا کیا حکم ہے آیا واجب ہے یا مستحب اسلیے کہ اگر بخاری اور فرمانے لگے کہ بچوں کا وضو
سے بغیر وضو کے نماز کا صحیح ہونا لازم آتا اور اگر وجوب کا حکم لگاتے تو اس سے لازم آتا کہ
ماخوذ ہوگا تو اس سے سکوت کیا اعتراض سے بچنے کے واسطے اور
مذکور ہوئی (قط) **حَدَّثَنَا** اسمٰعیل قال حدثنی مالک
عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ جَدَّتَهٗ مُلَيْكَةَ دَعَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
مِنْهُ فَقَالَ قُوْمُوْا فَلِاُصَلِّيَ لَكُمْ فَقُمْتُ اِلٰى حَصِيْرٍ لَنَا قَدِ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْيَتِيْمُ مَعِيْ وَالْعَجُوْزُ
روایت ہے کہ انس کے دادی اور میری نانی ملیکہ نے بلایا رسول اللہ صلی اللہ
پھر اس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کھایا اور فرمایا
بوریے کی طرف اٹھا جو ہمارے واسطے بچھا اور بسبب
اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اٹھے اور میں میرے ساتھ

Marfat.com

[illegible] اور [illegible] ٹیکا لگا تا پھر کھڑا ہوتا ف کرمانی نے کواکب دراری میں
[illegible] سے مناسبت ہو اگر تو کہے کہ ترجمہ میں تو ٹیکا لگانے کی کیفیت کا بیان ہی
[illegible] طرح ہوئی میں کہتا ہوں اس ترجمہ میں کیفیت کا ہی بیان ہے اسطرح کہ پہلے بیٹھ
[illegible] سے پھر کھڑا ہو فقہا نے کہا اسطرح ٹیکا لگاوے جسطرح آٹا گوندھنے والا آٹا گوندھنے
[illegible] حافظ ابن حجر نے فتح الباری میں کہا مالک بن حویرث رضہ کی حدیث پر کلام گذر چکی
[illegible] نے سو یہ غرض ہے کہ آخر سجدے کے پیچھے جب دوسری رکعت یا چوتھی رکعت کے لیے اٹھے تو
[illegible] اور حدیث کی ضعف کیطرف اشارہ ہے جو اسکے مخالف مروی ہے سعید بن منصور کے پاس ضعیف
[illegible] ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پاؤں کی پیٹھ پر اٹھتے تھے اور ایسا
[illegible] سے اسکا فعل جو صحیح اسناد کے ساتھ مروی ہے اور ابراہیم نخعی نے دوسری یا چوتھی رکعت کے
[illegible] میں ہاتھ رکھنے کو مکروہ جانا (بخاری نے ان سب روایات کی رد کرنیکی طرف اشارہ کیا اور عبداللہ بن
[illegible] کے ساتھ مروی ہے لیکن اثر مرفوع حدیث صحیح کا معارض و مقابل کیونکر ہو سکتا ہے) **باب**
[illegible] اس بیان میں کہ نمازی جب دو رکعتوں کے پیچھے تشہد اولی سے فراغت پاکر تیسری
[illegible] تکبیر کہے ف حافظ ابن حجر نے فتح الباری میں کہا اکثر علماء اسی طرف گئے ہیں کہ نمازی
[illegible] تکبیر شروع کرے مگر تشہد اول کے پیچھے تیسری رکعت کے اٹھنے میں امام مالک کا اختلاف ہے
[illegible] ابو ہریرہ اور ابن عمر وغیرہما سے روایت کیا کہ سب کے سب (تیسری رکعت میں) کھڑے ہو کر تکبیر
[illegible] امام مالک سے روایت کیا کہ تکبیر کہنا کھڑا ہونے کے پیچھے اولی ہے اور مدونہ میں ہے
[illegible] اور امام مالک کے بعض اتباع نے اسکی یہ وجہ بیان کی ہے کہ تکبیر تحریمہ چونکہ کھڑے
[illegible] تیسری رکعت کی تکبیر بھی کھڑے ہو کر کہنی چاہیے اسواسطے کہ نماز پہلی دو رکعت
[illegible] میں تو اب پہلی دو رکعتوں کا شروع بھی پہلے دو گانہ کے شروع کیطرح ہوگا
[illegible] بیان کرنیوالے کو چاہیے تھا کہ تیسری رکعت کے ابتدا میں رفعیدین کو
[illegible] ہو جاتی اور ایسا مالکیہ میں سے کوئی قائل نہیں ہے وکان ابن
[illegible] تشہد اول کے بعد تیسری رکعت کے لیے) اٹھتے
[illegible] کہا ہے اثر کو ابن ابی شیبہ نے صحیح سند کے

ف اس حدیث کی مطابقت ترجمہ کی جزء اخیر کے ساتھ ہے اس کے اس قول میں اور تمیم میرے
[illegible] اس لیے کہ وہ بچہ تھا اسلیے کہ بلوغت کے بعد بھی یتیم یتیم نہیں رہتا **حدثنا** عبداللہ
[illegible] عن عبداللہ بن عبداللہ بن عتبۃ عن عبداللہ بن عباس انہ
[illegible] علی حمار اتان وانا یومئذ قد ناھزت الاحتلام ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی
[illegible] غیر جدار فمررت بین یدی بعض الصف فنزلت وارسلت الاتان ترتع ودخلت
[illegible] ذلک علی احد عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہا میں گدھی پر سوار ہو کر آیا
[illegible] قریب تھا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لوگوں کو نماز پڑھا رہے تھے منی میں اور آپکے آگے کوئی
[illegible] (یعنی کوئی ستر وہ نہ تھا) تو میں بعض صفوں کے آگے سے گذر کر اترا اور میں نے گدھی کو چھوڑ دیا کہ وہ چرتی
[illegible] صف میں داخل ہوا اور مجھ پر اسکام کا کسی نے انکار نہ کیا **ف** نہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اور نہ
[illegible] کسی نے اور حدیث کی مطابقت ترجمہ کی پہلی جزء کے ساتھ ہے وضو کرنے میں اور تیسری جزء کے ساتھ
[illegible] حاضر ہونے میں اور ترجمہ کی چوتھی جزء کے ساتھ بچوں کے صفوں میں داخل ہونے میں اسلیے کہ ابن عباس
[illegible] بچے تھے اور جماعت میں حاضر ہوئے اور لوگوں کے ساتھ انکی صفوں میں داخل ہوئے اور انکے ساتھ نماز پڑھی اور ابن عباس
[illegible] نماز پڑھی ہوگی گردضو کے ساتھ **حدثنا** ابوالیمان قال اخبرنا شعیب عن الزھری قال اخبرنی
[illegible] ان الزبیر ان عائشۃ قالت اعتم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم **ح** وقال عیاش حدثنا عبدالاعلیٰ
[illegible] ثنا معمر عن الزھری عن عروۃ عن عائشۃ قالت اعتم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
[illegible] حتی ناداہ عمر قد نام النساء والصبیان قالت فخرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال
[illegible] ما ینتظرھا اھل دین غیرکم ولم یکن احد یومئذ یصلی غیر اھل
[illegible] المدینۃ وکانوا یقولون الصلوٰۃ صلوٰۃ الصبح صدقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عشا کی نماز میں دیر
[illegible] عمر نے آپکو آواز دی (اور کہا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) عورتیں اور بچے (نماز
[illegible] گئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (اپنے گھر سے) برآمد ہوئے اور فرمایا زمین والوں میں سے
[illegible] نہیں پڑھتا اور مدینہ والوں کے سوا کوئی شخص نماز نہیں پڑھتا تھا **ف** اس حدیث
[illegible] ظاہر ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے اس قول میں کہ بچے اور عورتیں سو گئیں **حدثنا**
[illegible] ثنا یحیی قال حدثنا سلیمان قال حدثنی عبدالرحمن بن عباس قال سمعت

Marfat.com

ابن عباس وقال ان [illegible]

يعني من صغره ان العلم الذي عند [illegible]

وامرهن ان يتصدقن فجعلت [illegible]

الى كيت عبدالرحمن بن عابس سے روایت ہے کہا میں نے ابن [illegible]

پوچھا آیا آپ بھی (وہان) حاضر ہوے تھے ان لوگوں اور عورتوں اور [illegible]

کیطرف نکلے) ابن عباس رض نے جواب دیا ہان (میں اس مجمع میں حاضر ہوا) اور اگر [illegible]

کچھ مرتبہ نہ ہوتا تو میں آپکے ساتھہ حاضر نہ ہوتا اور غرض ابن عباس رض کی اس کلام سے یہ تھی کہ میں [illegible]

کریم علیہ التحیۃ والتسلیم آئے اس منار کے پاس جو کثیر بن صلت کے گھر کے پاس ہے (میرا [illegible]

عورتوں کے پاس آئے اور انکو وعظ کیا اور نصیحت کی اور انکو خیرات کرنیکا ارشاد فرمایا [illegible]

ہاتھہ اپنی انگوٹھیوں کیطرف جھکاتی تھیں اور انار کر بلال رض کی جھولی میں ڈالتی تھیں پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ

اور بلال رض گھر میں تشریف لائے ف حدیث کی ترجمہ باب کے ساتھہ مطابقت ابن عباس رض کے اس قول میں ہے

میرا آپکے ہاں کچھہ قرب نہ ہوتا تو میں بسبب چھوٹا ہونیکے آپکے پاس حاضر نہ ہوتا" اور اس حدیث کو بخاری رح نے عیدین میں بھی نکالا اور ابوداؤد اور نسائی نے صلوۃ میں اور پہلی حدیث انشاء اللہ تعالی کتاب الجمعہ میں آویگی اور تیسری حدیث انشاء اللہ تعالی کتاب الوتر میں آویگی (قسطلانی) باب

الى المساجد بالليل والغلس عورتوں کا مسجدوں میں نماز کے لیے رات کو جانا اور صبح صبح [illegible]

حافظ نے کہا مولف رح نے اس باب میں چھہ حدیثیں بیان کیں جنمیں کلام گذر چکی اور [illegible]

گذری اور ان میں سے بعض حدیثوں میں عورتوں کے متعلق آنیکا مسجد میں ذکر ہے کسی وقت

نہ رات کی اور نہ صبح کی اور بعض میں اسکے آنیکا ذکر ہے اور بعض میں صبح اندھیرے [illegible]

پر حمل کیا جاویگا اور فقہاء کے لیے اس مسئلہ میں تفصیلیں ہیں جن میں سے [illegible]

میں سے پہلی حدیث ام المومنین عائشہ صدیقہ رض کی حدیث ہے جسمیں عشاء کی

پکار دیا کہ عورتیں اور بچے سو گئے اور یہ حدیث اس سے پہلے باب کی [illegible]

جسمیں ہے کہ عورتوں کو مسجدوں میں جانے سے منع نہ کرو اور [illegible]

ٹھیر نیکا ذکر ہے جس میں عورتیں اپنے اپنے گھر میں چلی جاویں [illegible]

Marfat.com

عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی حدیث اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا اندھیرے منہ پڑھنا مذکور ہے اور اسبات کا بیان
ہیں جاڑوں کی لمبی راتوں میں اکثر لوگ جمع نہیں ہوتے تھے اور بسبب اندھیرے منہ ہونے کے پہچانی نہ جاتی تھیں اور
ہے ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کی حدیث جسمیں بچے کے رونے کی وقت نماز کے
ہے کا ذکر ہے تاکہ اسکی ماں کو تکلیف نہ پہونچے اور اس حدیث پر کتاب الامامت میں کلام گذر چکی چھٹی ام المومنین
ہے حدیث جس میں یہ مذکور ہے کہ بنی اسرائیل کی عورتوں کو مسجدوں میں آنے سے روکا گیا اور ہم اسکے فوائد
ہری حدیث پر کلام کرنیکے بعد بیان کرینگے انشاء اللہ تعالیٰ انتہے ما قال الحافظ فی الفتح **حدثنا** ابو الیمان
ا اخبرنا شعیب عن الزہری قال اخبرنی عروۃ ابن الزبیر عن عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت
عتم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالعتمۃ حتی ناداہ عمر نام النساء والصبیان فخرج النبی
صلی اللہ علیہ وسلم فقال ما ینتظرھا احد غیرکم من اھل الارض وکانوا یصلون یومئذ بالمدینۃ
وکانوا یصلون العتمۃ فیما بین ان یغیب الشفق الی ثلث اللیل الاول ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی
سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک رات عشا کی نماز میں دیر کی یہانتک کہ آپکو عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ
آواز دی (اور فرمایا) کہ عورتیں اور بچے سوگئے (جو مسجد میں نماز عشا کے لیے آئے ہوئے تھے) تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ
آلہ وسلم برآمد ہوئے (گھر سے) اور فرمایا اس نماز کی تمہارے سوا زمین والوں میں سے کوئی انتظاری نہیں کرتا اور اس
زمانہ میں مدینہ کے سوا کہیں نماز عشا کی نہیں پڑھی جاتی تھی اور عشا کی نماز شفق کے ڈوبنے سے لیکر رات
کی پہلی تہائی تک پڑھا کرتے **ف** قسطلانی نے کہا حدیث کی مطابقت ترجمہ باب کی ساتھ حضرت عمر رضی
اس قول میں ہے کہ عورتیں اور بچے سو گئے اور آیا عورتوں کا مسجد میں جانا مستحب ہی یا جائز ہی فقط محمد بن جریر طبری نے کہا کہ عورتوں کا مسجدوں میں جانا مباح ہی نہ مستحب اور فرض اور بعضے
نے جوان اور بڑھیا کے درمیان فرق کیا اور اس حدیث میں دلیل ہے کہ عورتیں اپنے کام کاج کے واسطے بھی باہر جاسکتی ہیں
لیکن بعض مالکیہ وغیرہم نے جوان عورت اور بڑھیا کے درمیان فرق کیا ہے اور اسکا جواب دیا گیا ہے کہ جب عورت پردہ
دار ہو اور خوشبو نہ لگائے ہو اور نہ خوشبو لگائے ہو تو اسپر امن حاصل ہے خاص کر رات میں اور ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے فرمایا
میں عورتوں کا جمعہ میں حاضر ہونا برا سمجھتا ہوں اور بڑھیا کو اجازت دیتا ہوں کہ وہ عشا اور فجر کی نماز میں حاضر ہو
ہے ساری نمازوں میں نہیں اور ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ کا یہ قول ہے کہ بڑھیا کو ساری نمازوں میں حاضر ہونا بلا
ہے اور جوان کا ساری نمازوں کے لیے مسجد میں آنا اونکے نزدیک مکروہ ہے مترجم عفا اللہ عنہ کہتا ہی
ہے انشاء اللہ تعالیٰ حافظ صاحب کی تقریر میں آویگی **حدثنا** عبید اللہ بن موسیٰ عن حنظلۃ عن

Marfat.com

سالم بن عبد اللہ عن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا
المساجد فاذنوا لھن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
عورتیں رات کو مسجد میں جانیکے لئے اجازت مانگیں تو تم انکو (مسجدوں میں جانیکی) اجازت
راویوں نے خطلہ سے رات کی قید بیان نہیں کی اسیطرح اسکو مسلم وغیرہ نے نکالا اور اسحدیث میں
اختلاف ہوا ہے تو اسحدیث کو مصنف نے دو بابوں کے بعد عمر کی روایت سے بیان کیا اور مسلم نے
کی روایت سے اور امام احمد نے عقیل کی روایت سے اور سراج نے اوزاعی کی روایت سے ان سبھوں نے زہری سے
رات کی روایت کیا اور کسیا ہی اسحدیث کو مصنف نے کتاب النکاح میں نکالا علی ابن مدینی سے اسکے سفیان بن عیینہ سے
اسنے زہری سے بغیر رات کی قید کے اور ابو عوانہ کے پاس اسکے صحیح میں یونس ابن عبد الاعلیٰ سے اسکے ابن عیینہ سے
کی مثل واقع ہوا ہے لیکن سفیان نے اسکے آخر میں کہا یعنے رات میں اور ابن خزیمہ نے عبد الجبار بن علاء سے روایت کیا کہ
سفیان بن عیینہ اسی یعنی کا قائل ہے اور ابن خزیمہ نے سعید بن عبد الرحمن سے روایت کیا اس نے ابن عیینہ سے اسنے کہا کہ
نافع نے رات کی قید بیان کی اور اسی ابن خزیمہ نے یحیے بن حکیم سے روایت کیا اس نے ابن عیینہ سے اسنے کہا کہ
آدمی آیا اور اسنے اسکو نافع سے رات کی قید بیان کی اور عبد الرزاق نے ابن عیینہ سے مبہم آدمی کا نام بھی نقل کیا پھر اسکے
زہری سے روایت کرنیکے بعد کہا ابن عیینہ نے کہا اور حدیث کی اسکو عبد الغفار بن قاسم نے کہا اسے ابو مطیع نافع سے
کہ وہ اسحدیث کی خبر دیتا تھا اور ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا پھر اسکو نافع ابن عمر کے مولی نے کہا عورتوں کا اور
میں ہے اور عورتوں کا آنا رات میں اسلیے خاص ہوا کہ اس میں عورتوں کے واسطے پردہ ہے اور اس میں شک نہیں
کہ عورتوں کا آنا جانا مسجدوں میں جبکہ جب اسکے فتنہ سے امن ہو اور نہ اگر فتنہ کا خوف ہو تو
اسحدیث میں دلیل ہے کہ عورت اپنے خاوند کے گھر سے اسکی اجازت کے سوائے باہر نہ جاوے
میں اشارہ ہے کہ عورتوں کا جانا مسجدوں میں واجب نہیں ہے اسلیے کہ اگر عورتوں کا
لینے کی کچھ ضرورت نہ تھی (ف) اسحدیث کو مسلم نے صلوۃ میں نکالا
النبی صلی اللہ علیہ وسلم عبید اللہ بن موسیٰ کی شعبہ نے متابعت کی
کو روایت کرنے میں انہوں نے مجاہد سے انہوں نے ابن عمر رضی اللہ
علیہ وآلہ وسلم سے ف مزی نے اطراف میں خلف اور ابو مسعود سے
بعد واقع ہوئی ہے وکیع نے روایت کیا عمر بن دینار سے انہوں نے

ہے اور میں اسبات پر کسی روایت میں ان روایتوں سے جو ہم تک بخاری رح سے پہونچی ہیں واقف نہیں
متابعت ورقاء کی روایت کے بعد ہو اور متابعت مذکورہ تو حنظلہ کی روایت کے بعد واقع ہوئی ہے جسمیں حنظلہ سلم سے
کرتا ہے اور اس متابعت کو امام احمد نے موصول کیا کہا حدیث بیان کی ہمسے محمد بن جعفر نے کہا حدیث بیان
سے شعبہ سنے پھر حدیث کو اس زیادت کے ساتھ بیان کیا جو زیادت قریبًا مذکور ہوتی ہے انشاء اللہ تعالے ہان بخاری رح
ورقاء کی روایت کو اوائل کتاب الجمعہ میں نکالا اس لفظ سے کہ اجازت دو عورتون کو رات میں مسجدون کیطرف جانے
لیے لیکن اسکے بعد مولف رح نے نہ اس متابعت کو ذکر کیا ہے اور نہ اسکے سوا کسی اور متابعت کو اور ورقاء کی روایت
خرایج پر اسی اسناد کے ساتھ مسلم بھی بخاری کے موافق ہے اور اسمیں زیادہ کیا کہ ابن عمر رضی اللہ تعالے عنہما کو اسکے ایک
لیے نے کہا جسکا نام واقد تھا ہم تو وہ بہانہ بنا لینگی پھر مارا ابن عمر رضہ نے اسکے سینے میں اور فرمایا میں تجھہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیحدیث بیان کرتا ہون اور تو کہتا ہے نہیں اور مینے اس قصہ کا ذکر ان طرق میں
سے کسی طریق میں نہیں دیکھا جنکو بخاری رح نے نکالا اسحدیث کے لیے اور صاحب عمدہ کی تقریر اسکے خلاف دہم
ال ہی ہے اور اسکے شارحین میں سے کسی نے اسکے بیان کا تعرض نہیں کیا اور میں خیال کرتا ہون کہ
بخاری رح نے اسحدیث کو مختصر کر دیا اسلیے کہ عبداللہ بن عمر رضہ کے بیٹے کے نام میں اختلاف ہے تو اسحدیث کو
مسلم نے دوسرے طریق سے نکالا ابن عمر سے اور اسمیں اسکے بیٹے کا نام بلال لیا اور اسکو کعب بن علقمہ کے طریق
سے نکالا اسنے بلال سے اسنے اپنے باپ عبداللہ بن عمر رضہ سے اس لفظ کے ساتھہ کہ عورتون کو مسجدون میں جاکر عبادت
کرنے سے روکو جب وہ تم سے اجازت طلب کرین تو بلال نے کہا اللہ کی قسم ہم تو منع کرینگے آخر حدیث تک اور طبرانی
نے بھی عبداللہ بن بہیر کے طریق سے اسنے بلال بن عبداللہ سے اسی کی مثل روایت کیا اور اس میں ہے کہ بلال
نے کہا اور میں تو اپنی بیوی کو روک دونگا جسکی خوشی ہو وہ اپنی بیوی کو بھیج دیوے اور یونس کی روایت میں ہے
سالم سے اسحدیث میں سالم نے کہا پھر بلال بن عبداللہ نے کہا اللہ کی قسم ہم تو ضرور انکو روکینگے
اسکی مثل ہے عقیل کی روایت میں امام احمد کے پاس اور امام احمد کے پاس ہے شعبہ کی روایت سے اسنے اعمش سے
کہ سالم نے کہا اسکے کسی اور بیٹے نے کہا اللہ کی قسم ہم تو عورتون کو نہیں چھوڑینگے وہ اسکو بہانہ
اور راجح اسمیں یہ ہے کہ صاحب قصہ بلال ہے اسلیے کہ اسنے خود اپنے نفس سے روایت کی ہے
سالم کی روایت سے بھی ثابت ہوتا ہے کہ صاحب قصہ بلال ہے اور ان دونو پر اسمیں اختلاف نہیں کیا گیا
روایت تو یہ مرجوح ہے اسکے اسمیں شک واقع ہوا ہے اور میں اس مضمون والی کا نام اعمش کی کسی روایت

مین اور نہ اسکے شیخ مجاہد کی کسی روایت مین اسکی تصریح سے دیکھا امام احمد نے ابن
بن ابی سلیم کی روایت نکالی ان تینون سے انہون نے مجاہد سے اور ان مین سے کسی نے
دینار کی روایت مجاہد سے صاحب قصہ کے نام واقعہ مین محفوظ ہو تو احتمال ہے کہ یہ بات دونو سے
ہی مجلس مین یا دو مجلسون مین اور ابن عمر رضہ نے ان دونو کو وہ جواب دیا جو انکو جواب دیا یا ابن
ہے ناقلین کا اختلاف ابن عمر رضہ کے جواب مین تو بلال کی روایت مین ہے مسلم کے پاس تو عبد اللہ بن عمر بلال
متوجہ ہوئے اور اسکو بہت سخت سست کہا کہ میں نے ایسا سخت سست کہتے نہین سنا اور عبید اللہ بن عمر وغیرہ کی
مین دشنام دہی کی تفسیر تین یا لعنت کرنیکے ساتھ کی اور زائدہ کی روایت مین ہے عمش سے پھر اسکو چھوڑ دیا اور کہا مین
بیزار ہون اور طبرانی کی روایت مین ابن نمیر سے انہی اعمش سے تیرے ساتھ ایسا یہ کام کرے اور یہ کام کرے اور اسی
کی مثل ہے ترمذی مین عیسی بن یونس کی روایت سے اور مسلم مین ہے ابو معاویہ کی روایت سے پھر اسکو پھیرون سے
مارا اور ابو داؤد مین ہے جریر کی روایت سے پھر اسکو گالیان دین اور غصے ہوئے گویا بلال نے عیب بعض عورتون کا ایسا فعل
فساد دیکھا تو یہ کلمہ انہون نے کہدیا اور اسپر انکو غیرت حاصل ہوئی اور ابن عمر رضہ نے اسلیے انکار کیا کہ انہون نے
حدیث کی مخالفت کی تھی تصریح کی ورنہ اگر بلال شلالیون فرماتے کہ زمانہ متغیر ہو گیا ہے اب بعض عورتین مسجد مین جانے کی
اجازت لیتی ہین اور دل مین کہین اور جانیکا قصد ہوتا ہے تو ظاہر ہے کہ عبد اللہ بن عمر پھر انکار نہ کرتے اور اسی
طرف ام المومنین عائشہ صدیقہ رضہ نے اشارہ کیا باب کی پچھلی حدیث مین اور اسحدیث مین دلیل ہے کہ جو شخص سنت
اپنی رائے کے ساتھ معترض کرے اسکو ادب دینا چاہیے اور اس شخص کو ادب دینا چاہیے جو اپنی خو اہش کو
اسمین دلیل ہے کہ باپ اپنے بیٹے کو ادب دے سکتا ہے اگرچہ بیٹا بڑا ہو جب اس سے ایسی نا شائستہ بات
صادر ہو اور بات کی چھوڑنے کے ساتھ بھی ادب درست ہے امام احمد کے پاس ابن ابی نجیح کی
ہوا ہے کہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالے عنہما نے بلال سے مرتے دم تک بات
کو ایک دو سے اس قصے کے پیچھے جلدی فوت ہو گیا پھر مصنف رحمہ اللہ نے باندھا وہ حدیث
مین جماعت کی نماز کے لیے مردون کے ساتھ مطلق آنیکا
سلام پھیرتین تو اٹھ جاتین اور رسول کریم علیہ التحیۃ والتسلیم
حدیث پر کلام گذر چکی اور ام المومنین عائشہ رضہ کی حدیث سے
چادرین لپیٹی ہوئین گھرون مین پھر جاتین اور اسحدیث

سے وہ بھی اٹھتا ہون اور میرا ارادہ نماز کے لمبا کرنیکا ہوتا ہے تو مین بچے کے رونے کی آواز سنتا ہون
کی کر دیتا ہون اس ڈر کے مبادا کہین بچے کی ماں کو تکلیف نہ ہو اور اسحدیث کی شرح بھی ابواب الامامۃ مین گذر
ق العید نے کہا یہ حدیث سب عورتون مین عام ہے مگر فقہا نے اسمین کئی ایک شرطین لگائی ہین ایک تو یہ کہ
خوشبو نہ لگائے ہو اور خوشبو کا لگانا بعض روایتون مین ثابت ہوا ہے کہ عورتین نکلین ایسی حالت مین کہ خوشبو لگائے
ہون اور ابو داؤد اور ابن خزیمہ کے پاس ہے ابو ہریرہ رضہ سے اور ابن حبان کے پاس زید بن خالد رضہ سے کہ اللہ کی
ون کو مسجدون مین جانے سے نہ روکو اور مسلم مین ہے عبداللہ بن مسعود رضہ کی بیوی زینب رضہ سے کہ (اے عورتو) جب کوئی
سجد مین حاضر ہونا چاہے تو خوشبو نہ لگاوے انتہی ابن دقیق العید نے کہا اور خوشبو کے ساتھہ لاحق ہے جو خوشبو کے
ے مین ہے اسلیئے کہ منع کا سبب یہی ہے کہ یہ شہوت کیطرف بلانیکے اسباب مین سے ہے تو جو چیز شہوت کی طرف بلانیکے اسباب
سے ہوگی جیسے عمدہ لباس اور زیور اور زینت فاخرہ اسکا بھی یہی حکم ہے اور یہی حکم ہے مردون کے ساتھہ ملنے جلنے کا اور فقہا
مین بہت سی جوان عورت اور بڑھیا کے درمیان فرق کیا ہے اور اسمین نظر ہے مگر یہ کہ اسپر اسکی طرف سے خوف ہو
یونکہ جب عورتین اس چیز سے عاری ہونگی جسکا بیان ہوا اور پردہ دار ہون گی تو انپر اس حاصل ہوگا خاص کر کے جب
ت ہو اور اسحدیث کے بعض طرق مین واقع ہوا ہے جو دلالت کرتا ہے کہ عورت کی نماز اُسکے گھر مین افضل ہے
اس نماز سے جو مسجد مین گذارے یہ حبیب بن ابی ثابت کی روایت مین ہے ابن عمر رضہ سے کہ منع کرو اپنی عورتون
سجدون مین جانے سے لیکن انکے گھر انکے واسطے بہتر ہین اسحدیث کو ابو داؤد نے نکالا اور اسکو ابن خزیمہ نے صحیح کہا اور امام
د اور طبرانی کے لیے ہے ام حمید ساعدیہ رضہ کی حدیث سے کہ ام حمید ساعدیہ رضہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئی
بولی مین چاہتی ہون کہ مین نماز آپکے ساتھہ پڑھا کرون آپنے فرمایا مینے جان لیا کہ تو میرے ساتھہ نماز پڑھنا
چاہتی ہے) لیکن تیرا گھر مین نماز پڑھنا تیرے واسطے بہتر ہے تیری اس نماز سے جو تو حجرے مین پڑھے اور
رے مین نماز پڑھنا بہتر ہے تیری اس نماز سے جسکو تو اپنے گھر کے صحن مین پڑھے اور تیرا گھر کے صحن مین
پڑھنا بہتر ہے تیری اس نماز سے جسکو اپنی قوم کی مسجد مین پڑھے اور تیرا اپنی قوم کی مسجد مین نماز پڑھنا تیرے
بہتر ہے تیری اس نماز سے جسکو تو جماعت کی مسجد مین ادا کرے اور امام احمد کا اسناد حسن ہے اور اسحدیث کا
ہے ابن مسعود رضہ کی حدیث سے ابو داؤد کے پاس اور پوشیدگی مین عورت کی نماز پڑھنے کی فضیلت
ہے کہ اس مین فتنہ سے امن ہے اور اسکی تائید کرتا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس ارشاد کے
ن کا زیادہ نیت لگانا اسی واسطے ام المومنین عائشہ رضہ نے فرمایا جو فرمایا اور بعض نے ام المومنین عائشہ رضہ

کے قول سے عورتوں کے مسجدوں میں جانیکے منع پر مطلقا دلیل پکڑی ہے اور اسمیں نظر ہے کیونکہ یہی باتیں
متغیر نہیں ہوتے اور دوسرے کہ ام المومنین نے منع کو اس شرط کے ساتھ مشروط کیا ہے جو موجود نہیں ہے اور یہ کہنے کی
جسکو انہوں نے گمان کیا اور فرمایا اگر رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس زمانہ کو دیکھتے تو منع فرماتے تو کہا جاویگا کہ
کریم علیہ التحیۃ والتسلیم نے اس زمانہ کو دیکھا منع فرمایا تو حکم ویسا ہی جاری رہا یہانتک کہ ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی
بھی منع کی تصریح نہیں کی اگرچہ انکی کلام سے یہ نکلتا ہے کہ انکے نزدیک عورتوں کا مسجدوں میں جانا منع ہوگا اور اللہ
وتعالی کو تو معلوم تھا جو عورتوں نے احداث کرنا تھا پھر اللہ تعالی نے اپنے نبی کی طرف یہ وحی نہیں کی کہ انکو مسجد
سے اسوقت روکا جاوے جسوقت انکی حالت متغیر ہو جاوے اگر انکے اس تغیر اور احداث سے لازم آتا انکا مسجدوں میں
جانا منع ہے تو اونکا بازاروں میں جانا بطریق اولی منع ہوتا اور احداث تو بعض عورتوں سے واقع ہوا نہ جمیع
عورتوں سے اگر انکے منع کرنے کو مسجدوں سے مانا بھی جاوے تو ان عورتوں کے لیے یہ نہی ہوگی جنسے احداث وقوع
میں آیا اور بہتر یہ ہے کہ اسچیز کی طرف نظر کیجاوے جس سے فساد اور فتنہ کا خوف ہو اور اس سے اجتناب کیا جاوے
کیونکہ رسول کریم علیہ التحیۃ والتسلیم نے خوشبو لگانے اور زینت لگانے سے منع کرکے اسی طرف اشارہ کیا ہے اور
طرح رات کی قید بھی اسی طرف اشارہ کرتی ہے **حدثنا** عبد اللہ بن محمد قال حدثنا عثمان بن
قال اخبرنا یونس عن الزہری قال حدثنی ہند بنت الحارث ان ام سلمۃ زوج النبی صلی
اللہ علیہ وسلم اخبرتہا ان النساء فی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کن اذا سلمن من
المکتوبۃ قمن وثبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ومن صلی من الرجال ما شاء اللہ فاذا قام
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قام الرجال ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بی بی ہیں
روایت ہے کہ عورتیں رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عہد سعادت مہد میں جب فرض نماز کا سلام پھیرتیں
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی جگہ میں بیٹھے رہتے اور وہ لوگ بھی بیٹھے رہتے جنہوں نے مردوں میں سے
ساتھ نماز پڑھی ہوتی جسقدر اللہ تعالی چاہتا جب رسول کریم علیہ التحیۃ والتسلیم اٹھتے تو لوگ بھی اٹھ جاتے
حدیث کی مطابقت ترجمہ کے ساتھ ظاہر ہے اسلیے کہ حدیث میں صراحت ہے اس بات کی کہ عورتیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کے زمانہ میں مسجد میں جماعت میں شریک ہونے کے لیے آیا کرتی تھیں اور یہ بات
میں آتی ہوں یا دن میں **حدثنا** عبد اللہ بن [illegible]
اخبرنی مالک عن یحیی ابن سعید عن عمرۃ بنت عبد الرحمن [illegible]

ل اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیصلی الصبح فینصرف النساء متلفعات بمروطھن ما یعرفن من الغلس ام
ن حبا عائشہ صدیقہ بنت صدیق رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم علیہ التحیۃ والتسلیم البتہ صبح کی نماز
ے پہر عورتین پہر جاتین اپنی چادرین اوڑھ کر بسبب اندھیرے منہ ہونیکے پہچانی نہ جاتین **ف** آیا
ین ہین یا مرد ہین اور اسحدیث کی مطابقت ترجمہ باب کے ساتھہ ظاہر ہے کہ عورتین کچھہ رات رہتی مسجد مین
ح کی نماز کے واسطے جاتین **حدثنا** محمد بن مسکین قال حدثنا بشر بن بکر قال اخبرنا
وزاعی قال حدثنی یحیی بن ابی کثیر عن عبد اللہ بن ابی قتادۃ الانصاری عن ابیہ قال
ال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انی لاقوم الی الصلوۃ وانا ارید ان اطول فیہا فاسمع بکاء
لصبی فاتجوز فی صلاتی کراھیۃ ان اشق علی امہ ابو قتادہ رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی
للہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مین نماز کیطرف اٹھتا ہون اور میرا ارادہ ہوتا ہے کہ نماز کو لمبا کرون پہر مین بچے
کے رونیکے آواز سن لیتا ہون تو اپنی نماز کو ہلکا کر دیتا ہون اس ڈر کے ماری کہین بچے کی ماں پر تکلیف نہ
والدون **ف** اسحدیث مین دلیل ہے کہ عورتین بھی مسجدون مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھہ
حاضر ہوا کرتین اور اسی مین ترجمہ باب کی مطابقت ہے **حدثنا** عبد اللہ بن یوسف قال اخبرنا
مالک عن یحیی بن سعید عن عمرۃ عن عائشۃ قالت لو ادرک رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم ما احدثت النساء لمنعھن المسجد کما منعت نساء بنی اسرائیل فقلت لعمرۃ او منعن
قالت نعم یحیی بن سعید انصاری عمرہ بنت عبد الرحمن سے روایت کرتی ہین وہ ام المومنین عائشہ صدیقہ رضہ
سے کہ عائشہ رضہ نے فرمایا اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پاتے (یعنے دیکھتے) جو عورتون نے شروع
کیا (عمدہ لباس پہننا اور زیور لگانا اور خوشبو لگانا جو شہوت کی طرف بلانے والی چیزین ہین) تو ضرور عورتون
کو (مسجدون مین آنے سے) روکتے جیسے بنی اسرائیل کی عورتین روکی گئین یحیی بن سعید نے کہا مینے
عمرہ عبد الرحمن کی بیٹی سے پوچھا آیا بنی اسرائیل کی عورتون کو مسجدون مین آنے سے روکا گیا تو عمرہ عبد
الرحمن کی بیٹی نے کہا ہان بنی اسرائیل کی عورتین مسجدون مین آنے سے روکی گئین **ف** ظاہر تو یہ ہے کہ بنی اسرائیل
کی عورتون کے مسجدون سے روکے جانے کی خبر عمرہ عبد الرحمن کی بیٹی نے ام المومنین عائشہ صدیقہ رضہ سے اخذ
کی ہے یا کسی اور سے سنا ہوگا اور بنی اسرائیل کی عورتون کا مسجدون مین آنے سے روکا جانا عروہ کی حدیث سے
ثابت ہوا ہے جسکو وہ ام المومنین عائشہ صدیقہ رضہ سے موقوفا روایت کرتی ہین کہ ام المومنین رضہ نے فرمایا

بنی اسرائیل کی عورتون نے لکڑی کے پاؤن بنا کے [illegible]
تعالی نے انپر مسجدون کو حرام کر دیا اور انپر حیض کو مسلط کر دیا اس کو عبدالرزاق نے [illegible]
اور یہ اثر اگرچہ ام المومنین عائشہ صدیقہ رضہ پر موقوف ہے لیکن مرفوع کے حکم مین ہے کیونکہ اسکی مثل رای سے نہین کہا جاتا
(قسطلانی) حافظ نے کہا اور عبدالرزاق نے بھی صحیح اسناد کے ساتھ عبداللہ بن مسعود رضہ سے اسکی مثل روایت کی
اسحدیث کیطرف کتاب الحیض کے ابتدا مین اشارہ کیا (ف) **باب** صلوٰۃ النساء خلف الرجال عورتون کا
مردون کی صفون کے پیچھے نماز پڑھنا **ف** حافظ نے کہا مولف رح نے اسباب مین ام سلمہ رضہ کی حدیث کو بیان کیا
مین سلام کے بعد مردون کے ٹھیرنیکا ذکر ہے اور اسحدیث پر کلام گذر چکی ابواب الصفوف کے آخر مین فائدہ ۱۲
انس رضہ کے قول فقمت ویتیم خلفہ مین کو فیون کے مذہب کا شاہد ہے انکا یہ مذہب ہے کہ ضمیر مرفوع متصل پر تاکید کے
سوا عطف جائز ہے **حدثنا** یحیی بن قزعۃ قال حدثنا ابراھیم بن سعد عن الزھری عن
ھند بنت الحارث عن ام سلمۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا سلم قام النساء
حین یقضی تسلیمہ ویمکث ھو فی مقامہ یسیرا قبل ان یقوم قال نری واللہ اعلم ان ذلک
کان لکی تنصرف النساء قبل ان یدرکھن من الرجال ام المومنین ام سلمہ رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جب نماز کا سلام پھیرتے تو عورتین اٹھ جاتین جب آپ سلام پورا کرتے اور آپ اپنی جگہ
مین تھوڑا سا ٹھیرے رہتے اس سے پہلے کہ آپ اٹھین زہری نے کہا ہم خیال کرتے ہین اور اللہ خوب جانتا ہے
کہ یہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا تھوڑا سا ٹھیرنا اسواسطے تھا کہ عورتین پہلے چلی جاوین اس سے پہلے کہ انکو مرد پائین
ف اور حدیث کی مطابقت ترجمہ باب کے ساتھ اسطرح ہے کہ اگر عورتون کی صفین مردون کی صفون کے آگے
ہوتین یا کسی صف کے آگے اور کسی کے پیچھے ہوتین تو ضرور انکے پھرنے کے وقت مردون کی نظر انپر پڑتی (قسطلانی)
حدثنا ابونعیم قال حدثنا ابن عیینۃ عن اسحق عن انس قال صلی النبی صلی اللہ علیہ
وسلم فی بیت ام سلیم فقمت ویتیم خلفہ وام سلیم خلفنا انس بن مالک رضہ سے روایت ہے کہ رسول
اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ام سلیم کے گھر مین نماز پڑھی تو مین اور یتیم (جسکا نام ضمیرہ تھا) آپکے پیچھے کھڑے
ہوئے اور ام سلیم رضہ ہمارے پیچھے کھڑی ہوئین **ف** اسی پہلی جملہ مین ترجمہ باب کی مناسبت و مطابقت ہے
اسلیے کہ ام سلیم نے مردون کی صف کے پیچھے نماز پڑھی اور وہ مرد انس اور انکے یہ ہی ضمیرہ تھے رضوان اللہ علیہم اجمعین
باب مرعاۃ انصراف النساء من الصبح وقلۃ مقامھن فی المسجد صبح کی نماز پڑھکر عورتون کا

موصول کیا ہے
حدثنا ہے (ابن عساکر و فارسی کا)
فکبر بالتکبیر حین رفع رأسه من
رأیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یفعل مثل ما
(ابن) مالک الانصاری رضی خدری) نے (مدینہ میں)
سجدہ کیا اور جب (دوسرے) سجدہ سے سر اٹھایا اور جب
جملہ میں حدیث کی باب سے مطابقت ہے **ف** اور
ہوئی **ف** کہا قسطلانی نے ارشاد الساری میں کہ
والوں سے متفرد ہے یعنی اس حدیث کو صحاح ستہ والوں میں سے
حجر نے فتح الباری میں کہ اسمعیلی نے اپنی روایت میں یونس بن محمد کے
لفظ یہ ہیں کہ ابو ہریرہ رضی بیمار ہوئی یا وہاں سے
کیا آخر حدیث تک اور اسمعیلی نے حدیث کی آخر میں یہ بھی زیادہ کیا
نماز میں لوگ آپ کے مخالف ہیں تو ابو سعید منبر کے پاس کھڑے ہوئے
اسبات کی کہ تمہاری نماز (میری نماز کے) مخالف ہے
پڑھتے ہوئے دیکھا اور مجھے معلوم ہوتا ہے کہ
وغیرہ بنو امیہ میں سے تکبیر
عنہ مروان کی حکومت میں مدینہ کے
کہتے جیسا موطا سے گذر چکا اور جو بات بالعموم
اکبر کہتے وہ اسپر محمول ہوگا کہ
قال حدثنا غیلان
ابیہ رضی اللہ عنہ
عمران
قال

Marfat.com

...ہروں میں چلا جانا اور مسجد میں بہت کم ٹھیرنا **ف** حافظ نے کہا مؤلف رح نے صبح کے ساتھ اسلیے ...صبح کے بعد تاخیر کرنے میں اسفار ہونیکا خوف ہے تو اس نماز میں جلدی واپس جانا مناسب ہے بخلاف عشا کی ...کہ بعد زیادہ اندھیرا ہی ہوگا تو عشا کے بعد ٹھیرنا مضر نہیں ہے **حدثنا** یحیی بن موسی ...ثنا سعید بن منصور قال حدثنا فلیح عن عبد الرحمن بن القاسم عن ابیہ عن عائشۃ ...رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یصلی الصبح بغلس فینصرف نساء المومنین لا یعرفن ...بغلس او لا یعرف بعضھن بعضا ام المومنین عائشہ رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ...کی نماز اندھیرے منہ پڑھتے تھے پھر مسلمانوں کی بی بیان (نماز پڑھکر اپنے گھروں میں) چلی جاتیں بسبب ...اندھیرے منہ ہونیکے پہچانی نہ جاتیں یا ان میں سے بعض بعض کو نہ پہچانتی (راوی کو شک ہے) حافظ نے کہا ...اس حدیث پر ابواب المواقیت میں کلام گذر چکی **باب** استیذان المرءۃ زوجھا بالخروج الی المسجد ...عورت کا اپنے خاوند سے مسجد کیطرف جانے کے لیے اجازت مانگنا **ف** حافظ نے کہا بخاری رح نے اسباب میں ...عمر رضی اللہ تعالے عنہما کی حدیث کو بیان کیا اور اس پر عنقریب ہی کلام گذر چکی لیکن یہاں بخاری رح نے اسکی ...حدیث کو یزید بن رفیع کے طریق سے بیان کیا معمر سے اور اس حدیث میں مسجد کی قید کا بیان نہیں ہے ہاں ...ابو اسماعیلی نے اس وجہ سے نکالا جس میں مسجد کا ذکر ہے اور ایسا ہی اسکو امام احمد نے نکالا عبد الاعلے سے اور سنی معمر سے ...اس میں ایک زیادت بیان کی جو انشاء اللہ تعالے آویگی اور ترجمہ کا مقتضا یہ ہے کہ عورتوں کے لیے نکلنے کا جو ...خاوند کی اجازت کا محتاج ہے اور اسکی بحث بھی گذر چکی واللہ المستعان **حدثنا** مسدد قال حدثنا یزید ...بن زریع عن معمر عن الزھری عن سالم بن عبد اللہ عن ابیہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم ...اذا استاذنت امراۃ احدکم فلا یمنعھا عبد اللہ بن عمر رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ ...وسلم نے فرمایا جب ایک تمہاری عورت (مسجد میں جانے کی) اجازت مانگے تو اسکو جانے سے نہ روکے

تمہ صفت صلوۃ کے ابواب میں یہانتک ایکسو اسی مرفوع حدیثیں بیان ہوئیں جن میں سے اڑتیس حدیثیں ...معلق ہیں اور باقی موصول ہیں اور مکرر حدیثیں ایکسو پانچ ہیں اور وہ سب معلق ہیں مگر بہتر موصول ہیں اور خالص ...مکرر بہتر ہیں اور ان میں سے تین معلق ہیں اور ان سب حدیثوں کو امام مسلم نے نکالا سوا تیرہ حدیثوں کے ...جن میں ابن عمر رضی اللہ تعالے عنہما کی حدیث دو رکعتوں سے اٹھتے وقت فصل دینے کی بیان ہیں اور انس رضہ ...کی نماز میں نظر اٹھانیکے منع ہونے میں اور عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کی حدیث التفات کے شیطان کے

اچک ہونیمیں زید بن ثابت کی حدیث مرفوع ہیں حدیث اعرابی بدو
احد پڑھنے میں اور یہ حدیث معلق ہے اور ابوبکرہ کی حدیث رکوع کرنے میں منفرد
امام کی تسمیع اور تحمید کے جمع کرنے میں اور رفاعہ کی حدیث اعتدال میں اور ابو سعید
آواز سے کہنے میں اور ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی حدیث تشہد کے بیٹھنے میں اور ام سلمہ رضی
عورتوں کے جلدی جانے میں اور ابوہریرہ کی حدیث کہ امام جہاں فرض نماز پڑھے وہاں نفل نماز
بھی معلق ہے اور عقبہ بن حارث کی حدیث سونے کی ڈلی بانٹنے میں اور ان ابواب میں صحابہ اور تابعین کے
ان میں سے تین موصول ہیں اور وہ ابو یزید عمرو بن سلمہ کی حدیث ہے موافیت میں اور ابن عمر رضی
نماز پڑھنے میں اسکو مؤلف رح نے ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی دو حدیثوں کے درمیان بیان کیا پہلی حدیث
تشہد میں بیٹھنے کے طریق کا بیان ہے اور دوسری حدیث میں فرض نماز کی جگہ نفل نماز پڑھنے کا بیان
باقی تین معلق ہیں واللہ اعلم بالصواب الیہ المرجع والمآب سبحان ربک رب العزۃ عما یصفون
وسلام علی المرسلین والحمد للہ رب العلمین **ان ابواب کے متعلق وہ حدیثیں**
امام بخاری علیہ الرحمۃ نے نہیں نکالا ایسی بہت حدیثیں اور اپنے اپنے باب میں مذکور ہیں
باقی جہاں تک بہکو سرسری نظر سے مل سکیں وہ یہ ہیں (۱) امام مسلم نے عائشہ رضہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ
نماز کو تکبیر (تحریمہ) سے شروع کرتے تھے اور قرأت کو الحمد للہ رب العالمین سے اور جب رکوع فرماتے تو نہ اپنا سر
کرتے اور نہ نیچا اور اسکے درمیان رکھتے اور جب رکوع سے سر اٹھاتے نہ سجدہ کرتے جب تک سیدھے ہو کر کھڑے
اور جب سجدہ سے سر اٹھاتے تو (دوسرا) سجدہ نہ کرتے جب تک برابر ہو کر بیٹھ نہ لیتے اور بائیں پاؤں
بچھاتے اور دہنا پاؤں کھڑا کرتے اور شیطان کی طرح بیٹھنے سے منع فرماتے **ف** شیطان
اسطرح ہے کہ اپنے چوتڑوں کو زمین پر رکھے اور اپنے گھٹنوں کو کھڑا کرے اسکو عربی میں اقعاء کہتے ہیں
فرماتے ہیں سے کہ مرد بچھاوے اپنے دونو بازو درندے کی طرح اور نماز کو تسلیم کے ساتھ ختم کرتے
بن حجر رضہ سے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا آپ نے اپنے دونو ہاتھ
(تحریمہ) کہی پھر اپنے کپڑے کی بکل ماری پھر اپنا داہنا ہاتھ (اپنے) بائیں
سے نکالی پھر انکو اٹھایا اور تکبیر کہی پھر رکوع کیا پھر جب سمع اللہ لمن حمدہ کہا ہاتھ اٹھائے
ہاتھوں کے درمیان سجدہ کیا (۲) امام مسلم نے جابر رضہ سے

ساعدی (۲) ابوداؤد اور ترمذی اور ابن ماجہ نے ابو حمید ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ انہوں نے فرمایا اور رسول اللہ
علیہ وسلم کے دس صحابہ موجود تھے میں تم سب سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نماز کو زیادہ جانتا ہوں وہ بولے
سے بلا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے دونوں ہاتھ اٹھاتے یہاں تک کہ ان دونوں کو اپنے
دونوں کے برابر کرتے پھر تکبیر (تحریمہ) کہتے پھر پڑھتے پھر تکبیر کہتے اور دونوں ہاتھ اٹھاتے یہاں تک کہ دونوں ہاتھ مونڈھوں
کرتے پھر رکوع کرتے اور (دونوں ہاتھوں کے) دونوں ہتھیلے اپنے دونوں گھٹنوں پر رکھتے پھر برابری کرتے نہ سر اونچا
نیچا کرتے پھر سر اٹھاتے پھر فرماتے سمع اللہ لمن حمدہ پھر دونوں ہاتھ اٹھاتے یہاں تک کہ دونوں ہاتھ دونوں مونڈھوں کے برابر
سیدھے اور برابر کھڑے ہو جاتے پھر فرماتے اللہ اکبر پھر زمین کی طرف سجدہ کے لیے جھکتے اور اپنے دونوں بازوؤں کو دونوں
پہلوؤں سے جدا رکھتے اور دونوں پاؤں کی انگلیاں کھولتے پھر سر اٹھاتے اور اپنا بایاں پاؤں دوہرا کرتے اور پھر بیٹھتے
یہاں تک پھر برابر ہو کر بیٹھتے یہاں تک کہ ہر ہڈی اپنی اپنی جگہ میں آجائے اعتدال کی حالت میں پھر سجدہ کرتے پھر فرماتے اللہ
اکبر (سجدہ سے) سر اٹھاتے اور اپنا بایاں پاؤں بچھاتے اور پھر بیٹھتے پھر برابر ہو کر بیٹھتے تاکہ ہر ہڈی اپنی اپنی جگہ
میں اعتدال کی حالت میں پھر سجدہ کرتے پھر اوٹھتے پھر دوسری رکعت میں بھی ایسا ہی کرتے پھر جب دو رکعتوں سے
اللہ اکبر کہتے اور دونوں ہاتھ اٹھاتے یہاں تک کہ ان دونوں کو مونڈھوں کے برابر کرتے جیسے تکبیر تحریمہ کے وقت
کرتے پھر اپنی ساری نمازمیں ایسا ہی کرتے یہاں تک کہ جب قعدہ ہوتا جس میں تسلیم ہوتا ہے تو بایاں پاؤں باہر نکالتے
اپنے جانب) اور اپنے بائیں ران پر بیٹھتے پھر سلام پھیرتے وہ سب کے سب بولے تو نے سچ کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم ایسا ہی نماز پڑھا کرتے ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ابوداؤد کی ایک روایت میں ہے اسی ابو
ساعدی رضی اللہ عنہ سے پھر رکوع کرتے پھر اپنے دونوں ہاتھ گھٹنوں پر رکھتے گویا آپ نے ان دونوں کو پکڑا ہے اور اپنے
دونوں ہاتھ کمان کی طرح بناتے اور انکو اپنے دونوں پہلوؤں سے جدا رکھتے اور کہا پھر سجدہ کرتے پھر اپنی ناک
(کو) اور اپنی (مبارک) پیشانی کو زمین پر جگہ دیتے اور (سجدہ کی حالت میں بھی) دونوں ہاتھ اپنے دونوں پہلوؤں
سے جدا رکھتے اور اپنے دونوں ہاتھ اپنے دونوں کندھوں کے برابر رکھتے اور اپنی دونوں رانوں میں فراخی کرتے اور اپنی
ران پر اپنے پیٹ کو نہ رکھتے یہاں تک کہ فارغ ہوتے پھر بیٹھتے اور اپنا بایاں پاؤں بچھاتے اور اپنے داہنے
پاؤں کی پشت کی طرف کرتے اور اپنا داہنا ہاتھ اپنے داہنے گھٹنے پر رکھتے اور اپنا بایاں ہاتھ بائیں
گھٹنے پر رکھتے اور اپنی سیاہ کے سامنے اشارہ کرتے اور ابوداؤد کی دوسری روایت میں ہے اور جب دو رکعتوں
بائیں پاؤں کے پشت پر بیٹھتے اور داہنا پاؤں کھڑا کرتے اور جب چوتھی رکعت میں

ہوتے تو اپنی بائیں ران زمین کے ساتھ ملا دیتے اور اپنے [illegible] ایک طرف
بن حجر رضہ سے کہتے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا جب آپ نماز [illegible]
کے برابر کرتے اور اپنے دونوں انگوٹھے اپنے دونوں کانوں کے برابر کرتے پھر [illegible]
میں ہی اپنے دونوں انگوٹھے دونوں کانوں کی نوک تک اٹھاتے (۶) ترمذی اور ابن [illegible]
اپنے باپ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہماری امامت کرتے اور اپنا ایمان [illegible]
پکڑتے (۷) ترمذی نے فضل بن عباس رضہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا نماز دو
ہر دو رکعتوں میں تشہد ہے اور خشوع کرنا اور عاجزی کرنا اور مسکینی ظاہر کرنا (پھر فارغ ہو کر) تو اپنے دونوں ہاتھ
اپنے رب کی طرف اور اپنے دونوں ہاتھوں کے پیٹوں کو اپنے منہ کے سامنے کرے اور کہے اے میرے رب اے میرے
اور جو ایسا نہ کرے تو اسکی نماز ناقص ہے (۸) امام مالک نے علی بن حسین سے مرسلاً کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز کے
ہر خفض اور رفع میں تکبیر کہتے اسی طرح آپکی نماز رہی تا کہ آپ اللہ تعالیٰ کو مل گئے (۹) ترمذی اور
نسائی نے علقمہ رضہ سے کہا ہمارے واسطے عبداللہ بن مسعود رضہ نے فرمایا کیا میں تمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز کے
نماز نہ پڑھاؤں پھر انہوں نے نماز پڑھائی اور نہ اٹھائے اپنے دونوں ہاتھ مگر ایک بار تکبیر تحریمہ کے
پر پوری کلام اور حدیث کی تضعیف اپنے باب میں گذر چکی (۱۰) ابن ماجہ نے ابو حمید ساعدی رضہ سے
اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب نماز کے واسطے اٹھتے تو قبلہ کی طرف منہ کرتے اور دونوں ہاتھ اٹھاتے اور
(۱۱) امام احمد نے ابو ہریرہ رضہ سے کہا ہمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ظہر کی نماز پڑھائی اس میں
ایک مرد تھا اسنے بری طرح نماز پڑھی جب وہ سلام پھیر چکا تو ہمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
اے فلان کیا تو اللہ سے نہیں ڈرتا تو نہیں دیکھتا تو کسطرح نماز پڑھتا ہے تحقیق کہ
کو مجھ پر پوشیدہ رہتا ہے جو تم کرتے ہو اللہ کی قسم میں
ہوں جیسے اپنے آگے سے (۱۲) منتقی الاخبار میں افتتاح بالتکبیر
انہوں نے نسائی کے سوا علی بن ابیطالب رضہ سے انہوں نے
فرمایا نماز کی کلید اور کنجی وضو ہے اور نماز میں نماز کے مخالف باتوں
حلال کر دینے والی تسلیم ہے ترمذی نے کہا یہ حدیث
حدیث کو امام شافعی اور بزار اور حاکم نے بھی نکالا اور

سے انہون نے علی علیہ السلام سے بزار نے کہا نہین جانتے ہم اسکو علی علیہ السلام سے
فاتحہ ابن عقیل متفرد ہوا ہے اور عقیلی نے کہا اسکی اسناد مین نرمی ہے اور کہا جابر
ابن عقیل نے اسکی اُلٹ کہا اسنے کہا کہ جابر رضہ کیحدیث اس مسئلہ مین بہت صحیح ہے اور عقیلی
یادہ ماہر ہے ابن حبان نے کہا یہ حدیث صحیح نہین ہے کیونکہ اسکے دو طریق ہین ایک تو علی
مین ابن عقیل ضعیف ہے اور دوسرا ابو نضرہ سے مروی ہے انہون نے ابو سعید سے جسکے ساتھہ ابو
متفرد ہوا اور اس باب مین جابر رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے احمد اور بزار اور ترمذی اور طبرانی کے پاس اور
ابو یحیے قتات ضعیف ہے ابن عدی نے کہا ابو یحیے قتات کی حدیثین میرے نزدیک حسن ہین اور
سے روایت ہے ترمذی اور ابن ماجہ کے پاس اور اسکی اسناد مین ابو سفیان طریف بن شہاب ضعیف ہے اور اسکو
بن مسروق ثوری ہے انہون نے ابو سعید سے روایت کیا اور وہ معلول ہے حافظ نے کہا اور اس باب مین عبد اللہ
سے طبرانی کے پاس اور اسکی اسناد مین واقدی ہے اور ابن عباس رضہ سے طبرانی کے پاس ہے اور اسکی
ابن ارزہ ہے اور عبد اللہ بن مسعود رضہ سے ابو نعیم کے پاس حافظ نے کہا اسکا اسناد صحیح ہے لیکن یہ
موقوف ہے اور عائشہ رضہ سے مسلم وغیرہ کے پاس اس لفظ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کیحدیث کے ساتھہ شروع فرماتے اور قراءت الحمد للہ رب العالمین کے ساتھہ آخر حدیث تک اور اسکی آخر مین ہے کہ نماز
کے ساتھہ ختم کرتے اور اس حدیث کو دار قطنی نے ابی اسحق کی روایت سے نکالا اور بیہقی نے شعبہ کیحدیث سے اور یہ
بعض کے معنوی ہین اور اس باب مین بہت حدیثین ہین جو لفظ تکبیر کی تعیین پر دلالت کرتے ہین اور
مین اختلاف ہے حافظ نے کہا جمہور کے نزدیک رکن ہے اور حنفیہ کے نزدیک شرط ہے اور شافعی کے نزدیک
زہری کے نزدیک سنت ہے ابن المنذر نے کہا اور اسکی سنیت ہونیکا زہری کے سوا کوئی قائل نہین ہوا
تا سعید بن المسیب اور اوزاعی اور امام مالک سے مروی تو ہے لیکن کسی سے تصریحًا ثابت نہین ہوا
کوع کی حالت مین پاوے اسکو رکوع کی تکبیر کافی ہو جاتی ہے حافظ نے کہا
کیا ہے انہون نے ابن علیہ اور ابو بکر اصم سے اور ان دونو کی جمہور سے بہت مخالفت
کے وجوب کی طرف گئی ہے بعض نے کہا کہ یہ فرض ہے مگر اذکار کی نفی کرنیوالون
سے وجوب پر مسیئ الصلوۃ کیحدیث دلالت کرتی ہے مسلم وغیرہ کے پاس
کے لیے اُٹھے تو اچھی طرح وضو کر پھر قبلہ کیطرف متوجہ

ہو اور تکبیر کہہ اور جماعت کی پاس ابوہریرہؓ کی حدیث سے یہ لفظ ہین کہ جب تو نماز کے لیے
چکا کہ مسیٔ الصلوۃ کی حدیث وہی واجبات صلوۃ کی معرفت مین مرجع ہے اور جو ہمین
نہین ہین لیکن انکے وجوب پر دلائل قائم ہین تو ہمین اختلاف ہے جسکو ہم حدیث کی شرح مین
بیان کرینگے اس محل مین جہان مصنف اسحدیث کو بیان کریگا اور شرطیت کی دلیل رفاعہ بن رافع کی
مسیٔ الصلوۃ کے قصہ مین ابوداؤد کے پاس اس لفظ سے لوگون سے کسی کی نماز پوری نہین ہوتی یہانتک کہ
کرے اور وضو کی پانی کو اپنے مواضع مین استعمال کرے پھر تکبیر کہے اور طبرانی نے اسکو اس لفظ سے روایت کیا ہے
اللہ اکبر اور اسحدیث سے استدلال شرطیت پر صحیح ہے اگر نفی تمام مستلزم نفی صحت ہو اور وہ ظاہر ہے کیونکہ ہم اس نماز
ادا کرنے کی ساتھ مامور ہین جسمین نقصان نہ ہو تو نماز ناقصہ صحیح نہین ہے اور جو نماز ناقصہ کی صحت کا مدعی ہے اسپر
دلیل لانا واجب ہے اور صاحب ضوء النہار نے نفی تمام کو اسحدیث مین نفی کمال یعنیہ قرار دیا ہے اور اسپر اس دلیل کی رو
اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قول سے مسیٔ الصلوۃ کی حدیث مین کہ تو نے ان مین سے کسی امر کا نقصان کیا تو تیری نماز ناقص
ہوئی" اور تجھے معلوم ہے کہ یہی محل نزاع سے ہے کیونکہ ہم قائل ہین کہ نقصان عدم صحت کا مستلزم ہے اسکے
کے ساتھ جسکو بیان کر چکے اور ہم اسبات کو تسلیم نہین کرتے کہ مندوبات نماز اور مسنونات نماز کے ترک سے نماز مین نقصان لازم
ہے کیونکہ مندوبات نماز اور مسنونات نماز ماہیت نماز سے خارج ہین تو انکے ساتھ التزام وارد نہین ہوتا
ساتھ ثواب کے زیادہ ہونے سے یہ لازم نہین آتا کہ یہ مندوبات اور مسنونات بھی نماز مین داخل ہین جیسے
کپڑے ذات جمال مین زیادہ کرتے ہین لیکن وہ ذات جمال مین داخل نہین ان حدیث کی بعض روایات مین جو
ہے اس لفظ سے کہ جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسکو فرمایا (جا نماز پڑھ) اسلیے کہ تو نے نماز نہین
تو لوگونپر یہ امر دشوار گذرا کہ جو شخص نماز ہلکی پڑھے اسکی نماز ہی نہین ہوتی یہانتک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے فرمایا اگر تو نے ان مین سے کسی چیز کو کم کیا تو تیری نماز ناقص ہی پھر اپنے کہہ دشواری ہلکی ہوئی تو قول
کرتا ہے کہ نفی تمام جو حدیث مین مذکور ہے نفی کمال پر محمول ہے کیونکہ اگر نفی صحت مراد ہوتی تو
فرق نہ رہتا اور تجھپر پوشیدہ نہین ہے کہ حجت اس مین ہے جو ہمارے پاس شارع علیہ السلام کا قول
یا آپکا فعل یا آپ کا ثابت رکھنا اور بعض صحابہ کا فہم ہمارے لیے کچھ حجت نہین ہے ہم تسلیم کرتے
ہے اسلیے کہ وہ مقاصد شارع کے (ہمسے) زیادہ عارف تھے لیکن ہم کہتے ہین کہ جب
تسلیم کرتے ہین کہ دو حالتون مین تفاوت ہے لیکن یہ تفاوت اس حیثیت سے

ہے اور ذکر سے اور تلاوت سے اور وہ اعادہ کا امر کیا جاتا ہے اس عذاب کے دفع کے لیے جسکا وہ بعض واجبات
کے ترک سے مستحق ہوا ہے اور واجب کا ترک عقاب کا موجب ہے تو جب بعض واجبات کے ترک پر معذب ہوتا ہے تو اسکو لازم
ہے کہ اسکو بجالاوے اگر وہ اس کیلیے کو بجا لاسکتا ہے ورنہ اسکے غیر کے ساتھہ اور نماز سے فعل متروک کا ادا کرنا ممکن نہیں ہے
اسی صورت مین کہ اسکا اعادہ کیا جاوے اور اسی جواب کے معنے کے ساتھہ جواب دیا ہے حافظ ابن تیمیہ مصنف کے پیرو نے
اور یہ عمدہ جواب ہے پھر ہم کہتے ہین جو نفی تمام کی نفی کمال کے معنے مین ہونیکا قائل ہے اسکے دعوی کے تمام
ہونیکی غایت عدم شرطیت ہے نہ عدم وجوب کیونکہ نماز کا پورا ادا کرنا واجب ہے اور ابن تیمیہ کا قول اس مقام مین کیسیہ
ہے اور اسکے لفظ یہ ہین کہ جو شخص فقہا رمین سے اسبات کا قائل ہے کہ حدیث مین نفی تمام سے مراد نفی کمال ہے
اسکو کہا جاوے اگر تو نے کمال مستحب کا ارادہ کیا ہے تو یہ دو طرح سے باطل ہے ایک تو یہ کہ کمال مستحب کی نفی شارع
علیہ السلام نے بھی نہین جانی اسطرح کہ شارع علیہ السلام اس عمل کی نفی کرین جسکو نجازی نے اس وجہ پر ادا کیا جو اسپر واجب
ہے پھر شارع اسکے مستحبات کے ترک کیواسطے نفی کرے بلکہ شارع علیہ السلام عمل کی نفی نہین کرتا مگر جب نجازی اسکو اس وجہ
پر ادا کرے جسطرح اسپر واجب ہوا ہے اور بطلان کی دوسری وجہ یہ ہے کہ اگر مستحب کی ترک کے لیے نماز کی نفی کیجاوے
تو اکثر لوگون کی نماز نہ ہوگی نہ روزے کیونکہ کمال مستحب متفاوت ہے کسی کی نماز مین وہ کمال نہین ہے جو رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نماز مین کمال تھا اور جسکی نماز مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کمال کیطرح کمال ہو جو نہ ہو
اسکو کہا جاوے کہ تیری نماز ہی نہین ہے انتہی قال العلامۃ الشوکانی فی نیل الاوطار علی منتقی الاخبار (۱۳) رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب نماز شروع کرتے تھے فرماتے تھے اللہ اکبر حافظ نے تلخیص مین کہا اسی طرح اسکو عائشہ رض
نے روایت کیا صاحب ہدایہ نے انہین لفظون سے کہا اور یہ لفظ عائشہ رض کی حدیث مین نہین ہین بلکہ وہ لفظ
جو مسلم مین عائشہ رض کی حدیث مین ہین وہ یہ ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز تکبیر (تحریمہ) کے ساتھہ شروع
کرتے اور یہ حدیث مسلم کے پاس ابو عوانہ کی روایت سے ہے اسنے عائشہ رض سے ابن عبد البر نے کہا یہ حدیث مرسل
ہے اور ابو الجوزا نے عائشہ رض سے نہین سنا اور اسحدیث کو ابو نعیم نے ابو الجوزا کے ترجمہ مین روایت کیا
اور اسکے لفظ یہ ہین کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز مین داخل ہوتے فرماتے اللہ اکبر لیکن اسکی اسناد
مین ابن ابی عیاش متروک ہے ہان بخاری نے ابن عمر رض کی حدیث سے مرفوعاً روایت کیا کہ جب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز مین داخل ہوتے تو تکبیر (تحریمہ) کہتے اور اسی کی مثل ترمذی مین علی رضی اللہ تعالی عنہ
اور مسند امام احمد اور نسائی مین واسع بن حبان سے کہ اسنے ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے رسول اللہ

صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نماز کی بابت پوچھا تو ابن عمر رضہ نے کہا کہ آپ ہر جھکنے اور اٹھنے میں اللہ اکبر
باب کے لفظ تو انکو ابن ماجہ نے ابو حمید ساعدی رضہ کی حدیث سے نکالا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جب نماز شر
قبلہ کیطرف متوجہ ہوتے اور دونو ہاتھون کو اٹھاتے اور فرماتے اللہ اکبر اور اسی طریق سے انکو ابن حبان نے
مین نکالا اور ابن حبان اور ابن خزیمہ نے اسحدیث کو اپنی اپنی صحیحون مین بھی نکالا اور ابو نعیم کی کتاب الصلوۃ مین
حدیث بیان کی ہے اور نے علاء بن المسیب سے انہون نے طلحہ بن یزید سے انہون نے حذیفہ سے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآ
رات کو نماز پڑھتے پھر تکبیر (تحریمہ) کہنے کا ارادہ کرتے تو فرماتے اللہ اکبر اسکے رجال ثقہ ہین لیکن اس مین ارسال
اور اسکو بزار نے علی علیہ السلام سے ایسی سند کے ساتھہ نکالا جسکو ابن القطان نے صحیح کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ
وسلم جب نماز کے واسطے اٹھتے فرماتے اللہ اکبر وجہت وجہی آخر تک ابن القطان نے کہا اللہ اکبر کے لفظ کی تعیین
عزیز الوجود ہے اور حدیث مین غریب ہے اسکا پایا جانا محال ہے یہانتک کہ اسکا ابن حزم نے انکار کیا اور کہا اللہ اکبر
لفظ ہرگز معروف نہین ہے اور یہ مسند بزار مین ہے جسکا اسناد صحیح ہے مین کہتا ہون یہ مسلم کی شرط پر ہے الی آخر ما قا
الحافظ فی التلخیص (۱۴) مسلم نے علی علیہ السلام سے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جب نماز کی طرف اٹھتے اور
روایت مین ہے جب نماز شروع کرتے تو اللہ اکبر کہتے پھر فرماتے وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِي فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْ
حَنِيْفًا وَمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ اِنَّ صَلَاتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَبِذٰ
اُمِرْتُ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الْمَلِكُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ رَبِّيْ وَاَنَا عَبْدُكَ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ وَاعْتَرَ
بِذَنْبِيْ فَاغْفِرْ لِيْ ذُنُوْبِيْ جَمِيْعًا اِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ وَاهْدِنِيْ لِاَحْسَنِ الْاَخْلَاقِ لَا يَهْدِ
لِاَحْسَنِهَا اِلَّا اَنْتَ وَاصْرِفْ عَنِّيْ سَيِّئَهَا لَا يَصْرِفُ عَنِّيْ سَيِّئَهَا اِلَّا اَنْتَ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَ
كُلُّهٗ فِيْ يَدَيْكَ وَالشَّرُّ لَيْسَ اِلَيْكَ اَنَا بِكَ وَاِلَيْكَ تَبَارَكْتَ وَتَعَالَيْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْ
یعنے متوجہ کیا مینے اپنا منہ اس پاک ذات کے لیے جسنے آسمانون اور زمین کو پیدا کیا حال یہ ہے کہ مین جھوٹے والا
ادیان باطلہ کو اور ماننے والا ہون ایک حق دین کو اور مین مشرک نہین ہون میری نماز میری قربانی میرا
موت سب اللہ تعالے جہانون کے پالنے والے کے واسطے ہے جسکا کوئی شریک نہین اور مجھے اسی توحید کا حکم ہوا
فرمانبردارون مین سے ہون اے اللہ تو اصل بادشاہ ہے تیرے سوا کوئی الٰہ عبادت کے نہین
اور مین تیرا بندہ ہون مینے اپنے نفس پر ظلم کیا اور مینے اپنے گناہون کا اقرار کیا میرے سارے گنا
کوئی گناہ معاف نہین کرتا اور مجھے عمدہ خصلتون کی ہدایت کر تیرے سوا اچھے

خلاق دور کر بری اخلاق کو مجھسے تیرے سوا کوئی دور نہین کر سکتا مین تیری خدمت مین حاضر ہون پھر تیری خدمت مین حاضر
ور سب بھلائیان تیرے ہاتھہ مین ہین اور سب برائیان مجھہ مین نہین میرا تجھہ پر بھروسا ہی اور تیری طرف رجوع ہی
برکت ہے اور بزرگ ہے مین تجھسے معافی چاہتا ہون اور تیری طرف رجوع کرتا ہون اور جب رکوع کرتے تو فرماتے اَللّٰھُمَّ
رکعت وبک امنت ولک اسلمت خشع لک سمعی وبصری ومخی وعظمی وعصبی یعنے اے
مینے تیرے لیے رکوع کیا اور مین تیری ساتھہ ایمان لایا اور مینے تیرے واسطے گردن رکھی عاجز ہوگئی تیرے لیے
رے کان اور میری آنکھین اور میرا بھیجا اور میری ہڈیان اور پٹھے اور جب (رکوع سے) سر اٹھاتے تو فرماتے
ھُمَّ رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ مِلْأَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَیْنَھُمَا وَمِلْأَ مَا شِئْتَ مِنْ شَیْءٍ بَعْدُ یعنے اے
ہمارے مالک تیرے ہی لیے سب تعریف ہے آسمانون کی پرائی کے برابر اور زمین کی پرائی کے برابر اور ان دونو کے
درمیان کی پرائی کے برابر اور انکے بعد جسکے پرائی کے برابر تو چاہے اور جب سجدہ کرتے تو فرماتے اَللّٰھُمَّ
لک سجدت وبک امنت ولک اسلمت سجد وجھی للذی خلقہ وصورہ وشق سمعہ وبصرہ
تبارک اللہ احسن الخالقین یعنے یا اللہ مینے تیری واسطے سجدہ کیا اور مین تیرے ساتھہ ایمان لایا اور مین تیرے واسطے
فرمانبردار ہوا میرے منہ نے اُس ذات (پاک) کے واسطے سجدہ کیا جسنے اسکو پیدا کیا اور اسکا نقشہ کھینچا اور اسکے کان
اور اسکی آنکھین پھاڑین پھر برکت والا ہے اللہ بنانے والون سے اچھا بنانیوالا پھر سب سے پیچھے جو فرماتے تشہد اور تسلیم
کے درمیان اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِی مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ وَمَا أَسْرَفْتُ وَمَا أَنْتَ
أَعْلَمُ بِہٖ مِنِّی أَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَأَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَا إِلٰہَ إِلَّا أَنْتَ یعنے یا اللہ میرے وہ گناہ معاف کر جو مینے پہلے
کیے اور پیچھے کیے اور جو مینے پوشیدہ کیے اور جو مینے ظاہر کیے اور معاف کر جو مینے زیادتی کی اور میرے وہ
گناہ معاف کر جنکو تو مجھسے زیادہ جانتا ہے تو سب سے پہلے ہے اور تو سب سے پیچھے رہنے والا تیرے سوا کوئی
لائق عبادت کے نہین (۱۵) ترمذی اور ابوداؤد نے عائشہ رض سے اور ابن ماجہ نے ابوسعید رض سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم جب نماز شروع کرتے تو فرماتے سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِکَ وَتَبَارَکَ اسْمُکَ وَتَعَالٰی جَدُّکَ وَلَا
إِلٰہَ غَیْرُکَ یعنے تو پاک ہے یا اللہ اور مین تیری تعریف کرتا ہون اور تیرا نام مبارک ہے اور تیری ذات بزرگ ہے
اور تیرے سوا کوئی معبود نہین ہے ترمذی نے کہا ہم اس حدیث کو نہین پہچانتے مگر حارثہ سے اور اس مین حافظہ
کے سبب سے کلام کی گئی ہے اور اس حدیث پر پوری کلام مع ملا و ما علیہ نجاری کے باب یقول بعد التکبیر مین شوکانی
نے کی (۱۶) ابوداؤد نے جبیر بن مطعم رض سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا ایک نماز

پڑھتے جسمین آپنے فرمایا اللہ اکبر کبیرا اللہ اکبر کبیرا اللہ اکبر کبیرا والحمد للہ کثیرا والحمد للہ کثیرا
وسبحان اللہ بکرۃ واصیلا وسبحان اللہ بکرۃ واصیلا اعوذ باللہ من الشیطان
ونفثہ وھمزہ یعنے اللہ بڑا ہے حالانکہ وہ بڑا ہے تین بار اور اسکی بہت تعریف ہے تین بار اور صبح
پاکی بولتا ہون تین بار اور اللہ کے ساتھہ پناہ لیتا ہون شیطان سے اسکے تکبر سے اور اسکے جادو سے
چھیڑ چھاڑ سے (۱۷) ابوداؤد اور ترمذی اور ابن ماجہ اور دارمی نے سمرہ بن جندب سے کہ حفظ رسول اللہ صلی اللہ
آلہ وسلم سے دو سکتے یاد رکھے ایک سکتہ جب آپ تکبیر کہتے اور دوسرا سکتہ جب غیر المغضوب علیہم ولا الضا
کی قرارت سے فارغ ہوتے تو اسکی ابی بن کعب نے تصدیق کی (۱۸) ابوہریرہ رضہ سے کہ رسول اللہ صلی علیہ وآلہ
دوسری رکعت کے لیے اٹھتے تو قرارت الحمد للہ رب العالمین سے شروع فرماتے اور سکوت نہ فرماتے اسی طرح ہے
مین اور اسکو حمیدی نے مسلم کے افراد مین ذکر کیا اور ایسا ہی صاحب جامع الاصول نے کہا مسلم سے روایت کیا اور
نسائی نے جابر رضہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب نماز شروع فرماتے تکبیر تحریمہ کہتے پھر فرماتے ان
صلوتی ونسکی ومحیای ومماتی للہ رب العالمین لا شریک لہ وبذلک امرت وانا من المسلمین
اللھم اھدنی لاحسن الاعمال واحسن الاخلاق لا یھدی لاحسنھا الا انت وقنی سیئ الاعمال
سیئ الاخلاق لا یقی سیئھا الا انت یعنے میری نماز اور میری قربانی میرا جینا میرا مرنا اللہ جہانون کے
لیے ہے جسکا کوئی شریک نہین اور مین اسی توحید کا حکم کیا گیا ہون اور مین اول فرمانبردار ہون اے اللہ
کامون اور اچھے خلقون کی راہ دے تیرے سوا کوئی اچھے کامون کی راہ نہین دیتا اور مجھے برے کامون اور
خلقون سے بچا تیرے سوا کوئی برے کامون سے بچا نہین سکتا (۱۹) امام نسائی نے محمد بن مسلمہ رضہ سے
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جب نفل نماز کے لیے اٹھتے تو فرماتے اللہ اکبر وجھت وجھی للذی فطر السمٰوٰت
والارض حنیفا وما انا من المشرکین ان صلاتی ونسکی ومحیای ومماتی للہ رب العالمین
لا شریک لہ وبذلک امرت وانا من المسلمین اللھم انت الملک لا الہ الا انت
وبحمدک یعنے اللہ بڑا ہے میں نے متوجہ کیا اپنا منہ اس ذات کے لیے جسنے آسمان زمین کو پیدا کیا
سے نہین ہون میری نماز میری قربانی میرا جینا میرا مرنا سب اللہ جہانون کے پالنے والے کے
کوئی شریک نہین ہے اور مین اسی بات کا حکم کیا گیا ہون اور مین فرمانبردارون سے
ہے تیرے سوا کوئی لائق عبادت کے نہین تو پاک ہے اور مین تیری

[illegible] (یعنی) ایک نماز پڑھی جب وہ سجدہ کرتے اللہ اکبر کہتے اور جب
[illegible] اللہ اکبر کہتے دو رکعتیں پڑھکر (تیسری رکعت کے لیے) کھڑے ہوتے تو اللہ اکبر کہتے **ف**
[illegible] حدیث کی ترجمہ باب سے مناسبت ہے **ف** جب علی بن ابیطالب رضی اللہ
[illegible] حسین نے میرا ہاتھ پکڑا اور کہا اسنے تمکو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نماز کی طرح
[illegible] رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نماز یاد دلائی **ف** کہا حافظ ابن حجر نے فتح الباری
[illegible] حدیث پر باب اتمام التکبیر فی الرکوع لیکن کلام گذر چکی **باب** سُنَّةِ الْجُلُوسِ فِي
[illegible] التحیات میں بیٹھنے کا کیا طریق ہے **ف** کہا حافظ ابن حجر نے فتح الباری میں اس ترجمہ
[illegible] بیان کرنا مقصود ہے اور یہ غرض نہیں ہے کہ نفس بیٹھنا سنت ہے (کیونکہ تشہد کبھی واجب
[illegible] ہوسکتا ہے کہ اس سے صرف بیٹھنا ہی مراد لیا جاوے اس تقدیر پر کہ سنت سے مراد طریق شرعی ہو کہ
[illegible] واجب اور مندوب کو کہا کرتا ہے کو اکثر باب کی حدیث دونو معنوں کو شامل ہے
[illegible] جَلَسَتْ فِي صَلٰوتِهَا جِلْسَةَ الرَّجُلِ وَكَانَتْ فَقِيهَةً اور ام الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہا اپنی
[illegible] بیٹھتی تھی اور ام الدرداء رض سمجھ والی تھی **ف** حافظ ابن حجر نے فتح الباری میں کہا ام الدرداء
[illegible] تشہد میں بیٹھنے کو طریق ہے اور ابن التین نے کہا ابن بطال نے کہا ہے کہ اس اثر سے یہ طریق نکلا لیکن اسکے نزدیک اثر کے آخر میں مکحول
[illegible] واقع نہیں ہوا قسطلانی نے ارشاد الساری میں کہا اسی واسطے مغلطائی اور ابن الملقن
[illegible] صحیح بخاری کا قول ہے گویا انکو مؤلف رح کی تاریخ پر اطلاع نہیں ہوئی اور حافظ ابن حجر نے
[illegible] مکحول کے قول ہونے پر یقین کیا اور کہا بات یوں نہیں ہے جیسا انہوں نے زعم کیا کیونکہ یہی پورا
[illegible] ابو الدرداء سے مکحول تک نہیں پہنچا ہے اور بخاری رح کا یہ طریق ہے کہ دلیل جب عام
[illegible] اسکے عموم پر عمل ہوتا ہے تو اسکے سبب سے اسکو ترجیح دیدیا کرتے ہیں اگرچہ اسکے مخرج دوسرے
[illegible] ام الدرداء تابعیات میں سے ہے صحابیات میں سے نہیں ہے کیونکہ مکحول نے اس
[illegible] صحابیات میں سے ہے ترجم عنہا اللہ عنہ کہتا ہے اس سے رد ہوا عینی کا وہ قول
[illegible] کہ یہ مرفوع نہیں ہے کہا علی نے عمدۃ القاری میں اس اثر میں دلیل ہے
[illegible] نماز میں بیٹھنے اسطرح کہ داہنا پاؤں کھڑا کرے اور بایاں پاؤں بچھا دے اور
[illegible] اور یہ مذہب ہے کوفہ والوں کا اور یہ حدیث حنفیہ والوں کے برخلاف ہے حق تعالیٰ

Marfat.com

...برزہ سے عبداللہ بن ابی اوفی رضہ سے جب بلال رضہ قد قامت الصلوۃ کہتے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
...کے لیے اُٹھتے ہیثمی نے کہا اس حدیث کی اسناد مین حجاج بن فروخ ضعیف ہے (۲۲) بزار نے ابو ہریرہ رضہ
...ہر چیز کے وسط برگزیدہ چیز ہے اور نماز کی برگزیدہ تکبیر اولی (یعنے تکبیر تحریمہ) ہے ہیثمی نے کہا اسحدیث
...اسناد مین حسن بن سکن ہے جسکو امام احمد نے ضعیف کہا اور ابن حبان نے اسکو ثقات مین ذکر کیا (۲۳) بزار نے ابو
...رضہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہر چیز کا ناک ہے اور نماز کا ناک تکبیر تحریمہ ہے تو تم اسکی محافظت
...اسحدیث کا ایک راوی ہے کہا مینے یہ حدیث رجاء بن حیوۃ سے بیان کی تو وہ بولا مجھسے ام الدرداء نے
...درداء سے یہ حدیث بیان کی انہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہیثمی نے کہا اسکو طبرانی نے کبیر
...اسی کی مثل موقوفاً روایت کیا اور اسکی اسناد مین ایک مرد ہے جسکا نام نہین لیا گیا (۲۴) امام احمد نے سعید بن
...رضہ سے کہا ابو ہریرہ رضہ بیمار رہتے یا وہان موجود نہ تھے تو ہمکو ابو سعید رضی اللہ تعالے عنہ نے نماز پڑہائی
...انہون نے تکبیر بلند آواز سے کہی جب نماز شروع کی اور جب رکوع کیا اور جب سمع اللہ لمن حمدہ کہا (یعنے سمع اللہ
...لمن حمدہ بھی بلند آواز سے کہا) اور جب سجدہ سے سر اُٹھایا اور جب سجدہ کیا اور جب دو رکعتون سے سر اُٹھایا یا
...تک کہ اُسنے اسی طرح نماز پوری کی جب نماز پڑہا چکا تو اُسے کہا گیا آپ کی نماز پر لوگون کا اختلاف ہے تو وہ
...اور منبر کے پاس کھڑا ہوا اور بولا اے لوگو اللہ کی قسم مین تمہاری نماز کے مختلف ہونے یا مختلف نہ ہونیکی کچھ
...انہین کرتا مینے اسیطرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نماز پڑہتے دیکھا ہیثمی نے کہا یہ حدیث صحیح بخاری
...اختصار کے ساتھہ (موجود ہے) اور اسکے رجال صحیح کے رجال ہین (۲۵) طبرانی نے اوسط مین براء بن
...رضہ) سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر جھکتے اور اُٹھتے وقت تکبیر کہتے ہیثمی نے کہا اسکے رجال
...ہین (۲۶) طبرانی نے کبیر اور اوسط مین ابن عباس رضہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا نماز
...وضو ہے اور اسکی تحریم تکبیر ہے اور اسکی تحلیل تسلیم ہے ہیثمی نے کہا اسحدیث کی اسناد مین نافع ہے یوسف
...کا مولی اسکی کنیت ابو ہرمز ہے اور یہ ضعیف ہے اور ذاہب الحدیث ہے (۲۷) طبرانی نے اوسط مین اسی سے
...عبداللہ بن زید سے بھی روایت کیا ہیثمی نے کہا اس مین واقدی ضعیف ہے (۲۸) طبرانی نے کبیر مین عبداللہ
...مسعود رضہ سے کہا نماز مین (نماز کی مخالف باتون کو) حرام کردینے والی تکبیر ہے اور حلال کرنیوالی تسلیم
...تسلیم پہرے اور تیرے ساتھہ کوئی حاجت جلدی کرے تو تو جا اس سے پہلے کہ تو (خدا کی طرف)
...ہیثمی نے کہا اسکے رجال صحیح کے رجال ہین (۲۹) ابن رفاعہ بن رافع سے کہ ایک مرد

مسجد مین داخل ہوا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیٹھے ہوئے تھے اور اس نے نماز
وسلم نے (دوبارہ پڑھنے کا) ارشاد فرمایا تو اسنے (دوبارہ یا تین بار نماز کو رسول اللہ صلی اللہ
سے) لوٹایا پھر بولا دوسری بار کے بعد یا تیسری بار کے بعد یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے
(آپ مجھے سکھا دیجیے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا لوگون سے کسی کی نماز پوری نہین ہوتی
کرے اور وضو کے پانی کو اپنی جگہ مین استعمال مین لاوے پھر کہے اللہ اکبر ہیثمی نے کہا پھر راوی نے حدیث
اور یہ حدیث سنن اربعہ مین ہی مگر اسکا قول اللہ اکبر اور اسکو طبرانی نے کبیر مین روایت کیا اور اسکے رجال
ہین (۳۰) امام احمد نے اور طبرانی نے کبیر مین حارث بن عطیف سے یا عطیف بن حارث سے مین کسی سے
بھولا اور مین اسبات کو بھی نہین بھولا ہون میںنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا داہنے ہاتھ کو بائین ہاتھ پر
رکھنے والی ہیثمی نے کہا اسکے رجال ثقے ہین (۳۱) امام احمد نے اور طبرانی نے اوسط مین جابر رضہ سے رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک مرد کے پاس سے گذرے کہ نماز پڑھ رہا تھا اور اسنے بائین ہاتھ داہنے ہاتھ پر رکھا ہوا
تھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسکے ہاتھ کو کھینچ لیا اور اسکا داہنا ہاتھ اسکے بائین ہاتھ پر رکھا ہیثمی نے کہا
اسکے رجال صحیح کے رجال ہین (۳۲) بزار نے اور طبرانی نے کبیر مین شداد بن شرجیل رضہ سے کہا مین نے رسول اللہ
کو نہین بھولا) اور مین اسبات کو بھی نہین بھولا کہ مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو (نماز مین) قیام کیا
دیکھا آپنے داہنے ہاتھ سے بائین پکڑا ہوا تھا ہیثمی نے کہا اسحدیث کی اسناد مین عباس بن یونس ہے اور
شخص کو نہین پہچانتا جسکا ترجمہ لکھا ہو اور بزار نے کہا کہ شداد بن شرجیل سے نے اس حدیث کے سوا اور کوئی حدیث
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت نہین کی (۳۳) طبرانی نے کبیر مین ابن عباس رضہ سے کہا
علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہم انبیاء کی جماعت ہین تعجیل (روزون) کی جلدی افطار کرنیکا حکم ہوا ہے اور سحور مین تاخیر
اور اسبات کا کہ ہم اپنے داہنے ہاتھ (نماز) مین بائین ہاتھون پر رکھین ہیثمی نے کہا اسکے رجال
(۳۴) طبرانی نے کبیر مین یعلے بن مرہ رضہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مین
دوست رکھتا ہے افطار مین جلدی کرنیکو اور سحور مین تاخیر کرنے کو اور نماز مین اپنا ہاتھ
کو ہیثمی نے کہا اس حدیث کی اسناد مین عمر بن عبداللہ بن یعلے ضعیف
چیزین نبوت کے اخلاق مین سے ہین افطار مین جلدی کرنا اور سحور مین تاخیر کرنا اور
پر رکھنا ہیثمی نے کہا اسکو طبرانی نے کبیر مین ابو الدرداء سے

سے اور مرفوعاً کی اسناد میں وہ راوی ہے جسکا ترجمہ کسی والا مجھے کوئی معلوم نہیں ہوا اور اس قسم کی حدیثیں صیام
ان انشاء اللہ تعالیٰ آوینگی (۳۶) طبرانی نے کبیر میں عقبہ بن ابی عائشہ رضہ سے میں عبداللہ بن جابر یا صنی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صاحب کو دیکھا کہ وہ ایک ہاتھ کو دوسرے (ہاتھ) کے بازو پر نماز میں رکھتا تھا ہیثمی
کہا اسکا اسناد حسن ہے (۳۷) عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ ایک آدمی ایک دن نماز میں داخل ہوا اور اسنے
الحمد للہ ملأ السماء یعنے اللہ کے لیے تعریف ہے آسمان کی پرائی کے برابر اور اسنے سبحان اللہ کہا اور دعا کی تو رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ان کلمات کا کہنے والا کون تھا وہ بولا میں نے یہ کلمات کہے (یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) تو
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے فرشتوں کو دیکھا کہ انکے بعض بعض سے ان کلمات کو لیتے تھے ہیثمی نے
کہا اسکی اسناد میں عطاء بن سائب ثقہ ہے جسکے حافظہ میں اختلاط ہوگیا تھا لیکن یہ حدیث سلمہ بن حماد کی روایت سے
ہے عطاء سے اور حماد نے عطاء بن سائب سے اختلاط سے پہلے سنا ہے اسکو ابو داؤد نے کہا اسکے موافق جسکو ابو
سعید اعرابی نے ابو داؤد سے روایت کیا اور اسکو طبرانی نے کبیر میں حماد بن سلمہ کی حدیث سے روایت کیا انہوں نے
علی بن عطاء سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے عبداللہ بن عمر سے اور اسکا اسناد جید ہے اور علی بن عطاء عامری
اور اسکا باپ دونوں ثقے ہیں (۳۸) امام احمد نے اور طبرانی نے کبیر میں عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
کہ میں آیا اور ہم صف میں تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیچھے تو وہ صف میں داخل ہوا اور کہنے لگا اللہ اکبر کبیرا
سبحان اللہ بکرۃ وأصیلا یعنے اللہ بہت بڑا ہے حالانکہ بڑا ہی ہے اور میں اسکی صبح شام پاکی بولتا ہوں کہا پھر مسلمانوں
نے سرزنش کی اور انہوں نے اس مرد کو اور اسمجھا اور بولے کسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مبارک آواز پر اپنا آواز بلند کیا
جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا یہ بلند آواز والا کون تھا وہ بولا وہ میں ہے یا رسول اللہ
(یعنے میں ہوں) تو آپنے فرمایا اللہ کی قسم میں تیری کلام آسمان میں چڑھتے دیکھی یہانتک کہ اسکے لیے دروازہ کھلا
اور میں داخل ہوگئی ہیثمی نے کہا اسحدیث کی اسناد کے رجال ثقے ہیں (۳۹) بزار نے اور طبرانی نے کبیر میں سمرہ بن جندب
رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے لیے فرمایا کرتے کہ جب ایک تمہارا نماز پڑھے تو کہے اللھم باعد
بینی وبین خطایای کما باعدت بین المشرق والمغرب اللھم انی اعوذ بک ان تصد عنی
یوم القیمۃ اللھم نقنی من خطایای کما ینقی الثوب الابیض من الدنس اللھم
اغسلنا وامتنی مسلما یعنے اے اللہ میرے اور میرے گناہوں کے درمیان اسقدر دوری کر جسقدر تو نے مشرق
اور مغرب میں دوری کی یا اللہ میں تیرے ساتھ پناہ لیتا ہوں کہ تو قیامت کے دن اپنے منہ (مبارک) کو مجھ سے

مجھکو ہٹادے یا اللہ مجھکو میرے گناہوں سے اسطرح پاک کر جسطرح سفید کپڑا میل سے پاک صاف کیا جاتا ہے یا الہی
مسلمان کہہ ہیثمی نے کہا اسحدیث کا اسناد ضعیف ہے (۴۰) طبرانی نے کبیر میں ہمرہ جن جندب رضی اللہ تعالی عنہ سے
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمایا کرتے اَللّٰھُمَّ بَاعِدْ بَیْنِیْ وَبَیْنَ ذُنُوْبِیْ کَمَا بَاعَدْتَ بَیْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ
مِنْ خَطِیْئَتِیْ کَمَا نَقَّیْتَ الثَّوْبَ الْاَبْیَضَ مِنَ الدَّنَسِ یعنے یا اللہ میرے اور میرے گناہوں کے درمیان دو
جسقدر تونے مشرق اور مغرب کے درمیان دوری کی اور مجھے میرے گناہوں سے ایسا پاک صاف کر جیسے تو سفید کپڑا
میل سے پاک صاف کرتا ہے ہیثمی نے کہا اسکا اسناد حسن ہے (۴۱) طبرانی نے اوسط میں عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ
سے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمکو تعلیم دیا کرتے کہ جب ہم نماز شروع کیا کریں تو کہا کریں سُبْحَانَکَ
وَبِحَمْدِکَ وَتَبَارَکَ اسْمُکَ وَتَعَالٰی جَدُّکَ وَلَا اِلٰہَ غَیْرُکَ یعنے یا اللہ میں پاکی بولتا ہوں اور تیری تعریف
اور تیرا نام بابرکت ہے اور تیری ذات عالی ہے اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بھی ہمیں اسکی تعلیم دیا کرتے
فرمایا کرتے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (ان کلمات کو) فرمایا کرتے ہیثمی نے کہا ابو عبیدہ جو اسحدیث کا راوی ہے اپنے
(اپنے باپ) ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے نہیں سنا اور طبرانی نے کبیر میں اسکو اختصار کے ساتھ روایت کیا جسمیں مسعود بن سلیمان
ابو حاتم نے کہا وہ مجہول ہے (۴۲) طبرانی نے کبیر میں ابن جریج سے اسنے کہا مجھے حدیث سنائی اسنے جو سنا ہے ابوبکر اور عمر اور
رضی اللہ تعالی عنہم سے اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ یہ سب کے سب جب (نماز) شروع کرتے کہتے تھے قرأت
سے پہلے سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِکَ وَتَبَارَکَ اسْمُکَ وَتَعَالٰی جَدُّکَ وَلَا اِلٰہَ غَیْرُکَ یعنے یا اللہ تو پاک
اور میں تیری تعریف کرتا ہوں تیرا نام مبارک ہے اور تیری ذات بزرگ ہے اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں ہے ہیثمی نے
حدیث کی اسناد میں وہ راوی ہے جسکا نام نہیں لیا گیا (۴۳) طبرانی نے کبیر اور اوسط میں واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ
علیہ وآلہ وسلم جب نماز شروع کرتے فرماتے سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِکَ وَتَبَارَکَ اسْمُکَ وَتَعَالٰی جَدُّکَ وَلَا اِلٰہَ
غَیْرُکَ ہیثمی نے کہا اسحدیث کی اسناد میں عمر بن الحصین ضعیف ہے (۴۴) طبرانی نے کبیر میں عبداللہ بن
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب نماز شروع کرتے فرماتے وَجَّھْتُ وَجْھِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ
مُسْلِمًا وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِکَ وَتَبَارَکَ اسْمُکَ وَتَعَالٰی جَدُّکَ وَلَا اِلٰہَ
اِنَّ صَلٰوتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَبِذٰلِکَ اُمِرْتُ وَاَنَا مِنَ
الْمُسْلِمِیْنَ یعنے میں متوجہ کیا اپنا مونہہ اس ذات کے لیے جسنے آسمان اور زمین بنائے اسی کا ہو کر اور میں
یا اللہ اور تیری تعریف بیان کرتے ہیں ہم اور تیرا اسم مبارک ہے اور تیری ذات بزرگ ہے

[illegible] نماز اور میری قربانی اور میرا جینا اور میرا مرنا اللہ جہانوں کے پالنے والے کے واسطے ہے جسکا کوئی شریک نہیں اور مجھے اسی بات کا حکم ہوا ہے
[illegible] فرمانبرداروں میں ہوں ہیثمی نے کہا اس حدیث کی اسناد میں عبداللہ بن عامر اسلمی ضعیف ہے (۴۵) طبرانی نے کبیر میں ابو رافع
[illegible] کہا میرے پاس ایک خطا یا حسین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا استفتاح تھا کہ جب آپ تکبیر تحریمہ کہتے اِنِّیْ وَجَّهْتُ وَجْهِیَ لِلَّذِیْ
[illegible] السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِیْفًا وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِیْنَ اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُكِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰهِ رَبِّ
[illegible] الْعٰلَمِیْنَ لَا شَرِیْكَ لَهٗ وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الْمَلِكُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحٰنَكَ
[illegible] اَنْتَ رَبِّیْ وَاَنَا عَبْدُكَ لَا شَرِیْكَ لَكَ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ وَاعْتَرَفْتُ بِذَنْبِیْ فَاغْفِرْ لِیْ ذُنُوْبِیْ
[illegible] جَمِیْعًا فَاِنَّهٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ لَبَّیْكَ وَسَعْدَیْكَ وَالْخَیْرُ كُلُّهٗ فِیْ یَدَیْكَ لَا مَنْجَا وَلَا مَلْجَاَ
[illegible] مِنْكَ اِلَّا اِلَیْكَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَیْكَ یعنی متوجہ کیا اپنا منہ اس ذات پاک کے لیے جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا اسکا
[illegible] طرف اور میں مشرکین میں سے نہیں ہوں میری نماز اور میری قربانی اور میرا جینا اور میرا مرنا اللہ کے واسطے ہے جو جہانوں کا پالنے
[illegible] اللہ ہے اسکا کوئی شریک نہیں ہے اسی پر میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہوں کا اقرار کیا تو میرے ساری گناہ معاف کر کیونکہ
[illegible] تیرے سوا گناہوں کو کوئی معاف نہیں کرتا میں تیری خدمت میں حاضر ہوں بہتر تیری خدمت میں حاضر ہوں اور بھلائی
[illegible] سب تیرے ہاتھ میں ہے تیری عذاب سے کوئی نجات دینے والا تیرے سوا نہیں ہے اور تیری عذاب سے بچنے کی جگہ تیرے سوا اور کوئی
[illegible] نہیں ہے میں تجھ سے معافی مانگتا ہوں اور تیری طرف رجوع کرتا ہوں ہیثمی نے کہا اس حدیث کی اسناد میں محمد بن اسحق ہے اور وہ ثقہ
[illegible] ہے لیکن مدلس ہے اور اسنے اس حدیث کی اسناد میں حدیث کی تحمل کے طریق عَنْ عَنْ کو اختیار کیا اور اسکے باقی رجال ثقے ہیں
(۴۶) طبرانی نے اوسط میں انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تکبیر (تحریمہ) کہتے اپنے دونوں ہاتھ
[illegible] یہاں تک کہ ان دونوں کو کانوں کے برابر کرتے فرماتے سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَ
[illegible] تَعَالٰی جَدُّكَ وَلَا اِلٰهَ غَیْرُكَ ہیثمی نے کہا اس حدیث کے رجال ثقہ ہیں (۴۷) طبرانی نے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالےٰ
[illegible] سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب نماز شروع کرتے فرماتے الحمد للہ رب العالمین پھر تھوڑا سا سکوت فرماتے
[illegible] ہیثمی نے کہا اس حدیث کی اسناد کے رجال ثقے ہیں (۴۸) طبرانی نے اوسط میں حذیفہ بن یمان رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے
[illegible] میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس رات کو آیا تو آپ نے وضو کیا اور اٹھکر نماز پڑھنے لگے اور میں آپکے
[illegible] آیا اور آپکے بائیں طرف کھڑا ہوا تو آپنے مجھے اپنے داہنی طرف کھڑا کیا اور فرمایا سُبْحٰنَ اللّٰهِ ذِی الْمَلَكُوْتِ وَ
[illegible] الْجَبَرُوْتِ وَالْكِبْرِیَاءِ وَالْعَظَمَةِ اللہ بادشاہت والا اور زور والا اور تکبر والا اور بڑائی والا پاک ہے ہیثمی نے
[illegible] کے رجال ثقے ہیں (۴۹) طبرانی نے اوسط میں ابو ثعلبہ خشنی رضی سے کہا ایک وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نماز پڑھ رہے تھے ایک آدمی نے آپکو سنا کہ وہ ان کلمات کے ساتھ دعا کر رہے تھے [illegible]
کَمَا یَنْبَغِیْ لِکَرَمِ وَجْہِ رَبِّنَا عَزَّ وَجَلَّ یعنے سب تعریف اللہ کے لیے ہے بہت تعریف پاک حسین برکت والی
مالک کی ذات کی کرم کے لائق ہے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز سے فارغ ہوئے فرمایا کسنے یہ کلمہ کہا
بارہ فرشتے دیکھے کہ (وہ اسکے لینے میں) جلدی کرتے تھے پھر رسول اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے اور نظر انتہائی یہانتک کہ
اوٹ میں ہو گئے فرمایا یہ کلمات تیرے واسطے پورے ہیں اور انکی مثل ہیثمی نے کہا اسحدیث کی اسناد میں محمد بن یزید بن سنا
راوی ہے اسکی ابن معین اور بخاری اور نسائی نے تضعیف کی ہے اور ابن حبان نے توثیق کی ہے (۵۰) بزار نے ابن عباس
سے کہ وہ بسم اللہ الرحمن الرحیم کے جہر سے پوچھے گئے تو انہوں نے فرمایا ہم کہا کرتے تھے یہ اعراب کی قرارت ہے ہیثمی
نے کہا اسکی اسناد میں ابو سعد بقال ہے اور وہ ثقہ ہے لیکن مدلس ہے اور اسنے تحمل کے طریق عنعن کو اسحدیث کی اسناد میں
استعمال کیا اور اسحدیث کی باقی رجال صحیح کے رجال ہیں حافظ ابن حجر نے تقریب التہذیب میں کہا سعید بن مرزبان
عیسے بنی عبس کا غلام آزاد ہے اور اسکی کنیت ابو سعد بقال ہے اور وہ کوفی اعور ہے ضعیف ہے مدلس ہے وہ ایک سو چالیس
ہجری کے بعد مرا اور یہ شخص پانچویں طبقہ کا ہے (۵۱) امام احمد نے سعید بن یزید سے وہ بولا میں نے انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھتے تھے کہ دعا استفتاح کے بعد) یا الحمد للہ رب العالمین تو انہوں نے
تو نے وہ مسئلہ پوچھا جو مجھسے پہلے مجھسے یہ مسئلہ کسی نے نہیں پوچھا ہیثمی نے کہا اسکے رجال ثقے ہیں منترجم کہتا ہے اسحدیث پر مع
ما علیہ کلام گذر چکی (۵۲) امام احمد نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعض ازواج سے نافع سے کہا میں گمان کرتا ہوں
کہ وہ حفصہ رضی اللہ عنہا کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قرارت سے پوچھی گئیں تو انہوں نے فرمایا تم ویسی طاقت
رکھتے نافع نے کہا تو ام المومنین حفصہ رضی اللہ عنہا سے کہا گیا آپ ہمکو خبر تو دیں نافع نے کہا پھر آپنے قرارت پڑھی
آپنے توڑ توڑ کر پڑھا نافع نے کہا ابن ابی ملیکہ نے ہمارے لیے حکایت کی (اور فرمایا کہ حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے
پڑھا) اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ پھر ٹھیر گئے پھر الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پڑھا پھر ٹھیر گئے پھر مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ
ہیثمی نے کہا اسکے رجال صحیح کے رجال ہیں (۵۳) طبرانی نے کبیر میں ابراہیم بن سلمہ سے کہا میں نے [illegible]
پوچھا اور کہا کیا آپ ہر رکعت میں بسم اللہ الرحمن الرحیم اور اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم پڑھتے ہیں اور
جسکو آپ شروع کرتے ہیں تو انہوں نے کہا مجھے قتادہ نے محمد بن سیرین سے انہوں نے [illegible]
بن جندب سے انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے خبر دی [illegible]
جب نماز شروع کرے اور جب دو رکعتوں میں بیٹھ کر تشہد کرتے [illegible]

Marfat.com

...ان ابو غسان ہے اور مین اسکو نہین پہچانتا اور اسحدیث کے باقی رجال ثقے ہین (۵۴) طبرانی نے کبیر اور
...ین ابن عباس رضے اللہ تعالی عنہما سے کہ رسول اللہ صلعم جب بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑہتے تو مشرک ہنسٹے
...ے اور کہتے محمد (صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم) یمامہ کے معبود کا ذکر کرتا ہے اور مسیلمہ نے اپنا نام رحمن اور رحیم رکہا
...ہا جب آیت ولا تجہر بصلوتک ولا تخافت بہا الآیۃ نازل ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اگر
...ے کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم کو بلند آواز سے نہ پڑہین ہیثمی نے کہا اسحدیث کے رجال ثقے ہین (۵۵) طبرانی نے کبیر
...وسط مین انس رضے اللہ تعالی عنہ سے کہ رسول اللہ صلعم بسم اللہ الرحمن الرحیم آہستہ پڑہتے تہے اور (ایسا ہی) ابو بکر اور عمر
...ی اللہ تعالی عنہما ہیثمی نے کہا اسحدیث کے رجال ثقے ہین (۵۶) طبرانی نے کبیر مین ابو وائل رضی اللہ عنہ سے کہا علی اور
...باللہ بسم اللہ الرحمن الرحیم اور اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم اور تامین کے ساتہ جہر نہین کرتے تہے ہیثمی نے کہا اسکی
...اد مین ابو سعد بقال ہے جو ثقہ ہے لیکن مدلس ہے مترجم کہتا ہے تامین کے مسئلہ پر پوری بحث بخاریکے باب التامین
...ن گذر چکی (۵۷) بزار نے ابن عباس رضہ سے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بسم اللہ الرحمن الرحیم نماز مین بلند آواز
...سے پڑہتے تہے ہیثمی نے کہا اسحدیث کو ابو داؤد وغیرہ نے بھی روایت کیا لیکن جہر کے ذکر کے سوا اور اسکی اسناد کے
...جال ثقے ہین مترجم کہتا ہے جہر اور سر کی احادیث کی درمیان جمع حافظ اور شوکانی کی تقریرون مین گذر چکی
...(۵۸) ابن عباس رضے اللہ تعالی عنہما سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب تک بسم اللہ الرحمن الرحیم نہ اترتی سورۃ
...ختم نہ پہچانتے جب بسم اللہ الرحمن الرحیم اترتی آپ پہچان لیتے کہ سورت ختم ہوگئی اور دوسری سورت شروع ہوئی
...ہیثمی نے کہا اسحدیث کو ابو داؤد نے مختصر روایت کیا یعنے پہلا فصل بیان کیا دوسری فصل کے سوا اور اسحدیث
...بزار نے دو اسنادون کے ساتہ روایت کیا جسمین ایک اسناد کی راوی صحیح کے راوی ہین (۵۹) طبرانی نے اوسط
...ابو ہریرہ رضے اللہ تعالی عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے الحمد للہ رب العالمین سات آیتین ہین ایک
...ن کی بسم اللہ الرحمن الرحیم ہے اور یہ سبع مثانی اور بڑی دیے کا قرآن ہے اور یہ قرآن کی جان ہے اور اسی سے
...ن شروع ہوتا ہے ہیثمی نے کہا اسکے رجال ثقے ہین (۶۰) علی اور عمار رضی اللہ تعالی عنہما سے کہ رسول اللہ
...لے اللہ علیہ وآلہ وسلم بسم اللہ الرحمن الرحیم بلند آواز سے پڑہتے تہے ہیثمی نے کہا اسکو طبرانی نے کبیر مین روایت
...کی اسناد مین جابر جعفی ہے جسکی شعبہ اور ثوری اور زہیر بن معاویہ نے توثیق کی ہے اور وہ مدلس ہے
...کون نے اسکو ضعیف کہا ہے (۶۱) طبرانی نے اوسط مین نافع سے کہ ابن عمر رضہ جب نماز شروع فرماتے
...الرحمن الرحیم سے شروع کرتے اور اس سنت کو بھی بسم اللہ الرحمن الرحیم سے شروع کرتے جسکو فاتحہ

کے ساتھ جوڑتے اور فرماتے کہ مینے یہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہی [illegible]
بن عمر عمری سخت ضعیف ہے (۶۲) طبرانی فی اوسط مین بریدہ رضے اللہ تعالی عنہ سے کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ
نے فرمایا (اے بریدہ) تو مسجد سے نہ نکل تا کہ مین تجھے سورت کی ایک آیت نہ سکھا دون جو مجھ سے پہلے کسی نبی
بن داؤد کے نہین نازل ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم باہر آئے یہانتک کہ وہ دہلیز تک پہونچے
کس چیز کے ساتھ اپنی نماز اور اپنی قرات کو شروع کرتا ہے مینے کہا بسم اللہ الرحمن الرحیم کے ساتھ فرمایا وہ آیت
ہی پھر (دہلیز سے) اپنا دوسرا پاؤن باہر نکالا ہیثمی نے کہا اسکی اسناد مین عبدالکریم بن ابی المخارق اپنے
حافظہ کی وجہ سے ضعیف ہے اور اسکی اسناد مین وہ راوی ہین جنکو مین نہین پہچانتا (۶۳) مسلم نے انس رضی اللہ
عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ابوبکر اور عمر رضی اللہ تعالی عنہما نماز الحمد للہ رب العالمین سے شروع کرتے
ف یعنے دعاء استفتاح کے بعد نماز کی قرات کو فاتحہ سے شروع کرتے تھے (۶۴) مسلم نے جابر رضے سے کہ رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ظہر کی نماز مین (فاتحہ کے بعد) واللیل اذا یغشی پڑھتے اور ایک روایت مین ہے کہ سبح اسم ربک
الاعلی پڑھتے اور عصر مین اسکی مثل اور صبح مین اس سے طویل سورت (۶۵) مسلم نے عمر بن حریث رضے سے کہ
اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا کہ آپ صبح کی نماز مین واللیل اذا عسعس پڑھتے تھے (۶۶) مسلم نے عبید
بن ابی رافع رضے اللہ تعالی عنہ سے کہا مروان نے ابوہریرہ رضے اللہ تعالی عنہ کو مدینہ کا حاکم بنایا اور خود گیا
ہریرہ نے ہماری لیے نماز پڑھائی جمعہ کی تو پہلی رکعت مین سورہ جمعہ پڑھی اور دوسری رکعت مین اذا جاءک
پڑھی اور فرمایا مینے سنا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ان دونو سورتو کو جمعہ کی نماز مین پڑھتے
نے نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالی عنہ سے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عیدین مین اور جمعہ مین کیا
اور ہل اتاک حدیث الغاشیہ پڑھتے اور جب عید اور جمعہ ایک دن مین جمع ہو جاتے تو بھی ان
دونو نمازون مین پڑھتے (۶۸) مسلم نے عبید اللہ سے کہ عمر بن خطاب رضے نے ابو واقد
اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اضحی اور فطر مین کونسی سورتین پڑھا کرتے تو انہون نے کہا اضحی اور فطر مین
المجید اور اقتربت الساعۃ پڑھتے مترجم کہتا ہے شاید امیر المومنین جناب عمر بن الخطاب
حاضرین کے ذہنون مین تقریر اور تمکین کے لیے ہوگا ورنہ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
اقوال اور افعال سے اعلم تھے (۶۹) ابوداؤد نے ابوزبیر مکی رضے سے کہا ہم
ساتھ ایک رات بکلے تو ہم ایک مرد پر آئے جو اللہ تعالے کی [illegible] مین مبالغہ کرتا تھا

لے یہ جنت) واجب ہوگئی (زیادہ کی قبولیت) اگر اُسنے (سوال) کو ختم کیا ایک مرد لوگون سے بولا کس چیز کے
ہ ختم کرے فرمایا آمین کے ساتھہ (۷۰) امام احمد اور ابو داؤد اور نسائی نے عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالی عنہ سے کہا مین
مین رسول اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سواری کھینچتا تہا تو آپ نے مجھے فرمایا اے عقبہ مین تجھے دو بہتر سورتین نہ سکہا دون
پہی جاوین تو آپ نے مجھی قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس سکہائین عقبہ نے کہا تو آپ نے مجھکو ان دونو
ورتون کے ساتھہ بہت خوش ہوتی نہ دیکھا جب آپ صبح کی نماز کے واسطے سواری سے اتری تو آپ نے صبح کی نماز لوگون
ن دو سورتون کے ساتھہ پڑہائی جب آپ فارغ ہوئے تو آپ میری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا اے عقبہ تو نے کیسا
ف یعنی تو نے ان سورتون کی عظمت اور رفعت معلوم کی ہے یا نہین تو نے نہین دیکھا کہ یہ دونو دو نبی سورتون
ے قائم مقام ٹہیرائی گئین (۷۱) شرح سنہ مین جابر بن سمرہ رضہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جمعہ کی رات مغرب کی
نمازمین قل یا ایہا الکفرون اور قل ہو اللہ احد پڑہتے تہے (۷۲) ترمذی نے عبداللہ بن مسعود رضہ سے کہا مجھی طاقت
نہین ہے کہ مین گن سکون اُسکو جسقدر مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سُنا کہ آپ پڑہتے تہے مغرب کی بعد کی دو سنتون
مین قل یا ایہا الکافرون اور قل ہو اللہ احد (۷۳) امام احمد نے ابن عمر رضہ اور بیاضی رضہ سے دونونے کہا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا نمازی اپنے رب سے مناجات کرتا ہے تو جس چیز کے ساتھہ (اپنے رب سے) مناجات کرتا ہے اُسپر
غور کرے اور بعض تمہارا بعض پر قرآن کی ساتھہ جہر نکرے ف آمین بندے کے کمال قرب معنوی سے کنایہ ہے اسلیے کہ نماز
مومن کے حق مین معراج ہے (۷۴) ابو داؤد نے عبداللہ بن ابی اوفی رضہ سے ایک مرد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس
آیا اور بولا مین قرآن سے کسی چیز کے لینے کی طاقت نہین رکہتا تو آپ مجھے وہ کلمات سکہادیجئے (جو مجھے نماز کی قرات مین)
کافی ہون فرمایا کہہ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ یعنے مین اللہ کی
پاکی بولتا ہون اور اللہ کی تعریف کرتا ہون اور اللہ کے سوا کوئی معبود نہین ہے اور اللہ بہت بڑا ہے اور گناہون سے بچنے
کی طاقت اور نیکی کرنیکی قوت نہین ہے مگر اللہ کی (توفیق) کے ساتھہ وہ بولا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کلمات
مین اللہ کی تعریف ہے میرے واسطے کیا ہے فرمایا کہہ اَللّٰھُمَّ ارْحَمْنِیْ وَعَافِنِیْ وَاھْدِنِیْ وَارْزُقْنِیْ یعنے یا اللہ میرے ساتھہ مہربانی
کر اور مجھے معاف کر اور مجھے ہدایت کر اور مجھی روزی دے تو اس شخص نے ہاتھہ اُٹہائے اور انکو قبض کر لیا تو رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اس نے اپنے ہاتھون کو بھلائی سے بھر لیا (۷۵) امام احمد اور ابو داؤد نے ابن عباس رضہ سے کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب سبح اسم ربک الاعلی پڑہتے فرماتے سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی یعنے میرا رب بڑا پاک ہے (۷۶)
ابو داؤد اور ترمذی نے ابو ہریرہ رضہ سے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تم مین سے جو شخص والتین والزیتون

پڑھے اور الیس اللہ بأحکم الحاکمین تک پہونچے تو یہ کلمہ پڑھے بلیٰ وأنا علیٰ ذلک من الشاہدین
خدایا تو حاکموں کا حاکم ہے اور میں اسپر گواہی دینے والوں سے ہوں اور ہر شخص سورہ
ان یحیی الموتی پر پہونچے تو کہے بلیٰ یعنے کیوں نہیں اے اللہ تو مردوں کو دوبارہ زندہ کرے
المرسلات پڑھے اور فبأی حدیث بعدہ یؤمنون تک پہونچے تو کہے آمنا باللہ یعنے ہم اللہ کے
ترمذی نے وأنا علیٰ ذلک من الشاہدین تک روایت کیا ہے (۷۷) ترمذی نے جابر رضہ سے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
اپنے اصحاب پر برآمد ہوئے اور آپنے اول سے آخر تک سورہ رحمن پڑھی وہ رب کے مطیع ہو کر سنتے رہے اور آپ
مینے جنوں کی (اجتماع) کی رات جنوں پر اس سورت کو پڑھا تو وہ تم سے اچھا جواب دیتے رہے جب میں اللہ تعالیٰ کے
فبأی آلاء ربکما تکذبان پر پہنچتا تو وہ کہتے لا بشیء من نعمک ربنا نکذب فلک الحمد یعنے یا اللہ
کسی نعمت کی تکذیب نہیں کرتے تیری ہی لیے تعریف ہے (۷۸) امام مالک نے عروہ بن زبیر سے کہا ابوبکر صدیق رضہ
کی نماز پڑھائی اور آپنے صبح کی دو رکعتوں میں سورہ بقرہ پڑھی (۷۹) امام مالک نے نافع بن عمیر حنفی سے کہا
نہیں سیکھی سورت یوسف مگر جناب امیر المومنین عثمان بن عفان رضہ کے اسکو پڑھنے سے صبح میں آپ اس سورت کو
کی نماز میں بہت پڑھا کرتے (۸۰) امام مالک نے عامر بن ربیعہ رضہ سے کہا ہمنے جناب امیر المومنین عمر بن خطاب
کے پیچھے صبح کی نماز پڑھی تو آپنے اسکی دو رکعتوں میں سورہ یوسف اور سورہ حج پڑھی آہستہ آہستہ عامر نے
کہا گیا اسوقت تو جناب امیر المومنین صبح پھوٹتی ہی کہڑے ہو جاتے ہونگے بولا ہاں (۸۱) امام مالک نے عمرو
اسنے اپنے باپ سے اسنے اپنے دادا (عبداللہ بن عمرو بن عاص رضہ) سے کہا تفصیل میں سے کوئی سورت میں سے
اور نہ بڑی مگر میںنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے کہ آپنے ساتھ فرض نمازوں میں لوگوں کی
(۸۲) امام نسائی نے عبداللہ بن عتبہ بن مسعود رضہ سے مرسلاً کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
حم الدخان پڑھی (۸۳) امام احمد نے اور طبرانی نے کبیر میں عبداللہ بن یحییٰ نے رسول اللہ
سلم کے اصحاب میں سے ہے کہ رسول اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا بیلا کسی نے تم میں سے
میں کہتا ہوں مجھے کیا ہوا میں قرآن میں جھگڑا کیا جاتا ہوں تو لوگ آپ کے ساتھ قرأت
یہ فرمایا ہیثمی نے کہا احمد کے جال صحیح کے رجال ہیں اور اسپر کلام
ابویعلی اور بزار نے عبداللہ بن مسعود رضہ سے کہا لوگ رسول اللہ صلعم کے
مجھ پر قرآن خلط کر دیا ہیثمی نے کہا احمد کے رجال صحیح کے رجال ہیں (۸۵) ابن

Marfat.com

عبد الله ان مصلیا علی
یری عبد الله بن عمر یقع
ابن عمر وقال انما سنة الصلوٰة ان
فقال ان رجلاً لا تحتملانی عبد الرحمن قاسم
نے عبد الرحمن قاسم کے بیٹے کو خبر دی کہ وہ اپنے
بیٹے عبد اللہ بن عبد اللہ کہتے ہیں میں بھی نماز میں چار زانو
مجھے منع کیا اور فرمایا کہ نماز کا طریقہ (جسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ
کرے اور لٹاوے بایاں پاؤں میں کہا آپ تو چار زانو
ف کہا قسطلانی نے ارشاد الساری میں کہ اس حدیث کو بخاری
میں کہا ابن عبد البر نے اختلاف کیا لوگوں نے نفل اور فرض
تندرست تو اسکو باتفاق علماء چار زانو بیٹھنا فرض نماز میں جائز
اور ابن ابی شیبہ نے ابن مسعود رضہ سے روایت کیا انہوں نے کہا
نماز میں چار زانو بیٹھنے سے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ
لیکن بہت علماء کا مشہور مذہب ہے کہ التحیات میں
چار زانو بیٹھنے کے جائز ہونے کی نفی کی ہے اس
تیمیہ نے منتقی میں اسطرح باب قائم کیا منفرد
اور ترک اور اقعا کا بیان دلیل
دیکھا تو آپ نے سجدہ کیا پھر
اور سعید بن منصور کی ایک روایت میں
تشہد کے لیے بیٹھے
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

...ہی جہر کیا جاتا ہے (شاید یہ صبح کی نماز تھی) جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو آپ نے فرمایا کیا تم میرے ...ہر قرأت کرتے ہو تو بعض نے کہا ہم یہ کام تو ضرور کیا کرتے ہیں فرمایا نہ کیا کرو میں کہتا ہوں مجھ سے کیا ہوا میرے ساتھ قرآن ...ن جھگڑا ہوتا ہے کہا پھر لوگ جہری نمازوں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ قرأت پڑھنے سے رک گئے ...یثمی نے کہا اسکو بزار نے بتمامہ روایت کیا اور احمد نے اور طبرانی نے کبیر اور اوسط میں اختصار کے ساتھ اور اسکے رجال صحیح کے ...ل ہیں مگر بزار نے کہا امین نے ہری کی ہے یہ اسنے خطا کی ہے جہان کہا ہے عن ابن بجینۃ اور اسکو معمر اور ابن عیینہ نے زہری ...ہ انہوں نے ابن اکیمہ سے اونہوں نے ابوہریرہ رضہ سے بھی روایت کیا (۸۶) ابو یعلے اور طبرانی نے اوسط میں انس رضہ ...ہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے اصحاب کے ساتھ نماز پڑھی جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو لوگوں کیطرف ...توجہ ہوئے اور فرمایا تم امام کے پیچھے اپنی نمازوں میں کچھ پڑھا کرتے ہو حالانکہ امام پڑھتا ہے تو صحابہ چپ رہے اپنے تین ...بار پوچھا تو ایک بولنے والا بولا یا سب بولے ہم یہ کام تو ضرور کرتے ہیں فرمایا تم ایسا کام) نہ کیا کرو (اور) ایک تمہارا ...فاتحۃ الکتاب اپنے نفس میں ضرور پڑھا کرے ہیثمی نے کہا اسکے رجال ثقہ ہیں مترجم کہتا ہے عبداللہ بن بجینہ کی حدیث جسکو امام ...احمد اور بزار نے نکالا اور ابھی گذر چکی وہ حدیث اسحدیث کی مختصر ہے اور یہ حدیث بھی عبادہ بن صامت رضہ کی ...حدیث کا مختصر ہے جسکو ابوداؤد ترمذی نسائی نے روایت کیا اور اس میں اتنی اور زیادت ہے فَاِنَّهٗ لَا صَلٰوةَ لِمَنْ ...لَمْ يَقْرَأْ بِهَا یعنے اس شخص کی نماز نہیں ہوتی جو فاتحۃ الکتاب نہیں پڑھتا (۸۷) بزار اور طبرانی نے کبیر میں عبداللہ ...بن عمرو رضہ سے کہا ہمنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی جب آپ نماز سے فارغ ہو چکے تو آپنے ...ہمکو فرمایا تم میں سے کسی نے قرأت کی ہو جبکہ میں نماز میں تھا ہمنے عرض کی ہاں فرمایا یہ کام نہ کیا کرو مگر ام القرآن (پڑھ لیا کرو) ہیثمی نے ...کہا اس میں مسلمہ بن علی ضعیف ہے (۸۸) طبرانی نے کبیر میں ابوالدرداء رضہ سے ایک مرد نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ ...وسلم سے پوچھا اور بولا یا رسول اللہ کیا ہر نماز میں قرأت ہے فرمایا ہاں ایک مرد بولا لوگوں میں سے تو قرأت ذرا جب ...ہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میں خیال کرتا ہوں کہ جب امام پڑھے (تو اسکی قرأت مقتدی کی طرف) ...سے کافی ہے ہیثمی نے کہا میں کہتا ہوں اسکو ابن ماجہ نے "تو قرأت واجب ہوئی" تک روایت کیا اور اس جملہ کا راوی ...ثقہ ہے (۸۹) طبرانی نے کبیر میں جہر رضہ سے کہا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیچھے قرأت پڑھی جسوقت ...نماز سے فارغ ہوا تو آپ نے فرمایا اے جہر اپنے پروردگار کو سنا اور مجھے نہ سنا ہیثمی نے کہا اور عبداللہ بن ...عبدالرحمن ہیں ہے اسکو کسنے ذکر کیا ہے آمین کی حدیثیں (۹۰) ام المومنین عائشہ رضہ سے روایت ہے کہ میں ...رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس تھی کہ ایک یہودی نے اجازت چاہی تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

Marfat.com

اور یہ بد دعا تجھے پر لوٹے پھر حدیث کو ذکر کیا یہانتک کہ فرمایا یہود ہمارے ساتھہ کسی چیز پر اسقدر حسد نہیں
ہمارے ساتھہ جمعہ پر حسد کرتے ہین جسکی اللہ تعالی نے ہمکو سو جہہ دی اور وہ اُس سے بہک گئے اور جسقدر قبلہ پر حسد کرتے
جس قبلے کی ہمکو اللہ نے سو جہہ دی اور وہ اُس سے بہک گئے اور جسقدر ہمارے آمین کہنے پر حسد کرتے ہین ہیثمی نے کہا
پوری حدیث ابواب القبلہ مین گذر چکی اور پھر کلام یہی گذر چکی (۹۱) طبرانی نے اوسط مین معاذ بن جبل سے کہا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی بی بیون کے گھرون مین سے کسی گھر مین بیٹھے تہے اور عائشہ رضہ آپکے پاس تہین تو آپ پر
کی ایک جماعت داخل ہوئی وہ بولی السام علیک یا محمد آپنے فرمایا وعلیکم پھر بیٹھ گئے اور باتین کرتے رہے اور عائشہ رضہ
انکی وہ دعا جسکے ساتھہ انہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دعا دی سن لی تو آپ غصہ سے پھر گئین (اور اسقدر
غصہ کیا) کہ غصہ کو تہام نہ سکین تب فرمایا وعلیکم السام وغضب اللہ ولعنتہ اس بری دعا کے ساتھہ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کو دعا دیتے ہو (پھر جب) یہود کی جماعت چلی گئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تجھکو تیرے اس جواب پر کیسی
ابہارا ام المومنین نے عرض کیا آپنے نہین سُنا کیا انہون نے آپکو دعا دی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کی قسم مین
اپنے نفس کو تہام نہین سکی جب مینے انکی دعا سُنی جو انہون نے آپکو دی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کیا
سوت نہین ہے تو نے میرا جواب نہین دیکھا مینے کسطرح جواب دیا یہود ایک قوم ہے کہ اُنہون نے اپنے دین کو مار ڈالا اور
لوگ ہین اور مسلمانون کی کسی چیز پر ایسا حسد نہین کرتے جسقدر تین چیزون پر حسد کرتے ہین سلام کے جواب اور
صفون کے سیدہا کرنے پر اور مسلمانون کے اپنے امام کے پیچہے فرض نماز مین آمین کہنے پر ہیثمی نے کہا اسکا اسناد
ہے (۹۲) ابو یعلی نے ابو ہریرہ رضہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب امام غیر المغضوب علیہم
الضالین کہتا ہے اور مقتدی بہی آمین کہتے ہین اور آسمان والون اور زمین والون کی آمین ملتی ہے
بندے کے پہلے گناہ معاف کر دیتا ہے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اور اس شخص کی مثال جو آمین
کہتا اس شخص جیسی ہے جسنے کسی قوم کے ساتھہ جہاد کیا تو اُنہون نے قرعہ ڈالا اور لوگون کے
آمین نہ کہنے والے کا حصہ نہ نکلا وہ بولا میرے حصے کو کیا ہوا جو نہین نکلا اُسے کہا گیا اسلئے کہ تو نے آمین
ہیثمی نے کہا صحیح بخاری مین اسحدیث کا کچہہ حصہ ہے اور اسحدیث مین لیث بن ابی سلیم راوی
ہے اور اسنے حدیث کو اپنی اسناد مین عن کے ساتھہ روایت کیا ہے (۹۳) نماز کی
کبیر مین اغر سے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب

...ن نے جناب رسالتمآب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھی تو آپنے سورۂ روم پڑھی
...ثمی نے کہا اسحدیث کو روای ثقے ہین (۹۴) طبرانی نے ابن عمر رضہ سے کہ مفصل کی کوئی سورت نہین
...ہے نہ چھوٹی نہ بڑی مگر اسکو مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہی کہ آپان سب کو نماز مین پڑہا کرتے
...یثمی نے کہا اسحدیث کو اسمعیل بن عیاش حجازیون سے روایت کرتا ہے اور یہ حدیث ضعیف ہے (۹۵)
...برانی نے عبداللہ بن عمر رضہ سے کہا مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نماز مین آیتون کو شمار
...تے تہے ہیثمی نے کہا اسمین نضر بن طریف متروک ہے (۹۶) طبرانی نے اوسط مین انس بن مالک رضہ سے کہ رسول
...للہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب فرائض مین سارے قرآن مین سے پڑہتے تہے ہیثمی نے کہا اسمین سہیل بن ابی حزم ہے
...سکو جماعت نے ضعیف کہا ہی اور اسکی بابت کہا ہی کہ یہ شخص قوی نہین ہے اور اسکو ابن معین نے ثقہ کہا ہے اور
...کے باقی راوی ثقے ہین ظہر اور عصر کی قرات کا بیان (۹۷) امام احمد نے اور طبرانی نے کبیر مین مطلب بن عبداللہ
...سے کہا لوگون نے ظہر اور عصر کی قرات مین شک کیا تو انہون نے مجہکو خارجہ بن زید کیطرف بہیجا تو اسنے کہا مینے
...نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قیام دراز کرتے اور اپنی لبین ہلاتی مین جانتا ہون کہ یہ اپکا ہونٹ ہلانا نہ تہا مگر
...سے کے ساتہہ اور مین کام کرتا ہون ہیثمی نے کہا اسمین کثیر بن زید ہی جسکی حجت لینے مین اختلاف ہے (۹۸) امام احمد نے
...ل اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعض یارون سے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قرات ظہر کی نماز مین
...ی داڑہی (مبارک) کی حرکت سے پہچانی جاتی تہی ہیثمی نے کہا اسکے راوی ثقے ہین (۹۹) امام احمد رحمہ نے
...ین برا سے کہا میرے باپ نے کہا جمع ہو جاؤ تاکہ دکہاؤن مین تمکو رسول اللہ صلعم کسطرح وضو کرتا تہا اور کسطرح نماز
...ہتے تہی کیونکہ مین نہین جانتا مینے تمہارے پاس کسقدر ٹہہرنا ہے یزید نے کہا پہر میرے باپ نے اپنے بیٹون اور
...لون کو جمع کیا اور وضو کے لیے پانی منگوایا پہر کلی کی اور ناک مین پانی ڈالا اور تین بار منہ دہویا اور تین بار
...ہنہ اور تین بار بایان ہاتہہ دہویا پہر کہا ایسا ہی (رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم وضو کیا کرتے تہی) مینے
...نہین کیا کہ مین دکہاؤن تمکو کسطرح تہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وضو کرتے پہر اپنے گہر مین داخل ہوا
...ر پڑہی ہم نہین جانتے کیا پڑہا پہر (گہر سے) نکلا اور نماز کا حکم کیا اور اسکی اقامت کہی گئی پہر ہمکو ظہر کی نماز
...مان کرتا ہون کہ مینے اپنے باپ سے سورۂ یسین کی کچہہ آیتین سنین پہر ہمکو عصر کی نماز (عصر کے
...ئی پہر مغرب کی نماز مغرب کے وقت مین) پڑہائی پہر عشا کی نماز (عشا کے وقت مین) پڑہائی
...نہین کیا کہ مین دکہاؤن تمکو کسطرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وضو کیا کرتے تہی اور کسطرح

نماز پڑھا کرتے ہیثمی نے کہا اسکے راوی ثقے ہین (۱۰۰) ابو یعلے نے برار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھہ ظہر کی نماز مین تو ہمنے گمان کیا کہ اپنے سورۂ سجدہ پڑہی ہے ہیثمی
اور اس مین یحیے بن عقبہ بن عیزار منکر الحدیث ہے (۱۰۱) ابو یعلے نے اور طبرانی نے اوسط مین عبد العزیز بن
سکین سے کہا مین انس بن مالک کے پاس آیا اور مینے کہا مجھے خبر دو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نماز سے
اپنے گھر والون کی امامت کی تو اسنے ہمکو ظہر اور عصر کی نماز (اپنے اپنے وقت مین) پڑہائی اور قرأت کس کسی
سے پڑہی تو سورۂ مرسلات اور سورۂ نازعات اور سورۂ عم یتسا ءلون اور اسکی مثل اور سورتین پڑہین ہیثمی نے کہا
مین سکین بن عبد العزیز ضعیف ہے ضعیف کہا اسکو ابو داؤد اور نسائی نے اور وکیع اور ابن معین اور ابو حاتم اور
حبان نے اسکی توثیق کی (۱۰۲) برار نے انس رضہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ظہر اور عصر کی نماز مین
اعلے اور غاشیہ پڑہتے ہیثمی نے کہا اسکے راوی صحیح کے راوی ہین اور اسکو طبرانی نے اوسط مین روایت کیا (۱۰۳)
طبرانی نے اوسط مین انس بن مالک رضہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحابہ کو ہاجرہ (ظہر) کی نماز پڑہائی
تو اسمین اپنا آواز بلند کیا اور سورۂ شمس اور سورۂ لیل پڑہی تو ابی بن کعب نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیا
اس نماز مین کسی چیز کے ساتھہ حکم کیے گئے فرمایا (نہین) لیکن مینے ارادہ کیا کہ مین تمہارے لیے (اس قرأت کو) مقرر کر دو
ہیثمی نے کہا اسمین ابو الرجال انصاری بصری منکر الحدیث ہے (۱۰۴) طبرانی نے کبیر مین ابو مالک سے کہ رسول اللہ صلی
علیہ وآلہ وسلم ظہر اور عصر کی چارون رکعت مین قرأت پڑہتے ہیثمی نے کہا اس مین شہر بن حوشب ہے اور اسمین کلام
ہے اور اسکو ایک جماعت نے ثقہ کہا ہے (۱۰۵) طبرانی نے کبیر مین عدی بن حاتم سے کہ اسنے لوگون کو ظہر اور عصر کی
نماز (اپنے اپنے وقت مین) پڑہائی اور سورۂ انشقاق کی مثل کوئی سورت پڑہی جب نماز پڑہ چکے فرمایا مینے
ساتھہ رسول اللہ صلی علیہ وآلہ وسلم کی نماز پڑہانے سے قصور نہین کیا ہیثمی نے کہا اور اس مین ایوب بن جابر
ضعیف کہا ہے اسکو ابن معین نے اور علی بن مدینی وغیرہما نے اور ثقہ کہا امام احمد اور عمرو بن علی فلاس نے (۱۰۶)
نے کبیر مین عکرمہ سے کہ اسنے کہا ظہر اور عصر کی نماز مین فاتحۃ الکتاب کے سوا کوئی قرأت نہین ہے تو ابن عباس
نے کہا ہمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ہم قرأت کرین (ان دونو نمازون مین) اور ہمنے
دی جو آپکی طرف اللہ کے پیغام اترے ہیثمی نے کہا اور اس مین ابراہیم بن ابان سخت ضعیف ہے
طبرانی نے کبیر مین علقمہ سے کہا مینے عبد اللہ بن مسعود رضہ کے پیچھے مین نماز پڑہی تو مجھے
نے کیا پڑہا یہانتک کہ مینے سن لیا وہ فرماتے تھے رب زدنی علما یعنے

Marfat.com

[illegible] کیا کہ آپ سورۂ طہ مین ہین ہیثمی نے کہا اسکے راوی ثقہ ہین (۱۰۸) طبرانی نے کبیر مین عبداللہ بن زیاد
[illegible] عبداللہ بن مسعود رضہ سے وہ کہ دو نمازون مین سے ایک نماز مین (ظہر مین یا عصر مین) قرات سنی ہیثمی
[illegible] اسکے راوی ثقے ہین (۱۰۹) طبرانی نے کبیر مین ابو ایوب رضہ سے کہا عرض کیا گیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
[illegible] ہمیان کچھ لوگ ہین جو دن کی نماز مین قرات بلند آواز سے پڑہتے ہین تو انکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
[illegible] کیا تم انکو میکلیان نہین چلاتے (یعنے انکو اس سے روکو) ہیثمی نے کہا اسمین واقع بن نافع متروک ہے
[illegible] کی نماز مین قراءت کا بیان (۱۱۰) طبرانی نے کبیر مین زید بن ثابت سے کہ زید بن ثابت مغرب کے (پہلے) دو
[illegible] ن تین سورۂ انفال پڑہتے ہیثمی نے کہا اسکے راوی صحیح کے راوی ہین (۱۱۱) طبرانی نے کبیر اور صغیر اور اوسط
[illegible] ن مسندون مین عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صحابہ کو مغرب کی نماز سورۂ محمد کے ساتھ
[illegible] تے تھے ہیثمی نے کہا اسکے راوی صحیح کے راوی ہین (۱۱۲) طبرانی نے کبیر مین عبداللہ بن یزید رضہ سے کہ رسول
[illegible] اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مغرب کی نماز مین سورۂ تین پڑہی ہیثمی نے کہا اسمین جابر جعفی ہے ثقہ کہا اسکو شعبہ اور
[illegible] یان نے اور باقی راویون نے اسکو ضعیف کہا (۱۱۳) طبرانی نے کبیر مین عبداللہ بن حارث بن مطلب
[illegible] ے کہا پہلی نماز جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پڑہی مغرب کی نماز ہے تو مغرب کی پہلی رکعت مین آپ نے
[illegible] اعلے پڑہی اور دوسری رکعت مین سورۂ کافرون پڑہی ہیثمی نے کہا اسمین حجاج بن نصیر ہے اسکو ابن
[illegible] ی نے اور ایک جماعت نے ضعیف کہا اور ابن معین نے اسکو ثقہ کہا ایک روایت مین اور ابن حبان نے بھی
[illegible] ثقہ کہا۔ عشار کی نماز کی قرات کا بیان (۱۱۴) امام احمد نے ابوہریرہ رضہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
[illegible] عشا آخرہ کی نماز مین سورۂ بروج اور سورۂ طارق پڑہتے ہیثمی نے کہا اسمین ابوالمہزم ہے جسکو شعبہ اور ابن مدینی
[illegible] ابوزرعہ اور ابوحاتم اور نسائی نے ضعیف کہا اور امام احمد نے کہا مقارب الحدیث ہے (۱۱۵) امام احمد نے بریدہ سے
[illegible] معاذ بن جبل نے اپنے یارون کے ساتھ عشا کی نماز پڑہائی تو آپنے سورۂ تمر اسمین پڑہی ایک مرد نماز سے فارغ ہونے
[illegible] پیچھے الگ کہڑا ہوا پہر اسنے (جدا) نماز پڑہی اور چلا گیا اور اسکو معاذ نے بہت سخت سست کہا اور اسنے رسول اللہ صلی اللہ
[illegible] وآلہ وسلم کے پاس آکر عذر کیا اور بولا مین کہجوردن مین کام کیا کرتا ہون اور مین پانی کے (ٹوٹ جانے سے) ڈرا تو
[illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے (معاذ بن جبل کو فرمایا) سورۂ شمس کے مثل سورتین پڑہا کر (۱۱۶) طبرانی نے کبیر مین
[illegible] حسین بن زید سے کہا ابن مسعود رضہ نے عشار آخرہ کی نماز پڑہائی اور اس مین سورۂ انفال شروع کی یہانتک
[illegible] پہنچے نعم المولی ونعم النصیر تک رکوع کیا پہر دوسری رکعت مین مفصل کی دو سورتین پڑہین اور ایک روایت

ہین مفصل کی ایک سورت پڑہی ہیثمی نے کہا ان دونوں راویون کے راوی
(۱۱۸) امام احمد نے سماک بن حرب سے انکے مدینے کے ایک مرد سے کہا سنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
پڑہی تو اُسنے سنا کہ آپ فجر کی نماز مین سورۂ ق پڑہ رہے تہے ہیثمی نے کہا اسکے راوی صحیح کے راوی
طبرانی نے اوسط مین جابر بن سمرہ رضہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صبح کی نماز مین سورۂ یسین
جابر بن سمرہ سے ہی ایک روایت مین ہے کہ آپ نے صبح کی نماز مین سورۂ واقعہ پڑہی اور اسکی مثل کہی اور
نے کہا سورۂ یسین کی حدیث کے راوی صحیح کے راوی ہین اور سورۂ واقعہ کی حدیث کے راویون مین یعقوب بن
ہے جسکو جماعت نے ضعیف کہا بعض نے کہا اوسطی کہ یعقوب مجہول تہا اور اسکو ابن حبان نے ثقات مین ذکر کیا ہے
باقی راوی صحیح کے راوی ہین (۱۱۹) بزار نے ابوہریرہ رضہ سے کہا مین مدینے مین آیا اور رسول اللہ صلی اللہ
وسلم خیبر مین تہے اور بنی غفار کا ایک آدمی لوگون کی امامت کراتا تہا تو اُسنے پہلی رکعت مین سورۂ مریم پڑہی
دوسری رکعت مین مطففین مین خیال کرتا ہون کہ یہ صبح کی نماز تہی ہیثمی نے کہا اسکے راوی صحیح کے راوی
(۱۲۰) طبرانی نے کبیر مین ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہما سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے امر کیا کہ صبح
مین سورۂ لیل اور سورۂ شمس پڑہی جاوے ہیثمی نے کہا اسی مین ابن لہیعہ ہے اور اس مین گفتگو ہے (۱۲۱)
کبیر مین رفاعہ انصاری سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ صبح کی نماز مین دس آیتون سے
جاوے اور (الیاہی) عشا کی نماز مین دس آیتون سے کم نہ پڑہا جاوے ہیثمی نے کہا اور اسمین ابن لہیعہ
اور اس سے حجت لینے مین اختلاف ہوا ہے (۱۲۲) طبرانی نے کبیر مین عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ
انہون نے بنی اسد کی بعض مسجدون مین فجر کی نماز پڑہی تو انکے امام نے عبداللہ بن مسعود کی اقتدا کی اور
پڑہین جب نماز پوری کر چکا تو عبداللہ رضہ نے کہا کیا مین تجہکو جوان نہین دیکہتا تو نے دو سورتین
کی نماز مین پڑہین اور تو جوان ہے ہیثمی نے کہا عطا بن سائب ثقہ ہے لیکن آخر عمر مین مختلط
(۱۲۳) طبرانی نے کبیر مین ابن عمر رضہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سفر مین فجر کی نماز پڑہائی
آپنے سورۂ کافرون اور سورۂ اخلاص پڑہی پہر فرمایا مینے تمہارے ساتہ قرآن کا تیسرا حصہ اور چوتہا
حصہ پڑہا ہیثمی نے کہا اور اس مین جعفر بن ابی جعفر ہے جسکے ضعیف ہونے پر محدثین کا اجماع ہے
سجود کا بیان (۱۲۴) امام احمد اور طبرانی نے کبیر مین یا اوسط مین ابوقتادہ رضی اللہ تعالی
اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا برا چور وہ چور ہے جو اپنی نماز مین چوری کرتا ہے

...لہ وسلم اور نماز کی کسطرح چوری کرتا ہے فرمایا نماز کا رکوع اور سجود پورا نہین کرتا پھر فرمایا نہ اپنی پیٹھ کو ...سیدھی کرتا ہے اور نہ اپنی پیٹھ کو سجود مین سیدھی کرتا ہی ہیثمی نے کہا اسکے راوی صحیح کے راوی ہین (۱۲۵) ...نے ابوہریرہ رضہ سے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اللہ عزوجل اس بندے کی نماز کیطرف نظر ...رماتا جو رکوع اور سجود مین اپنی پیٹھ سیدھی نہین کرتا ہیثمی نے کہا اسحدیث مین عبداللہ بن زید حنفی نے ابوہریرہ رضہ سے ...کیا ہے اور مینے اس شخص کو نہین پایا جسنے عبداللہ بن زید حنفی کا ترجمہ لکھا ہو (۱۲۶) طبرانی نے اوسط اور صغیر مین ...ایک رضہ سے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم برآمد ہوئے اور آپنے ایک مرد کو مسجد مین دیکھا کہ وہ اپنے رکوع اور سجود ...مین کرتا تہا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اس مرد کی نماز مقبول نہین ہوتی جو اپنے رکوع اور سجود کو ...ن کرتا ہیثمی نے کہا اس مین عباد کرمانی ہے اور مینے نہین پایا اسکو جسنے اسکو ذکر کیا ہو (۱۲۷) طبرانی نے اوسط مین ...رہ رضہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منع فرمایا اس سے کہ آدمی وہ نماز پڑہے جسمین رکوع اور سجود پورا نہ کرے ہیثمی نے ...مین عبداللہ بن شبیب ہے اور وہ سخت ضعیف ہی اس شخص کا بیان جو نماز کو پورا نہین کرتا اور نماز کا رکوع اور سجود بہول ...ہے (۱۲۸) امام احمد نے اور طبرانی نے کبیر مین ہانی بن معاویہ صدفی سے کہا مینے عثمان بن عفان کے زمانی مین ...اور مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مسجد مین بیٹہا ناگہان ایک مرد انکو حدیث کرتا تہا اسنے کہا ہم رسول اللہ صلی اللہ ...لہ وسلم کے پاس تہے تو ایک مرد آیا اور اسنے اس تہم کے پاس نماز پڑہی تو اس نے جلدی کی اس سے پہلے کہ اپنی نماز ...سے پھر نکل گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا یہ شخص اگر مر گیا تو ایسی حالت مین مریگا کہ وہ دین سے ...غیر پر ہوگا صلعم مرد کو چاہیے تہا کہ نماز مین تخفیف بھی کرتا اور اسکو پورا بہی کرتا ہانی نے کہا مینے پوچہا یہ کون مرد ...ہے جو حدیث بیان کرتا ہے) مجہے کہا گیا یہ عثمان بن حنیف رضہ ہین ہیثمی نے کہا اور اس مین ابن لہیعہ ہی جسمین ...ہے اور اسمین براہین معروف ہے جسکا حال معلوم نہین ہی (۱۲۹) طبرانی نے کبیر مین اور ابو یعلے نے ابو ...اشعری رضہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک مرد کو دیکھا کہ وہ رکوع کو پورا نہین کرتا تہا اور اپنی سجود ...سے گگے مارتا تہا اور نماز پڑہ رہا تہا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اگر یہ اپنی اسی حالت پر مر گیا تو مریگا ...صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سوا کسی اور دین پر پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اس شخص کی مثال جو اپنے ...رکوع پورا نہین کرتا اور سجود مین ٹہونگے مارتا ہے بہوکی کی مثال ہے جو ایک دو کہجوریں کہاتا ہے اور اسنے اسکو کچھ ...نہین دیا ابو صالح حدیث کے راوی نے کہا مینے ابو عبداللہ اشعری سے پوچہا تجہسے یہ حدیث کس نے بیان کی ...صلی اللہ علیہ وسلم سے انہون نے کہا چھ دینون کے بڑے کپتان عمرو بن عاص اور خالد بن ولید اور شرحبیل بن

حسنہ نے ان سبھون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سُنا ہیثمی نے کہا اسکا [illegible] ہے (۱۳۰) طبرانی [illegible]
سے کہ اُسنے ایک مرد کو دیکھا کہ وہ رکوع اور سجود کو پورا نہ کرتا تھا تو بلال نے کہا یہ شخص مر گیا تو یہ شخص محمد صلے اللہ علیہ
دین کے سوا کسی اور دین پر مریگا ہیثمی نے کہا اسکے راوی ثقہ ہین (۱۳۱) طبرانی نے اوسط مین ابو ہریرہ
اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک دن اپنے اصحاب سے فرمایا اور مین موجود تھا آپنے فرمایا اگر ایک تمہارے
ستون ہو تو وہ مکروہ جانتا ہے کہ اس مین ہو کا کہا دی (پھر) کسطرح عمل کرتا ہے اور فریب کرتا ہے اپنی نماز مین
واسطے ہے تو تم اپنی نمازون کو پورا کیا کرو کیونکہ اللہ نہین قبول کرتا مگر پوری چیز ہیثمی نے کہا اسکا اسناد
ابو یعلی نے علی علیہ السلام سے کہا مجھکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منع فرمایا کہ مین رکوع مین قرآن پڑہون
اے علی اس شخص کی مثال جو نماز مین اپنی پیٹھ کو سیدھا نہین کرتا حامل عورت کی مثال ہے کہ جب اسکی ولادت کا وقت
آتا ہے تو بچہ کو گرا دیتی ہے تو وہ حمل والی ہے بچے والی ہیثمی نے کہا مین کہتا ہون اور بخاری مین بھی رکوع
پڑہنے سے نہی وارد ہوئی ہے اور علی علیہ السلام کی روایت مین موسی بن عبیدہ ربذی ضعیف ہے (۱۳۲)
نے کبیر مین عبداللہ بن مسعود رضے اللہ تعالی عنہ سے کہا ہیثمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سُنا فرماتے تھے
نماز پڑہتا ہے اور اپنی نماز کے خشوع اور رکوع کو پورا نہین کرتا اور ادہر ادہر بہت دیکھتا ہے تو وہ نماز
قبول نہین ہوتی اور اپنا کپڑا غرور کی راہ سے لٹکاتا ہے اسکی طرف اللہ نہین دیکھتا اگرچہ وہ اس سے
پر کریم ہو ہیثمی نے کہا اور اس مین عبید اللہ بن زحر سخت ضعیف ہے (۱۳۴) طبرانی نے قتادہ سے
سوا کسی اور سے کہ عبداللہ مسعود رضہ نے دو مردون کو دیکھا کہ وہ نماز پڑہ رہے تھے ان مین سے ایک اپنی
ہوئی تھا اور دوسرا رکوع اور سجود کو پورا نہین کرتا تھا تو ان دونون کو دیکھ کر ہنسے لوگون نے پوچھا اے ابا عبدالرحمن آپ کیون ہنسے بولا
سے تعجب کیا جا در لٹکانے والے کیطرف تو اللہ دیکھتا نہین اور دوسرے کی اللہ نماز قبول نہین کرتا ہیثمی نے
حدیث کی اسناد مین عبداللہ اور قتادہ کے درمیان انقطاع ہے اور اسکے راوی ثقہ ہین (۱۳۵) طبرانی
کبیر مین عبادہ بن صامت رضے اللہ تعالی عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب بندہ وضو کرتا ہے
اچھا وضو کرتا ہے پھر نماز کیطرف اٹھتا ہے اور اسکا رکوع اور سجود پورا کرتا ہے اور اس کی قرات بھی پوری
تو نماز کہتی ہے اللہ تجھے حفاظت مین رکھے جیسے تو نے مجھکو محفوظ رکھا پھر اس نماز کو آسمان کیطرف اٹھا
اور اسکے واسطے روشنی اور نور ہوتا ہے اور اسکے لیے آسمان کے دروازے کھل جاتے ہین اور جب
نہین کرتا اور رکوع اور سجود اور قرات کو پوری طرح ادا نہین کرتا تو نماز کہتی ہے اللہ تجھے [illegible]

...ہیں کہ اسکی طرف چڑھائی جاتی ہے اور اسکے لیے آسمان کے دروازے کھلتے ہیں
...طرح پرانا کپڑا لپیٹتے ہیں پھر وہ نماز اس نمازی کے منہ پر ماری جاتی ہے
...ہیثمی نے کہا اسکو علی بن مدینی اور عجلی نے اور ضعیف کہا اسکو ایک جماعت نے اور اسکے
(۱۳۶) طبرانی نے کبیر میں زید بن جبیر سے کہ ابن عمر رضہ نے ایک جوان آدمی کو دیکھا کہ وہ نماز
...نماز میں درازی کی تھی تو عبداللہ بن عمر رضہ نے کہا اسکو کون پہچانتا ہے ایک مرد بولا میں پہچانتا
...عبداللہ بن عمر رضہ نے فرمایا اگر میں اسکو جانتا تو میں اسکو امر کرتا کہ رکوع اور سجود کو لمبا کیا کرے میں رسول اللہ صلی اللہ
...سے سنا ہے فرماتے تھے بندہ جب نماز پڑھنے کے لیے اٹھتا ہے تو اسکے گناہ لاکر اسکے سر اور کاندھوں پر لادے
...جب رکوع کرتا ہے اور سجدہ کرتا ہے وہ گناہ گر جاتے ہیں ہیثمی نے کہا اس میں عبداللہ بن صالح لیث کا کاتب
...عبدالملک بن شعیب بن لیث نے کہا عبداللہ بن صالح ثقہ ہے مامون ہے اور اسکو ایک جماعت نے ضعیف کہا جیسا امام
...(۱۳۷) طبرانی نے کبیر میں علقمہ سے کہا میں مسجد میں آیا تو میں نے عبداللہ بن مسعود کو نماز پڑھتے پایا پھر
...رکوع کیا اور میں نے سورۂ اعراف شروع کی تو میں سورۂ اعراف سے عبداللہ کے سجدہ کرنے سے پہلے فارغ
...ہیثمی نے کہا اسمیں یحیی بن علا کذاب ہے رکوع کی صفت کا بیان (۱۳۸) طبرانی نے کبیر میں ابن عباس رضہ
...رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب رکوع کرتے تو برابر ہو کر ٹھہرے ہوتے اسطرح کہ اگر آپکی پشت (مبارک) پر پانی
...جاتا تو پانی ٹھہر جاتا ہیثمی نے کہا اسکے راوی ثقہ ہیں (۱۳۹) عبداللہ بن احمد رضہ نے علی بن ابیطالب رضہ سے کہا
...صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب رکوع کرتے اگر آپکی پشت مبارک پر پانی کا کٹورہ رکھا جاتا تو نہ الٹتا ہیثمی نے کہا
...احمد نے کہا میں نے حدیث کو اپنے باپ کی کتاب میں پایا اور اسمیں ایک راوی مجہول ہے اور سند
...میں اختلاف ہے (۱۴۰) سجود کے بیان میں طبرانی نے کبیر میں عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ
...صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میں سات جوڑوں پر سجدہ کرتا ہوں اور بال اور کپڑے نہیں سمیٹتا ہیثمی
...میں ابراہیم متروک ہے (۱۴۱) ابو یعلی نے سعد بن ابی وقاص رضہ سے کہا بندہ کو حکم ہوا ہے کہ اپنے وجود
...چہرہ کو اپنے سونہہ پر اور دونو ہاتھوں پر اور دونو گھٹنوں پر اور دونو پاؤں پر ان میں سے جسکو زمین پر رکھے
...کہا اس میں موسی بن محمد بن حیان ہے جسکو ابوزرعہ نے ضعیف کہا ہے اور ذہبی نے اسکو
...ترجمہ عفا اللہ عنہ کہتا ہے یہ مضمون صحیح حدیثوں میں ثابت ہے جو بخاری مسلم میں موجود ہیں
...رضہ سے کہا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی غلبوں کی سفیدی دیکھی اور آپ سجدہ

Marfat.com

مین تھا ہیثمی نے کہا اسمین ابن لہیعہ ہے جسمین کلام ہے (۱۴۳) امام احمد
کتابون مین جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
کو اپنے پہلوؤن سے اسقدر جدا رکھتے) کہ آپکی مبارک بغلون کی سفیدی ظاہر ہوتی ہیثمی نے کہا
راوی ہین (۱۴۴) امام احمد نے براء رضہ سے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
تھا ہیثمی نے کہا اسکے راوی صحیح کے راوی ہین (۱۴۵) ابو یعلے نے اور طبرانی نے
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی پیشانی (مبارک) پر سجدہ کرتے تھے سمیت ہاتھ مبارک کے بالون
عبداللہ بن ابی مریم ہے اور وہ بسبب اپنے اختلاط کے ضعیف ہے (۱۴۶) عبداللہ بن ابی اوفی رضہ سے
اللہ علیہ وآلہ وسلم مگڑی کے پیچ پر سجدہ کرتے تھے ہیثمی نے کہا اسمین سعید بن عنبسہ ہے اگر یہ راوی ثقہ ہے
اگر یہ راوی نہین ہے تو مین اسکو نہین پہچانتا (۱۴۷) طبرانی نے کبیر مین عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ سے
ایک مرد پر گذری جو سجدہ کر رہا تھا اور اسکے سر کے بال بندھے ہوئے تھے تو عبداللہ نے اسکے سر کو کھولدیا جب سلام پھیرا تو
عبداللہ نے کہا (پھر) بال نہ باندھنا اسلیے کہ بال (بھی) سجدہ کرتے ہین اور تیرے لیے بھی بال کے برابر اجر ہے
مینے اسلیے باندھے ہے کہ خاک آلودہ ہوجاوین فرمایا تیرے واسطے انکا خاک آلودہ ہونا اچھا ہے ہیثمی نے کہا اسکے
ثقے ہین (۱۴۸) طبرانی نے کبیر مین کثیر بن سلیم سے کہا مین نے انس بن مالک کو دیکھا کہ وہ اپنی مگڑی پر سجدہ
تھا ہیثمی نے کہا اسمین کثیر بن سلیم ضعیف ہے اور یہ وہی ہے جسکو کثیر بن عبداللہ کہتے ہین انس سے وہ روایت
جو اسکی حدیث سے نہین ہے انس کے نام پر حدیثین بناتا ہے اور اللہ بہتر جانتا ہے اور ابن حبان نے اسکو ثقہ
نہین کہا (۱۴۹) طبرانی نے کبیر مین واثلہ بن اسقع رضہ سے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا
پیشانی پر جب تک نماز سے فارغ نہ ہو ہاتھ نہ پھیرے اور اگر اپنی پرڑیون سے پسینہ دور کرے
فرشتے نمازی پر درود بھیجتے ہین جب تک سجود کا اثر اسکی دو آنکھون کے درمیان
ایوب بن مدرک کذاب ہے (۱۵۰) طبرانی نے کبیر اور اوسط مین ابن
وسلم نے فرمایا جو شخص پیشانی کے ساتھ اپنا ناک زمین پر نہ لگاوے
نے کہا اسکے راوی ثقے ہین اگرچہ بعض مین بسبب تشیع ہونے کے
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اللہ اس شخص کی نماز
نے کہا اسمین سلیمان محمد بافلانی متروک ہے (۱۵۲) طبرانی

اور ابن ابی شیبہ اور ابن حبان نے بھی نکالا اور ان دونون حدیثون
ان کو بائین پاؤن کے بچھانے اور داہنے پاؤن کے کھڑا رکھنے کے تشہد اخیر مین بھی قائل
اور قاسم اور مؤید باللہ اور ابو حنیفہ اور اسکے اصحاب اور ثوری اور کہا امام مالک
تشہد اخیر مین تورک کرے یعنی ران پر بیٹھے اور امام احمد بن حنبل نے کہا تورک اسی نماز
دو التحیات ہون اور پہلون مے دلیل اس حدیث سی جسکو ترمذی نے نکالا اور کہا حسن صحیح
کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم التحیات کے لیے بیٹھی پہر بایان پاؤن بچھایا اور داہنے
طرف متوجہ کی آخر حدیث تک اور حضرت عائشہ رض کی آیندہ حدیث سے اور ان دونون حدیثون
سے استدلال کیوجہ یہ ہے کہ ان کے راویون نے تشہد کے جلوس کی یہ صفت بیان کی
اول کے ساتھہ مقید نہین کیا اور انکا اسی پر اقتصار کرنا اور تشہد اول یا تشہد اخیر کے ساتھہ مقید کرنا
دونو تشہدون مین مشروع ہے اور اگر یہ ہیئت تشہد اول سے مختص ہوتی تو تشہد اخیر کے لیے کوئی
کرتے اور اسکو کبھی نہ چھوڑتے اور پھر ایسی حالت مین کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نماز کا حال
بیان کر رہے ہین انکی تعلیم کا اس شخص کو جسنے نماز کو بری طرح ادا کیا تو معلوم ہوا کہ یہ ہیئت دونو
ہے شوکانی نے کہا ممکن ہے کہ یہ جلسہ جسکی ہیئت ابو حمید رض (ساعدی) نے اس حدیث مین بیان
ابو حمید ساعدی رض کی حدیث آیندہ کی دلیل سے اسلیے کہ اس نے اس مین تشہد اول کی ہیئت بھی
تشہد اخیر کی ہیئت بیان کی ہے اور اس مین (ران پر بیٹھنا) ذکر کیا ہے اور ابو حمید ساعدی
صفت پر اقتصار کرنا اسکے منافی نہین ہے جو اسی سے دوسری روایت مین ثابت ہو چکا
ثابت ہے اور اس ٹکڑے پر اقتصار کرنے سے تشہد اخیر کے بیان کا اہمال نہین
صفت کے لیے اسلیے کہ بسا اوقات انہون نے اتنے ٹکڑے پر اقتصار کیا
حدیث جو یہان مذکور ہوئی کہا جا سکتا ہے کہ یہ حدیث مبین ہے اس روایت سے
باب مین رفاعہ کی روایت اس باب کی رفاعہ رض کی روایت کا بیان ہے اور دلائل اور
جو ان لوگون نے جو تشہد اخیر مین تورک کی مشروعیت کے قائل
تشہد اخیر مطلقاً محمول ہین جمعاً بین الادلہ کیونکہ یہ دونو حدیثین مطلق
ساعدی کی حدیث مقید ہے اور مطلق کا مقید

...ہیثمی نے کہا اسمین عبید بن محمد محاربی ہے ابن عدی نے کہا اسکی منکر حدیثین ہین ابن ابی ذہب ...سے بھی اسی قسم کی ہے (۱۵۳) طبرانی نے اوسط مین ابوہریرہ رضہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ...ن سے کون نماز پڑہی اور مینے آپکی (مبارک) پیشانی اور ناک کی نوک پر (مٹی اور کیچڑ کا) اثر دیکھا ہیثمی نے کہا ...بن عبدالعزیز ضعیف ہے مترجم عفا اللہ عنہ کہتا ہے یہ مضمون صحیح حدیث مین ثابت ہے جسکو بخاری رح نے ...ب مختلف مواضع مین ابوسعید خدری رضہ کی روایت سے بیان کیا اور یہ حدیث ابوسعید خدری رضہ کی تیسری ...ے کہ آخر مین گندی جسپر بخاری رح نے باب باندہا باب السجود علی الانف والطین (۱۵۴) طبرانی نے کبیر مین ابن ...کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب تو نماز پڑہی تو اپنے ہاتہہ نہ بچہا درندے کیطرح اور اپنی دونو ...ہتہیلیون کو بچہا کر اور اپنی کہنیون کو پہلوؤن سے جدا رکہہ ہیثمی نے کہا اسکے راوی ثقہ ہین (۱۵۵) طبرانی نے ...بن عبداللہ بن مسعود رضہ سے کہا جب تیرا ایک ہاتہہ اسجدہ کرے تو لیٹ کر سجدہ نہ کرے اور نہ رانون پر بیٹہکر کیونکہ جب وہ ...ی طرح سجدہ کریگا تو اسکا ہر ایک جوڑ سجدہ کرے گا ہیثمی نے کہا اسکے راوی صحیح کے راوی ہین سجود کی فضیلت ...یان (۱۵۶) طبرانی نے کبیر مین اور بزار نے عبداللہ بن مسعود رضہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا بندہ ...ے کے بہت نزدیک سجدہ مین ہوتا ہے ہیثمی نے کہا اسمین مروان بن سالم ضعیف ہے اور اسکی حدیث کا ایکبار ...ہے رکوع اور سجود مین کیا کہے (۱۵۷) امام احمد اور ابویعلے اور بزار اور طبرانی نے اوسط مین عبداللہ بن مسعود رضہ ...ہا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سورۂ اذا جاء نصر اللہ والفتح نازل ہوئی تو آپ جب اس سورت کو پڑہتے تکبیر کہتے ...ب رکوع کرتے فرماتے سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ...اللہ تو پاک ہے اور مین تیری تعریف کرتا ہون یا اللہ مجھکو معاف کر بیشک تو رجوع کرنے والا مہربان ہے ہیثمی نے کہا ...ن کے اسناد مین ابوعبیدہ اپنے باپ سے روایت کرتا ہے اور ابوعبیدہ نے عبداللہ بن مسعود رضہ سے نہین ...ن کے راوی صحیح کے راوی ہین حماد بن ابی سلیمان کے سوا اور وہ ثقہ ہے لیکن مختلط ہوگیا تہا (۱۵۸) ...کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے رہنے کی میرے ہان باری تہی تو آپ چلے گئے ...کے پاس گئی مین نے غیرت کہا کر نکلی مین کیا دیکہتی ہون کہ آپ سجدہ کر رہے ہین ...سنا آپ فرما رہے تہے يَجْعَلُ لَكَ سَوَادِيْ وَجِمَالِيْ وَاَمَنُ بِكَ فُؤَادِيْ ...لَى نَفْسِكَ اَعْظَمُ وَتَرْجُوْ لِكُلِّ عَظِيْمٍ فَاغْفِرِ الذَّنْبَ الْعَظِيْمَ یعنے تیرے واسطے

میرے وجود نے سجدہ کیا اور میرے بدن نے اور میرے ساتھ میرا
جان پر ظلم کیا ای عظیم جس سے ہر امر عظیم (کی کشف کیے) ہم گمان ہے میرے
صدیقہ رضہ نے فرمایا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا
گھر سے نکالا عائشہ رضہ نے کہا میں نے گمان کیا تھا کہ آپ نے
معافی مانگ جبرئیل علیہ السلام میرے پاس آئے اور انہوں نے مجھکو حکم کیا کہ میں ان
سنا تو میں انکو اپنے سجود میں کہا جو شخص ان کلمات کو (سجود میں) کہتا ہے وہ اپنا سر
گمان کرتا ہوں کہ آپنے یہ کلمہ فرمایا ہیثمی نے کہا اسمیں عثمان بن عطا خراسانی ہے جسکو دحیم نے
مسلم اور ابن معین وغیرہم نے اسکو ضعیف کہا (۱۵۹) طبرانی نے کبیر میں ابو مالک اشعری سے کہ رسول اللہ صلی اللہ
وسلم نے نماز پڑھی جب آپنے رکوع کیا تو فرمایا سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ یعنے میں اللہ کی پاکی بولتا ہوں اور اسکی
کرتا ہوں تین بار یہ کلمہ فرمایا پھر (رکوع سے) اپنا سر اٹھایا ہیثمی نے کہا اسمیں شہر بن حوشب ہے جسمیں کچھ گفتگ
اور بہت نے اسکو ثقہ کہا ہے (۱۶۰) طبرانی نے کبیر میں معاویہ بن ابی سفیان رضہ سے کہا میں رسول اللہ صلی اللہ
وسلم کو تاکتا رہا اور میں نے آپکی طرف کان کیے تو آپ نماز میں بہت فرمایا کرتے سُبْحَانَ رَبِّ الْعَالَمِ
جہانوں کا مالک پاک ہے ہیثمی نے کہا اسمیں صدقہ بن عبداللہ سمین ہے جسکو بخاری اور مسلم وغیرہما نے
ابو حاتم اور دحیم وغیرہما نے اسکو ثقہ کہا (۱۶۱) طبرانی نے کبیر میں عبداللہ بن زیاد اسدی سے آپ
رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ وہ رکوع میں پڑھ رہے تھے لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ میں نے گناہوں سے بچنا
ہے اور نیکیوں کی توفیق نہیں ہے مگر اللہ کی مدد کے ساتھ ہیثمی نے کہا اسکے راوی صحیح کے
کبیر میں عبدالرحمن بن یزید سے کہا عبداللہ بن مسعود رضہ (نماز میں) ایکبار اٹھے
جب ارادہ کرتے سجدہ کرنیکا اور کہتے اپنے سجدے میں لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ
تیری خدمت میں موجود ہوں ہیثمی نے کہا اسکے راوی صحیح کے
اور شداد بن الہاد سے انہوں نے عبداللہ بن مسعود سے ان دونوں سے
کیا ابو الاسود نے کہا عبداللہ سجود میں سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ
کوئی رب نہیں ہے کہتا اور شداد نے کہا عبداللہ سجود میں کہتا
سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے ہیثمی نے کہا اسکے

(۱) طبرانی نے [illegible] روایت کرتا ہے اپنے باپ سے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ
[illegible] فرمایا نہین ہے کوئی بندہ کہ سجدہ کرے پھر کہے (اپنے سجدے مین) رَبِّ اغْفِرْ لِی یعنے اے
[illegible] پھر کر سر اٹھاوے اسکے گناہ معاف ہو جاتی ہین ہیثمی نے کہا اسکو طبرانی نے کبیر مین محمد بن جابر سے
[illegible] ابو مالک سے اور مین نہین جانتا کہ ان دونو کا کسنے ترجمہ لکھا (۱۶۵) طبرانی نے کبیر مین عمرو بن دینار سے
[illegible] مسعود رضہ فرماکرتے اظہار کرو اپنی حاجتین فرض نماز و نیز ہیثمی نے کہا عمرو بن دینار نے عبداللہ بن مسعود رضہ
[illegible] اور اسکے باقی راوی ثقہ ہین (۱۶۶) امام احمد نے عبدالرحمن بن غنم سے کہ ابو مالک اشعری نے اپنی قوم کو جمع کیا اور
[illegible] اشعریون کی جماعت جمع ہو جاؤ اور اپنی عورتون اور اولاد کو جمع کرو مین تمکو سکھاؤنگا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
[illegible] کی نماز پھر اشعری جمع ہو گئے اور انہون نے اپنی عورتون اور بیٹون کو جمع کیا اور انکو دکھایا کہ آپ کسطرح وضو
[illegible] تھے پھر وضو کو اپنی جگہہ مین نگاہ کیا یہانتک کہ زوال ہوا اور سایہ ٹوٹ گیا اٹھا اور اذان دی اور مردون نے صف
[illegible] اور بچون نے صف باندھی مردون کے پیچھے اور عورتون نے صف باندھی بچون کے پیچھے پھر نماز کی تکبیر کہی
[illegible] پڑھے اور تکبیر (تحریمہ) کہی فاتحۃ الکتاب پڑھی اور ایک سورت پھر تکبیر کہی اور رکوع کیا پھر کہا سبحان اللہ و
[illegible] تین بار پھر کہا سمع اللہ لمن حمدہ اور برابر ہو کر کھڑا ہو گیا پھر تکبیر کہی اور سجدے مین گیا پھر تکبیر کہی اور سر اٹھایا پھر تکبیر کہی
[illegible] دوسرا) سجدہ کیا پھر تکبیر کہی اور اٹھکر کھڑا ہو گیا تو ابو مالک کی پہلی رکعت مین چھ تکبیرین ہوئین اور تکبیر کہی جب
[illegible] رکعت کیطرف اٹھا جب نماز پوری کر چکا تو اپنے لوگون پر متوجہ ہوا اور بولا میری تکبیر کو یاد رکھو اور میرے رکوع
[illegible] سجود کو سیکھو کیونکہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نماز ہے جو مجھکو پڑھاتے تھے انکی اس گھڑی مین اور حدیث کو ذکر کیا
[illegible] حدیث زہدی البتہ مین انشاء اللہ تعالی آویگی اور امام احمد کی دوسری روایت مین ہی ہے ابو مالک نے ظہر کی نماز پڑھی
[illegible] الکتاب پڑھی ہمارے پیچھے بائیس تکبیرین کہین اور ایک روایت مین ہی امام احمد کی پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ آپ
[illegible] رکعتون کی قیام اور قرارت مین برابری کرتے تھے لیکن پہلی رکعت کو باقی کی تین رکعتون سے دراز کرتی تا کہ
[illegible] جاوین اور تکبیر کہتے جب سجدہ کرتے اور تکبیر کہتے جب دو رکعتون سے اٹھتے جب بیٹھے ہوئے ہوتے ہیثمی
[illegible] دونو حدیثون کو امام احمد نے روایت کیا اور طبرانی نے اوسط مین سے بعض روایتین کبیر مین بیان کین اور ان
[illegible] شہر مین مرغوب ہے اور اسمین کچھ مضائقہ نہین ہے اور وہ انشاء اللہ ثقہ ہے (۱۶۷) امام احمد نے ابن القاسم
[illegible] بن ابی زی کے پاس بیٹھا تو اسنے کہا کیا مین تمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نماز نہ دکھاؤن
[illegible] اور تکبیر (تحریمہ) کہی پھر قرارت پڑھی پھر رکوع کیا اور اپنے دونو ہاتھہ دونو گھٹنو پر رکھے

یہانتک کہ ہر ایک جوڑ اپنی اپنی جگہ پر قرار پکڑ لے پھر سر اٹھا یہانتک کہ ہر ہڈی اپنی اپنی جگہ
اٹھا یہانتک کہ ہر ہڈی نے اپنا مکان لیا پھر (دوسرا سجدہ) کیا یہانتک کہ ہر ایک
پھر دوسری رکعت مین بھی ایسا ہی کیا جیسی پہلی رکعت مین کیا پھر کہا اصطخ نہی
نماز ہیثمی نے کہا اسکے راوی ثقہ ہین (۱۶۸) براء نے بریدہ رضی اللہ عنہ سے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
اے بریدہ جب تو نماز شروع کرے تو کہہ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ
ظَلَمْتُ نَفْسِي فَاغْفِرْ لِي إِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ یعنے تو پاک ہے یا اللہ مین تیری تعریف کرتا
گناہون سے پھرنا نہین ہے اور نیکیون کی توفیق نہین ہے مگر اسکی مدد کے ساتھ نہین ہے کوئی معبود
میںنے اپنے نفس پر بے انصافی کی سو تو مجھکو معاف کر کیونکہ گناہون کو کوئی معاف نہین کرتا تیرے سوا اور پھر
مین سے جو آسان ہو اور رکوع کرے پھر کہو سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ یعنے پاک ہے میرا پروردگار عظمت والا تین
بار اور جب تو رکوع سے (سر اٹھاوے تو کہہ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْءَ السَّمٰوٰتِ
مِلْءَ الْأَرْضِ وَمِلْءَ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ یعنے اللہ سنتا ہے اسکی (دعا) جو اسکی تعریف کرتا ہے یا اللہ ہمارے
تیرے ہی واسطے تعریف ہے آسمان کی پرائی کے برابر اور زمین کی پرائی کے برابر اور پرائی اسچیز کی جو تو چاہے کسی چیز سے
بعد پھر جب تو سجدہ کرے تو کہہ سبحان ربی الاعلی تین بار (پھر کہہ) سَجَدَ وَجْهِيَ لِلَّذِي خَلَقَهُ وَشَقَّ سَمْعَهُ
تَبَارَكَ اللّٰهُ أَحْسَنُ الْخَالِقِينَ یعنے میرے منہ نے اس ذات کے لیے سجدہ کیا جسنے اسکو پیدا کیا اور اسکے کان
اور آنکھین بنائین سو بڑی برکت اسکی جو سب سے بہتر ہے بنانیوالا پھر جب تو سجدہ سے (سر اٹھاوے تو کہہ
اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي وَاهْدِنِي وَارْزُقْنِي إِنِّي لِمَا أَنْزَلْتَ إِلَيَّ مِنْ خَيْرٍ فَقِيرٌ یعنے اے میرے پروردگار
معاف کر اور مجھپر رحم کر اور مجھے ہدایت کر اور مجھے روزی دے بیشک مین جو تو نے میری طرف اتارا
محتاج ہون اور جب تو اپنی نماز مین بیٹھے تو اللہ کی ایک ہونیکی شہادت اور میری رسالت کی اقرار
چھوڑنا اور مجھپر اور سب اللہ کے پیغمبرون پر درود بھیجنا اور اللہ کے نیک بندون پر سلام
بن احمد عزرمی ہے اسکو دارقطنی نے ضعیف کہا اور اسمین جابر جعفی بھی ضعیف ہے (۱۶۹) براء
رضی اللہ تعالی عنہ سے کہا معاذ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پاس آیا پھر جب (اپنے
لوگون کی امامت کراتا اور بنی سلمہ کا ایک مرد جسکو سلیم کہتے تھے معاذ کے ساتھ نماز پڑھی
اپنے لوگون کے پاس جانے سے رک گیا تو سلیم نے اکیلی ہی نماز پڑھ لی اور گیا

...ا کیا تو بھائی نے اسکی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خبر دی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
...ی کو بھیجا کہ اسکا سبب پوچھے سلیم نے کہا میں مرد ہون کہ دن بھر کام کرتا ہون جب میں شام کرتا
...کرتا ہون دکھیون میں اور معاذ ہم پر دیر کرکے آتا ہے جب اُسنے دیر کی تو مینے نماز پڑھ لی اور میں گھر چلا گیا
...صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب تو نے نماز پڑھی تو تو نے کیا کیا سلیم بولا مینے فاتحۃ الکتاب اور اسکی
...ی پھر جو میسر ہوا اور مینے تشہد پڑھا اور مینے جنت کا سوال کیا اور دوزخ سے پناہ چاہی اور رسول اللہ صلی اللہ
...ہ وسلم دیکھا پھر میں چلا گیا اور مجھے نہ آپ جیسا سوال کرنا اور پناہ مانگنا آتا ہے اور نہ معاذ جیسا تو رسول
...علیہ وآلہ وسلم ہنسے اور فرمایا اور ہم بھی اور معاذ بھی یہی جنت کا سوال کرتے ہین اور دوزخ سے پناہ طلب کرتے
...معاذ کیطرف آدمی بھیجا کہ فتنہ برپا کرنے والا نہ بن کہ تو لوگون کو بہلا دے انکے پاس جاکر انکے سونے سے
...نماز پڑھا کر پھر سلیم نے کہا تو دیکھیگا کہ اے معاذ کل جب ہم دشمن کا مقابلہ کرینگے تو کیسے نکلے گا اور میں
...ون گا کہا پھر سلیم رمضان کے دن نکلا حالیکہ اپنی تلوار کو ننگا کرنے والا تھا اور کہتا تھا اے معاذ آگے بڑھ
...آگے بڑھا اور سلیم آگے ہوا اور لڑا یہانتک کہ مارا گیا تو جب سلیم کا معاذ کے نزدیک ذکر آتا معاذ کہتا سلیم نے
...ے (وعدہ) سچا کیا اور معاذ نے جھوٹ بولا ہیثمی نے کہا تینے جابر سے کہا صحیح بخاری میں اسکے سوا اور
...حدیث ہے اور اسکے راوی صحیح کے راوی ہین سوا معاذ بن عبداللہ بن حبیب کے اور وہ بھی ثقہ ہے اسین
...ہین ہے (۱۷۰) بزار نے اور طبرانی نے کبیر میں کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمکو ظہر کی نماز پڑھاتے
...ج ڈھلتا اور اگر میں اپنی کروٹ کو دھوپ میں کرتا تو دھوپ اسکو پکا دیتی پھر پہلی رکعت کو دراز کرتے پھر
...رکعت میں) کھڑے رہتے قرأت کرتے جب تک لوگون کے آنیکی آہٹ سنتے پھر رکوع کرتے پھر دوسری رکعت
...پھر رکوع کرتے کہ وہ رکوع پہلے رکعت کے رکوع سے ذرا کم ہوتا پھر تیسری اور چوتھی رکعت پڑھتے کہ وہ دوسری
...چھوٹی تھین اور مغرب کی نماز اسوقت پڑھتے جب کہنے والا کہتا کہ سورج ڈوب گیا یا نہین اور مغرب کی
...کو لمبا کرتے اور دوسری رکعت کو پہلی رکعت سے ذرا کم اور تیسری رکعت کو دوسری سے کم اور عشا
...کرتے ہیثمی نے کہا اسمین طرفہ حضرمی ہے ازدی نے کہا اسکی حدیث صحیح نہین ہے اور
...کہا گیا ہے کہ وہ مجہول ہے (۱۷۱) بزار نے ابوسعید خدری رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت
...فرمایا کیا میں تمکو وہ عمل نہ بتلاؤن جو گناہون کو دور کرے اور نیکیان زیادہ کرے
...فرمایا پوری طرح وضو کرنا تکلیفون میں اور مسجدونکی طرف بہت آنا جانا اور ایک

نماز کے پیچھے دوسری نماز کی انتظاری کرتی فرشتے
اسپر رحم کر پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب تم
بند کر دیں تمکو اپنی پیٹھ کے پیچھے سے دیکھتا ہون جب امام اللہ اکبر کہے تو
رکوع کرو اور جب امام سمع اللہ لمن حمدہ کہے تو کہو اللھم ربنا لک الحمد اور
صفین پہلی صفین ہین اور انکی بری صفین پچھلی صفین ہین اور عورتون کی بہتر صفین پچھلی صفین ہین اور
ماجہ نے بھی اسحدیث کا ایک ٹکڑا روایت کیا اور اسمین عبداللہ بن محمد بن عقیل سے اور
نے تمامہ روایت کیا اور ابو یعلے نے اختصار کے ساتھہ (۱۲۱۱) بزار نے دائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس حاضر ہوا اور آپ ایک برتن لائے گئے جسمین پانی تہا پھر آپنے اپنے داہنے ہاتھہ
پانی ڈالا (یعنے تین بار ہاتھہ دہویا) پھر اپنا داہنا ہاتھہ برتن مین ڈالا اور اسکے ساتھہ اپنا بایان ہاتھہ تین بار دہویا
داہنا ہاتھہ پانی مین ڈالکر پانی مین سے ایک چلو بھرا اور کلی کی اور تین بار ناک مین پانی ڈالا اور تین بار ناک
پھر اپنے دونو ہاتھہ برتن مین داخل کیے پھر ان دونو کو منہ کیطرف اٹھایا پھر اپنے منہ کو تین بار دہویا اور
کے اندر کو بھی دہویا اور اپنی دونو انگلیان (دونو ہاتھون کے دونو سبابہ کانون مین) داخل کین اور
کیا اور ڈاڑہی کے باطن کا تین بار پھر داہنا ہاتھہ برتن مین داخل کیا پھر اسکے ساتھہ اپنے داہنا ہاتھہ
تک تین بار پھر بائین ہاتھہ دہوئی داہنے ہاتھہ کے ساتھہ کہنی تک پھر تین بار اپنے سر کا مسح کیا اور
کانون کے ظاہر تین بار اور اپنی گردن کے ظاہر کا اور مین گمان کرتا ہون اور آپنے اپنی
تین بار مسح کیا پھر اپنے داہنے ہاتھہ کے ساتھہ داہنا پاؤن دہویا تین بار اور انگلیون مین خلال کیا
تک پہونچایا یا پھر ساق تک پھر بایان پاؤن بھی اسی طرح دہویا پھر پانی کا ایک چلو بھرا
کنارون سے پانی بہ گیا اور فرمایا یہ پورا وضو ہے وائل نے کہا اور
عصار کو پہونچا ہو پھر آپ مسجد کو گئے اور محراب کی جگہہ مین داخل ہوئے
اور آپکے داہنے اور آپکے بائین پھر آپنے اپنے دونو ہاتھہ کانون تک
رکہا اور سینے کے پاس پھر قرأت کو شروع کیا پھر الحمد کو اخیر تک
کہ ان لوگون نے آپکی آمین کا آواز سنا جو آپکے پیچھے تھے
رکوع کی تکبیر کہنے کے واسطے اٹھایا پھر رکوع کیا پھر

[illegible] کہ اگر اسپر پانی کا پیالہ رکھا جاتا تو نہ الٹتا پھر رسول
[illegible] فرمایا سمع اللہ لمن حمدہ پھر کانوں کی لو تک ہاتھ
[illegible] کانوں کی لو تک اٹھایا پھر اپنے ہاتھ کو زمین پر رکھا
[illegible] دونو ہاتھوں اور سر کو قوس کی شکل بنایا اور اپنے بائیں ران کو
[illegible] دن کی انگلیوں کو اور اپنا سر اٹھایا اور دونوں ہاتھوں کو تکیہ
[illegible] اپنے گھٹنے اور کچھ ران پر اور انگلی کے ساتھ حلقہ
[illegible] اور ہاتھوں کو بھی کانوں کی لو تک اٹھایا اور کھڑے ہو گئے
[illegible] ایسا ہی کیا جیسا پہلی رکعت میں کیا پھر تشہد کے لیے
[illegible] اپنے بائیں طرف کے کندھے مبارک کی سفیدی نظر آئی اور بائیں طرف
[illegible] مبارک کی سفیدی دکھائی دینے لگی ہیثمی نے کہا میں کہتا ہوں صحیح میں اس
[illegible] ہے بخاری نے کہا اس میں نظر ہے اور ذہبی نے کہا اسکی منکر
[illegible] ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا پہلی چیز جو اس امت سے
[illegible] تک کہ تم اس میں کوئی خشوع کرنیوالا نہ دیکھے گا ہیثمی نے کہا اسحدیث
[illegible] رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا پہلے
[illegible] عمران بن داؤد قطان سے ضعیف کیا اسکو ابن معین اور نسائی
[illegible] ابو عبیدہ نے کہ عبداللہ بن مسعود رضہ جب نماز کی طرف اٹھتے تو اس
[illegible] ابو عبیدہ نے اپنے باپ عبداللہ بن مسعود رضہ سے
[illegible] بن مسعود رضہ جب نماز پڑھتے تو یوں ہو جاتے جیسے کپڑا
[illegible] نے کہا اسحدیث کے راوی ثقہ ہیں لیکن سلیمان اعمش نے
[illegible] بن مسعود رضہ سے کہا نماز میں آہستہ کرو اور اطمینان کرو ہیثمی
[illegible] طبرانی نے کبیر میں عبداللہ بن مسعود رضہ
[illegible] اور جب کسی قوم کے ساتھ)
[illegible] عبداللہ بن مسعود رضہ نے قنوت پڑھا اور عمر رضہ نے اور نہ

Marfat.com

عثمان رضی اللہ عنہ کے

سب لوگون مین

اسحدیث مین کچھ کلام

قنوت کرنا ایک دوسرے

مین فوت ہوگئی اور اسحدیث

اور لوگون کے کہنے کہ

علیہ وآلہ وسلم ایک مہینہ

ہیثمی نے کہا اسکو ابویعلی اور بزار اور

طبرانی نے کبیر مین

یہ کام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اٹھانا یہ بھی بدعت ہے رسول اللہ صلی اللہ

اٹھانے ہیثمی نے کہا اس

ے اور ثقہ کہا اسکو ابویعلی اور

توانہون نے قنوت نہین

تھے ہین (۱۸۲) طبرانی نے

قنوت پڑھتے

نماز مین وتر کے سوا قنوت

بن عبداللہ سے کہ

سے فارغ ہوتے تو

بددعا کی اور

بن ابی بکر سے

اللہ علیہ

Marfat.com

[illegible] اسوقت یہ رجز کہا ؎

وَفِي سَبِيلِ اللّٰهِ مَا لَقِيتِ

[illegible] تکلیف ہوئی اللہ کی راہ مین ہوئی اور رسول اللہ صلی اللہ
[illegible] صبح کی نماز پڑہی تو جب پہلی رکعت کا رکوع کیا تو
[illegible] خلاصی کو سے یا اللہ ہشام کے بیٹے سلمہ کو رہائی دے
[illegible] سخت التہاب کر اور اس التہاب کو انہیں سات
[illegible] بیہقی نے کہا اور یہ حدیث مرسل صحیح ہے اور اسکے راوی صحیح کے راوی
[illegible] غفاری سے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صبح کی
[illegible] کہ لحیان اور رعل اور ذکوان کو اور قبیلہ عصیہ نے
[illegible] خدا نے بچا لیا اور قبیلہ غفار کو خدا نے بخش لیا پھر رسول اللہ صلی اللہ
[illegible] کی طرف متوجہ ہو کر بیٹھے اور فرمایا اے لوگو مینے یہ کلمات
[illegible] کا حکم کیا ہیثمی نے کہا مین کہتا ہون یہ حدیث صحیح مین موجود ہی
[illegible] محمد بن اسحق مدلس ہے اور وہ ثقہ ہے اور اسکی باقی راوی
[illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کوئی فرض نماز نہ پڑہتے
[illegible] عائشہ رضہ سے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
[illegible] اس سے اپنی حاجتین مانگو ہیثمی نے کہا اسکا اسناد حسن ہے
[illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عشا کی نماز مین قنوت
[illegible] (۱۹۰) طبرانی نے اوسط مین ابن عمر رضہ سے کہا رسول
[illegible] سے پہلے پڑہتے ہیثمی نے کہا اسمین سہل بن عباس ترمذی ہے
[illegible] بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
[illegible] مفارقت کی ہیثمی نے کہا اور بزار نے بھی اسی طرح
[illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قنوت کرتے
[illegible] اور عمر رضہ قنوت کرتے رہے تا کہ فوت ہو گئے

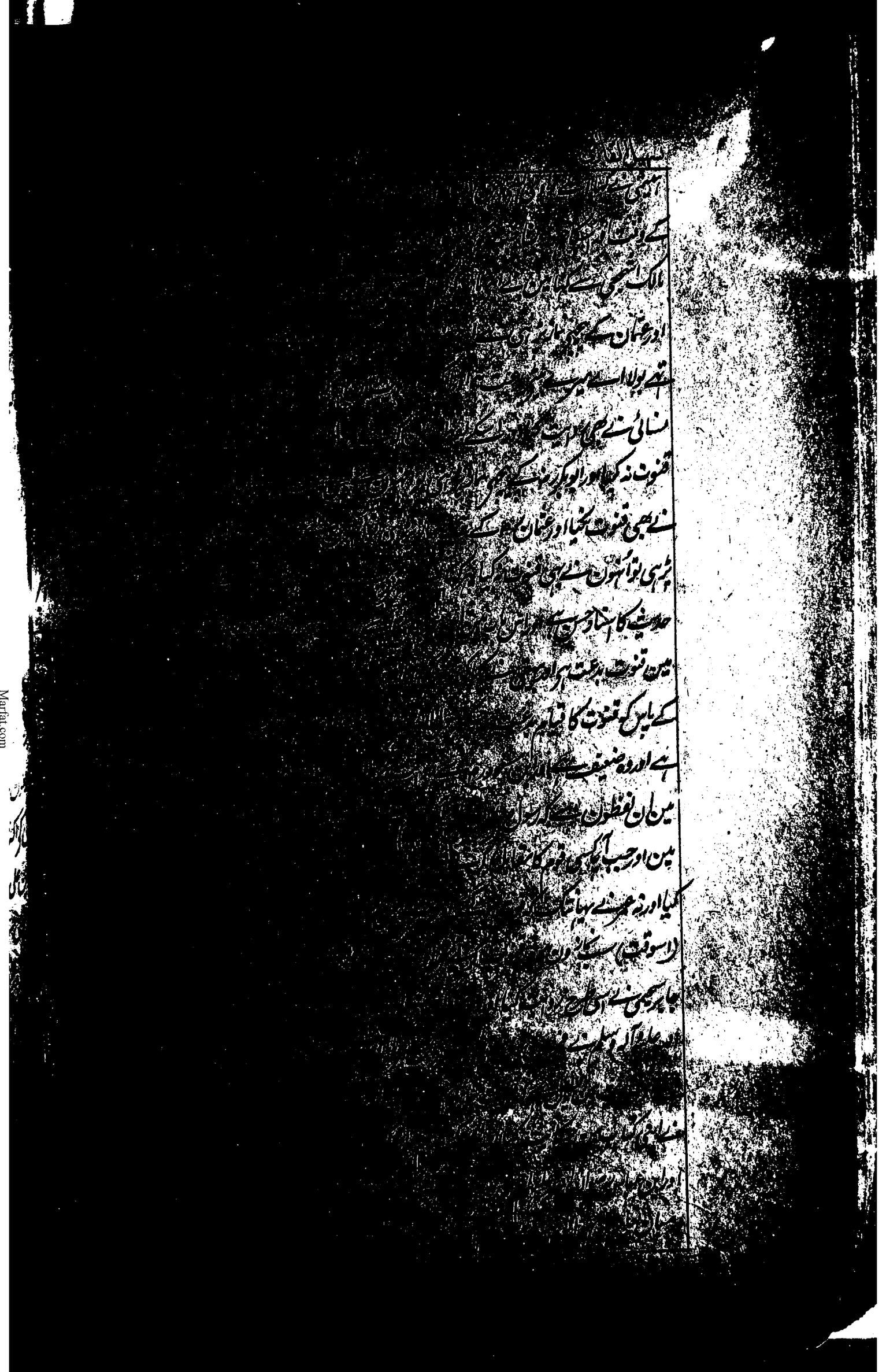

حمل کرتا ہوں ہے اور بعض

کا نماز کی صفت کے بیان کرنیکے واسطے

کیجاوے باوجود اسکے کہ اسکی صفت صفت

نے اسمین ہر دو رکعتون مین ذکر مشروع

ہے تو بعید ہے یہ بات کہ اس ہیئت کو تشہد اول سے

چکتا ہے کہ ترک کی مشروعیت تشہد اخیر مین ہیئت

کی نفی ہی تو یہ نہین ہے اگرچہ مطلق کا مقید پر حمل کرنا واجب

ہنے تمہی جنوا دیا اور جس تفصیل کیطرف امام احمد گئے ہین اسکا

جب پہلی رکعت مین بیٹھتے اور ابوداؤد کی ایک روایت مین

احمد حنبل کیطرف سے وہ عذر بیان کیا جس مین کچھ فائدہ نہین

تشہد آخر کی ایک تیسری ہیئت بیان کی اور وہ یہ کہ رسول اللہ صلی

پنڈلی کے درمیان رکھتے اور دونون پاؤن بچھاتے اور

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کبھی کبھی یہ کام کرتے

ہے یا نہین تو وجوب کے قائل ہوئے ہین عمر بن خطاب

ہادی اور قاسم اور ناصر اور مؤید باللہ اور کہا

وجوب کے قائلین نے دلیل لی ہے رسول اللہ

اس سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اور یہی ظاہر ہے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ

فرمایا) تو تیری نماز پوری ہوگئی اور تشہد

کے وجوب پر دلیل ہے کیونکہ ان

اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ

Marfat.com

سے بحر مین عبادلہ اور ابو الدرداء اور ابن مسعود
بیت کی نفی کی ہے انکا اس امر مین اختلاف ہے کہ
اسطرف گئی ہے کہ قنوت فجر کی نماز مین مشروع ہے
ت لوگون سے حکایت کیا ہے اور انکے پیچھے اس مذہب کو
کیا جن مین سے خلفاء اربعہ کو بھی گنا اور مختصر مین
صلح کو اور تابعین مین سے بارہ نفر کو اور امامون اور
ور حماد اور مالک بن انس اور اہل حجاز اور اوزاعی اور
کو سفیان ثوری ہی اس مسئلہ مین دو روایتین ہین پھر کہا کہ انکے
حسن بن حی اور سعید بن عبد العزیز تنوخی اور ابن ابی لیلی اور حسن
حکایت کیا اہل حدیث کی ایک جماعت سے جنمین ابو حاتم رازی
اور بیہقی اور خطابی اور ابو مسعود دمشقی اور خطابی نے اس مذہب کو
احمد بن حنبل رحمہ اللہ اور اسحق بن راہویہ سے اور ترمذی نے
مذہب مین کہا صبح کی نماز مین قنوت پڑھنا ہمارا مذہب ہے
حکایت کیا بحر مین اہل بیت مین سے ہادی اور قاسم
اور ابن حزم نے کہا یہ دونو کام عمدہ ہین اسکا نہ کرنا بھی عمدہ اور
ثابت کرنے پر چار نمازون مین تو اتفاق ہے یعنی
فرض نمازون سے اور فرض نمازون کے
ن اللہ تعالی آویگی اور رہا قنوت صبح کی نماز
سان مین سے بڑا اور اس کے حدیث جو آویگی انشاء
کی نماز مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے
مین ہمیشہ قنوت پڑھنا مشروع ہے یا نہین
ت کرنے سے تو ہم کہتے ہین کہ ہم بھی
ور اسکا انکار نہین ہے غایت مافی الباب یہ ہے کہ مجرد

Marfat.com

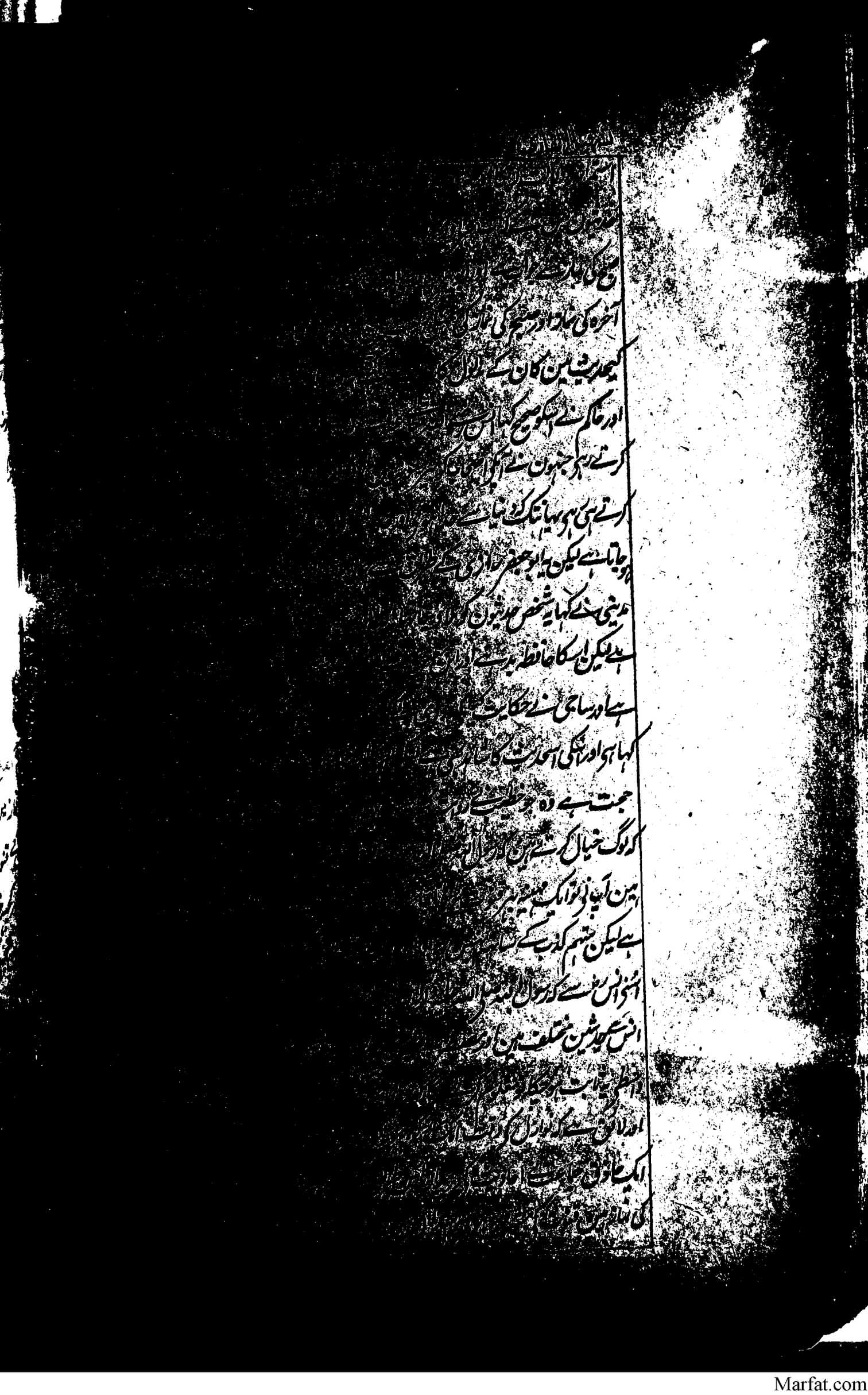

ہے کہ جس انصاف کو عالم انصاف پسند کرتا ہے وہ
نہیں کیا بلکہ آپکا ترک کرنا قنوت کے کرنیسے بہت تھا کیونکہ
دوسرے لوگونپر بددعا پھر جب مسلمان قید سے چھوٹے اور کفار اور
قنوت کو چھوڑ دیا اور آپکا قنوت کسی عارض کے واسطے تھا جب وہ عارض
صحیح ہیں اور بعض بعض کی تصدیق کرتی ہیں اور کوئی اُن
آپ ہمیشہ قنوت کرتے رہے تاکہ دنیا سے مفارقت کی تو یہ اعتدال
اعتدال کے دراز کرنے پر دلائل بیان کر چکے اور فجر کی
قنوت کی بابت کیا تو جواب سوال کے مطابق ہے اور اسمیں بھی کوئی شبہہ نہیں
نمازوں سے دراز کرتے تھے کہا اور یہ بھی معلوم ہے کہ آپ اس اعتدال
اور اسکی درازی بیان کرتے تھے تو یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا صبح کی
اس میں کوئی شبہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فجر کی نماز میں
قنوت پڑھتے تھے اور اکثر لوگوں کی زبان میں ۔ وہی معروف دعا ہے
الخ اور ہمنے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمیشہ
سوا اور ایسا ہی خلفاء اربعہ اور انکے سوا اور صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین
ہوا انکی اصطلاح میں تھا اور وہ لوگ پیدا ہو گئے جنکو فقہا کی اصطلاح
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپکے اصحاب اسپر ہر صبح مداوم تھے
اور کہا کہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سوکد کام
کلمات پڑھے ہوں اور غایت مانی الباب اس
علیہ السلام کو یہ کلمات سکھائے اور یہ اس تقدیر پر کہ انس کی حدیث کو جگہ
اعتراف اسمیں ہو محل حسن ہے اور قنوت کے مطلقاً واجب ہونے پر اتفاق
صحیح کی اس حدیث سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
اسکو امام نے روایت کیا اور ایک روایت میں ہے کہ ایک مہینہ بھر قنوت کیا اور
اسکو امام احمد مسلم اور نسائی اور ابن ماجہ نے روایت کیا

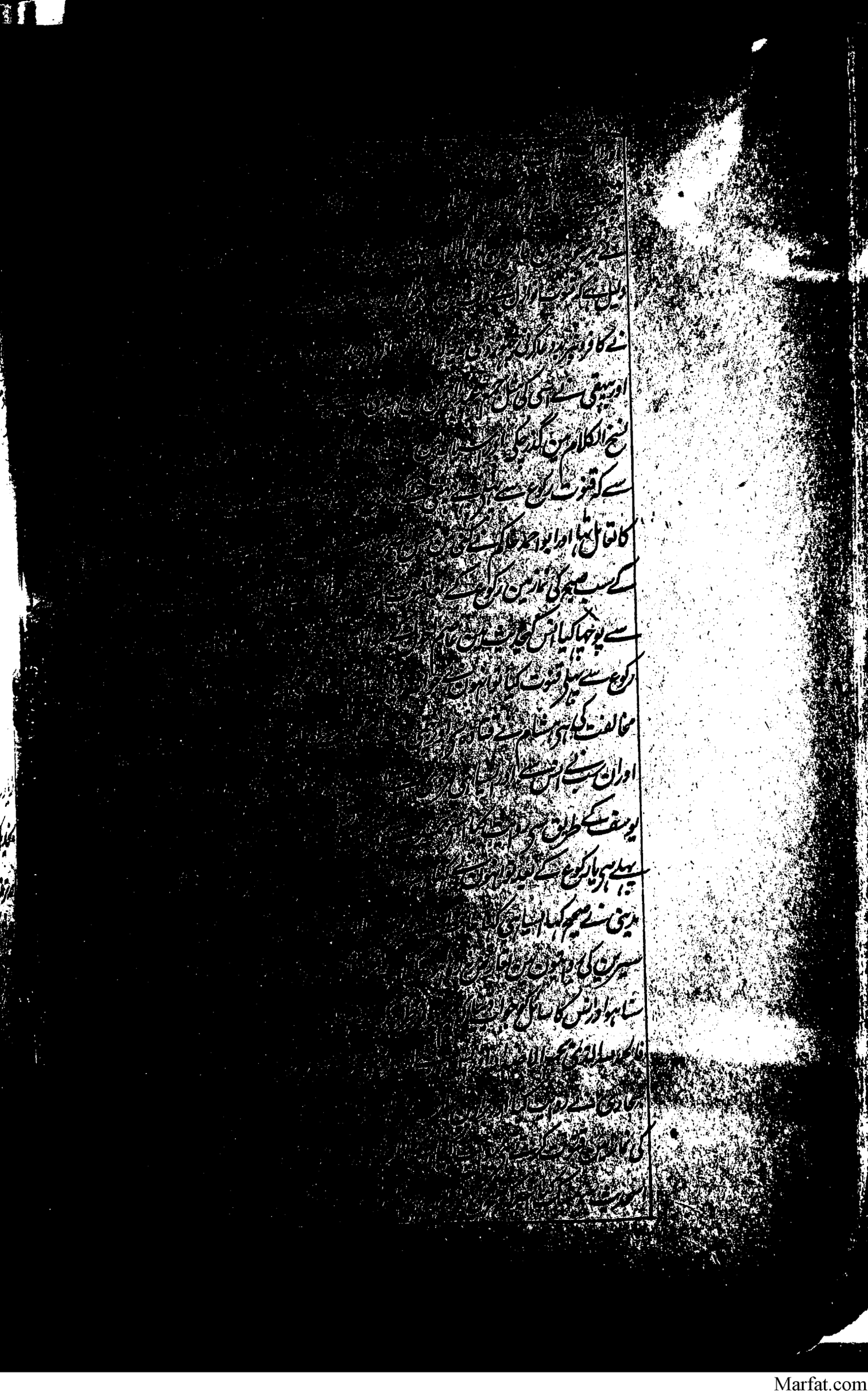

...لوگون کا اسپر تو اتفاق ہے کہ
...ین اختلاف ہے کہ آیا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
...ر کیا جاویگا جب تک اختلاف ثابت نہ ہوجاوے
...مسلم نے یہ روایت کیا کہ اسی شان حضرت صلی اللہ علیہ
...ہ تو رے اللھم العن فلانا وفلانا یعنے الٰہی فلان فلان
...لیس لک من الامر شیء او
...یہ نہین یا انکو توبہ دیوے یا انکو عذاب کرے کہ وہ
...علیہ وآلہ وسلم کو تربیت فرمائی کہ بندے کو اختیار نہین
...ہین لیکن یہ بھی اسکے بندے ہین چاہے انکو ہدایت
...خدا کی قدرت اسکا کرنا ایسا ہوا کہ انہین لوگون مین
...واللہ یھدی من یشاء الی صراط مستقیم شوکانی نے
...ہے کہ رکوع کے بعد یہ بددعا کرتے تھے جیسے عنقریب
...ہوئی ہے کہ آپ منافق لوگونپر بددعا کرتے اور اس
...ان لوگون کے سوا تھی جنہون نے قرار کو قتل کیا اور
...ہشام پر تو یہ آیت اتری
...لعنت کر ابوسفیان کو اور لعنت کر حارث
...کہتا ہے ان مین سے ابوسفیان معاویہ کے باپ
...ترمذی کی اکیا اور روایت مین ہے کہ حضرت صلی اللہ
...اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ جو لوگ لعنت کے
...جو کہ فعل مبارک سے ثابت ہوتا ہے وہ حوادث کے نزول
...دشمنون کے لشکرون کے ہزیمت کے لیے اور
...اللھم وبحمدک اشھد ان لا الہ الا انت
...واتوب الیک وادعوک ان الحمد للہ رب العالمین

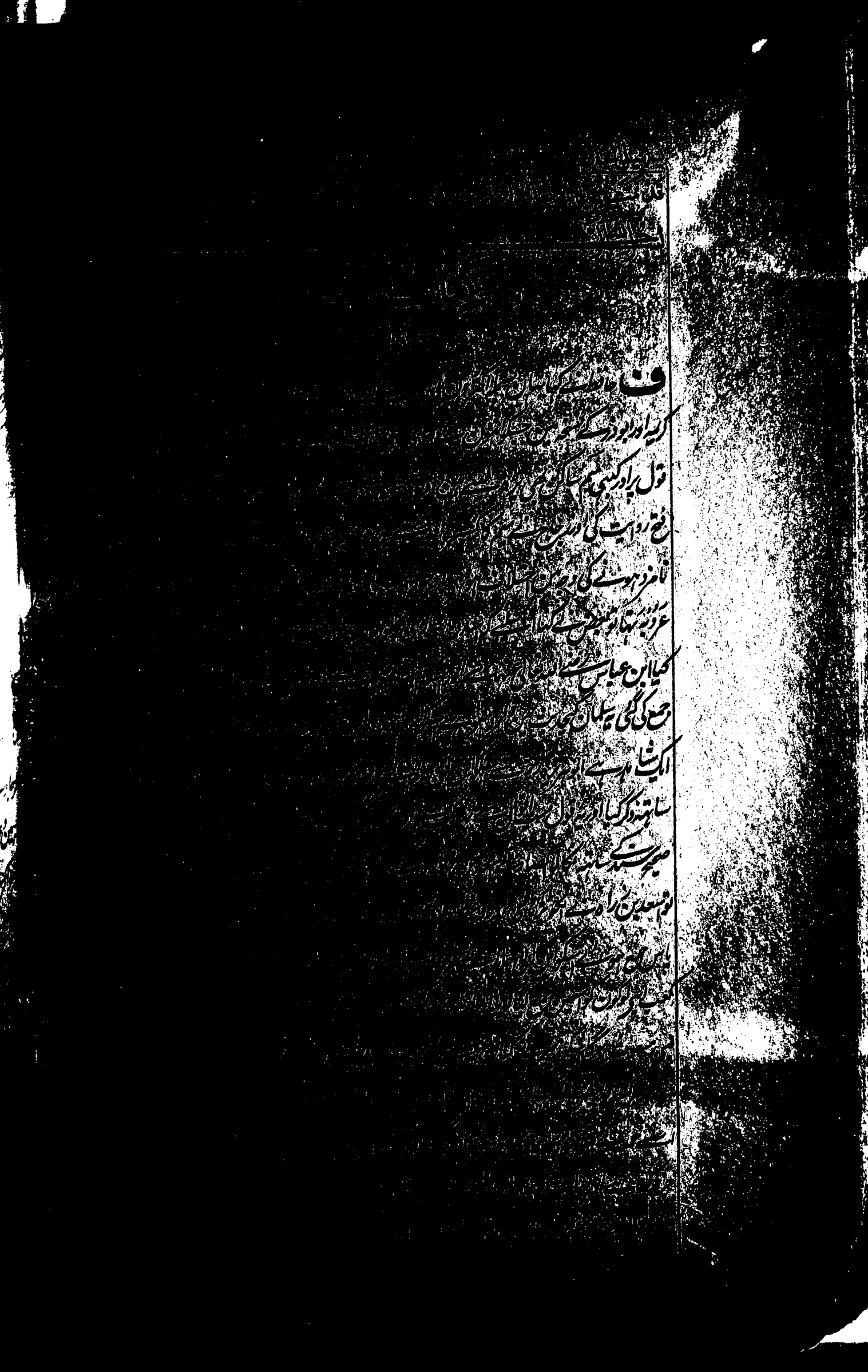

ہے کہ انہون نے سات دنون کے نام بدل دیے
[illegible] اور جوہری نے کہا عرب کے لوگ
ہے کہ انہون نے دنون کے نام جو آجکل متعارف
[illegible] بعض نے کہا اول جسنے جمعہ کے دن کو
[illegible] کیا ہے پھر جو شخص کہتا ہے کہ انہون نے
[illegible] حاس لقل کا محتاج ہے اور ابن قیم نے زاد المعاد فی ہدی
[illegible] ان مین سے ہی یہ کہ یون مسلمانون کی عید کا دن ہے اور اسمین
[illegible] رکعت مین سورہ سجدہ پڑہی جاتی ہی اور دوسری مین
[illegible] پڑہی جاتی ہین اور اسمین کے لیے غسل کا ارشاد
[illegible] ہی کا اور مسجد مین بکور کرنے کا اور اسمین نماز جمعہ کے واسطے
[illegible] ہی اور خطبہ سننے کے لیے مقتدیون کو چپ رہنا اور مشروع ہی اسمین سورہ کہف پڑہنی اور اسمین
[illegible] ان مین سے ان مین زوال کے وقت نماز پڑہنی منع ہے اور جو جمعہ کیطرف
[illegible] اسمین جمعہ سلگائی نہین جاتی اور اسمین ساعت اجابت
[illegible] جمعہ کا دن ہوگا قیامت کے دن جسمین اللہ سبحانہ وتعالی کا
[illegible] ہے (جسکا آیت وشاہد ومشہود مین ذکر ہے) اور
[illegible] ابن قیم نے اور بہت خاصیتین بیان کین جنمین
[illegible] الحافظ فی الفتح واللہ اعلم قسطلانی نے کہا جمعہ
[illegible] ہی اور جواب دیا گیا ہے کہ یہ تاریخ کی
[illegible] کی صفت ہی **باب** فرض الجمعہ
[illegible] اللہ وذروا البیع ذلکم خیر لکم
[illegible] کہ اللہ تعالی نے فرمایا جب اذان ہو نماز کی
[illegible] تو دوڑو
[illegible] ارشاد دلالت کرتا ہے

Marfat.com

Marfat.com

ف ساقط ہے کہا ابن عینیہ کی
ہے اور مرتبہ کے رو سے ہم سب سے اول
قیامت میں یہ امت سب سے پہلے ہوگی اسی
سے پہلے جنت میں جاوینگی اور حذیفہ کی حدیث میں
سے پہلے مارا فیصلہ ہوگا اور بعض نے کہا حدیث میں
ان سے اور جمعہ کا دن اگرچہ اس ہفتہ اور اتوار کے
ان کے حق میں کا تصور کروگے تو جمعہ پہلی ہی ہوگا اور بعض نے
سے جس سے اہل کتاب محروم ہے اور انہوں نے
رضی اللہ عنہ کہتا ہے جب پہلے معنے خود رسول اللہ صلی
ان کی کیا حقیقت ہے ف اسکے سوا کہ اہل کتاب کو ہمسر
ہے اور ضمیر اور تعینا من قرآن کی طرف پھرتی ہے
سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اور ہم
نے کہا کہ ضمیر کو عائد کیا اگر کتاب سے مراد توریت
حدیث حضرت ؓ کا قول اور ہم اسکو دیے گئے پیچھے ساقط ہوگیا
ہادی کی تخریج سے اسکو طبرانی نے شامیوں کے مسند میں ابو الیمان
سے اور یہ حدیث پوری مصنف کے پاس کچھ پابوں کے
جمعہ کا دن وہ دن ہے جو کتابیوں پر فرض کیا گیا تھا ف
کی تعظیم کا فرض ہونا مراد ہے اور تعظیم کی طرف اسلیے اشارہ
حدیث سے ثابت ہوا ہے کہ ان دونوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ
کہ ابن بطال نے کہا مراد نہیں ہے کہ بعینہ جمعہ کا
ہے کہ وہ ہمارے نبی کو جو اللہ نے فرض کی
کو اختیار کیا تاکہ اسمیں وہ اپنی شریعت کو قائم
دن کی طرف راہ نہ پائیں اور قاضی عیاض بھی

Marfat.com

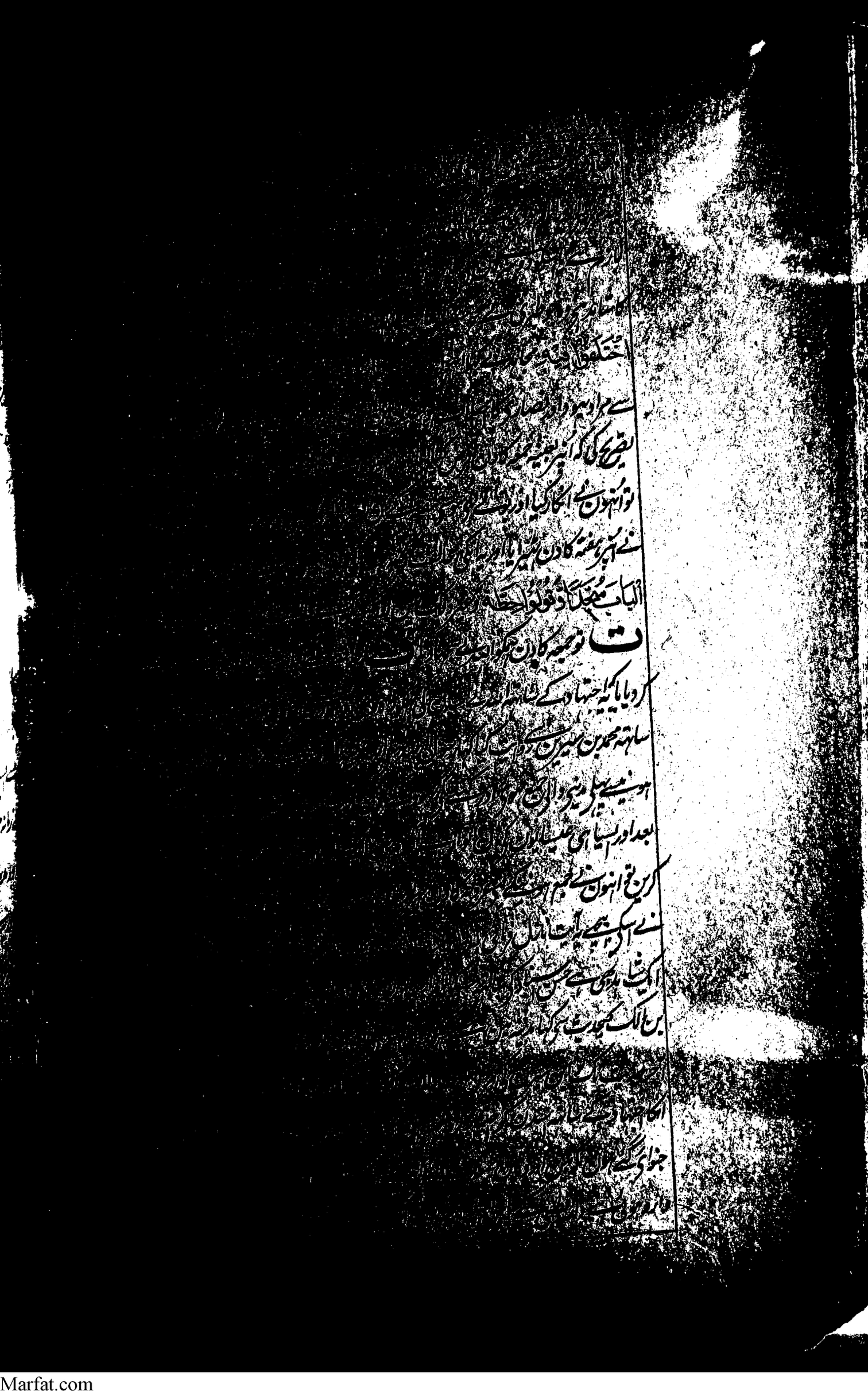

Marfat.com

378

الحمد للہ کہ دین و ایمان سمیت انجام از فضل ایزد باری کتاب لاجواب مستطاب

تبیین القاری

ترجمہ اردو

صحیح البخاری

مع الشرحین

فتح الباری

و

ارشاد الساری

یعنی قسطلانی مع

نیل الاوطار

شرح

منتقی الاخبار

طبع مرتبہ میاں شیخ محی الدین مرحوم بمطبع صدیقی لاہور طبع گردید

Marfat.com

[illegible] اپنی جگہہ مین آجاتی پہر جب سجدہ کرتے دونو ہاتہہ
[illegible] پاؤن کی انگلیون کے پورون کو قبلہ کیطرف متوجہ کرتے پہر جب دو
[illegible] اور دہنا پاؤن کہڑا کرتے اور جب اخیر رکعت مین بیٹہتے تو اپنا بایان پاؤن
[illegible] پنڈلی اور ران کے درمیان سے) نکالتے اور دوسرا (دہنا پاؤن) کہڑا
[illegible] حدیث بخاری کے غیر کی روایت سے بڑی بسط سے گذر چکی شوکانی نے کہا یہ حدیث بایا
[illegible] طریق مین وہ الفاظ ہین جو اسطریق مین مذکور نہین ہوئے اور بعض الفاظ شرح کے
[illegible] ابو حمید رضہ کا قول ثم مصر ظہرہ ما رہوز اور صاد مہملہ مفتوحین کے ساتہہ یعنی پیٹہہ کو دوہرا
[illegible] کیطرح بنا دیا اسکو خطابی نے ذکر کیا اور ابو حمید کا قول حتے یعود کل فقار فقار رفا اور قاف کی زبر
[illegible] کی ہڈیان اور وہ ہڈیان ہین جنکو پیٹہہ کی کنگر ڈر کہتے ہین اسکو قزاز نے کہا اور ابن سید
[illegible] نے کہا فقار کا اہل سے عجب الذنب تک ہے اور ثعلب نے ابن الاعرابی سے حکایت کی کہ وہ گنتے
[illegible] ہین اور جاج کی امالی مین ہے کہ وہ ہڈیان توابع کے سوا اصل مین سات ہین اور اصمعی سے روایت ہے
[illegible] ہڈیان ہین سات گردن مین ہین اور پانچ پیٹہہ مین اور باقی سرینون کے اطراف مین اسی طرح ہے
[illegible] شوکانی نے کہا اسحدیث مین دلیل ہے اسبات کی کہ سجود مین پاؤن کا کہڑا کرنا اور انکی انگلیون کا
[illegible] سنت ہے اور یہ اسیطرح ہو سکتا ہے کہ انگلیون کے بطون پر اعتماد کرے اور انپر بوجہہ ڈالے
[illegible] صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نماز کی صفت کی وسیع باتونپر مشتمل ہے اور اسحدیث کی ہر ایک جزو
[illegible] گذر چکی اور مصنف نے اسجگہہ اسحدیث کو ترک کے استدلال مین بیان کیا اور ترک پر پہلے
[illegible] مسلم اور ابو داؤد نے ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت کیا
[illegible] صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز شروع کرتے تہے تکبیر تحریمہ اور فاتحہ کی قرارت کے ساتہہ اور جب رکوع کرتے
[illegible] مین مین کرتے اور جب رکوع سے سر اٹہاتے سجدہ نہ کرتے جب تک برابر کہڑے نہ ہو جاتے
[illegible] سجدہ نہ کرتے جب تک برابر ہو کر بیٹہہ نہ لیتے اور ہر دو رکعت کے بعد پڑہتے التحیا
[illegible] اپنا بایان پاؤن اور کہڑا کرتے دہنا پاؤن اور شیطان کی بیٹہک سے منع کرتے اور
[illegible] مین) جسے دونو بازو درندے کیطرح بچہا دے اور نماز کو تسلیم (السلام
[illegible] کہا اسحدیث کو روایت کیا ابو

ن ہے کہ اللہ تعالیٰ جمعہ کے اختیار کرنے
ے مناسب ہوا کہ انسان اسدن مین عبادت
ین دو جہات کو کامل کیا اور اسمین انسان کو
عبادت کی ہے تو لوگ اور اسدن
ہفتہ کی اتوار کی تعظیم کرتے ہین) جو جمعہ سے
ہے جسکا نام جوبی نے کہا اسلیے کہ رسول اللہ صلعم
نے اسکو سوجھہ دی اور تقدیر یون ہے کہ یہ دن
ان کی روایت مین ابوالزناد سے مسلم کے پاس واقعہ
اور سجانہ و تعالیٰ کیطرف سے ہے جیسے کہ اہل سنت کا مذہب
عنہ کہتا ہی اسی لیے پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
ہے کہ وہی ہے سب گمراہی پر اتفاق نہ کرینگے اور ان
ل ہے لا تزال طائفۃ من امتی علی الحق مین اور یہ کہ
ہے اور عاین نہین کے وجود کے ساتھہ فاسد ہی اور وحی کے
اور ضلالت کرتا ہے ساری ہفتہ کا جمعہ کے ساتھہ
کتاب الاستسقاء مین انشاء اللہ تعالیٰ انس رض کی حدیث
کی تابیدی کی اور اسحدیث مین واضح بیان
کیا اسحدیث کو مسلم اور نسائی نے بھی نکالا
اور مسلم نے ابن مسعود رض سے روایت کیا کہ رسول
ہے جسمین ارادہ کیا ہے کہ مین
اور ابن عمر رضی نے رسول
ہے سنا ہے کہ باز آجاوین یا انکے دلون
حدیث کو امام احمد اور
ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

Marfat.com

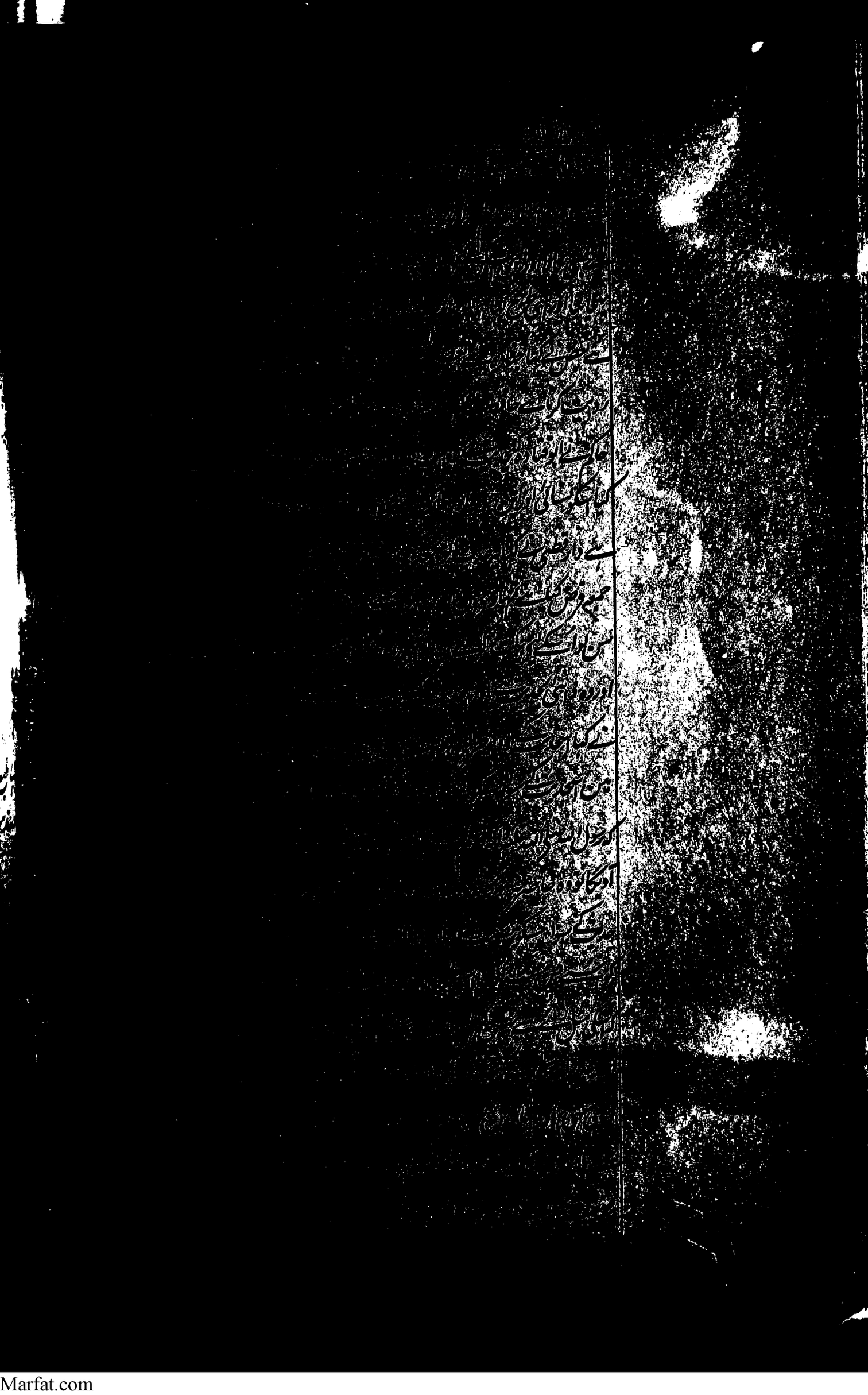

Marfat.com

...ہر کر دیا ہے اور عبد اللہ بن ابی اوفی سے مروی
...ہے فرمایا جو شخص جمعہ کے دن اذان سنکر جمعہ مین حاضر نہ ہوا
...ہے جمعہ کی اذان سنکر جمعہ مین نہ آیا تو اسکے دل پر مہر لگجاتی ہے
...شداد بن عبد اللہ عقبہ بن عامر سے مروی ہے امام احمد کے
...اور طبرانی کی معجمون سے نکلجاتے ہین جمعہ چھوڑ جاتے
...مسلم کی ہے ابو داؤد کی حدیث کی طرح اور کعب بن مالک
...شیخین کی طرح جو باب مین مذکور ہین پھر جمعہ کے دن
...سے مذکور ہوئی پھر کہا احادیث سے دلیل لگی ہے کہ جمعہ فرض عین ہے اور
...ہے اور جو جوابات اس مسئلہ مین درست ہے انشاء اللہ تعالے
...اختلاف کیا ہے بعض نے کہا طبع سے مراد مہر ہانی
...مہر کرنا انکی دلون مین پیدا کر نامراد ہے اور اکثر متکلمین
...طبع سے مراد وہ شہادت دینا ہے انکی ضرر پر اور بعض نے
...کہا ہے کہ یہ تیار ہے کہ فرشتے اس علامت کی ساتھ مدد کر
...منافق کا سادل ہو جاتا ہے جیسے ابن ابی اوفی کی
...قلوبھم فھم لا یفقھون یعنے پھر مہر ہو گئی
...ہے کہ اس سے مطلقاً ترک کا پایا جانا مراد لیا
...مین ایک جمعہ چھوڑ دیوے تو تیسرے
...کا ظاہر ہے اور احتمال ہے کہ پے در پے تین
...کی کہ یہ دلالت نہین ہے مترجم عفا اللہ عنہ کہتا
...مین مطلق جسے مذکور ہین وہ مقید
...جسکو علامہ شوکانی نے حدیث کا ظاہر
...حکم کرے اسکا مآل کا یہ
...کہ جان کر سستی سے چھوڑے

Marfat.com

ا جمعہ پر یہ سوال ہین اسطرح کہ یہ وعید
ہے اور اسمین تو شک ہی نہین ہے کہ جمعہ
ہین سے ... کو بلا تہا دن چھوڑے اور آیت کا جواب
... ہے اور رہی طارق کی حدیث
... اگر جمعہ فرض ہونے سے ہمپر جمعہ
... ہے کہ جمعہ فرض مین ہے اس شخص
... مین طارق بن شہاب اور ام سلمہ رضہ کی
... کی حدیث مین جو ارسال کا اعتراض ہوا ہے اسکا
... ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مسجد چھوٹی
... صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حکم کے ساتہہ جو جمعہ قائم کیا جاتا
... اور اگر اقامت ہے وہ سب کے سب مسلمان تہے وہ حاضر ہونے
... رہنا پیچہے رہنے والون کا حاضر ہونا سے اللہ اور
... ان لوگون کے حق مین جو جمعہ مین نہ آوین
... صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پیچہے رہنے والون کو انکے
... مسلمانون مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ
... بات تو اسلیے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
... نہین ہے اُن پیچہے کہ آپنے جمعہ کی نماز
... اور انکے دل منافقون کے
... کہ عام خطاب یا دلیل معتبر نہین ہوتے اسکو بھی وعید
... کوئی معنے ہی نہین ہین اور
... پیچہے رہنے والون کے لیے ہین اور
... نہین کرتا مگر اس امر کے
... بعد کہ جمعہ کا اُن جگہون

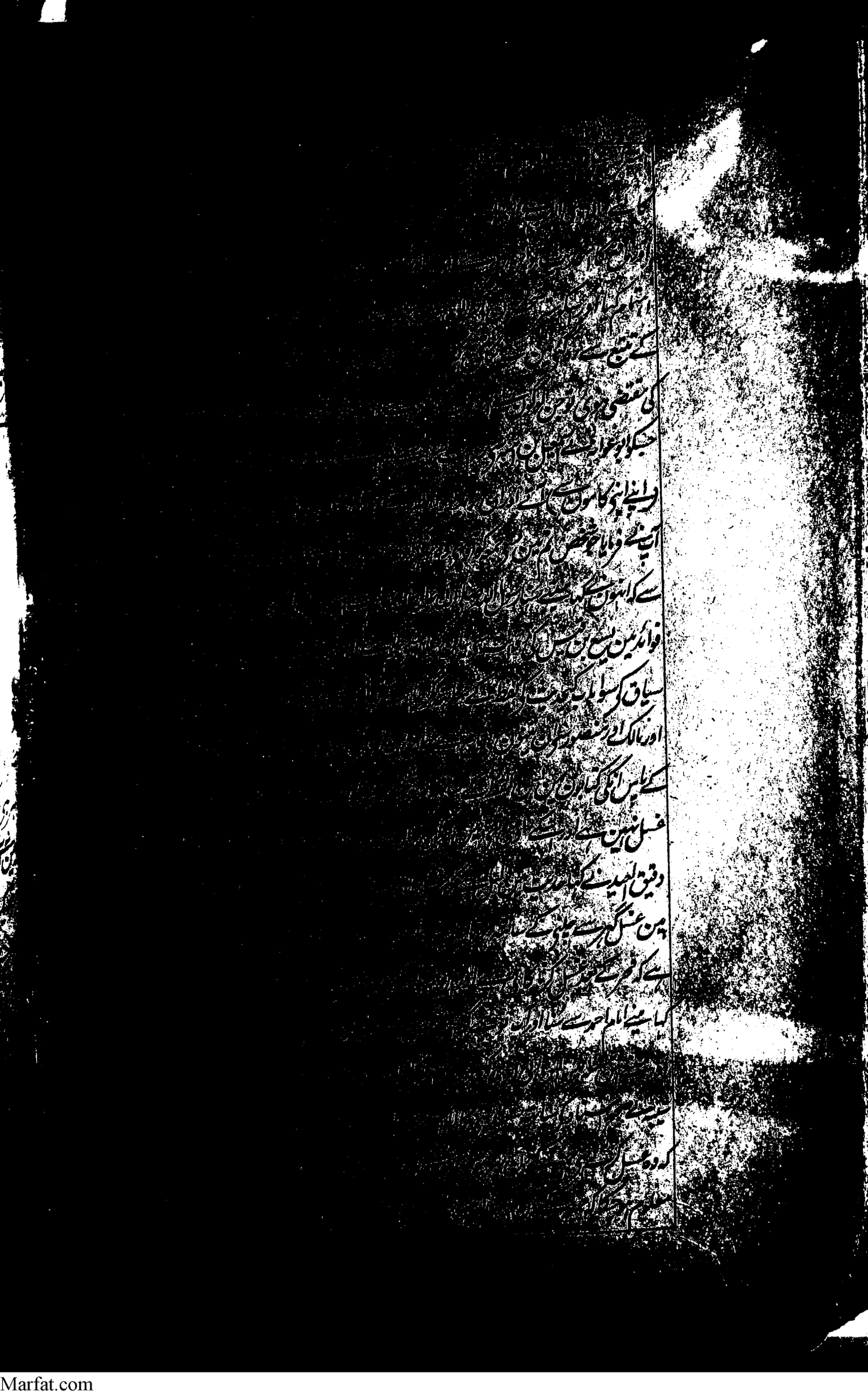

Marfat.com

ا جانیکے وقت تک
طرف جانا غسل کے متصل ہو
ل نکالا جسکے باطل ہونیکا ہین
تک کہ اسکے نزدیک غروب سے پہلے نہا
غسل آجگا اور بعض روایتون سے ثابت
کی بابون کے بعد ارشاد
ہ کے ادا ہوجانیکے بعد
نے نقل کیا کہ جو شخص جمعہ کی نماز کے بعد نہاوے
ہے کہ یہ صحابہ اور
ہین اور ان مین تطویل
کے بعد غسل کرنا کافی ہے ہان انسی وضو باقی
ہونا شرط نہین ہے تو اس سے اسنی یہ سمجھا کہ زوال
ان دونو حالتون مین آفتاب کیطرح
غسل اس شخص کے واسطے مشروع نہین ہے جو
گذر چکی اور یہی صحیح ہے شافعیہ
سے اسکی طرف جانے کا حدیث مین ارشاد ہے نماز
کیا گیا ہے ورنہ غسل کا حکم اس شخص کو
دلیل لی گئی ہے کہ امر کو وجوب پر حمل نہین کیا
باوجود اسکے کہ جمہور نے اسکو استحباب پر حمل کیا ہے
صیغہ نقل کے خلاف ہے اسلیے کہ صیغہ وجوب
حدیث مالک کی حدیث ہی زہری سے
ہین کہ آخر حدیث تک مؤلف نے
امام مالک سے ہے اس مین

نے ام المومنین حضرت عائ
کی عائشہ سے روایت مرسل ہے
اللہ اکبر کی جگہہ ہر وہ لفظ کافی ہے جس
کے ساتھہ نماز کے شروع کرنے سے دلیل
کا یون جواب دیا گیا ہے کہ الحمد للہ سے مراد سورہ کا نام ہے
صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا کی غرض سورہ کا نام لیا تھا نہ یون
(نہ پوری آیت) اور پہر اسپر نقض ہوا ہے اسکے ساتھہ جو
الحمد للہ رب العالمین وہ ام القرآن اور سبع مثانی ہے اور
ساتھہ الحمد للہ رب العالمین وہی سبع مثانی ہے اور اس
اللہ تعالی عنہا نے اس سورت کی آیتون سے جو اسکے ساتھہ مخصوص
وہ فاتحہ اور غیر فاتحہ کے درمیان مشترک ہے اور اسپر بڑی بسط سے بحث کی
کی مشروعیت پر صریح دلیل ہے اور ان دونون کے مساوات پر اور دونون کا نام
جو تشہد اخیر مین تورک کا قائل نہین ہے اور اسکی وجہ
سلم نے نماز کی صفت بیان کرنے مین طلق بیان کیا اور
باب مین بیان کر چکے اور یہ حدیث نماز کے اکثر فرائض
گذر چکی تسلیم کے سوا اور اسپر بحث (خدا چاہے تو) آگے
سے روایت کیا کہا مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
ٹھونگ مارنے سے اور کہتی کہ طرح جھپٹنے سے اور
نکالا اور ترمذی نے اسکی طرف اشارہ کیا اور روایت
اوسط مین نکالا (ہیثمی نے) مجمع الزوائد مین کہا
کو ابوداؤد اور نسائی اور ابن ماجہ نے
ترمذی اور ابوداؤد اور ابن ماجہ نے
کے درمیان کی کیطرح نہ ہے اور

Marfat.com

ت فرمایا مین ایک
ہے اسلیے کہ یہین ہے مین بازار سے پہلے
کے لیے منبر پر بیٹھنے کے وقت دی جاتی ہے جیسے
تک کہ سنے اذان سنی پھر مینے وضو کے سوا اور
کر صرف وضو ہی پر اکتفا کیا اور تو جانتا ہے کہ رسول اللہ
نے وقت کی تاخیر اور فضیلت کے فوت کرنے پر بھی اکتفا نہ کی یہانتک
وضو ہی کی فضیلت کی حافظ نے کہا مین دو باتون مین سے
ان سے اسباب کا حضرت عمر رضہ کو کچھ جواب دیا اور ظاہر یہ ہے
اکتفا کیا کیونکہ آپ نے اپنے پہلے جواب مین اشارہ کر دیا
جلدی کی اور غسل کو چھوڑ دیا اسلیے کہ آپ کے نزدیک خطبہ
گیا اور ہر ایک ان دو نو مین سے اسلام ہے جسمین رغبت دلائی گئی
کا تاکید فرض ہوگا اسلیے آپنے اسکو پسند کیا واللہ اعلم اور
فرمایا تمنے نہین سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
مین اسطرح ہے اور اس حدیث سے ظاہر ہوا کہ یہ حکم کہ مہاجر
خطبہ مین کھڑا ہونا اور منبر پر بیٹھنا ہونا اور امام کو
کرنا اور اس شخص پر انکار کرنا جو اپنی فضیلت
کہ اسکے سوا اور لوگ بھی عبرت گیر ہون اور یہ
مین نگار نہین کرتا اور جس شخص کو امام مخاطب کرکے اس
کرنا ہے اور جمعہ کے دن اذان سے
بیٹھنے کی ترک کیطرف پہونچا دے کیونکہ عمر
ہے کہ جمعہ کے دن اذان
سے پہلے اذان کرتا تھا اور جمعہ کے

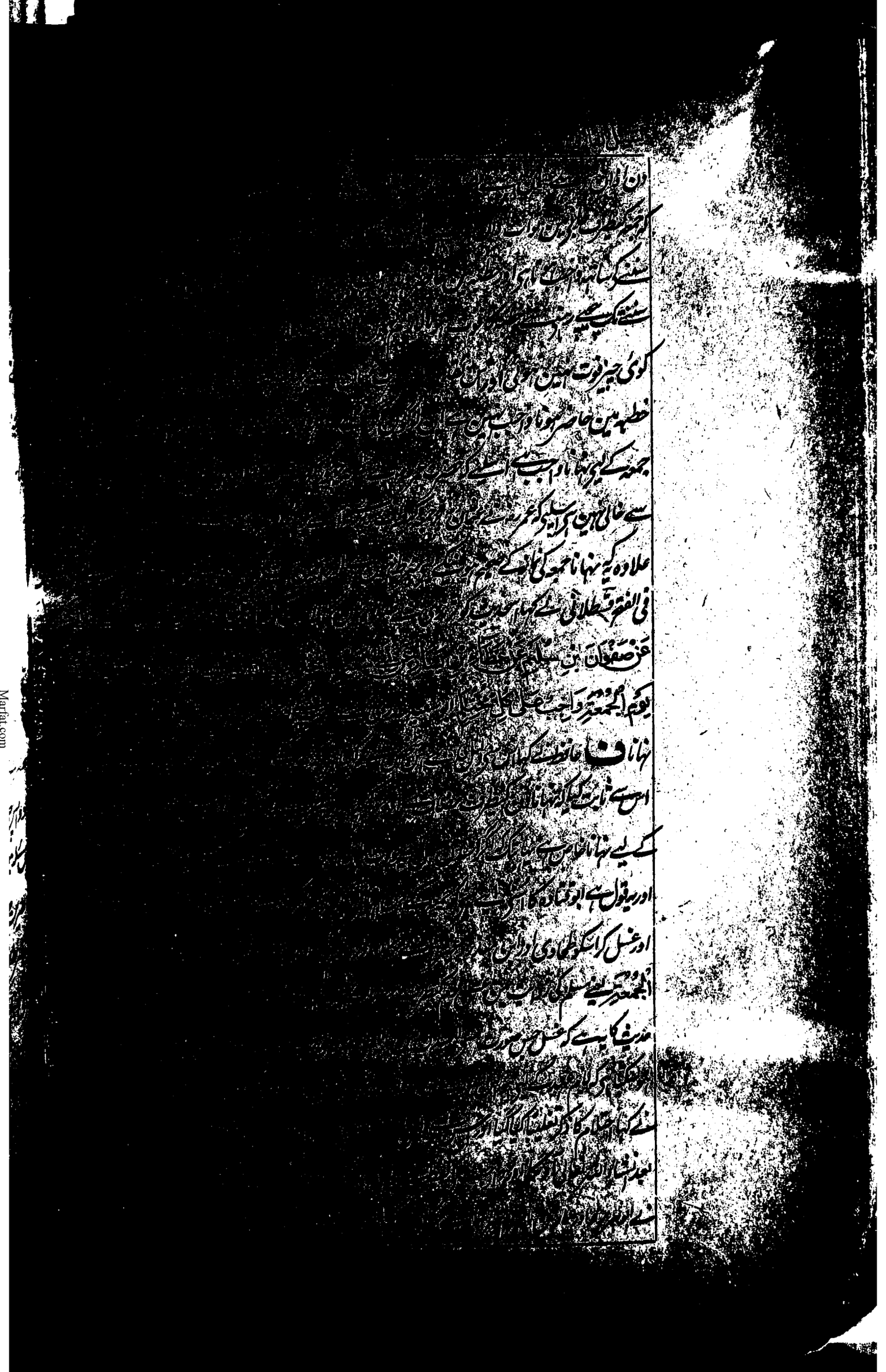

...ا بین کی ...نے ...وایتون کو چلا یا لیکن کسی ...
...یا ہے اور ابن عبد البر نے سعد کا قول کہ مین کسی مسلمان کی بات
...اور طبرانی نے امام مالک سے حکایت کیا قاضی عیاض وغیرہ نے
...دیئے کہ امام مالک نے اسکے وجوب پر نص کی ہے تو جس شخص کو
...ہے اور اسکو دیکھا ہے ظاہر یہ ہے کہ مالک کے اصحاب نے انتہی
...سے مالک سے اور وہ پوچھی گئے جمعہ کے دن
...اصحاب سے بعض متاخرین نے ابن خزیمہ سے حکایت کیا اور یہ اسکی
...ہے اور اسکی سند ضعیف ہونے پر اوسنے چند حدیثون سے
...قول قرار دیا اور یہ اسنے نادر بات کہی حالانکہ امام شافعی
...کا قول وجوب دو معنون کا احتمال رکھتا ہے
...جمعہ کی نماز کے واسطے کافی نہین ہو سکتا مگر غسل کے
...اور اس احتمال کی دلیل مین حضرت عثمان کا
...نماز کو نہین چھوڑا اور عمر نے غسل کے لیے
...انتہی اور یہی جواب اکثر مصنفین نے
...ابن عبد البر اور انکے بعض نے اسنے زیادہ کیا کہ
...اس امر پر کہ غسل جمعہ کی نماز کے صحیح ہونیکے
...لیا ہے کہ جمعہ کی نماز غسل کے سوا ہو جاتی ہے لیکن
...کی نماز کے لیے شرط ہے بلکہ مستقل واجب ہے جسکے
...دور کرنیکے لیے جس سے حاضرین کو فرشتون اور آدمیون
...کہتا ہے کہ اس شخص کو بدلکی کہا نا جائز نہین ہے
...عثمان کا گنہگار ہونا لازم ہوتا ہے
...یہ بھی ہو سکتا ہے کہ انہون نے ابتدا دن مین
...ہمیشہ روزہ پر پانی نہین بہاتے تھے

Marfat.com

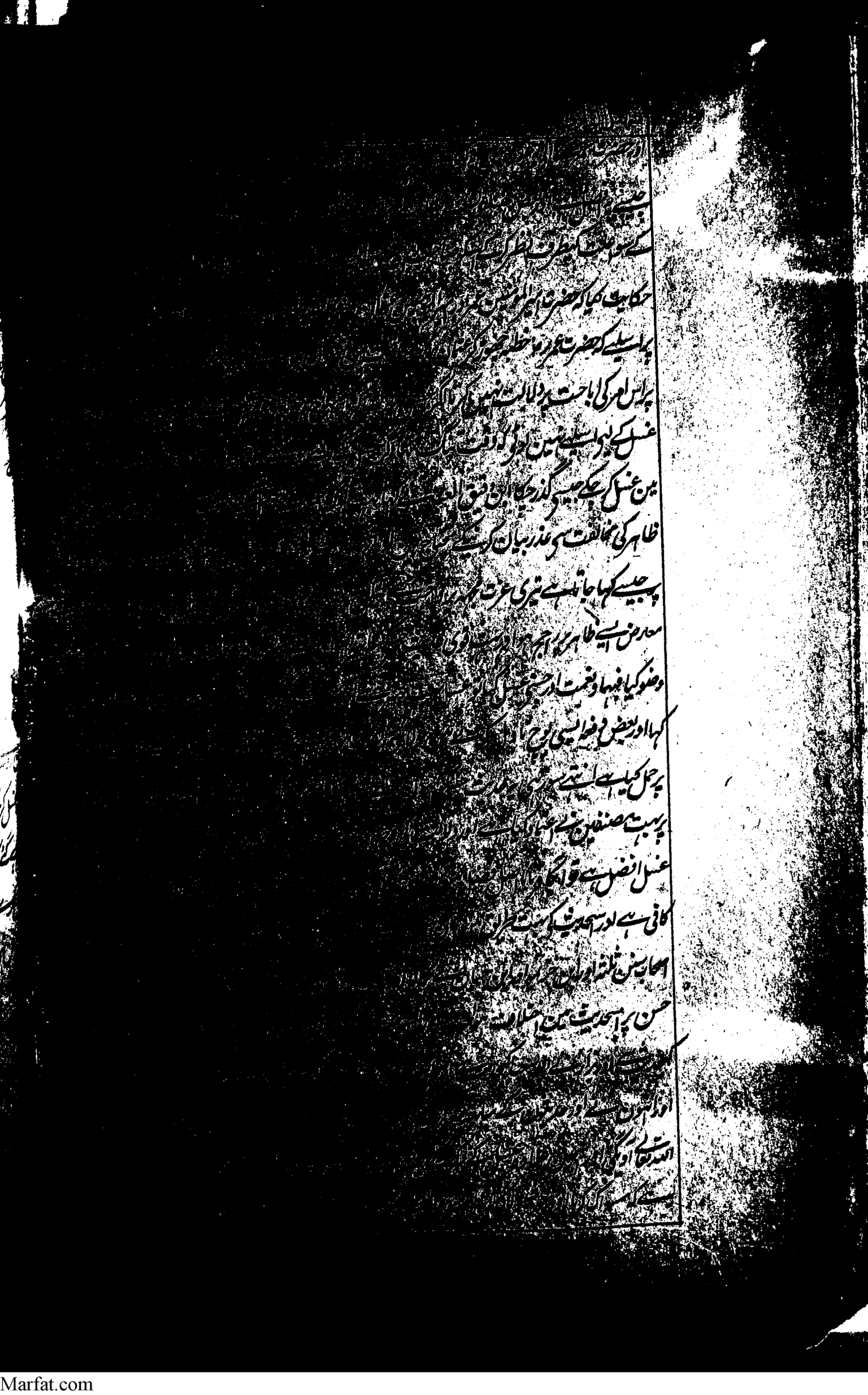

Marfat.com

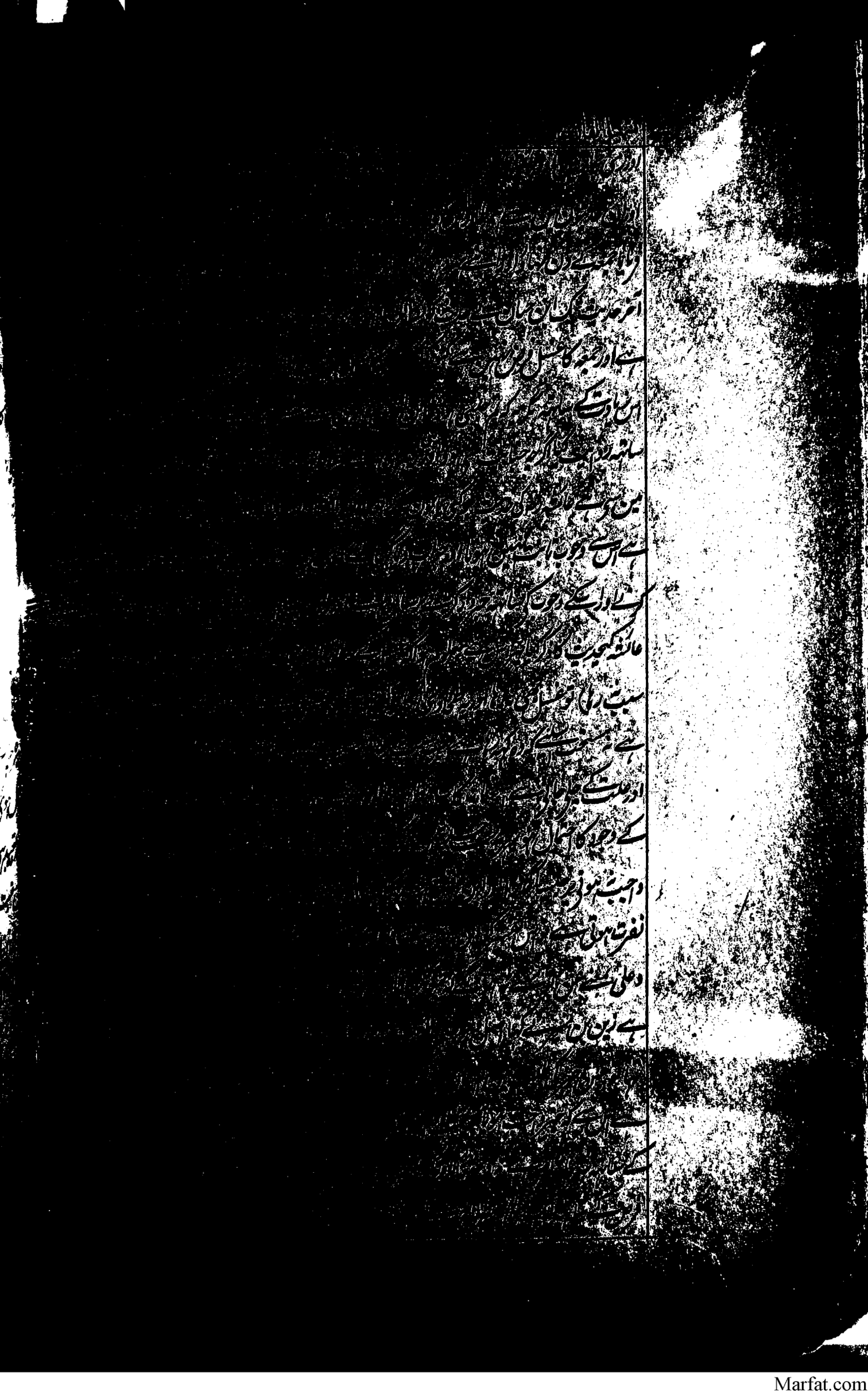

Marfat.com

...ث کو بعض طریقون مین پہلے گذر چکا کہ جمعہ ہر بالغ
...یہ کہ اس حدیث کو بعض طریقون مین صحیح و بعض
...ہے کہا اسکو ابو داود نے صفوان بن سلیم سے نکالا
...حکم مین ابن جوزی نے کہا احتمال ہے کہ
...ابن جوزی کا یہ قول مردود ہے اسطرح کہ
...ہوتا اور نسخ کیطرف نہین جاتے مگر دلیل سے
...ہے کہ یہ حکم اسحالت مین تھا جب لوگ محنت کرتے
...صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صحبت کا شرف حاصل کیا ہے اور
...ہے تو اسکے بعد نسخ کا کیسے دعوی
...ہے کہا جمعہ کے غسل کیطرف سے جمعہ کے دن خوشبو کا
...کے لیے مطلق پانی شرط نہین ہے بلکہ عرق گلاب
...ہے ہو اور معین کے ساتھ تعبد محافظت سے
...نیہ کے ساتھ قول اسکی الٹ ہے
...ہے کیونکہ نہانا عبادت ہے اسلیے کہ
...حفاظت کے واسطے ہوتا تو ایسا نہ ہوتا واللہ علم انتہے
...حافظ نے کہا اس مسئلہ کا بھی

حدثنا علی قال اخبرنا
...قال حدثنی عمرو بن سلیم الانصاری
...صلی اللہ علیہ وسلم قال الغسل یوم الجمعۃ واجب
...ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
...اگر میسر ہو **ف** حافظ نے کہا
...ہے اسکو مس کرنا سوا استعداد کے

ق

ہے کہ اسکا اسکی نیت کے سوا اور کوئی نام
عبید اللہ بن عمر اور سعید بن ابی ہلال نے اور ان دونو کے سوا
عبد العزیز نے عبارت دین کا لاوگان محمد بن المنکدر
عبد اللہ بن ابو بکر اور ابی عبد اللہ **باب** فضل الجمعۃ جمعہ
عبد اللہ نے مالک کو حدیث سمی سے اسنے ابو صالح سے
عبد اللہ تک اور اسحدیث کے راوی سب مدنی ہین اور اسحدیث
عبد اللہ اس شخص کے مساوی ہے جو مال کے ساتھ تقرب ڈھونڈتا
عبد اللہ بدنی عبادت اور مالی عبادت کو اور یہ فضیلت جمعہ کے ساتھ
عبد اللہ ہے قسطلانی نے کہا اور یہ فضیلت دن اور نماز دونو
عبد اللہ مالک عن سمی مولی ابی بکر بن عبد الرحمن
عبد اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من اغتسل یوم الجمعۃ
عبد اللہ الساعۃ الثانیۃ فکانما قرب بقرۃ ومن
عبد اللہ الساعۃ الرابعۃ فکانما قرب دجاجۃ و
عبد اللہ خرج الامام حضرت الملائکۃ یستمعون
عبد اللہ نے فرمایا جس شخص نے جمعہ کے دن جنابت کے غسل کیطرح
عبد اللہ اس کے بعد غسل کیا ایک تمہاری نے جیسی غسل
عبد اللہ نے یہان ایک اور احتمال کیا اور کہا اپنے
عبد اللہ کرنیکو اور اسکے نفس کو جانی مین ساکن رکھنے
عبد اللہ غسل اور اسی پر عمل کیا اس قول
عبد اللہ مین ہے امام نووی نے کہا ہمارے
عبد اللہ بن قدامہ حنبلی نے
عبد اللہ ہیت مناسب قول ہے

Marfat.com

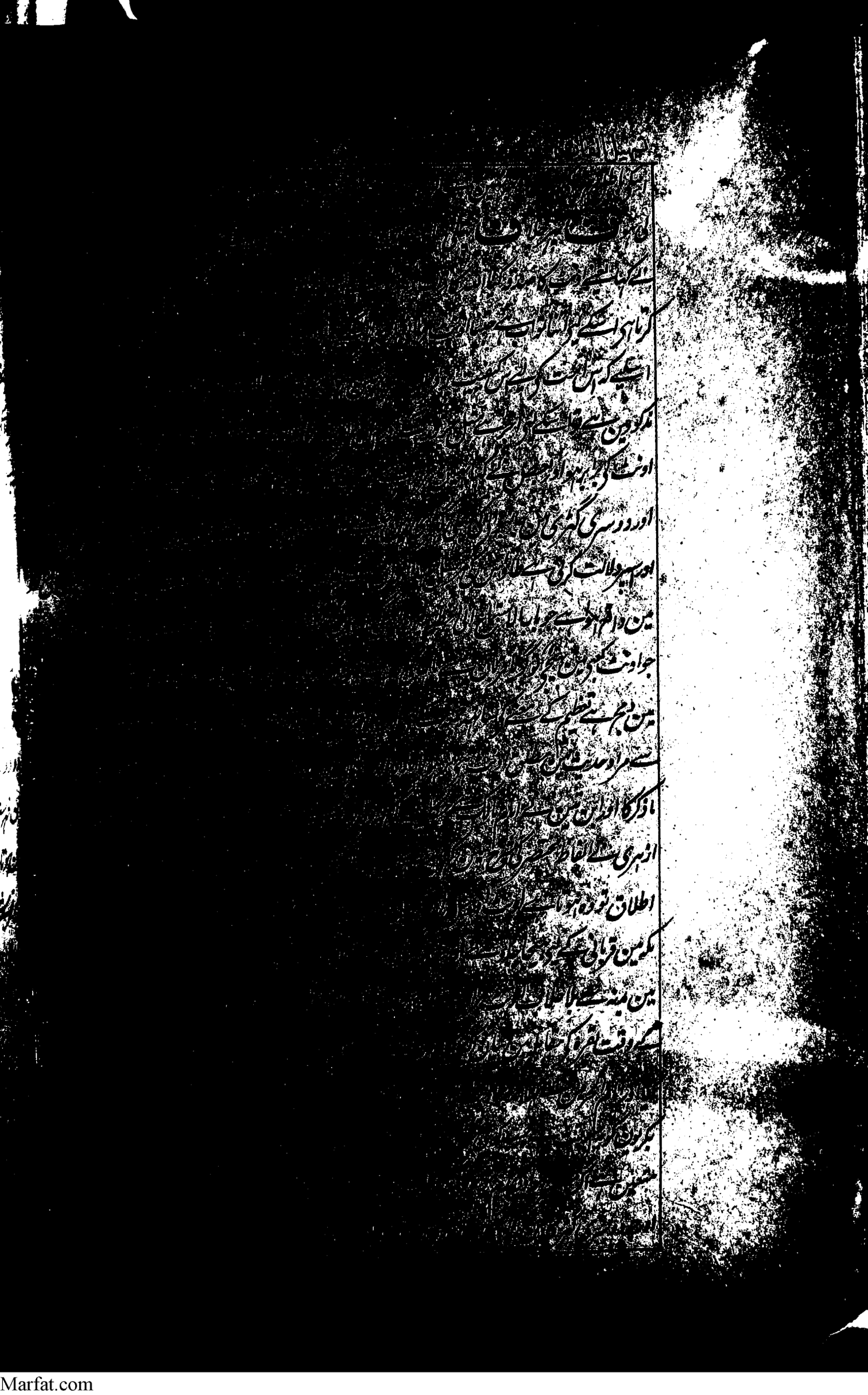

سجدہ (اولی) سے سر اٹھاوے تو نہ بیٹھ جسطرح کتا بیٹھتا
[illegible] کہ اور اپنے دونو پاؤن کے پٹھون کو زمین سے ملا اسکی اسناد مین علاء
[illegible] حدیث صحیح کہا ہے اور بیہقی نے اس کی روایت سے دوسری حدیث نکالی اسطرح کہ
[illegible] عیینہ سے اور انور ک سے اور جابر بن سمرہ کی حدیث سے بھی نکالا کہا منع فرمایا رسول اللہ صلی
[illegible] نماز مین کتے کی طرح بیٹھنے سے اور ابن ماجہ نے ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے
[illegible] صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب سجدہ کرتے پھر (سجدہ سے) سر اٹھاتے تو نہ سجدہ (ثانیہ) کرتے جبتک
[illegible] لیتے اور اپنے بائین پاؤن کو بچھاتے ابن اثیر نے کہا مرغ کی طرح ٹھونگ مارنے یہ غرض ہے
[illegible] نہ ہو اور سجدہ ہلکا کرے اور اسمین نہ ٹھیرے مگر جسقدر گوا اپنی چونچ مروار وغیرہ اپنے کہائے
[illegible] مین مارتا ہے اور اٹھا لیتا ہے اور اقعار کی تفسیر مین بہت اختلاف ہے نووی نے کہا اور ٹھیک بات
[illegible] دل عاجز نہین ہے یہ ہے کہ اقعار دو قسم ہے ایک یہ ہے کہ دونو سرین زمین سے ملاوے اور دونو پنڈلیون
[illegible] اور دونو ہاتھ زمین پر کہے کتے کی طرح اسی طرح اسکی تفسیر کی ہے ابو عبید معمر بن مثنی اور اسکے
[illegible] عبید قاسم بن سلام اور اور لغت والون نے اور یہی قسم بری ہے جس سے نہی وارد ہوئی ہے اور
[illegible] کہ اپنے دونو سرین سجدتین کے درمیان دونو ایڑیون پر کہے لیتے نہایہ مین کہا پہلی تفسیر ٹھیک ہے
[illegible] ادہر اودہر دیکھنے کی نہی مین دلیل ہے کہ نماز مین ادہر اودہر دیکھنا مکروہ ہے اور اس کی
[illegible] حیثیت وارد ہین اور ثابت ہو چکا ہے کہ ادہر اودہر دیکھنا شیطان کی اچک ہے اور اتفات پر
[illegible] گی جسکو مصنف نے التفات کے لیے مقرر کیا ہے اور اہل علم کا اختلاف ہے کیفیت جمع مین درمیان
[illegible] نہی وارد ہوئی ہے اور درمیان اس حدیث کے جو ابن عباس رض سے مروی ہے کہ اسنے
[illegible] کے درمیان دونو پاؤن پر بیٹھنا سنت ہے تو ابن عباس کو طاؤس نے کہا ہم تو اسکو آدمی کے لیے
[illegible] ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا یہ تو تمہارے نبی کی سنت ہے اسکو مسلم اور ترمذی اور ابو داؤد
[illegible] رض سے نکالا کہ وہ جب سجدہ اولی سے سر اٹھاتے تو اپنے پاؤن کی انگلیون پر بیٹھتے اور
[illegible] رضی اللہ عنہا اور ابن عباس رض سے مروی ہے کہ وہ دونو اقعا کرتے تھے اور طاؤس سے
[illegible] (یعنی عبداللہ بن مسعود رض عبداللہ بن عباس رض عبداللہ بن عمر رض عبداللہ بن عمر رض
[illegible] کہ الدان آثار کے مذہب مین تو خطابی اور ماوردی نے کہا کہ اقعار

ایک مرتبہ فرمایا اور جو پانچوین گھڑی
اس سے لکھا ہے اور فرشتے یہ فہرستیں
ماوردی نے استنباط کیا ہے کہ امام کو سورے
سے جو منبر کے قریب ہو اور جو اس کہا ہے وہ حدیث سے
مسجد میں آجاوے اور اس مکان میں سے نہ
ہو اور زیادہ کیلیے صف اول کی آخری
لیے بیٹھ جاتا ہے تو وہ منبر کے پیٹ لیتی ہیں اور آکر
ہے اس وقت اکر بیٹھنے کا انتہا ہوتا ہے جب
خطبہ میں ہوتی ہیں اور زہری کی حدیث کا ابتدا
ان لوگوں کے نام لکھتے ہیں ان کی درجوں کے
نام اوسی کی مثل ہے ابن عجلان کی روایت
ابن عزیز کے پاس کہ مسجد کے ہر دروازے پر
جاتا ہے اسکا نام اور ابن عمر رضی کی حدیث میں
علیہ میں مرفوعاً اس لفظ کے ساتھ کہ جب جمعہ کا
حدیث تک اور یہ حدیث دلالت کرتی ہے
اور فہرستوں کے لپیٹنے سے ان فہرستوں
کے متعلق ہیں نہ وہ فہرستیں جن میں خطبہ کا
رہے اسلیے کہ ان فہرستوں کو آدمی کی دائیں
سے واقع ہوا ہے احادیث کی آخر میں ابن ماجہ
عبادت تو وہ اپنا فرض ادا کرنیکے لیے
سے پہر خطبہ سنے اور خاموش رہے
زیادہ کے اور عمرو بن شعیب کی روایت
کہتے ہیں فلاں آدمی کو کہنے آنے سے

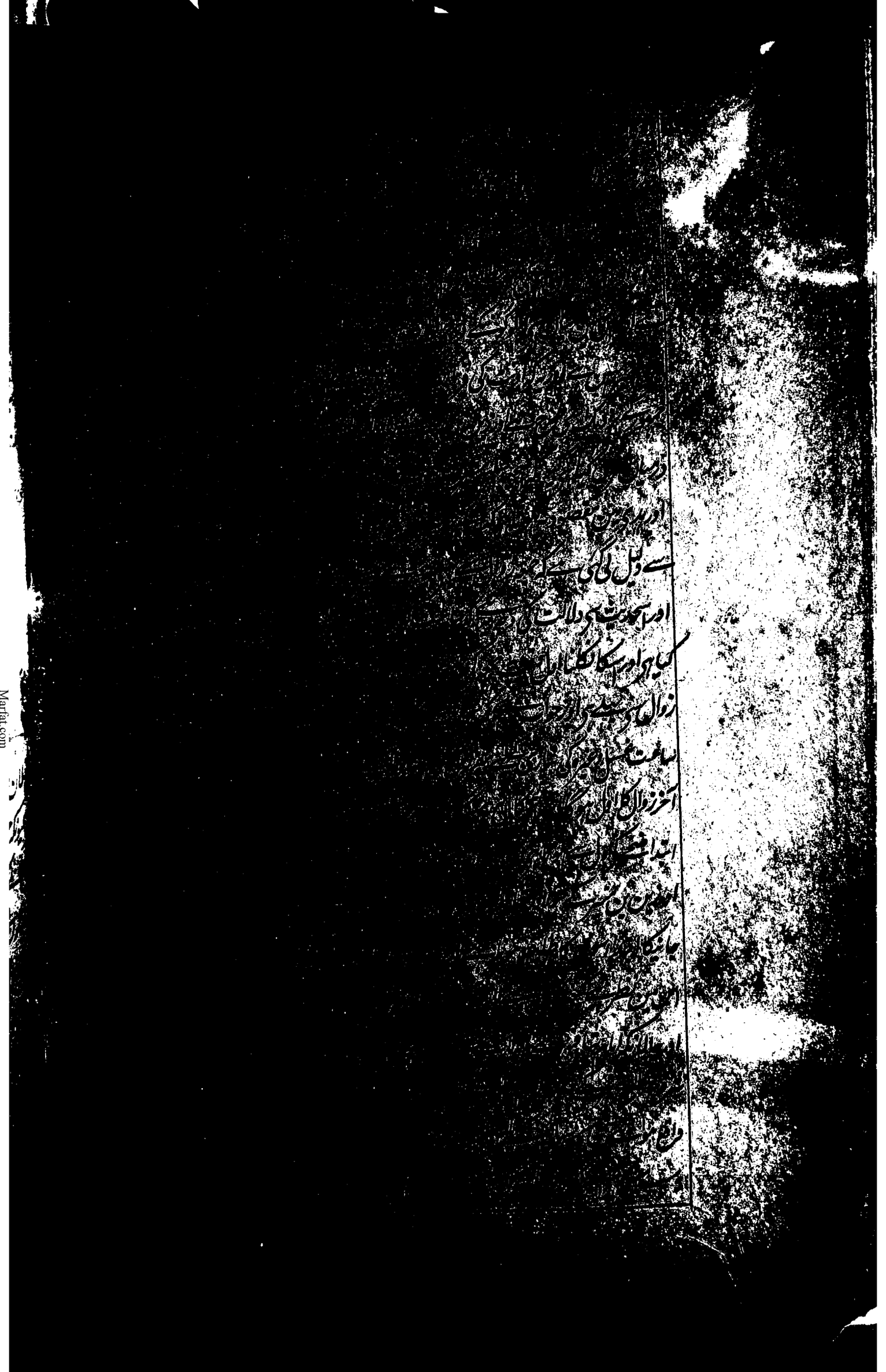

Marfat.com

Marfat.com

قال الرجل ما هو ان سمعت
صلی اللہ علیہ وسلم اذا راح احدکم الی الجمعۃ فلیغتسل
جمعہ کے دن خطبہ پڑھ رہے تھے کہ ایک آدمی آگیا
سے ابی روایت ابن شیبان سے عثمان بن عفان سے بیان کیا
نے اسی طرح نام لیا آنے والے کا اور اعمش نے مسلم کے
ابی کثیر سے اور مسلم نے اپنی روایت کی سند میں
جمعہ میں گذرے ق تو حضرت عمر رضی اللہ تعالے
کیا تو ان سے صرف وضو کیا اگر کوئی کام نہیں کیا
علیہ وآلہ وسلم سے کہ آپ فرماتے تھے جب ایک تمہارا
ابن ابی ذئب ابن ابی ذئب ابو داؤد نے طہارت میں نکالا
حدثنا آدم قال حدثنا ابن ابی ذئب
حدثنا سلمان الاغر عن قال قال النبی صلی اللہ
الجمعۃ من طهر ویدهن من دهنه او قس
علی ما کتب له ثم انصت اذا تکلم الامام
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو
جمعہ کے دن غسل کرے (اگر اپنے پاس نہ ہو) تو لگا دے اپنی
سے اگر ہے ہوں جدا کرے اس طرح کہ کنگھا پھیر کر
خطبہ پڑھتے ہے تو اسکے گناہ بخشدیے جاوینگے جو اس
کیا عنایت اور مہربانی ہے اللہ سبحانہ وتعالی کی
زیادہ شدت کی عبادت میں ثواب کہا ہزار
کی عمر میں زیادہ تہیں تو
نے کہا اور اس حدیث میں فائدے
کروہ جانتا ہوں مگر اسکو چھوڑ جائے نا

ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اغتسلوا یوم الجمعۃ واغسلوا رؤسکم
وصبوا من الطیب قال ابن عباس اما الغسل فنعم واما الطیب فلا ادری
(سلیمان یعنی فارسی یمانی) نے کہا میں نے ابن عباس رض کو کہا لوگ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ
ے فرمایا ف حافظ نے فتح میں اور قسطلانی نے ارشاد الساری میں کہا طاؤس نے اس شخص کا نام نہیں لیا
یہ سنائی اور معلوم ہوتا ہے کہ یہ ابوہریرہ رض ہونگے کیونکہ ابن خزیمہ اور ابن حبان اور طحاوی نے
کے طریق سے اسی ابوہریرہ رض سے اسی کی مثل روایت کیا ق کہ جمعہ کے دن نہاؤ اور سر دھوؤ
ی اور اگر جنابت سے نہ ہو (تو جمعہ کے لیے نہاؤ) ف حافظ نے کہا اسکے معنے یہ ہیں کہ جمعہ کے
اگر تم جنابت سے ہو تو جنابت کے لیے نہاؤ اور اگر جنابت سے نہ ہو تو جمعہ کے لیے اور اس سے نکلتا ہے
ن جنابت کا نہانا جمعہ کے لیے نہانے سے کفایت کرتا ہے جمعہ کی نیت کرے یا نہ کرے اور اس حدیث
جنابت پر دلیل لینے میں بعد ہے ہاں ابن حبان نے ابن اسحق کے طریق سے روایت کیا زہری سے
ہیں کہ جمعہ کے دن نہاؤ اگر جنابت کیحالت میں اور یہ مطلوب پر دلالت کرنے میں زیادہ واضح ہے
ب کی روایت زہری سے زیادہ صحیح ہے ابن منذر نے کہا جنابت کے نہانیکا جمعہ کے نہانے سے کفایت کرنا ہمکو معلوم
ا اور تابعین سے یاد ہی نہ تھے اور اس مسئلہ میں اختلاف مذاہب میں منتشر ہیں اور اس سے دلیل لگائی ہے کہ
سے پہلے نہانا کافی نہیں ہوتا اسلیے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یوم الجمعہ فرمایا ہے اور یوں پہنا شرعاً دنکا شروع
ا اور خوشبو لگاؤ ف حافظ نے کہا اس روایت میں تیل لگانے کا ذکر نہیں ہے جسکا ترجمہ مقرر کیا ہے
سر دھونیکے بعد تیل کا لگانا معتاد تھا اسکی طرف اشارہ کیا یہی توجیہ بیان کی ہے زین بن منیر نے داؤدی کے
جواب میں کہ حدیث میں ترجمہ باب کے ساتھ کوئی مناسبت نہیں ہے اور جو ظاہر ہے وہ یہ ہے کہ بخاری
طاؤس کی روایت ابن عباس رض سے ایک ہی ہے جسمیں ابراہیم بن میسرہ نے تیل لگانے کا ذکر کیا ہے اور
لگانیکا ذکر نہیں کیا اور زیادت ثقہ حافظ کی مقبول ہے اور گویا ارادہ کیا ہے بخاری علیہ الرحمۃ نے
حدیث وارد کرنیکے ساتھ پیچھے سلمان کی حدیث کے اس امر کیطرف اشارہ کرنے کا کہ غسل کے سوا خوشبو کا
اور مسواک کرنا اور اسکے سوا اور چیزیں تاکید میں غسل کیطرح نہیں ہیں اگرچہ ترغیب سب میں آئی ہے
وجوب کے ساتھ اسکے نزدیک جو غسل کے وجوب کا قائل ہے یا بعض سندروایات کی بعض سے تاکید
عباس رض نے طاؤس کے جواب میں فرمایا رہا غسل اسکا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

ارشاد فرمایا ہے اور رہا خوشبو لگانا تو میں نہیں جانتا (یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ

ف حافظ نے کہا یہ روایت کی مخالف ہے جسکو عبید بن سباق نے ابن عباس رض سے مرفوعاً روایت کیا

آدمی وہ نہا کر آوے اور اگر اسکے پاس خوشبو ہو تو اسکو استعمال کرے اسکو ابن ماجہ نے صالح بن ابی الاخضر کے طریق

اسنے زہری سے اور صالح ضعیف ہے اور اسکی امام مالک نے مخالفت کی ہے تو انہوں نے اسکو روایت کیا ہے

اسنے عبید بن سباق سے اسی طرح مرسلاً اگر صالح نے اسحدیث کو ابن عباس سے یاد کیا ہے تو احتمال ہے کہ ابن عباس

نے اسکو یاد کیا ہو لیکن کبھی یاد اسکے الٹا اور ہشام جو ابن عباس کے دوسرے طریق میں مذکور ہے وہ یوسف

کا بیٹا ہے **حدثنا** ابراہیم بن موسیٰ قال اخبرنا ہشام ان ابن جریج اخبرہم قال اخ

ابراہیم بن میسرۃ عن طاؤس عن ابن عباس انہ ذکر قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی الغسل

الجمعۃ فقلت لابن عباس ایترک طیبا او دھنا ان کان عندہ فقال لا اعلمہ طاؤس سے روا

ہے وہ روایت کرتے ہیں ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث بیان کی

کے دن غسل کرنے میں طاؤس نے کہا میں نے ابن عباس رض سے پوچھا یا خوشبو استعمال کرے یا تیل لگا دے اگر اسکے

کے پاس ہو تو ابن عباس رض نے جواب دیا کہ میں اسکو نہیں جانتا **ف** قسطلانی نے کہا اسکو مسلم نے صلوٰۃ

باب یلبس احسن ما یجد لجمعہ کے دن عمدہ لباس پہنے **ف** حافظ نے کہا لایا مؤلف اسمیں

حدیث کہ عمر نے مسجد کے دروازے پر ریشم کا جوڑا بکتے دیکھکر عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں چاہ

کہ آپ اس جوڑے کو خرید لیں اور جمعہ کے دن اور جب کسی بادشاہ کا کوئی وکیل آوے پہنا کریں آخر حدیث

اور اسحدیث سے دلیل لینے کی وجہ یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جمعہ کے واسطے زینت لگانے کو ثابت

اور انکار اس شخص پر کیا جو ایسا جوڑا پہننے سے کہ وہ ریشم کا جوڑا تھا اور داؤدی نے اسکا تعقب کیا کہ حدیث

باب پر کوئی دلالت نہیں ہے اور ابن بطال نے اسکا جواب دیا ہے کہ انکے نزدیک جو وہ جمعہ کے دن

پہنتے (اسلیے عمر نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا کہ آپ جمعہ کے دن پہننے کے لیے اسکو خرید

ابن تین ابن بطال کے تابع ہوا ہے اور جو استدلال کیوجہ ہمنے بیان کی وہ بہتر ہے اور جمعہ کے دن زینت

ترغیب وارد ہوئی ہے ابو ایوب اور عبداللہ بن عمر کی حدیثوں میں ابن خزیمہ کے پاس اس لفظ کی

کپڑے اچھے اور اسکی مثل ہے لیث کی روایت میں ابن عجلان سے ابو داؤد نے روایت کیا

سے اسنے ابو سلمہ اور ابو امامہ سے ان دونوں نے ابو سعید اور ابو ہریرہ سے سلمان کی حدیث کے طرح اور

Marfat.com

...ی اور موطا مین ہے یحیے بن سعید انصاری سے کہ اسکو پہونچا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تم
...ی کو کیا نقصان ہے کہ اپنے حجیہ کے لیے دو کپڑے بنالیوے روزمرہ کے کپڑون کے سوا اور موصول کیا اسکو ابن
...یب نے تہذیب مین یحیے بن سعید اموی کی طریق سے اسی یحیے انصاری سے اسنی عمرہ سے اسنی عائشہ رضہ سے اور اسکی
...ین نظر ہے اور ابن عمر کی حدیث پر کلام خدا چاہے تو کتاب اللباس مین آویگی **حدثنا** عبداللہ بن
...ف قال اخبرنا مالک عن نافع عن عبداللہ بن عمر ان عمر بن الخطاب رای حلۃ سیراء عند
...باب المسجد فقال یا رسول اللہ لو اشتریت ھذہ فلبستھا یوم الجمعۃ وللوفد اذا قدموا علیک
...قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انما یلبس ھذہ من لا خلاق لہ فی الاخرۃ ثم جاءت رسول
...اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منھا حلل فاعطی عمر بن الخطاب منھا حلۃ فقال عمر یا رسول اللہ کسوتنیھا
...وقلت فی حلۃ عطارد قلت فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انی لم اکسکھا لتلبسھا فکساھا عمر اخا
...لہ بمکۃ مشرکا ابن عمر رضہ سے روایت ہے کہ عمر بن خطاب رضہ نے مسجد کے دروازے پر ریشم کا جوڑا بکتے
...دیکھکر عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین چاہتا ہون کہ آپ اس جوڑے کو خرید لین پھر اسکو پہنا کرین
...جمعہ کے دن اور جب (بادشاہون کیطرف سے) ایلچی آپکے پاس آوین جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا یہ
...ریشم کے کپڑے تو وہ پہنتے ہین جنکا آخرت مین کوئی حصہ نہین ہے پھر اسی قسم کے جوڑے رسول اللہ صلی اللہ
...علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے تو آپنے ان مین سے ایک جوڑا عمر رضہ کو دیا عمر نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی
...اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھے تو آپنے یہ جوڑا پہنا دیا لیکن آپنے عطارد کی جوڑی مین فرمایا تھا جو فرمایا تھا **ف** حافظ نے کہا عطارد
...اس جوڑی والے کا نام ہے وہ ابن حاجب تمیمی کا تھا **ت** رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مینے تجھہ کو اسکے
...لیے نہین دیا کہ تو اسکو پہنے **ف** بلکہ اسلیے دیا ہے کہ تو اس سے فائدہ اٹھاوے اور مسلم کی روایت مین ہے
...بیچدے اور امام احمد کی روایت مین ہے مینے تجھکو بیچنے کے لیے دیا ہے
...عمر نے اسکو دو ہزار درہم کے بدلے فروخت کیا لیکن اسمین اشکال ہے اسلیے کہ یہان آتا ہے **ت** تو وہ جوڑا عمر رضہ
...نے اپنے اس بھائی کو بھیجدیا جو مکہ مین مشرک تھا **ف** اخیافی بھائی اور نام انکا عثمان بن حکیم تھا یہ منذری نے کہا
...انکے بھائی زید بن خطاب کا اخیافی بھائی تھا یہ دمیاطی نے کہا یا انکا رضاعی بھائی تھا قسطلانی نے کہا اگر تو
...اعتراض کرے کہ صحیح مسلک یہ ہے کہ کفار بھی فروع شریعت کے ساتھہ مخاطب ہین اور اسکا مقتضی یہ ہے کہ ریشم کا
...پہننا انپر حرام ہے تو حضرت عمر نے اپنے مشرک بھائی کو کسطرح وہ چادر پہنائی تو اسکا جواب یہ ہے کہ آپنے اسکو

پہننے کے واسطے نہین دیا تہا اسکی طرف تو تحفہ بہیجا تہا تاکہ وہ اس سے فائدہ اٹہا
باب کے ساتہہ یہہ ہے کہ جمعہ کے دن زینت لگانا مستحب ہے اور زینت لگانا عمدہ لباس کے
عمرؓ پر انکار تجمل کے سبب نہین کیا بلکہ اسلیے کہ وہ جوڑا ریشمی تہا **تنبیہ** ثیاب کے الوان مین عمدہ
اسلیے کہ آپ نے فرمایا سفید کپڑے پہنو اسلیے کہ وہ تمہارے عمدہ کپڑون سے ہین اور اسمین اپنے مردون کو کفن دو
وغیرہ نے روایت کیا اور اسکو صحیح کہا پہر وہ کپڑے جنکا سوت بنے جانے سے پہلے رنگا جاوے جیسے لنگیان
جو بنے کے بعد رنگی جاوین بلکہ انکا پہننا مکروہ ہے جیسے اسکی بیہقی وغیرہ نے تصریح کی ہے اور ایسے کپڑے
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نہین پہنے اور آپ نے تو لنگیان پہنین بیہقی مین جابر سے مروی ہے کہ آپکی لنگی
آپ عیدین اور جمعہ مین پہنتے تہے اور اسحدیث کو مؤلف نے ہبہ مین نکالا اور مسلم نے لباس مین اور ابوداؤد اور
نے صلوۃ مین رانتے ماقال القسطلانی فی ارشاد الساری **باب** السواک یوم الجمعۃ جمعہ کے دن مسواک
وقال ابو سعید عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم یستن اور ابو سعید خدری رضؓ نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
سے روایت کیا کہ مسواک بہی کرے **ف** یہ تعلیق ابو سعید کی حدیث کا ٹکڑا ہے جسکو مؤلف رح نے باب الطیب
مین ذکر کیا اور اسحدیث مین جمعہ کا ذکر ہے اور اسی مین مناسبت تعلیق کی ترجمہ کے ساتہہ ہے حافظ نے کہا
نے اسمین چار حدیثین بیان کین ایک معلق (جو گذری) اور تین موصول یہی معلق تو ابو سعید کی حدیث کا ٹکڑا
جسکو مصنف نے باب الطیب للجمعۃ مین بیان کیا اور رہی موصول حدیثین تو پہلی ان مین ابوہریرہ رضؓ کی
ہے لولا ان اشق آخر حدیث تک اور اسکی مناسبت ترجمہ کے ساتہہ اسطرح ہے کہ جمعہ بہی بمنزلہ خدا صلے اللہ علیہ
وسلم کے قول مع کل صلوۃ کے عموم مین داخل ہے زین بن منیر نے کہا چونکہ زینت لگانا غسل کرنا خوشبو لگانا
مطلوب ہے تو اسکے مناسب ہوا منہ کا صاف کرنا جو وہ ذکر اور خدا کے ساتہہ سرگوشی کرنیکا محل ہے ا
ہوا اسے دور کرنا انجیر کا جو فرشتون اور لوگون کو ایذا دے دوسری موصول حدیث ابن عباس کی حدیث ہی
علیکم فی السواک یعنے مین تمکو بہت تاکید کرتا ہون مسواک کی بابت ابن رشید نے کہا اسحدیث کی مناسبت
باب کے ساتہہ یہہ ہے کہ پہلی حدیث سے امت پر مسواک کے واجب کرنیکی منع ہونیکا سبب اور اسکا کثار سے
کرنیکا باعث مشقت کا وجود ہے اور ایک دن کی مسواک کرنے مین کوئی تکلیف نہین ہے
ہے تیسری موصول حدیث حذیفہ کی حدیث ہی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جب رات کو
منہ کو مانجہتے اور اسکی مناسبت کی وجہ یہہ ہے کہ مسواک کرنا رات مین باطن کے

منع ہے اور شافعی اور ابن ابی الصلاح اور نووی
عیاض اور ابن الصلاح اور نووی
آئمہ نے اسکی تفسیر گذر چکی اور جبل
سرینون کا ایڑیون پر کہنا ہے دونو
اور نہی کی حدیثین اور انکے معارض اسکی طرف
اور عبادلہ کی احادیث مین اسبات کی تصریح ہے کہ وہ
عباس سے یہ بھی مروی ہے کہ سنت یہ ہے کہ تیرے دونو
غفلت ہے اور غفلت بھی ایسے جسکی حافظون نے تصریح کی ہے
منع ہونے سے باوجود امکان جمع کے اور صحابہ غیر
اور شافعی نے بویطی اور املا مین اسکے استحباب پر نص کی اور شیطان کی طرح
مین گذر چکی حافظ نے تلخیص مین کہا ہو سکتا ہے کہ شیطان کی طرح
دو سجدون کے درمیان ایڑیون پر بیٹھنے کے منافی نہ ہوگا اور ممکن ہے کہ
ہے اسکو شیطان کی مشابہت کا مصداق نہ بنایا جاوے انتہی قال
حدثنا اللیث عن خالد عن سعید عن محمد بن عمرو
حدثنی اللیث عن یزید بن ابی حبیب عن یزید بن
ابن عطاء انہ کان جالسا مع نفر من اصحاب
صلی اللہ علیہ وسلم فقال ابو حمید الساعدی
وسلم رایتہ اذا کبر جعل یدیہ حذو
ظہرہ واذا رفع راسہ استوی
ولا قابضہما واستقبل باطراف
الیمنی ونصب الیمنی
علا مقعدتہ

Marfat.com

سواک کرنا بھی عمدہ ہوا اسلیے کہ اسمین کے لیے ظاہر باطن مین نیت لگانا مشروع ہوا ہے اور حذیفہ
کتاب الوضو کے آخر مین گذر چکی اور ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ
ام انشاء اللہ تعالے کتاب الصیام مین آویگی **حدثنا** عبد اللہ بن یوسف قال اخبرنا مالک عن
عن الاعرج عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لولا
علی امتی او لولا ان اشق علی الناس لامرتہم بالسواک مع کل صلوۃ ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اگر مین اپنی امت پر تکلیف سمجھتا یا یون فرمایا اگر مین لوگونپر تکلیف نہ جانتا **ف**
شک ہے حافظ نے کہا نہین واقف ہوا مین اسحدیث پر اس لفظ کے ساتھہ کسی روایت مین ان دو روایتون مین سے
مالک سے مروی ہین اور نہ غیر امام مالک سے اور نکالا اسکو دارقطنی نے اپنے موطاؤن مین موطا کے طریق سے جسمین
عبد اللہ بن یوسف بخاری کا استاذ ہے اسی اسناد سے او علی الناس کے لفظ کے ساتھہ سوا قول لولا ان اشق کے اور
اسکو موطا کے بہت راویون نے روایت کیا اور بہت نے علی المومنین روایت کیا بدل علی امتی کے اور یحیی بن یحیی
نے علی امتی کے لفظ کے ساتھہ روایت کیا سوا شک کے **ف** تو ضرور انکو حکم کرتا مسواک کرنیکا ہر نماز کے
ف حافظ نے کہا اسحدیث مین دلیل ہے اسپر کہ امر وجوب کے لیے ہے دو طرح سے ایک یہ کہ آپنے مسواک کے
ترک کرنیکی نفی کی باوجود اسکے کہ مسواک کرنیکا مستحب ہونا ثابت ہے اگر امر استحباب کے لیے ہوتا تو اسکی نفی جائز نہین
دوسرے یہ کہ امر کرنے کو اوپر آپنے مشقت ٹھہرایا اور یہ مشقت اسی وقت ہوگی جب امر وجوب کے واسطے ہو کیونکہ
ب مین تو کوئی تکلیف نہین ہے اسلیے کہ امر مندوب کا ترک کرنا جائز ہے ابو اسحق نے لمع مین کہا اسحدیث مین
ہے اسپر کہ استحباب پر حقیقۃً امر نہین ہے کیونکہ ہر نماز کے وقت مسواک کرنے کی طرف پکارا گیا ہے اور بانی
نے خبر دی ہے کہ آپنے اسکا امر نہین کیا انتہے حافظ نے کہا اور اسکی تاکید کرتا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ و
کا قول سعید مقبری کی روایت مین ابوہریرہ سے نسائی کے پاس اس لفظ کے ساتھہ کہ مین اوپر مسواک کرنا ہر نماز
ساتھہ فرض کر دیتا امام شافعی نے کہا اسمین دلیل ہے کہ مسواک کرنا واجب نہین ہے کیونکہ اگر واجب ہوتا تو
مسواک کرنیکا ارشاد کرتے اوپر بار ہوتا یا نہ ہوتا انتہے اور اسکے نہ واجب ہونے کیطرف بہت علم والے گئے
اسکے بعض نے دعوی کیا ہے کہ مسواک کے نہ واجب ہونے پر علماء کا اتفاق ہے لیکن شیخ ابو حامد غزالی
نے حکایت کی ہے اسحق بن راہویہ سے اور ماوردی نے اس حکایت کرنے مین تابع ہوا ہے کہ اسحق
کہا مسواک کرنا ہر نماز کے واسطے واجب ہے جسنے اسکو جانکر چھوڑا اسکی نماز باطل ہو جاتی ہے اور داؤد

(ظاہری) سے مروی ہی کہ ہر نماز کے لیے مسواک کرنا واجب تو ہے لیکن شرط نہین ہے اور جو حدیث کہ بخاری
لی ہی مسواک کے ساتھہ امر کے وارد ہونیسے سبی ابن ماجہ ابوامامہ سے مرفوعاً روایت کیا اور ایسا ہی
عباس رض کی حدیث سے اور موطا مین ہے حدیث کی اثنا مین کہ مسواک کرنا لازم جانو اور ان مین سے کوئی
نہین ہوئی اور انکے صحیح مان لینے کے بعد یہ کہا جاویگا کہ جس چیز کی باب کی حدیث کی مفہوم سے نفی ہوتی ہے وہ مسواک
امر کا ہر نماز کے ساتھہ مقید ہونا ہے نہ مطلق امر کی نفی اور مقید کی نفی سے مطلق کی نفی لازم نہین آتی اور نہ
ثابت ہونیسے تکرار لازم آتا ہے اور ہر نماز کی قید سے دلیل لی گئی ہے کہ مسواک کا کرنا فرض نمازون اور نفل نمازون سے
ہے اور یہ بھی احتمال ہے کہ اس کلیہ سے مراد فرض نمازین ہی ہون اور نوافل مین سے وہ نمازین جو اپنی غیر کی تابع نہین
جیسے عیدین کی نماز اور اسکو ابوشامہ نے اختیار کیا ہے اور اسکی تائید ہوتی ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
ساتھہ جو ام حبیبہ رضی اللہ تعالی عنہا کی حدیث مین ہے امام احمد کے پاس اس لفظ کے ساتھہ کہ مین انکو حکم کرتا مسواک کرنے کا
نماز کے وقت جسطرح وہ وضو کرتے ہین اور امام احمد ہی کے لیے ہے ابوسلمہ کے طریق سے سنی ابوہریرہ سے اس لفظ کے
کہ اگر مین اپنی امت پر تکلیف نہ جانتا تو انکو امر کرتا ہر نماز کے وقت وضو کا اور ہر وضو کے ساتھہ مسواک کرنیکا
درمیان مساوات رکھی اور جسطرح وضو مستحب نہین ہے ان نمازون کے لیے جو فرض نماز کے بعد ہوتی ہے مگر یہ کہ
مین اور نماز رابتہ مین زیادہ فاصلہ ہو جاوے مثلاً اسی طرح مسواک کرنا اور ممکن ہے کہ ان دونون مین فرق کیا جا
اسطرح کہ وضو مین مسواک سے زیادہ تکلیف ہے اور اسکی تائید کرتی ہی وہ روایت جسکو ابن عباس کی حدیث سے نکالا
اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رات کی نماز پڑہتے تو دو رکعت پڑہکر مسواک کر لیتے اور اسکا اسناد صحیح ہے لیکن یہ
کا مرسل ہے اسکو ابوداؤد نے روایت کیا اور اسمین اسنی بیان کیا کہ دو رکعت پڑہکر پھر نے اور مسواک کرنیکے درمیان
تھے اور مسلم مین بھی یہ حدیث مذکور ہی اور یہ حدیث دلیل ہے اسپر کہ امر تکرار کو چاہتا ہے کیونکہ دو رکعت کے بعد
کہ مشقت ہی کی وجہ سے آپ نے انکو مسواک کرنیکا امر نہین کیا اور ایجاب کے وجوب مین تو کوئی
کے وجوب مین ہے اور اس بحث مین نظر ہے اسلیے کہ تکرار اسجگہ مجرد امر سے تو نہین کیا گیا اور
مقید کرنے سے ہر نماز کے ساتھہ اور مہلب نے کہا اسمین دلیل ہے کہ مندوبات بھی
ہو اور اسمین بیان ہے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شفقت کا
رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اجتہاد کے جائز ہونیکا
مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مشقت کو مسواک کے ساتھہ

...ض کا عدم ورود ہونا مشقت کا وجود ابن دقیق العید نے کہا اور اس بحث ہی حافظ نے کہا اور بات یہی
...طرح ابن دقیق العید نے کہا اور بحث کی وجہ یہ ہے ہوسکتا ہی کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی غرض یہ ہو کہ نص کے
...ونیکا سبب تکلیف کا پایا جانا ہے تو پھر لام تہم کے معنے یہ ہونگے میں انکو اللہ کی جانب سے حکم کرتا کہ مسواک کرنا
...کے ساتھہ واجب ہے اور اسحدیث سے نسائی نے دلیل لی ہے اسپر کہ زوال کے بعد روزہ دار کو مسواک کرنا مستحب ہے
...کل صلوٰۃ کے عموم میں ظہر اور عصر داخل ہیں اور وہ دونو زوال کے بعد ہوتی ہیں اور اسمیں بحث خدا چاہے تو کتاب
...میں آویگی **فائدہ** ابن دقیق العید نے کہا نماز کے لیے اٹہنے کے وقت مسواک کے مستحب ہونے میں حکمت یہ
...وہ ایسی حالت ہی جسمیں انسان اللہ کے قریب ہوتا ہے تو وہ حالت چاہتی ہے کہ انسان اسمیں کمال ستہرائی کے
...ہو وسطے ظاہر کرنے عبادت کی بزرگی کے اور علی کی حدیث میں بزار کے پاس وہ وارد ہوا ہے جو دلالت کرتا ہے کہ
...کا استحباب اس امر کے لیے ہے جو اس فرشتے سے علاقہ رکھتا ہے جو نمازی سے قرآن سنتا ہے تو وہ نمازی کے
...جاتا ہے یہانتک کہ اپنا منہ نمازی کے منہ میں رکھدیتا ہے اور یہی انس کی حدیث تو اسکی سند کی راوی بصری ہیں
حدثنا ابو معمر قال حدثنا عبد الوارث قال حدثنا شعیب بن الحبحاب قال حدثنا انس قال
...رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکثرت علیکم فی السواک انس رضہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
...نے فرمایا میں مسواک کرنیکی بابت تمکو بہت تاکید کرتا ہون **ف** کہا قسطلانی نے ارشاد الساری میں کہ حدیث
...باب سے مناسبت اسطرح ہے کہ مسواک میں اکثار اور اسکی رغبت دینا شامل ہے مسواک کے ہر نماز کے لیے استعمال
...اور جمعہ کو بطریق اولی شامل ہے کیونکہ وہ بہیڑ بہاڑ کا دن ہے تو مشروع ہوا اس میں منہ کا صاف کرنا منہ
...بو کے دور کرنیکے لیے **حدثنا** محمد بن کثیر قال اخبرنا سفیان عن منصور وحصین
...وائل عن حذیفۃ قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا قام من اللیل یشوص فاہ حذیفہ رضہ
...روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رات کو (جب تہجد کے واسطے) اٹہتے تو اپنا مبارک منہ مانجتے **ف** مسواک
...ساتھہ قسطلانی نے کہا جب مسواک کرنا رات کو سلیے مقرر ہوا ہے کہ باطن میں نور حاصل ہو تو جمعہ میں مسواک کرنا بہت
...ہے سلیے کہ اسمیں ظاہر اور باطن کا مزین کرنا مقصود ہے **باب** من تسوک بسواک غیرہ جو شخص
...شخص کی مسواک لیتا ہے **ف** حافظ نے کہا بیان کی مؤلف رح نے اسمیں عائشہ رضہ کی حدیث عبد الرحمن
...کے داخل ہونیکے قصہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور اسکے ساتھہ مسواک تہا اور ام المومنین عائشہ رضہ
...اسکو دیکہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیا اور آپنے مسواک کیا اور یہ حدیث ترجمہ باب کے موافق ہے

Marfat.com

اور اسحدیث پر پوری کلام خدا چاہے تو کتاب المغازی کے آخر مین جہان رسول صلی اللہ
آویگی کیونکہ عبدالرحمن بن ابی بکر اسکی مرض موت مین آپ پر داخل ہوئے تھے **حدثنا** اسمٰعیل قال
ابن بلال قال هشام بن عروة اخبرني ابي عن عائشة رضي الله عنها قالت دخل عبد الرحمن
ومعه سواك يستن به فنظر اليه رسول الله صلى الله عليه وسلم فقلت له اعطني هذا السواك
عبد الرحمن فاعطانيه فقصمته ثم مضغته فاعطيته رسول الله صلى الله عليه وسلم فاستن
وهو مستند الى صدري عائشہ رضہ نے کہا داخل ہوا (میرے پہلو مین) عبدالرحمن بن ابی بکر (میرے بھائی) میرے پاس مین جس
علیہ وآلہ وسلم کی مرض موت مین) اور حال یہ کہ اسکے پاس مسواک تھا جسکے ساتھہ مسواک کر رہا تھا تو عبدالرحمن کیطرف
مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تاکا ام المومنین عائشہ رضہ نے کہا مینے عبدالرحمن کو کہا مجھے دے یہ مسواک اے عبدالرحمن
اسنے مجھکو مسواک دیا تو مینے اسکو توڑا پھر اسکو چبایا پھر رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیا پھر آپ نے اسکے ساتھہ
کیا اور آپ ٹیکا لگائے ہوئے تھے میرے چھاتی سے **ف** حافظ نے کہا زین منیر نے ترجمہ کی مطابقت پر اعتراض کیا
نے عبدالرحمن کے مسواک کرنیکی جگہہ کاٹ دیا اور اسکا جواب یہ دیا کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مسواک کر
کرنا حضرت عائشہ کے اسکو توڑکر چبانے کے بعد مقصود پر پوری دلیل ہے اور اسپر تعقب ہوا ہے کہ یہ اطلاق ہے تقید
مین تو لائق ہے کہ غیر کو مقید کیا جاوے اسکے ساتھہ کہ وہ غیر ان لوگون مین سے نہ ہو جنکے منہ مین بدبو ہوتی ہے
بات نہ ہوتی تو عائشہ اسکو نہ کاٹتین اور پھر دوبارہ چبانے کی تکلیف نہ اٹھاتین اور یہ نہ کہا جاوے کہ وہ مستعمل ہی نہ تھا اسلئے
حدیث مین بستین موجود ہے اور اسمین دلیل ہے مسواک کے امر موکد ہونے پر کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
کیا باوجود اسکے کہ آپ اسقدر بیماری مین مبتلا تھے قسطلانی نے کہا اور اسکو مولف نے لایا جنائز مین اور فضائل
اور خمس مین اور مغازی مین اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مدفون ہونیکے باب مین اور عائشہ رضہ کی فضیلت
اسیطرح اسکو مسلم نے عائشہ رضہ کی فضیلت مین نکالا **باب** ما يقرء في صلوة الفجر يوم الجمعة
دن صبح کی نماز مین کونسی سورتین پڑھے **حدثنا** ابو نعيم قال حدثنا سفيان عن سعد بن ابراهيم
عن عبد الرحمن بن هرمز عن ابي هريرة قال كان النبي صلى الله عليه وسلم يقرء في الركعة
الجمعة الم تنزيل وهل اتى على الانسان ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ
دن صبح کی نماز مین سورہ سجدہ اور سورہ دہر پڑھتے تھے **ف** حافظ نے کہا زین کرا
دونو سورتون کے جمعہ کے دن فجر کی نماز مین پڑھنے کے استحباب پر کیونکہ کلفظ کا

[illegible] کی [illegible] کیا بخاری نے ابن مسعود کی حدیث مین انکو ان دونون سورتون کو ہمیشہ
[illegible] ابن ماجہ نے نکالا اور اسکے لفظ یہ ہین مداومت کرتے تھے اسپر اور اسکی اصل ابن ماجہ مین ہے
[illegible] کے راوی ثقہ ہین لیکن ابو حاتم نے اسکی مرسل ہونیکو درست کہا ہے اور ابن دقیق العید اسپر نہین ٹہرے
[illegible] کرتے وقت کہا حدیث مین ایسا کوئی لفظ نہین ہے جو اس فعل کی مداومت پر دلالت کرے پختہ طور
[illegible] ثابت نہین ہے جو ابن دقیق العید انکی اسلیے کہ لفظ کان کچھ مداومت مین نص نہین ہے لیکن وہ زیادت
[illegible] کیا اسمین نص ہے اور ابو الولید باجی نے بخاری کے رجال بیان کرتے وقت سعد بن ابراہیم پر طعن کیا اسحدیث
[illegible] سعد سے روایت نہین کی اور لوگون نے اسپر عمل کرنا چہوڑ دیا خاصکر مدینہ والون نے انتہی حافظ نے کہا
[illegible] اسطرح ابو الولید نے کہا کیونکہ اکیلے سعد نے اسحدیث کو روایت نہین کیا بلکہ نکالا اسکو مسلم نے سعید
[illegible] ابن عباس سے اسی کی مثل اور ایسا ہی ابن ماجہ اور طبرانی نے ابن مسعود کی حدیث سے اور صرف ابن ماجہ نے سعد بن ابی
[illegible] اور طبرانی نے اوسط مین علی کی حدیث سے اور رہا اسکا یہ دعوی کہ لوگون نے اسپر عمل کرنا چہوڑ دیا تو یہ دعوے
[illegible] کثر اہل علم صحابہ و تابعین اسکے قائل ہین جیسے اسکو ابن منذر وغیرہ نے نقل کیا یہانتک کہ یہ ثابت ہے ابراہیم
[illegible] عوف سعد کی والدہ سے اور وہ مدینہ والون مین بڑی بہارے تابعی ہین کہ انہون نے مدینہ مین جمعہ کے دن فجر کی نماز
[illegible] دونو سورتین پڑہین اسکو ابن ابی شیبہ نے صحیح اسناد کی ساتہہ نکالا اور ابن العربی کی کلام سے معلوم ہوتا ہے
[illegible] عمل چہوڑ دیا ایک امر کے لیے جو انکے لیے پیش آیا کیونکہ اسنے کہا کہ یہ امر مدینہ مین معلوم نہین ہوتا کسنے
[illegible] سوا اور بہت سے کام اسنے قطع کر دیے انتہی اور امام مالک نے جو سعد سے روایت نہین کی تو اسکی وجہ یہ حدیث
[illegible] کہ اسنے امام مالک کی کتاب مین طعن کیا تہا اسکو برقی نے یحیی بن معین سے حکایت کیا اور ابو حاتم نے علی بن
[illegible] حکایت کیا کہ سعد بن ابراہیم مدینہ مین حدیث نہین بیان کرتا تہا سوا اسکے مدینہ والون نے اس سے حدیث نہین لکہی
[illegible] اسکے ثقہ ہونے پر اتفاق کیا اور روایت کیا مالک نے عبداللہ بن ادریس سے اسنے شعبہ سے اسنے سعد بن
[illegible] کہ سعد بن ابراہیم باتفاقہم ثقہ ہی کہا اور امام مالک نے اس سے ایک سبب سے روایت نہین کیا ہو سکتا
[illegible] اسکو نہ یاد نہین رکہتا انتہے اور مالکیہ نے جو سورۂ سجدہ جمعہ کے دن صبح کی نماز مین پڑہنا
[illegible] خلاف ہے بعض نے کہا کہ فرض نماز مین زیادہ سجدے پر شامل ہے قرطبی نے کہا
[illegible] کہا اور بعض نے کہا اسلیے مکروہ جانا ہے کہ اسمین نماز یونہی خلط ہو جانیکا خوف
[illegible] نماز مین فرق ہی کیونکہ جہری نمازون مین خلط ہونے سے امن ہوتا ہے

لیکن ابن عمر کی حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ سجدہ [illegible]

ابو داؤد اور حاکم نے نکالا تو یہ فرق کرنا باطل ٹھہرا اور بعض نے [illegible]

فرض ہونے کا اعتقاد کر لیں ابن دقیق العید نے کہا مطلق کہنے کا [illegible]

کے واقع ہونے کا خوف ہو لائق ہے کہ بعض وقت اسکا پڑھنا ترک کرنا [illegible]

کام کو کبھی مفسدہ کے لیے چھوڑ دیتے ہیں جیسے اگر [illegible]

قول کے ساتھ لائق ہے کہ یہ سورت اکثر پڑھی جاوے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیروی کے لیے [illegible]

اس خیال سے کہ عام لوگ اسکو سنت نہ سمجھ لیں [illegible]

کر دیکھیے کیسی ٹھہرائی اور ابو حنیفہ سے صاحب محیط نے کہا ان دونوں سورتوں کا پڑھنا جمعہ کے دن کی صبح میں [illegible]

سوا اور سورتیں بھی کبھی کبھی پڑھ لیا کرے تاکہ بیوقوف لوگ یہ خیال نہ کریں کہ انکے سوا اور سورتوں کا پڑھنا [illegible]

اور حنفیہ میں سے صاحب ہدایہ نے ذکر کیا کہ کراہت کی علت باقی سورتوں کا ترک کر دینا ہے اور ان دونوں سورتوں [illegible]

باقی پر فضیلت دینا اور طحاوی کا قول صاحب محیط کے قول کے مناسب ہے کیونکہ انہوں نے کراہت کی [illegible]

کیا ہے جو انکی سوا اور سورتوں کو کافی نہ سمجھے اور ان دونوں سورتوں کے علاوہ اور سورتوں کا [illegible]

فائدے ہیں پہلا فائدہ تو یہ ہے کہ یہ نے احادیث کے طریقوں میں سے کسی ایک طریق [illegible]

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سجدہ کیا ہو جب سورہ سجدہ پڑھی اس محل میں [illegible]

ہیں اور طریق سے سعید بن جبیر سے انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کہا میں [illegible]

صبح کی نماز میں حاضر ہوا تو آپ نے اس میں سجدہ والی سورہ پڑھی اور آپ نے سجدہ کیا آخر [illegible]

ہے جسکے حال میں نظر کرنی چاہیے اور طبرانی نے [illegible]

صبح کی نماز میں سجدہ کیا الم تنزیل السجدہ میں لیکن اس [illegible]

دنکے خاص کرنے میں سورہ سجدہ کے ساتھ زائد [illegible]

وجہ سے) تو اسکے سوا [illegible]

ہدی نے ایسی لوگوں کو کم علمی اور [illegible]

ہے ابراہیم نخعی سے کہ انہوں نے [illegible]

نیچے کے پاس [illegible]

Marfat.com

[illegible] جمعہ کی نماز مین دو سورت پڑھتے جسمین سجدہ ہوتا اور ابن ابی شیبہ
[illegible] نے محمد بن سیرین سے یہ مسئلہ پوچھا تو انہون نے فرمایا اس مین کوئی حرج نہین ہے
[illegible] اس علمار کے نزدیک ثابت ہی اسلیے اسکے کہوٹے ہونیکا یقین نہ کرنا چاہیے اور امام نووی
[illegible] اس مسئلہ کو ذکر کیا اور کہا ہمنے اس مسئلہ مین اپنے اصحاب [illegible] کوئی کلام نہین دیکھی پھر کہا اور ہمارے
[illegible] نماز مین قصداً ایسا کلام کرنا مکروہ ہے اور حافظ عبد السلام کے پیشرو نے اسنے پہلے اسکے منع
[illegible] اور نماز کے باطل ہونیکا اگر قصداً یہ کام کرے صاحب مہمات نے کہا قاضی حسین کی کلام کا مقتضی
[illegible] سے اطلاق نے جنب کے فوائد مین کہا سورۂ سجدہ کے سوا کسی اور سورت کا پڑہنا مستحب نہین ہے اگر سورہ
[illegible] وقت کم ہو تو مناسب ہوسکے سورۂ سجدہ مین سے پڑھے اگرچہ ایک آیت ہی ہو اور ابن عصرون کی کتاب الانتصار
[illegible] کی ہر ادلہ مین نظر ہے **تکلمہ** زین بن منیر نے کہا اس ترجمہ کے پہلے باب کے ساتھ مناسبت یہ ہے کہ یہ باب
[illegible] کا ہے جمعہ کی فضیلت سے تعلق رکھتے ہین اسلیے کہ جمعہ کی صبح کے ساتھ یہ دونو سورتین خاص ہین اور
[illegible] کہا کہ ان دونو سورتون کے پڑہنے مین اشارہ کرنا ہے ان دونو کے ساتھ اسکی پیدایش کیطرف اور
[illegible] کے حوال کیطرف کیونکہ اسمین آدم علیہ السلام پیدا ہوے اور قیامت اسمین واقع ہوگی اسکو ابن دحیہ نے
[illegible] مین ذکر کیا اور نہایت عمدہ تقریر مین ادا کیا قسطلانی نے کہا اسحدیث کو مسلم اور نسائی اور ابن ماجہ نے صلوۃ
[illegible] ابن قیم نے کہا جمعہ کی نماز مین کونسی سورتین پڑہے اور جمعہ کے دن صبح کی نماز مین کونسی عبید اللہ
[illegible] ابو ہریرہ سے مروان نے (جو حاکم تہا مدینہ کا بنی امیہ کیطرف سے) ابو ہریرہ کو اپنا خلیفہ مقرر کیا اور خود
[illegible] جمعہ کے دن نماز پڑہائی ہماری اور پہلی رکعت مین سورۂ جمعہ پڑہی اور دوسری رکعت مین
[illegible] نے کہا مینے ابو ہریرہ سے پوچھا جب نماز سے فارغ ہوئے اور مینے کہا تمنے وہ سورتین
[illegible] پڑہا کرتے تہے (جمعہ کی نماز مین اپنی خلافت کے زمانہ مین) انہون نے کہا مینے آنحضرت
[illegible] پڑہتے ہوئے جمعہ کی نماز مین روایت کیا اسکو جماعت نے بخاری اور نسائی کے سوا اور
[illegible] سے ضحاک بن قیس سے پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جمعہ کی نماز مین سورہ
[illegible] پڑہتے تہے انہون نے کہا آپ کبھی کبھی ہل اتیک حدیث الغاشیہ پڑہتے تہے اسکو جماعت
[illegible] نعمان بن بشیر سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عیدین اور جمعہ
[illegible] نے کہا اور جب عید اور جمعہ ایک دن مین

اجاد ہین توان دونو سورتون کو دونو نمازون مین پڑہے اسکو جابت نے
سمرہ بن جندب سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جمعہ کی نماز مین سبح اسم
الغاشیہ پڑہتے تھے روایت کیا اسکو احمد اور نسائی اور ابو داؤد نے ہیثمی نے کہا اسکی اسناد
صحیح ہی اور اسباب مین ابو عنبہ خولانی سے مروی ہی ابن ماجہ کے پاس اس لفظ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نمازیا مین سبح اسم ربک الاعلی اور ہل اتیک حدیث الغاشیہ پڑہتے تہے اور اسکی اسناد مین سعید بن سلمہ
اسکو امام احمد اور ابن معین وغیرہما نے اور نکالا اسکو طبرانی نے کبیر مین بھی اور بزار نے اپنی مسند مین اور مروی ہی
سے اور وہ انشاء اللہ تعالی آتی ہے اور باب کی حدیثون مین دلیل ہے اس پر کہ سنت یہ ہے کہ امام جمعہ کی نماز مین
مین سورۂ جمعہ پڑہی اور دوسری مین سورۂ منافقون یا پہلی رکعت مین سبح الاسم ربک الاعلی اور دوسری رکعت
ہل اتیک حدیث الغاشیہ یا پہلی رکعت مین سورۂ جمعہ اور دوسری رکعت مین ہل اتیک حدیث الغاشیہ عراقی نے کہا
کیفیات مین سے بہتر کیفیت یہ ہی کہ پہلی رکعت مین سورۂ جمعہ پڑہی اور دوسری رکعت مین سورۂ منافقون جیسی شافعی
نے نص کی اسکو بیہقی نے شافعی سے روایت کیا اور تینون وجہین ثابت ہین جسکو ہمنے بیان کیا تو بعض کیفیت
بعض سے افضل ہونے کی کوئی وجہ نہین ہے مگر وہ حدیثین جن مین کان کا لفظ عموم ازمان کا مفید ہے
کرتی ہین کہ یہ سورتین آپنے متعدد ایام مین پڑہی ہین جیسے اصول مین ثابت ہو چکا اور امام مالک نے
لوگون کو پایا ہے کہ جمعہ کی نماز کی پہلی رکعت مین سورۂ جمعہ پڑہتے تہے اور دوسری مین سبح اسم ربک الاعلی
کسی حدیث مین ثابت نہین ہوئی اور ہادی اور قاسم اور ناصر نے کہا مستحب ہے کہ جمعہ کی نماز کی پہلی رکعت
کے ساتہہ سورۂ جمعہ پڑہی اور دوسری رکعت مین (فاتحہ کے ساتہہ) سورۂ منافقون پڑہی یا پہلی رکعت
اسم ربک الاعلی پڑہے اور دوسری رکعت مین سورۂ غاشیہ اور زید بن علی نے کہا پہلی رکعت مین
اور دوسری رکعت مین سورۂ دہر پڑہی اور امام ابو حنیفہ اور انکے اصحاب کا یہ قول ہے اور
مین حسن بصری سے روایت کیا کہ امام جو سورت چاہی پڑہے ابن عیینہ نے کہا کہ
جسکا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پڑہنا ثابت ہوا ہے تاکہ اسکو سنت
سے نہین ہے ابن العربی نے کہا اور یہی مذہب ہے ابن مسعود کا اور
بقرہ اور ابن عبد البر نے استذکار مین ابو اسحق مروزی سے ابن عیینہ کے
ہی ایسا ہی مروی ہے اور جمہور علماء سنکے مخالف ہین اور صحابہ مین

[illegible] کہا اور یہی قول ہے مالک اور شافعی اور احمد بن حنبل اور ابو ثور کا اور
[illegible] ہے جسکو طبرانی نے اوسط مین ابو ہریرہ سے نکالا کہ رسول اللہ
[illegible] کی نماز کے پہلی رکعت مین سورۂ جمعہ اسلیے پڑہتے کہ مسلمانون کو اسکی رغبت دلاوین اور
[illegible] اسلیے پڑہتے کہ اُن کو ڈراوین عراقی نے کہا اور اسحدیث کی اسناد مین وہ شخص ہے
[illegible] طبرانی نے کہا اسکو ابو جعفر سے روایت نہین کیا مگر منصور نے اور اس سے عمرو بن قیس متفرد
[illegible] منصور کا اختلاف ہوا ہے تو اسحدیث کو منصور نے عمرو بن قیس سے مرفوعًا بیان کیا اور اسکی اسناد مین جریر
[illegible] نے مخالفت کی ہے اور اسکو سخت سست کہا ہے تو اسکو روایت کیا منصور سے اسنے ابراہیم سے اسنے حکم سے اسنے مدینہ
[illegible] ابن عباس رضی سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جمعہ کے دن صبح کی نماز مین سورۂ سجدہ
[illegible] جمعہ کی نماز مین جمعہ اور منافقون اسکو امام احمد اور مسلم اور ابو داؤد اور نسائی نے روایت کیا
[illegible] سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جمعہ کے دن صبح کی نماز مین سورۂ سجدہ اور سورۂ دہر پڑہتے
[illegible] ترمذی اور ابو داؤد کے سوا روایت کیا اور ان دونون نے اسحدیث کو ابن عباس سے اور اسناد مین
[illegible] سعد بن ابی وقاص سے ابن ماجہ کے پاس کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جمعہ کے دن صبح کی نماز مین سورۂ سجدہ
[illegible] ابن عدی نے کامل مین اور اسکی اسناد مین حرات بن شہاب متروک الحدیث ہے اور ابن مسعود سے مروی
[illegible] کے پاس ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جمعہ کے دن فجر کی نماز مین سورۂ سجدہ اور دہر پڑہتے اور روایت
[illegible] طبرانی نے اور اسکے راوی ثقہ ہین اور علی بن ابیطالب علیہ السلام سے مروی ہے طبرانی کے پاس صغیر
[illegible] پہلی روایت کی طرح اور اسکی اسناد مین حفص بن سلیمان غاضری ہے اسکو جمہور نے ضعیف کیا اور ان
[illegible] سجدہ اور دہر پڑہنے کی مشروعیت کا بیان ہے عراقی نے کہا اور صحابہ مین سے جو لوگ یہ کرتے
[illegible] اللہ تعالے عنہم اجمعین مین سے ابراہیم بن عبد الرحمن بن عوف اور یہی مذہب ہے امام شافعی
[illegible] کا اور مکروہ جانا ہے اسکو امام مالک اور دوسرون نے امام نووی نے کہا اور یہ حدیثین جو صحیح
[illegible] ہے اور متعدد طرق سے مروی ہین امام مالک وغیرہ پر حجت ہین اور امام مالک
[illegible] حدیث سعد بن ابراہیم کے طریق سے ہے اور یہ عذر امام مالک کا مردود ہے (دوم
[illegible] ابراہیم کے ثقہ ہونے پر امامون نے اتفاق کیا ہے عراقی نے کہا اور مینے
[illegible] سعد بن ابراہیم کا ضعیف ہونا نقل کرتا ہوا ابن العربی کے سوا اور معلوم

ہوتا ہے کہ ابن العربی کو امام مالک کے [illegible] نسب مین طعن کیا تہا اور دوسری [illegible] کی حدیثون کے سوا پہر آخر تک وہی حافظ کی تقریر لکہی [illegible] جمعہ کی نماز کا قائم کرنا بستیون اور شہرون مین [illegible] رد کیا جو جمعہ کی نماز قائم کرنا شہرون سے خاص کرتے ہے بستیون [illegible] مسند کیا ابن ابی شیبہ نے حذیفہ اور علی رضی اللہ عنہما سے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے [illegible] کہ جمعہ قائم کرو جہان ہوا کرو اور یہ شامل ہے شہرون اور گاؤن کو اسکو بہی ابن ابی [illegible] ابو ہریرہ سے اسکی عمر سے اور ابن خزیمہ نے اسکو صحیح کہا اور بیہقی نے [illegible] بن مسلم نے کہا مینے لیث بن سعد کو پوچھا تو انہون نے کہا جس شہر یا گاؤن [illegible] کرنیکے ساتہہ حکم کیے گئے ہین کیونکہ مصر اور مصر کے ارد گرد والی جمعہ کی نماز قائم [illegible] کی خلافت مین ان دونون خلیفون کے حکم سے [illegible]

مین بہت صحابہ تہے اور عبد الرزاق نے صحیح اسناد کے ساتہہ [illegible] جو کے اور مدینے کے درمیان پانی کے چشمون پر رہتے تہے جمعہ کی نماز [illegible] کرنیکی وجہ سے طعن نہ کرتے جب صحابہ کا اس مسئلہ مین اختلاف ہوا تو [illegible]

مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْعَامِرِ الْعَقَدِيُّ [illegible]
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اِنَّ اَوَّلَ جُمُعَةٍ جُمِّعَتْ [illegible]
فِيْ مَسْجِدِ عَبْدِ الْقَيْسِ بِجُوَاثٰى مِنَ الْبَحْرَيْنِ

صلوٰۃ والتحیات مین جمعہ کی نماز قائم ہوئی [illegible] مسجد جواثی ملک بحرین کی بستیون مین سے [illegible] کے ظاہر سے یہہ ہے کہ عبد القیس نے [illegible] کیونکہ صحابہ کی عادت سے معلوم ہو چکا ہے کہ [illegible] ہونے مین جلدی نہین کرتے [illegible] اسکے [illegible]

Marfat.com

ابو اسید ساعدی اور [illegible] محمد بن مسلمہ اسکو امام احمد وغیرہ نے
[illegible] انہون نے عباس سے نہین صحابیون کا نام لیا ہے محمد بن مسلمہ سے
[illegible] کیا ہے اسکو ابو داؤد وغیرہ نے نکالا اور ابن اسحق کی روایت مین انہون نے عباس سے
[illegible] عبد الحمید بن جعفر کی روایت مین محمد بن عمرو بن عطار کے طریق سے ابو داؤد اور ترمذی کے
[illegible] عبد الحمید کی روایت مذکورہ مین ہے کہ وہ دس نفر تھے جیسے حافظ نے اس
[illegible] کر کے مین بیان کیا حافظ نے کہا اور مین باقی صحابہ کے اسمار پر واقف نہین ہوا (ف) قسطلانی
[illegible] ابو قتادہ بن ربعی اور ابو اسید ساعدی اور سہل بن سعد اور محمد بن مسلمہ اور ابو ہریرہ رضوان اللہ تعالے
[illegible] نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نماز کا ذکر کیا ابو حمید ساعدی رضی اللہ تعالے عنہ بولا
[illegible] صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نماز کی آپ لوگون سے زیادہ خبر ہے مینے آپکو دیکھا جب آپ تکبیر تحریمہ کہتے تو
[illegible] اپنے دونو کندھون کے برابر کرتے اور جب رکوع کرتے تو اپنے دونو ہاتھون کو اپنے دونو گھٹنون سے
[illegible] کرتے پیٹھ اپنی پھر جب رکوع سے سر اٹھاتے تو برابر ہو کر کھڑے ہو جاتے یہانتک کہ پیٹھ کی ہر ایک ہڈی اپنی
[illegible] جاتی اور جب سجدہ کرتے تو دونو ہاتھ زمین پر رکھتے نہ انکو (درندے اور کتے کی طرح زمین پر) بچھاتے
[illegible] ملاتے اور اپنے پاؤن کی انگلیون کی نوکین قبلہ کیطرف کرتے اور جب (پہلی) دو رکعتون
[illegible] بیٹھتے تو اپنے بائین پاؤن پر بیٹھتے اور داہنا پاؤن کھڑا کرتے اور جب پچھلی رکعت مین
[illegible] بیٹھتے تو اپنا بایان پاؤن داہنے طرف باہر نکالتے اور داہنا پاؤن کھڑا کرتے اور اپنی مقعد پر
[illegible] قسطلانی نے ارشاد الساری مین کہ اسحدیث کو ابو داؤد اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ نے
[illegible] نے فتح الباری مین اسحدیث مین بڑی پختہ دلیل ہے امام شافعی کی اور ان لوگون
[illegible] کی ہیئت مین امام شافعی کی طرح قول ہے اور وہ یہ ہے کہ پہلے التحیات مین بیٹھنے کی صورت
[illegible] کی ہیئت کے مخالف ہے اور اس مسئلہ مین مالکیہ اور حنفیہ انکے مخالف ہین اور کہتے ہین
[illegible] صورت ایک سی ہے لیکن فرق یہ ہے کہ مالکیہ دونو مین تورک (یعنے ران پر
[illegible] شافعی کے تورک تشہد اخیر کی صورت ہے اور حنفیہ دونو تشہدون مین پہلی التحیات
[illegible] شافعی کے موافق تشہد اول کی ہیئت ہے اور دونو تشہدون کی صورت کی
[illegible] کرنے مین شبہ نہین پڑتا اور اسلیے

Marfat.com

[illegible] ہونے قرآن نہ اترا اور جوہری اور زمخشری
[illegible] ہونے کے کانون ہونے کے منافی نہیں ہے اور ابن تین نے
[illegible] ثابت ہوا ہے کہ جو ثانی کانون ہے وہ بہت صحیح ہے باوجود اس احتمال
[illegible] مشہور ہو گیا مترجم عفا اللہ عنہ کہتا ہے کہ ابو الحسن نحمی کی حکایت اور نصر
[illegible] صاحب نے احتمال بیان کیا کہ جو ثانی پہلے کانون ہوگا اور پیچھے شہر ہو گیا تو یہ احتمال
[illegible] ہوگی کہ شہر مرسر ایک پانی کا نام تھا اور اس پانی پر ایک چھوٹا سا کانون آباد
[illegible] عادی اور عیسیٰ علیہ السلام کے زمانہ سے بھی پہلے کا آباد ہے بڑا ہے اور لاہور کی
[illegible] حافظ نے کہا اور حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ قبیلہ عبد القیس کے لوگ اور قبیلوں سے پہلے اسلام
[illegible] بن محمد قال اخبرنا عبد اللہ قال اخبرنا یونس عن الزہری اخبرنی سالم عن ابن
[illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول کلکم راع وزاد اللیث قال یونس کتب زریق بن
[illegible] ابن شہاب ونافع یوم مات بوادی القری ہل تری ان اجمع وزریق عامل علی ارض یعملہا
[illegible] من السودان وغیرہم وزریق یومئذ علی ایلۃ فکتب ابن شہاب وانا اسمع یامرہ ان
[illegible] ان عمال ما سمعتہ ان عبد اللہ بن عمر یقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول
[illegible] کلکم مسئول عن رعیتہ الامام راع ومسئول عن رعیتہ والرجل راع فی اہلہ وہو
[illegible] المرأۃ راعیۃ فی بیت زوجہا ومسئولۃ عن رعیتہا والخادم راع فی مال سیدہ
[illegible] رعیتہ قال وحسبت ان قد قال والرجل راع فی مال ابیہ وہو مسئول عن رعیتہ و
[illegible] مسئولۃ عن رعیتہا حدیث بیان کی ہم سے شبر بن محمد نے انہوں نے کہا خبر دی ہمکو عبد اللہ بن
[illegible] خبر دی ہمکو یونس بن یزید نے عقیل ابن شہاب زہری سے انہوں نے کہا خبر دی مجھکو سالم ابن عبد اللہ
[illegible] انہوں نے کہا میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے آپ فرماتے تھے تم سب نگہبان ہو
[illegible] عبیر اللہ قائم ہے اور سکا جانشین ہے یہ جس شخص کے زیر نظر کوئی چیز ہو اس
[illegible] اور اسکے [illegible] دن کی ساتھ قائم ہونا اگر اسنے اس حق کو پورا
[illegible] سے [illegible] اور نہ آخرت میں اس سے باز پرس ہوگی
[illegible] جسکو دہلی نے موصول کیا ابو صالح

سے اسکو ابو لیث سے کہ یونس بن یزید نے کہا زریق بن حکیم نے ابن شہاب
وادی قری مین تہا ف وادی قری مدینہ منورہ کے ضلع مین ایک گاؤن
کو ماہ جمادی الاخری سنہ سات ہجری مین خیبر سے واپس آتے ہوئے مجھ کو کہا تہا ف کہ
کے ساتھہ جو میرے پاس ہین) جمعہ کی نماز قائم کیا کرون اور زریق ان دنون مین ایک شخص
زمین مین حبشی وغیرہ لوگ جمع تہے اور زریق ان دنون مین ایلہ کے حاکم تھے ف
مین مدینہ اور مصر کے درمیان سمندر کے کنارے پر اور زریق عمر بن عبد العزیز کیطرف سے ایلہ کے حاکم
یہ ہے کہ جس زمانہ مین زریق گشت کرا رہے تہے وہ ایلہ کے ضلع مین سے تہی اور ایلہ مین جمعہ کی نماز قائم کرنے کی
نہین پوچہا تہا اسلیے کہ ایلہ بہت بڑا شہر تہا قلعہ والا اور اب وہ خراب ہے اور حاجیون اور مصر جانے کے لئے
اور اسکی بعض نشانیان ابتک موجود ہین ف یونس نے کہا تو زریق کیطرف ابن شہاب نے خط لکہا اور اسکو
مہینے وہ خط سنا اسکو امر کرتے کہ وہ اپنے پاس رہنے والے لوگون کے ساتھہ جمعہ کی نماز قائم کرے اور اسکو خبر دیتے کہ
نے حدیث بیان کی اس سے کہ عبد اللہ بن عمر فرماتے تہے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے آپ فرماتے
نگہبان ہو اور آخرت مین) تم سب سے باز پرس ہوگی اپنی رعیت سے ف حافظ نے کہا مولف نے اس حدیث کو
علیہ وآلہ وسلم کے اس قول سے کہ جو شخص امیر ہو اسپر شرع کے حکمون کا قائم کرنا واجب ہے اور جو بھی شرع کے حکمون
ہے اور زریق اس جماعت پر جسکا ذکر حدیث مین آیا ہے حاکم اور اسپر واجب تہا کہ انکے حقوق کا لحاظ کرے
حقوق کے جمعہ کا قائم کرنا ہے زین بن منیر نے کہا اس قصہ مین اشارہ ہے اسطرف کہ جمعہ واجب ہے
ہے جب قوم مین وہ شخص ہو جو انکے مصالح کے ساتھہ قائم ہو اور اسمین دلیل ہے جمعہ کی نماز کے قائم کرنے
اُن لوگون کے جو جمعہ کی نماز قائم کرنیکے لیے شہرون کی شرط لگاتے ہین اگر کہا جاوے کہ
کا قول تم سب نگہبان ہو اسمین تو محکوم بہی داخل ہین تو جواب یہ ہے کہ وہ اک اعتبار سے
پر قائم نہ ہو تو وہ اپنے جوارح کا نگہبان ہوتا ہے اور اپنی حسنون کا امیر اسے
اُنسے اللہ کے بندون کے حق ادا کرادے اور اسحدیث کے باقی فائدہ اور نیز کلام
اور مرد نگہبان ہوتا ہے اپنے گہر والون کا (انکے کہلانے پلانے پہنانے
نکرے) اور پوچہا جاوے گا انکے حقوق سے جنپر اسکو حکومت دی گئی
(گہر کی گذران مین اچہی طرح تدبیر کرے اور اپنے خاوند کی خیر خواہی

Marfat.com

ہے تو مالک کے مال کا اسکی حفاظت کرے اور جہان اسکو
گا وہ نگہبان ہے ابن عمر نے کہا اور مین گمان کرتا ہون کہ رسول
ہے تو باپ کے مال کا اسکی حفاظت کرے اور اسکی صلاحیت کی تدبیر کرے اور ہر
جاویگا ف کہ تو نے باوجود طاقت اور قدرت کے اپنے زیر دست
سے نہین ہوگا ہر ایک شخص سے یہ سوال ہوگا حافظ نے کہا کرمانی نے کہا کہ حسبت
ظاہر ہوتا ہے کہ اسکا قائل سالم ہے پھر میرے لیے ظاہر ہوا کہ وہ ابن عمر ہے اور خلد
ہوگا اور حدیث کو لیث نے بھی ابن عمر سے روایت کیا اس روایت کے سوا اسکو امام مسلم نے
حاکم کا ہونا شرط ہے اسی طرح شہر یا حوالی شہر کا یا مسجد جامع کا ہونا امام شافعی نے
اوپر جمعہ واجب ہوگا اور حاکم کا ہونا شرط نہین ہے اور ابو حنیفہ نے کہا کہ جمعہ
ہر اس شہر مین جہان چار آدمیون سے کم مین جمعہ نہین ہوتا یعنے امام کے سوا تین آدمی چاہیین
اور امام مالک نے کہا جس گاؤن مین بازار اور مسجد ہو اور متصل گھر ہون جہان
کا شرط مین ہے اور اہل حدیث کے نزدیک جمعہ مثل دوسری نمازون کے ہے پس اگر کسی
جاویگا اگر ان مین سے ایک خطبہ پڑھے تو بہتر ہے اگر نہ پڑھے تو خیر کیونکہ
مسجد جامع یہ کوئی شرط نہین ہے اسلیے کہ کوئی دلیل نہین ہے ان چیزون
جمعہ ادا کیا کرتے تھے اور حنفیہ نے بھی گھر مین جمعہ ادا کرنا
کہتا ہے شاید ابو حنیفہ رح نے حاکم کی شرط جمعہ مین
کیونکہ اسمین ہے کہ اسکا کوئی امام عادل
اور علاوہ اسکے یہ حدیث ضعیف ہے اسکی اسناد مین عبداللہ بن
بھی ضعیف ہے اور بزار نے اسکو دوسری طریق سے نکالا اسمین بھی
طریق کے ثابت نہین ہین اور ابن عبدالبر نے کہا یہ حدیث واہی الاسناد
مسجدون مین اسکے قائم کرنے پر
ہوا پانی کی حاجت رہی تو مین انکو پکڑ کر لے چلتا تھا
استغفار اور دعا کرتے رہے مین ایک نماز تک

Marfat.com

اسنے بھی زیادہ ستارہ اسکے سینے
کے لیے استغفار کرتے ہین اور مین اسکا سبب نہین
اذان سنی تو استغفار کیا اسعد بن زرارہ کے لیے جیسے ہم
پہلے ہمکو جمعہ کی نماز پڑہائی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
بزم مین (یہ مقام ہین مدینہ مین) سنے کہا ہمکو
اور ابن ماجہ نے .....
اور اسکو صحیح کہا حافظ نے کہا اور اسکا اسناد حسن ہے
سے دلیل لی ہے اس شخص نے جو کہتا ہے کہ جمعہ نہین منعقد ہوتا مگر
امام احمد ایک دور وایتون مین انہی اور یہی قول ہے عبداللہ بن
کی وجہ یہ ہے کہ انتے اس عدد کے شرط ہونے پر اجماع کیا ہے اور
دلیل سے اور جمعہ قائم کرنیکا جواز چالیس آدمیون کے ساتھ ثابت
جائز نہین ہے مگر کسی صحیح دلیل کے ساتھ اور یہی ثابت
جیسے تم نے مجھکو نماز پڑہتے دیکھا کہتے ہین اور نہین ثابت
چالیس آدمیون سے کم کے ساتھ اور اسکا یہ جواب دیا گیا ہے کہ
نہین ہے کیونکہ یہ ایک خاص واقعہ ہے اور دوسری طرح
ابن عباس رضہ سے پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دون
ان لوگون نے جنہون ہجرت کی مدینہ کیطرف تو حضرت
نے جمعہ قائم کیا اور یہ حکم آپ کا انکو ایسے موقعہ پر ہوسکتا
ہے کہ چالیس آدمیون سے کم کے ساتھ جمعہ ادا نہین ہوسکتا اور
نہین لے سکتے اور عبد بن حمید اور عبد الرزاق نے
کے مدینہ مین تشریف لانے سے پہلے اور جمعہ کی فرضیت
اکٹھا ہوتی ہین ہر مقام مین اور عیسائیون کا ایک دن
اور اسمین اللہ کو یاد کرین اور اسکا

نے فتح الباری میں بیان کیے اور کہا [illegible]

ساتھ قائم ہوسکتی ہے اسکو ابن حزم نے نقل کیا [illegible]

اور صاحب بحر نے حسن بن صالح سے دو سو [illegible]

قول ہے نخعی اور اہل ظاہر اور حسن بن [illegible]

ابو یوسف اور محمد کے نزدیک شوکانی نے کہا [illegible]

حکایت کیا اسکو مہدی نے بحر میں ابو العباس سے یہ تیسرا قول [illegible]

نے کہا اور اسی طرف گئے ہیں مؤید باللہ اور ابو طالب اور اسکو ابن منذر نے [illegible]

اختیار کیا مزنی اور سیوطی نے اور حکایت کیا اسکو ثوری اور لیث سے بایں [illegible]

حکایت کیا ہے حافظ نے عکرمہ سے چوتھا قول تو آدمیوں کا ہونا شرط [illegible]

ربیعہ سے ۱۲ آدمیوں کا شرط ہونا مروی ہے ایک روایت میں شوکانی سے کیا [illegible]

اس سے حکایت کیا اور ماوردی نے حاوی میں اور ماوردی نے زہری [illegible]

قول ۱۲ آدمیوں کا ہونا شرط ہے امام کے سوا امام اسحٰق کے نزدیک [illegible]

کی ایک روایت میں امام مالک سے گیارہواں قول امام کے ساتھ چالیس [illegible]

شوکانی نے کہا اور امام شافعی کے ساتھ ہیں اس قول میں وہ لوگ جنکو [illegible]

بارہواں قول چالیس آدمیوں کا ہونا شرط ہے امام کے سوا یہی [illegible]

اور ایک جماعت کا تیرہواں قول پچاس آدمیوں کا ہونا شرط ہے امام [illegible]

سے چودھواں قول اسّی آدمیوں کا ہونا شرط ہے اسکو ماوردی نے حکایت [illegible]

ہونا شرط ہے بغیر کسی قید کے شوکانی نے کہا اسکو سیوطی نے امام [illegible]

پندرہویں قول کو دلیل کے رو سے ترجیح ہو شوکانی نے کہا [illegible]

آدمیوں یا نو آدمیوں یا سات آدمیوں کی نماز جمعہ کے قائم کرنے کے [illegible]

ایک آدمی کے ساتھ جمعہ کے قائم کرنے پر کوئی دلیل نہیں [illegible]

صحیح ہوسکتی ہے تو اس نے دلیل لی اس سے کہ عدد [illegible]

عدد مخصوص ثابت نہیں ہوتا اور باقی کی نماز [illegible]

[illegible] فضل ابی داود نہیں ہوئی حسین ہو کہ جمعہ نہیں منعقد
[illegible] ہے تو ایک طرح ہے اور جو تین کے شرط ہونیکا قائل ہے
[illegible] ہونیکی شرط لگائی تو اسکی دلیل ام
[illegible] کے لائق نہیں ہے اور حدیث کا ایک اور طریق ہے دارقطنی
[illegible] ہے اسکی نزدیک یہ حسین بھی متروک ہے سیوطی نے کہا ان
[illegible] اور اسمیں نظر ہے اسلیے کہ وہ طریقے جنمیں کوئی طریق ہی متروک
[illegible] اور جو بارہ آدمیون کی شرط ہونیکا قائل ہے تو اسکی سند
[illegible] ہے تو آتی ہے اور اس سے تو ثابت ہوتا ہے کہ ۱۲ آدمیون کے
[illegible] نہیں ہوتا کہ اس سے کم کے ساتھ جمعہ قائم نہیں ہو سکتا اور جسنے پچاس
[illegible] کہا ہے جسکو طبرانی کبیر میں اور دارقطنی نے ابو امامہ سے نکالا کہ رسول اللہ صلی اللہ
[illegible] اور پچاس سے کم پر جمعہ نہیں ہے سیوطی نے کہا یہ حدیث ضعیف
[illegible] کیونکہ حدیث کا ظاہر تو یہ ہے کہ اس عدد کا ہونا وجوب کے لیے شرط ہے
[illegible] کے نزدیک وجوب ہونے سے یہ لازم نہیں آتا کہ انکا جمعہ ادا کرنا صحیح بھی
[illegible] کسی مخصوص عدد کے ساتھ تو اسکی دلیل یہ ہے کہ جمعہ شعار ہے اور وہ
[illegible] مسلمانون کی اعداد کو غیظ دلادے اور اسمیں اعتراض ہے اور وہ یہ ہے
[illegible] اس عدد کے نزدیک ہے جسکے ساتھ یہ شعار حاصل ہوتا ہے علاوہ
[illegible] شعار کے اعتبار کی کوئی قید نہیں ہے یہ شعار کے اعتبار پر کیا
[illegible] کہا کہ اسکدن کو دیکھیں جسمیں بہوت زیور پڑھتے ہیں اور
[illegible] کے دن زوال کے وقت دن لپیٹے تو اللہ کیطرف دو رکعتون کے ساتھ تقرب
[illegible] ثابت نہیں ہوگا کہ یہ اصل مشروع ہونیکا سبب ہوگا
[illegible] عدد کے اعتبار پر دلیل نہیں بن سکتی جس سے شعار
[illegible] مسلمانون کے ساتھ شریک ہون اور یہ
[illegible] جمعہ کی فرضیت کے سبب کے بیان

ہین اور ہم
بلکہ ایک ہی اگر ہم نے
عدد تو ایک کو دوسرے کے ساتھ
فرمایا دو اور دو سے زیادہ جماعت ہین
ہین اور جمعہ بھی نماز ہے تو جماعت
ایسے عدد کے اعتبار پر کوئی دلیل نہین ہے
کہا کہ جمعہ کے عدد مین کوئی حدیث ثابت
لیے مخصوص عدد کی تعیین ثابت نہین ہے
کا ذکر ہے اور شوکانی نے حافظ صاحب کی
کہا اور گئی ہین امام ابو حنیفہ رح اور انکے اصحاب کا جمعہ
اور مؤید بالسند اور مسند بیان کیا اسکو ابن
علی علیہ السلام سے مرفوعاً مروی ہے کہ نہین
کیا اور ابن حزم نے کہا اسکا موقوف ہونا صحیح
کی طرف جمعہ کے قائم کرنے کے لیے کہا اسنے کہ
اور باقی علماء کا یہ مذہب ہے کہ جمعہ کی نماز
ہوئی ہادی نے بحر مین کہا اور یہ مذہب
روایت کیا ہے آپکا جمعہ پڑھنا باطل
صحیح نہین ہے تو بھی آپکا اسکو
فی نیل الاوطار شرح منتقی الاخبار

دھ جن لوگون پر جمعہ مین
نہین ہے ف حافظ نے کہا کہ
کے قول عیہم من علائم ہو سیاہ اور سفید
ہوا ہے کہ جمعہ ہر مسلمان

حدثنا

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

رہا حساب اس سب سے پہلے ہوگا اتنی بات

اختلاف کیا اور خدا نے ہمکو اسکی ہدایت کی تو فقط کا دن

وسلم نے چپ کی ف حافظ نے کہا یہ گفت کا حال

بنی اسرائیل کے ذکر میں دوسرے طریق سے

کے مرفوع ہونیکی تائید کرتی ہے مجاہد کی روایت طاؤس

نے اسکو یہاں بیان کیا اور کہا رواہ ابان بن صالح اور اسی

نکالا اور اس مجاہد کی تعلیق کو بیہقی نے موصول کیا سعید بن ابی

دوسرے طریق سے نکالا طاؤس سے اور اس میں اس نے تصریح کی

کے طریق سے اسی طاؤس سے اور زیادہ کیا کہ خوشبو لگا دے اگر

ہفتے میں ایک دن نہاوے ف حافظ نے یہ دن کی تعیین کہاں

اس لفظ کے ساتھ کہ غسل واجب ہے ہر مسلمان پر ہفتے کے ایک دن میں اور وہ جمعہ کا دن

اور ابوبکر بن ابی شیبہ نے براء بن عازب سے مرفوعاً ایسا ہی روایت کیا

جمعہ کے دن نہاوے آخر حدیث تک اور ایسا ہی ہے طحاوی نے

صحابی انصاری سے مرفوعاً وکان ابان بن صالح عن مجاہد عن

علیہ وآلہ وسلم لله علی کل مسلم حق ان یغتسل

مجاہد سے روایت کیا اسنے طاؤس سے اسنے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ

پر یہ حق ہے کہ ہر ہفتے میں ایک دن نہاوے مترجم عفا اللہ عنہ کہتا

ابی ابن خزیمہ اور سعید بن منصور اور ابوبکر بن ابی شیبہ کی روایتوں

قول سے دلیل لی ہے وجوب کی قائلین نے اور اس حدیث گذرا کی

اور امام مسلم نے جمعہ میں اور اسی طرح نسائی نے

ورقاء عن عجلان عن نافع عن مجاہد عن ابن عمر

الی الکساحدیث ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ

Marfat.com

کہ تشہد اول کے بعد اوٹھ کر کھڑا ہو جائے
تشہد میں دیکھے تو معلوم کرے کہ اس نماز
صبح کی نماز کا تشہد اور نمازوں کے تشہد
بایاں پاؤں داہنی طرف باہر نکالتے اور
چاہتا ہے کہ صبح کی نماز کا تشہد اور نمازوں
ہیں اور مشہور اس سے یہ ہے کہ ترک اسی نماز سے
کا اپنی تعریف کرنا اور کہنا کہ میں تم سے زیادہ
کو اس شخص سے کوشش کے ساتھ سیکھیں اور زیادہ
ہے کہ بہت صحابہ پر وہ بعض حکم جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
دلا دیا کرتے جب یاد آتا وسمع اللیث یزید بن ابی حبیب
ابن عطاء اور لیث بن سعد نے یزید بن ابی حبیب سے سنا اور یزید
عمرو بن حلحلہ نے عمرو بن عطاء سے سنا مترجم عفا اللہ عنہ کہتا ہے
اس طرف کہ جو ان لوگوں کا عنعنہ بحدیث کی سند میں مذکور ہے
مصنف کی کلام ہے اور جس نے جزم کیا کہ یہ سب بن گیا
کے روایت میں ابن حلحلہ کی حدیث کی تصریح یزید سے
قال ابو صالح عن اللیث کل فقار مکانا
جو وہ یزید بن ابی حبیب اور یزید بن محمد سے
ف حافظ ابن حجر نے فتح الباری میں
اصبغ کی طریق سے ان دونوں نے ابو صالح سے
اسکا نام عبد الغفار حرانی کا بیٹا ہے اور فقار
طرح ہے اصیلی کے لیے اور دہا
صالح نے بیان کیا کہ وہ

Marfat.com

...جد بیچ جانے سے دن مین نہین روکتے تھے
...کہا ہم تو انکو جانیکی اجازت نہ دینگے وہ اسکو
...بخاری علیہ الرحمۃ کی عادت ہے کہ جب کسی چیز کا ترجمہ
...سے اس حدیث کو بیان کیا اس ترجمہ مین کہا اگر
...مین آوین تو چاہئے کہ جمعہ بھی ان کی نماز ہے انکو جمعہ مین
...مفہوم ہے اسلیے کہ رات مین دن سے فتنے کا زیادہ ڈر
...کا مسجدون مین حاضر ہونا بطریق اولی جایز ہوگا اور بعض
...کو مرادی اوقات اور بجہ اپنی مرتکاری اور سونے وغیرہ مشغولیہوتی ہین بخلاف
...سے پر رات کو فتنے کا زیادہ خوف ہے اور یہ بھی ضرور نہین
...ہو جاوے اور ہاون قسمین اکثر بدمعاش لوگ بدنامی سے ڈرتے
...نہین کرتے واللہ اعلم مترجم عفا اللہ عنہ کہتا ہے جب
...انکو واجب ہوگا اور جو جمعہ مین آوے اسپر غسل واجب ہے تو
...مراد لیا جاوے تو دن کو نکلنا منع ہوگا تو انپر جمعہ واجب ہوگا
...مفہوم موافق مخالف مفہوم پر مقدم ہوتا ہے
حل ترجمہ یعنی جماعت راجح مذہب پر عورتین جمعہ مین حاضر ہون
...عبد اللہ بن عمر عن نافع عن ابن عمر قال کانت امرأة
...فقیل لها لم تخرجین وقد تعلمین ان عمر
...یکرہ قول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا
...کہ (میرے باپ) عمر فاروق کی ایک بی بی تھین جو مسجد
ف حافظ نے کہا وہ بھی عائشہ بنت عمر بن مفضل
...نام لیا اس روایت مین جسکو
...بی عمر فاروق کے نکاح مین تھی اور غالب
...مین سمجھتا تو وہ کہتی مجھ امین نہ

نہ رکون کی جب تک تجھ کو جانے دوں کا زہری
اسکو عبدالرزاق نے مرسلاً بیان کیا اور اسکو عبدالا
کا نام نہین لیا اور نام لیا عورت کا امام احمد نے دوسرے طریق سے
کے لیے مسجدون جاتے تو عاتکہ (انکی بیوی) اونکے پیچھے جاتی
کہا تو کیون (مسجد مین نماز پڑہنے کے لیے) جاتی ہے اور تو جانتی ہے کہ
ایک غیرت ناک آدمی ہے بولی پھر وہ مجھے کیون نہین روکتا اسنے کہا اسنے
حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے اللہ کی لونڈیون کو مسجدون
کہا ہماری پہلی تقریر سے معلوم ہوا کہ یہ کہنے والے خود عمر (فاروق) ہی
سے کوئی مانع نہین ہے تو یہ کلام تجرید اور التفات کی قبیل سے ہوگی
جیسے اسکی تصریح سالم کی مرسل روایت مین گذر چکی اور ہو سکتا ہے کہ
کی روایت سے مشہور ہو اور اسمین کوئی مانع نہین ہے کیونکہ عبداللہ
اور اصحاب اطراف صنیع یہی اسی بات کو چاہتے ہین اسلیے کہ انہون نے
اور اسکے فوائد پر پوری کلام کتاب الجمعہ سے تھوڑا پہلے گذر چکی
ابن عمر سے اسی لفظ کے ساتھ کہ عورتون کو رات کو وقت (نماز کے
علیہ الرحمۃ کی غرض یہ ہے کہ اجازت عورتون کو رات مین جانیکے لیے
روایت جسکو اسکے پیچھے بیان کیا وہ اسکے خلاف پر دلالت کرتی ہے
جاننے کی ضرورت ہے اور جو ظاہر ہے وہ یہ ہے کہ یہ مطلق اس مقید پر محمول
فی المطر مینہ کے عذر سے اگر جمعہ کی نماز مین حاضر نہ ہو سکے
حاضر نہ ہو اور وہ ظہر کی نماز گھر مین پڑھ لیوے تو جائز ہے
اور شافعیہ اور حنابلہ نے قلیل اور کثیر کے درمیان فرق کیا ہے
جائز ہے جب مینہ سے کپڑے تر ہو جانیکا خوف ہو اور
تو ایسی صورت مین جمعہ کی نماز کا ترک کرنا جائز نہین
جائز نہین ہے لیکن باب کی حدیث امام مالک

Marfat.com

ابن عم محمد بن سیرین قال قال ابن
حی علی الصلوٰۃ قل صلوا
من هو خیر منی ان الجمعۃ عزمۃ وانی کرهت
عبد اللہ بن حارث محمد بن سیرین کے چچازاد بھائی سے روایت ہے
عبد اللہ بن حارث کے محمد بن سیرین کے چچازاد بھائی ہونے سے انکار کیا اور کہا کہ عبید
نے کہا میں کہتا ہوں کہ صحیح ہے میں کہ سیرین اور حارث میں
غلط بیانی خبر نہیں ہے **ف** کہ ابن عباس رضی نے مینہ کے دن
مؤذن کے حی علی الصلوٰۃ کے بجائے حی علی الصلوٰۃ نہ کہنا بلکہ جیعلہ کیجگہہ کہنا نماز پڑھ لو
کہا کہ مسافر تین کے بعد جیعلہ نہ کہنا اور یہ کہا کہ نماز پڑھ لو اپنے گھروں میں
کہا کہ حسن نے جو مجھ سے بیان کیا یعنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بارش کی
مستحب ہے **ف** لیکن مؤذن کو اگر اس کلمے کے کہنے کا حکم کیا جاتا
کو استاد دقت میں آتا اور تکلیف اٹھاتا اور مینے یہ کام اسلیے کیا کہ وہ جاں
عورت رخصت ہو جاتی ہے **ف** اور مینہ برا جانا تمکو تکلیف میں ڈالنا اور
ان تؤدی الجمعۃ وعلی من تجب لقول اللہ تعالیٰ اذا نودی
کے لیے کہی اور سے آنا چاہیے اور جمعہ کس شخص پر واجب ہے اسلیے کہ اللہ تعالیٰ
دن جمعہ کے تو دوڑو اللہ کی یاد کو **ف** حافظ نے کہا آیت میں چونکہ
نے تو جہ سوال کے طور پر مقرر کیا اور جمہور کا مذہب یہ ہے کہ
کہ اسکے کان تک آواز پہونچے اگرچہ وہ آواز نہ سنے بسبب بہرہ
اسی کی امام شافعی نے تصریح کی ہے کہ مؤذن بلند آواز والا ہو اور جسپر جمعہ
سے روایت ہے کہ جمعہ اس شخص پر واجب ہے جو اذان سنے اور کہا ابو
اختلاف ہے اللہ کو دارقطنی نے دوسرے طریق سے عمرو بن شعیب سے
کی ہے وہ حدیث جسمیں ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ
ان فرمایا پھر حاضر ہوا کرو اور باب صلوٰۃ الجماعۃ

تسہیل الحاوی

مین اس حصن کا ذکر کیا ہے اسی
کہ اسکی طرف ہی کا ارشاد ہوا ہے
حقیقۃ سنے یا حکماً اور جو اذان
اور یہی حدیث جسمین آیا ہے کہ
اور امام احمد سے نقل کیا گیا کہ انہون نے اس
بخشش مانگ اپنے رب سے لیکن ابن عمر
اسحدیث کے معنے یہ ہین کہ جو شخص جاتا ہو
پہونچ سکتا اسپر جمعہ واجب نہین ہے اور اس سے
مین واقع ہوا وہ یہ آیت کے مخالف ہے وقال عطاء
تحق علیک ان تشہدھا مع الامام اذا
بستی مین ہووے اور جمعہ کے دن کی نماز کی اذان
یعنے آیت مین جو جمعہ کی نماز کیطرف جانے کا اذان مذکور ہے
اور نہ سنے تو نہ جاوے حافظ نے کہا اس اثر کو عبدالرزاق
تو اذان سنے یا نہ سنے یہ اسوقت ہے کہ جب آدمی
نے نقل کیا کہ اسمین اختلاف نہین ہے اور عبدالرزاق
قریہ جامعہ کی تفسیر پوچھی انہون نے کہا جس مین
جیسے جدہ ہے اور اس سے ثابت ہوا کہ گاؤن مین
گانون مین جائز نہین ہے اسلیے کہ یہ تعریف
کہ عطار نے قریہ کا نام اسپر اطلاق کیا ہے اور
ہے تو تابعی کا قول کس شمار قطار مین ہے جس سے
جمیع واحیاناً لا یجتمع دھق یا لوادیہ
ساتھہ جو آپکے ساتھہ ہوتے) جمعہ پڑھے اور کسی
اور آپکا گھر زاویہ نام گاؤن مین تھا (حوالہ

دوسرے طریق سے انس سے روایت
ہے اور یہ روایت اس شخص کے زعم کو رد کرتی ہے جو
کے محل تھا اور وہ مدینہ نبوی سے چھ میل پر ہے اور
ثابت ہے کہ انس اپنی زمین میں ہوتے تھے اور انکی زمین اور بصرے کے
بصرہ میں حاضر ہونے سے یہ ہو سکتا ہے کہ یہ زمین اس محل کے سوا ہو
جسے اہل علم چھ میل سے بڑی ہونے پر واجب نہیں سمجھتے ہیں اور اس سے معلوم
ہوا کہ ان پر واجب نہیں **حدثنا** احمد بن صالح قال حدثنا
ابن وہب عن عبید اللہ بن ابی جعفر ان محمد بن جعفر بن
زبیر حدثہ عن عائشۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم قالت کان الناس
عمال انفسہم وکانوا یروحون فی الغبار یصیبہم الغبار والعرق فیخرج
منہم العرق فاتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وھو عندی فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم
حضرت ام المومنین عائشہ رضی اللہ تعالے عنہا سے روایت ہے کہ لوگ جمعہ کی
نماز کے لیے اپنی زمینوں میں بنائی ہوئی (باری باری آتے **ف** حافظ
نے کہا کہ یہ ظاہر ہے کہ بعض گاؤں ان میں سے چار میل کے فاصلے پر تھے اور بعض
قریب تھے اس لیے اُنپر دھوپ پڑ جاتی **ف** ایسا ہی واقع ہوا ہے
کہ اہل اللہ کرتے اور یہی صواب ہے اور ایسا ہی مسلم اور اسماعیلی کے پاس
ہے آپ کے پاس بنی عمرو بن عوف سے بدیو پسینی لوگ میں سے ایک شخص رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تشریف رکھتے تھے **ف** حافظ نے کہا میں
نہیں جانتا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میں چاہتا ہوں
کہ تم غسل کے لیے طہارت حاصل کر لیا کرو تو بہتر ہو **ف** اور واقع ہوا ہے
کہ لوگ غسل کے لیے غسل کرنے کے امر کا سبب تھا اور ابو عوانہ نے ابن عمر سے
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اسوقت جو شخص تم میں سے
جمعہ کے لیے آئے وہ غسل کرے وہ غسل تہا ہو نیکے لیے مشروع ہوا ہے

Marfat.com

جیسے اگر پیچھے کے باب مین مذکور
استاد کا شاگرد کے ساتھ نیکی کرنا اور
کسقدر حریص ہے اپنی ارشاد پر چلنے کے
باہر گانون تک رہنمود اکر لوگون
مسئلہ پر باب منعقد کیا کہ کن لوگون پر عقبہ
پر وہ جب ہے جو اذان سنی اسکو ابوداؤد اور
نے کہا ابوداؤد نے سنن مین اس حدیث کو
نہین کیا لیکن قبیصہ نے اسکو مسند کیا ہے
نے تقریب مین کہا صدوق ہے اور ابوبکر بن
متفرد ہین اسمین اور منفرد ہونے سے
بن ہارون سے اور یہ حدیث عبداللہ بن
نکالا اسکو زہیر بن محمد سے اسکو عمرو بن
ہین عراقی نے کہا زہیر اہل شام سے منکر
روایت کیا ہے تو یہ حدیث صحیح نہین
حجاج سے اسکو عمرو بن شعیب سے اسکو
ضعیف ہے اور حجاج بن ارطاۃ مدلس ہے
حدیث سے روایت کیا اسکو اپنے باپ سے
سنے اور یہی مذہب ہے شافعی اور احمد اور
حکایت کیا اور مروی ہے یہ مذہب علی
لیکن اسکے صحیح ہونے کی روایت شاذ ہے
کا ایک شاہد ہے پھر اسکو شاہد کو حمید
ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث مسلم وغیرہ کے
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ کوئی نماز کا

Marfat.com

اسکو بولایا اور فرمایا کیا تو اذان سنتا ہے وہ بولا
[illegible] ابن ام مکتوم سے عراقی نے کہا جب اس حدیث
[illegible] اسکے ساتھ جمعہ کی خصوصیت پر دلیل لینا اولی ہے اور حدیث مذکور میں اذان
[illegible] منبر کے وقت دیجاتی ہے کیونکہ آپ کے عہد سعادت مہد میں جمعہ کے دن
[illegible] اذان جو منار و نیز امام کے خطبہ کے لیے منبر پر بیٹھنے سے پہلے دیجاتی ہے تو یہ
[illegible] حدیث کا ظاہر تو یہ ہے کہ جمعہ اس شخص پر واجب نہیں ہے جو اذان نہ سنے
[illegible] کیا جاتا ہے یا اس سے باہر اور مہدی نے بحر میں دعوے کیا ہے اجماع کا اذان سننے کی معتبر
[illegible] دلیل ہے اور آپ نے اس قول کے ساتھ "اسلیے کہ اسکا آیت نے اعتبار نہیں کیا" شوکانی نے
[illegible] حکم کو مقید کر دیا ہے اذان کے ساتھ اور ائمہ بیان کے نزدیک یہ قاعدہ مقرر ہو چکا ہے
[illegible] کا آیت میں مذکور ہے تو اس شہر کا رہنے والا جسمیں جمعہ قائم کیا جاتا ہو اور
[illegible] اگر اجماع ثابت ہو جاوے تو وہ اجماع دلیل ہوگی سماع مذار کے نہ معتبر
[illegible] جمعہ کے قائم ہونے کی جگہ میں ہے اس شخص کے نزدیک جو اجماع کے حجت ہونیکا قائل ہے اور عراقی
[illegible] امام مالک اور احمد بن حنبل سے حکایت کیا کہ وہ شہر والو پر جمعہ واجب کہتے تھے اگرچہ شہر
[illegible] علم نے خلاف کیا ہے اس شخص کے بارے میں جو اس شہر سے باہر ہو جسمیں جمعہ قائم کیا جاتا ہے
[illegible] حسن بن عطا اور زفر اور عکرمہ اور حکم اور اوزاعی اور امام یحیی کا یہ قول ہے کہ جمعہ
[illegible] گھر میں اسکا وہ نہوں نے دلیل لی اس حدیث کے ساتھ جسکو ترمذی نے ابو ہریرہ
[illegible] شخص پر واجب ہے جو رات ہونے سے پہلے گھر میں اسکو ترمذی نے
[illegible] سعید مقبری سے اور یحیی بن سعید قطان نے
[illegible] نے کہا یہ صحیح نہیں ہے تو اس سے صحت نہیں ہو اور گئے
[illegible] شخص پر جو اذان سنے بلند آواز سے شہر کی پناہ سے اور
[illegible] نے کہا لازم ہے اس شخص پر
[illegible] سیل کے فاصلے پر ہو اور امام مالک سے یہ
[illegible] اور یہی قول ہے اصحاب رای کا اور

[illegible] لفظ کے ساتھ کہ ہم سنے کہ [illegible] پیچھے چلنے سے اور ہمپر جمعہ واجب نہین ہے
[illegible] نکالا اور باب کی دونون حدیثون سے دلیل لی گئی ہے کہ جمعہ عین فرض ہے اور اسپر کلام گذر چکی ہے
[illegible] دلیل ہے کہ جمعہ غلام پر واجب نہین ہے اور داؤد ظاہری نے کہا کہ جمعہ واجب ہے غلام پر بھی اسلیے
[illegible] عموم مین داخل ہے اور اسحدیث مین دلیل ہے کہ جمعہ عورتونپر واجب نہین ہے رہی جوان عورتین
[illegible] بلا خلاف جمعہ واجب نہین ہے اور بوڑہی عورتون کو امام شافعی کے نزدیک جمعہ مین حاضر ہونا مستحب ہے
[illegible] دلیل ہے کہ بچونپر واجب نہین ہے اور اسپر سب کا اتفاق ہے اور اسمین دلیل ہے کہ بیمار پر جمعہ واجب نہین
[illegible] کو اسکے مین تکلیف ہو اور ملا دیا ہے اسکے ساتھہ امام تیجے اور ابو حنیفہ نے اندہی کو اگر پکڑ لانے والا نہ پاوے
[illegible] مین اسکو تکلیف ہے اور امام شافعی نے کہا اگر اندہا پکڑ لانے والا پاوے تو وہ معذور نہین ہے اور ابو بکر
[illegible] قدم مکتوم کی حدیثین جو اسحدیث کی شرح مین گذرین جو اسباب سے پہلے ہی انکا ظاہر یہ ہے کہ اندہا مجرد
[illegible] کے ساتھہ غیر معذور ہو جاتا ہے اگرچہ پکڑ کر لانیوالا اسکو نہ ملے اسلیے کہ جمعہ اور جمعہ کے سوا اور فرض نمازون
[illegible] ہے اور ابواب الجماعت کے ابتدا مین ان دونو حدیثونپر کلام گذر چکی اب اختلاف ہے اسمین کہ
[illegible] واجب ہے یا نہین جب کسی شہر مین اترا ہو تو فقہا اور زید بن علی اور ناصر اور باقر اور امام تیجے کا
[illegible] ہے اسپر واجب نہین ہے اگرچہ نازل ہو جمعہ کی اقامت کے وقت اور انہون نے دلیل لی مسافر کی
[illegible] اسحدیث مین جو گذر چکی اور ایسا ہی ابو ہریرہ کی حدیث مین بھی مسافر مستثنے ہے جسکی طرف
[illegible] زیادہ کیا اوزاعی اور قاسم اور ابو العباس اور زہری اور نخعی کا یہ قول ہے کہ مسافر پر جمعہ واجب ہے جبکہ
[illegible] اسکے قائم ہونیکے وقت اور اسوقت واجب نہین ہے جب چل رہا ہو اور خلاف کا محل یہ ہے کہ ایا نماز
[illegible] اطلاق جائز ہے یا مسافر کا اطلاق چلنے والی پر ہے مقصور ہے اور ابواب صلوۃ السفر مین اسپر کلام
[illegible] ابو ہریرہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا خبردار امید ہے کہ ایک تمہارا بکریون
[illegible] بنا لیگا اور ایک میل یا دو میل کے فاصلے پر چارہیگا پھر اسکو چارہ نہ ملیگا تو وہ زیادہ اور چلا جاویگا
[illegible] تو جمعہ مین حاضر نہ ہوگا (پھر دوسرا) جمعہ آویگا پھر حاضر نہ ہوگا (پھر تیسرا) جمعہ آویگا اور وہ حاضر
[illegible] اللہ تعالی مہر کر دے گا روایت کیا اسکو ابن ماجہ نے شوکانی نے کہا یہ حدیث ابن
[illegible] اسکو مصنف نے ذکر کیا محمد بن عجلان کی روایت سے اپنے باپ سے اسنے ابو ہریرہ سے
[illegible] اسکی اسناد مین محمد بن سلیمان ہے جسمین گفتگو ہے اور اسی کی مثل طبرانی

Marfat.com

اور امام احمد نے حارثہ بن نعمان کی حدیث سے نکالا اور طبرانی نے ابن عمر رضہ کی حدیث سے بھی اسکو نکالا الخ
جمعہ میں حاضر ہونے پر اور نماز وغیرہ میں مشغول ہو کر جمعہ چھوڑنے کی وعید پر اور اسمیں ہے کہ جمعہ کی نماز ساقط نہیں
سے جو شہر سے خارج ہو اور یہ کہ چارہ وغیرہ کی طلب جمعہ کے ترک میں عذر نہیں ہے اور حکم سے مروی ہے
اس نے ابن عباس رضہ سے انہوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عبداللہ بن رواحہ کو ایک چھوٹے
پر کمان افسر کر کے بھیجا تو یہ اپکا اسکو بھیجنا جمعہ کے دن میں واقع ہوا ابن عباس نے کہا تو عبداللہ بن رو
ساتھ کے لوگ تو چلے گئے اور عبداللہ بن رواحہ نے فرمایا کہ میں پیچھے رہتا ہوں اور حضرت صلی اللہ عل
ساتھ جمعہ کی نماز پڑھکر پھر انکو ملجاؤنگا ابن عباس رضہ نے کہا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جمعہ کی نماز پڑھ
پیچھے عبداللہ بن رواحہ کو دیکھکر فرمایا تو سویرے اپنے ساتھیوں کے ساتھ کیوں نہ گیا انہوں نے فرمایا میں نے جا
آپ کے ساتھ جمعہ کی نماز پڑھوں پھر انکے ساتھ ملجاؤں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اگر تو خرچ کر
چیزوں کو جو زمین میں ہیں سب کو تو انکے سویرے جانیکے ثواب کو نہ پاوے روایت کیا اسکو امام احمد اور
اور شعبہ نے کہا حاکم نے مستدرک سے نہیں سنیں مگر پانچ حدیثیں اور یہ حدیث ان پانچوں حدیثوں میں سے نہیں
اسنے شمار کیا اور عمر بن خطاب رضہ سے روایت ہے کہ انہوں نے ایک مرد کو مسافرانہ ہیئت میں دیکھا کہ وہ کہہ
دن جمعہ نہ ہوتا تو میں نکلتا تو عمر (فاروق) نے فرمایا نکل اسلیے کہ جمعہ سفر سے نہیں رکتا اسکو امام شافعی نے
روایت کیا شوکانی نے کہا ہی ابن عباس رضہ کی حدیث تو ترمذی نے کہا یہ حدیث غریب ہے ہم اسکو نہیں
اسی طریق سے پہر کہا یحیی بن سعید نے کہا کہا شعبہ نے اور وہی عبارت ذکر کی جسکو مصنف نے شعبہ سے
کیا اور اسکی اسناد میں حجاج بن ارطاۃ ہے بیہقی نے کہا اسکی ساتھ حجاج منفرد ہوا ہے اور وہ ضعیف ہے اور عراقی
میں کہا اسکو جمہور نے ضعیف کیا اور ابن العربی حدیث کی تصحیح کی طرف جھکے اور کہا شعبہ کا قول حدیث کو ر
موثر نہیں ہے اور یہ حدیث سندا و معنے دونو طرح صحیح ہے کیونکہ جہاد کرنا جمعہ کی جماعت سے افضل ہے
اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی فرمانبرداری جہاد کرنے میں افضل ہے آپکی طاعت سے جماعت کی نماز میں
عراقی نے تعقب کیا اور کہا یہ کلام اہل حدیث کی قاعدہ کے مطابق جاری نہیں ہے اور حدیث کی
حدیث کی سند کا صحیح ہونا لازم نہیں آتا اسلیے کہ اسناد کی صحیح ہونے کی شرط یہ ہے کہ اسناد میں
صحیح کی قسموں میں سے نہیں ہے اکثر علماء کے نزدیک اور وہ علماء وہ ہیں جو مرسل سے حجت نہیں
نزدیک مرسل حدیث حجت نہیں ہے اسکی تردید مدلس کا عنعنہ بھی حجت نہیں ہے بلکہ نووی نے شرح

Marfat.com

...ن ابی حبیب ان محمد بن عمرو بن حلحلۃ حدثہ

...یزید بن ابی حبیب سے روایت کیا اسنے کہا حدیث بیان کی مجھسے یزید بن ابی حبیب نے کہ

...ثنے بیان کی کہ حدیث مین کل فقار مکانہ ہے **ف** حافظ نے کہا اسکو جوزقی نے

...کتاب غریبین اور جعفر فریابی نے صفت صلوۃ مین موصول کیا سب نے ابن

...اور ان سب کے نزدیک یہی لفظ واقع ہوئے ہین حتی یعود کل فقار مکانہ

...روایت مین کل فقارہ واقع ہوا ہے اب اسکے ضبط مین اختلاف ہے تو

...بعض نے کہا ہا تانیث کے ساتھہ اور معنے یہ ہین کہ ہر ہڈی پیٹھہ کی ہڈیون

...یا فقار کا استعمال واحد کے لیے مجاز ہے **باب** من لم یر التشہد الاول

...صلی اللہ علیہ وسلم قام من الرکعتین ولم یرجع اس شخص کی دلیل جو پہلی التحیات کو واجب

...نہین سمجھتا اور اسکی دلیل یہ ہے کہ جناب پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم

...تشہد کے لیے نہ لوٹے (اور اگر تشہد اول واجب ہوتا تو ضرور تشہد کے لیے بیٹھہ جاتے جب

...انشاء اللہ تعالی آتا ہے) **ف** اس حدیث سے بخاری علیہ الرحمۃ نے دلیل لی تشہد اول

...اور یہ حدیث دلیل حسب مبنی اگر پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اسکا سہو کے سجدون کے ساتھہ جبر

...بخاری اور بخاوی علیہ الرحمۃ کے قول واجبا کو اگر فرض کے معنے مین لیا جاوے جیسے کہ اسکا استعمال

...دلیل ہے تو اشکال اٹھہ جاتا ہے اور صاحب توضیح کا قول بھی ان معنون پر بخوبی محمول ہو

...شہرون کے فقیہون اور ابو حنیفہ اور مالک اور ثوری اور شافعی اور اسحق نے اجماع

...ہے مگر امام احمد بن حنبل کہ انہون نے اسکو واجب کہا ہے کہا حافظ زین بن منیر

...حکم بیان کیا اور بیان کیا اسکی دلیل کو معذلک حکم کو ثابت نہین کیا اس

...اسلیے کہ دلیل مذکور مین احتمال ہے اور اسکے معارضہ کیطرف اشارہ کیا اگر

...ترجمہ کو اس عنوان کے ساتھہ بیان کیا جس عنوان کے تحت اسکے بعد ترجمہ کو بیان کیا تو بہتر ہوتا

...باب کے تحت مین واجب کیطرف اشارہ ہے کیونکہ اسمین ہے کہ آپ انہین

...کلام آتی ہے اور تشہد اول کے ساتھہ امر بھی وارد

...آپ اسکی طرف لوٹتے کہرا ہوتے

...ل کیا ہے اسپر کہ باوجود احتمال اتصال مدلس کا عنعنہ حجت نہین ہے پھر وہ حدیث کیسے حجت ہوگی
...تصریح کی ہے حالانکہ وہ امیر المومنین ہین حدیث مین کہ حکم نے مقسم سے اسحدیث کو نہین سنا پھر اگر
...ثابت ہوجاتی تو روشن دلیل تھی اور حدیث صحیح نہین ہے تو حجت اسکی سوا اور دلیل سے لیجاویگی اسطرح کہ
...متعارض ہین اور جہاد کو مقدم سمجھا جاویگا اور اسمین شک نہین ہے کہ غزو جمعہ کی نماز سے زیادہ ضروری
...کہ جمعہ کا خلف ہے اسکی فوت ہونے کے پیچھے بخلاف غزو کے خاص کر کے جب تاریخ غزو کی مقرر ہو تو اسوقت
...تقدیم فرض ہوگی اور دوسرا یہ کہ جمعہ زوال سے پہلے واجب ہی نہین ہے اگرچہ اسکی طرف دور نماز زوال سے پہلے
...ہے اس شخص کے حق مین جو اذان سنے اور وہ جمعہ پا سکے مگر زوال سے پہلے جانیکے ساتھہ اور جس شخص کا یہ حال
...ہے کہ اسکا حکم اسوقت بعد زوال کا حکم ہوتا ہے اور رہا وہ اثر جو ابن عمر سے مروی ہے تو اسکو حافظ نے تلخیص
...بیان کیا اور اسپر کلام نہین کی اور سعید بن منصور نے روایت کیا کہ ابو عبیدہ نے جمعہ کے دن سفر کیا اور نماز کی انتظار
...ن کی اور ابو داؤد نے مراسیل مین اور ابن ابی شیبہ نے زہری سے نکالا کہ نبی جمعہ کے دن دوپہر کے وقت سفر کرنیکا ارادہ
...کو اس باری مین کسی نے پوچھا انہون نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جمعہ کے دن سفر کیا اور اسکے
...رض ہے وہ حدیث جسکو دارقطنی نے افراد مین نکالا ابن عمر سے مرفوعاً اس لفظ کے ساتھہ کہ جنے جمعہ کے دن
...مرلیا اسپر فرشتے بددعا کرتے ہین اور کہتے ہین کہ اسکی سفر مین رفاقت نہ کیجاوے اور اسکی اسناد مین ابن لہیعہ ہے
...س سے حجت لینے مین اختلاف ہے اور معارض ہے اسکے وہ حدیث جسکو خطیب نے اسمار رواۃ مین نکالا حسین بن علوان
...روایت کیا اسنے مالک سے اسنے زہری سے اسنے ابو سلمہ سے اسنے ابو ہریرہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
...یا جنے جمعہ کے دن سفر کیا اسپر اسکے دونو فرشتے بددعا کرتے ہین اسطرح کہ یہ شخص اپنے سفر مین رفاقت نہ کیا
...دے اور اسکی حاجت پوری نہ ہو خطیب نے کہا حسین بن علوان کا غیر اس سے زیادہ ثابت ہے عراقی نے
...حسین بن علوان ہین خطیب نے نرم کلام کی اور یحیے بن معین نے اسکو جھوٹا کہا اور ابن حبان نے اسکی طرف
...حدیث بنانے کی نسبت کی اور ذہبی نے میزان مین اسکی اسحدیث کو بیان کیا اور یہ اسنے امام مالک پر جھوٹ باندھا
...ہے اب علماء کا اختلاف ہے سفر کے جائز ہونے مین جمعہ کے دن پون پہٹنے سے زوال تک یا نہ قولونہ
...پہلا قول جائز ہے اور یہی قول ہے اکثر علماء کا صحابہ مین سے عمر بن خطاب اور زبیر بن عوام اور ابو عبیدہ
...جراح اور ابن عمر کا اور تابعین مین سے حسن اور ابن سیرین اور زہری کا اور اماموں مین سے ابو حنیفہ اور
...مالک کا مشہور روایت مین اس سے اور اوزاعی اور امام احمد بن حنبل کا ایک روایت مشہورہ مین اُن سے اور

یہی شافعی کا قدیم قول ہے اور اسکو ابن منذر نے اکثر اہل علم سے نقل کیا اور دوسرا قول
قول ہے اور یہی ایک روایت ہے امام احمد اور امام مالک سے تیسرا قول جہاد کے سفر کے
اور یہ بھی ایک روایت ہے امام احمد سے چوتھا قول واجب سفر کے لیے جانا جائز ہے نہ کسی اور سفر کے اور اسکو
مروزی نے شافعیہ مین سے حکایت کیا اور اسی کی طرف امام الحرمین مائل ہوئے پانچوان قول طاعت کے سفر
جائز ہے وہ سفر واجب ہو یا مندوب اور یہی بہت شافعیہ کا قول ہے اور اسکو رافعی نے صحیح کہا ہے اور
دن ڈھلنے کے پیچھے سفر کرنا تو اسکے ناجائز ہونے پر عراقی نے اجماع نقل کیا ہے حالانکہ بات یون نہین
گئے ابو حنیفہ اور اوزاعی دن ڈھلنے کے پیچھے سفر جائز ہونیکی طرف مثل اور نمازون کی اور انکی مخالفت کی
نے اور انہون نے جمعہ کی نماز اور اور نمازون مین فرق کیا ہے اسطرح کہ جمعہ کی نماز کا ادا کرنا جماعت کے ساتھ
اور نمازونکے سوا اور ظاہر یہ ہے کہ سفر کرنا جائز ہے جمعہ کا وقت داخل ہونیسے پہلے اور وقت نکل جا
پیچھے اسلیے کہ اس سے کوئی روکنے والا نہین ہے اور ابو ہریرہ کی حدیث اور اسطرح ابن عمر کی حدیث یہ دونون حدیثین صحیح
نہین ہوسکتین اسلیے کہ تو نے ان دونو کا ضعف پہچان لیا اسحدیث کا معارض ان دونو کے ساتھ جو ان دونو
سے صحیح ہے اور انکی مخالفت اسچیز کے ساتھ جو وہ اصل ہے تو اس سے نہ عدول کیا جاویگا کسی صحیح
ساتھ اور وہ صحیح نقل موجود نہین ہے اور رہا جمعہ کی نماز کے وقت سفر کرنا تو ظاہر یہ ہے کہ جمعہ کی نماز
مین سفر کرنا جائز نہین ہے اسکے لیے جسپر جمعہ مین آنا واجب ہے مگر اس صورت مین اسکو جمعہ مین حاضر نہ ہونا جائز
لیے پیچھے رہنے مین اسکا ضرر ہو جیسے اس جماعت سے منقطع ہوجانا جسکے ساتھ رہنے کے سوا کوئی چارہ نہین
اور جو عذر اسکی مثل ہین اور اسمین شک نہین ہے کہ شارع علیہ السلام نے بارش کی وجہ سے جمعہ سے پیچھے رہ
اجازت دی ہے تو پھر سفر کا جائز ہونا اس امر کے لیے جو اس سے زیادہ مشقت مین ڈالنے والا ہو اولیٰ ہوا
فی النیل قسطلانی نے کہا اسحدیث کو مسلم اور ابو داؤد نے صلوۃ مین نکالا **باب** وقت الجمعہ اذا زالت
الشمس جب سورج ڈھلجاوے تو جمعہ کا وقت ہوجاتا ہے **ف** حافظ نے کہا جمعہ کا اول وقت سورج
کے وقت ہوتا ہے اور جزم کیا بخاری نے اس مسئلہ مین باوجود واقع ہونے اختلاف کے اس مسئلہ مین اسلیے
کی دلیل بخاری علیہ الرحمۃ کے نزدیک ضعیف ہے وکذلک ذکر عن عمر وعلی وعثمان وغیرہم
حریث اور ایسا ہی مذکور ہوا ہے حضرت عمر اور حضرت علی اور نعمان بن بشیر اور عمرو بن حریث رضوان
اجمعین سے کہ جمعہ کا وقت دن ڈھلنے کے پیچھے ہوتا ہے **ف** حافظ علیہ الرحمۃ نے

Marfat.com

ن چار صحابیون کا نام لیا اور انکے سوا اورون کا نام نہین لیا اسلیے کہ ان سے اسکی خلاف بھی منقول
ہین نظر ہے اسلیے کہ حضرت علی سے اور ان صحابہ سے جو حضرت علی کے بعد مذکور ہین اسمین اختلاف مروی نہین ہے
العربی نے ایک روایت کہی اسکے اجماع نقل کیا ہے اسپر کہ جمعہ واجب نہین ہوتا ہے مگر دن ڈہلے مگر وہ جو امام احمد
کیا گیا ہے کہ اگر دن ڈہلنے سے جمعہ ادا کرلے تو جمعہ ہو جاتا ہے انتہے اور ابن قدامہ حنبلی وغیرہ نے سلف
جماعت سے دن ڈہلنے سے پہلے جمعہ کا جائز ہونا نقل کیا ہے رہا حضرت عمر کا اثر تو اسکو ابو نعیم بخاری کے شیخ نے اپنی
صلوۃ مین روایت کیا اور ابن ابی شیبہ نے عبداللہ بن سیدان کی روایت سے کہا مین ابوبکر کے ساتھ جمعہ مین حاضر
آپکا خطبہ اور آپکی نماز نصف نہار سے پہلے تہا اور مین حاضر ہوا حضرت عمر کے ساتھ جمعہ مین تو انکا خطبہ اور
نماز آخر حدیث تک اسکی راوی سب کے ہین عبداللہ بن سیدان کے سوا اگرچہ وہ تابعی کبیر ہے مگر وہ معروف العدالۃ نہین
ابن عدی نے کہا مجہول سا ہے اور بخاری نے کہا اسکی حدیث پر متابعت نہین کیجاتی بلکہ معارض ہے اسکی وہ حدیث
سے بہت قوی ہے تو ابن ابی شیبہ نے سوید بن غفلہ کے طریق سے روایت کیا کہ سنے ابوبکر اور عمر کے ساتھ جمعہ کی
ہی جب دن ڈہلا اور اسکا اسناد مضبوط ہے اور مؤطا مین مالک بن ابی عامر سے مروی ہے انہون نے کہا مین
بن ابیطالب کا بوریا دیکہا تہا جو جمعہ کے دن مسجد کی غربی دیوار کے پاس بچہایا جاتا جب بوریا کو دیوار کا سایہ
لیتا تو حضرت عمر باہر آتے اور اسکا اسناد صحیح ہے اور یہ ظاہر ہے کہ حضرت عمر دن ڈہلے گہر سے باہر آتے
اسکے بعض نے اسکے الٹ سمجہا ہے اور وہ توجیہ نہین بنتی مگر اس صورت مین کہ یون کہا جاوے کہ وہ بوریا مسجد مین
بچہایا جاتا تہا اور یہ بعید ہے اور ظاہر ہے وہ یہ ہے کہ بوریا مسجد کے اندر بچہایا جاتا تہا اس صورت مین حضرت عمر
دن ڈہلنے کے پیچہے باہر آتے اور سقیفہ کی حدیث مین ہی ابن عباس سے کہا جب جمعہ کا دن ہوا اور دن ڈہلا
عمر نکلے اور منبر پر بیٹہے اور رہا حضرت علی علیہ السلام کا اثر تو ابن ابی شیبہ نے ابو اسحق کے طریق سے
کیا کہ سنے حضرت علی علیہ السلام کے پیچہے جمعہ کی نماز پڑہی اور دن ڈہلنے کے پیچہے اسکا اسناد صحیح ہے اور ابو
کے طریق سے مروی ہے کہا ہم حضرت علی علیہ السلام کے ساتھ جمعہ کی نماز پڑہتے تہے تو کبہی ہم سایہ پاتے
سایہ نہاتے تو یہ معمول ہے اسپر کہ دن ڈہلتے ہی کہڑے ہو جاتے یا کچہہ تاخیر کرتے اور رہا نعمان بن بشیر رضہ کا اثر
ابی شیبہ نے صحیح سند کے ساتھ سماک بن حرب سے نکالا کہا نعمان بن بشیر نے دن ڈہلنے کے پیچہے ہمکو جمعہ کی نماز پڑہائی
کہا اور نعمان بن بشیر یزید بن معاویہ کے ابتدا خلافت مین کوفہ کے حاکم تہے اور رہا عمرو بن حریث کا
ابی شیبہ نے ولید بن عبدالرحمن کے طریق سے بہی نکالا کہا مینے کوئی ایسا امام نہین دیکہا جو عمرو بن

Marfat.com

حدیث سے اچھا جمعہ پڑھتا ہو تو تنہا عمرو بن حریث جمعہ کی نماز پڑھتا دن ڈھلی اسکا اسناد بھی صحیح ہے ان
جو انکے معارض ہین تو ابن ابی شیبہ نے عبید اللہ بن سلمہ کے طریق سے نکالا کہ عبد اللہ بن مسعود نے ہمکو جمعہ
وقت پڑھائی اور کہا مجھے ڈر ہے گرمی کا اور عبید اللہ بن سلمہ صدوق ہے مگر اسکے حافظہ مین فتور آگیا جب بوڑھا
شعبۃ وغیرہ اور ابن ابی شیبہ نے سعید بن سوید کے طریق سے روایت کیا کہ ہمکو معاویہ نے جمعہ کی نماز چاشت کے
پڑھائی اور سعید کو ابن عدی نے ضعیفون مین ذکر کیا ہے اور بعض حنبلیون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
قول سے استدلال کیا ہے کہ اسدن کو اللہ نے مسلمانون کی عید بنایا ہے کہا جب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کا نام عید رکھا تو اسدن مین عید کی نماز کے وقت نماز پڑھنا جائز ہے جیسے فطر اور اضحی اور اسپر تعقب ہو
کہ جمعہ کے دن کی عید کے ساتھہ نامزد ہونیسے یہ لازم نہین آتا کہ جمعہ کا دن عید کے تمام احکام کو شامل ہو
کے ساتھہ کہ عید کے دن مطلقاً روزہ رکھنا منع ہے خواہ اس سے ایک دن پہلے پیچھے روزہ رکھے یا نہ رکھے
جمعہ کے دن کے کہ جمعہ کے دن مین روزہ رکھنا جائز ہے جب اس سے پہلے ایک دن روزہ رکھے یا ایک دن پیچھے **حل**
عبدان قال انا عبد اللہ قال انا یحیی ابن سعید سال عمرۃ عن الغسل یوم الجمعۃ فقالت قالت عائشۃ
الناس مھنۃ انفسھم وکانوا اذا راحوا الی الجمعۃ راحوا فی ھیئتھم فقیل لھم لو اغتسلتم
یحیی بن سعید انصاری سے روایت ہے کہ انہون نے عمرۃ (تابعیہ) سے جمعہ کے دن کے غسل کا حکم پوچھا وہ بولی کہ
ام المومنین عائشہ صدیقہ رضہ نے فرمایا لوگ اپنے آپ مزدوری کرتے تھے **ف** اور مسلم مین ہے لیث کی طر
سے انہون نے یحیی بن سعید سے کہ لوگ کام کاج والے تھے اور انکے پاس غلام نہ تھے کہ وہ انکی طرف سے
کاج سے کفایت کرین **ق** جب وہ جمعہ کی نماز کے واسطے آتے تو ویسی ہی میلے کچیلے کپڑون سے عرق مین
ہوئے جمعہ مین آتے **ف** حافظ نے کہا بخاری علیہ الرحمہ نے استدلال کیا کہ جمعہ کا دن ڈھلنے سے پہلے ہوا کرتا تھا کیونکہ دن ڈھلنے سے پہلے
حقیقت ہے جیسے اکثر لغت والون سے گذر چکا اور اسکے معارض نہین ہے وہ جو گذر چکا ازہری سے
حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قول من اغتسل یوم الجمعۃ ثم راح مین مطلق جانا مراد ہے کیونکہ یا ارادہ یا تو مجازاً ہو گا
اور ہر دو تقدیر دنپر قرینہ مخصص ہے اور وہ قرینہ آپکے قول من راح فی الساعۃ الاولی مین اسکو مطلق ذہاب پر حمل کرنا
حدیث مین زوال کے بعد جانے پر قرینہ قائم ہے کیونکہ حضرت ام المومنین عائشہ رضہ کی حدیث مین جو اس طریق
ہے جو اسباب سے پہلے بایکاٹ مین ہے جہان کہا ہے کہ گرد اور عرق پہنچ جاتا تھا کیونکہ عرق غالباً اسی وقت آتا
سخت گرمی ہو اور یہ انکے آنیکی حالت ہوئی تھی عوالی سے تو ظاہر ہے کہ وہ نہین پہونچتے تھے

سلم مین گرزوال کے وقت یا اسکے قریب اور اس سے ظاہر ہوگئی حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی حدیث کے اسباب
لیکی وجہ **تنبیہ** ابونعیم نے مستخرج مین عمرہ کے اس طریق کو اس سے پہلے باب مین بیان کیا ہے اور اس صورت
ی اشکال نہین ہے **ف** تو انکو کہا گیا اگر تم (اسدن کے لیے) نہا لیا کرو (تو بہتر ہے تاکہ بدبو جس سے لوگون
رشتون کو تکلیف پہونچتی ہے دور ہو جاوے) **ف** قسطلانی نے کہا اسحدیث کو مسلم نے صلوۃ مین نکالا
ابوداؤد نے طہارت مین **حدثنا** سُرَيْجُ بْنُ النُّعْمَانِ قَالَ حَدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عُثْمَانَ
بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عُثْمَانَ التَّيْمِيِّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ
يُصَلِّي الْجُمُعَةَ حِيْنَ تَمِيْلُ الشَّمْسُ انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ علیہ وآلہ وسلم
جمعہ کی نمازدن ڈہلے پڑہتے تھے **ف** حافظ نے کہا اس مین دلیل ہے اسپر کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمیشہ
جمعہ کی نمازدن ڈہلے ادا کیا کرتے تھے اور حمید کی روایت انس سے جو اسکے پیچھے آتی ہے کہ ہم جمعہ سویرے پڑہ لیا کرتے
ے اور جمعہ پڑہکر قیلولہ کرتے تو اسکا ظاہر تو یہ ہے کہ صحابہ جمعہ کی نماز ابتدا اردن مین پڑہ لیا کرتے لیکن احادیث مین
ع کرنا بہتر ہے تعارض کے دعوی سے اور گذشتہ تقریر مین معلوم ہوچکا کہ تبکیر کا اطلاق شے کے اول وقت مین
ی آتا ہے اور کبھی ایک چیز کو دوسری چیز پر مقدم کرنے کو تبکیر کہتے ہین اور یہی معنے یہان مراد ہین اور معنے یہ ہے
صحابہ قیلولہ سے پہلے جمعہ کو ادا لیا کرتے بخلاف انکی عادت کے ظہر کی نماز مین گرمی کے زمانی مین اسلیے کہ صحابہ
رسیون مین پہلے قیلولہ کرتے پہر نماز پڑہتے ابراد کی مشروعیت کے لیے اور اسی بحث کے لیے بخاری علیہ الرحمۃ نے
حمیدی کی طریق کو انس سے عثمان بن عبدالرحمن عن انس کے طریق کے پیچھے بیان کیا زین بن منیر نے بخاری کی حاشیہ
ین کہا بخاری علیہ الرحمۃ نے انس کی دوسری حدیث انس کی پہلی حدیث کے ساتھہ تفسیر کی اور اشارہ کیا اسطرف کہ
ن دونون مین کوئی تعارض نہین ہے **حدثنا** عَبْدَانُ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ اَخْبَرَنَا حُمَيْدٌ
عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا نُبَكِّرُ بِالْجُمُعَةِ وَنَقِيْلُ بَعْدَ الْجُمُعَةِ انس بن مالک رضی سے روایت
ہے ہم جمعہ کی نماز سویرے پڑہ لیا کرتے اور جمعہ کی نماز کے بعد قیلولہ کرتے **ف** حافظ نے کہا اسجگہہ دو تنبیہین
ین پہلی تنبیہ ابن تین نے عبدالملک سے حکایت کیا کہ بخاری نے صحابہ کے آثار اس ترجمہ مین اسلیے بیان کیے
مرفوع حدیث اسباب مین انکو کوئی نہین ملی پہر ابن تین نے عبدالملک کا اس سے پہلی حدیث کے ساتھہ تعقب کیا
کہ اس کی پہلی انس کی روایت مرفوع ہے) اور حقیقت مین ابن تین کا تعقب ٹھیک ہے دوسری تنبیہ مصنف کے
ٹھیک اسحدیث کے مرفوع ہونے کی تصریح واقع نہین ہوئی اور اسمین شک نہین ہے کہ اسکو طبرانی نے اوسط مین

فضیل بن عیاض کے طریق سے انکو حمید سے نکالا تو اسنے اسکو اسطرح روایت کیا ہم جمعہ کی
علیہ وآلہ وسلم کے ساتھہ پڑہا کرتے اور اسی طرح اسکو ابن حبان نے اپنی صحیح مین محمد بن
اسنے کہا مجھسے حدیث بیان کی حمید طویل نے اور حدیث کی سہل بن سعد کی حدیث نماز
کے آخر مین آویگی اور اسمین رد ہے اس شخص پر جو خیال کرتا ہے کہ وہ ساعات جو جمعہ کیطرف
دن ڈہلے سے ہین اسلیے کہ وہ تو قیلولہ سے پہلے جمعہ کیطرف آتے تھے قسطلانی نے کہا کہ اور وہ بخاری اور
بن اکوع سے روایت کیا کہ ہم پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھہ جمعہ پڑہکر پھرتے تو دیوار کا
ہوتا جسمین ہم چلین یہ جمعہ کے بہت جلد پڑہنے پر محمول ہے زوال کے ہوتے ہی جمعہ ابن الادلہ علاوہ اسکے
ایسے سایہ کی نفی ہے جسکے نیچے چلا جاوے اصل سایہ کی نفی نہین ہے حافظ عبد السلام ابن تیمیہ نے منتقی الاخبار
مین جمعہ کے زوال سے پہلے اور زوال سے پیچھے قائم کرنے پر باب باندہا اور پہلی باب کی دوسری حدیث بیان
انس کی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جمعہ کی نماز دن ڈہلے پڑہا کرتے تھے اسکو امام احمد اور بخاری
اور ترمذی نے روایت کیا پہر باب کی دوسری حدیث بیان کی اس لفظ کے ساتھہ کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
کے ساتھہ جمعہ کی نماز پڑہکر قیلولہ کے واسطے پھرتے اور اکر قیلولہ کرتے روایت کیا اسکو امام احمد اور بخاری نے اور
سے روایت ہے کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سخت سردی مین جمعہ کی نماز سویرے پڑہتے اور سخت گرمی مین ٹھنڈ
کرتے اسطرح اسکو بخاری نے روایت کیا اور سلمہ بن اکوع رضہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
کے ساتھہ جمعہ کی نماز دن ڈہلے پڑہتے پھر ہم سایہ کے پیچھے پیچھے چلتے اسکو شیخین نے نکالا اور سہل بن سعد سے
ہے کہ ہم نہین قیلولہ کرتے تھے اور دن کا کہانا نہین کہاتے تھے مگر جمعہ کی نماز کی بعد اسکو جماعت نے روایت کیا
اور ترمذی اور مسلم نے زیادہ کیا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عہد سعادت عہد مین اور جابر سے مروی ہے
اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جمعہ کی نماز پڑہتے پھر اپنے اونٹ پانی سینچنے والے باہر سے آتے جب دن ڈہلتا
احمد اور مسلم اور نسائی نے روایت کیا اور عبد اللہ بن سیدان سلمی سے روایت ہے کہ مین حاضر ہوا جمعہ
ساتھہ تو اسکا خطبہ اور اسکی نماز نصف نہار سے پہلے ہی پھر مین حاضر ہوا جمعہ مین عمر رضہ کے ساتھہ تو
خطبہ نصف نہار مین تہا پھر مین حاضر ہوا جمعہ مین عثمان رضہ کے ساتھہ تو اسکی نماز اور خطبہ دونون
کسیکو نہین دیکہا جسنے اسپر طعن کیا یا اسکو اوپرا جانا ہو اسکو دار قطنی نے روایت کیا امام
کی روایت مین اور اسی حدیث کو امام احمد نے دن ڈہلنے سے پہلے جمعہ کے جائز ہونے

ہی ابن مسعود اور جابر اور سعید اور معاویہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین سے کہ انہون نے جمعہ دن ڈھلنے سے پہلے ادا کیا شوکانی
عبداللہ بن سیدان سلمی مین گفتگو ہے کیونکہ بخاری نے اسکے حق مین کہا ہی اسکی حدیث پر متابعت نہین کیجاتی اور میزان
مثال مین بعض عالمون سے حکایت کیا گیا ہے کہ اُنہون کہا عبداللہ بن سیدان مجہول ہے اسمین حجت نہین ہے اور پہلی
یت مین دلیل ہے اسپر کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمیشہ دن ڈھلے جمعہ پڑہا کرتے تہے پھر شوکانی علیہ الرحمۃ نے اُس کی دو
ون مین وہی تطبیق بیان کی جو حافظ صاحب نے باب کی دوسری حدیث کی شرح مین مذکور ہوئی اور یہ جو کہا کہ ہم سایہ
پھر چلتے تہے تو اسمین ہتوڑے سایہ کے پائے جانے کی تصریح ہے امام نووی نے کہا اور یہ اسلیے کہ وہ جمعہ کی نماز بہت
پڑہا کرتے تہے اور انکی دیوارین چھوٹی چھوٹی تہین اور بخاری کی روایت مین ہی پھر ہم لوٹتے اور دیوارون کا اتنا
یہ ہوتا جسمین ہم چلین اور مسلم کی روایت مین ہی اور ہم نہ پاتے سایہ جسمین ہم چلین اور اسمین اُس سایہ کی نفی ہی جسمین
جاوے اصل سایہ کی نفی نہین ہے جیسے قسطلانی سے مذکور ہوا اور یہ قاعدہ ہے کہ نفی زائد قیدون کی طرف لوٹتی ہے اور
یہ تھی کہ دیوارین بہت اونچی نہ تہین اُس زمانے مین جنکے سایہ مین چلا جاوے مگر بہت دن لٹ جانیکے پیچھے تو ان آثار مین
دن ڈھلنے سے پہلے جمعہ پڑہنے پر کوئی دلیل نہین ہے اور سہل بن سعد کا قول کہ ہم قیلولہ نہ کرتے تہے اور دن
ہانا نہ کہاتے تہے مگر جمعہ کے پیچھے تو اسمین اُس شخص کی دلیل ہے جو دن ڈھلنے سے پہلے جمعہ کی نماز جائز ہونیکا قائل ہے
ہیطرف گئے ہین امام احمد بن حنبل اب اسکے اصحاب نے اسوقت مین اختلاف کیا ہے جسمین زوال سے پہلے جمعہ صحیح ہوتا ہی
وہ چھوٹی گہڑی ہے یا پانچوین یا عید کی نماز داخل ہونے کا وقت اور حدیث ہی جمعہ کی نماز کے زوال سے پہلے جائز
ہے پر دلیل لینے کی وجہ یہ ہے کہ صبح کے کہانا کہانے اور قیلولہ کرنے کا وقت زوال سے پہلے ہوتا ہے اور انہون نے ابن
سے حکایت کیا کہ اُنسے کہا زوال کے بعد جو کہانا کہایا جاوے اسکو صبح کا کہانا نہین کہتے اور زوال کے بعد سونے کو
نہین کہتے اور یہ بھی ثابت ہوا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دو خطبے پڑہتے تہے جنکے درمیان بیٹہا کرتے
ن دونو خطبون مین) قرآن مجید پڑہتے اور لوگون کو وعظ فرماتے جیسے صحیح مسلم مین ام ہشام بنت حارثہ کی حدیث
ہی کہ اُسنے کہا میںنے نہین یاد کی سورۂ ق مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دہن مبارک سے سن سن کر
ہر جمعہ مین منبر پر پڑہا کرتے تہے اور ابن ماجہ مین ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جمعہ کے دن سورۂ
ی اور آپ کہرے اللہ کے واقعات یاد دلا رہے تہے اور جمعہ مین سورۂ جمعہ اور منافقون پڑہی تہی جیسی کہ مسلم مین
لیہ السلام اور ابو ہریرہ اور ابن عباس کی حدیث سے ثابت ہوا ہے اور اگر آپکا خطبہ اور نماز زوال کے بعد ہوتا تو آپ
تے اس سے مگر اسحالت مین کہ دیوارون کا سایہ اتنا ہوجاتا جسمین وہ چلین اور اسوقت صبح کے کہانے

اور قیلولہ کا وقت نہ رہتا اور اس سے زیادہ صریح جابر کی حدیث ہے جو باب میں مذکور ہوئی اسلیے کہ انہوں نے
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جمعہ کی نماز پڑھتے پھر وہ چلتے اپنے اونٹوں کیطرف اور انکو پھیرلاتے زوال کے
اون تاویلات رکیکہ کیطرف جانے کی ضرورت نہیں ہے جنکو جمہور نے اختیار کیا ہے اور جمہور کا استدلال ان حد
ساتھ جنمیں یہ فیصلہ ہے کہ آپ نے زوال کے بعد جمعہ پڑھا تو ان میں زوال سے پہلے جمعہ پڑھنے کی نفی نہیں ہے اور
العربی نے نادر بات نقل کی اسنے اجماع نقل کیا ہے اسپر کہ جمعہ واجب ہی نہیں ہوتا مگر زوال کے بعد مگر وہ جو امام احمد سے منقو
اور ابن العربی کی یہ نقل مردود ہے اسلیے کہ ابن قدامہ نے امام احمد کے سوا اور بہت لوگوں سے زوال سے پہلے جمعہ
کا جواز نقل کیا ہے پھر جمعہ کے زوال سے پہلے جائز ہونے پر وہ آثار بیان کیے جو حافظ نے فتح میں بیان
آخر ما قال الشوکانی فی النیل **بَابٌ** اِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ یَوْمَ الْجُمُعَةِ جب گرمی کی شدت ہو تو جمعہ کی نما
(ظہر کیطرح) ٹھنڈا کرے **حَدَّثَنَا** مُحَمَّدُ بْنُ بَکْرٍ الْمُقَدَّمِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا حَرَمِیُّ بْنُ عُمَارَةَ قَالَ حَدَّثَ
اَبُوْ خَلْدَةَ هُوَ خَالِدُ بْنُ دِیْنَارٍ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ یَقُوْلُ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اشْتَدَّ
الْبَرْدُ بَکَّرَ بِالصَّلٰوةِ وَاِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ اَبْرَدَ بِالصَّلٰوةِ یَعْنِی الْجُمُعَةَ انس رضہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ
وآلہ وسلم جب سردی کی شدت ہوتی تو نماز سویرے پڑھتے اور جب گرمی کی شدت ہوتی تو نماز کو ٹھنڈی کرکے راوی نے کہا مراد نماز سے اس حدیث میں جمعہ ہے **ف**
نے کہا مصنف علیہ الرحمۃ نے ترجمہ باب کے حکم کے ساتھ جزم نہیں کیا اسلیے کہ احتمال ہے کہ یعنی الجمعۃ تابعی کا قول
تبع تابعی کا اور یہ جسنے کہا ہے اسکا خیال ہے اور انس سے حمید کی گذشتہ روایت میں صراحت ہے اس امر کی کہ سخت سردی
نماز سویرے پڑھتے اور اسمیں تفصیل نہیں ہے اور دوسری معلق روایت جو انشاء اللہ آتی ہے اسکی تائید کرتی
کہ اسمیں اس امر کا بیان ہے کہ یعنی الجمعۃ کو اسکے قائل نے جمعہ اور ظہر کے مساوات سے سمجھا ہے اسلیے کہ انس رضہ سے
جمعہ کا حکم پوچھا گیا تو انہوں نے دلیل لی اپنے اس قول سے کہ ظہر کی نماز پڑھتے تھے آخر حدیث تک اور اس سے
واضح اسماعیلی کی روایت ہے دوسرے طریق سے حرمی سے اور اسکے لفظ یہ ہیں میں نے انس سے سنا کہ انکو زید
جمعہ کے دن بلایا اسے ابو حمزہ آپ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نماز میں حاضر ہوئے آپ جمعہ کو وقت
تھے پھر انہوں نے حدیث کو بیان کیا لیکن قول یعنی الجمعۃ کو بیان نہیں کیا وقال یونس بن بکیر اخبرنا ابو
وقال بالصلوٰة ولم یذکر الجمعة اور یونس بن بکیر ابو خلدہ خالد بن دینار کے شاگرد نے اپنی روایت
کا ذکر نہیں کیا انہوں نے مطلق نماز کا ذکر کیا **ف** اسکو مؤلف نے ادب مفرد میں موصول کیا اور اسکے الفا
میں نے انس بن مالک رضہ سے سنا اور وہ حکم کے ساتھ تخت پر بیٹھے تھے جو بصرہ کا حاکم تھا کہتے

Marfat.com

نماز ٹھنڈی کرتے اور سردی مین سویرے پڑہتے اور اسکو اسمعیلی نے دوسری طریق سے نکالا یونس سے اور زیادہ
ظہر کی نماز اور حکم مذکور وہ ابو عقیل ثقفی کا بیٹا ہے اپنے چچازاد بہائی حجاج کا نائب تہا اور وہ بھی چچازاد بہائی کی
جمعہ کے دن خطبہ کو لمبا کرتا یہانتک کہ جمعہ کا وقت نکلنے کو ہو جاتا اور ابو یعلے نے یزید ضبعی مذکور کا قصہ بیان کیا
ہے اور اسکا انکار حکم کے اس صنیع شنیع پر اور اسپر اسنے انس سے شہادت طلب کی لیکن انس نے حکم کو معذور رکہا اسطرح کہ اسنے
مین تاخیر ٹھنڈا کرنیکے لیے کی ہے پہر اسحدیث کو ایک ورق مین بیان کیا اور اس سے معلوم ہوا کہ ابراد انس رضہ کے
یہ جمعہ کی نماز مین قیاساً تہا ظہر پر نہ نص کے ساتہہ لیکن اکثر حدیثون سے صریحاً ثابت ہوتا ہے کہ جمعہ کی نماز
ظہر مین فرق ہے وقال یزید بن ثابت حدثنا ابو خلدۃ صلی بنا امیر الجمعۃ ثم قال لانس کیف
کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یصلی الظہر اور بشر بن ثابت نے ابو خلدہ خالد بن دینار سے روایت کیا کہ ایک امیر نے
جمعہ کی نماز پڑہائی پہر انس سے پوچہا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ظہر کی نماز کسوقت پڑہتے تہے فا تو سکے جواب
مین انس نے یہ حدیث بیان کی جو مذکور ہوئی حافظ نے کہا اسکو موصول کیا اسمعیلی اور بیہقی نے اس لفظ کے ساتہہ کہ
سردی کے موسم مین ظہر کی نماز سویرے پڑہتے اور گرمی کی بہار مین ظہر کی نماز کو ٹھنڈا کرتے اور ادب مفرد کے طریق سے
معلوم ہوگیا نام اس امیر مبہم کا اس روایت معلقہ مین اور اسمعیلی وغیرہ کی روایت سے انس بن مالک کیحدیث بیان کرنیکا
سبب تاکہ اسکو ابو خلدہ نے سنا اور زید بن ثابت نے کہا بخاری رح کا میلان جمعہ کی نماز ٹھنڈے کرنیکی طرف ہے اور حکم
اسلیے ثابت نہین کیا کہ یعنے الجمعۃ کے قول مین احتمال ہے کہ تابعی کا قول ہو اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ تبع تابعی کا
قول ہو اور انسنے اسکو ملا دیا ہو ظہر کے ساتہہ کیونکہ تین حال سے خالی نہین ہے یا تو ظہر ہے اور یا ظہر پر زیادت ہے یا ظہر
سے قلیل ہے اور اسکا موید ہے ہمیر بصری کا قول انس کے لیے جمعہ کے دن کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ظہر کی نماز کو
اول وقت پڑہتے تہے اور انس کا جواب اسکے انکار کے سوا اور یہ بھی کہا کہ جب ثابت ہوا کہ جمعہ کی نماز مین بھی ابراد مشروع
ہے تو اس سے معلوم ہوا کہ جمعہ جائز نہین ہے زوال سے پہلے اسلیے کہ اگر جمعہ زوال سے پہلے جائز ہوتا تو گرمی کی شدت
کی تاخیر کا سبب نہ ہوتی بلکہ اسکا زوال سے پہلے ادا کر لینا کافی ہوتا اور اس سے ابن بطال نے دلیل لی کہ جمعہ اور ظہر
کا وقت ایک ہے کیونکہ انس نے دونو کو مساوی بنایا حکم جواب مین بخلاف اس شخص کے کہ جمعہ کی نماز کو زوال سے
پہلی سمجہتا ہے اور اس سے پہلے باب مین اسپر کلام گذر چکی اور اس مین دلیل ہے کہ جہانتک ممکن ہو نمازی تشویش کو دور
کرنے کی محافظت کرے لیے کیونکہ یہی سبب ہے ابراد کی رعایت کرنے مین گرمی کی وجہ سے سردی کے سوا **باب** المشی
الی صلوٰۃ اللہ عزوجل فاسعوا الی ذکر اللہ ومن قال السعی العمل والذہاب لقولہ تعالے

وسعی لہا سعیہا جمعہ کی نماز کی طرف چلنے کا بیان اور اللہ عزوجل کے قول فاسعوا الی ذکر اللہ کی تفسیر کا بیان اور اس
کی دلیل کا بیان جو کہتا ہے کہ سعی مطلق کام کرنے اور چلنے کو بھی کہتے ہیں اور اسپر یہ آیت دلیل لاتا ہے وسعی لہا سعیہا یعنے
عمل کیا آخرت کے جو آخرت کا عمل ہے ف حافظ نے کہا کہا ابن منیر نے جب اللہ تعالی نے سعی کو امر اور بیع کی
مقابل کے طور پر بیان کیا تو معلوم ہوا کہ مراد سعی سے آیت کریمہ میں عمل ہے جو وہ اسکی فرمانبرداری ہے کیونکہ طاعت
دنیا کی سعی جیسے بیع اور صناعت کی مقابل ہے اور حاصل یہ ہے کہ آخرت کی سعی کا امر ہوا ہے اور دنیا کی سعی سے منع
ہے اور موطا میں ہے امام مالک سے کہ اسنے ابن شہاب سے اس آیت کی تفسیر پوچھی تو انہوں نے فرمایا حضرت عمر رضہ
آیت کو اسطرح پڑھتے تھے اذا نودی للصلوۃ من یوم الجمعۃ فامضوا یعنے ای ایمان والو جب اذان
کی جمعہ کے دن تو چلو اللہ کی یاد کیطرف اور گویا آپنے سعی کی مطلق چلنیکے ساتھہ تفسیر کی امام مالک نے کہا اور
تو عمل ہے اسلیے کہ اللہ تعالی نے فرمایا واذا تولی سعی فی الارض یعنے جب پہنچے پیٹھ زمین میں فساد کرے اور
فرمایا واما من جاءک یسعی یعنے اور وہ جو آیا تیرے پاس چلتا امام مالک نے کہا اور سعی سے آیت میں دوڑنا
مراد نہیں ہے اہتے اور حضرت عمر رضہ کی قرات مذکورہ پر کتاب التفسیر میں انشاء اللہ تعالی کلام آویگی اور مصنف
الرحمۃ نے باب میں بیان کی یہ حدیث لاتاتوہا وانتم تسعون یعنے نہ آؤ تم نماز کو دوڑکر اور آؤ چلکر اور اسمیں
کیا اسطرف کہ جس سعی کا آیت میں حکم ہوا ہے اس سے وہ سعی مراد نہیں ہے جس سے حدیث میں منع کیا گیا
دلیل یہ ہے کہ سعی آیت میں تفسیر کی گئی ہے مضی کے ساتھہ اور حدیث میں تفسیر کی گئی ہے دوڑنیکے سا
کہ حدیث میں سعی مقابل ہے مشی کے جسکے معنے چلنے کے ہیں جہاں فرمایا ہے نہ آؤ نماز کو دوڑکر اور آؤ
وقال ابن عباس یحرم البیع حینئذ اور ابن عباس رضہ نے کہا جمعہ کی اذان کے وقت خرید و فروخت حرام ہو
(اور جمعہ کیطرف چلنا واجب ہو جاتا ہے اسلیے کہ اللہ تعالی نے فرمایا اور خرید و فروخت چھوڑ دو) ف حافظ
اس اثر کو ابن جریج کے ذکر کیا عکرمہ کے طریق سے اسنے ابن عباس رضہ سے اس لفظ کے ساتھہ کہ جمعہ کے دن جب جمعہ کی
اذان ہو تو خرید و فروخت جائز نہیں ہے پھر جب پوری ہو چکے نماز تو خرید و بیع اور روایت کیا اسکو ابن
دوسرے طریق سے ابن عباس سے مرفوعا اور علما کا اس مسئلہ میں اختلاف ہے جمہور علماء کا یہ مذہب ہے کہ جمعہ کی
کے وقت خرید و فروخت حرام ہو جاتی ہے اگر حاجت کے وقت مثلا پانی نہ ہو یا کپڑا نہ ہو یا طاقت نہ ہو
حرمت کی اسوقت سے ہوتی ہے جب امام کے منبر پر بیٹھنے کے وقت مؤذن اذان کہے اسلیے کہ حضرت صلعم
اکرم صلعم کے عہد سعادت مہد میں یہی اذان ہوا کرتی تھی جیسے عنقریب آتا ہے اور عمر بن شیبہ نے

بعد جب صحابہ نے سبحان اللہ [illegible]
اور اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ناصر الدین ابن منیر
اللہ کہتے اور ترک تشہد کی وہ فقہ پر تخریج کرتے
سبحان اللہ کہنے کی تصریح ہے ابن بطال کہتے ہیں
کہ اگر کوئی شخص تکبیر تحریمہ بھول جاوے تو وہ شخص [illegible]
تشہد واجب ہوتا تو سجود سہو اسکے قائم مقام نہ ہوتے اور
پڑھا جاتا تو واجب ہوا جیسے دعا افتتاح اور ابن بطال کہتے
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحابہ کو اپنی [illegible]
قصد کیا اور اس میں نظر ہے اور قائل ہوئے ہیں اسکے وجوب
یہی ایک قول ہے امام شافعی رح کا اور ایک روایت ہے حنفیہ سے
لی کہ نماز اول دو ہی رکعتیں فرض ہوئی اور ان میں تشہد واجب تھا
واجب کو زائل نہیں کیا اور اسکا جواب [illegible] گیا ہے کہ
دو رکعتیں ہیں ہو سکتا ہے کہ وہ دو رکعتیں زیادہ [illegible]
تائید کرتا ہے سلام کا استمرار تشہد اخیر کے بعد [illegible]
شخص نے عمداً جلوس کو ترک کیا اسکی نماز باطل ہو جاتی
تشہد واجب نہیں ہے انکے نزدیک تشہد کے ترک

حدثنا ابو الیمان قال اخبرنا [illegible]
عبد المطلب قال مرة مولی ربیعة بن الحارث
وهو حليف لبني عبد مناف [illegible]
علیه وسلم صلی بهم الظهر [illegible]
فقد الصلوة وانتظر الناس [illegible]
بن مالک بن بحینہ [illegible]
[illegible]

Marfat.com

ے طریق سے روایت کیا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عہد سعادت مہد مین جمعہ کے دن ایک مؤذن اذان
جب امام (خطبہ کے لیے) نکلتا اور اسی اذان کے وقت خرید و فروخت حرام ہوتی ہے اور یہ روایت اگرچہ مرسل
ل اور حدیثون کی ساتھہ قوت دی گئی ہے جو عنقریب آتی ہین اور پہلی اذان کے وقت انکی نزدیک خرید و
ے جایز ہے کراہت کے ساتھہ اور حنفیہ کے نزدیک مطلقاً بیع مکروہ ہے حرام نہین ہے نہ اول اذان کے وقت اور
ری اذان کے اور اگر اس ممنوع وقت مین بیع کرے تو تحریم کے قول کے ساتھہ اسمین دو قول ہین بعضون کے
یہ بیع صحیح ہو جاتی ہے اور بعضون کے نزدیک صحیح نہین ہوتی لیکن شبہ سے خالی نہین ہے وقال عطاء تحرم
تاعات کلها اور عطا بن ابی رباح تابعی نے کہا جمعہ کی اذان کے وقت کل پیشے حرام ہو جاتے ہین ف
نے کہا اسکو عبد بن حمید نے اپنی تفسیر مین موصول کیا اس لفظ کے ساتھہ کہ جب اذان کی ندا کیجاوے تو کھیل کود
ید و فروخت اور سب دنیاوی پیشے حرام ہو جاتے ہین اور حرام ہو جاتا ہے سونا اور مرد کا اپنی بی بی پاس آنا
حرام ہو جاتا ہے خط لکھنا اور جمہور کا یہی مذہب ہے وقال ابراهيم بن سعد عن الزهري اذا اذن المؤذن
الجمعة وهو مسافر فعليه ان يشهد اور ابراہیم بن سعد نے زہری سے روایت کیا کہ مؤذن جب اذان دیوے
کے دن اور سامع مسافر ہو تو اسپر آنا واجب ہو جاتا ہے ف حافظ نے کہا مینے اسکو ابراہیم کی روایت سے
ن دیکھا اور اسکو ابن منذر نے زہری سے ذکر کیا اور کہا کہ زہری سے اس مسئلہ مین مختلف روایتین ہین ایک مین
ے کہ مسافر پر جمعہ واجب ہے اور ایک روایت مین ہے کہ مسافر پر جمعہ واجب نہین ہے جمہور کے قول کیطرح ابن منذر
ے کہا اسپر اجماع ہو چکا ہے کہ جمعہ مسافر پر واجب نہین ہے اور ممکن ہے کہ زہری کی کلام کو دو حالتون پر حمل کیا جاوے
عہ علی مسافر کو دو حمل کیا جاوے اور فعلیہ ان یشہد کو استحباب پر اور ممکن ہے کہ ابراہیم بن سعد کی اس روایت کو ایک خاص صورت
ل کیا جاوے اور وہ یہ کہ مسافر اتفاقاً ایسے شہر مین آیا جسمین جمعہ کی نماز ادا کیجاتی ہے اور اسنے جمعہ کی اذان سنی اور یہ نہین
کہ مسافر پر جمعہ مطلقاً واجب ہے تا کہ اسپر سفر کرنا حرام ہو جاوے زوال سے پہلے اس شہر سے جسمین وہ سرسری طور
یلتا چلتا داخل ہو گیا مثلاً اور بخاری کی نزدیک اسی کو ترجیح ہے اور اسکی تایید کرتا ہے اللہ کے قول یا ایہا الذین
نوا اذا نودی الآیۃ کا عموم تو اس آیت مین اللہ تعالی نے مقیم کو مسافر سے خاص نہین کیا اور وہ حدیث جس سے
ابن منذر نے مسافر سے جمعہ کے ساقط ہونے پر دلیل لی ہے اسطرح کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عرفہ مین ظہر
عصر دونو نمازون کو جمع کیا اور وہ جمعہ کا دن تھا تو اس سے صرف اتنا ثابت ہوتا ہے کہ مسافر پر جمعہ واجب نہین
ہے یہ عمل صحیح ہے مگر اس سے وہ صورت جو مینے ذکر کی ہے منتفع نہین ہو سکتی اور زین بن منیر نے کہا بخاری

نے اس ترجمہ مین جمعہ کیطرف چلکر جانا ثابت کیا ہے باوجود اسکے کہ بخاری علیہ الرحمۃ کو اسی شخص کا
سعی کی تفسیر ذہاب کے ساتھہ کی ہے جو شامل ہے چلکر جانے اور سوار ہوکر جانے کو گویا سکینہ اور وقار کا
پر کہا ساری نمازون مین تو اس جمعہ بھی داخل ہے جیسے اسکو ابوہریرہ کی حدیث چاہتی ہے اور یہی ابوقتادہ کی
اسمین یہ بات "اور لازم پکڑو سکینت کو" سے اخوذ ہے کیونکہ یہ جملہ چاہتا ہے کہ نماز کیطرف جانے کی حالت مین
نہ کیجاوے **حدثنا** علی بن عبد اللہ قال حدثنا الولید بن مسلم قال حدثنا یزید بن ابی
قال حدثنا عبایۃ بن رفاعۃ قال ادرکنی ابو عبس وانا اذھب الی الجمعۃ فقال سمعت
صلی اللہ علیہ وسلم یقول من اغبرت قدماہ فی سبیل اللہ حرمہ اللہ علی النار عبایہ بن رفا
ہے کہ ابو عبس مجھکو ملا اور مین جمعہ کیطرف جارہا تہا **ف** حافظ نے کہا ابو عبس کا نام صحیح قول پر عبد الرحمن ہے ا
مین اسحدیث کے سوا اور کوی حدیث نہین ہے **ق** اسنے کہا مینے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا آپ فرما
کہ جسکے پاؤن خدا کی راہ مین گرد آلودہ ہون اسپر اللہ دوزخ کو حرام کردیتا ہے **ف** حافظ نے کہا بخاری کے
ایسا ہی ہے کہ یہ قصہ عبایہ کا ابو عبس کے ساتھہ واقع ہوا ہے اور اسماعیلی کے پاس ہے علی بن بحر وغیرہ کی روایت
ولید بن مسلم کہ یہ قصہ یزید بن ابی مریم کا عبایہ کے ساتھہ واقع ہوا ہے اور اسیطرح اسکو نسائی نے حسین بن حر
ولید سے اور اسکے لفظ یہ ہین حدیث بیان کی مجھسے یزید نے کہ مجھکو عبایہ بن رفاعہ ملا اور مین جمعہ کیطرف
تہا اسماعیلی نے زیادہ کیا اور عبایہ سوار تہا تو اسنے کہا تو اس جانے پر ثواب طلب کر اور نسائی کی روایت مین ہے
تو خوش ہو کہ تیرا یہ چلنا اللہ کی راہ مین ہے اور مینے ابو عبس بن جبیر سے سنا اور حدیث کو بیان کیا اگر یہ نسائی
کی روایت محفوظ ہے تو ہوسکتا ہے کہ یہ قصہ دونو کے لیے وقوع مین آیا ہو اور حدیث کے متن پر کلام انشاء اللہ
کتاب الجہاد مین آویگی اور اسحدیث کو یہان بیان کیا "فی سبیل اللہ" کے عموم کے لیے جسمین جمعہ بھی داخل ہے
کہ حدیث کے راوی نے اسحدیث سے جمعہ کیطرف جانے پر دلیل لی ہے اور ابن منیر نے بخاری کے حاشیہ مین کہا ابو عبس
کے ترجمہ مین داخل ہونیکی یہ وجہ ہے کہ عبایہ نے کہا مجھے ابو عبس نے پایا کیونکہ عبایہ کو ابو عبس اگر دوڑتا پاتا
پہچنے کا موقعہ نہ ملتا اسلیے کہ دوڑتے پاپیادہ چلنا دشوار ہے اور دوسرا یہ کہ ابو عبس نے جمعہ کیطرف جانیکو جہ
جانیکی طرح قرار دیا اور دوڑنا مطالب جہاد مین سے نہین ہے تو یہی حال ہے جمعہ کا اسنتے اور ابو ہریرہ
پر ابواب الاذان کے اواخر مین کلام گذرچکی اور پہلے باب مین گذرچکی اسحدیث کی بیان لانیکی مصطلاح
اسکو مؤلف نے جہاد مین اور اسی طرح ترمذی اور نسائی نے **حدثنا** آدم قال حدثنا شعبۃ

ل سلمة عن ابی هريرة عن النبی صلی الله علیه وسلم ۷ وحدثنا ابو الیمان قال اخبرنا
الزهری قال اخبرنی ابو سلمة بن عبد الرحمن ان اباهريرة قال سمعت رسول الله صلی الله
د یقول اذا اقیمت الصلوة فلا تاتوها وانتم تسعون وعلیکم السکینة فما ادرکتم
وما فاتکم فاتموا ابوہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا فرماتے تہے
کی تکبیر ہو تو نہ آؤ نماز کو دوڑکر اور آؤ چلکر اور لازم کر آرام کو پہر جتنی نماز امام کے ساتہہ پاؤ اسکو پڑہو اور جتنی
اسکو پورا کرلو **حدثنی** عمرو بن علی قال حدثنا ابو قتیبة قال حدثنا علی بن المبارک
حیی بن ابی کثیر عن عبد الله بن ابی قتادة لا اعلمه عن ابیه عن النبی صلی الله علیه وسلم
تقوموا حتی ترونی وعلیکم السکینة ابو قتادہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا
جب تک مجھکو آتے دیکھ نہ لیا کرو اور چین سے آیا کرو **ف** حافظ نے کہا باب کا تعلق جملہ وعلیکم السکینة سے
اور اسکے عموم سے معلوم ہوتا ہے کہ جمعہ کی نماز کے لیے بھی دوڑکر آنا منع ہے توسط بالبقت ظاہر ہے اور ابن رشید
نے کہا اور کہڑا ہونے سے منع کرنے میں نکتہ یہ ہے کہ انکا کہڑا ہونا آپکی نماز میں جلد داخل ہونیکا سبب بنے ہو تو اصل مقصود
ہوگا اور وہ چین سے آتا ہے اور گویا بخاری علیہ الرحمۃ نے اشارہ کیا کہ اگر آیت میں سعی سے صرف چلنا مراد نہ لیا جائے
بلکہ دوڑنا ہی مراد لیا جاوے تو بھی ممکن ہے اسلیے کہ جمعہ کی نماز کیطرف دوڑنے اور دوسری نمازوں کیطرف
جانے میں فرق ہے جمعہ کے سوا اور نمازوں کیطرف دوڑکر آنے کی وجہ یہ ہے کہ دوڑکر آنے میں آدمی تہک جاتا
ہے اور سانس پہر جاتا ہے تو جمعہ کے سوا اور نمازوں کی طرف دوڑکر آنے والا نماز میں سانس پہر داخل ہوگا جو خشوع
کے منافی ہی بخلاف جمعہ کی نماز کے طرف دوڑکر آنے والے کے کہ وہ نماز سے پہلے ایک ایسی عبادت میں حاضر ہوتا
ہے جسمیں نماز کے قائم ہونے سے پہلے آرام پائے گا **باب** لا یفرق بین اثنین یوم الجمعة جمعہ کے دن
ملے بیٹہوں میں جدائی نہ کرے **ف** وہ شخص جو مسجد میں آوے **حدثنا** عبدان قال اخبرنا
الله قال اخبرنا ابن ابی ذئب عن سعید المقبری عن ابیه عن ابن ودیعة عن سلمان
الفارسی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من اغتسل یوم الجمعة وتطهر بما استطاع
من طهر ثم ادهن او مس من طیب ثم راح فلم یفرق اثنین فصلی ما کتب له ثم اذا خرج
امامه انصت غفر له ما بینه وبین الجمعة الاخری سلمان فارسی رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا جو شخص جمعہ کے دن غسل کرے اور پاک کرے اپنا بدن اچھی طرح پہر تیل لگاوے یا خوشبو پہر جمعہ کے

Marfat.com

لیے آوی اور دو میسون کو جو ملکر بیٹھے ہون جدا نکرے اور جتنا اُسکے لیے تقدیر مین ہے کا
ہو تو چپ رہے تو اُسکے گناہ بخشدیے جاوینگے جو اس جمعہ سے لیکر دوسرے جمعہ تک ہون ف
بخاری علیہ الرحمۃ نے ترجمہ مقرر کیا اور حکم کو ثابت نہین کیا اور علماء کا اس مسئلہ مین اختلاف ہے جمہور علما
دو آدمیونکو جدا کرنا مکروہ تنزیہی ہے اور ابن منذر نے کراہت تحریمی کو اختیار کیا ہے اور اسی کے ساتھہ تو
زوائد روضہ مین جزم کیا ہے اور بہت لوگ اسکے مکروہ تنزیہ ہونے کیطرف گئے ہین اسکو ابو حامد غزالی
نقل کیا ہے اور مشہور شافعیہ کے نزدیک مطلق کراہت ہے جیسے اسکے ساتھہ رافعی نے جزم کیا ہے اور
جو گردنین پھاندنے کی زجر مین وارد ہوئی ہین وہ مسند اور سنن مین موجود ہین اور ان مین اکثر ضعیف ہین
مین بہت قوی روایت وہ ہے جسکو ابو داؤد اور نسائی نے ابو الزاہریہ کے طریق سے نکالا کہا ہم عبد اللہ بن
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے یار کے ساتھہ تھے تو اُسنے ذکر کیا کہ ایک شخص آیا وہ لوگونپر سے گردنین پھاندنے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خطبہ پڑھ رہے تھے تو آپنے فرمایا بیٹھہ جا تونے ایذا دی (لوگون کو) اور امام مالک اور
نے کراہت کو مقید کیا ہے اسکے ساتھہ کہ خطیب منبر پر ہو زین بن منیر نے کہا دو آدمیون کے درمیان جدائی
شامل ہے انکے درمیان بیٹھنے کو اور ان مین سے ایک کو اٹھا کر اسکی جگہہ بیٹھنے کو اور کبھی تفریق کا اطلاق
گردن پھاندنے پر بھی آتا ہے اور گردن پھاندنے مین یہ تکلیف ہوتی ہے کہ دوسرے لوگونکے سر و منہ پر پاؤن کو
ہے یا انکے مونڈھے ہو منہ اور کبھی کبھی انکے عمامہ اور چادرون کے ساتھہ اسکا پاؤن اڑ جاتا ہے اور گردن پھا
وقت مکروہ نہین ہے جب پہلی صف مین کوئی فرار ہو اور یہ آگے جانیوالا درار کو ملانا چاہتا ہے اور بخاری
نے اسباب مین سلمان کی حدیث بیان کی ہے جسپر باب الدہن بالجمعہ مین پوری کلام گذر چکی مترجم عفا اللہ عنہ کہتا
بعض لوگ ایسا کرتے ہین کہ جمعہ کے دن دیر مین آتے ہین اور جب آتے ہین تو لوگون کی گردنونپر سے
پھاندتے آگے بڑھتے ہین یہ منع ہے بلکہ حرام ہے ابن قیم نے اسکو کبیرہ گناہون مین سے لکھا ہے لوگون نے
امر کو ہلکا گناہ سمجھہ لیا ہے اور اکثر مسجدون مین ایسا دیکھا جاتا ہے اللہ رحم کرے آدمی کو چاہیے کہ جہان
بیٹھہ جاوے جب دیر مین آیا تو پیچھے ہی بیٹھے اگر بڑھنا کیا ضرور اور لوگون کو ستانا ابن ماجہ نے معاذ بن انس
روایت کیا آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص لوگونکی گردنین پھاندے جمعہ کے دن اُسنے جہ
ایک پل بنایا یعنے لوگون کی گردنین اسکے لیے مثل ایک پل کے ہو جاوینگی جو قیامت کے دن اسکو جہنم کا
ہوگا فقہاء نے کہا ہے کہ اگر لوگون کو ایذا نہ ہو تو امام کے خطبہ شروع کرنے سے پہلے پھاندنا درست ہے

ممانعت نکلتی ہے اور یہی صحیح ہے ابن تیمیہ نے منتقے الاخبار مین اسپر باب باندہا کہ مرد اپنی جگہہ کا زیادہ
بیٹھنے کے آداب اور گردن پھاندنے کی ممانعت مگر ضرورت کے لیے جابر رضہ سے مروی ہی کہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک تمہارا کسی شخص کو اسکی جگہہ سے اٹہاکر وہان نہ بیٹہے اور لیکن کہے فراخ ہوجاؤ روایت
امام احمد اور مسلم نے اور ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منع کیا ایک مرد
اسکی جگہہ بیٹھنے سے لیکن (کہے) فراخ ہوجاؤ یہ حدیث متفق علیہ ہے اور امام احمد اور مسلم کی روایت مین ہی کہ عبداللہ
کہے ہی جب کوئی شخص اپنے مقام سے اٹہکر انکو وہان بیٹہانا چاہتا تو اسکی جگہہ مین نہ بیٹہتے اور ابوہریرہ رضہ
روی ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب ایک تمہارا اپنی جگہہ سے اٹہہ جاوے اور پہر لوٹ کر آوے
اس مقام کا زیادہ حقدار ہے روایت کیا اسکو امام احمد اور مسلم نے اور وہب بن خذیفہ رضہ سے روایت ہی کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مرد اپنی بیٹہک کا زیادہ حقدار ہے اور اگر کسی ضرورت کے لیے اٹہہ گیا پہر لوٹ کر آیا
اپنی بیٹہک کا حقدار ہے روایت کیا اسکو امام احمد اور ترمذی نے اور صحیح کہا اسحدیث کو پہلی حدیث مین جمعہ کے دن کی
ہے اور ایک روایت مین ہی ابوالزبیر کے طریق سے اسنی جابر سے کہ ایک تمہارا جمعہ کے دن اپنے بہائی کو اسکی جگہہ
سے نہ اٹہاوے پہر آپ اسکی جگہہ بیٹہہ جاوے اور اس مسئلہ پر بخاری علیہ الرحمۃ نے باب مقرر کیا اور کہا نہ اٹہاوے کوئی
اپنے بہائی کو اسکی جگہہ سے جمعہ کے دن اور اسکی جگہہ آپ بیٹہ جاوے اور جمعہ کے دن کا ذکر جابر کی حدیث مین عام کے بعض
افراد تخصیص کے باب سے ہی نہ مطلق احادیث کی تقیید کے قبیل سے اور نہ عمومات کی تخصیص کی قبیل سے پہر جسنے
مباح مکان کی طرف سبقت کی وہ جگہہ مسجد مین ہو یا غیر مسجد مین جمعہ کے دن ہو یا کسی اور دن مین نماز کے
واسطے ہو یا غیر نماز کے واسطے تو وہی اسجگہہ کا زیادہ حقدار ہے اور اسکی سوا دوسرے آدمی کو اسکی جگہہ سے اٹہاکر آپ وہان
بیٹہنا حرام ہے مگر اس سے ایک صورت مستثنی ہے وہ یہ ہے کہ اگر کوئی شخص کسی ضرورت کے لیے اٹہا اور وہان
سے بیٹہہ گیا اب اگر وہ لوٹ کر آوے تو اس شخص کو اس مرد کا اٹہانا جایز ہے جو اسکی جگہہ مین اسکے پیچہے بیٹہہ گیا
اسپر دلالت کرتی ہین ابوہریرہ رضہ اور وہب بن خذیفہ رضہ کی حدیثین جو باب مین مذکور ہوئین اور ان دونون
کا ظاہر تو یہ ہے کہ مسجد اور غیر مسجد مین کوئی فرق نہین ہے اور اسی طرف گئے ہین شافعیہ اور ہادویہ اور یہی حکم
ان جگہون کا جن مین لوگ تجارت وغیرہ کے واسطے بیٹہتے ہین تو جو شخص ایک جگہہ مین بیٹہا کرتا ہے وہی
اسکا حقدار ہے مگر اس صورت مین اسکا حق نہ ہے گا جب اسکی مفارقت کا زمانہ طویل ہوجاوے اسقدر کہ
اسکا حال کسنے والے وہان آنا جانا چہوڑدین اسکو امام نووی علیہ الرحمۃ نے مسلم شریف کی شرح مین ذکر کیا اور

غیث مین کہا اسجگہ کا وہ شخص پچھلے پیر تک حقدار رہتا ہے اور امام غزالی نے کہا وہ شخص ہمیشہ دوسرے تک حقدار
اور امام شافعی کے اصحاب نے کہا کہ یہ امر استحباب کے طور پر ہے نہ وجوب کے طور پر اور اسی طرف گئے ہین امام مالک رح
اصحاب شافعی نے اور نہین فرق ہے مسجد مین اس شخص کے درمیان جو اٹھہ گیا اور وہان مصلی چھوڑ گیا یا دیسے کوئی
اس شخص کے درمیان جو اٹھہ گیا اور وہان کوئی چیز نہ چھوڑی کہتے ہین اور وہ شخص اسجگہ کا حقدار خاص اسی نماز مین
نہ دوسری نمازون مین اور دونو حدیثون کا ظاہر تو یہ ہے کہ مسجد اور غیر مسجد مین کوئی فرق نہین ہے اور جابر
عمر رض کی حدیثون کا ظاہر یہ ہے کہ جائز ہے مرد کے لیے دوسرے آدمی کی جگہہ مین بیٹھنا جب وہ اپنی خوشی کے سا
جگہہ مین اسکو بیٹھا دے اور ابن عمر رض جو اس شخص کی جگہہ مین نہ بیٹھتے جو انکو اپنی جگہہ مین بیٹھانا چاہتا تو
ورع تہا اور پرہیزگاری کیونکہ بسا اوقات ایک آدمی دوسرے آدمی سے شرما جاتا ہے اور اسکے لیے کہڑا ہو
لیکن دلمین اسکے وہان بیٹھنے پر خوش نہین ہوتا اور ظاہر تو یہ ہے کہ جسنے خود بخود کسی شخص کو اپنی جگہہ مین بیٹھانا چا
اسنے اپنا حق گرا دیا اور یہ کہنا کہ ہو سکتا ہے کہ وہ دلمین اسکے وہان بیٹھنے سے خوش نہ ہو یہ ظاہر کے خلاف ہے اور فضا
کی جگہہ مین دوسرے شخص کو اپنے پر ترجیح دینا مکروہ ہے جیسے کسی شخص کے لیے پہلی صف کو چھوڑکر دوسری
مین آجاوے اور پہلی صف مین اسکو بیٹھا دیوے کیونکہ ایثار اور آداب کے طریق کا سلوک عبادات اور فضائل
نہین ہے بلکہ نفس کے حظوظ اور دنیا کے کامون مین دوسرے لوگون کو اپنے نفس پر ترجیح دیوے اور جسنے
کامون مین سے کسی کام مین اپنے آپ کو ترجیح دی تو وہ ثواب کا رغبت کرنیوالا ہے اور ابن عمر رض سے
ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب ایک تمہارا اپنی جگہہ مین اونگھے جمعہ کے دن تو وہ وہا
اٹھکر دوسری جگہہ مین چلا جاوے روایت کیا اسکو امام احمد اور ترمذی نے اور صحیح کہا اسکو شوکانی نے کہا
ابوداؤد نے بھی اسناد سے نکالا اسنے عبیدہ بن سلیمان سے اور اسکی اسناد مین محمد بن اسحق مدلس ہے اور
عن کے ساتھہ روایت کیا ہے اور اسکو ابن حبان نے بھی اپنے صحیح مین عن کے ساتھہ نکالا اور ابن العربی
حدیث کو اسی وجہ سے ضعیف قرار دیا ہے اور اس مسئلہ مین روایت ہے سمرہ سے بزار اور طبرانی کے
مین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب ایک تمہارا جمعہ کے دن اونگھے تو یہ شخص اپنے پاس سے
مین چلا جاوے اور وہ اسکی جگہہ مین چلا آوے اور یہ اسمعیل بن مسلم کی روایت سے ہے اسنے حسن سے
سے بزار نے کہا اسمعیل کو حدیث پر متابعت نہین کیجاتی اتنے اور حسن کی سمرہ سے سننے مین اختلاف
ذکر گذر چکا اور حدیث کا ایک اور طریق ہے بزار کے پاس اور اسمین خالد بن یوسف سمتی ضعیف

یوسف بن خالد بھی ہے جو ہالک ہے اور سند کے باقی راوی مجہول ہین جسپر ابن قطان نے کہا ذہبی نے میزان
کہا بہرحال یہ اسناد ٹھیک نہین ہے اور حدیث مین جمعہ کے دن کی قید ہے اس سے سارا دن مراد نہین ہے بلکہ اوس
سے یہ ہے کہ جب مسجد مین جمعہ کی نماز کی انتظاری مین بیٹھا ہو جیسے امام احمد کی روایت مین ہے اسکی سند مین
لفظ کے ساتھ کہ جب ایک تمہارا مسجد مین اونگھے جمعہ کے دن برابر ہے کہ خطبہ کی حالت مین اونگھے یا خطبہ سے پہلے
احتمال ہے کہ جمعہ کی قید اغلب کے طریق پر واقع ہوئی ہو اسلیے کہ جمعہ مین لوگ بسبب سویرے آنیکے جمعہ کیطرف مسجد مین
زیادہ ٹھیرتے ہین اور خطبہ سننے مین بھی کچھہ وقت صرف ہوتا ہے اور مراد نماز کا انتظار کرنا ہے مسجد مین جمعہ کا
ہو یا غیر جمعہ کا جیسا کہ ابو ہریرہ کی روایت مین ہے اس لفظ کے ساتھ کہ جب ایک تمہارا اونگھے اور وہ مسجد
مین ہو تو اپنی جگہہ سے اٹھہ کر دوسری جگہہ مین جا بیٹھے اور احادیث مین جمعہ کے دن کا ذکر عام کے بعض افراد
کی تخصیص کے قبیل سے ہوگا اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ فقط جمعہ کا دن ہی مراد ہو خطبہ سننے کے اہتمام کے لیے اور ایک
جگہہ سے دوسری جگہہ مین جانے مین حکمت یہ ہے کہ حرکت سے اونگھہ چلی جاتی ہے اور ہوسکتا ہے کہ حکمت اس
جگہہ کا بدلنا ہو جسمین اسکو بسبب نیند کے غفلت ہوئی ہے اگرچہ سونیوالے پر کوئی گناہ نہین ہے لیکن رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحابہ کو حکم کیا انکے وادی مین صبح سے سوجانیکے قصہ مین کہ پہلے سے دوسری جگہہ مین
چلے جاوین جیسے گذرا اور یہ بھی ثابت ہوا ہے کہ جو شخص نماز کا منتظر ہو وہ نماز ہی مین ہے اور نماز مین اونگھنا
شیطان کیطرف سے ہے پھر کبھی جگہہ بدلنے کا حکم اسلیے ہوتا ہے کہ جو چیز شیطان کیطرف منسوب ہے اوسکو دور
کرے جسکی وجہ سے مسجد مین بیٹھنے والا خدا کی یاد سے غافل ہے یا خطبہ سننے مین قاصر ہے اور اسچیز کے سننے سے
عاجز ہے جسمین اسکا فائدہ ہے اور معاذ بن انس جہنی سے روایت ہے کہ منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے گوٹ مار کر بیٹھنے سے جمعہ کے دن اور امام خطبہ پڑھ رہا ہو روایت کیا اسکو امام احمد اور ابو داؤد اور ترمذی
نے اور کہا یہ حدیث حسن ہے اور یعلی بن اوس بن شداد رضہ سے مروی ہے کہ مین معاویہ کے ساتھہ بیت
المقدس کی فتح مین حاضر ہوا تو اسنے ہمکو جمعہ پڑھایا تو مینے دیکھا کہ صحابہ کی ایک جماعت گوٹ مارنیوالے
تھے اور امام خطبہ پڑھ رہا ہے روایت کیا اسکو ابو داؤد نے شوکانی نے کہا معاذ بن انس کی حدیث سے اسکے بیٹے
سہل بن معاذ کے طریق سے ہے اور اسکو یحیی بن معین نے ضعیف کیا ہے اور بہتون نے اسمین کلام کیا
ہے اور اسکی سند مین ابو مرحوم عبد الرحیم بن میمون بنی لیث کا غلام آزاد بھی ہے جسکو ابن معین نے ضعیف
کہا اور ابو حاتم رازی نے کہا اسکے ساتھہ دلیل نہین لیجاتی اور اس مسئلہ مین روایت ہے عبد اللہ بن عمرو سے

ابن ماجہ کے پاس کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منع کیا جمعہ کے دن گوٹ مار کر بیٹھنے سے اور امام
اسکی اسناد مین بقیہ بن ولید مدلس ہے اور اسنے اسحدیث کو اپنے استاذ عبداللہ بن واقد سے عن کے ساتھہ روایت کیا
نے کہا شاید اسکا استاذ مجہول ہے اور جابر سے مروی ہے ابن عدی کی کامل مین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
گوٹ مار کر بیٹھنے سے جمعہ کے دن اور امام خطبہ پڑہ رہا ہو اور اسکی اسناد مین عبداللہ بن میمون قداح ہے جو ذاہب
جیسے بخاری نے کہا اور جس اقرع کو یعلے بن شداد نے صحابہ سے روایت کیا اس سے ابوداؤد اور منذری نے سکوت
اسکی اسناد مین سلیمان بن عبداللہ بن زبرقان ہے جسمین نرمی ہے اور ابن حبان نے اسکو ثقہ کہا ابوداؤد نے کہا
عمر گوٹ مار کر بیٹھتے تھے حالانکہ امام خطبہ پڑہتا ہوتا اور گوٹ مار بیٹھتے تھے انس بن مالک اور شریح اور صعصعہ بن
اور سعید بن مسیب اور ابراہیم نخعی اور مکحول اور اسمعیل بن محمد بن سعد اور نعیم بن سلامہ ابوداؤد نے کہا گوٹ مار کر بیٹھنے
حرج نہین ہے کہا ابوداؤد نے نہین پہونچی مجھکو یہ بات کہ کسی نے گوٹ مار کر بیٹھنے کو مکروہ جانا ہو عبادہ بن
سوا اور گوٹ مار کر بیٹھنے کی صورت یہ ہے کہ بیٹھنے والا اپنے دونو گھٹنے کھڑے کرے اور انکو کسی پٹکے کے ساتھ باندھکر
سے ملا دیوے اور اسکے دونو چوتڑ زمین پر ٹکے ہون اور کبھی گوٹ دونو ہاتھون کے ساتھہ بھی ہو جاتی ہے
سو خطابی نے کہا اور اسوقت مین گوٹ مارنے سے اسلیے منع کیا کہ وہ نیند لاویگی اور اسکے وضو کو توڑ دیگی اور گوٹ
سے مطلقاً بھی نہی وارد ہوئی ہے جسمین خطبہ کی حالت کی قید نہین ہے اور نہ جمعہ کے دن کی کیونکہ جس شخص
ایک کپڑا ہوگا اگر وہ گوٹ مار کر بیٹھے گا تو اسکا ستر کہل جاویگا اور علما نے گوٹ مارنے کی کراہت مین جمعہ کے دن
کیا ہے تو اہل علم کی ایک جماعت نے گوٹ مارنیکو مکروہ کہا ہے جیسے ترمذی نے کہا جن مین سے عبادہ بن نسی
کہا مکحول اور عطار اور حسن سے وارد ہوا ہے کہ جمعہ کے دن خطبہ کی حالت مین گوٹ مارنیکو مکروہ جانتے تھے
ابی شیبہ نے مصنف مین روایت کیا ہے کہا اور لیکن ان تینون سے اس مسئلہ مین مختلف روایتین ہین انس کی
منقول ہے اور عدم کراہت بھی اور انہون نے دلیل لی ہے بابہ کی حدیث سے اور ان حدیثون سے جنکو
کیا اور یہ بعض بعض کی مقوی ہین اور اکثر اہل علم جیسے عراقی نے کہا اسکے عدم کراہت کیطرف گئے ہین
ہین وہ لوگ جنکا ذکر ہو چکا ابوداؤد کی روایت مین اور اسکو روایت کیا ابن ابی شیبہ نے سالم بن عبداللہ
قاسم بن محمد سے اور ابن سیرین سے اور حسن اور عمرو بن دینار اور ابوالزبیر اور عکرمہ بن خالد مخزومی سے
کیا اسکو ترمذی نے ابن عمر وغیرہ سے ترمذی نے کہا اور یہی قول امام احمد اور اسحق کا اور انہون نے
کا یہ جواب دیا ہے کہ یہ حدیثین سب کی سب ضعیف ہین اگرچہ ترمذی نے بعض

ابوداؤد نے سکوت کیا ہے پر اسمین وہ ضعیف ہے جو گذرا عبداللہ بن بسر رضہ سے روایت ہے کہ ایک مرد
ن گردنین پھاندتا ہوا آیا جمعہ کے دن اور پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم خطبہ پڑہ رہے تہے تو اسکو حضرت صلی اللہ
وسلم نے فرمایا بیٹہ تو نے (لوگونکو) ایذا دی اسکو ابوداؤد اور نسائی اور امام احمد نے روایت کیا اور زیادہ کیا
یر سے آیا اور ارقم بن ارقم مخزومی رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص لوگون کی
کے دن گردنین پھاندتا ہوا آتا ہے اور دو ملی بیٹہون مین جدائی ڈالتا ہے امام کے نکلنے کے پیچہے اسکی ایسی مثال
دوخ خ مین ایک کنیچ کہینچکر روایت کیا اسکو امام احمد نے اور عقبہ بن حارث سے روایت ہے کہ مینے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
کے پیچہے عصر کی نماز پڑہی پہر آپ (نماز سے فارغ ہوکر) جلدی اُٹہے اور لوگون کی گردنین پھاندکر اپنی بعض بی بیون
رمین گئی تو لوگ آپکی جلدی سے گہبرائے پہر آپ اُن پر برآمد ہوے اور آپنے دیکہا کہ وہ تعجب مین ہین آپکی جلدی سے تو آپنے
مینے ایک سونیکا ٹکڑا یاد کیا جو ہمارے پاس تہا تو مینے برا جانا کہ وہ میرے پاس رہے اور مینے حکم کردیا اسکے بانٹنے کا روایت
یث کو بخاری اور نسائی نے شوکانی نے کہا عبداللہ بن بسر کی حدیث سے ابوداؤد اور منذری نے سکوت کیا ہے
ن خزیمہ وغیرہ نے اسکو صحیح کیا ہے اور یہ ابوالزاہریہ کی روایت سے ہے اور ابوالزاہریہ سے امام مسلم نے بہی حدیث
ی اور ارقم کی حدیث کو طبرانی نے کبیر مین نکالا اور اسکی اسناد مین ہشام بن زیاد ہے جسکو امام احمد اور ابوداؤد اور
ی وغیرہم نے ضعیف کیا ہے اور اسکی حدیث مین اضطراب ہے تو کبہی تو اسکو روایت کیا ہے عثمان بن ارقم عن ابیہ سے
ہی عمار بن سعد عن عثمان بن ارزق سے جیسے آویگا اور اسباب مین روایت ہے معاذ بن انس سے ترمذی اور ابن ماجہ کے پاس
ل اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص جمعہ کے دن لوگون کی گردنین پھاندے ہوے اسنے جہنم تک ایک
نبایا اور یہ سہل بن معاذ کی روایت سے ہے اُسنے اپنے باپ سے ان حدیثون سے پہلی حدیث کی شرح مین سہل بن معاذ
م گذر چکی اور حسین بن شیبان بن سعد بہی ہے جسمین گفتگو ہے اور اسباب مین روایت ہے جابر سے ابن ماجہ کے پاس کہ ایک مرد مسجد
یا جمعہ کے دن اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خطبہ پڑہ رہے تہے تو وہ لگا لوگون کی گردنین پھاندنے حضرت صلی اللہ علیہ
سلم نے فرمایا بیٹہ جا (رہین) تو نے (لوگون کو) تکلیف دی اور دیر سے آیا اور اسکی اسناد مین اسمعیل بن مسلم مکی
ہے اور اس سے زیادہ طول کے ساتہہ اسکو ابن ابی شیبہ نے اپنے مصنف مین روایت کیا ہے اور اسباب مین روایت
ثمان بن ارزق سے طبرانی کے پاس کبیر مین ارقم کی حدیث کی طرح جو باب مین مذکور ہے اور اسکی اسناد مین
ن زیاد ہے اور گذر چکا کہ وہ ضعیف ہے اور اس باب مین روایت ہے ابوالدرداء سے طبرانی کے پاس اوسط مین
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا نہ پھاندگردنین لوگون کی جمعہ کے دن طبرانی نے کہا اور اسکے ساتہہ

ارطاۃ متفرد ہوا ہے انتہی اور اسکی اسناد مین بھی عبداللہ بن زریق ہے ازدی نے کہا اسکی حدیث
اور اسباب مین روایت ہی انس سے طبرانی کی باسند صغیر مین اور اوسط مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک
سینے تجھکو دیکھا کہ تو نے لوگون کی گردنین پھاندین اور انکو تکلیف دی جسنے کسی مسلمان کو تکلیف دی اسنے مجھکو
دی اور جسنے مجھکو تکلیف دی اسنے اللہ عزوجل کو تکلیف دی اور اسکی اسناد مین موسی بن خلف عجلی اور قاسم بن مطیب
ہین ان دونو کو ابن حبان نے ضعیف کیا اور ابن معین کا قول موسی مین مختلف ہے تو کبھی اسنے اسکو ضعیف
کبھی کہا لیس بہ باس اور رباب مین انکے سوا اور حدیثین ہین جو باب التنظیف مین گذر چکین امام نووی نے گردنین
اور دو ملے بیٹھون مین جدائی ڈالنے مین فرق کیا ہے اور ابن قدامہ حنبلی نے مغنی مین ان دونو کو ایک
دیا ہے عراقی نے کہا اور ظاہر امام نووی کا قول ہے کیونکہ دو ملے بیٹھون کے درمیان جدائی کرنا تو انکے
بیٹھ جانیسے حاصل ہو جاتا ہے اگرچہ گردنین نہ پھاندے شوکانی نے کہا باب کی حدیثین دلالت کرتی ہین گردنین
پھاندنے کی مکروہ ہونے پر جمعہ کے دن اور جمعہ کے لئے کی قید کا ظاہر تو یہ ہے کہ یہ کراہت جمعہ کے دن کیساتھ ہی خاص ہے
ہو سکتا ہے کہ قید اتفاقی ہو اسلیے کہ لوگون کی بہتایت تو جمعہ ہی سے خاص ہے بخلاف اور نمازون کے تو
پھاندنا جمعہ کے دن کیساتھ خاص نہ ہوگا بلکہ سب نمازون کا حکم جمعہ کے حکم سا ہوگا اور تائید کرتا ہے اسکی ایذا کو علت
قرار دینا اور اس علت کا ظاہر تو یہ ہے کہ یہ کراہت علم کی مجلسون مین بھی جاری ہے اور اسکی تائید کرتی ہے وہ
جسکو دیلمی نے نکالا مسند فردوس مین ابو امامہ کی حدیث سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جسنے قوم
کو انکی اجازت کے سوا پھاندا پھر بیٹھا تو وہ گنہگار ہے لیکن اسکی اسناد مین جعفر بن زبیر ہے جسکو شعبہ نے چھوڑ
اور لوگون نے اسکو چھوڑ دیا ہے اہل علم کا گردنین پھاندنے کے حکم مین جمعہ کے دن اختلاف ہے ترمذی نے
علم سے حکایت کیا کہ انہون نے جمعہ کے دن گردنین پھاندنا مکروہ رکھا ہے اور اسمین انہون نے تشدید
اور امام غزالی نے اپنی تعلیق مین شافعی سے اسکی حرام ہونے کی تصریح کی ہے اور امام نووی نے روضہ مین
کہا کہ مختار تو یہ ہے کہ گردنین پھاندنا حرام ہے اسلیے کہ صحیح حدیثون مین اسکی نہی وارد ہوئی ہے اور ابن حبان
نے فقط کراہت پر اقتصار کیا ہے اور عراقی نے کعب احبار سے روایت کیا کہ اسنے کہا جمعہ چھوڑ دینا
نزدیک بہتر ہے لوگون کی گردنین پھاندنے سے اور ابن المسیب نے کہا میرے نزدیک گرم زمین مین نماز
بہتر ہے گردنین پھاند کر (آگے جانے سے) اور ابو ہریرہ سے بھی ایسا ہی مروی ہے لیکن صحیح نہین
کہ اسکو صالح مولی توامہ ابو ہریرہ رضہ سے روایت کرتا ہے عراقی نے کہا تحریم سے بالکراہت کی امام

سکے لیے) بیٹھے اور لوگ بھی آپکے ساتھ کھڑے ہوئے (ضحاک بن عثمان نے
نافع سے زیادہ کیا کہ صحابہ نے سبحان اللہ کہا لیکن آپ گذر گئے) جب آپنے نماز پوری کرلی اور
سلام کا انتظار کیا تو آپنے اللہ اکبر فرمایا بیٹھے بیٹھے اور (تشہد کے بعد) سہو کے دو سجدے کیے پھر سلام سے
حدیث کو مؤلف نے صلوۃ اور سہو اور نذور میں بھی نکالا اور نسائی اور ابن ماجہ نے صلوۃ میں
تشہد اول کے استحباب پر کیونکہ اگر یہ واجب ہوتا تو آپ اسکی طرف لوٹ کر اسکا تدارک کرتے اور
بخلاف امام احمد بن حنبل رح کے کہ انکے نزدیک یہ واجب ہے اور وہ اسکے وجوب پر یہ دلیل
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسکو کیا اور اسپر مداومت کی اور سجود سہو کے ساتھ اسکا جبر کیا جب
فرمایا تم ویسی ہی نماز پڑھو جیسے تم نے مجھے نماز پڑھتے دیکھا اور اسپر یہ اعتراض ہوا ہے کہ
سہو کے ساتھ جبر کرنا تو الٹا اسپر حجت ہے نہ اسکی دلیل کیونکہ واجب کا جبر نہیں ہوتا سجود سہو کے ساتھ
مسئلہ اور حدیث میں مباحث ہیں جو انشاء اللہ تعالی سہو کے ابواب میں آوینگی

قسطلانی فی ارشاد الساری کہا حافظ نے فتح میں کہ ابن رشید نے کہا جب احادیث میں نماز
کا مطلق ذکر کیا جاوے بلا قید تو مراد اس سے تشہد کے لیے بیٹھنا ہوتا ہے اور اسی کے ساتھ
ترجمہ کی مناسبت کی وجہ ترجمہ کے لیے (ف) ابن تیمیہ نے اسپر ایک باب باندھا اور کہا تشہد اول کے ساتھ
سجود سہو کے ساقط ہونا پھر کہا امام احمد اور نسائی نے عبداللہ بن مسعود رض سے روایت کیا کہ محمد صلی اللہ
علیہ وسلم ہر رکعت میں تشہد پڑھو التحیات للہ والصلوات والطیبات السلام علیک ایھا النبی ورحمۃ
اللہ وبرکاتہ السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین اشھد ان لا الہ الا اللہ واشھد ان محمدا عبدہ ورسولہ
اسکو مسند کہے اور اسکے ساتھ اللہ عزوجل کو پکارے شوکانی نے کہا حدیث کو امام
احمد نے بیس طریقوں سے نکالا ہے اور بعض میں طول ہے لیکن راوی سب روایتوں کے ثقے ہیں اور جو
کہا اللہ اعلم میں اس شخص کی دلیل ہے جو تشہد اول کے وجوب کا قائل ہے اور وہ امام
احمد ہے اور امام شافعی کا قول بھی ہے اور اسی طرف گئے ہیں داؤد اور ابوثور
اور اسمیں دلیل ہے کہ تشہد کے باب میں جتنی احادیث وارد ہیں وہ مطلق
ہیں اسپر کہ پہلے دو ہی رکعت واجب ہوئی
جو کہ دلیل نہیں کیا اور اسپر وہی اعتراض کیا

...ن جسکا گذر ہے جس تک وہ نہین پہونچ سکتا گردنین پھاندنے کے سوا اسی طرح مطلق رکھا ہے اسکو امام
...نے روضہ مین اور مقید کیا ہے اسکو شرح مہذب مین اور کہا امام جب منبر کیطرف یا محراب کیطرف کوئی راہ نہ پاوے
...ردنین پھاندنے کو تو اسکے لیے گردنین پھاندنا مکروہ نہین ہے اسلیے کہ یہ ضرورت ہے اور اسی کی مثل امام شافعی
...مروی ہے اور عقبہ بن حارث کیحدیث جو باب مین مذکور ہے وہ دلالت کرتی ہے کہ ضرورت کے وقت گردنین
...نا درست ہے جمعہ کے سوا اور دنون مین تو جسنے کراہت کو جمعہ کی نماز کے ساتھہ خاص کیا ہے اسکے نزدیک عقبہ کی
...ث اور باب کی دوسری حدیثون کے درمیان کوئی معارضہ نہین ہے اور جسنے کراہت کو عام رکھا ہے علت مذکورہ
...پاوے جانیکے لیے جمعہ مین اور غیر جمعہ مین تو وہ احدیث کیطرف سے عذر بیان کرنیکا محتاج ہے اور بعض نے کراہت
...اص کیا ہے نیکون کے سوا اور لوگون کے ساتھہ اسلیے کہ نیکون کے گذرنے سے وہ تبرک لیتے ہین اور انکا اونکے
...پر سے گذرنا انکو بھاتا ہے اور وہ انکے پھاندنے سے متاذی نہین ہوتے اور کراہت کی علت ہی ایذا کا وجود ہے
...علت کا وجود نہین ہے تو معلول ہی موجود نہین ہے **باب** لَا يُقِيمُ الرَّجُلُ أَخَاهُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَيَقْعُدُ
...مگانیکو جمعہ کے دن کوئی مرد اپنے بھائی کو اسکی جگہہ سے اٹھاکر آپ وہان نہ بیٹھے **ف** حافظ نے کہا یہ
...یہ جو جمعہ کے دن کے ساتھہ مقید ہے اس مین ایک صحیح حدیث وارد ہوئی ہے
...لیکن وہ حدیث بخاری کی شرط پر نہین ہے اسکو مسلم نے ابو الزبیر کے طریق سے
...الا بِاِذْنِهِ جابر سے اس لفظ کے ساتھہ کہ ایک تمہارا اپنے بھائی کو اٹھاکر اسکی جگہہ مین آپ نہ بیٹھے لیکن کہے فراخ ہو جاؤ
...اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جو شخص اجازت لیکر گردنین پھاندتا ہے وہ کراہت کے حکم سے خارج ہے **حدثنا**
...مُحَمَّدٌ هُوَ ابْنُ سَلَامٍ قَالَ أَخْبَرَنَا مَخْلَدُ بْنُ يَزِيدَ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ سَمِعْتُ نَافِعًا
...سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُقِيمَ الرَّجُلُ أَخَاهُ مِنْ مَقْعَدِهِ وَيَجْلِسَ
...قُلْتُ لِنَافِعٍ الْجُمُعَةُ قَالَ الْجُمُعَةُ وَغَيْرُهَا ابن عمر رضہ سے روایت ہے کہ مینے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
...سنا آپ منع فرماتے تہے اس سے کہ کوئی شخص اپنے بھائی کو اسکی جگہہ سے اٹھاکر وہان آپ بیٹھہ جاوے ابن جریج
...کہا مینے نافع سے پوچھا کیا یہ حکم جمعہ کے ساتھہ ہی خاص ہے وہ بولے جمعہ کے ساتھہ خاص نہین جمعہ اور جمعہ کے
...اور سب نمازون کو شامل ہے **ف** حافظ نے کہا امام بخاری علیہ الرحمۃ نے احدیث کی عموم سے جمعہ کا
...ثابت کیا اور اسی عموم سے نافع نے دلیل لی جب اسکو ابن جریج نے جمعہ کا حکم پوچھا اور اسپر پوری کلام کتاب
...الجمعہ مین انشاء اللہ العزیز آویگی اور اس صورت کے داخل ہونیکا بیان پہلے باب مین گذر چکا قسطلانی نے کہا

Marfat.com

اور اسحدیث کو امام مسلم نے استیذان مین نکالا **باب الأذان يوم الجمعة** جمعہ کے دن اذان
کہ کسوقت اسکا کہنا ثابت ہی **حدثنا** آدم قال حدثنا ابن ابي ذئب عن الزهري عن السائب
قال كان النداء يوم الجمعة اوله اذا جلس الامام على المنبر في عهد النبي صلى الله عليه
بكر وعمر فلما كان عثمان وكثر الناس زاد النداء الثالث على الزوراء قال ابو عبد الله الزوراء
بالمدينة سائب بن یزید رضہ سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عہد سعادت عہد اور ابو بکر
مبارک زمانی مین پہلے اذان اسوقت ہوا کرتی تہی جب امام منبر پر بیٹہتا جب حضرت عثمان رضہ خلیفہ ہوئے اور لوگ بہت
نے ایک تیسری اذان بڑہادی زوراء پر امام بخاری علیہ الرحمۃ نے کہا زوراء ایک مکان تہا مدینہ منورہ کے بازار مین
حافظ نے کہا ابو عبد اللہ مصنف علیہ الرحمۃ کی کنیت ہے اور امام بخاریؒ نے جو زوراء کی تفسیر بیان کی ہی وہی معتمد ہے
بطال نے جزم کیا کہ زوراء مسجد کے دروازے کے پاس بہت بڑا پتہر ہے اور اسمین اعتراض ہے اسلیے کہ ابن اسحق کی روا
مین ہی زہری سے ابن خزیمہ اور ابن ماجہ کے پاس اس لفظ کے ساتھہ کہ انہون نے ایک تیسری اذان بڑہائی بازار کے مکا
جسکو زوراء کہتے تہے اور ابن اسحق کی روایت مین ہے طبرانی کے پاس تو حضرت عثمان نے پہلی اذان دینے کا
تہا اپنے مکان پر جسکو زوراء کہتے تہے تو اسپر آپکے لیے اذان دیجاتی جب آپ منبر پر بیٹہتے تو وہی آپکا پہلا مؤذ
کہتا اور جب اترتے تو نماز کی تکبیر کہتا اور اسکی روایت مین ہی اس طریق سے پہر اذان دیجاتی زوراء پر حضرت عثمان
سے پہلے تاکہ لوگ جان لین کہ جمعہ کا وقت آگیا اور صحیح مسلم مین ہے انس کی حدیث سے کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ و
آپکے اصحاب زوراء مین تہے اور زوراء مدینے مین ایک بازار ہے آخر حدیث تک ابو عامر نے ابن ابی ذئب سے
پہر ثابت رہا یہانتک اور اسی کی مثل آویگا (انشاء اللہ) عنقریب یونس کی روایت سے اس لفظ کے ساتھہ پہر
پایا اور جو ظاہر ہے وہ یہ ہے کہ سب شہرون مین یہ اذان جاری ہوگئی اور انہون نے حضرت عثمان کے اس فعل پر
وقت اسلیے کہ آپ خلیفہ وقت تہے اور آپکی اطاعت کیجاتی تہی لیکن فاکہانی نے ذکر کیا کہ پہلے پہلی اذان مکے مین
شروع کی اور بصرہ مین زیاد نے حافظ ابن حجر نے کہا مجہے پہونچی ہے حیات کہ مغرب والون کے اذان
مروج نہین ہے صرف ایک ہی اذان دیجاتی ہے اور ابن ابی شیبہ نے ابن عمر کے طریق سے روایت کی
دن پہلی اذان بدعت ہی تو احتمال ہے کہ انہون نے حضرت عثمان کی اس اذان کا انکار کیا ہو اور یہ
ارادہ یہ ہو کہ یہ اذان حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عہد سعادت عہد مین نہین تہی اور جو حضرت صلی
مین نہ تہی وہ بدعت ہی لیکن فرق اتنا ہے کہ بعض بدعت حسنہ ہوتی ہی اور کوئی

حضرت عثمان رضہ نے جاری کیا اسکو اسلیے کہ لوگ جان لیا کرین کہ جمعہ کی نماز کا وقت ہوگیا اور نمازون کیطرح
نے جمعہ کو بھی اور نمازون کی ساتھہ ملادیا اور اسکی خصوصیت کو بھی باقی رکھا یعنے خطیب کے منبر پر بیٹھتے وقت اذان
کہا اور جو لوگون نے بعض بلاد مین جمعہ کے وقت سے پہلے ذکر اور درود کے ساتھہ بلانا جاری کر رکھا ہے تو یہ بدعت
ت کی اتباع اولی ہے یہان دو تنبیہین ہین تنبیہ اول وارد ہوا ہے جو اس خبر کے مخالف ہے کہ عمر نے اس تسیری
زیادہ کیا جو سائب کی تفسیر مین ہے ضحاک سے اسنے یزید بن سنان سے اسنے مکحول سے اسنے معاذ سے کہ عمر نے اپنے مؤذنون کو حکم
کے دن مسجد کے باہر ایک اذان لوگون کی اطلاع کے لیے دیا کرین اور پھر معمولی اذان انکے سامنے دیا کرین (جب وہ
بیٹھا کرین) جیسے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ابو بکر رضہ کے زمانے مین دستور تھا پھر حضرت عمر رضہ نے فرمایا ہمنے یہ نئی
ثالی ہے مسلمانون کی بہتایت کے لیے انتہی اور اس روایت مین مکحول اور معاذ کے درمیان انقطاع ہے اور یہ روایت نہین
کہ معاذ شام کے پہلے غزوات مین شام کو چلے گئے اور وہان ہی ٹہیرے رہے یہانتک کہ انکی وفات بھی وہان ہی
طاعون عمواس مین اور روایتین متواتر ہین کہ جسنے اس تسیری اذان کو جاری کیا وہ حضرت عثمان ہی ہین اور یہی بات
کے لائق ہے حافظ نے کہا پھر مجھے وہ روایت پائی جو اس اثر کو قوت دیتی ہے عبد الرزاق نے
جریج سے نکالا کہا سلیمان بن موسے نے کہا مدینہ مین جسنے تسیری اذان (جمعہ کے دن) زیادہ کی وہ حضرت عثمان
عثمان تہے تو عطا بولے ہرگز نہین انہون نے تو صرف ایک تذکیر کا حکم دیا تہا خاص جمعہ کے دن اذان سے پہلے اور
ایک ہی ہوا کرتی تہی انتہے اور عطا نے حضرت عثمان کا زمانہ نہین پایا تو اس شخص کی روایت جو اس اثر کو عطا
زیادہ یاد رکھتا ہے عطا کے انکار پر مقدم ہے اور ہوسکتا ہے کہ جس چیز کا عطا نے ذکر کیا ہے وہ تذکیر حضرت
زمانے مین جاری ہوئی ہو اور وہ تذکیر حضرت عثمان کے عہد سعادت مہد تک مستمر رہی ہو پھر حضرت عثمان بن
نے اسکے بدل اذان مقرر کردی ہو اور حکم کر دیا ہو کہ یہ اذان کسی بلند مکان پر ہوا کرے اسلیے آپکی طرف یہ اذان
ہوئی کیونکہ یہ اذان ہی کے الفاظ کے ساتھہ ندا کی جاتی تہی اور وہ تذکیر جسکو حضرت عمر رضہ نے جاری کیا
ہوئی اسلیے کہ وہ صرف اطلاع تہی دوسری تنبیہ بخاری کے شارحون نے اتفاق کیا ہے کہ اذان ثالث جو حدیث مین
ہے وہی اذان ہے جسکو حضرت عثمان نے جاری کیا اور پہلی دو اذانین وہ ہین جو حضرت ص کے زمانے مین اور ابو بکر رض
ہوا کرتی تہین لیکن داودی نے نقل کیا کہ پہلے پہل اذان مسجد مین نیچے ہوتی تہی حضرت عثمان نے اپنی خلافت
مقرر فرمایا اور ہشام بن عبد الملک نے اپنی امارت مین اپنے سامنے دلانا شروع کیا تو یہ تین فعل ہین
اس فعل کو تسیری اذان کہا گیا انتہے اور یہ جو داودی نے ذکر کیا ہے اسکے رد کرنیکی کچھہ ضرورت نہین

ہے اسلیے کہ اس تقریر کا بیان کرنا ہی اسکے رد کرنے سے بے نیاز کر رہا ہے سلف کے اقوال بین دا[illegible] دلیل نہین ہے اور علاوہ اسکے یہ ظاہر کے خلاف ہے حضرت عثمان کے فعل کو تیسری اذان کہنا چاہتا پہلے دو اور اذانین ہو چکی ہون اور ہشام حضرت عثمان سے اسی برس بعد ہوا اور بخاری علیہ الرحمۃ نے احدیث منبر پر بیٹھنے پر بھی دلیل لی ہے خطبہ سے پہلے بخلاف بعض حنفیہ کے اور جسنے خطبہ سے پہلے منبر پر بیٹھنا ثابت کیا ہے اختلاف کیا ہے کہ آیا یہ بیٹھنا اذان سننے کے لیے ہے یا خطیب کی آمد کے لیے پہلی صورت مین یہ بیٹھنا عیدین مین مسنون نہ ہوگا اسلیے کہ عیدین کے لیے اذان مشروع نہین ہے اور اس امر پر بھی احدیث سے دلیل لی ہے تھوڑا پہلے اذان ہونی چاہیے اور دلیل لی ہے کہ ایک وقت مین دو مؤذن اذان نہ دین اور اسپر کہ خطبہ جمعہ کی نماز سے پہلے چاہیے اسطرح کہ اذان نہین ہوتی مگر نماز سے پہلے اور جب اذان اسوقت واقع ہوئی امام منبر پر بیٹھتا ہے تو معلوم ہوا کہ خطبہ جمعہ کی نماز سے سابق ہے انتہی ما قال فی الفتح قسطلانی نے کہا اسکو نے جمعہ مین نکالا اور ابو داؤد نے صلوۃ مین اور ایسا ہی ترمذی اور ابن ماجہ نے ابن تیمیہ نے منتقے مین اسپر با معمر کیا کہ جب امام منبر پر بیٹھے تو لوگون کو سلام کرے اور اذان اسی وقت دیجاوے جب امام منبر پر بیٹھے اور متقی امام کیطرف منہ کرکے بیٹھے جابر رضہ سے مروی ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب منبر پر بیٹھتے فرماتے السلام علیکم اسکو ابن ماجہ روایت کیا اور اسکی اسناد مین ابن لہیعہ ضعیف ہے اور یہی حدیث اثرم کی سنن مین شعبی سے مرسلاً مروی ہے نے کہا احدیث کو نکالا اثرم نے ابوبکر بن ابی شیبہ سے اسنے ابو اسامہ سے اسنے مجاہد سے اسنے شعبی سے کہا رسول علیہ وآلہ وسلم جب منبر پر چڑھتے جمعہ کے دن لوگون کی طرف متوجہ ہوتے تو فرماتے السلام علیکم اور اسکو ابن شیبہ نے شعبی سے مرسلاً بھی نکالا اور ابن ماجہ کی اسناد مین ابن لہیعہ ہے جیسے مصنف نے کہا اور وہ ضعیف اسباب مین روایت ہے ابن عمر رضہ سے ابن عدی کی پاس کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب منبر کے قریب کے نزدیک والو پر سلام کرتے پھر (منبر پر) چڑھتے پھر جب (تمام) لوگون کی طرف منہ کرتے تو سلام کر جاتے اور اسکو طبرانی اور بیہقی نے بھی نکالا اور اسکی اسناد مین عیسی عبداللہ انصاری ہے جسکو ابن حبان ابن عدی نے ضعیف کہا اور اسباب مین مروی ہے عطار سے مرسلاً اور ایسا ہی کہا حافظ نے تلخیص مین اور امام شا فرمایا ہمین پہونچا ہے سلمہ بن اکوع سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دو خطبہ پڑھے اور وہ بار دونو خطبون سے پہلے اور ایک بار دونو خطبون کے بیچ) اور حکایت کی اسنے جسنے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہڑے ہوئے اس سیڑھی پر جو متصل ہے اس سیڑھی سے

سلام کیا پھر اس سیڑھی پر بیٹھے جس پر بیٹھکر آرام لیتے ہین یہانتک کہ مؤذن اذان سے فارغ ہوا پھر بیٹھے
کھڑے ہوکر خطبہ پڑھا پھر بیٹھ گئے پھر اٹھکر دوسرا خطبہ پڑھا اور حدیث مین دلیل ہے کہ خطیب منبر پر چڑھکر
سلام کرے اذان سے پہلے اور مختصر مین کہا اذان کے بعد اور ابو حنیفہ اور مالک نے کہا کہ اسوقت سلام کرنا مکروہ
ہے کیونکہ امام کا سلام مسجد مین آتے وقت کہنا ہی کافی ہے مترجم عفا اللہ عنہ کہتا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ
کی اتباع ان ائمہ دین کی تقلید پر مقدم ہے ممکن ہے کہ انکو یہ حدیث نہ ملی ہو اور اگر پہونچی ہو تو انکے نزدیک یہہ
ضعیف ہو جیسی اسکا بیان گذرا پھر ابن تیمیہ نے وہی باب کی حدیث بیان کی روایت کیا اسکو بخاری نے اور
نے اور ابو داؤد اور انکی روایت مین ہے کہ جب حضرت عثمان کی خلافت کا زمانہ آیا اور مسلمان بہت ہوئے
حضرت عثمان نے جمعہ کے دن تیسری اذان کہنے کا حکم دیا پھر وہ اذان زوراء پر دیگئی اور امر اسی پر رہا اور امام احمد اور
ائی نے روایت کیا کہ تھا بلال اذان دیتا جب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منبر پر بیٹھتے اور تکبیر کہتا جب آپ منبر
ے اترتے اور عدی بن ثابت نے اپنے باپ سے روایت کیا اسنے دادا سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب منبر
ٹھہرے ہوتے تو آپکے اصحاب سنہ کرتے آپکی طرف اسکو ابن ماجہ نے روایت کیا مترجم عفا اللہ عنہ کہتا ہے خطبہ سننے
لیے اور اسکے استحباب پر اتفاق ہے شوکانی نے کہا عدی بن ثابت کی حدیث کے باری مین ابن ماجہ نے کہا ہین
یدکر تا ہون کہ یہ حدیث متصل ہو کہا اور عدی کے باپ کی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے صحبت نہین ہے اس صورت
ن کہ اب سے مراد جد لیجا وے یعنے باپ کا باپ تو بعض حافظون کے نزدیک اسکے دادا کی آپکے ساتھہ صحبت ہے اور اسی
شل ترمذی نے نکالا ابن مسعود رضہ سے اس لفظ کے ساتھہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب منبر پر بیٹھتے تو ہم سنہ
ے آپکی طرف اور اسکی اسناد مین محمد بن فضل بن عطیہ ضعیف ہے ترمذی نے کہا محمد بن فضل ذاہب الحدیث ہے ترمذی
کہا اس مسئلہ مین کوئی حدیث صحیح نہین ہے حافظ نے بلوغ المرام مین کہا اور اسحدیث کی برار بن عازب کی حدیث شاہد
ے ابن خزیمہ کے پاس انتہی اور اسباب مین مروی ہے ابو سعید سے بخاری اور مسلم اور نسائی کے پاس کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اکیدن بیٹھے منبر پر اور بیٹھے ہم آپکے گرداگرد بخاری نے اسپر باب مقرر کیا کہ لوگ منہ کرین امام
طرف جب خطبہ پڑھے اور اس باب مین مطیع سے بھی روایت ہے جسکی کنیت ابو بجیہ ہے وہ اپنے باپ سے
ایت کرتا ہے وہ دادا سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب (خطبہ کے لیے منبر پر) کھڑے ہوتے تو ہم منہ کرتے
ے آپکی طرف یہ حدیث معلول ہے اور ابن عمر رضہ کی حدیث گذر چکی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کرتے اپنا سبارک
گون کی طرف ایک روایت مین ہے کہ حضرت عثمان نے پہلے اذان کہنے کا حکم دیا اور ایک روایت مین ہے

Marfat.com

دوسری اذان کا حضرت عثمان رضؓ نے حکم دیا اور باب کی روایت مین ہے کہ حضرت عثمان نے تیسری اذان ج
مین ظاہرًا اگرچہ منافات ہی پر واقعہ مین کوئی نہیں باعتبار زیادہ ہونیکے تو یہ تیسری ہے اور اس اعتبار سے کہ وہ
پر مقدم ہے اول ہے اور یا باعتبار حقیقی اذان کے دوسری ہی اور زوراء پر وہی بحث نقل کی جو حافظ صاحب نے مذکور ہوئی
کہ آپکا ایک ہی مؤذن تھا یہ اس مشہور خبر کے منافی نہین ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کئی مؤذن تھے جنمین
بلال اور عبداللہ بن ام مکتوم اور سعد قرظ اور ابو محذورہ کیونکہ اسحدیث مین ایک مؤذن کا ہونا جمعہ کے دن مین مراد
مسجد نبوی مین اور یہ منقول نہین ہوا کہ عبداللہ بن ام مکتوم نے کبھی جمعہ کے دن مین اذان دی ہو بلکہ جس سے جمعہ کے
اذان دینا مروی ہی وہ حضرت بلال ہین اور ابو محذورہ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مکہ معظمہ مین مؤذن بنایا
سعد قرظ کو قبا مین اور یہ جو کہا کہ سنہ کیا آپ کے اصحاب نے آپکی طرف اسمین دلیل ہے لوگون کے سنہ کرنیکی خطیب کیطرف
خطبہ مین اور باب کی حدیثین اگرچہ اعتبار کے درجہ تک نہین پہونچتین لیکن انکو قوت دیتا ہے سلف خلف کا ہمیشہ تعامل
ابن منذر نے کہا اور گویا لوگون کا اس مسئلہ پر اجماع ہے اور ترمذی نے کہا اسپر عمل ہے اہل علم کا صحابہ تابعین مین سے
جانتے ہین سنہ کرنیکو امام کیطرف جب خطبہ پڑہے اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور شافعی اور احمد اور اسحق کا عراقی سے
اور انکے سوا عطا بن رباح اور شریح اور مالک اور زہری اور سعید بن عبدالعزیز اور ابن جابر اور یزید بن ابی مریم اور اصحا
کا بھی یہی قول ہے اور ابن سیب اور حسن سے مروی ہی کہ وہ دونو امام کیطرف نہین پھرتے تھے اور خطیب کیطرف سامعین کے
کرنے سے کیا مراد ہے کیا سنہ کرین امام کیطرف وہی لوگ جو اسکے سامنے ہین یا ساری مسجد والے اگرچہ پسی لمبی صفین
وہ اپنے بدن کو پھیر کر بیٹھین یا اپنے مونہون کو خطبہ کے سننے کے لیے عراقی نے کہا ظاہر یہ ہے کہ مراد اس سے ان لوگ
سنہ کرنا ہی امام کیطرف جو خطبہ سنتے ہین اور دور والونکا نہ کرنا امام کیطرف مراد نہین ہے جنکو امام کی آواز تک نہین پہنچتی تو انکے لیے قبلہ کیطرف سنہ کرنا امام کیطرف سنہ کرنیسے بہتر ہے اور
سے مروی ہے کہ انہون نے سنہ کرنا امام کیطرف ان لوگون پر جنکے ساتھ جمعہ منعقد ہوتا ہے واجب کہا ہے ان
سوا اور امام کیطرف سنہ کرنیکو ابو الطیب طبری نے واجب بتایا ہے اسکی تصریح کی ہے اسنے اپنی تعلیق مین اسنے
الشوکانی نے النیل **باب** المؤذن الواحد یوم الجمعۃ جمعہ کے دن ایک آدمی کا اذان کہنا حدیث
ابو نعیم قال حدثنا عبد العزیز بن ابی سلمۃ الماجشون عن الزہری عن السائب بن یزید انہ قال
زاد الثانی التاذین الثالث یوم الجمعۃ عثمان بن عفان حین کثر اہل المدینۃ ولم یکن للنبی صلی اللہ
وسلم مؤذن غیر واحد وکان التاذین یوم الجمعۃ حین یجلس الامام یعنی علی المنبر
مروی ہے کہ جسنے جمعہ کے دن تیسری اذان بڑہائی جب مدینہ کے لوگ بہت ہوگئے حضرت عثمان بن

صلعم علیہ وآلہ وسلم کا ایک ہی مؤذن تہا اور جمعہ کے دن اذان اسوقت ہوتی جب امام منبر پر بیٹہتا **ف** حافظ نے کہا بیان
ارہے اسباب مین سائب بن یزید کی وہی حدیث جو اس سے پہلے باب مین مذکور ہوئی اور اسمین ہے زیادہ کیا کہ حضرت
صلعم علیہ وآلہ وسلم کا ایک ہی مؤذن تہا اور اسی کی مثل ہے نسائی اور ابوداؤد مین صالح بن کیسان کی روایت سے
وداؤد اور ابن خزیمہ مین ابن اسحق کی روایت سے ان دونون نے زہری سے اور مکحول کی مرسل گذشتہ مین بہی اسی طرح
ور اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ دو شخص ایک وقت مین اکٹہا اذان نہین دیتے اور غرض یہ ہے کہ جو شخص آجکے زمانہ مین اذان
ساہی تکبیر کہتا تہا کہا اسماعیلی نے ہوسکتا ہے کہ مؤذن واحد سے تاذین واحد مراد ہو تو مؤذن کے لفظ کے ساتہہ
ین سے تعبیر کیا اسلیے کہ مؤذن کا لفظ تاذین پر دلالت کرتا ہے انتہی حافظ نے کہا اور مین نہین جانتا کہ اسمعیلی کو
ے (بارہ) تاویل پر کسنے ابہارا مسجد نبوی کا مستقل اذان دینے والا حضرت بلال ہی تہے اور رہے ابو محذورہ اور سعد قرظ
بہی ان مسجدون کے مستقل مؤذن تہے جنمین انکو مقرر کیا گیا تہا (جیسے شوکانی کی تقریر مین گذرا کہ ابو محذورہ مکہ
مؤذن تہے اور سعد قرظ قبا مین) اور رہے عبداللہ بن ام مکتوم تو کسی روایت سے یہ ثابت نہین ہوا کہ انہون نے صبح کے
سوا نماز کی اذان دی ہو جیسے کتاب الاذان مین گذرا تو شاید اسمعیلی نے سمجہا کہ مؤذنین مذکورین مین سے عبداللہ بن
دم تو مدینہ منورہ کے رہنے والے تہے اور وہ کبہی اذان دیتے ہونگے تو ایک مؤذن ہونیکے کیا معنے تو اسنے کہا جو کہا
یہ بہی ہوسکتا ہے کہ مؤذن واحد کا جمعہ کے دن مین ہونا مراد لیا جاوے تو صبح کی نماز مین بہی عبداللہ بن ام مکتوم کے
ے دینے کا اعتراض نہ ہوگا مثلاً اور اس سے رہ گیا ابن حبیب مالکی کا یہ قول کہ حضرت جب منبر پر چڑہتے تو مؤذن
ے دیتے اور وہ تین آدمی تہے ایک کے پیچہے دوسرا جب تیسرا مؤذن اذان دے چکتا تو آپ کہڑے ہوکر خطبہ پڑہتے
جسے دلیل کا محتاج ہے اور یہ بات اس تصریح کے ساتہہ کسی متصل طریق سے ثابت نہین ہوئی مترجم عفا اللہ عنہ
ہے مین کہتا ہون ابن حبیب مالکی کے قول رد کرنیکے لیے امام بخاری علیہ الرحمہ نے باب باندہا اور اس عمل کے رد
ے لیے جو حرمین وغیرہا مین مروج ہے کہ کئی مؤذن ایک مسجد کے مختلف مقامات مین کہڑے ہوکر ایک ہی
ین اذان دیتے ہین اور باب سے احادیث کی مطابقت کی وجہ ظاہر ہے **باب** یُجِیْبُ الْاِمَامُ عَلَی الْمِنْبَرِ
ع المنادی امام اذان سنتے وقت منبر پر اذان کا جواب دیوے **حدثنا** ابن مُقَاتِلٍ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ
ل اخبرنا ابوبکر بن عثمان بن سہل بن حنیف عن ابی امامۃ بن سہل بن حنیف قال سمعت معویۃ
سفیان رضی اللہ عنہ وہو جالس علی المنبر اذا اذن المؤذن فقال اللہ اکبر اللہ اکبر فقال
اللہ اکبر اللہ اکبر فقال اشہد ان لا الٰہ الا اللہ قال معویۃ وانا قال اشہد ان محمدا رسول اللہ

قال معویہ وانا فلما ان قضی المناذن قال یا ایھا الناس انی سمعت رسول اللہ صلی
ھذا المجلس حین اذن المؤذن یقول ما سمعتم منی من مقالتی ابو امامہ سہل بن حنیف سے روایت ہے
بن ابی سفیان رضہ سے سنا اور وہ منبر پر بیٹھے تھے جب مؤذن نے اللہ اکبر اللہ اکبر کہا تو معویہ نے بھی اللہ اکبر اللہ اکبر
مؤذن نے) کہا اشہد ان لا الہ الا اللہ تو معاویہ نے کہا میں بھی یہی کہتا ہوں جب مؤذن نے اشہد ان محمدا
کہا تو معاویہ نے کہا اور میں بھی یہی کہتا ہوں جب مؤذن اذان سے فارغ ہوا تو حضرت معاویہ نے فرمایا
سنا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے حالانکہ آپ منبر پر تشریف رکھتے تھے جب مؤذن نے اذان کہی تو آپ نے
جیسے تم نے مجھ سے سنا **ف** حافظ نے کہا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر امام لوگوں کو منبر پر دین کی تعلیم کرے تو جائز
کہ خطبہ شروع کرنے سے پہلے کلام کرنا جائز ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ اذان کے اول میں ترجیع نہیں ہے اور اس میں نظر ہے اور معلوم ہوا کہ خطبہ سے پہلے منبر پر بیٹھنا مستحب ہے اور
ہوا کہ اگر اذان سننے والا جواب میں فقط اتنا کہے کہ میں بھی ویسی ہی کہتا ہوں تو جواب ادا ہو جاتا ہے اور اسی
کے بقیہ مباحث پر ابواب الاذان میں کلام گذر چکی قسطلانی نے کہا اور نکالا اس حدیث کو نسائی نے صلوۃ میں
ولیلہ میں **باب الجلوس علی المنبر عند المناذنین** امام کو منبر پر اذان کے وقت بیٹھنا (اذان
سنت ہے **حدثنا** یحیی ابن بکیر قال حدثنا اللیث عن عقیل عن ابن شہاب ان السائب
اخبرہ ان المناذن الثانی یوم الجمعۃ امر بہ عثمان بن عفان حین کثر اھل المسجد و
یوم الجمعۃ حین یجلس الامام سائب بن یزید رضہ سے روایت ہے کہ جمعہ کے دن دوسری اذان کا حکم
بن عفان نے حکم دیا جب لوگ مسجد کے بہت ہو گئے **ف** مترجم عفا اللہ عنہ کہتا ہے شوکانی کی تقریر میں
کہ ایک روایت میں اسکو اذان اول کہا گیا ہے اور ایک روایت میں ہے کہ دوسری اذان کا حضرت عثمان نے
یہی باب کی روایت ہے اور سائب بن یزید کی پچھلی روایتوں میں گذرا کہ تیسری اذان کا حضرت عثمان نے
میں منافات نہیں ہے اسلیے کہ اسکو ثالث اس اعتبار سے کہا گیا کہ یہ دو پر بڑھائی گئی ہے اور اول اس اعتبار
ہونے میں ان دونوں سے مقدم ہے اور دوسرے اس اعتبار سے کہ حقیقت میں اذان ایک ہی
بکیر ہے **ت** اور جمعہ کے دن اذان اسوقت ہوتی جب امام منبر پر بیٹھ جاتا
کی حدیث کی بحثیں عنقریب گذر چکیں نیز ابن منیر نے کہا امام بخاری
جو کہتے ہیں کہ خطبے سے پہلے منبر پر بیٹھنا مستحب ہے
کی شرح میں کہا کہ امام کو منبر پر مؤذن کے اذان

امام اشکر خطبہ شروع کرے حافظ نے کہا اور یہی مذہب ہے امام شافعی اور مالک اور جمہور علماء کا زین بن منیر
سنت اسکے سنت مین ہونے مین یہ ہے کہ شور بند ہوجاتا ہے اور چپ کرنیکی تیاری کیجاتی ہے اور خطبہ سننے
لوگون سے چپ رہنا مطلوب ہوتا ہے اور ذہن کا حاضر کرنا ذکر کے لیے **باب** التاذین عند
امام کے خطبہ پڑھنے سے پہلے اذان کہنا سنت ہے **حدثنا** محمد بن مقاتل قال اخبرنا عبد اللہ
قال یونس عن الزہری قال سمعت السائب ابن یزید یقول ان الاذان یوم الجمعۃ کان
حین یجلس الامام یوم الجمعۃ علی المنبر فی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وابی بکر
فلما کان فی خلافۃ عثمان وکثروا امر عثمان یوم الجمعۃ بالاذان الثالث فاذن بہ
علی الزوراء فثبت الامر علی ذلک سائب بن یزید رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
سعادت عہد اور ابوبکر اور عمر رضہ کے مبارک زمانے مین پہلی اذان اسوقت ہوا کرتی تھی جب امام منبر پر بیٹھتا
حضرت عثمان خلیفہ ہوئے اور لوگ بہت ہوگئے تو حضرت عثمان نے جمعہ کے دن تیسری اذان دینے کا
حکم دیا پھر اذان کا امر اسی پر ثابت رہا **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
بکر اور عمر سب کی سنت یہی ہے کہ جمعہ مین ایک ہی اذان دیجاوے جب امام منبر پر چڑھے خطبہ کے لیے
رواج ہے کہ ایک اذان پہلے پکار کر دیتے ہین پھر جب امام منبر پر جاتا ہے تو دوسری اذان آہستہ
تے ہین یہ کام حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عہد سعادت مہد مین نہ تھا گو حضرت عثمان بن عفان رضہ
ن کی بہتایت کے لیے کیا پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اتباع اس سے مقدم ہے اور فقیر مترجم
رضہ کے خاطر فاتر مین آتا ہے کہ شاید عطار کا انکار حضرت عثمان کی نئی اذان نکالنے پر ٹھیک ہو
عثمان نے صرف ایک تذکیر کا حکم دیا ہو جیسے امام شافعی عطار سے نکالا کہ وہ انکار کرتے تھے اسکا کہ
عثمان نے نئی اذان نکالی اور کہتے تھے کہ حضرت عثمان نے صرف ایک تذکیر کا حکم دیا تھا خاص جمعہ کے
خیال سے کہ لوگ بہت ہوگئے تھے تاکہ وہ مستعد ہوجاوین خطبہ اور نماز کے لیے لیکن حافظ نے فتح مین
ہم ہونے مین کلام کی اور کہا عطار نے عثمان بن عفان کا زمانہ نہین پایا اور جسنے عثمان بن عفان کا
انکے ہم فعل کو دیکھا اسکی روایت عطار کے انکار پر مقدم ہے ان سب باتون کی ساتھ مین اس
ہوگا اور ضرور کہوگا کہ ایک ہی اذان دینا جب امام منبر پر جاوے بلند آواز سے بہتر ہے دو
ایک پہلے اور ایک بار امام کے منبر پر بیٹھنے کے وقت مین اس شخص کو ملامت نہین کرون گا

جو دوبارہ اذان دیوے اسلیے کہ اب دوبارہ اذان دینے والے کو ملامت کرنا کیا حضرت
ہے معاذ اللہ اور حضرت عثمان بن عفان کے اس فعل کو بدعت ہونے سے خارج کر دے
بِسُنَّتِی وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِیْنَ الْمَهْدِیِّیْنَ ہذا ما خطر ببال الداعی بحقیقۃ الحال بنا
عَلَی الْمِنْبَرِ منبر پر خطبہ کا مسنون ہونا وَقَالَ اَنَسٌ خَطَبَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلَی الْمِنْبَرِ اور
پڑھا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منبر پر ف حافظ نے کہا یہ ایک نبی حدیث کا ٹکڑا ہے جسکو مصنف
الفتن اور کتاب الاعتصام مین بیان کیا اور اسکی مطابقت ترجمہ باب سے ظاہر ہے حَدَّثَنَا
حَدَّثَنَا یَعْقُوْبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْقَارِیِّ الْفَرِیْقُ الْاَنْصَارِیُّ
قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ حَازِمِ بْنُ دِیْنَارٍ اَنَّ رِجَالًا اَتَوْا سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ السَّاعِدِیَّ وَقَدْ امْتَرَوْا فِی الْمِنْبَرِ مِمَّ عُوْدُهٗ فَسَاَلُوْهُ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ وَاللّٰهِ اِنِّیْ لَ
وَلَقَدْ رَاَیْتُهٗ اَوَّلَ یَوْمٍ وُضِعَ وَاَوَّلَ یَوْمٍ جَلَسَ عَلَیْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَرْسَلَ
اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِلٰی فُلَانَةَ امْرَاَةٍ مِنَ الْاَنْصَارِ قَدْ سَمَّاهَا سَهْلٌ مُرِیْ غُلَامَكِ النَّجَّا
یَعْمَلْ لِیْ اَعْوَادًا اَجْلِسُ عَلَیْهِنَّ اِذَا كَلَّمْتُ النَّاسَ فَاَمَرَتْهُ فَعَمِلَهَا مِنْ طَرْفَاءِ الْغَابَةِ ثُمَّ جَاءَ
فَاَرْسَلَتْ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَ بِهَا فَوُضِعَتْ هٰهُنَا ثُمَّ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَ
وَسَلَّمَ صَلّٰی عَلَیْهَا وَكَبَّرَ وَهُوَ عَلَیْهَا ثُمَّ رَكَعَ وَهُوَ عَلَیْهَا ثُمَّ نَزَلَ الْقَهْقَرٰی فَسَجَدَ فِیْ اَصْلِ الْمِنْبَرِ ثُمَّ عَادَ فَلَمَّا
اَقْبَلَ عَلَی النَّاسِ فَقَالَ یَا اَیُّهَا النَّاسُ اِنَّمَا صَنَعْتُ هٰذَا لِتَاْتَمُّوْا بِیْ وَلِتَعَلَّمُوْا صَلَاتِیْ
بن دینار سے روایت ہے کہ کچھ لوگ سہل بن سعد ساعدی کے پاس آئے اور انہون نے جھگڑا کیا تھا حضرت صلی اللہ
آلہ وسلم کی منبر مین کہ وہ کس درخت کی لکڑی کا تھا اور انہون نے سہل بن سعد ساعدی سے اس امر کا
بولے قسم اللہ کی مین اس درخت کو جانتا ہون جسکی لکڑی سے وہ منبر بنا تھا اور مینے اسکو دیکھا جب کہ وہ پہلے
رکھا گیا اور جب پہلے دن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسپر بیٹھے ف حافظ نے کہا باب الصلوۃ علی المنبر مین گذر
بولے اب کوئی باقی نہین ہا جسکو منبر کے بننے کا مجھسے زیادہ حال معلوم ہو ف روایت یون ہے کہ رسول اللہ
وآلہ وسلم نے انصار کی فلان عورت کے پاس کسی کو بھیجا (ابو حازم کہتے ہین اس عورت کا نام سہل نے لیا ف
کہا ابو غسان کی روایت مین ہے ابو حازم سے کہا کہ وہ چند دن کی ایک عورت کے پاس بھیجا
تعالی کتاب الہبہ مین آویگی اور یہ ابو غسان کی غلطی ہے اول کہ ابو حازم نے روایت کی
کی ایک عورت کے پاس بھیجا اور اسی کی روایت کیا ہے

جہالت سے کام لیں
فرض ہوں اور زیادت
شوکانی نے کہا ہے
اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تشہد اول کو ترک کیا
اور اسکا سجود سہو کے ساتھ جبر کیا اگر واجب
انکار فرماتے اور اسکی جبر میں سجود سہو ہی
لیے رجوع جب لازم و واجب ہوتا ہے جب نماز
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسکو قبل فراغ کے یاد کیا ہو
کچھ پرواہ نہ کی یہانتک کہ فارغ ہوئے جیسے انشاء اللہ تعالیٰ آئے
ترک انکا رتب حجت ہو سکتا ہے جب ہم یہ تسلیم کریں کہ
سے ترک کرے اور یہ ممنوع ہے اور اسکی مفسدہ صلوٰۃ میں
ساتھ عدم وجوب پر تب دلیل ہو سکتا ہے جب ہم تسلیم کریں کہ
کے سوا اور یہ غیر مسلم ہے اور حاصل یہ ہے کہ اسکا حکم
کے درمیان فرق کرنے پر کوئی دلیل نہیں
الصلوٰۃ کی حدیث میں ذکر کرنا دلیل ہے اسکی فرضیت
اللہ تعالیٰ آتا ہے اور اس حدیث میں دلیل
علیہ وآلہ وسلم سے وارد ہوا اسی پر
اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب
آسان ہو پڑھے پھر جب تو وسط
تشہد کر اسکو آوے
ہے اور اسکو نسائی

Marfat.com

ت ...ی عورت کے نام پر کلام گذر چکی کتاب الصلوۃ کے ابتداء مین باب الصلوۃ علی المنبر مین
ف ...ی کو حکم کرے وہ میرے لیے منبر بنا دے جسپر مین بیٹھا کرون جب لوگون کو وعظ سنانا ہو
...غلام کا
...کیا ہو عباس بن سہل نے اپنے باپ سے قاسم بن اصبغ کے پاس اور ابو سعد نے شرف مصطفے مین یحیے بن بکیر کے
...سے ابن لہیعہ سے کہا حدیث بیان کی مجھسے عمارہ بن غزیہ نے عباس بن سہل سے اور اسکے لفظ یہ ہین کہ
...صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک لکڑی کے پاس کھڑے ہوکر خطبہ پڑھا کرتے جب لوگ بہت ہوگئے تو کسی نے عرض کیا کہ آپ
...ین اور مدینہ مین ایک ہی بڑھئی تھا جسکو لوگ میمون کہتے تھے اور حدیث کو بیان کیا اور ابن سعد نے سعید بن
...صاری کے طریق سے بیان کیا اُسنے ابن عباس رض سے اسی سیاق کی طرح لیکن منبر بنانیوالی کا نام نہین لیا اور طبرانی نے
...عبداللہ غفاری کے طریق سے کہ مینے سہل بن سعد سے سنا کہتے تھے مین بیٹھا ہوا تھا اپنے ماموں کے ساتھہ جو انصار مین
...تھا تو اسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تو جا غابہ زمین مین اور وہان سے لکڑی لاکر میرے لیے منبر بنا آخر حدیث
...منبر کے بنانیوالے کے نام مین مختلف اقوال ہین ایک یہ کہ اسکا نام ابراہیم تھا یہ نکالا طبرانی نے اوسط مین ابو نضرہ کے طریق
...جابر سے اور اسکی اسناد مین علاء بن مسلمہ رواس متروک ہے دوسرے قول مین اسکا نام باقول ہے با موحدہ اور قاف مضموم
...اسکو عبدالرزاق نے ضعیف اسناد کے ساتھہ روایت کیا اور یہ روایت منقطع ہے اور اسکو ابو نعیم نے معرفت مین موصول
...باقوم کہا آخر مین میم کے ساتھہ اور اسکا اسناد بھی ضعیف ہے تیسرے قول مین اسکا صُباح ہے صاد مہملہ مضمومہ کے ساتھہ اسکو
...کلبی نے ذکر کیا بسی اسناد کے ساتھہ جسمین سخت انقطاع ہے چوتھے قول مین اسکا نام قبیصہ ہے بنی مخزوم کا غلام آزاد اسکو ابن شبہ
...غلام مین ذکر کیا مرسل اسناد کے ساتھہ پانچوین قول مین اسکا نام کلاب ہے عباس کا غلام آزاد جیسے آتا ہے چھٹے قول مین
...داری ہے اسکو روایت کیا ابو داؤد نے اختصار کے ساتھہ اور حسن بن سفیان اور بیہقی نے ابو عاصم کے طریق سے اُسنے عبدالعزیز
...اور اسنے نافع سے اُسنے ابن عمر سے کہ تمیم داری نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جب آپکا بدن فربہ ہوگیا
...کے واسطے منبر نہ بنا دین جو آپکو اُٹھا دے آپنے فرمایا بنواؤ تو اُسنے آپکے واسطے منبر بنوایا آخر حدیث تک اور اسکا اسناد
...لکھ آوینگا اسکا بیان علامات نبوت مین انشاء اللہ تعالی کیونکہ بخاری علیہ الرحمۃ نے وہان اسکی طرف اشارہ کیا اور ابن
...مات مین ابو ہریرہ کی حدیث کو روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کھجور کی جڑ کے ساتھہ ٹیکا لگاکر خطبہ پڑھا
...تمیم داری نے کہا کیا مین آپکے واسطے منبر بنا لاؤن جیسے مینے شام مین بنتے دیکھے تو حضرت
...وسلم سے اسبارے مین مشورہ لیا انہون نے رائے دی کہ بنوانا چاہیے حضرت عباس نے فرمایا میرا غلام
...ہین وہ بڑا کاریگر ہے آپنے فرمایا اچھا اُسنے بنوایا آخر حدیث تک اسکی سادی سے ہین مگر وافدی

ساتوین قول مین اسکا نام مینا ہے اسکو بشکوال نے ذکر کیا زبیر بن بکار سے کہا حدیث کی
اپنے باپ ابو اویس سے کہا بنایا منبر انصار کی ایک عورت کے غلام نے بنی سلمہ سے یا بنی ساعدہ سے یا ان
مین سے ایک مرد کی عورت کی غلام نے جسکو مینا کہتے تھے انتہے اور احتمال ہے کہ ضمیر اقرب کی طرف
عورت کے زوج کا نام ہوگا اور یہ اسکے برخلاف ہے جو ہمنے حکایت کیا باب الصلوۃ علی المنبر والسطح مین
سعد بن عبادہ کے غلام نے بنایا اور ہوسکتا ہے کہ یہ عورت سعد بن عبادہ کی بی بی ہو اور وہ سب روایتین جسمین
کا نام مذکور ہے ابن عمر کی حدیث کے سو اسب کی سندین ضعیف ہین اور ابن عمر کی حدیث مین اس امر کی تصریح نہین
جسنے منبر بنایا وہ تمیم داری ہے بلکہ ابن سعد کی روایت سے واضح ہوتا ہے کہ تمیم نے اسکو نہین بنایا اور ان سب اقوال
بہت ٹھیک قول اس شخص کا قول ہے جو اسکا نام میمون بیان کرتا ہے اسلیے کہ اسکا اسناد سہل بن سعد کیطریق سے ہے اور
دوسرے قول تو انکا کوئی اعتبار نہین ہے اسلیے کہ انکی سندین واہی ہین اور بہت بعید ہے یہ بات کہ ان اقوال کے درمیان
جمع کیجاوے اسطرح کہ بڑھئی کے متعدد نام تھے اور رہا یہ احتمال کہ یہ سب اسکے بنانے مین شریک ہونگے تو اس سے روکتا
یہ کہ بہت سی روایتون مین ثابت ہوا ہے کہ مدینہ مین ایک ہی بڑھئی تھا مگر یہ ہوسکتا ہے کہ ایک بڑھئی سے
مراد لیا جاوے اور دوسری اسکی مددگار ہون واللہ اعلم اور ترمذی اور ابن خزیمہ کے نزدیک واقع ہوا ہے اور ان
نے اسکو صحیح کہا ہے عکرمہ بن عمار کے طریق سے اسحٰق بن ابی طلحہ سے اسنے انس رضہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ
وسلم جمعہ کے دن کھڑے ہوتے اور کھجور کی ایک جڑ کیطرف ٹیکا لگاتے جو مسجد مین گڑی تھی وہان خطبہ پڑھتے
روم کا رہنے والا آیا اور بولا کیا مین آپکے واسطے منبر نہ بنا دون اور اسکا نام نہین لیا ہوسکتا ہے کہ رومی سے
مراد ہو اسلیے کہ وہ روم کا بہت سفر کرتے اور گذشتہ کلام سے منبر بننے کا سبب معلوم ہوچکا اور ابن سعد نے
کہ یہ واقعہ ہجرت کے ساتوین سال مین ہوا اور اسمین نظر ہے اسلیے کہ آپکے بننے مین عباس اور تمیم مذکور ہین اور حضرت
فتح مکہ کے بعد آٹھوین سال کے آخر مین تشریف لائے اور تمیم ہجرت کی نوین سال مین آیا اور ابن نجار نے ہجرت
ہجرت کے آٹھوین سال مین بنا اور اسمین بھی نظر ہے اسلیے کہ انکی حدیث مین ہے
عائشہ صدیقہ رضہ سے پھر کودی دونو جماعتین اوس اور خزرج یہانتک کہ
تھے تو آپ منبر پر سے اترے اور انکو چپ کرانے لگے یہانتک کہ انہون
پر حمل کیا جاوے تو وہ اور بات ہے ورنہ یہ حدیث پہلی تاریخ سے
حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لکڑی کی منبر سے پہلے

...ن سے روایت ہے کہ لوگ کے منبر بنانے سے پہلے آپ کھجور کے ایک پیڑ کے پاس کھڑے ہوتے تھے جب خطبہ
...ت تک منبر تین پایہ رہا جب حضرت معاویہ کا زمانہ آیا تو انکے عامل مروان نے منبر کو چھ پایہ کر دیا اور اسکا سبب وہ تھا
...ن بکار نے اخبار مدینہ مین حکایت کیا اپنی اسناد کے ساتھہ حمید بن عبدالرحمان بن عوف تک کہا معاویہ نے مروان
...بھیجا کہ منبر نبوی مدینہ سے اٹھوا کر شام مین میرے پاس بھیجدے اسنے اکہارا بھیجنے کے لیے مدینہ مین اندھیرا ہو گیا پھر
...برآمد ہوا اور بولا مجھے امیر المومنین معاویہ نے لکھا ہے کہ منبر انکی پاس بھیجدون (اسلیے منبر اکہارا تھا) پھر برہی کو
...سکو چھ پایہ کر دیا اور دوسرے طریق سے اسنے روایت کیا ہے کہ منبر کے دہان سے اٹھانیکی رجہ سے سورہ جگہن ہو گیا ہاتھ
...نے (دن مین) ستارے دیکھے اور اسمین ہے کہ اسنے اسکو چھ پایہ کر دیا اور بولا مینے اسکو چھ پایہ اسلیے کیا ہے کہ لوگ
...گئے ہین ابن نجار نے کہا پھر مدت تک منبر چھ پایہ رہا یہانتک کہ مسجد نبوی ۶۵۴ھ ہجری مین جل گئی اور منبر جل
...اسکے پیچھے مظفر صاحب یمن نے ۶۵۶ھ مین نیا منبر بنوایا پھر دس سال کے بعد ظاہر بیبرس نے منبر بنوا کر بھیجا اور مظفر کا
...اٹھوایا گیا پھر آجتک وہی منبر تھا پھر مؤید بادشاہ نے آٹھہ سو بیس ہجری مین نیا منبر طیار کرا کر بھیجا اور اس سے
...آٹھہ سو اٹھارہ ہجری مین ایک منبر بنا تیار کرا کر مکہ مین روانہ کیا تھا انتہے ماقال الحافظ فی الفتح احادیث سے معلوم
...منبر پر خطبہ پڑہنا مسنون ہے اور احادیث کی باب سے اسمین مطابقت ہے **ق** ثوذہ غابہ کی زمین کے حباؤ سے منبر
...اس عورت کی پاس لے آیا **ف** غابہ غین معجمہ اور باء موحدہ کے ساتھہ مدینہ کے گاؤن مین سے ایک گانون کا
...ہے جو وہ شام کیطرف واقع ہے اور بحرین کے بھی ایک گانو کا نام غابہ ہے اور اصل مین غابہ جھنگی کو کہتے ہین
...اس عورت نے وہ منبر حضرت کی پاس بھیجا اور آپنے اسکے ایک جگہہ مین رکھنے کا حکم دیا اور وہان رکھا گیا پھر منبر دیکھا رسول اللہ صلعم کو آپنے اسکی اوپر دیکھا
...تکبیر کہی اور آپ اسی پر تھے اور رکوع کیا اور آپ اسی پر رہے پھر آپ الٹے پاؤن منبر پر سے اترے اور منبر کی جڑ مین
...کیا **ف** حافظ نے کہا اس روایت مین قومکا ذکر نہین کیا اور اسی طرح تکبیر تحریمہ کے بعد قرات کا ذکر
...کیا اور انکا بیان ہے سفیان ثوری کی روایت مین ابو حازم سے اور اسکے لفظ یہ ہین کہ آپنے تکبیر
...پھر قرات کی اور رکوع کیا پھر سر اٹھایا اور الٹے پاؤن لوٹے اور ہشام بن سعد کی روایت مین ہے ابو حازم
...کی پاس کہ آپنے خطبہ پڑہا پھر نماز کی تکبیر ہوی تو آپنے منبر پر ہی تکبیر تحریمہ (کہکر نماز شروع کی)
...سے معلوم ہوا کہ خطبہ نماز پر مقدم ہے **ق** پھر منبر چڑہے **ف** مسلم نے زیادہ کیا
...روایت سے یہانتک کہ آپ فارغ ہوے اپنی نماز سے **ق** جب آپ نماز پوری کر چکے تو آپ
...متوجہ ہو کر کے فرمایا میں نے یہ کام اسلیے کیا ہے کہ تم میری پیروی کرو اور میری نماز سیکھو

ف حافظ نے کہا اسحدیث سے معلوم ہوا کہ آپ کے منبر پر نماز پڑھنے مین حکمت تھی کہ جو لوگ آپکو
پڑھانے کی حالت مین نہ دیکھ سکتے تھے وہ اب دیکھ لین اور معلوم ہوا کہ جو شخص روزمرہ کام کے مخالف کرے
تو اسکی وجہ اپنے اصحاب کو جتلادی اور اس سے معلوم ہوا کہ منبر پر خطبہ پڑھنا مسنون ہی ہر خطیب کے لیے وہ خلیفہ ہو
اور معلوم ہوا کہ نماز مین مقتدیون کو افعال نماز کی تعلیم کا قصد کرنا جائز ہے اور معلوم ہوا کہ عمل قلیل سے نماز باطل نہیں
اور اسیطرح عمل کثیر سے اگر عمل کثیر متفرق مقام مین واقع ہو اور معلوم ہوا کہ امام کا مقتدیون سے اونچے مکان مین کھڑا ہونا
اور اسپر باب الصلوۃ فی السطوح مین کلام گذر چکی اور معلوم ہوا کہ منبر بنانا مستحب ہے اسلیے کہ منبر پر خطیب کو مقتدی
دیکھ سکتے ہین اور عمدہ طور پر اسکی آواز سن سکتے ہین اور معلوم ہوا کہ ہر نئی چیز مین نماز کے ساتھ شروع کرنا
ہے وہ نماز اسچیز کے شکر مین پڑھے خواہ برکت ہونیکے قصد سے ابن بطال نے کہا خطیب اگر خلیفہ ہے تو اسکو
کھڑا ہونا مسنون ہے اور اگر خلیفہ نہین ہے تو اسکو اختیار ہے چاہے منبر پر کھڑا ہو جائے چاہے زمین پر اور اور مین
منیر نے اسکا تعقب کیا ہے اسطرح کہ یہ تفصیل ترجمہ باب کے مقصود سے خارج ہے اور یہ ایسی چیز کا خبر دینا ہے جسکا
بعض خلیفون نے بنا نکالا اگر نکالنے والے خلفاء راشدین مین سے ہین تو انکا طریق پیروی کے لائق ہے
اور اگر نکالنے والا خلفاء راشدین مین سے نہین ہے تو بدعت کہنا بہت مناسب ہے اسکو سنت قرار دینا
حافظ نے کہا مین کہتا ہون اور شاید یہی حکمت ہے اس ترجمہ کے بیان کرنے مین اور بخاری کی منشاء اس ترجمہ
سے یہ ہے کہ یہ تفصیل پسندیدہ نہین ہے اور شاید جسنے اس تفصیل کو مستحب سمجھا ہے اسکی مراد یہ ہے کہ امام مقتدی
سے اونچا کھڑا نہ ہو اور اسکی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے مشروع ہونے اور خلفاء راشدین کے لیے
ہونیسے یہ لازم نہین آتا کہ انکے بعد والون کے لیے بھی یہ مشروع ہو اور جمہور کی دلیل اشتراک کا موجود ہونا ہے
سامعین مین اور انکو بعض امور دین کے تعلیم دینے مین واللہ الموفق انتہے ما قال الحافظ فی الفتح قسطلانی
کہا اور اسحدیث کو نکالا مسلم اور ابو داؤد اور نسائی نے **حدثنا** سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ حَدَّثَنَا
جَعْفَرُ بْنُ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يَحْيَى ابْنُ سَعِيدٍ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ أَنَسٍ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ
كَانَ جِذْعٌ يَقُومُ عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا وُضِعَ لَهُ الْمِنْبَرُ سَمِعْنَا لِلْجِذْعِ مِثْلَ
الْعِشَارِ حَتَّى نَزَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَضَعَ يَدَهُ عَلَيْهِ جابر بن عبد اللہ سے روایت
کہ مسجد مین کھجور کی ایک جڑ (گڑی) تھی جسکے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (خطبہ کے لیے)
جب آپکے لیے منبر (مسجد مین) رکھا گیا تو ہمنے اس جڑ کا رونا سنا جیسے بین باری کی آواز

منبر پر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم (منبر پر سے) اترے اور اسپر اپنا مبارک تہہ رکھا **ف** سبحان اللہ کیا عنایت ہے
اس امت پر کہ انکو ایسے رسول کریم علیہ التحیۃ والتسلیم کی امت بنایا جنکی جدائی اور فراق سے درخت روتے ہے
ہیں ایسے رسول کی محبت اور اتباع نہ ہو تو امت کو اپنی بدقسمتی پر رونا چاہیے اللہ نے فرمایا وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا
رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ یعنے اے رسول اور تجھکو جو ہمنے بھیجا سو مہر کرکے بھیجا نو پر ۵

فَيَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا عَلٰى نَبِيِّكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

سُلَيْمَانُ عَنْ يَحْيٰى اَخْبَرَنِيْ حَفْصُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَنَسٍ سَمِعَ جَابِرًا اور کہا سلیمان نے یحیی سے روایت
کیا یحیی نے کہا مجھے حفص بن عبید اللہ بن انس نے خبر دی کہ انہنے سنا جابر سے **ف** عینی نے کہا لفظ عشار کی
ہمزہ میں جو اس حدیث میں واقع ہوا ہے کہ عشار وہ اونٹنی گابھن ہے جسکے حمل کے دس ماہ گذر چکے ہوں اور خطابی نے
کہا عشار وہ ناقہ ہے جو جننے کے قریب ہو اور داؤدی نے کہا عشار وہ ناقہ ہے جو صاحب اولاد ہو اور کھجور کی جڑ کو
جو تشبیہ دی عشار کے آواز کے ساتھ وقت جدا ہونے اسکی اولاد کے اور اسمیں دلیل ہے ایکی ٹہنیک رسول ہونے پر
کھجور کی جڑ کے رونے پر اور یہ اسلیے کہ جڑ میں اللہ نے حیات پیدا کردی **حَدَّثَنَا** اٰدَمُ ابْنُ اَبِيْ اِيَاسٍ قَالَ حَدَّثَنَا
شُعْبَةُ اِذْ نُبِّئْتُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ عَلَى الْمِنْبَرِ وَهُوَ قَائِمٌ
يَقُوْلُ اِذَا جَآءَ اَحَدُكُمُ الْجُمُعَةَ فَلْيَغْتَسِلْ عبد اللہ بن عمر رضہ سے روایت ہے کہ میںنے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا
منبر پر خطبہ پڑہ رہے اور فرماتے تہے جو شخص جمعہ کیطرف آنیکا ارادہ کرے وہ نہاکر آوے **ف** حدیث کی
مطابقت ترجمہ باب سے ظاہر ہے اور اس حدیث کی متن پر باب فضل الغسل یوم الجمعہ میں کلام گذر چکی اور اس حدیث سے
یہ ہوا کہ امام منبر پر احکام کی تعلیم دے سکتا ہے **بَابُ** الْخُطْبَةِ قَآئِمًا کھڑے رہکر خطبہ پڑہنے کا بیان **ف**
فقہاء کا اسپر اجماع ہے کہ خطبہ میں کھڑا ہونا شرط ہے اور ابو حنیفہ نے کہا کھڑے رہکر خطبہ پڑہنا سنت ہے
اور امام مالک نے کہا کہ کھڑے رہکر خطبہ پڑہنا واجب تو ہے لیکن اگر بیٹہکر پڑہے تو جمعہ ادا ہو جاتا ہے اور بیٹہ کر پڑہنے
سے گنہگار ہو جاتا ہے اور ابو حنیفہ نے خطبہ میں کھڑا ہونیکے نہ واجب ہونے پر دلیل لی ابو سعید رضہ کی حدیث سے
جسکا ذکر مناقب میں آویگی انشاء اللہ تعالی اور نہ ابو سعید رضہ کی حدیث اس سے اگلے باب میں بھی انشاء اللہ تعالی آتی ہے)
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم منبر پر بیٹہے ایک دن اور ہم آپکے گرداگرد بیٹہے اور دلیل لی سہل کی حدیث کے ساتھ جو
علے المنبر میں گذر چکی کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انصار کی ایک عورت کو کہلا بھیجا کہ وہ اپنے
غلام کو منبر بنانیکا حکم کرے جسپر میں بیٹہکر لوگوں کو وعظ کیا کرون اور اللہ موفق ہے اور جواب دیا گیا ہے پہلی

Marfat.com

حدیث کا اسطرح کہ یہ خطبہ جمعہ کا خطبہ نہ تھا اور دوسری حدیث کا یہ جواب دیا گیا ہے
خطبہ کے ابتدا اور دو خطبوں کے درمیان بیٹھنا ہے اور جمہور نے دلیل لی ہے جابر بن سمرہ کی حدیث مذکور سے
حدیث ہے کہ وہ آئے مسجد میں اور عبدالرحمن بن ابی الحکم بیٹھکر خطبہ پڑھ رہا تھا تو اسپر انکار کیا اور
قائماً یعنے اور تجھکو چھوڑ جاوین کھڑا اور ابن خزیمہ کی روایت میں ہے کہ میں نے کبھی طرح کوئی دن نہیں دیکھا
بیٹھکر خطبہ پڑھ رہا ہے دوبار اسکو کہا اور ابن ابی شیبہ نے طاؤس سے نکالا کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خطبہ
رکھکر اور ابوبکر اور عمر اور عثمان نے کھڑے رہکر اور سب سے پہلے بیٹھکر خطبہ معاویہ نے پڑھا اور جمہور کی یہ بھی دلیل ہے کہ رسول
اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کھڑے رہکر خطبہ پڑھنے پر مداومت کی ہے اور دلیل لی ہے انہوں نے اس سے بھی کہ دو خطبوں
بیٹھنا سنت ہے اگر دونو خطبوں میں بیٹھنا جائز ہوتا تو درمیان میں بیٹھکر فصل کرنیکی کیا ضرورت تھی اور جس نے
پڑھنا روایت کیا گیا ہے وہ معذور تھے ابن ابی شیبہ نے شعبی کے طریق سے نکالا کہ معاویہ نے خطبہ جب بیٹھا
جب وہ بطین ہو گئے اور موٹے ہو گئے اور جنہوں نے بیٹھکر خطبہ پڑھنے کے جائز ہونے پر اس سے دلیل لی ہے کہ اگر خطبہ میں
ہونا شرط ہوتا تو جنہوں نے بیٹھکر خطبہ پڑھنے والے پر انکار کیا تھا وہ اسکے ساتھ نماز نہ پڑھتا تو جواب یہ ہے کہ اسنے
کے خوف سے اسکے ساتھ نماز پڑھی یا جنہوں نے بیٹھکر خطبہ پڑھا اسنے اپنے بیٹھنے میں اجتہاد کیا اور فتنہ پڑنے کے خوف سے
نماز پڑھنا اسکی ایسی مثال ہے جیسے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے سفر میں اتمام کیا یعنے پوری نماز پڑھی اور ابن مسعود
نے دی کی۔ اور معہذا آپکے پیچھے نماز پڑھ لی اس خیال سے کہ خلیفہ وقت کی خلاف کرنے میں ایک دھوم مچیگی
ما قال فی الفتح وقال انس کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یخطب قائما اور انس رضی اللہ عنہ نے کہا ایک وقت
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کھڑے ہو کر خطبہ پڑھ رہے تھے **ف** حافظ نے کہا یہ استسقاء کی حدیث کا ہی ٹکڑا
اور یہ حدیث باب الاستسقاء میں آویگی انشاء اللہ تعالیٰ مؤلف رح نے ابن عمر کی حدیث بیان کی اور اس حدیث کو دو خطبوں
قائم کیا دو خطبوں کے درمیان بیٹھنا اور وہان اس حدیث پر بحث کیجاویگی انشاء اللہ تعالیٰ اسی
حدیث ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کھڑے ہو کر خطبہ پڑھتے پھر (درمیان میں) بیٹھ جاتے پھر کھڑے ہو کر خطبہ
شخص کہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بیٹھکر خطبہ پڑھتے تو وہ جھوٹا ہے کہ ہم نے
ابن عمر کی حدیث ہے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اسپر مداومت کرنیکی
پر نہیں ہے اور ابن ابی شیبہ نے طاؤس کے طریق سے نکالا کہ بیٹھکر خطبہ پہلے حضرت
بڑا ہو گیا اور یہ اثر مرسل ہے قوت دیتا ہے اسکو وہ جو سعید بن منصور نے

Marfat.com

ہیں اور وہ اسطرح کہ جب تک جاتی بیٹھ جاتے اور جب تک اٹھ نہ لیتے خطبہ نہ پڑھتے اور پہلے جسنے
پڑھا وہ حضرت معاویہ ہیں اور عبدالرزاق نے معمر سے روایت کیا اسنے قتادہ سے کہ حضرت صلی اللہ علیہ و
ابوبکر اور عمر اور عثمان جمعہ کے دن کھڑے ہو کر خطبہ پڑھتے یہانتک کہ حضرت عثمان پر کھڑا ہونا دشوار ہوا تو
ہو کر خطبہ پڑھتے لیکن جب تھک جاتے) بیٹھ جاتے پھر جب حضرت معاویہ کا زمانہ آیا تو اسنے پہلا خطبہ بیٹھکر پڑھا
کھڑے ہو کر اور ان آثار میں اس شخص کی کوئی دلیل نہیں ہے جو بیٹھکر خطبہ پڑھنا جائز کہتا ہو اسلیے کہ اسنے
ہوا کہ انہوں نے ضرورت کے واسطے ایسا کیا انتہے ما قال الحافظ فی الفتح **حدثنی** عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ
ثنی قال حدثنی خالد بن الحارث قال حدثنا عبید اللہ بن عمر عن نافع عن ابن عمر قال کان
صلی اللہ علیہ وسلم یخطب قائما ثم یقعد ثم یقوم کما تفعلون الآن عبداللہ بن عمر رض سے
کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کھڑے ہو کر خطبہ پڑھا کرتے تھے پھر (درمیان میں) بیٹھ جاتے پھر کھڑے ہو جاتے
جیسا تم کرتے ہو **ف** حدیث کی ترجمہ باب کے ساتھ مطابقت ظاہر ہے قسطلانی نے کہا نکالا اسحدیث کو
ترمذی نے صلوۃ میں حافظ عبدالسلام ابن تیمیہ حرانی نے اسپر باب قائم کیا کہ دونو خطبوں کی ہیئت کا بیان
کے آداب پھر باب کی یہی حدیث بیان کی جو مذکور ہوئی روایت کیا اسکو جماعت نے اور جابر بن سمرہ رض سے روایت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کھڑے ہو کر خطبہ پڑھا کرتے پھر (درمیان میں) بیٹھ جاتے پھر کھڑے ہو کر خطبہ
پھر جو کہتے آپ بیٹھ کر خطبہ پڑھتے تھے وہ جھوٹا ہے وہ جھوٹا ہے قسم اللہ کی میں نے تو آپکے ساتھ دو ہزار سے
نمازیں پڑھی ہونگی روایت کیا اسکو مسلم اور امام احمد اور ابوداؤد نے شوکانی نے کہا ان حدیثوں میں دلیل ہے
کھڑا ہونا مشروع ہے ابن منذر نے کہا اور اسی پر شہروں کے عالموں کا عمل ہے انتہے اب خطبہ کے کھڑا ہونے
میں اختلاف ہے تو جمہور وجوب کیطرف گئے ہیں اور ابوحنیفہ رح سے نقل کیا گیا ہے کہ خطبہ میں کھڑا ہونا
واجب نہیں ہے اور اسی طرف ہادویہ گئے ہیں اور جمہور نے انکے وجوب پر باب کی ان دونو حدیثوں سے دلیل لی ہے
اور بہت صحیح حدیثوں سے پھر وہی حدیثیں بیان کیں جنکو حافظ نے فتح میں بیان کیا اور کہا اسمیں شک
کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور خلفاء راشدین سے خطبہ میں کھڑا ہونا ثابت ہوتا ہے لیکن مجرد ثابت
ہونا وجوب کے لیے جیسے تو کئی بار پہچان چکا اور ان حدیثوں سے معلوم ہوا کہ دونو خطبوں کے درمیان
ہے اور جو جابر بن سمرہ نے کہا کہ میں نے آپکے ساتھ دو ہزار سے زیادہ نمازیں پڑھی ہیں تو اس سے جمعہ
بلکہ اس سے مراد پانچوں نمازیں ہیں اسلیے کہ وہ جمعے جو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

Marfat.com

جمعہ کی نماز فرض ہونے کے پیچھے اپنے فوت ہونے تک پڑھی ہیں انکی تعداد دس ہزار ہو کر ایک
حزن کلفی رضہ سے روایت ہے کہ ہم سات نفر یا نو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے اور ہم
جن میں ہمنے آپکے ساتھ) جمعہ بھی پایا تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (خطبہ کے لیے) اٹھے ٹیکا دیے
لاٹھی پر اور حمد کیا اللہ کا اور ثنا کی اسپر چند کلمات میں جو بہت تھوڑے تھے لیکن انکا مضمون بڑا عمدہ اور
پھر فرمایا لوگو تم جن چیزوں کا امر کیے گئے ہو سب کے سب کو کبھی بجا نہ لاسکو گے تو درمیانی چال چلا
کو امام احمد اور ابو داؤد نے روایت کیا شوکانی نے کہا اسحدیث کی اسناد میں شہاب بن حراش ابو الصلت
ہے ابن مبارک نے کہا وہ ثقہ ہے اور امام احمد اور یحیے بن معین اور ابو حاتم نے کہا لا باس بہ ہے اور ابن
یہ نیک آدمی تھا لیکن بہت غلطی کرتا تھا یہانتک کہ اسکا اعتبار جاتا رہا حافظ نے کہا اور بہت لوگوں نے
بیان کیا ہے اور صحیح کہا ہے اسکو ابن خزیمہ اور ابن السکن نے اور حافظ نے اسکی اسناد کو حسن کہا کہا اور اسحدیث کا
شاہد ہے براء بن عازب کیحدیث سے ابو داؤد کے پاس کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو عید کے دن کمان دی گئی
اسپر ٹیکا لگا کر خطبہ پڑھا اور طویل بیان کیا اسکو امام احمد اور طبرانی نے اور صحیح کہا اسکو ابن السکن نے اور اسباب میں
اور ابن زبیر کیحدیثیں ہیں ابو الشیخ ابن حبان کے پاس اسکے کتاب اخلاق النبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم میں اور
سے مرسلا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب خطبہ اپنی برچھی پر ٹیکا لگاتے اسکو نخلا شافعی نے اور اسکی اسناد
ابی سلیم ہے اور وہ ضعیف ہے اور اسحدیث میں دلیل ہے ٹیکا لگانے کی لاٹھی یا لاٹھی پر خطبہ کی حالت میں
اسمیں حکمت یہ ہے کہ ہاتھ لغو کام میں مشغول نہ ہوں اور اسمیں دلیل ہے کہ خطبہ کو اللہ کی تعریف اور وعظ پر شتمل
اور گذر چکا کہ وعظ میں خلاف ہے رہا حمد تو جمہور کے نزدیک خطبہ میں حمد واجب ہے اور اسی طرح صلوۃ
علیہ وآلہ وسلم پر اور مہدی نے بحر میں امام یحیے سے حکایت کیا ہے کہ دونو خطبوں میں اللہ کی
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپکی آل پر درود بھیجنا ضرور ہے اور عمار بن یاسر رضہ سے کہ میں نے حضرت
سنا فرماتے تھے مرد کا نماز میں طول کرنا اور خطبہ کا چھوٹا کرنا اسکی سمجھ کی دلیل ہے تو نماز میں طول کر
کرو روایت کیا اسکو امام احمد اور مسلم نے مصنف نے کہا حدیث میں
بن سمرہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نماز بھی
کیا اسکو جماعت نے بخاری اور ابو داؤد کے سوا اور عبد اللہ بن ابی
نماز کو لمبا کرتے اور خطبہ کو چھوٹا کرتے روایت کیا اسکو نسائی نے

...یحی اسناد صحیح ہے اور اسباب مین روایت ہی عبداللہ بن مسعود رضہ سے بزار کے پاس کہ حضرت صلی
...نے فرمایا خطبہ کا چھوٹا کرنا اور نماز کا لمبا کرنا آدمی کی سمجھ کی علامت ہے تو نماز مین طول دو اور خطبون
...اور بعض تقریرون مین جادو کا اثر ہوتا ہے اور ہمارے پیچھے ایسے لوگ آوینگے جو خطبون کو لمبا کرینگے اور نمازین
...ینگے اور اسکو طبرانی نے عبداللہ بن مسعود پر موقوف روایت کیا عراقی نے کہا اور اسکا حدیث کا موقوف ہونا صواب ہے
...ہے اسلیے کہ سفیان اور زائدہ نے اسکی موقوف ہونے پر اتفاق کیا اور صرف قیس ہی نے اسکو مرفوع بیان کیا
...اللہ سے روایت ہے طبرانی کے پاس کبیر مین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب کسی امیر کو بھیجتے تو فرماتے
...کرنا اور بہت کم کلام کرنا اسلیے کہ بعض باتین ایسی ہوتی ہین جن مین جادو کا اثر ہوتا ہے اور اسکی اسناد مین جمیع
...نے کہا جمیع منکر الحدیث ہے اور نسائی نے کہا متروک الحدیث ہی غرض آپکا ارشاد کرنا کہ خطبہ کو چھوٹا کرو اور نماز
...آپکے فعل کے مخالف ہے جسکو جابر بن سمرہ نے حکایت کیا کہ آپکا خطبہ اور نماز دونو متوسط تھے کہا امام
...ان دو حدیثون مین کوئی مخالفت نہین ہی اسلیے کہ نماز مین طول کا حکم بہ نسبت خطبے کے ہی نہ ایسا طول
...مقتدیون کو تکلیف ہو عراقی نے کہا یا نماز مین وہان طول کرے جہان لمبا کرنیکی ضرورت پڑے جیسے
...جو لوگ پیچھے رہگئے ہین وہ ملجا دین کہا اگر ہم فرض کرین کہ دونو حدیثون مین جمع ممکن نہین ہے تو ہمکو آپکے
...عمل کرنا ہوگا نہ فعل پر اسلیے کہ آپکے فعل مین تخصیص کا احتمال ہے انتہے اور ہمنے کئی بار بیان کیا کہ آپ کا
...اس قول کے معارض نہین ہوتا جو امت سے خاص ہو اور ایسی کوئی دلیل موجود نہ ہو جو آپکے اس فعل کے اقتدار پر دلالت
...اسی قسم سے ہی اور باب کی حدیثون مین خطبہ کے چھوٹا کرنے کا بیان ہی اور اس مین کسی کا اختلاف نہین
...مین اختلاف ہے کہ خطبہ کم سے کم کتنا کافی ہے تو وہ اقوال فقہ کی کتابون مین مفصل طور پر مذکور ہین
...سے روایت ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب خطبہ پڑھتے آپکی مبارک آنکھین سرخ ہوجاتین اور آپکا
...ہوتا آپکا غصہ زیادہ ہوتا یہانتک کہ آپکی ایسی مثال ہوتی جیسے کوئی لشکر سے ڈرانا ہے کہتا
...تمپر آویگا اور شام کے وقت تمپر آویگا روایت کیا اسکو مسلم اور ابن ماجہ نے شوکانی نے کہا حدیث
...ہی کہ فرماتے اللہ کی تعریف اور نبی پر صلوۃ کے پیچھے بہتر بات اللہ کی کتاب ہے اور عمدہ
...وسلم کا طریق ہے اور سب کامون سے برے کام وہ ہین جو دین مین نئے نکالے جاوین
...اور اس سے معلوم ہوا کہ واعظ کو مستحب ہے کہ خطبہ کے شان کی تعظیم کرے اور وعظ
...غصہ کا موقع ہو غصہ ظاہر کرے اور حصین بن عبدالرحمن سے روایت ہی کہ مین

عمارہ بن رویبہ کے پہلو مین تہا اور بشر مروان کا بیٹا ہمکو خطبہ سنا رہا تہا جب وہ دعا کرتا ہاتہہ اٹہاتا تو عما
ان دونو ہاتہون کو ذلیل کرے مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکہا آپ منبر پر خطبہ پڑہتے تہے جب دعا کرتے
اکیلی کلمہ کی انگلی کے ساتہہ اشارہ کرتے روایت کیا اسکو امام احمد نے اور روایت کیے ترمذی نے معنے اسمہ
کہا اسکو اور سہل بن سعد رض سے روایت ہی مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو منبر پر ہاتہہ اٹہا کر دعا کرتے نہین دیکہا
غیر منبر پر جب دعا کرتا ہوتا تو اپنا ہاتہہ کانہے کے برابر کرتے اور کلمہ کی انگلی کے ساتہہ اشارہ کرتے روایت کیا اسکو
اور ابو داؤد نے اور ابو داؤد نے اسطرح روایت کیا ہے لیکن مینے آپکو دیکہا کہ آپ اسطرح اشارہ کرتے اور کلمہ کی انگلی
ساتہہ اشارہ کر کے دکہلایا اور بیچ کی انگلی کو انگوٹہے کے ساتہہ عقد کیا شوکانی نے کہا پہلے حدیث کو
نسائی نے بہی نکالا اور دوسرے حدیث کی اسناد مین عبد الرحمن بن اسحق قرشی ہے جسکو عباد بن اسحق بہی کہا جاتا
مین گفتگو ہے ایسا ہی کہا منذری نے اور اسناد مین روایت ہے عطیف بن حارث ثمالی سے امام احمد اور بزار نے
کہا میری طرف عبد الملک مروان کے بیٹے نے کسی کو بہیجا اور کہا اے ابا سلیمان ہمنے لوگون کو دو کاموں پر جمع کیا ہے
بولے وہ کیا ہین بولا ہاتہون کا اٹہانا منبر و نیز جمعہ کے دن اور صبح کی نماز کے بعد وعظ کرنا وہ بولا یہ تو میرے
دونو بڑی بہاری تمہاری بدعتین ہین اور مین اس بارے مین تمہارے ساتہہ ہرگز اتفاق نہ کرونگا بولا کیون
نے کہا اسلیے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کسی قوم نے کوئی بدعت نہین نکالی مگر اسی قدر
مرفوع ہو جاتی ہے تو حدیث کے ساتہہ تمسک کرنا بدعت کے نکالنے سے بہتر ہے اور اسکی اسناد مین ابن ابی مر
ہے اور بقیہ مدلس ہے اور باب کی یہ دونو حدیثین منبر پر دعا کے لیے دونو ہاتہہ اٹہانے کی کراہت پر دلالہ
ہین اور یہ بدعت ہے اور صحیحین مین انس کی حدیث سے ثابت ہوا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کبہی دعا
ہاتہہ نہ اٹہاتے مگر استسقا مین اور استسقا مین اسقدر ہاتہون کو اونچا کرتے کہ آپکی مبارک بغلون کی سفیدی
آتی اور اسحدیث سے ظاہر تو معلوم ہوتا ہے کہ آپ استسقا کے سوا کسی وقت ہاتہہ نہین اٹہاتے تہے امام نووی نے
کہا اور بات یون نہین ہے بلکہ ہاتہون کا دعا مین اٹہانا ثابت ہوا ہے (استسقا کے سوا) اور بہت
مین اور وہ بے شمار ہین اور مینے ان مین سے قریب تیس حدیثون کے صحیحین سے جمع کی ہین اسقدر
ان دونو حدیثون کا ظاہر یہ ہے کہ جمعہ کے خطبہ مین انگلی کے ساتہہ اشارہ کرنا جائز ہے واللہ اعلم

باب استقبال الناس الامام اذا خطب

امام جب خطبہ پڑہے تو لوگ امام کی طرف

خطبہ مین امام کیطرف منہ کر کے بیٹہنا جمہور علما کے نزدیک سنت ہے

بسم اللہ الرحمن

باب عقد الثیاب وشدھا وما جاء فی جمع

اور اسکے باندھنے کا (نماز کے وقت) اور اس

کرتا ہے ف کہا ابن عمر نے

سمیٹنے سے دوسری حدیث

احکام میں لانے سے

چھوڑ دیئے اور ابن منیر نے

انا سفین عن

وھم عاقدوا

الرجال

Marfat.com

[illegible] تشہد شروع نہ کرے جب تک اس کا ہر ایک جوڑ اپنی
[illegible] ہو جاوے اور یہ جو فرمایا اپنے بائیں ران بچھا دے امام شافعی اور امام احمد
[illegible] امام صاحب فرماتے ہیں تشہد اول مین بھی بائیں کیطرح ران بچھاوے اور امام شافعی
[illegible] کے قائل ہین اور امام مالک دونو تشہدون مین تورک کا قائل ہے اسیطرح ابن رسلان نے
[illegible] اور اس مین دلیل ہے اس شخص کی جو کہتا ہے کہ تشہد اول کے لیے بیٹھنے مین ہی ران بچھاوے
[illegible] ابن القیم نے کہا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس جلسہ اولی مین اس صفت کی سوا لیعنے
[illegible] کے سوا کوئی دوسری کیفیت مروی نہین ہے اور امام مالک نے کہا کہ اس مین بھی تورک کرے ابن
[illegible] کی حدیث کے لیے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم وسط صلوۃ اور اخیر صلوۃ مین تورک کرتے
[illegible] کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے تورک منقول نہین ہے مگر تشہد اخیر مین اور یہ حدیث بھی
[illegible] اس کی جو تشہد اول کے وجوب کا قائل ہے اور اس مین اختلاف گذر چکا پھر وہی بخاری
[illegible] مین مذکور ہوئی ذکر کی اور کہا کہ اس مین سجود سہو کے لیے خفض و رفع کی تکبیرون کی مشروعیت
[illegible] ہے اور کہا کہ اس حدیث سے اسنے دلیل لی ہے جو تشہد اول کے عدم وجوب کا قائل ہے اور اسکی دلالت
[illegible] کا جواب گذر چکا انتہے ماقال الشوکانی فی النیل **بَابُ التَّشَهُّدِ فِي الْأُولَى** اچوگانہ اور سنہ گانہ
[illegible] مشروع ہونا **ف** کہا حافظ نے کرمانی نے کہا فرق اس ترجمہ مین اور اس سے پہلے
[illegible] سے کہ پہلے ترجمہ مین تشہد اول کے نہ واجب ہونیکا بیان ہے اور اس مین اسکے مشروع ہونیکا بیان ہے
[illegible] امام ہے واجبا در مندوب سے ہکذا فی الخیر الجاری کہا عینی نے اور ممکن ہے یہ کہا جاوے کہ فرق دونو
[illegible] ترجمہ تشہد اول کے عدم وجوب مین ہے اور دوسرا اسکے وجوب مین کیونکہ بابکیحدیث مین
[illegible] جلوس تشہد ہی کے لیے ہوتا ہے تو ایک جماعت نے پہلے ترجمہ کے ساتھ
[illegible] نے دوسرے ترجمہ کے ساتھ **حَدَّثَنَا** قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا بَكْرٌ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ
[illegible] بْنِ مَالِكِ ابْنِ بُحَيْنَةَ قَالَ صَلَّى لَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ فَقَامَ
[illegible] فِي آخِرِ صَلَوتِهِ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ عبد اللہ بن مالک بن بحینہ رضی اللہ تعالی
[illegible] صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز پڑھائی ہمکو ظہر کی تو آپ (تیسری رکعت کی واسطے) کھڑے
[illegible] تشہد اول کے لیے) جب آپ نماز پوری کر چکے (سوا سلام کے) تو سہو کے دو

Marfat.com

ب کا اتفاق ہے اور نقل کیا ہے شرح مہذب مین امام نووی نے کہ خطبہ مین ادہر اُدہر دیکہنا اتفاقاً مکروہ ہے مگر
ن حنفی اسکو حرام کہتے ہین اور اسمین حکمت یہ ہے کہ اسمین امام کی کلام سننے کے لیے طیاری ہوتی ہے اور اسصورت مین اسکا
سننے مین ادب پایا جاتا ہے اور مقتدی جب امام کیطرف اپنا منہ کریگا اور اسکی طرف اپنے بدن اور دل سے متوجہ ہوگا تو
اعظ اسکو خوب سمجہہ مین آویگا اور امام کو بہی مستحب ہے کہ مقتدیون کی طرف خطبہ مین اپنا منہ کرے اسمین اگرچہ قبلہ کیطرف پیٹھ
تی ہے پر یہ اسکو معاف ہے تاکہ مخاطبین کیطرف پیٹھ کرنی لازم نہ آوے جو عرفاً مذموم ہے واستقبل ابن عمر و
الامام اور ابن عمر رض اور انس رض نے (خطبہ کیحالت مین) امام کیطرف منہ کیا **ف** ابن عمر کے استقبال کو تو
ن نے ولید مسلم بن ولید کی طریق سے نکالا کہا لیث بن سعد نے مجہے خبر دی ابن عجلان سے اُسنے اسکو خبر دی نافع سے کہ
عمر رض اپنی نماز نفل سے امام کے نکلنے سے پہلے فارغ ہوجاتے اور جب امام نکلتا تو اہی وہ بیٹہتا (منبر پر) یہانتک کہ
عمر اسکی طرف متوجہ ہوجاتی اور انس کے استقبال کو ہم روایت کیے گئے نعیم بن حماد کے نسخہ مین صحیح سند کے ساتہہ انس سے
م جب خطبہ شروع کرتا جمعہ کے دن تو یہ امام کیطرف اپنا منہ کرتے اسکی خطبہ سے فارغ ہونے تک اور اسکو ابن منذر نے دوسرے
ن سے انس سے روایت کیا کہ وہ جمعہ کے دن آتے اور دیوار کے ساتہہ ٹیکا لگاتے اور امام کیطرف منہ کیا ابن منذر نے
ن نہین جانتا کہ اس مسئلہ مین علماء کا خلاف ہو اور بخاری علیہ الرحمہ نے ابو سعید کی حدیث سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک
نبر پر بیٹہے اور ہم آپکے گرد بیٹہے ترجمہ کا مقصود نکالا اور یہ حدیث ایک لمبی حدیث کا ٹکڑا ہے جو اسی اسناد کے ساتہہ کتاب
ہ کے باب الصدقۃ علی الیتامی مین انشاء اللہ تعالے آویگی اور اسحدیث پر کلام کتاب الرقاق مین آویگی انشاء اللہ والدلالت کی وجہ اسحدیث
یہ ہے کہ آپ منبر پر وعظ کے لیے بیٹہے تہے اور لوگ آپکا وعظ سننے کے لیے آپکے گرد بیٹہے اور ضرور ہے کہ اُنکے منہ آپکی طرف
ہے کیونکہ آپکی کلام کا سننا چاہتا ہے کہ وہ آپکے طرف دیکہتے ہون اور یہ جمعہ کا خطبہ نہا تاکہ آپ کا منبر پر بیٹہنا
ہوے بلکہ یہ تو محض وعظ و نصیحت کے لیے آپ کسی اونچی جگہہ پر بیٹہتے تہے اور لوگ آپسے نیچے تہے اور جب کہ
مین امام کیطرف منہ کرنا مستحب ہوا تو جمعہ کے دن کے خطبہ مین تو بطریق اولی امام کیطرف منہ کرنا مستحب ہوگا اسلیے
لیہ کے سننے کا امر وارد ہوا ہے اور خطبہ پڑہتے وقت کان کہنے کا **حدثنا** معاذ بن فضالۃ قال حدثنا
ام عن یحیی عن ہلال بن ابی میمونۃ قال حدثنا عطاء بن یسار انہ سمع ابا سعید الخدری رض
نبی صلی اللہ علیہ وسلم جلس ذات یوم علی المنبر وجلسنا حولہ ابو سعید خدری رض سے روایت ہے
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن منبر پر بیٹہے اور ہم آپکے گرد بیٹہے **ف** قسطلانی نے کہا امام کی طرف
کے لیے منہ کرنا مستحب ہے حنفیہ کے نزدیک جمہور علماء کیطرح اور امام کو مقتدیون کیطرف منہ کرنے مین اگرچہ

قبلہ کیطرف پیٹھہ دینی پڑتی ہے پر یہ اسکو معاف ہے تاکہ مخاطبین کیطرف پیٹھہ نہ ہو جو عرفاً قبیح ہے اور
یعنی حدیث کا ٹکڑا ہے جو اپنے مباحث کے ساتھہ کتاب الزکوٰۃ کے باب الصدقۃ علی الیتامیٰ مین آویگی اور کتاب الرقا
آویگی انشاء اللہ تعالیٰ اور اسیطرح نکالا اسکو مولف نے کتاب الزکوٰۃ مین اور جہاد اور رقاق مین اور اسی طرح نسائی اور ترمذی نے
مَنْ قَالَ فِي الْخُطْبَةِ بَعْدَ الثَّنَاءِ أَمَّا بَعْدُ جو شخص خطبہ مین ثناء کے بعد اما بعد کہتا ہے اسکی دلیل **ف** حافظ
زین بن منیر نے ہو سکتا ہے کہ لفظ مَنْ باب مین اَلَّذِیْ کے معنے مین ہو اور مراد اس سے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
اور ہو سکتا ہے کہ شرطیہ ہو اور جواب محذوف ہو اور وہ یہ کہ جسنے ثناء کے بعد اما بعد کہا اسنے سنت پر عمل کیا
احتمالون مین واعظ گون کو چاہیے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اتباع کے لیے اسکو ثناء کے بعد استعمال کرین انتہی
علیہ الرحمۃ نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خطبہ کی صفت مین جمعہ کے دن کوئی حدیث اس شرط پر نہین پائی تو اس
پر کفائت کی اور اسکو اسلیے مقرر کیا گیا ہے تاکہ حمد و صلوٰۃ اور وعظ کے درمیان فرق ہو جاوے رَوَاهُ عَلِيٌّ
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اس حدیث کو علی نے ابن عباس رضہ سے روایت کیا اور ابن
نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے **ف** حافظ نے کہا ابن عباس رضہ کی یہ حدیث اس باب کے آخر مین ہو موصولاً
تعالیٰ آویگی اور باب مین چھہ حدیثین بیان کین جنکی ترجمۂ باب کے ساتھہ مطابقت ظاہر ہے پہلی حدیث
حدیث ہی سورج کے گہن ہونے کے باری مین جسمین ہے پہر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اللہ کی ثناء کی جو اسکو لائق ہے
بعد پہر قبر کے فتنہ کا قصہ بیان کیا اور اس حدیث پر کلام انشاء اللہ تعالیٰ کسوف مین آویگی دوسری عمرو بن تغلب
ہے اور اسمین ہے پہر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اللہ کی تعریف کی اور اسکی ثناء کی پہر فرمایا اما بعد اور اس حدیث
کتاب الخمس مین آویگی انشاء اللہ تعالیٰ تیسری حدیث حضرت عائشہ رضہ کی حدیث ہی رات کی نماز کے قصہ مین اور اسمین
تشہد کیا پہر فرمایا اما بعد اور اس حدیث پر کلام کتاب ابواب التطوع مین آویگی انشاء اللہ تعالیٰ اور چوتھی ابو حمید
کی حدیث ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چاشت کے وقت (صبح) کی نماز کے پیچھے کھڑے ہوئے پہر تشہد کیا
کی جو اسکو لائق ہے پہر فرمایا اما بعد اسجگہہ اسکو مختصر طور پر بیان کیا ہے اور بیان کیا ہے اس حدیث کو تمام
ساتھہ کتاب الایمان والنذور مین اور اس حدیث مین ابن اللتبیہ کا قصہ ہے اور پوری گفتگو اس حدیث پر کتا
مین آویگی انشاء اللہ تعالیٰ پانچوین مسور بن مخرمہ کی حدیث ہی کہا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
تشہد کیا فرماتے تھے اما بعد اور یہ حدیث اس حدیث کا ٹکڑا ہے جسمین حضرت علی رضہ نے
لڑکی کے ساتھہ خطبہ کرنیکا ذکر ہے اور یہ پوری حدیث اور اسپر گفتگو کتاب النکاح مین

Marfat.com

ابن عباس رضہ کیحدیث ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منبر پر چڑہے اور یہ آپکا منبر پر چڑہنا آخر مجلس تھی کہ آپ بیٹھے
حدیث تک اور آمین ہے پہر آپنے اللہ کی تعریف کی اور اسپر ثنا کی پہر فرمایا اما بعد اور یہ پوری حدیث باب فضائل
صحابہ مین انشاء اللہ تعالی آویگی اور وہان اسحدیث پر کلام بھی آویگی انشاء اللہ تعالی اور اسباب مین جن حدیثون کو امام بخاری
بیان نہین کیا حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا کی حدیث ہی افک کے قصہ مین اور ابو سفیان کیحدیث ہی جسمین
حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہرقل کیطرف خط لکہنا مذکور ہے اور یہ حدیث صحیحین مین ہی اور جابر رضہ کی حدیث ہی کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب خطبہ پڑہتے آپکی مبارک آنکھین سرخ ہوجاتین اور آپکا مبارک آواز بلند ہوتا آخر حدیث تک اور آمین
پہر فرماتے اما بعد فان خیر الحدیث کتاب اللہ اسکو امام مسلم نے نکالا اور مسلم کی ایک روایت مین ہی جابر رضہ سے کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جمعہ کے دن خطبہ پڑہتے اور اللہ کا حمد کرتے اور اسکی ثنا کرتے آخر حدیث تک اور آمین ہے (پہر)
فرماتے اما بعد فان خیر الحدیث کتاب اللہ اور یہ حدیث مصنف کی مراد کے زیادہ لائق ہے اسلیے کہ آمین جمعہ کے دن کی
تصریح ہے پر یہ حدیث بخاری کی شرط پر نہین ہے جیسی ہم بیان کرچکے اور ان حدیثون سے معلوم ہوا کہ اما بعد کا کہنا خطبون
کے ساتہہ ہی خاص نہین ہے بلکہ رسالات کے ابتدا مین اور مصنفات کے ابتداء مین بہی کہا جاتا ہے اور ان حدیثون
کے طریقون کا تتبع کیا ہے جنمین اما بعد کا لفظ واقع ہوا ہے حافظ عبد القادر راوی نے اربعین کے خطبہ مین تو اسی
سے زیادہ تیس صحابیون سے نکالا ان مین سے وہ طریق ہے جسکو ہنی نکالا ابن جریج کے طریق سے ہنی محمد بن سیرین سے ہنی
سمرہ بن مخرمہ سے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب خطبہ پڑہتے فرماتے اما بعد اور اسکے راوی سچے ہین اور اسحدیث کا ظاہر ہے
کہ آپنے اس امر پر مداومت کی وقال محمود حدثنا ابو اسامۃ قال حدثنا ہشام بن عروۃ قال اخبرتنی فاطمۃ
بنت المنذر عن اسماء بنت ابی بکر قال دخلت علی عائشۃ والناس یصلون قلت ما شان الناس فاشارت
برأسہا الی السماء فقلت ایۃ فاشارت برأسہا ای نعم قالت فاطال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی
تجلانی الغشی وانی لاصب فوقی قربۃ فیہا ماء ففتحتہا فجعلت اصب منہا علی راسی فانصرف رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقد تجلت الشمس فخطب الناس فحمد اللہ بما ہو اہلہ ثم قال اما بعد
ما من شیء لم اکن رأیتہ الا وقد رأیتہ فی مقامی ہذا حتی الجنۃ والنار وانہ قد اوحی الی انکم
تفتنون فی القبور مثل او قریبا من فتنۃ المسیح الدجال یؤتی احدکم فیقال لہ ما علمک بہذا
الرجل فاما المؤمن او قال الموقن لا ادری ایتہما قالت اسماء فیقول ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہو

محمد جاءنا بالبینات والھدیٰ فامنا بہ واجبنا واتبعنا فیقال لہ نم صالحا فقد کنا
کنت لموقنا بہ واما المنافق او المرتاب شک ھشام فیقال لہ ما علمک بھذا الرجل فیقول
سمعت الناس یقولون شیئا فقلت قال ھشام فلقد قالت لی فاطمۃ فاوعیتہ غیر انھا قد
یغلط علیہ ابوبکر کی بیٹی اسماء رضہ سے روایت ہے کہ میں (اپنی بہن) عائشہ صدیقہ رضہ پاس آئی اور لوگ نماز پڑ
مینے کہا لوگون کا کیا حال ہے تو میری بہن عائشہ نے اپنے سر سے آسمان کیطرف اشارہ کیا کہ سورج کو گہن لگا
کہا سورج کو گہن لگنا علامت ہے اسکی کہا ہان کہا اسماء نے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بڑی دیر تک نما
کھڑے رہے یہانتک کہ میں بیہوش گئی اور میرے پہلو میں پانی کی ایک مشک تھی تو میںنے اسکا مونہہ کھولا اور میں اس سے اپنے
گرانے لگی اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز سے اسوقت فارغ ہوئے جب سورج کا گہن کھل چکا تھا پھر آپنے لوگو
خطبہ سنایا اور اللہ تعالی کی تعریف کی جسکے وہ لائق ہے پھر آپنے اما بعد کا کلمہ کہکر وعظ شروع کیا کہا اسماء رضہ نے ا
انصار کی عورتون نے شور مچا دیا تو میں نے چپ کرانے کے لیے انکی طرف جھکی (جب میں واپس آئی) تو میںنے عائشہ
سے پوچھا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کیا فرمایا تھا بولی آپنے فرمایا ایسی کوئی چیز نہین جسکو میںنے دیکھا ہوا
تھا مگر میںنے اسکو دیکھ لیا اپنی اسجگہہ میں یہانتک کہ بہشت اور دوزخ کو بھی دیکھ لیا اور مجھے حکم ہوا کہ قبرون میں مسیح دجا
فتنہ کیطرح آزمائے جاؤگے لایا جاویگا ایک تمہارا (یعنے اسکی پاس فرشتے منکر نکیر آوینگے) اور اسکو کہینگے
تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کیا جانتا ہے تو مومن کہیگا یہ اللہ کے رسول ہین انکا مبارک نام محمد ہے یہ ہمارے
روشن دلیلین اور ہدایت کی باتین لائے اور ہم انکے ساتھہ ایمان لائے اور آپکی رسالت کو ہمنے قبول کیا اور تابعدار
ہمنے آپکی وہ اسکو کہینگے تو سوجا تو نیک ہے ہمکو بھی خبر تھی کہ تو انکے ساتھہ ایمان کہتا ہے اور جو منافق ہوگا اور
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رسالت میں شک کرتا ہوگا جب اسکو کہا جاویگا تو اس آدمی کو کیا جانتا ہے وہ کہیگا میں
جانتا جو کچھہ سنا کہہ ڈالا لوگون کی تحقیق نہ کی سنی سنائی بات پر یقین کر لیا باپ دادون کی رسم و رواج پر اڑا رہا) ہشا
بن عروہ نے کہا فاطمہ بنت منذر نے مجھکو کہا مجھے یہ حدیث یاد ہے مگر وہ تغلیط جو کافر کیجاتی ہے اور اسماء نے
بیان کیا وہ مجھے یاد نہین رہی **حدثنا** محمد بن معمر قال حدثنا ابو عاصم عن جعفر بن حازم قا
سمعت الحسن یقول حدثنا عمرو بن تغلب ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتی بمال او سبی
فاعطی رجالا وترک رجالا فبلغہ ان الذین ترک عتبوا فحمد اللہ ثم اثنی علیہ ثم قال ا
فواللہ انی لاعطی الرجل وادع الرجل والذی ادع احب الی من الذی اعطی ولکن

لمہاری فی قلوبھم من الجزع والھلع وکل اقوا ما الی ما جعل اللہ فی قلوبھم من الغنی و
فیھم عمرو بن تغلب فواللہ ما احب ان لی بکلمۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حمر النعم
ن تغلب عبدی بنتی بصری رضہ سے روایت ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس کچھ مال یا لڑکیہ قیدی آئی
پھر آئی تو آپنے اسکو تقسیم کیا پر کسیکو دیا اور کسیکو نہ دیا اور آپ کو اُن لوگون کی شکایت (بھی) پہونچ گئی جنکو آپنے
تو آپنے (وعظ فرمایا) اور اللہ کی تعریف کی اور اسپر ثنا کی پھر فرمایا حمد اور ثنا کے بعد قسم ہے اللہ کی مین کسیکو دیتا
اور کسی کو چھوڑتا ہون اور جسکو مین چھوڑتا ہون وہ میرے نزدیک اچھا ہے اس سے جسکو مین دیتا ہون
سکو دیتا ہون انکو اسلیے دیتا ہون کہ انکے دلون مین مجھے بے صبر کی اور لالچ معلوم ہوتا ہے اور جنکو چھوڑتا ہون
لیے چھوڑتا ہون کہ انکے دلون مین اللہ نے بے نیازی اور بھلائی رکھدی ہے اُن مین سے ایک عمرو بن تغلب رضہ
کہا عمرو بن تغلب نے اللہ کی قسم مین نہین چاہتا کہ مجھکو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اس بات کے بدلے (جو آپنے میری حق
ی فرمائی) سرخ اونٹ ملتے **ف** یعنے اگر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھے سرخ اونٹ عنایت فرماتے اُن مین سے جو آپ
یم فرما رہے تھے تو مین اسقدر خوش نہ ہوتا جیسا کہ مین آپکے میرے حق مین اس بات کے کہنے سے خوش ہوا **ف** واہ رے
بن تغلب تیرا نیک نصیب اور خوش قسمت قسطلانی نے کہا نکالا اسحدیث کو مولف نے خمس اور توحید مین کما

حدثنا یحیی بن بکیر قال حدثنا اللیث عن عقیل عن ابن شہاب قال اخبرنی عروۃ ان عائشۃ
برتہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خرج لیلۃ من جوف اللیل فصلی فی المسجد فصلی رجال بصلوتہ
صبح الناس فتحدثوا فاجتمع اکثر منھم فصلوا معہ فاصبح الناس فتحدثوا فکثر اھل المسجد
ت اللیلۃ الثالثۃ فخرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فصلوا بصلوتہ فلما کانت اللیلۃ
ز المسجد عن اھلہ حتی خرج لصلوۃ الصبح فلما قضی الفجر اقبل علی الناس
تشھد ثم قال اما بعد فانہ لم یخف علی مکانکم ولکنی خشیت ان تفرض علیکم فتعجزوا

حضرت عائشہ صدیقہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک رات (گھر سے) جوف لیل مین برآمد ہوے
مسجد مین آپنے تراویح کی نماز پڑہی اور کچھ لوگون نے آپکی اس نماز مین اقتدا کی تو سویرے سویرے لوگون مین چرچا
(کہ آج کی رات حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تراویح کی نماز پڑہی ہے) تو دوسری رات مین بہ نسبت اس رات
بہت لوگ مسجد مین جمع ہوگئے پھر انہون نے (اس رات مین) آپکے ساتھ نماز تراویح پڑہی پھر صبح کو اسکا چرچا
تیسری رات کو مسجد مین بہ نسبت ان دونون راتون کے بہت لوگ جمع ہوے اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گھر سے

برآمد ہوئے اور انہون نے آپکے ساتھہ نماز تراویح پڑہی جب عرب کی [illegible]
کو سمانی سے تنگ ہوگئی اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم برآمد نہ ہوئے اور سانی رات گذر گئی [illegible]
ہوئی جب آپ صبح کی نماز سے فارغ ہوئے تو لوگون کیطرف اپنا مبارک منہ کیا اور خطبہ پڑہا [illegible]
تمہارا اکٹھا ہونا اور نماز کی انتظاری کرنا سب کی خبر ہے پر مین ڈرا (صبادا) تمپر تراویح کی نماز فرض ہوجاوے
سے بن سکے **ف** تو اپنے گہرون مین نفل نماز پڑہا سکیے مرد کی وہ نماز بہتر ہے جسکو وہ اپنے گہر مین
فرض نماز جیسا دوسری روایت مین آیا ہے اور اس حدیث اور اس سے پہلی حدیث کی مناسبت ترجمہ باب سے ظاہر
تابعہ یونس متابعت کی ہے عقیل کے اسحدیث کی روایت کرنیمین ابن شہاب زہری سے یونس نے اور اس متابعت
کو امام مسلم نے موصول کیا **حدثنا** ابو الیمان قال اخبرنا شعیب عن الزہری قال اخبرنی عروۃ
ابی حمید بن الساعدی انہ اخبرہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قام عشیۃ بعد الصلوۃ
فتشہد واثنی علی اللہ بما ہو اہلہ ثم قال اما بعد ابو حمید ساعدی رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ
وآلہ وسلم ایک رات عشا کی نماز کے بعد کہڑے ہوئے اور آپنے خطبہ پڑہا اور اللہ کی تعریف کی جسکے وہ لائق ہے
اما بعد **ف** اسجگہ اسحدیث کو مختصر بیان کیا اور باب الایمان والنذور مین طول کے ساتھہ اور اس مین ابن لتبیہ
ہے جسکو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صدقہ کی تحصیل کے لیے بہیجا اور وہ وصول کرکے لائے اور بولا یہ تیرا ہے
تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منبر پر کہڑے ہوئے اور فرمایا اما بعد اور اسکو مسلم نے مغازی مین نکالا اور ابو داود
مین (ق) تابعہ ابو معاویۃ وابو اسامۃ عن ہشام عن ابیہ عن ابی حمید عن النبی صلی اللہ
وسلم قال اما بعد وتابعہ العدنی عن سفیان فی اما بعد متابعت کی ہے زہری کی ابو معاویہ اور
نے ہشام سے اسنے اپنے باپ عروہ سے اسنے ابو حمید سے اسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ رسول اللہ صلی اللہ
آلہ وسلم نے فرمایا اما بعد اور محمد بن یحیی یا عبد اللہ بن ولید عدنی نے متابعت کی ہے ابو الیمان کی سفیان
کے لفظ مین (نہ پوری حدیث مین) **حدثنا** ابو الیمان قال اخبرنا شعیب عن الزہری قال
علی بن الحسین عن المسور بن مخرمۃ قال قام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطیبا فسمعتہ حین
یقول اما بعد مسور بن مخرمہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہڑے ہوئے تو مینے آپ سے سنا
خطبہ پڑہا اما بعد فرمایا تابعہ الزبیدی عن الزہری شعیب کی زبیدی نے زہری سے متابعت کی
حدثنا اسمٰعیل بن ابان قال حدثنا ابن الغسیل قال حدثنا عکرمۃ عن ابن عباس قال صعد النبی

Marfat.com

جلس جلسۃ مستوفزا علی منکبیہ قد عصب رأسہ بعصابۃ دسمۃ فحمد
ثم قال اما بعد فان ھذا الحی من الانصار
ویکثر الناس فمن ولی شیئا من امۃ محمد فاستطاع ان یضر فیہ احدا او ینفع فیہ
فلیقبل من محسنھم ویتجاوز عن مسیئھم ابن عباس رضہ سے روایت ہے کہ چڑہے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
پر اور یہ آپکا اخیری بیٹھنا تہا جو آپ منبر پر بیٹھے ف اسکے بعد آپ پھر منبر پر نہین بیٹھے یہانتک کہ آپ نے
ن فرمایا انا للہ وانا الیہ راجعون ف اور آپ اپنے مونڈہو پر چادر لینے والے تہے اور سیاہ پگڑی سے اپنے سر کو باندہے
تو آپ نے اللہ کی تعریف کی اور ثنا کی اسپر اور فرمایا لوگو میرے پاس چلے آؤ تو لوگ کودی آپ کیطرف پھر فرمایا اما بعد بات
ہے کہ یہ انصار کے لوگ دن بدن کم ہوتے جاوینگے اور (انکے سوا) اور لوگ بڑہتے جاوینگے تو جو شخص محمد کی امت کے میری
ت مین) سے کسی چیز کا حاکم بنے اور وہ اپنی حکومت مین طاقت رکہے کسیکو ضرر دینے یا کسیکو نفع پہونچانے کی تو چاہیے
صار کی نیکون کی نیکیان قبول کرے اور انکی بدون سے درگذرے ف اسحدیث کو مؤلف نے علامات نبوت اور فضائل
لام مین بہی نکالا اور شاید وحی سے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو معلوم ہوا کہ بنی امیہ وغیرہ کی سلطنت و حکومت مین انصار پر
ہوگا اسلیے آپنے انصار کی سفارش مین یہ حدیث فرمائی کہ میری امت کے حاکم کو لازم ہے کہ انصار کی نیک لوگون کی
یم و توقیر کرے اور انکی بدون سے چشم پوشی کرے اور مطلب یہ ہے کہ اگر کوئی تعزیر کا کام انسے وقوع مین آوی تو حاکم
ال حاوے اور یہ مطلب نہین ہے کہ انصار سے کوئی شخص حد کا مرتکب ہو تو اسپر حد قائم نکرے اسلیے کہ جب حد و حاکم
ر دیک ثابت ہو جاوین تو حاکم کو اختیار نہین انکے معاف کرنیکا چنانچہ عائشہ صدیقہ رضہ کی یہ حدیث اسپر دلیل ہے کہ
ل کو مخزومی عورت کے حال نے غم مین ڈالا جسنے چوری کی تہی اور بولی کون شخص اس عورت کی حضرت صلی اللہ علیہ
سلم کے آگے سفارش کرے اور کہنے لگے کہ اسامہ زید کا بیٹا اسکے سوا اور کوئی آپ پر دلیر نہین ہے تو حضرت
لہ علیہ وآلہ وسلم کے آگے اسامہ نے اس عورت کی سفارش کی تو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کیا تو
ل کرتا ہے اللہ کی حدون مین سے کسی حد مین پھر آپ کہڑے ہوئے اور خطبہ پڑہا اور فرمایا پہلے لوگون کو اسی بات نے
یا کہ جب انمین کوئی شریف چوری کرتا تو اسکو چہوڑ دیتے اور جب کوئی غریب چوری کرتا تو اسکو حد لگاتے قسم
ر فاطمہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیٹی (یعنے میری بیٹی) چوری کرتی تو مین اسکے ہاتہہ کاٹ دیتا اور آپ
معلوم ہوا کہ خطبے مین اما بعد کہنا سنت ہے اور ان حدیثون کی مطابقت ترجمہ باب سے ظاہر ہے **باب**
ن الخطبتین یوم الجمعۃ جمعہ کے دن دو خطبون کے درمیان بیٹہنے کا بیان ف کہازین بن منیر

نے نہین تصریح کی بخاری نے ساتھہ حکم ترجمہ کے اسلیے کہ اسکی دلیل حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فعل ہے
نہین ہے کیونکہ آپکے افعال مین آپکی خصوصیت کا خیال ہے انہی اور ترجمہ کے حکم کے ساتھہ تصریح نہ کرنا کیونکہ یہ
نہین ہے کیونکہ مؤلف رحمہ اللہ نے جمعہ کے احکام کے تراجم کا حکم بیان نہین کیا اور بخاری علیہ الرحمۃ کے
معلوم ہوتا ہے کہ بخاری دو خطبون کے درمیان بیٹھنے کے وجوب کا قائل ہے جیسے اصل خطبہ مین اسکا خیال ہے
مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ خُطْبَتَيْنِ يَقْعُدُ بَيْنَهُمَا عبداللہ بن عمر رضہ سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ و
پڑہا کرتے تہے انکے درمیان بیٹہہ جاتے ف حافظ نے کہا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ دونو خطبے کہڑے
پڑہتے تہے اور خالد بن حرث کی گذشتہ روایت مین مؤلف نے اسکی تصریح کی ہے اس سے دو باب پہلے اور لفظ اسکے
کہ آپ کہڑے ہوکر خطبہ پڑہتے پہر بیٹہہ جاتے پہر کہڑے ہوجاتے اور نسائی اور دارقطنی کے اس طریق سے یہ
کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم دو خطبے پڑہتے تہے کہڑے ہوکر فصل کرتے انکے درمیان بیٹھنے کے ساتھہ اور صاحب
غفلت ہوئی جو انہون نے اس لفظ کو صحیحین کیطرف منسوب کیا اور ابو داؤد نے اسکو اس لفظ کے ساتھہ روایت کیا کہ حضرت
اللہ علیہ وآلہ وسلم دو خطبے پڑہتے تہے بیٹہتے جب منبر پر چڑہتے مؤذن کے اذان سے فارغ ہونے تک پہر
ہوکر خطبہ پڑہتے پہر بیٹہہ جاتے اور بات نہ کرتے پہر کہڑے ہوکر خطبہ پڑہتے اور اس سے معلوم ہوا کہ دو خطبو
درمیان بیٹھنے مین کوئی بات نہ کرے پر اس مین اللہ کے یاد کرنے کی اور اسکو دلمین پکارنیکی نفی نہین ہے
شافعی نے اسحدیث سے دلیل لی ہے دو خطبون کے درمیان بیٹھنے کے وجوب پر اور یہ دلیل پیش کرتے ہین
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسپر ہمیشگی کی ہے اور آپ نے فرمایا تم ویسا نماز پڑہو جیسے مجھکو نماز پڑہتے
دقیق العید نے کہا اسحدیث سے دو خطبونکے درمیان بیٹھنے کے وجوب پر دلیل لینا موقوف ہے اسپر کہ دونون خطبون کا کہڑا کرنا کیفیت
تحت مین داخل ہو ورنہ مجرد فعل کا استدلال ہے اور طحاوی کا خیال ہے کہ اس مسئلہ مین امام شافعی متفرد
اعتراض ہوا ہے کہ یہ مذہب حکایت کیا گیا ہے امام مالک سے بہی ایک روایت مین اور یہی مشہور ہے امام
کیا اسکو ہماری استاذ نے ترمذی کی شرح مین اور ابن منذر نے حکایت کیا کہ بعض علماء نے امام شافعی
کیا اسطرح کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خطبہ اول کے اول بیٹھنے پر ہمیشگی کی اگر آپکی ہمیشگی
کی شرط ہونیکی دلیل ہے تو پہلے جلسہ کے شرط ہونیکی بہی دلیل ہونا چاہیے اور اسپر اعتراض
کی روایتون مین جلسہ اولی کا نام تک نہین ہے اور یہ عبداللہ عمری کی روایت سے

ہی ہوا بت ثابت نہین ہوئی بخلاف پہلے کے اور کہا صاحب مغنی نے نہین واجب کیا ہی اسکو اکثر اہل علم نے کیونکہ
یا جلسہ ہے جسمین کوئی ذکر مشروع نہین ہے تو واجب نہ ہوا اور جو شخص اسکے وجوب کا قائل ہے اُسنے اسکو جلسہ استراحت کے
ت پر قیاس کیا ہے اور سورۂ اخلاص پڑہنے کے موافق اور اسکی حکمت مین اختلاف ہوا ہے تو بعض نے کہا دو خطبون کے
ین فاصلہ کے واسطے اور بعض نے کہا راحت کے واسطے اور ظاہر ہوتا ہے اثر خلاف کا اس شخص کے حق مین بہی جو بیٹہکر
پڑہے جب کہڑا نہ ہو سکے اور طحاوی نے اس شخص کو الزام دیا ہے جو دو خطبون کے درمیان بیٹہنے کے وجوب کا
ہے اسکو چاہیے کہ دونون خطبون مین کہڑا رہنے کو بہی واجب سمجہے اور دو خطبون کے مقدار مین بہی علماء کو
ف ہے امام شافعی کے نزدیک خطبہ مین وعظ کرنا اور قرآن پڑہنا شرط ہے کہتے ہین کہ ہر ایک خطبے مین حمد اور صلوٰۃ
وعظ تینون شرط ہین اور قرآن کی ایک آیت پڑہنی واجب ہے خواہ پہلے خطبہ مین پڑہے خواہ پچہلے خطبہ مین لیکن
ے خطبے مین مسلمانون کے واسطے دعا کرنی واجب ہے اور جمہور علماء کا یہ قول ہے کہ جسپر خطبہ کا نام بولا جاوے اسقدر
ا کافی ہے اور ابو حنیفہ کہتے ہین کہ ادنے چیز جو ذکر خدا یعنے تسبیح اور تحمید کو شامل ہو اس سے خطبہ صحیح ہو جاتا
اسلیے کہ آیت جمعہ مین ذکر مطلق آیا ہے قلیل ہو یا کثیر پر امام نووی نے اس قول کو ضعیف کہا اسواسطے کہ اسکو
خطبہ نہین کہتا اور جو خطبے سے مقصود ہوتا ہے یعنے وعظ وغیرہ وہ اس سے حاصل نہین ہوتا اور دوسرا قول
ت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مواظبت کے مخالف ہے آپنے کبہی ایسا خطبہ نہین پڑہا **باب** الاستماع
الخطبۃ خطبہ کا سننا **ف** حافظ نے کہا بیان کی مصنف علیہ الرحمہ نے اسباب مین حدیث فرشتون کے
ا کی ان لوگون کو جو جمعہ مین سویرے آتے ہین اور اسمین ہے کہ جب امام خطبہ کے لیے نکلتا ہے تو فرشتے یہ دفتر
لیتے ہین (یعنے اب نام نہین لکہتے) اور خطبہ سنتے ہین اور باب فضل الجمعہ مین اسحدیث پر پوری کلام گذر چکی
سمین اشارہ ہے کہ بات کرنا اوقت سے منع ہو جاتا ہے جب امام خطبہ شروع کرے کیونکہ سننا بات کرنیکے ساتہہ
ی نہین سکتا اور حنفیہ کہتے ہین کہ امام جب گہر سے نکلے تو کلام حرام ہو جاتی ہے اور اسمین ایک ضعیف حدیث
وارد ہے جسکو ہم اس سے پیچہے کرباب مین انشاء اللہ تعالی بیان کرینگے **حدثنا** آدم قال حدثنا
عن الزہری عن عبد اللہ عن ابی ہریرۃ قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا کان یوم الجمعۃ
کت الملائکۃ علی باب المسجد یکتبون الاول فالاول ومثل المہجر کمثل الذی یہدی بدنۃ
کالذی یہدی بقرۃ ثم کبشا ثم دجاجۃ ثم بیضۃ فاذا خرج الامام طووا صحفہم
ویستمعون الذکر ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ جب جمعہ کا دن ہوتا ہے تو مسجد کے دروازے پر فرشتے

رہتے ہین (جو نام لکھتے ہین انکے درجون کے موافق جو کوئی پہلے آتا ہے اسکا نام پہلے لکھتے ہین)
ہے اور جو کوئی سویرے نماز کو جاوے یعنی زوال ہوتے ہی یا زوال سے پہلے اسکی مثال ایسی ہے جیسے کسی نے ایک اونٹ
کی اور جو اسکے بعد آوے اسکی مثال ایسی ہے جیسے کسی نے ایک گائے کی قربانی کی اور جو اسکے بعد آوے اسکی مثال ایسی
ایک مینڈھا قربانی کیا اور جو اسکے پیچھے آوے اسکی مثال ایسی ہے جیسے ایک مرغی قربانی کی اور جو اسکے پیچھے آوے
ایسی ہے جیسے ایک انڈہ اللہ کی راہ مین دیا پھر جب امام (خطبہ کے لیے گھر سے) نکلتا ہے تو فرشتے یہ فہرستین
ہین اور خطبہ سنتے ہین ف ابن ماجہ نے ابی بن کعب سے نکالا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جمعہ
سورۂ تبارک پڑھی کھڑے رہکر خطبے مین اور نصیحت کی ہمکو اللہ جل جلالہ کے واقعات سے تو ابو الدرداء یا ابو ذر یاد
چکی لینے لگی اور کہنے لگے یہ سورت کب اتری یہ تو مینے ابھی سنی ابی بن کعب نے انکو اشارہ کیا کہ خاموش ہو
سے فارغ ہوئے تو ابو الدرداء یا ابو ذر نے ابی سے کہا مینے تم سے پوچھا یہ سورت کب اتری تو تمنے بتلایا نہین
کہا تمکو آج کے دن نمازمین سے کچھ حصہ نہ ملے گا مگر یہی لغو بیکار بات یہ سنکر ابو الدرداء یا ابو ذر آنحضرت صلی اللہ
وسلم پاس گئے اور جو ابی نے کہا تہا وہ بیان کیا آپنے فرمایا ابی نے سچ کہا اور امام احمد اور ابو داؤد نے حضرت
اسلام سے نکالا آپنے فرمایا جو شخص امام کے نزدیک بیٹھا لیکن اسنے لغو حرکت کی اور خطبہ نہین سنا اور خا
رہا تو اسپر دوبال کا ایک حصہ ہوگا اور جسنے کہا خاموش رہ اسنے لغو کیا اور جسنے لغو کیا اسکا جمعہ نہ ہوا ایسا
مینے تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے حاصل ان سب حدیثون کا یہ ہے کہ خطبہ کیحالت مین بات کرنا منع
کہ تحیۃ المسجد پڑھے کیونکہ اسکا جواز دوسری حدیث سے ثابت ہے جو اس سے اگلے باب مین آتی ہے اور یہ
اُس کلام سے ہے جو بیکار ہو اگر اللہ کا ذکر کرے یا دعا مانگے یا درود شریف پڑھے تو منع نہین ہے
نے نکالا جابر رضہ سے کہ سعد بن ابی وقاص ایک شخص سے کہا تیرا جمعہ نہین ہوا آنحضرت صلی اللہ علیہ
فرمایا کیون اے سعد نے عرض کی اسنے بات کی جب آپ خطبہ پڑھ رہے تھے آپنے فرمایا سچ کہا احمد نے
مجالد بن سعید ضعیف ہے نکالا اسکو ابن ابی شیبہ نے ان حدیثون کے ظاہر سے معلوم ہوتا ہے کہ
کی بات کرنا منع ہے اگرچہ دین کی بات کیون نہ ہو کیونکہ ابی نے ابو الدرداء یا ابو ذر کا انکار کیا اور
رہ اسنے بھی اچھی بات کا حکم کیا مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسکو لغو فرمایا اور شاید
بات کرنا کیونکہ اشارے سے بھی منع کر سکتا ہے پھر زبان سے کہنے کی کیا ضرورت ہے
خطیب کو اثنا خطبہ مین بات کرنا درست ہے امام احمد اور نسائی اور ابن ماجہ نے نکالا

سے بات کی اور آپ خطبہ پڑھ رہے تھے جمعہ کے دن جب اسنے پوچھا قیامت کب ہے اور ابن ابی کثیر نے یہودی سے
سے بات کی خطبہ مین اسکو نکالا بیہقی نے اور مسلم نے ابو رفاعہ سے نکالا کہ مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پاس پونہچا
پڑھ رہے تھے کہا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین مسافر ہون اور دین کی بات پوچھنے آیا ہون آپ میری طرف متوجہ
خطبہ چھوڑ دیا اور مجھکو سکھلانے لگے پھر خطبہ کو تمام کیا اور سننے والون نے نکالا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے امام حسن
حسین علیہما السلام کو منبر پر سے اتر کر اٹھا لیا اور خطبہ قطع کر دیا اور مسلم نے نکالا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سلیک
سے بات کی خطبہ مین اور طبرانی نے نکالا کہ نعمان بن قوقل سے بات کی اور ابو ذر سے بات کی اور حضرت عمر نے حضرت
سے بات کی جب وہ دیر مین آئے نماز کے لیے خطبہ کی حالت مین ان حدیثون سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ امام اگر کوئی بات
سے پوچھے تو مقتدی بھی اسکا جواب دے سکتا ہے حافظ ابن تیمیہ نے منتقی مین کہا بات کرنا منع ہونا حالانکہ
خطبہ پڑھتا ہو اور امام کو اجازت ہے کہ مصلحت کے لیے بات کرے اور خطبہ مین شروع کرنے سے پہلے اور خطبہ کو تمام کرکے
بات کر سکتا ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب تو نے جمعہ کے دن اپنے ساتھی
سے بات کی چپ اور امام خطبہ پڑھتا تھا تو تو نے لغو کیا اسکو جماعت نے روایت کیا ابن ماجہ کے سوا اور حضرت علی علیہ السلام سے روایت
ہے کہ جو شخص امام کے نزدیک بیٹھا اور اسنے بیہودہ کام کیے اور خطبہ نہ سنا اور چپ نہ کی تو اسپر وبال کا ایک حصہ ہوگا اور جسنے
چپ کرائسنے لغو حرکت کی اور جسنے لغو حرکت کی اسکا جمعہ نہ ہوا پھر کہا مینے اسی طرح تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
سے سنا ہے روایت کیا اسکو امام احمد اور ابو داؤد نے اور ابن عباس رض سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا
جسنے جمعہ کے دن باتین کین اور امام خطبہ پڑھتا تھا تو اسکی کہاوت جیسے کہاوت گدہے کی پیٹھ پر لے چلتا ہے کتابین
جسنے اسکو کہا چپ کر اسکا جمعہ نہین ہے پھر ابو الدرداء کی وہی حدیث بیان کی جو ابن ماجہ سے ہمنے بیان کی
طبرانی نے کہا علی علیہ السلام کی حدیث کی اسناد مین ایک مجہول مرد ہے کیونکہ عطار خراسانی نے اسکو روایت کیا اپنی
بی بی کے غلام آزاد سے اور عطار خراسانی کو یحیی بن معین نے ثقہ کہا ہے اور اسکی تعریف کی ہے اور ابن حبان نے اسمین
کلام کی اور سعید بن مسیب نے اسکو جھوٹا کہا اور ابن عباس کی حدیث کو ابن ابی شیبہ نے مصنف مین نکالا اور بزار نے
اپنی مسند مین اور طبرانی نے کبیر مین اور اسکی اسناد مین مجالد بن سعید ہے اور اسکو جمہور نے ضعیف کیا ہے حافظ نے
بلوغ المرام مین کہا اسکا اسناد لا باس بہ ہے اور ابو الدرداء کی حدیث کو طبرانی نے نکالا شریک بن عبد اللہ بن نمر
سے اسنے عطاء بن یسار سے اسنے ابو الدرداء سے اور روایت کی گئی ہے یہ حدیث عبد اللہ بن سعد کی
سے اسنے حرمین قیس سے اسنے ابو الدرداء سے کہا ہیثمی نے مجمع الزوائد مین اور امام احمد کی حدیث کی راوی

Marfat.com

سچے ہین اور اسکی شاہد ہے وہ حدیث جسکو نکالا ابو یعلے اور طبرانی نے جابر رضہ سے کہ ابن مسعود رضہ آیا اور رسول اللہ صلی اللہ
وسلم خطبہ پڑہتے تہے تو وہ آکر ابی کے پہلو مین بیٹہ گیا پہر ابو الدرداء کی حدیث کیطرح بیان کیا عراقی نے کہا اسکے
راوی سچے ہین اور شاہد ہے اسکی حدیث کی وہ حدیث جسکو طبرانی نے ابو ذر سے نکالا ابو الدرداء کی حدیث کیطرح
مین مذکور ہے اور ابن ابی اوفے سے مروی ہے ابن ابی شیبہ کے پاس کہ تین چیزین ہین جو انکے رہا سکے گناہ
اس جمعہ سے لیکر دوسرے جمعے تک ایک تو یہ وضو ہونیسے بچا دوسرا باتین کرنیسے تیسرا چپ کرنے سے عراقی نے کہا
کے راوی سچے ہین کہا عراقی نے اور یہ حدیث اگرچہ موقوف ہے لیکن ایسی باتین رائے سے نہین کہی جاتین تو یہ مرفو
حکم مین ہے جیسے ابن عبد البر نے کہا اور ابن ابی اوفے کی اور مرفوع حدیث ہی نسائی کے پاس کہ رسول اللہ صلی اللہ
آلہ وسلم بہت ذکر کرتے اور بیہودہ باتین نہ کرتے اور نماز کو لمبا کرتے اور خطبہ کو چھوٹا کرتے اور جابر سے مروی ہے ابن ابی ش
پاس اسکے مصنف مین کہ سعد نے ایک آدمی کو جمعہ کے دن کہا تیرا جمعہ نہین ہے تو اسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسل
بیان کیا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سعد سے پوچھا کیون رے سعد سعد بولا اسلیے کہ اسنے باتین کین اور آپ خطبہ پڑہ رہ
تہے آپنے فرمایا سعد نے سچ کہا اور اسکو ابو یعلے اور بزار نے بھی روایت کیا اور اسکی اسناد مین مجالد بن سعید ضعیف ہے ا
بن عمر سے مروی ہے ابو داؤد کے پاس اسنے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ جمعہ مین تین قسم کے لوگ ہوتے ہین ایک مرد کا
بکنے کو آتا ہے تو اسکا وہی حصہ ہے جمعہ سے اور ایک آدمی کہ آیا جمعہ مین دعا مانگتا ہے تو وہ آدمی ہے جسنے اللہ
اگر اللہ چاہے تو اسکا مانگا اسکو دیوے اور اگر چاہے تو نہ دیوے اور ایک مرد آیا کہ اسنے چپ کی اور کسی مرد مسل
کی گردن نہ پہاندی اور کسی کو دکہہ نہ دیا تو وہ اسکے گناہ معاف کیجاوینگے ہے دوسرے جمعہ تک اور تین دن کے
کہا اور اسکا اسناد نیکا ہے اور ابن مسعود رضہ سے مروی ہے ابن ابی شیبہ کے پاس اسکے مصنف مین اور طبرانی کے
کبیر مین کہ اتنی ہی لغو حرکت کافی ہے کہ جب امام منبر پر چڑہے تو تو اپنے ساتہی کو کہے چپ کر عراقی نے کہا اسکے
کے راوی سچے ہین اور اسنے صحیح مین دلیل لی گئی ہے کہا اگرچہ یہ حدیث موقوف ہے لیکن ایسی حدیث رائے سے نہین کہی جاتی تو یہ مرفوع کے حکم مین ہے ابن خزیمہ نے کہا چپ کرنیسے مراد ان باتون سے چپ کرنا ہے جو بے کار ہون
کی یاد کے سوا اور اسپر اعتراض ہوتا ہے کہ اس سے لازم آتا ہے ذکر اور دعا کا جائز ہونا خطبہ کیحالت مین اور
کہ مراد مطلق سکوت ہی تو کوئی بات جائز نہین ہے مگر جسکو دلیل خاص کرے تحیۃ المسجد کی نماز کیطرح اور حضرت
علیہ وآلہ وسلم پر درود بہیجنے کا امر وارد ہوا ہے آپکے مذکور ہونیکے وقت اور یہ اسپر وقتون کو شامل ہے اور خطبہ
بات کرنیکا منع ہونا ہر کلام کو شامل ہے تو متعارض ہونگے پس عموم اگر وہ دلیلین ہون جو تین کو مطلق

حالت مین منع کرتی ہین تو حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجنے کو ترجیح دیجاتی آپ کے مذکور ہونیکے وقت اس
کہ درود باطل کلام نہین ہے جسکا کوئی اصل نہو اور ان حدیثون مین دلیل ہے کہ بات کا منع ہونا خاص ہے خطبہ کیحالت کے
ساتھ اور رد کرتی ہین اس شخص کے قول کو جو امام کے نکلنے سے چپ رہنے کو واجب سمجھتا ہے اور اسی طرح جمعہ کے دن کی قید
سے ظاہر یہ ہے کہ غیر جمعہ خطبہ کیحالت مین چپ رہنا واجب نہین ہے اور گئے ہین جمہور اسطرف کہ ہر ایک کلام خطبہ کیحالت
مین حرام ہے لیکن بعض نے مقید کیا ہے حرمت کو اس شخص کے ساتھ جو خطبہ سنتا ہو اور بعضون نے مقید نہین کیا
ہے مین اور جب امر بالمعروف کرنیکا ارادہ کرے تو اشارہ سے امر بالمعروف کرے حافظ نے کہا اور ابن عبد البر نے
حکایت کی تو اسنے اجماع نقل کیا چپ کرنیکے وجوب پر خطبہ کے لیے اس شخص کے لئے جو اسکو سنے بہت تابعیون سے جز
انمین سے ہین شعبی اور نخعی کہا ہے اسکا حافظ نے اسطرح کہ شافعی کے اس مسئلہ مین دو قول ہین اور اسی طرح امام احمد
سے بھی دو قول ہین اور منقول ہے ان دونون اماموں سے خطبہ سننے والی اور نہ سننے والی کے درمیان فرق بھی اور بعض شافعیہ
نے کہا ہے جنکے ساتھ جمعہ منعقد ہوتا ہے انپر تو چپ رہنا واجب ہے اور جو نصاب سے زیادہ ہین انپر واجب نہین اور مہدی
نے بحر مین حکایت کیا قاسم سے اور انکے بیٹے محمد بن قاسم سے اور مرتضے اور محمد بن حسن سے کہ خطبہ کیحالت مین
کلام کی بات جائز ہے اور انہون نے دلیل لی ہے اسپر کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس شخص کی بات کو ثابت رکھنے
کے جسنے قیامت کا آپ سے خطبہ مین سوال کیا اور جسنے استسقاء کے لیے خطبہ مین سوال کیا اور یہ استدلال رد کیا گیا ہے
اسطرح کہ دلیل دعوے سے خاص ہے اور غایت مافی الباب ہوگا کہ چپ رہنے کے امر کا عموم سوال کے ساتھ مخصص ہوگا اور
ابن منیر نے اسپر اتفاق نقل کیا ہے کہ جو کلام نماز مین جائز ہے خطبہ مین جائز ہے جیسے اندھے کو کوئین مین گرنے
سے ڈرانا یا اسکی مثل اور بعض نے سلام کے جواب کو خاص کیا ہے تو یہ باب کیحدیثون سے من وجہ عام ہے اور من وجہ
خاص ہے اور ایک کو دوسرے کے ساتھ خاص کرنا تحکم ہے اور اسی کی مثل ہے چھینکنے کا جواب دینا اور ترمذی نے امام
احمد اور اسحق سے رخصت حکایت کی ہے سلام کے جواب دینے مین اور چھینک مارنے والی کے جواب دینے مین اور
شافعی سے اسکے خلاف حکایت کیا ہے اور ابن عربی نے امام شافعی سے امام احمد اور اسحق کے قول کے موافق حکایت
کرنے کیا ابن عربی کی حکایت ترمذی کی حکایت سے بہتر ہے اور شافعی نے مختصر بویطی مین جو انکی تصریح کی ہے اور کہا ہے اگر ایک مرد جمعہ کے دن
امام کے ساتھ ایک آدمی ہو اسکو جواب دیدے تو مین خیال کرتا ہون کہ یہ کام جائز ہوگا کیونکہ چھینک کا جواب دینا سنت
ہے اگر ایک شخص دوسرے شخص کو سلام کہے تو مین اس امر کو مکروہ جانتا ہون لیکن جسپر سلام کیا گیا ہے اسکو
واجب ہے کہ وعلیکم السلام کہنا سنت ہے اور اسکا جواب دینا فرض ہے یہ بعینہ امام شافعی کی عبارت ہے

جوانہون نے مختصر بویطی مین لکھی کہا امام نووی نے شرح مہذب مین کہ یہی صحیح ہے
مین چپ رہنے سے مستثنی ہے وہ حالت جس مین خطیب ایسی بات کرے جو مشروع نہین ہے جیسے بادشاہ
تہذیب نے جزم کیا کہ بادشاہ کے واسطے دعا کرنا مکروہ ہے حافظ نے کہا جب ضرر کا خوف ہو تو ترک کرنا
خائف ہے تو اسکے لیے بادشاہ کے واسطے دعا کرنا مباح ہے اور بریدہ سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ
خطبہ سنا رہے تھے کہ امام حسن اور امام حسین علیہما السلام تشریف لائے انکے گلے مین سرخ کرتے تھے گرتے کرتے
حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منبر پر سے اترے اور دونو کو اٹھا لیا اور فرمایا اللہ اور اسکا رسول سچا ہے (فرمایا
مال اور اولاد آزمائش ہین میں نے ان دونو لڑکون کو دیکھا گرتے آتے تو مین سہار نہ سکا تا کہ میں نے خطبہ چھوڑ دیا
لیا اور انس سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم منبر پر سے اترتے تو کوئی آدمی آپ سے کسی
کرتا اور آپ اوس سے باتین کرتے پھر اگے بڑھکر نماز پڑھاتے اور ثعلبہ بن ابی مالک
ہے کہ جمعہ کے دن لوگ باتین کرتے رہتے اور حضرت عمر منبر پر بیٹھے ہوتے جب مؤذن اذان سے فارغ ہوتا اور
خطبہ کے لیے اٹھ کھڑے ہوتے تو کوئی بات نہ کرتا یہانتک کہ حضرت عمر رضہ دونو خطبون سے فارغ ہو جاتے جب تکبیر ہوتی
عمر رضہ منبر پر سے اتر آتے تو لوگ باتین کرتے روایت کیا اسکو امام شافعی نے اپنی مسند مین اور ہم بیان کرینگے
استغفار کے لیے سوال حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جمعہ کے خطبہ مین شوکانی نے کہا کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث
حسن غریب ہے ہم پہچانتے ہین اسکو حسین بن واقد کی روایت سے جانتے اور حسین بن واقد کی کنیت ابو علی ہے
مرو کا قاضی تھا اس سے امام مسلم نے اپنی صحیح مین دلیل لی اور کہا منذری نے حسین بن واقد ثقہ ہے اور
کی حدیث تو کہا ترمذی نے کہ ہم اسحدیث کو نہین پہچانتے مگر جریر بن حازم کی حدیث سے اور محمد
سے سنا فرماتے تھے جریر بن حازم نے اسحدیث مین غلطی کی ہے اور صحیح وہ ہے جسکو ثابت نے انس سے
نماز کی تکبیر ہوئی تو ایک آدمی نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہاتھ پکڑا اور آپ
اونگھنے لگے امام بخاری نے کہا اور اصل حدیث اسطرح ہے
غلطی کرتا ہے پر وہ سچا ہے انتہی کلام الترمذی اور ابو داؤد نے کہا یہ حدیث
بن حازم متفرد ہوا ہے اور کہا دارقطنی نے کہ متفرد ہوا ہے اسکے ساتھ جریر بن حازم ثابت
اور ابو داؤد نے حدیث مین یہ علت نکالی کہ صحیح یہ ہے کہ آدمی نے
تو یہ علت جریر بن حازم کی حدیث مین قادح نہین ہے بلکہ ان دونون سے ارسال

...مرد ہوا اور وہ منبر پر سے اترنے کے پیچھے ہوتی ہے تو ان دونو روایتون کے درمیان جمع کرنا مشکل نہین
...کیجاوے حالانکہ جریر بن حازم ثقہ لوگون مین سے ایک ثقہ ہے اور صحیح مین اس سے حجت لی گئی
...یہ روایت کہ آدمی کی کلام جمعہ کے دن آپ کے منبر پر سے اترنے کے بعد بھی کچھ مضر نہین ہے اور بریدہ
...معلوم ہوتا ہے کہ امام کو خطبہ مین بات کرنا درست ہے اگر کوئی حاجت پیش آوے اور بعض فقہا نے کہا جب
...خطبہ مین تو خطبہ بوٹاوے خطابی نے کہا اور حدیث بہت عمدہ ہے جسکی پیروی کیجاوے اور اس کیحدیث
...منبر پر خطیب کے خطبہ سے فارغ ہونیکے پیچھے مقتدیون کو باتین کرنا منع نہین ہین اور اس مشرب کو نقل کیا
...علامہ نے معنی مین عطا اور طاؤس اور زہری اور بکر مزنی اور نخعی اور مالک اور شافعی اور اسحق اور یعقوب اور
...اور مروی ہے یہ ابن عمر سے انتہی اور گئے ہین ہادویہ اسی طرف اور مروی ہے ابو حنیفہ رح سے کہ مکروہ ہے بات کرنا
...بعد کہا ابن العربی نے اور صحیح میرے نزدیک ہے کہ خطبہ کے بعد کلام نہ کرے کیونکہ امام مسلم نے روایت کیا
...کے دن وہ ساعت جسمین دعا قبول ہوتی ہے وہ امام کے منبر پر بیٹھنے کے وقت سے نماز کے کھڑا ہونے تک ہے
...ہے کہ اسوقت مین اللہ کی یاد اور اسکے آگے گڑگڑانے مین مشغول ہووے اور خطبہ اور نماز کے درمیان بات ترک
...ترجیح دیتی ہین وہ حدیثین جن مین نماز تک چپ رہنے کا ذکر ہے جیسے نسائی کے پاس ہے جید اسناد کے
...سلمان کیحدیث سے اس لفظ کے ساتھ پھر چپ کرے نماز کے پورا ہونے تک اور احمد کے پاس ہے صحیح سند کے ساتھ
...حدیث سے اس لفظ کے ساتھ پھر اسنے کان کہا اور چپ کی یہانتک کہ امام نے جمعہ ادا کیا اور اپنی بات ختم کی
...دونو حدیثین گذر چکین اور حدیثون کے درمیان اسطرح جمع ہو سکتا ہے کہ جو بات خطبے کے بعد جائز ہے وہ امام
...کر یا کسی ضرورت کے واسطے یا کسی مرد کا بات کرنا کسی مرد سے کسی ضرورت کے واسطے اور ثعلبہ بن ابی مالک کیحدیث مین
...ہے بات کا جائز ہونے پر امام کے منبر پر بیٹھنے کے وقت اسکے خطبہ شروع کرنے سے پہلے اور امام احمد نے ایسی اسناد
...جسکو عراقی نے صحیح کہا روایت کیا کہ عثمان بن عفان منبر پر لوگون سے انکی خبرین پوچھتے اور انکی اسباب
...اور مؤذن تکبیر کہتا ہوتا اور عراقی کے سوال کو مصنف کتاب الاستسقا مین بیان کریگا انشاء اللہ انتہی
...کانی نے النیل کہا قطلانی نے ارشاد الساری مین بہت مفسرین نے ذکر کیا ہے کہ اللہ سبحانہ وتعالی
...قرآن فاستمعوا له وانصتوا خطبہ کے حق مین اترا ہے اور خطبہ کو قرآن اسلیے کہا گیا کہ خطبہ
...انصات کہتے ہین چپ رہنے کو اور استماع کہتے ہین کانون کو سننے کیطرف لگانا تو انصات اور
...ہے اور علماء کا اس مسئلہ مین خلاف ہے کہ خطبہ مین کلام کرنے کا

کیا حکم ہے تو شافعیہ کے نزدیک خطبہ مین کلام کرنا مکروہ ہے خطبہ کے شروع سے ظاہر ہے یہ حدیث کے
کے واسطے جو اسنے ابوہریرہ رضہ سے روایت کی کہ جب تو نے اپنے صاحب کو کہا چپ کر جمعہ کے دن اور امام خط
تو تو نے بیجا حرکت کی اور خطبہ مین بات کرنا حرام نہین ہے اسلیے کہ بہت سی حدیثین اسکی اباحت پر دلالت
انس کی حدیث جو صحیحین مین مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جمعہ کے دن خطبہ پڑہتے تھے جو ایک اعرا
یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مال خراب ہوگیا اور کنبے بھوکے ہوگئے تو اللہ سے ہماری واسطے دعا کیجیے پھر آپنے
اٹھائے اور جیسے انس کی دوسری حدیث جو صحیح اسناد کی ساتھہ بیہقی کے پاس مروی ہے کہ ایک مرد آیا اور حضرت صلی
وسلم جمعہ کے دن خطبہ پڑہتے تھے تو وہ بولا قیامت کب ہے لوگون نے اسکو چپ کرانے کے لیے اشارے تو کیے
نہ مانا اور اپنی بات کو پھیر لوٹایا تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسکو تیسری بار مین فرمایا تو نے قیامت کے واسطے کیا
وہ بولا (مینے قیامت کے لیے کچھہ بہت روزے اور نماز تو نہین ادا کیے اتنی بات ہے کہ) مین اللہ اور اسکے رسول کو
جانتا ہون آپنے فرمایا تو انہین کے ساتھہ ہے جنکو تو نے دوست رکھا اور اسحدیث سے بات کرنیکے مباح ہ
دلیل اسطرح ہے کہ آپنے اس شخص پر اسکی بات کا انکار نہین کیا اور نہ اسکے لیے سکوت کی وجہ بیان کی ا
مین امر تو وہ استحباب کے لیے ہے اور جہان فرمایا کہ تو نے بیجا حرکت کی تو اسکے معنے یہ ہین کہ تو نے ادب کو ت
بَیْنَ الْاَدِلَّۃِ اور کہا ابوحنیفہ نے امام کا نکلنا نماز اور کلام کو قطع کر دیتا ہے اور صاحبین کا یہ قول ہے کہ
کلام کو قطع کر دیتی ہے (ابوحنیفہ رح کے قول کی وہ حدیث دلیل ہے جسکو بیہقی نے ابوہریرہ رضہ سے مرفوعاً
کا نکلنا نماز اور کلام کو قطع کرتا ہے لیکن یہ کہا کہ وہ خطا ہے) اور صاحبین کی دلیل حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا
امام کا نکلنا نماز کو قطع کر دیتا ہے اور اسکی کلام لوگون کی کلام کو قطع کر دیتی ہے (اور یہ سعید بن مسیب
حدیث مرفوع مین بھی گفتگو ہے) اور مالکیہ اور حنابلہ کا بھی یہی قول ہے کہ خطبے مین کلام کرنی حرام ہے
لیے کہ جب تو نے اپنے صاحب کو کہا چپ کر تو تو نے بیجا حرکت کی اور انس کی حدیث گذشتہ کا اسنے جواب
یہ محل نزاع سے خارج ہے کیونکہ نزاع کا محل چپ رہنا ہے اور امام خطبہ پڑہتا ہوا اور رہا امام کو سوال کرنا اور
دینا تو یہ محل نزاع سے خارج ہے الی آخر ما قال القسطلانی **باب** اِذَا رَاَی الْاِمَامُ رَجُلًا جَآءَ وَھُوَ
اَمَرَہٗ اَنْ یُّصَلِّیَ رَکْعَتَیْنِ جب امام کسی شخص کو آتا دیکھے اور وہ خطبہ پڑہ رہا ہو تو اسکو دو رکعت نماز
کرے **ف** جب اسنے امام کے دیکھنے سے پہلے (کو نہ دیکھا ہو **حدثنا** اَبُو النُّعْمَانِ قَالَ
عَنْ عَمْرِو بْنِ دِیْنَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ جَآءَ رَجُلٌ وَالنَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

Marfat.com

ل اصلیت یا فلان فقال لا قال قم فارکع جابر بن عبداللہ رضہ سے روایت ہی کہ ایک مرد (مسجد مین
ن صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم خطبہ سنا رہے تہے لوگون کو جمعہ کے دن تو آپنے اسکو فرمایا کیا تو نے نماز پڑہی (تحیۃ المسجد کی)
انہین آپنے فرمایا اٹہہ اور (دو رکعتین پڑہ **ف** حافظ نے کہا آنیوالا مرد سلیک غطفانی تہا اور اس شخص کا نام
ین سلم کے پاس واقع ہوا ہے لیث بن سعد کی روایت سے اسنے ابو الزبیر سے اسنے جابر سے اس لفظ کے ساتہہ کہ
ی جمعہ کے دن آیا اور آپ منبر پر کہڑے تہے تو سلیک دو رکعت پڑہنے سے) پہلے بیٹہہ گیا فرمایا آپ نے اسکے
تو نے دو رکعتین پڑہین کہا نہین فرمایا پہر اٹہہ اور ان دونو کو پڑہ اور اعمش نے ابو سفیان سے اسنے جابر سے اسی
یت کیا لیکن اسمین ہے کہ آپنے فرمایا اے سلیک اٹہہ اور دو رکعتین پڑہ اور مختصر پڑہ ایسا ہی اعمش کے شاگردون
ے حافظون نے اسکو اعمش سے روایت کیا ہے اور موافقت کی ہی اعمش کی ولید بن ابی بشر نے سفیان سے ابو داؤد
یمی کے پاس اور منصور بن ابی الاسود نے اعمش سے اسی اسناد کے ساتہہ ایک غریب بات حکایت کی اور کہا کہ نعمان
ن آیا اور ساری حدیث بیان کی اسکو طبرانی نے نکالا کہا ابو حاتم رازی نے آنیوالی کے نام لینے مین منصور نے
ی ہے اور طحاوی نے حفص بن غیاث کے طریق سے اسنے اعمش سے روایت کی ہے کہا مینے ابو صالح سے سنا
یک کی حدیث بیان کرتا تہا پہر مینے ابو سفیان سے سنا کہ وہ سلیک غطفانی کی حدیث جابر سے بیان کرتا تہا اب
ہو گیا کہ یہ قصہ سلیک غطفانی ہی کے ساتہہ واقع ہوا ہے اور طبرانی نے بہی ابو صالح کے طریق سے اسنے ابو ذر
یت کیا کہ ابو ذر حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا اور آپ خطبہ پڑہ رہے تہے تو آپنے ابو ذر کو فرمایا تو نے
دو رکعتین کہا نہین آخر حدیث تک لیکن اسکی اسناد مین ابن لہیعہ ضعیف ہے اور ضعیف ہونے کی وجہ یہ بہی ہے
ہ ابو ذر حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خطبہ پڑہنے کی حالت مین آیا حالانکہ مشہور حدیث ابو ذر سے یون ہے
حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس اور آپ مسجد مین تشریف فرما تہے اسکو ابن حبان وغیرہ نے نکالا اور
جو انس سے روایت کیا ہے کہ قیس کے قبیلے کا ایک مرد مسجد مین آیا اور اسنے سلیک کے قصہ کیطرح بیان کیا
و کے سلیک ہونے کے مخالف نہین ہے سلیک کہ غطفان کا ایک شاخ ہے قیس کی جیسے گندا اگرچہ ہمارے بعض
ان دونو قصون مین مغایرت ٹہیرائی ہے اور کہا ہے ہو سکتا ہے کہ یہ واقع کئی بار ہوا ہو لیکن اسکی کوئی
ظاہر نہین ہوئی اور نادر باتون مین سے وہ بات بہی ہے جسکو ابن بشکوال نے مبہمات مین بیان کیا ہے کہ داخل
یہ کہا جاتا تہا تو یہ اگر محفوظ ہے تو شاید سلیک کی کنیت ہو اور اسحدیث سے دلیل لی گئی ہے کہ خطبہ
یۃ المسجد کی نماز پڑہنے سے نہین روکتا اور اسپر اعتراض ہوا ہی کہ یہ ایک خاص واقعہ تہا جسکا کوئی عموم نہین ہی ہو سکتا ہی کہ

دو رکعتون کا پڑہنا سلیک ہی کے ساتھہ خاص ہو اور اسپر دلالت کرتی ہے ابو سعید کی حدیث جسمین
نکالا کہ ایک مرد آیا اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خطبہ پڑہ رہے تہے اور اس مرد کی پراگندہ صورت دیکھی
تونے دو رکعتین پڑہین کہا نہین فرمایا پڑہ دو رکعتین اور لوگون کو خیرات کرنیکی رغبت دلائی آخر حدیث
اسکو اسواسطے نماز پڑہنے کا امر کیا تاکہ لوگ اسکو دیکہہ کر اسپر خیرات کرین اور اسکی تائید کرتی ہے یہ بات کہ
امام احمد کے پاس کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا یہ مرد آیا مسجد مین پریشان حالت مین تو مینے
رکعتین پڑہنے کا اس خیال سے کہ اسکو کوئی شخص دیکہکر خیرات کرے اور اس روایت سے معلوم ہوا رد اس شخص کے
مین طعن کرتا ہے اور کہتا ہے کہ اگر ایسا ہوتا تو انکو فرمایا ہوتا جب تم پراگندہ صورت آدمی دیکھا کرو تو اسپر
اور جب کوئی پریشان صورت آوے تو وہ اٹہہ کر نماز پڑہا کرے تاکہ لوگ اسکو دیکہہ کر خیرات کیا کرین اور جو ظاہر ہوا
یہہ ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایسی حالت مین اجمال سے کام لیتے تہے تفصیل کے سوا جیسے آپکا عتاب
قاعدہ تہا اور خطبہ کیحالت مین تحیۃ المسجد کے جائز ہونے پر حدیث سے دلیل لینے کے ضعیف ہونے کی وجہ
ہے کہ وہ کہتے ہین تحیۃ المسجد بیٹہنے سے فوت ہو جاتا ہے اور حدیث کے آخر مین حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا
یہ فرمانا کہ پہر ایسا نکرنا اسکے سلیک کے ساتھہ خاص ہونیکو دلالت کرتا ہے جو شخص اس قصہ کے ساتھہ تحیۃ المسجد کے
دلیل لینے مین طعن کرتا ہے اسنے جو دلیل نہ لینے کی وجہین بیان کین وہ ختم ہوئین حافظ نے کہا اور یہ سب وجہین مر
اصل عدم خصوصیت ہے اور یہ علت کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسپر خیرات کرانے کے واسطے اسکو کہڑا کیا
کے جائز ہونیسے منع نہین کرتی کیونکہ تحیۃ المسجد سنت کرنیوالی خیرات کی نیت سے نفل نماز پڑہنے کو جائز نہین
زین بن منیر نے بخاری کے حاشیہ مین کہا اگر خیرات کی نیت سے خطبہ کیحالت مین تحیۃ المسجد کا پڑہنا جائز ہوتا تو سو
وقت اور تمام مکروہ وقتون مین نفل نماز کا پڑہنا خیرات کی نیت سے جائز ہونا چاہیے تہا اور اسکا کوئی قائل نہین ہے
امر کی دلیل کہ آپکا اس شخص کو نماز پڑہنے کا حکم خیرات کی نیت مین منحصر نہین ہے یہ ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ
نے اس شخص کو پہر دوسرے جمعہ مین نماز پڑہنے کا ارشاد فرمایا اور اسکو پہلے جمعہ مین دو کپڑے مل چکے تہے اور
کو پہنکر دوسرے جمعہ مین آیا تو اسنے ان مین کا ایک دوسرے جمعہ مین خیرات کیا اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
اس سے رد کا نکالا اسکو نسائی نے اور ابن خزیمہ نے ابو سعید کی حدیث سے اور امام احمد اور ابن حبان نے
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسکو نماز پڑہنے کا حکم تین جمعون مین دیا تو اس سے معلوم ہوا کہ
علت کی خبر وہی پوری علت نہی اور نہ اس شخص کا اطلاق جو مطلقاً کہتا ہے کہ تحیۃ المسجد

...روی نے مسلم کی شرح مین متحقین سے حکایت کیا کہ تحیۃ المسجد کا جلوس کے ساتھہ فوت ہونا اس شخص کے حق مین ہے جو
...سکو جانتا ہو اور پھر دیدہ دانستہ بیٹھہ جاوے رہا وہ واقف یا بھول جانیوالا تو اسکے لیے یہ حکم نہین ہے اور جو لوگ اس سے منع کرتے
...اور کہتے ہین کہ خاموش ہوکر بیٹھہ جاوے وہ خیال کرتے ہین کہ اسحدیث کا ظاہر معارض ہے ان حدیثون کے جن مین
...پ کرنے اور خطبہ کے لیے کان لگانے کا ارشاد ہے کہا ابن العربی نے سلیک کا قصہ اسکے ساتھہ معارض ہے جو اس سے بہت
...ی ہے اور وہ اللہ تعالی کا قول ہے واذا قرئ القران فاستمعوا له وانصتوا اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قول کہ جب
...اپنے ساتھی کو کہے چپ اور امام خطبہ پڑھتا ہو تو تو نے بیہودہ حرکت کی اور یہ حدیث بخاری مسلم مین موجود ہے کہتے ہین
...ے معروف اسحالت مین روکا گیا ہے اور وہ بیجا حرکت کرنیوالے کو چپ کرنیکا حکم کرنا ہے جو ایک تھوڑی سی وقت
...ین ہوسکتا ہے تو تحیۃ المسجد کی نماز کے ساتھہ مشغول ہونا جسمین بہ نسبت امر معروف کے زیادہ وقت صرف ہوگا ضرور
...منع ہونا چاہیے اور انہون نے باب کیحدیث کا اسحدیث کے بھی معارضہ ثابت کیا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
...اس شخص کو فرمایا جو آپکے خطبہ پڑھنے کی حالت مین لوگونکی گردنین پھاندتا آیا بیٹھہ جا تو نے لوگون کو تکلیف دی اور
...روایت کیا طبرانی نے ابن عمر کیحدیث سے مرفوعا کہ جب ایک تم مین کا آوے اور امام منبر پر ہو تو نہ نماز پڑھے اور نہ باتین کرے
...امام کے فارغ ہونے تک تو جواب ان سب کا یہ ہے کہ معارضے کے وقت ایک دلیل کو دو دلیلون مین سے اسی وقت ساقط
...کیا جاتا ہے جب جمع ممکن نہ ہو اور یہان حدیثون کے درمیان جمع ہوسکتی ہے آیت کے ساتھہ تو اسطور سے جمع ہوسکتی
...کہ سارا خطبہ قرآن نہین ہوتا اور جو اسمین سے قرآن ہوتا ہے تو اسکا عموم جابر کیحدیث سے مخصوص ہے اور ان حدیثون کا عموم بھی جابر
...کیحدیث سے مخصوص ہے اور عموم کی تخصیص خبر واحد کے ساتھہ جائز ہے دوسری یہ بات کہ تحیۃ المسجد کے نماز پڑھنے والے پر
...چپ رہنے والے کا اطلاق کرسکتے ہین باب افتتاح الصلوۃ مین ابوہریرہ سے گذر چکا کہ اسنے عرض کیا آپ تکبیر (تحریمہ) اور
...قرات کے درمیان جو چپ رہتے ہین تو اسمین آپ کیا پڑھتے ہین تو ابوہریرہ رضہ نے آہستہ پڑھنے کا اطلاق کیا
...اور رہی عبداللہ بن بشر کیحدیث کہ حضرت نے اس گردن پھاندنے والے کو فرمایا بیٹھہ جا تو نے لوگون کو تکلیف دی تو یہ
...ایک خاص واقعہ ہے جسکا کوئی عموم نہین ہے اور ہوسکتا ہے کہ آپ نے اسکو تحیۃ المسجد کا امر نہ کیا ہو تحیۃ المسجد کے مشروع
...ہونے سے پہلے اور عبداللہ بن بشر کیحدیث اور سلیک کیحدیث کے درمیان یون جمع ممکن ہے کہ قول جلوس کے یہ معنے ہون
...کہ لوگون کی گردنین پھاندنا آپ نے اسکو تحیۃ المسجد کا بیان جواز کے لیے امر نہ کیا ہو اسلیے کہ تحیۃ المسجد کچھہ واجب
...نہین ہے یا اسلیے کہ تحیۃ المسجد کا اسکو حکم نہ کیا کہ وہ ایسے وقت مین آیا جسمین تحیۃ المسجد ادا نہ ہوسکتی تھی اور ایسی
...کے استثنا پر انکا اتفاق ہے اور ہوسکتا ہے کہ اسنے تحیۃ المسجد مسجد کے ایک کنارے مین پڑھ لی ہو پھر گیا

ہوا خطبے سننے کے لیے سوائے گردنین پھاندنا وقوع مین آیا تو آپ نے اسپر انکار فرمایا اور ان سے کہا کہ
کہ خطبے کے وقت نہ نماز ہے نہ کلام اسکا جواب یہ ہے کہ یہ حدیث ضعیف ہے ابوب بن ہنیک منکر الحدیث احادیث
راوی ہے کہا یہ ابوزرعہ اور ابو حاتم نے اور ایسی حدیثین صحیح حدیثون کا مقابلہ نہین کر سکتین اور کہا ترمذی نے کہ
باب مین سلیک کیحدیث زیادہ صحیح اور زیادہ قوی ہے اور خطبہ کیحالت مین تحیۃ المسجد سے روکنے والون نے اسکے
کے اور کئی جواب دیے ہین ان جوابون کے علاوہ جو گذر چکے جن مین سے ہمکو دس جواب ملے اور انکو ہمنے جواب الجوا
سمیت ملخصًا بیان کیا استفادہ کے لیے جواب اول کہتے ہین جب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سلیک کو خطاب فرما
تو اتنی دیر تک خاموش ہو رہی اور خطبہ موقوف کہا جتنک سلیک نے دو رکعتین پڑہین اس صورت مین سلیک نے خطبہ بھی
سن لیا اور تحیۃ المسجد بھی پڑہ لی تو اسمین اس شخص کی کوئی دلیل نہین ہے جو امام کے خطبہ پڑہنے کیحالت مین تحیۃ المسجد
جائز کہتا ہے جواب الجواب دارقطنی یعنے جنسے اس حدیث کو اس سے روایت کیا اسنے اسکو ضعیف کہا اور کہا ٹھیک بات یہ ہے
کہ یہ روایت مرسل ہے اور یہ طرفہ یہ ہے کہ انکے اس جواب پر ابن منیر نے حاشیہ مین اعتراض کیا ہے اور کہا ہے کہ اگر یہ حدیث
ثابت بھی ہو جاوے تو انکے قاعدے کے مطابق یہ کام جائز نہ ہوگا کیونکہ اس سے لازم آتا ہے آنیوالے کے سبب سے
خطبہ کا قطع کرنا اور کام کو شروع کر کے قطع کرنا انکے نزدیک جائز نہین ہے خاص کر کے جب کام واجب ہو مترجم عفا اللہ
عنہ کہتا ہے قطع نظر اسکے آپ نے ابوذر اور نعمان بن مقرن کو بھی ایسا ہی حکم دیا جیسے طبرانی نے نکالا اور اس مین نہین ہے
کہ آپ نے خطبہ اسوقت تک موقوف رکھا اور یہ امر ممکن بھی نہین ہے کہ امام ہر ایک آنیوالے کے لیے خطبہ موقوف رکھے ورنہ وقت
گذر جاوے گا اور خطبہ تمام نہ ہووے گا اور صحیح مسلم کیحدیث سے اسکا پڑہنا ضرور نکلتا ہے پس لامحالہ خطبہ کے وقت تحیۃ
المسجد کا پڑہنا جائز ہوگا دوسرا جواب جب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سلیک کی مخاطبت کے ساتھ مشغول ہوئے تو اسم
سے خطبہ سننے کی فرضیت جاتی رہی کیونکہ اسوقت خطبہ ہی نہ رہا اسکی مخاطبت کے لیے کہا یہ ابن العربی نے اور اسنے دعوے
کیا کہ یہ بہت زبردست جواب ہے جواب الجواب یہ بڑا کمزور جواب ہے اسلیے کہ مخاطبت جب پوری ہو چکی تو حضرت
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پھر خطبہ شروع کیا اور سلیک اس کام کے ادا کرنے مین لگا جسکا کہ حکم ہوا تو ثابت ہو گیا کہ اسنے
خطبہ کیحالت مین تحیۃ المسجد پڑہی تیسرا جواب سلیک خطبہ شروع کرنے سے پہلے آیا تھا اور دلالت کرتا ہے اسپر راوی کا قول
لیث کی روایت مین مسلم کے پاس اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منبر پر بیٹھے تھے جواب الجواب منبر پر بیٹھنا کیہ
ابتدا ہی سے خاص نہین ہے بلکہ ہو سکتا ہے کہ آپ دو خطبون کے درمیان بیٹھے ہون اور اسحالت مین آپ نے
اس سے کلام کی جب وہ نماز پڑہنے کے لیے اٹھا تو آپ دوسرے خطبہ کے واسطے اٹھے کیونکہ دو خطبون کے درمیان

...ن سے آنے خطاب کیا اور وہ معمل نماز سے فراغت پانیکے بعد
... جب ہم اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پہرے تو ہمارے طرف اپنا چہرہ مبارک کیا
... سے فارغ ہوئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قول "اللہ تو خود سلام ہے"
... سلام ہے کا انکار فرمایا اور بیان فرمایا کہ جسطرح کہنا لائق ہے یا اسکے الٹا ہے کیونکہ ہر
... اسی کے لیے ہے اور اسی کی طرف سے ہے اور وہی اسکا مالک ہے اور اسکا بانٹنے والا تو لپتی نے کہا
... جسنے اسی کا وصف نوشتہ ہیں وہ سوال جنکی تعبیر سے قلم عاجز ہے تو اسکے واسطے کیونکر دعا کیجاوے
... الات میں یہ کہا جاتا ہے اور خطابی نے کہا مراد یہ ہے کہ اللہ سلامتی والا ہے وہی سلامتی کا مبدا ہے
... نووی نے کہا مراد یہ ہے کہ سلام اللہ سبحانہ وتعالی کے اسماء میں سے ایک اسم ہے اور معنے یہ ہیں کہ وہ
... اور بعض نے کہا سلام کے معنے یہ ہیں کہ وہ اپنے اولیاء کو سلامت رکھتا ہے اور بعض نے کہا انپر سلام
... نووی نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انکو ارشاد فرمایا کہ یہ دعا مخلوقات کے واسطے کریں جو اس دعا کے
... ان قولوں سے بے نیاز ہے ف جب ایک تمہارا نماز پڑھے تو کہے ف حفص نے اپنی روایت مذکور
... التحیات کے پڑھنے کا محل اور لفظ اسکے یہ ہیں جب ایک تمہارا نماز میں بیٹھے اور حصین کی روایت مذکور
... نماز میں قعدہ کرے اور نسائی نے ابو الاحوص کے طریق سے اسنے عبد اللہ سے روایت کیا کہ انہوں
... نے کہ ہم ہر دو رکعتوں میں کیا کہیں اور یہ تو محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی نے بھلائی کے ابتدا
... نے فرمایا کہ جب تم دو رکعتوں کے (بعد) قعدہ کرو تو کہو اور نسائی نے اسود کے طریق سے روایت کیا
... ہم مجلسہ میں اور ابن خزیمہ نے دوسرے طریق سے اسود سے نکالا اسنے عبد اللہ سے کہ رسول اللہ
... سکھایا نماز کے وسط میں اور اسکے آخر میں اور طحاوی نے اسی طریق سے اسکے اول
... رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دہن مبارک سے اور مجھے آپنے تشہد کا کلیہ کلمہ
... نکالا ابو عمر کے طریق سے اسنے ابن مسعود سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
... دونوں ہتھیلیوں کے درمیان بتایا جیسے مجھے قرآن مجید کی سورت سکھایا کرتے تھے
... پر دلیل لی گئی ہے بخلاف ان لوگوں کے جو اسکے وجوب کے قائل نہیں ہیں جیسے
... استدلال یہ جواب دیا ہے کہ تشہد رکوع اور سجود میں مستحب ہے حالانکہ اسکے
... سلام کرنے میں حال ہے تشہد کا اور کرمانی نے جواب دیا کہ امر کی حقیقت تو وجوب

نہیں ہوتا ہے بلکہ ٹھیک بات یہ ہے کہ پہلی کی مسامحت ہے کیونکہ صحیح روایتین متفق ہین کہ وہ آیا آپ
خطبہ پڑھ رہے تھے چوتھا جواب سلیک کا قصہ کلام کے نماز مین حرام ہونیسے پہلے کا ہے جواب الجواب سلیک بہت پیچھے مسلمان ہوا
اور ہمارے مین کلام بہت پہلے حرام ہوئی جیسے آخر الصلوۃ مین انشاء اللہ تعالی آویگا تو کیسے متاخر کا منسوخ ہونا متقدم کے
ساتھ مانا جاوے باوجود ان حسبات کے کہ نسخ احتمال کے ساتھ ثابت نہیں ہوتا پانچوان جواب لوگون کا اتفاق ہے کہ اوقات مکروہہ
مین جو نماز منع ہے تو اسمین مسجد مین آنیوالا اور خارج دونو مساوی ہین اور اسپر بھی اتفاق ہے کہ داخل مسجد کو نفلون کا
منع ہے خطبہ کیحالت مین تو باہر سے آنیوالے کے لیے بھی خطبہ کیحالت مین تحیۃ المسجد پڑہنا منع ہوگا قالہ الطحاوی جواب
الجواب یہ قیاس ہے مقابلہ مین نص کے اور یہ فاسد ہے چھٹا جواب لوگون نے اتفاق کیا کہ مسجد مین آنے والے کی تحیۃ المسجد ساقط
ہو جاتا ہے جب امام جماعت کر رہا ہو اور اسمین شک نہیں ہے کہ خطبہ نماز ہے تو امام کے خطبہ پڑہنے کے وقت بھی
مسجد مین داخل ہونیوالے سے تحیۃ المسجد ساقط ہو جاویگا جواب الجواب خطبہ کسی طرح نماز نہیں ہے اور خطبہ اور نماز مین بڑا فرق
ہے اور جو شخص خطبہ کیحالت مین مسجد مین آتا ہے اسکو حکم کیا گیا ہے کہ بیٹھنے سے پہلے نماز مین مشغول ہووے بخلاف اس شخص کے
جو امام کے جماعت کرانیکی حالت مین آتا ہے اسلیے کہ اسکا اس نماز کو ادا کرنا جو امام پڑہ رہا ہے مقصود پورا کر دیتا ہے اور شارع
علیہ السلام نے ان دونون مین تفریق کی اور فرمایا جب فرض نماز کہڑی ہو تو اس نماز کے سوا کوئی نماز نہیں ہے اور خطبہ کیحالت
مین نہیں فرمایا بلکہ اسمین نماز کا ارشاد فرمایا ساتوان جواب لوگون کا اتفاق ہے تحیۃ المسجد کے ساقط ہونے پر امام سے جب وہ منبر
پر بیٹھے باوجود اسبات کے کہ وہ خطبہ مین کلام کر سکتا ہے مقتدیون کے سوا پس مقتدیون کو تحیۃ المسجد کا ترک کرنا زیادہ مناسب
ہوا جواب الجواب یہ قیاس ہے مقابلہ مین نص کے اور قیاس نص کے مقابلے مین فاسد ہے دوسرا نماز پڑہنے کا حکم عین خطبہ
کیحالت مین واقع ہوا ہے تو یہ حکم خطیب کو شامل نہیں ہے کہا زین بن منیر نے بات کرنا اس شخص کو منع ہے جو خطبہ مین
حاضر ہو نہ خطیب کو اسیطرح چپ رہنے کا حکم اور خطبہ سننے کیلیے کان رکھنے کا حکم مقتدیون کے واسطے ہے آٹھوان جواب
ہم تسلیم نہیں کرتے کہ مراد ان دو رکعتون سے جنکا سلیک کو حکم کیا گیا تحیۃ المسجد کی دو رکعتین ہین بلکہ ہو سکتا ہے کہ اسکی
کوئی نماز فوت ہوئی ہو جیسے صبح کی سنت قالہ بعض الحنفیۃ اور ابن منیر نے اسکو قوت دی ہے اور کہا ہے شاید
حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کشف سے معلوم ہو گیا ہو اور آپنے اس سے پوچھا خطاب مین نرمی کرنے کیلیے کہا اور
اگر مراد ان دو رکعتون سے تحیۃ المسجد کی دو رکعتین ہوتین تو استفہام کی کچھ حاجت نہ تھی کیونکہ آپنے اسکو دیکھا جب
وہ مسجد مین آیا اور ابن حبان نے اپنے صحیح مین اسکا ذکر کیا ہے اور کہا اگر مراد ان دو رکعتون سے تحیۃ المسجد کی دو رکعتین نہ ہوتین
تو آپکو ان دو رکعتون مین اسکے پڑہنے کا حکم نہ فرماتے اور اسی قبیل سے انکا یہ قول کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسکو

Marfat.com

جمعہ کی سنتون کے پڑھنے کا حکم دیا جو جمعہ کی نماز سے پہلے ادا کیجاتین ہین اور یہی دلیل ان کا فرمانا ہے سلیک کے قصے مین ابن ماجہ کے پاس کیا تو نے نماز پڑھی آنے سے پہلے کہ تو کھڑا ہو پہلے اس لیے اور اعمی نے کہا ہے اگر گھر مین نماز پڑھ کر آوے تو مسجد مین آکر نہ پڑھے جواب الجواب یہ شخص سے روکتا ہے وہ تو خطبہ کیحالت مین نفل ادا کرنے کو مطلقاً جائز نہین کہتا اور ہو سکتا ہے کہ ابن ماجہ کیجہ ہون اس سے پہلے کہ تو اسجگہ مین آوے جسمین اب تو ہے اور استفہام کا فائدہ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اسکو مؤخر مسجد مین پھر خطبہ سننے کے لیے آگے بڑھا جیسے گردنین پھاندنے والے کے قصے مین گذرا اور اسکی تاکید کرتا ہے جو مسلم کی روایت مین وہ دو رکعتین پڑھین اور الف لام الرکعتین مین عہد کے لیے ہے اور یہان کوئی عہد بہت قریب تحیۃ المسجد سے نہین جمعے کی سنتین تو اس باری مین کوئی شے ثابت نہین ہوئی جیسے کہ یہ اپنے باب مین انشاء اللہ تعالیٰ آئیگا تو ان جواب ہم نہین کہ جس خطبے کا ذکر سلیک کیحدیث مین آیا پڑھ جمعہ کا خطبہ تہا اور دلالت کرتا ہے اسپر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قول اسکے واسطے کیا تو نے نماز پڑھی کیونکہ نماز کا وقت ابہی نہین ہوا تہا جواب الجواب یہ جواب مبنی ہے اسپر کہ یہ استفہام نماز سے واقع ہوا ہو اور یہ دلیل کا محتاج ہے اور باب کیحدیث المسجد حدیث مین جو اسکے پیچھے واقع ہوا ہے کہ یہ جمعہ کا تو معلوم ہوا کہ یہ خطبہ جمعہ کی نماز کا خطبہ تہا وسوان جواب کہا ایک جماعت نے جنمین سے مین قرطبی ہین بردست اس مسئلہ مین مالکیہ کی جسپر انکا اعتماد ہے اہل مدینہ کا عمل ہے صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین سے امام مالک رضی اللہ کے زمانے تک کہ نفل نماز خطبہ کیحالت مین مطلقاً ممنوع ہے جواب الجواب اہل مدینہ کا اسپر اتفاق نہین ہے تو ثابت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے تحیۃ المسجد کا ادا کرنا (خطبہ کیحالت مین) اور حالانکہ ابو سعید فضلا صحابہ مین سے مدینے والون مین اور لیا اس فعل کو اُنسے انکے اصحاب نے جو مدینے والے ہین ترمذی اور ابن خزیمہ نے روایت کیا اور صحیح کیا عیاض ابی سرح سے کہ ابو سعید خدری آئے اور مروان خطبہ پڑھ رہا تہا تو انہون نے نماز پڑھی اور کہا مین نے دیکھا ہے جو کیدارون نے اسکو روکا تو سہی پر وہ نہ رکے یہانتک کہ انکو پڑھ لیا پھر فرمایا مین نہین تہا کہ جو تم نے مجھ کو اس کے پیچھے کہ مینے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو انکا حکم کرتے سنا انتے اور کسی صحابی سے صریحاً اسکے خلاف نہین ہوا اور رہا وہ جو نقل کیا ہے ابن بطال نے عمر اور عثمان اور بہت سے صحابہ سے کہ خطبہ کیحالت مین نماز ہے تو ابن بطال کا اعتماد اس مسئلہ مین انہین روایات پر ہے جنمین احتمال ہے جیسے ثعلبہ بن ابی مالک کی عمر اور عثمان کو اور تہا امام جب نکلتا چھوڑ دیتے ہم نماز کو اور احتمال کی وجہ یہ ہے ہو سکتا ہے کہ جو لوگ خاص مسجد مین ہوتے وہ نماز نہ پڑھتے ہمارے استاد حافظ ابو الفضل

[illegible] ہمارے بیان سے روایت کیا گیا ہے وہان لوگونپر محمول ہے جو مسجد مین ہون کیونکہ کسی صحابی سے
[illegible] ہونیکی تصریح اس حدیث مین ہوئی اور اسمین سلیک کیحدیث بھی وارد ہوئی ہے جو اسکو اس عموم سے خاص
[illegible] ہے کہ تحیۃ المسجد احتمال سے نہ چھوڑا جاوے گا سنتے اور مین نہین واقف ہوا صریحًا اس منع پر جو منقول
[illegible] صحابی سے اور جو طحاوی نے روایت کیا ہی عبداللہ بن صفوان سے کہ وہ مسجد مین آیا اور ابن زبیر خطبہ پڑہ رہا تہا
[illegible] حجر اسود کو بوسہ دیا اور عبداللہ بن زبیر پر سلام کہا اور بیٹہ گیا اور تحیۃ المسجد نہین پڑہی اور عبداللہ بن صفوان اور ابن
[illegible] دونو صغیر صحابی ہین امر دلیل لایا ہے اس سے طحاوی نے اور کہا کہ جب ابن زبیر نے ابن صفوان پر انکار نہین کیا اور
[illegible] صحابہ نے انکار کیا جو اسوقت موجود تہے تحیۃ المسجد کے ترک پر تو یہ دلیل ہوئی ہماری قول کی صحیح ہونے پر اور اسپر اعتراض
[illegible] ہے کہ انکا انکار نہ کرنا تحیۃ المسجد کے حرام ہونے پر دلالت نہین کرتا بلکہ عدم وجوب پر دلالت کرتا ہے اور اسحدیث پر
[illegible] کلام مین اس امر پر گفتگو کیجاوے گی انشاء اللہ کہ آیا تحیۃ المسجد کی نماز ہر ایک مسجد کو شامل ہے یا مسجد حرام اس سے مستثنی
[illegible] ہے کیونکہ اسکا تحیۃ طواف کی دو رکعتین ہین اور ان تاویلون کو جڑ سے اکہاڑ دیتا ہے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قول
[illegible] عموم ابو قتادہ رض کیحدیث مین کہ جب ایک تمہارا مسجد مین آوے تو نہ بیٹہے یہانتک کہ پڑہے دو رکعتین روایت کیا اسکو
[illegible] بخاری اور مسلم نے اور اسحدیث پر کلام گذر چکی اور جابر بن عبداللہ کیحدیث خاص کرکے جمہور کی تاویلون کو رد کرتی
[illegible] ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا حالانکہ آپ خطبہ پڑہ رہے تہے جب آوے ایک تمہارا اور امام خطبہ پڑہتا
[illegible] ہو یا (گہر سے) نکل چکا ہو تو پڑہے دو رکعتین اسکو بھی بخاری اور مسلم نے روایت کیا اور مسلم کی ایک روایت مین
[illegible] ہے کہ یہ آپ نے سلیک کی قصہ مین فرمایا اور اسکے لفظ یہ ہین کہ دو رکعتین پڑہ اور ہلکا کر انکو پہر فرمایا جب ایک
[illegible] تمہارا جمعہ کے دن آوے اور امام خطبہ پڑہتا ہو تو وہ دو رکعتین پڑہے اور انکو ہلکا کرے کہا امام نووی نے یہ حدیث
[illegible] اس مسئلہ مین نص ہے جسمین تاویل کی گنجایش نہین ہے اور مین نہین گمان کرتا کسی عالم کو کہ اسکی مخالفت کرے اس واسطے
[illegible] کہ اسکو پیچہے پھینک کے پیچہے اور کہا ابو محمد بن ابی جمرہ نے کہ یہ حدیث جسکو امام مسلم نے نکالا اس مسئلہ مین نص ہے اسمین کسی تاویل کا
[illegible] احتمال نہین ہے اور ابن دقیق العید نے حکایت کیا کہ بعض حنفیہ نے باب کیحدیث کے عموم کی بہت بری تاویل
[illegible] کی ہے گویا نسخ کے دعوی یا تخصیص کے دعوے کیطرف اشارہ کیا ہے اور بعض حنفیہ نے شافعیہ کا یون معارضہ کیا
[illegible] ہے کہ سلیک کے قصہ مین کوئی دلیل نہین ہے کیونکہ تحیۃ المسجد انکے نزدیک بیٹہنے کے
[illegible] ساقط ہوجاتا ہے اور اسکا جواب گذر چکا اور بعض حنفیہ نے شافعیہ کا ابو سعید خدری کی مرفوع حدیث کے ساتہہ معارضہ
[illegible] کیا ہے حالانکہ امام خطبہ پڑہتا ہو اور اسپر اعتراض ہوا ہے کہ یہ ثابت نہین ہے اور اسکی ثابت ہونے

کی صورت مین اسحدیث کا عموم تحیۃ المسجد کے امر کے ساتھہ خاص کیا جاویگا اور بعض نے جو ان معاند سے کیا
نے حضرت عثمان کو تحیۃ المسجد کا امر نہین کیا آپنے اُسپر صرف وضو ہی اقتصار کیا انکا جواب یون دیگیا ہے
کہ آپنے تحیۃ المسجد کی دونو رکعتین پڑہ لی ہون مترجم عفا اللہ عنہ کہتا ہے کہ یہ احتمال درست نہین ہے اور اصل
اُنکا اُنکو تحیۃ المسجد کے پڑہنے کا حکم نہ دینا تحیۃ المسجد کے حرام ہونے پر دلالت نہین کرتا خطبہ کیحالت مین آ
کچھہ دلیل ہے تو عدم وجوب کی دلیل ہے واللہ اعلم بالصواب پھر کہا حافظ نے کہ اسحدیث مین اور بھی بہت سے فوائد
فائدون کے سوا جو گذرے تحیۃ المسجد کی نماز کا اوقات مکروہہ مین جائز ہونا اسلیے کہ جب تحیۃ المسجد کا پڑہنا خطبہ ہونے
مین جائز ہے جسکے سننے کا ارشاد ہوا ہے تو اوقات مکروہہ مین بطریق اولیٰ جائز ہوگا اور تحیۃ المسجد بیٹھنے سے فوت
لیکن بعض نے قید لگائی ہے کہ ناسی اور جاہل یعنے بہولکر بیٹھنے والے اور نادانی سے بیٹھنے والے کی فوت نہین ہوتی جیسے گذرا
کو خطبہ مین امر معروف اور بری بات سے روکنا جائز ہے اور امام اُن حکمون کو بیان کرسکتا ہے جنکی ضرورت پیش آوے اور
سے وہ ترتیب جو خطبہ مین شرط ہے فوت نہین ہوتی بلکہ کہنے والا کہہ سکتا ہے کہ یہ سب کلام خطبہ مین داخل ہے
اس سے دلیل لی گئی ہے کہ جمعہ کے لیے مسجد کا ہونا شرط ہے اسلیے کہ تحیۃ المسجد ہی مین مشروع ہے اور اسمین نظر ہے اور اس سے معلوم
مین سلام کا جواب دینا اور چھینکنے کا جواب دینا ہی جائز ہے کیونکہ یہ ہلکے کام ہین اور تھوڑے سے وقت مین ادا ہو
خاص کر کے سلام کا جواب دینا وہ تو واجب ہے اور مین بابون کے پیچھے اس مین گفتگو آوے گی انشاء اللہ تعالیٰ
کی مسجد کا یہی حکم ہے لیکن جو باہر سے آوے وہ پہلے طواف کرے پھر نفل پڑہے انتہی مافی فتح الباری ملخصاً باقی
مَنْ جَاءَ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ جو شخص (مسجد مین) آوے اور امام خطبہ پڑہ رہا ہو تو وہ ہلکی
رکعتین پڑہ لیوے ف حافظ نے کہا کہا اسمعیلی نے جو حدیث کو بخاری علیہ الرحمۃ نے بیان کیا ہے اسمین دو رکعت
ہلکے ہونیکی قید نہین ہے مین کہتا ہون امر ویسا ہی ہے جیسے اسمعیلی نے کہا مگر مصنف علیہ الرحمۃ نے اپنی
موافق حدیث کی اُسطریق کیطرف اشارہ کیا ہے جسمین یہ قید موجود ہے نکالا اسکو ابو نعیم نے مستخرج مین مثنیٰ
انہون نے ابو سفیان سے انہون نے جابر سے اس لفظ کے ساتھہ اُٹھہ پھر پڑہ دو رکعتین ہلکی کہا زین بن منیر نے کہ امام اگر خطبہ
اور کسی کو باہر سے آتے دیکھے تو اسکو تحیۃ المسجد کے ادا کرنیکا حکم کرے بشرطیکہ پہلے اس سے دریافت کرلیوے کہ
المسجد پڑہی ہے یا نہین اور یہ حکم امام کے ساتھہ خاص ہے اور اسکے دیکھنے پر موقوف ہے اگر وہ دیکھے
یہ حکم کرنا کچھہ ضرور نہین اور جو شخص باہر سے آوے اسکے واسطے کوئی قید نہین ہے بلکہ اسکو تحیۃ المسجد
ترجمہ نے ان سب باتون کیطرف اس ترجمہ کے ساتھہ اشارہ کیا پہلا ترجمہ مقرر کرکے باب

حدیث ایک ہی بیان کی **حدثنا** علی بن عبد اللہ قال حدثنا سفیان عن عمرو سمع جابرا قال دخل
ن یوم الجمعۃ والنبی صلی اللہ علیہ وسلم یخطب فقال اصلیت قال لا قال قم فصل رکعتین جابر
ہے کہ ایک مرد جمعہ کے دن آیا اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خطبہ پڑھ رہے تھے تو آپ نے فرمایا تو نے نماز پڑھی ہے کہا
فرمایا اٹھ اور دو رکعتیں پڑھ **باب** رفع الیدین فی الخطبۃ خطبہ میں دعا کے لیے ہاتھوں کا اٹھانا **ف**
علیہ الرحمۃ نے بیان کیا اس ترجمہ میں ایک ٹکڑا انس رضی کی حدیث کا استسقاء کے قصہ میں اور بیان کیا اس حدیث کو تمام
ت نبوت میں اسی اسناد کے ساتھ اور یہ حدیث ترجمہ باب کے مطابق ہے اور اسمیں اشارہ ہے کہ عمارہ بن رویبہ کی حدیث جسکو
نے نکالا اسکا انکار پر وہ اپنے اطلاق پر نہیں ہے لیکن امام مالک نے خطبہ میں ہاتھوں کا اٹھانے کے جائز ہونے کو مقید کیا ہے
عا کی دعا کے ساتھ جیسے اس حدیث میں ہے **حدثنا** مسدد قال حدثنا حماد بن زید عن عبد العزیز
انس **ح** وعن یونس عن ثابت عن انس قال بینما النبی صلی اللہ علیہ وسلم یخطب یوم الجمعۃ اذ قام
جل فقال یا رسول اللہ هلک الکراع هلک الشاء فادع اللہ ان یسقینا فمد یدیہ ودعا انس رضی سے روایت
ایک بار جمعہ کے دن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خطبہ پڑھ رہے تھے کہ ایک مرد نے کھڑے ہو کر عرض کی اور کہا یا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گھوڑے ہلاک ہو گئے بکریاں مر گئیں (بارش نہ ہونیکے سبب سے) آپ دعا کریں اللہ سے کہ ہم پر مینہ
بساوے تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہاتھ پھیلائے اور دعا کی **ف** اس سے پیچھے کی حدیث میں ہے پھر آپ
نے ہاتھ اٹھائے اور دعا کی ترجمہ کے لفظ کیطرح اور مراد یہ ہے کہ رفع یدین سے مراد دوسری حدیث میں ہاتھوں کا
پھیلانا ہے نماز کا صرف اٹھانا جیسے نماز میں اور کتاب الدعوات میں دعا میں ہاتھوں کے اٹھانے کی کیفیت مذکور
ہوگی انشاء اللہ تعالیٰ کیونکہ ہاتھوں کے اٹھانے میں استسقاء کی دعا میں ایک قسم کی زیادت ہے انکے اٹھانے پر استسقاء کے
سوا اور مواضع میں اور یہی پر چل کیا دیگی انس رضی کی حدیث کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نہیں اٹھاتے تھے اپنے دونوں ہاتھ
سی دعا میں مگر استسقاء کی دعا میں اور یہ کہ انس رضی نے دعا کی اسی کیفیت کا ارادہ کیا ہے جو استسقاء سے خاص ہے اور
کتاب الاستسقاء میں کچھ گفتگو انشاء اللہ تعالیٰ آوے گی **باب** الاستسقاء فی الخطبۃ یوم الجمعۃ جمعہ کے
دن خطبہ میں استسقاء کی دعا مانگنا جائز ہے **ف** بیان کی ہے مصنف علیہ الرحمۃ نے اسباب میں وہی حدیث
جو اس سے پہلے باب میں بیان کی مطلقاً دوسری اسناد کے ساتھ انس رضی سے اور یہ حدیث بھی ترجمہ باب کے مطابق
ہے اور اس سے معلوم ہوا کہ جمعہ کا خطبہ اور جمعہ کی نماز استسقاء کی نماز کے قائم مقام ہو جاتی ہے اور اسپر پوری
کتاب الاستسقاء میں انشاء اللہ تعالیٰ آویگی اور اس سے معلوم ہوا کہ خطبے میں مقتدی کو امام کے ساتھ بات کرنا

جائز ہے جیسے یہ مسئلہ اسباب بین آوے گا جو اسکے صحیح ہے [illegible]

قال حدثنا الولید بن مسلم قال حدثنا ابو عمرو قال حدثنی اسحاق بن عبد [illegible]
ابن مالک قال اصابت الناس سنۃ علی عہد النبی صلی اللہ علیہ وسلم بینما النبی [illegible]
یخطب فی یوم جمعۃ قام اعرابی فقال یا رسول اللہ ہلک المال وجاع العیال فادع اللہ لنا فرفع یدیہ [illegible]
نری فی السماء قزعۃ فوالذی نفسی بیدہ ما وضعہا حتی ثار السحاب امثال الجبال ثم لم ینزل عن [illegible]
منبرہ حتی رایت المطر یتحادر علی لحیتہ فمطرنا یومنا ذلک ومن الغد ومن بعد الغد والذی [illegible]
حتی الجمعۃ الاخری فقام ذلک الاعرابی او قال غیرہ فقال یا رسول اللہ تہدم البناء وغرق المال [illegible]
اللہ لنا فرفع یدیہ فقال اللہم حوالینا ولا علینا فما یشیر بیدہ الی ناحیۃ من السحاب الا انفرجت [illegible]
وصارت المدینۃ مثل الجوبۃ وسال الوادی قناۃ شہرا ولم یجئ احد من ناحیۃ الا حدث [illegible]

انس بن مالک رضؓ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے مین قحط پڑا ایک بار حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جمعہ کے دن خطبہ پڑھ رہے تھے کہ ایک گنوار نے کھڑے ہوکر کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مال ہلاک ہوگئے اور بچے بھوکے آپ اللہ سے دعا کیجے ہمارے لیے تب آپنے دونو ہاتھ اٹھائے اور نہین کہتے تھے (اس وقت) آسمان مین بادل تو قسم اسکی جسکے ہاتھ مین میری جان ہے آپنے ابھی دعا سے ہاتھ نہ رکھے کہ بادل پہاڑون کیطرح اٹھے نہ اترے آپ اپنے منبر سے کہ مینے دیکھا بارش کا پانی ٹپکتا تھا آپکی مبارک ڈاڑھی پر پھر ہمنے ہفتہ بھر ہمیشہ دوسرے دن اور تیسرے دن اور ہمیشہ بھی جو تیسرے دن کے پیچھے ہے یہانتک کہ دوسرے جمعہ تک لگاتار پانی برسا پھر دوسرے جمعہ مین آپ خطبہ ہی پڑھ رہے تھے کہ وہی گنوار اٹھا یا اور کوئی اور بولا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عمارتین (بسبب کثرت پانی پڑنیکے) گر گئین اور مال ڈوب گئے آپ اللہ سے دعا کیجے ہمارے دونو ہاتھ اٹھائے اور فرمایا الٰہی ہمارے آس پاس مینہ برسے ہم پر برسے تو آپنے کسی طرف اشارہ نہ کرتے مگر (اسطرف سے) بادل کھل جاتا (تو مدینہ کیطرح ہوگیا اور مدینہ کے نالون مین ایک قناۃ مہینہ بھر بہتا رہا اور کسی طرف سے کوئی آیا تو کہا قسطلانی نے نکالا اس حدیث کو مولف نے استسقاء مین اور استیذان مین

باب الانصات یوم الجمعۃ والامام یخطب

جب کہ ف مولف علیہ الرحمۃ نے سہو کے ساتھ [illegible]

Marfat.com

کا علم زیادہ ہے جیسے امام ابو حنیفہ وغیرہ کیونکہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قول باب کی حدیث میں اور
ہر خطبہ جاتے ہے خطبہ سے پہلے بات کرنے کو امام کے خطبہ شروع کرنے تک خاموش چپ رہنا
حضرت باب فضل الغسل یوم الجمعہ میں گذر چکی اور امام کا دو خطبوں کے درمیان بیٹھنے کا زمانہ تو اسمیں
علماء کے دو قول حکایت کیے ہیں اس بنا پر کہ امام اتنے وقت میں خطبہ نہیں پڑھتا اور اس بنا پر کہ اسکے سکوت
ہوتا ہے تو اسکا چپ کرنا سانس لینے کے لیے ہے اور غرض صرف ہے کہ چپ کرنے کا
وقت ہے جب امام خطبہ پڑھتا ہو لیکن بعض فقہاء نے لکھا ہے کہ امام ابو حنیفہ علیہ الرحمۃ خطبہ سے پہلے بات کرنیکی حرمت
میں بات کرنا مکروہ جانتے ہیں واللہ اعلم بالصواب وَاِذَا قَالَ لِصَاحِبِهٖ اَنْصِتْ فَقَدْ لَغَا اور جب کوئی
پاس والے کو کہے چپ کر تو اسنے بیجا حرکت کی وَقَالَ سَلْمَانُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُنْصِتُ
الْاِمَامُ اور سلمان نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی ہے کہ امام جب خطبہ پڑھے تو مقتدی چپ رہیں
یہ اس حدیث کا ٹکڑا ہے جو باب الدہن للجمعہ میں گذر چکی ابن خزیمہ نے کہا حدیث میں انصات سے مراد لوگوں
کا بات کرنے سے چپ کرنا ہے نہ اللہ کی یاد سے چپ رہنا اور اسپر اعتراض ہوا ہے کہ اس سے لازم آتا ہے قرأت
میں بات کرنے سے چپ کرنا ہے نہ اللہ کی یاد سے چپ رہنا اور اسپر اعتراض ہوا ہے کہ اس سے لازم آتا ہے قرأت
کا جائز ہونا خطبہ کے وقت تو ظاہر یہ ہے کہ سکوت سے مطلق سکوت مراد ہے اور جسنے فرق کیا وہ دلیل کا محتاج
تحیۃ المسجد کے جائز ہونے سے ایک خاص دلیل کے ساتھ مطلق ذکر کا جائز ہونا لازم نہیں آتا **حَدَّثَنَا** يَحْيٰى بْنُ
قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ سَعِيْدُ ابْنُ الْمُسَيَّبِ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ اَخْبَرَهٗ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ اِذَا قُلْتَ لِصَاحِبِكَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ اَنْصِتْ وَالْاِمَامُ يَخْطُبُ فَقَدْ
ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب تو نے کہا اپنے ساتھی کو جمعہ کے دن چپ
امام خطبہ پڑھ رہا تھا تو تو نے بیجا حرکت کی **ف** کہا حافظ نے خفش نے کہا لغو وہ جھوٹی بات ہے جسکا
قائل ہو اور ابن عرفہ نے کہا لغو وہ گرا ہوا قول ہے اور بعض نے کہا لغو ٹھیک بات سے جھک جانا ہے اور بعض
نے کہا لغو وہ گناہ کا کام ہے جیسے اللہ نے فرمایا وَاِذَا مَرُّوْا بِاللَّغْوِ مَرُّوْا كِرَامًا کہا زین بن منیر نے مفہوم ان
اقوال میں یہ ہے کہ لغو وہ بات ہے جو اچھی نہ ہو اور ابو عبید ہروی نے اپنی کتاب غریب میں ایک عجیب بات
کہی ہے لغو کے مطلق کلام معنے کیے اور بہتر یہ ہے کہ کلام کو لغو کے معنے میں مقید کیا جاوے اور کہا
لغو کے ثبوت من الاجر میں تین قول ہیں تواب سے محروم اور کہا بعض نے ضائع ہوئی فضیلت جمعہ
اور کہا حافظ نے میں کہتا ہوں لغت والوں کے قول لغو کے معنے میں ترتیب

ہین اور اخیر قول کی وہ حدیث شاہد ہے جسکو ابو داؤد اور ابن خزیمہ نے نکالا عبد البر بن عبد
پہانڈی لوگون کی گردنین تو ہوا وہ جمعہ اسکے واسطے ظہر کہا ابن وہب نے جو حدیث کا ایک راوی ہے اسکے
کہ نماز ہو جاویگی لیکن جمعہ کی فضیلت سے محروم رہے گا اور امام احمد نے حضرت علی علیہ السلام سے مرفوعاً نکالا
(یعنے چپ کر) تو اسنے بات کی اور جسنے بات کی تو اسکا جمعہ نہین ہے اور ابو داؤد نے اسی کی مثل روایت
احمد اور بزار نے ابن عباس سے مرفوعاً نکالا جسنے جمعہ کے دن کلام کی اور امام خطبہ پڑہتا تہا تو وہ گدہے کی
رہا ہے اور جسنے کہا اسکو چپ کر تو اسکا جمعہ نہین ہے اور اسکا ایک زبردست شاہد ہے حماد بن سلمہ کے
ابن عمر سے موقوفاً اور اسحدیث سے دلیل لیگئی ہے کہ سب قسم کی باتین خطبہ کے وقت منع ہین اور یہی جمہور کا قول
شخص کے حق مین جو خطبہ سنتا ہو اور یہی حکم ہے اس شخص کے حق مین جو خطبہ نہین سنتا اکثر علماء کے نزدیک
اور جب امر معروف کا ارادہ کرے تو اشارہ سے امر معروف کرے اور ابن عبد البر نے اجماع نقل کیا چپ کرنیکے وجو
شخص کے لیے جو خطبہ سنے مگر تو دور سے یا بعیدون سے اور اسکے لفظ یہ ہین مین شہرون کے فقیہون کے درمیان کو
نہین جانتا چپ کرنیکے وجوب مین خطبہ کے واسطے اس شخص پر جو خطبہ سنتا ہو اور نادانون مین سے اگر کوئی بات
امام کے خطبہ پڑہنے کی حالت مین تو جائز نہین ہے کہ اسکو کہے چپ کر اور انہون نے باب کیحدیث سے اسکو استنباط کیا
وغیرہ سے روایت کیا کہ وہ خطبہ مین باتین کرتے تہے مگر جسوقت امام خاص کر قرآن مجید پڑہتا کہا ابن عبد البر نے
یہ فعل مردود ہے اہل علم کے نزدیک اور لائق یہ ہے کہ کہا جاوے انکو باب کیحدیث نہین پہونچی حافظ نے
کہتا ہون اور امام شافعی اور امام احمد رحمہما اللہ کے اس مسئلہ مین دو قول ہین ایک مین حرام ہے اور دوسرے مین مکر
وہ یہ بھی کہتے ہین کہ اگر خطبہ سنے تو کلام کرنی حرام ہے اور اگر نہ سن سکے تو حرام نہین اور بعض شافعیہ نے یہ
کیا ہے کہ جس علاقہ پر جمعہ کی صحت موقوف ہے انکو بات کرنا حرام ہے باقی کو کلام کرنا حرام نہین ہے اور
یہ ہے کہ جسنے چپ کرنے کے وجوب کی نفی ہے اسکی مراد یہ ہے کہ یہ سکوت جمعہ کی صحیح ہونیکے لیے شرط نہین
اسکے غیر کے اور دلالت کرتی ہے سکوت کے وجوب پر سننے والے کے حق مین حضرت علی کی وہ حدیث جسکی
اشارہ کیا گیا کہ جو شخص امام کے قریب ہوا اور اسنے چپ نہ کی تو اسپر دو بوجھ ہین گناہ کے اسلیے کہ جو شخص سنا
کرتا ہے اسپر گناہ مترتب نہین ہوتا اگرچہ وہ کام مکروہ تنزیہی ہو اور رہا وہ شخص جسنے بات کرنیکے مطلق جائز
دلیل لی ہے استسقاء کے سائل سے تو اسمین نظر ہے اسلیے کہ یہ خاص کے ساتھہ عام پر دلیل نہین ہو سکتا ہے کہ
خاص کیا جاوے ایسے واقعہ کے ساتھہ اور بعض نے اس عموم کو خاص کیا ہے سلام کے جواب دینے کے ساتھ

ب دینا واجب ہے اور صاحب مغنی نے نقل کیا اتفاق اسپر کہ وہ کلام جو نماز مین جائز ہے خطبہ مین بھی جائز ہے
ہر کو کومین مین گرنے سے ڈرانا اور امام شافعی کی عبارت یہ ہی کہ جب کسی پر ڈر ہو ہلاکت کا تو مین نہین سمجھتا
کرنے مین کچھ مضائقہ ہو جب وہ اشارہ سے سمجھے **باب** السَّاعَةِ الَّتِي فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ جمعہ کے دن جس
مین دعا قبول ہوتی ہے اسکا بیان **حدثنا** عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ
هريرة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم ذكر يوم الجمعة فقال فيه ساعة لا يوافقها عبد مسلم وهو
يصلي يسأل الله شيئا إلا أعطاه إياه وأشار بيده يقللها ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے جمعہ کے دن کا ذکر کیا تو فرمایا کہ جمعہ کے دن مین ایک گھڑی ایسی ہی کہ اگر کوئی مسلمان اسکو پالیوے نماز
مین کھڑا ہوا اور اللہ سے کوئی چیز مانگے تو اللہ جل جلالہ اسکو عنایت فرماویگا اور اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا کہ یہ ساعت تھوڑی
ہے (یعنے زمانہ اسکا قلیل ہے) **ف** کہا حافظ نے اسی طرح اس روایت مین یہ ساعت مبہم ہے اور دوسری حدیثون
مین اسکی تعیین وارد ہوئی ہے اور اس ساعت کی تعیین جو صحیح حدیثون مین وارد ہوئی اسمین اشکال ہے ایک حدیث
مین ہی کہ وہ امام کے منبر پر بیٹھنے سے فراغت نماز تک ہے اور دوسری حدیث مین ہے کہ اخیر دن مین ہے اور ابو بردہ
نے عبد اللہ بن سلام پر اعتراض کیا جب اسنے کہا کہ ساعت جمعہ اخیر دن مین ہے کہ وہ نماز کا وقت نہین ہے اور نماز مین
ہونے پر حدیث مین نص ہے تو انہون نے ابو ہریرہ رضہ کو دوسری حدیث کے ساتھ جواب دیا کہ نماز کی انتظاری کرنیوالا نماز ہی
کے حکم مین ہی تو اگر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قول قائما ابو ہریرہ رضہ کے نزدیک حقیقت پر محمول ہوتا تو پھر اسپر اعتراض
کرتے پر ابو ہریرہ رضہ نے انکی جواب کو مان لیا اور پسند کیا اور اسکے پیچھے اسی پر فتوے دیتے رہے اور پہلی حدیث پر اشکال
ہوتا ہے کہ اس ساعت کا زمانہ شامل ہے ساری خطبہ کے وقت کو اور خطبہ کچھ حقیقت مین نماز نہین ہے اور اس اشکال
کا جواب یہ دیا گیا ہے کہ صلوۃ حدیث مین دعا پر محمول ہے یا انتظار صلوۃ پر اور قیام محمول ہے ملازمت اور مواظبت پر
اسکی تائید کرتا ہے یہ کہ قیام کی حالت نماز مین سجود اور رکوع اور تشہد کیحالت کے مغایر ہے باوجود اسکے سجود دعا
کی غایت کا محل ہے تو اگر قیام سے مراد حقیقی قیام ہوتا تو سجود وغیرہ اس سے نکل جاتی تو معلوم ہوا کہ قیام سے
مجازی قیام مراد ہے اور وہ مواظبت اور ملازمت ہے اور اسی محاورہ سے ہی اللہ تعالے کا قول إِلَّا مَا دُمْتَ عَلَيْهِ
قائما اور اس صورت مین مصلی کو قائم کے ساتھ تعبیر کرنا کل کو جزو کے ساتھ تعبیر کرنیکے باب سے ہوگا اور نکتہ اسمین
ہے کہ قیام نماز کا بڑا رکن ہے مسلمہ بن علقمہ کی روایت مین ہی محمد بن سیرین سے انہون نے ابو ہریرہ رضہ سے مصنف کے پاس
ہے اور مسلم مین ہے محمد بن زیاد کی روایت سے انہون نے ابو ہریرہ رضہ سے اسکی مثل اور

ابو لبابہ کیحدیث مین ہے ابن ماجہ کے پاس جسمین تک حرام چیز کا سوال کرے
کے پاس جسمین تک سوال کرے گناہ کی چیز کا یا قطع رحمی کا اور قطع رحمی بھی
کے عام پر عطف کے باب سے ہے اور مسلم کی روایت مین ہے محمد بن زیاد کی روایت سے انکے ابو ہریرہ سے
ہے کہا دین بن منیر نے اشارہ اسکی چھوٹا ہونے کیطرف واسطے ہے کہ لوگ اس مین رغبت کرین
اسکے کی اور زیادہ فضیلت اسکی کی غرض اس ساعت کی تعیین مین بہت اختلاف ہے یہانتک کہ
ہم کل کو یا بعض کو حافظ صاحب کی فتح سے نقل کرینگے انشاء اللہ تعالیٰ اور اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے اور اس مین
صحابہ تابعین تبع تابعین کا کہ اب یہ ساعت باقی ہے یا اٹھ گئی اور آیا ہر جمعہ مین ہے یا سال
مین اور ساعت کے باقی رہنے کی صورت مین آیا اسکا دن مین مقرر وقت ہی یا مبہم ہے اور تعیین کی
ساری معین وقت کو شامل ہے یا اسمین مبہم ہے اور ابہام کیصورت مین اسکا ابتدا کیا ہے اور انتہا کیا ہے
صورتون مین آیا ہمیشہ ایک وقت مین رہتی ہے یا بدلتی رہتی ہے اور بدلنے کی صورت مین ساری دنکو سمیٹ
یا بعض کو اور یہ تو اب مین بیان کرتا ہون ان اقوال کو مع دلیلون کے جو مجھکو پہونچے ہین انکے
کیطرف عود کرونگا اور ان اقوال مین ایک قول کو ترجیح دونگا انشاء اللہ تعالیٰ پہلا قول یہ ساعت
عبد البر نے ایک قوم سے حکایت کیا اور اسکا کہوٹ بیان کیا قاضی عیاض نے کہا تو کیا سلف
کو اسکے قائل پر عبد الرزاق نے روایت کیا ابن جریج سے کہا مجھے خبر دی داؤد بن عاصم نے
معاویہ کے غلام آزاد سے کہا مینے ابو ہریرہ رضہ کو کہا لوگ کہتے ہین کہ جمعہ مین جو ساعت ہے
تو انہون نے فرمایا جسنے کہا کہ ساعت اجابت اٹھ گئی اسنے غلطی کی مینے کہا کیا وہ ساعت ہر جمعہ
ہان اسکا اسناد قوی ہے کہا علامہ شمس الدین ابن القیم نے اگر اس قول کے قائل کی یہ غرض ہے
معلوم تھی لیکن اسکا علم اب سے اٹھا یا گیا تو یہ احتمال ہے اور اگر اسکی غرض یہ ہے کہ حقیقت
تو یہ قول اسکے قائل پر مردود ہے دوسرا قول ساعت اجابت ہی تو ہی لیکن حال ہر
اسکو کعب احبار نے ابو ہریرہ کے لیے تو ابو ہریرہ نے اسکا رد کیا پھر کعب احبار نے ابو ہریرہ
کیا روایت کیا اسکو امام مالک نے موطا مین اور سنن والون نے
معین نہین ہے اور وہ ساری دن مین پوشیدہ رکھی گئی ہے
ابن خزیمہ اور حاکم نے روایت کیا سعید بن

[illegible] فرمایا مین نے پوچھا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جمعہ کی ساعت کو تو آپنے فرمایا مین اسکو جنوایا
[illegible] بہلایا گیا جیسے قدر کی رات کو مین بہلایا گیا اور عبدالرزاق نے معمر سے روایت کیا کہ اُنسے سوال کیا زہری
[illegible] زہری نے کہا مینے اس مسئلہ مین کوئی حدیث نہین سُنی مگر یہ کہ کعب کہا کرتا تہا کہ آدمی ایک جمعہ مین چاشت کے وقت
[illegible] پہر دوسرے جمعہ مین چاشت سے لیکر دوپہر تک دعا کرے پہر تیسرے جمعہ مین دوپہر سے ظہر تک پہر جو پہلی جمعہ مین
[illegible] سے آخر دن تک کہ اسمین وہ گہڑی آجاویگی ابن منذر نے کہا اور یہہ کعب کعب احبار ہے اور ابن عمر رضہ سے مروی
[illegible] جمعہ کے سارے دن مین دعا کرے تاکہ اسوقت پر بھی گذرے جو اجابت دعا کا وقت ہے ابن منذر نے کہا ابن عمر رضہ کے
[illegible] وہ شخص عمل کر سکتا ہے جو اسکی قوت اور طاقت رکہے ورنہ وہ جو کعب نے کہا وہ ہر ایک پر آسان ہے اور حاصل یہ ہے کہ
[illegible] دونو کے نزدیک ساعت اجابت جمعہ کے دن مین معین نہین ہے اور امام رافعی اور صاحب مغنی وغیرہما کی کلام
[illegible] یہی ہے انہون نے کہا جمعہ کے دن بہت دعا کرنا مستحب ہے امید ہے کہ اجابت کی ساعت کو پالیوے اور اس قول پر دلیل ہے
[illegible] وقت اجابت کا مشابہ ہونا قدر کی رات کے ساتھ اور اسم اعظم کے ساتھ ہمارے حُسنے مین اور حکمت اس مین یہ ہے کہ لوگ اسکی طلب
[illegible] سارا دن عبادت مین مصروف رہین بخلاف اسکے کہ اگر اسکا ہونا وقت معین مین معلوم ہوجاوے تو اسی پر اقتصار
[illegible] اور باقی وقت کو مہمل چہوڑ دینگے چوتہا قول ساعت اجابت کا وقت بدلتا رہتا ہے جمعہ کے دن مین اور وہ کوئی
[illegible] گہڑی نہین ہے امام ابو حامد غزالی نے کہا یہ بہت عمدہ قول ہے اور ذکر کیا اسکو اثرم نے احتمال کی صورت مین اور
[illegible] عساکر وغیرہ نے اسکے ساتھ جزم کیا اور کہا محب طبری نے یہ قول بہت ظاہر ہے پانچوان قول ساعت اجابت
[illegible] کی اذان کے وقت ہوتی ہے اسکو ذکر کیا ہمارے استاد حافظ ابو الفضل نے ترمذی کی شرح مین اور ہمارے استاد سراج
[illegible] بن ملقن نے بخاری کی شرح مین اور کہا ان دونون نے کہ اسکو ابن ابی شیبہ نے حضرت عائشہ سے نکالا اور اسکو
[illegible] کیا ہے روایتی نے اپنے مسند مین حضرت ام المؤمنین عائشہ صدیقہ سے اور نماز کو مطلق رکہا ہے اور صبح کے ساتھ
[illegible] نہین کیا اور روایت کیا اسکو ابن منذر نے تو اُسنے جمعہ کی نماز کے ساتھ مقید کیا واللہ اعلم چھٹا قول یہ ہے
[illegible] سے سورج نکلنے تک ہے روایت کیا اسکو ابن عساکر نے ابو جعفر رازی کے طریق سے اسنے لیث بن ابی سلیم سے اسنے
[illegible] سے اُسنے ابو ہریرہ سے اور اسکو حکایت کیا قاضی ابو الطیب طبری اور ابو نصر صباغ اور عیاض اور قرطبی وغیرہم
[illegible] قول اسی کے مثل ہے لیکن نماز زیادہ کیا کہ اسکا وقت عصر سے لیکر سورج ڈوبنے تک بھی ہے اسکو سعید بن منصور نے روایت
[illegible] عن لیث بن ابی سلیم سے اسنے مجاہد سے اسنے ابو ہریرہ سے اور متابعت کی خلف بن خلیفہ کی
[illegible] عیاض نے لیث سے روایت کرنے مین ابن منذر کے پاس اور لیث ضعیف ہے اور اسوجہ سے اس پر اختلاف ہوا

ہے آٹھوان قول اسی کی مثل ہے لیکن اتنا زیادہ کیا کہ اسکا وقت امام کے منبر پر بیٹھنے سے
ہے روایت کیا اسکو حمید بن زنجویہ نے اپنی کتاب ترغیب مین عطا بن قرہ کے طریق سے انہی عبداللہ بن
ہریرہ رضہ سے کہ ڈھونڈو جمعہ کے دن ساعت اجابت کو ان تین وقتون مین اور ان تینون کو بیان کیا ان
اجابت آفتاب نکلنے کے بعد پہلی گھڑی ہے حکایت کیا اسکو چلبی نے تنبیہ کی شرح مین اور تابع ہوا اسکے
کی شرح مین دسوان قول آفتاب چڑھنے کے وقت ہی اسکو امام ابو حامد غزالی نے حکایت کیا احیاء العلوم مین اور
سے زین بن منیر نے احیاء العلوم کی شرح مین اپنے اس قول کے ساتھہ کہ ساعت اجابت آفتاب کے ایک بالشت بلند
لیکر ایک ہاتھہ بلند ہونے تک ہے اور منسوب کیا اس قول کو ابو ذر کیطرف گیارھوان قول کہ ساعت اجابت دنکی
ساعت مین ہی حکایت کیا اسکو صاحب مغنی نے روایت کیا امام احمد نے اپنے مسند مین علی بن ابی طلحہ کیطریق سے انہی
سے مرفوعاً جمعہ کے دن آدم علیہ السلام کی مٹی بنائی گئی اور جمعہ کے دن کی تین گھڑیون کے بعد ایک گھڑی
شخص آمین اللہ کو پکاری اللہ تعالے اسکی دعا قبول کرلیتا ہے اسکی اسناد مین فرج بن فضالہ ضعیف ہے اور علی بن ابی طلحہ
سنا ابو ہریرہ سے بارھوان قول ساعت اجابت زوال کے بعد آدھہ ہاتھہ پایہ ہونے تک ہے حکایت کیا اسکو محب طبری
قبول کیا اسکو زکی الدین منذری نے تیرھوان قول اسی کی مثل ہے لیکن کہا کہ ایک ہاتھہ سایہ ہونے تک ہے حکا
اسکو قاضی عیاض اور قرطبی اور نووی نے چودھوان قول زوال کے بعد ایک بالشت سے ایک ہاتھہ سایہ ہونے تک
کیا اسکو ابن منذر نے اور روایت کیا ابن عبدالبر نے قوی اسناد کے ساتھہ حارث بن یزید حضرمی تک انہی عبدالرحمن
سے انہی ابو ذر سے کہ اسکی بی بی نے انہی پوچھا ساعت اجابت کی بابت تو ابو ذر نے جواب دیا کہ وہ زوال کے بعد
سے ایک ہاتھہ سایہ ہونے تک ہے پندرھوان قول ساعت اجابت اسوقت ہی جب سورج ڈھلے حکایت کیا اسکو
نے ابو العالیہ سے اور عبدالرزاق نے حسن کے طریق سے روایت کیا کہ وہ ڈھونڈتے تھے ساعت اجابت
ڈھلے اور روایت کیا ابن عساکر نے سعید بن ابی عروبہ کے طریق سے انہی قتادہ سے کہا تھے صحابہ خیال کرتے
اجابت اسوقت ہی جب سورج ڈھلے اور گویا ان کی دلیل اس قول پر یہ ہے کہ زوال کا وقت ملائکہ کے جمع ہونیکا
اور جمعہ کے وقت کا ابتدا ہے اور اذان کا ابتدا ہے سولھوان قول جب مؤذن جمعہ کی نماز کے لیے
وہ ساعت اجابت ہی روایت کیا اسکو ابن منذر نے ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضہ سے کہ انہون نے فرمایا جمعہ
کے دن کیطرح ہے کھولے جاتے ہین آسمان کے دروازے اور ہر ساعت ایک گھڑی ہے
تعالی سے اسمین بندہ کوئی چیز مگر اللہ تعالی اسکو دیدیتا ہے کسی نے کہا یا رسول اللہ کونسی گھڑی ہے

زوال کے وقت خطبہ کے واسطے اذان دیوے اور یہ قول پہلے قول کے مغایر ہے اسلیے کہ اذان کبھی زوال کے بعد دیجاتی ہے کہا زمین نے اور یہ اذان محمول ہے اس اذان پر جو خطیب کے سامنے دیجاتی ہے ستر ہوان قول زوال سے لیکر آدمی کی نماز میں ہونے تک ہے ذکر کیا اسکو ابن منذر نے ابو السوار عدوی سے اور حکایت کیا اسکو ابن الصباغ نے اس لفظ کے ساتھ کہ امام نماز میں داخل ہوا ٹھہاروان قول زوال سے امام کے نکلنے تک ہے حکایت کیا اسکو قاضی ابو الطیب طبری نے وقت زوال سے سورج کے ڈوبنے تک ہے حکایت کیا اسکو ابو العباس احمد بن علی بن کشاسب زیاری نے اور یہ زیاری عمرو بن صلاح کا ہمزمان ہے بیسوان قول امام کے نکلنے سے نماز کے قائم ہونے تک ہے روایت کیا اسکو ابن منذر نے سے اور روایت کیا ابو بکر مروزی نے کتاب الجمعہ میں صحیح سند کے ساتھ شعبی تک انہی عوف بن حضیر سے اسی کی اور عوف بن حضیر ایک شام کا رہنے والا آدمی ہے اکیسوان قول ساعت اجابت امام کے نکلنے کے وقت ہے روایت اسکو حمید بن زنجویہ نے کتاب الترغیب میں حسن بصری سے بائیسوان قول امام کے نکلنے اور نماز کے پورا ہونے کے درمیان روایت کیا اسکو ابن جریر نے اسمعیل بن سالم کے طریق سے اسنے شعبی سے تئیسوان قول بیع کے حرام ہونے سے حلال ہونے تک ساعت اجابت کا وقت ہے چوبیسوان قول اذان اور نماز کے پورا ہونیکے درمیان ساعت اجابت کا وقت ہے روایت کیا اسکو حمید بن زنجویہ نے ابن عباس رضہ سے اور حکایت کیا اسکو بغوی نے شرح سنہ میں ابن عباس رضہ سے پچیسوان قول ساعت اجابت امام کے منبر پر بیٹھنے سے نماز کے پورا ہونے تک ہے روایت کیا اسکو مسلم اور ابو داؤد نے مخرمہ بن بکیر کے طریق سے اپنے باپ سے اسنے ابو بردہ بن ابی موسے سے کہ عبد اللہ بن نے ابو ہریرہ سے پوچھا کہ تو نے ساعت جمعہ میں اپنے باپ سے کچھ سنا ہے تو وہ بولا سنا میں نے اپنے باپ سے فرماتے سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پھر یہی قول ذکر کیا چھبیسوان قول اذان کے وقت ہے امام کی تذکیر کے وقت اور اقامت کے وقت روایت کیا اسکو حمید بن زنجویہ نے سلیم بن عامر سے اسنے عوف بن مالک اشجعی کے طریق سے ستائیسوان قول اسی کی مثل ہے پر اتنا اور کہا کہ جب اذان دیوے امام پر چڑھے اور جب تکبیر ہو روایت کیا اسکو ابن ابی شیبہ اور ابن منذر نے ابو امامہ صحابی سے اٹھائیسوان ساعت اجابت امام کے خطبہ شروع کرنے سے خطبہ سے فارغ ہونے تک ہے روایت کیا اسکو ابن عبد البر نے محمد بن رحمان کے طریق سے اسنے اپنے باپ سے اسنے ابن عمر سے مرفوعاً اور اسکا اسناد ضعیف ہے انتیسوان قول جب خطیب منبر پر بیٹھے اور خطبہ شروع کرے حکایت کیا اسکو امام غزالی نے احیاء العلوم میں تیسوان قول دو خطبوں کے درمیان کا وقت ساعت اجابت ہے حکایت کیا اسکو طیبی نے مصابیح کے بعض شارحین سے اکتیسوان قول ساعت اجابت

امام کے منبر سے اترنے کے وقت ہی روایت کیا اسکو ابن ابی شیبہ نے اور حمید بن زنجویہ اور ابن جریر اور ابن
ساتھہ ابو اسحق تک اسنے ابو بردہ سے قول ابو بردہ کا بتیسوان قول جسوقت نماز کی تکبیر ہو یہانتک کہ امام نماز سے
حکایت کیا اسکو ابن منذر نے حسن بصری سے بھی اور روایت کیا طبرانی نے میمونہ سعد کی مٹی کی حدیث
کی مثل ضعیف سند کے ساتھہ تینتیسوان قول نماز کے کھڑا ہونیسے نماز کے پورا ہونے تک ہے روایت کیا اسکو
ابن ماجہ نے کثیر بن عبداللہ بن عمرو بن عوف کے طریق سے اسنے اپنے باپ سے اسنے اپنے دادا سے مرفوع
ہے صحابہ نے عرض کیا ساعت اجابت کونسی گھڑی ہے یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمایا جسوقت نماز
نماز کے پورا ہونے تک اور بہت لوگون نے کثیر کی روایت کو ضعیف کہا ہی اور روایت کیا اسحدیث کو امام بیہقی
الایمان مین اسی اسناد سے اس لفظ کے ساتھہ ساعت اجابت امام کے منبر سے اترنے اور نماز کے پورا ہونے
ہے اور روایت کیا اسکو ابن ابی شیبہ نے مغیرہ کے طریق سے اسنے واصل احدب سے اسنے ابو بردہ سے قول ابو بردہ کا
ابی شیبہ کا ابو بردہ تک اسناد قوی ہی اور اسحدیث مین ہی کہ ابن عمر نے ابو بردہ کی یہ حدیث سنکر اسکی تحسین کی اور برکت
دعا کی اسپر اور اسکے سر پر ہاتھہ پھیرا اور روایت کیا ابن جریر نے اور سعید بن منصور نے ابن سیرین سے اسی کی مثل
قول ساعت اجابت وہ ساعت ہی جسمین آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جمعہ کی نماز پڑہا کرتے تہے روایت کیا اسکو ابن
صحیح سند کے ساتھہ ابن سیرین سے اور یہ قول پہلے قول کے مغایر ہے اس حیثیت سے کہ وہ مطلق ہے اور یہ مقید ہے اور
سیرین نے لیا ہے اس قول کو اس سے کہ جمعہ کی نماز جمعہ کے دن کی نمازون سے بہتر نماز ہے اور جسوقت مین آنحضرت
اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جمعہ کی نماز ادا کیا کرتے وہ اسدن کے وقتون مین بہتر وقت ہی اور اذان اور خطبہ اور
جتنے افعال جمعہ کے دن ادا کیے جاتی ہین وہ وسیلہ ہین اور مقصود بالذات وہ جمعہ ہی کی نماز ہے اور اسکی تاکید کرنا
ہونا امر کا قرآن مجید مین اللہ کے بہت یاد کرنیکے ساتھہ حالت نماز مین جیسی وارد ہوا ہے امر اللہ کے یاد کرنیکے
کے وقت اور یہ امر اللہ سبحانہ وتعالی کے اس قول مین ہے اذا لقیتم فئۃ فاثبتوا واذکروا اللہ کثیرا لعلکم تفلحون
ایمان والو جب بھڑو تم کسی فوج سے تو ثابت رہو اور اللہ کو بہت یاد کرو شاید تم مراد پاؤ اور حالت نماز مین
بہت یاد کرنیکا امر اس آیت کریمہ مین ہے اذا نودی للصلوۃ من یوم الجمعۃ فاسعوا الی ذکر اللہ وذروا البیع
ان کنتم تعلمون فاذا قضیت الصلوۃ فانتشروا فی الارض وابتغوا من فضل اللہ واذکروا اللہ کثیرا لعلکم
ایمان والو جب اذان ہو نماز کی جمعہ کے دن تو دوڑو اللہ کی یاد کو اور چھوڑو بیچنا پھر جب
پھر جب ہو چکے نماز تو پھیل پڑو زمین مین اور ڈہونڈہو فضل اللہ کا اور یاد کرو اللہ کو

ہے مذکور ہین یہ مراد نہین ہے کہ اللہ کی یاد انتشار کے بعد واقع ہو اگرچہ کثرت ذکر کا عطف انتشار پر ڈالا گیا ہے
ہان تم اس ذکر کی کثرت مراد ہے جسکی طرف اول آیت مین اشارہ کیا گیا ہے واللہ علم پینتیسوان قول ساعت اجابت عصر
ز سے سورج کے ڈوبنے تک ہے روایت کیا اسکو ابن جریر نے سعید بن جبیر کے طریق سے اسنے ابن عباس سے موقوفاً
سلمان بن سلیم کے طریق سے اسنے ابو سلمہ سے اسنے ابو سعید سے مرفوعاً اس لفظ کے ساتھہ کہ ڈھونڈو ساعت اجابت
صر کے بعد اور ذکر کیا ابن عبد البر نے کہ جملہ فالتمسوہا بعد العصر حدیث مین مدرج ہے ابو سلمہ کے قول سے اور روایت
اسکو ابن مندہ نے اسی طریق سے اور زیادہ کیا جسوقت لوگ بہت غفلت مین ہوتے ہین اور روایت کیا اسکو ابو نعیم
ہ علیہ مین شیبانی کے طریق سے اسنے عون بن عبد اللہ بن عتبہ سے اسنے اپنے بھائی عبید اللہ سے ابن عباس کے قول
طرح اور روایت کیا اسکو ترمذی نے موسی بن وردان کے طریق سے اسنے انس سے مرفوعاً اس لفظ کے ساتھہ کہ ڈھونڈو
اعت اجابت کو عصر کے بعد سورج کے ڈوبنے تک اور سند اسکی ضعیف ہے چھتیسوان قول ساعت اجابت جمعہ کے
ن عصر کی نماز مین ہے روایت کیا اسکو عبد الرزاق نے عمرو بن دینار سے اسنے یحیی بن ابی اسحاق سے اسنے حضرت
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مرسلاً سینتیسوان قول ساعت اجابت عصر کے بعد عصر کے مختار وقت تک ہے حکایت کیا
اسکو امام غزالی نے احیاء العلوم مین اٹھتیسوان قول مطلقاً عصر کے بعد ساعت اجابت ہے اور روایت کیا اسکو ابن عساکر نے
عمرو بن سلمہ انصاری کے طریق سے اسنے ابو سلمہ سے اسنے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ابو سعید سے مرفوعاً اس لفظ کے ساتھہ کہ ساعت اجابت
عصر کے بعد ہے اور روایت کیا اسکو ابن منذر نے مجاہد سے اسی کے مثل اور روایت کیا ابن جریج نے ابراہیم بن میسرہ
کے طریق سے ابو ہریرہ تک پہنچ کر اسی کی مثل اور روایت کیا ابو بکر مروزی نے ثوری اور شعبہ دونو کے طریق
سے ان دونو نے یونس بن خباب سے ثوری نے کہا کہ یونس نے عطاء سے روایت کیا اور شعبہ نے کہا کہ یونس نے
اپنے باپ سے روایت کیا ان دونو نے ابو ہریرہ سے روایت کیا اسی کی مثل اور عبد الرزاق نے طاؤس سے روایت
کیا کہ وہ ساعت اجابت ڈھونڈتے تھے عصر کے بعد اور بعض اہل علم نے ابن عباس سے اسی کی مثل روایت کیا
ہے اور کہا ہے کہ کسی نے ابن عباس سے پوچھا عصر کی نماز کے بعد تو کوئی نماز نہین ہے تو انہون نے فرمایا بیشک
جو شخص اپنے نماز پڑھنے کی جگہہ مین بیٹھا رہے تو وہ نماز ہی مین ہے انتالیسوان قول ساعت اجابت وسط نہار سے
کر نہار کے قریب تک ہے چالیسوان قول ساعت اجابت سورج کے زرد ہونے سے اسکے غروب ہونے تک ہے روایت
کیا عبد الرزاق نے ابن جریج سے اسنے اسمعیل بن کیسان سے اسنے طاؤس سے قول طاؤس کا اکتالیسوان قول
ساعت اجابت عصر کے بعد پچھلی گھڑی ہے روایت کیا اسکو ابو داؤد اور نسائی اور حاکم نے حسن اسناد کے ساتھہ ابو سلمہ

سے انہی جابر سے مرفوعاً اور اسحدیث کی ابتدا میں ہے کہ انکی بارہ گھڑیاں ہیں بیشک الیوم قبل ساعت ا
جب سورجکی آدھی ٹکی ڈوب جاوی یا جب سورج ڈوبنے کے لیے جھکے یہانتک کہ پوری طرح ڈوب جاوی اور ابن
طبرانی نے اوسط میں اور دارقطنی نے علل میں اور بیہقی نے شعب الایمان اور فضائل الاوقات میں زید بن علی بن
بن علی کی طریق سے کہا حدیث کی مجھسے مرجانہ نے جو ام المومنین فاطمہ بنت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی غلام آزاد تھی
حدیث کی مجھسے فاطمہ علیہا السلام نے اپنے والد ماجد حضرت محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پھر حدیث بیان کی ا
ہے کہ میںنے عرض کی وہ کونسی ساعت ہے تو آپنے فرمایا جب آدھا سورج ڈوب جاوی تو انہیں حضرت فاطمہ علیہا السلام
جمعہ کا دن ہوتا بھیجتیں اپنا غلام جسکا نام زید تھا وہ آپکے واسطے سورج تاکتا رہتا جب وہ کہتا کہ اب آفتاب ڈوبنے کو
ہے تو حضرت فاطمہ علیہا السلام دعا کیطرف متوجہ ہوجاتیں اور اسکے ڈوبنے تک دعا کرتی رہتیں اسکی اسناد میں
بن علی پر اختلاف ہے اور اسکے بعض راوی مجہول ہیں اور نکالا اسحق بن راہویہ نے اپنے مسند میں سعید بن راشد کیطریق سے
اسنے زید بن علی سے اسنے حضرت فاطمہ علیہا السلام سے اور مرجانہ کا ذکر نہیں کیا اور اسمیں ہے کہ آپ فرماتیں
غلام کو جسکا نام ارید تھا چڑھ جا پہاڑ پر جب سورج ڈوبنے لگے تو مجھے بتلا دینا اور باقی حدیث اسکی مثل ہے اور اسکے
آخر میں ہے پھر مغرب کی نماز پڑھتیں پس یہ وہ سب قول ہیں جو مجھے ساعت جمعہ میں میسر ہوئے مع انکی دلیلوں
اور بیان کرنے انکے احوال کے صحت اور ضعف اور رفع اور وقف کے ساتھ اور بعض کے ماخذ کیطرف اشارہ کرنیکے ساتھ
اور یہ سب قول آپس میں متغایر نہیں ہیں بلکہ بہت قول آپسمیں متحد ہوسکتے ہیں پھر میںنے فتح پائی اس تقریر کے بلکہ
بعد ایک زائد قول پر جسکو میںنے نقل نہیں کیا اور اسکو استنباط کیا ہے ہمارے صاحب علامہ شمس الدین جزری سے اور انہوں
مجھکو اسکی روایت کرنے کی اجازت دی اپنے سے اپنی کتاب حصن حصین میں جو انہوں نے دعاؤں کے لیے جمع کی ہے پھر
کیا علامہ نے اختلاف ساعت جمعہ میں اور صرف آٹھ قول ہی بیان کیے ان اقوال میں سے جنکو ہم بیان کیا
کہا جسکا مطلب یہ ہے اور جسکا میں اعتقاد کرتا ہوں وہ یہ ہے کہ ساعت اجابت امام کے فاتحہ الکتاب پڑھنے کی
ہے جمعہ کی نماز میں یہانتک کہ کہے امام آمین جمعاً بین الاحادیث التی صحت اور اسمیں اعتراض ہوتا ہے اسطرح کہ امام
فاتحہ الکتاب پڑھتے وقت دعا کرنے والے سے فوت ہوجاتا ہے چپ کرنا وقت امام کے لیے اور آمین تک نہیں
کہ اقوال مذکورہ میں سے جس قول کو ترجیح ہے وہ ابو موسی اشعری کیحدیث ہے اور عبد اللہ بن سلام کیحدیث کہا بعض نے
ساعت جمعہ میں صحیح حدیث ابو موسی اشعری کیحدیث ہے اور بہت مشہور قول ساعت جمعہ میں عبد اللہ بن
ہے انتہے اور جتنے قول انکے سوا ہیں یا ان دونوں کے موافق ہیں یا ان میں سے ایک کے موافق

ں کے معارض نہیں ہیں تو وہ ضعیف الاسناد ہیں یا موقوف ہیں اور ابو سعید خدری کی حدیث کہ حضرت صلی اللہ
ر آلہ وسلم بٹھائے گئے ساعت اجابت کو جنوائے جانے کے بعد ابو موسی اور عبداللہ بن سلام کی حدیثوں کے معارض نہیں
ے احتمال ہے کہ ان دونوں نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ایکہی بھولنے کے پہلے سنا ہو اسکی طرف امام بیہقی
نے اشارہ کیا اب سلف کا اسمیں اختلاف ہے کہ ان دو حدیثوں سے کس حدیث کو ترجیح ہے تو بیہقی نے ابو
فضل احمد بن سلمہ نیشاپوری کے طریق سے روایت کیا کہ امام مسلم نے کہا ابو موسی کی حدیث اس مسئلہ میں بہت عمدہ
ہے اور بہت صحیح دلیل ہے اور اسی کے قائل ہیں امام بیہقی اور ابن العربی اور ایک جماعت اور کہا قرطبی نے یہ نص ہے
شافعی کے مقام میں تو اسکے سوا کسی دوسرے قول کیطرف التفات نہ کیا جاوے اور کہا امام نووی نے یہی صحیح ہے
اور درست ہے اور جزم کیا روضہ میں کہ یہی ٹھیک ہے اور سلیمی بھی اسکو ترجیح ہے کہ یہ حدیث صراحت کے ساتھ مرفوع ہے
(خلاف عبداللہ بن سلام کے قول کے) اور اسکے راجح ہونے کی یہ بھی ایک وجہ ہے کہ یہ حدیث صحیحین میں سے ایک صحیح
میں موجود ہے اور دوسرے لوگوں نے عبداللہ بن سلام کے قول کو ترجیح دی ہے تو ترمذی نے امام احمد سے حکایت
کیا ہے کہ بہت حدیثیں اسی پر ہیں اور کہا ابن عبدالبر نے یہ حدیث اس مسئلہ میں بہت ثابت ہے اور روایت کیا سعید
بن منصور نے صحیح سند کے ساتھ ابو سلمہ بن عبدالرحمان تک کہ کچھ لوگ صحابہ میں سے جمع ہوئے اور انہوں نے جمعہ کی ساعت
کا ذکر کیا پھر وہ جدا ہوئے اور انہوں نے اتفاق کیا کہ وہ جمعہ کے دن کی پچھلی گھڑی ہے اور بہت اماموں نے جیسے
امام احمد اور اسحق اسکو صحیح کہا ہے اور ترجیح دی ہے مالکیہ میں سے اسکو طرطوسی نے اور حکایت کیا علائی نے کہ اسکا استاد زملکانی
اپنے وقت میں شافعیہ کا شیخ تھا اسی قول کو پسند کرتا تھا اور حکایت کرتا تھا اسکو امام شافعی کی نص سے اور جواب
دیا ہے انہوں نے عبداللہ بن سلام کی حدیث کے صحیحین میں سے ایک میں نہ ہونی کا یہ کہ ترجیح اس حدیث کو جو صحیحین میں
سے یا صحیحین میں سے ایک میں ہے جب اسمیں حافظوں نے علت نہ نکالی ہو بخلاف ابو موسی کی حدیث کے کہ اسمیں
علت نکالی گئی ہے انقطاع اور اضطراب کے ساتھ انقطاع کی علت تو اسطرح کہ مخرمہ بن بکیر جو اس حدیث کو اپنے باپ سے
روایت کرتا ہے اسنے باپ سے نہیں سنا کہا یہ امام احمد نے حماد بن خالد سے روایت کر کے اسنے خود مخرمہ سے اور ایسا ہی کہا
سعید بن ابی مریم نے موسی بن سلمہ سے اور زیادہ کیا کہ مخرمہ نے کہا وہ تو ہماری پاس کتابیں تھیں اور
کہا علی بن مدینی نے مدینہ والوں میں سے کسی سے نہیں سنا کہ وہ کہتا ہو مخرمہ سے روایت کرنے میں
کہ مخرمہ نے کہا ہو مجھے سنا اپنے باپ سے اور یہ نہ کہا جاوے کہ امام مسلم روایت معنعن میں معاصرت کے ساتھ ملاقات
کا امکان کو کافی سمجھتے تھے اور امر یوں ہی ہے یہاں کیونکہ ہم کہتے ہیں مخرمہ کی صراحت اس امر میں کہ

کہ میں نے اپنے باپ سے نہیں سنا انقطاع کے دعوی میں کافی ہے [illegible]
اور معاویہ بن قرہ وغیرہم نے ابو بردہ رضہ سے قول ابو بردہ کا اور یہ لوگ [illegible]
لوگ ابو بردہ کی حدیث کو خوب جاننے والے ہیں بکیر سے جو مدینہ کا رہنے والا ہے اور یہ لوگ ایک جماعت
کے کہ وہ ایک آدمی ہے تو یہ حدیث ابو موسی کے نزدیک اگر مرفوع ہوتی تو وہ اپنی رائے کو ساتھ کیسے
دیتے بخلاف مرفوع کے اور اسپر قطعی جزم کیا ہے دارقطنی نے کہ اسحدیث کا موقوف ہونا ثواب ہے اور علماء
ایک اور طریق اختیار کیا ہے وہ یہ کہ ساعت اجابت ان دونو وقتوں میں بند ہے جو مذکور ہوئے اور ان دونو
ایک حدیث دوسری حدیث کے معارض نہیں ہے ہو سکتا ہے کہ آپنے ایک وقت میں ایک وقت پر اطلاع دی اور دوسرے وقت
وقت پر اور یہ ابن عبد البر کے اس قول کی طرح ہے لائق ہے کوشش کرنا دعا میں ان دونوں وقتوں میں جنکا
اور عبد اللہ بن سلام کی حدیثوں میں مذکور ہوا ہے اور اسی کی مثل کی طرف سبقت کی ہے امام احمد نے اور یہی طریق
جمع کے باری میں کہا ابن منیر نے حاشیہ میں جب معلوم ہو چکا کہ اس ساعت کے ابہام اور لیلۃ القدر کے ابہام کا فائدہ
ہے کہ دعا کرنیوالے کو لبھارا جاوے کثرت نماز اور کثرت دعا پر اور اگر ان دونو کی تعیین معلوم ہوتی تو لوگ انہیں وقت
بہر و سا کر بیٹھتے اور انکے علاوہ اور وقتوں میں عبادت میں کوشش کرنا چھوڑ دیتے تو اس کے پیچھے اس شخص سے تعجب نہ
ساعت اجابت کے وقت کی محدود کرنے کی کوشش کرتا ہے اور حدیث میں اور بہت فائدے ہیں جمعہ کے دن کی
اسلیے کہ ساعت اجابت جمعہ کے دن کے ساتھہ خاص ہے صحیح مسلم میں ہے جمعہ کا دن بہت بہتر دن ہے جسمیں
نکلا اور اسحدیث سے معلوم ہوا کہ دعا ایک افضل عبادت ہے اور بکثرت دعا کرنا مستحب ہے اور اس سے معلوم
کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد بھی جمال باقی ہے اور اسپر اعتراض ہوا ہے کہ احکام شرعیہ میں اجمال
باقی رہنے میں اختلاف ہے نہ امور وجودیہ میں جیسے ساعت اجابت کا وقت تو امور وجودیہ کے اجمال میں تکلیف
نہیں ہے اور جو حکم شرعی ساعت جمعہ اور شب برات کے ساتھہ متعلق ہے اور وہ فضیلت کا حاصل کرنا ہے اسکے
پہونچنا اور اسکے مقتضاء کے ساتھہ عمل کرنا ممکن ہے ساری جمعہ کے دن میں عبادت کرنیکے ساتھہ یا سارا
میں عبادت کرنیکے ساتھہ ثواب شرعی حکم میں اجمال نہ رہا واللہ اعلم اگر سوال ہو کہ ظاہر حدیث کی معلوم
شرط گذشتہ کے ساتھہ ہر ایک دعا کرنے والے کی دعا قبول ہے باوجود اسکے کہ وقت مختلف ہوتا ہے
کے ساتھہ اور نمازیوں کے نماز کے وقتوں کے اختلاف کے ساتھہ تو بعض کی دعا [illegible]
اجابت وقت کے ساتھہ متعلق ہے تو ساعت اجابت کا کیسے اختلاف کے ساتھہ [illegible]

Marfat.com

تعالیٰ کے ساتھ اجابت ہر نماز پر فضل کے ساتھ متعلق ہے جیسا کہ ساعت کراہت مین جو اسکی نظیر ہے کہا گیا ہے
لم بحقیقۃ الحال منتقے مین کہا بیان جمعہ کی فضیلت کا اور ساعت اجابت کی ذکر کا اور جمعہ کے دن مین حضرت صلی
یہ وآلہ وسلم پر درود بھیجنے کا ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا بہتر دن جسمین
ب نکلا جمعہ کا دن ہے اسمین آدم علیہ السلام پیدا ہوئے اور اسی دن مین بہشت مین داخل کیے گئے اور اسی دن مین
ش سے باہر نکالے گئے اور نہ قائم ہوگی قیامت مگر جمعہ کے دن روایت کیا اسحدیث کو امام مسلم اور ترمذی نے اور
کہا اسکو ترمذی نے اور ابو لبابہ بدری سے مروی ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا دنون کا سردار جمعہ
ن ہی اور سب دنون مین سی بزرگی والا اللہ کے پاس اور وہ بزرگ ہے اللہ کی پاس فطر کے دن اور بقر عید کے دن
ے اور بدن کی پانچ خصلتین مین پیدا کیا اللہ عزوجل نے اسمین آدم علیہ السلام کو اور اتارا اللہ تعالیٰ نے اسمین آدم
یہ السلام کو زمین کیطرف اور مارا اسمین آدم علیہ السلام کو اور بدن مین ایک ساعت ہی کہ نہین مانگتا بندہ اس
ساعت مین (اللہ سے) کچھ مگر وہ چیز اللہ اسکو دیدیتا ہے جب تک نہ سوال کرے حرام کا اور اسمین قیامت کھڑی
ہوگی نہین ہے کوئی فرشتہ مقرب نہ آسمان اور نہ زمین اور نہ ہوائین اور نہ پہاڑ اور نہ دریا مگر یہ سب کے سب خوف کرتے
ین جمعہ کے دن ہی روایت کیا اسکو امام احمد اور ابن ماجہ نے اور ابو ہریرہ رضی سے مروی ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
سلم نے فرمایا جمعہ مین ایک ساعت ہی نہین پاتا اسکو کوئی مسلمان اور وہ کھڑا نماز پڑھ رہا ہو مانگتا ہو اللہ عزوجل
سے کوئی مگر وہ چیز اسکو اللہ تعالیٰ دیدیتا ہے اور اپنے ہاتھ کے ساتھ اس ساعت کے تھوڑا ہونیکی طرف اشارہ کیا
روایت کیا اسحدیث کو جماعت نے مگر ترمذی اور ابو داؤد نے نہین ذکر کیا قیام کا اور نہ ساعت اجابت کی قلت کا
امام ہمام علامہ محمد بن علی شوکانی نے پہلی حدیث کو نسائی اور ابو داؤد نے بھی نکالا اور رہی دوسری حدیث
کہا عراقی نے اسکا اسناد حسن ہے اور تیسری حدیث مین ترمذی اور ابو داؤد نے اتنا زیادہ کیا کہ ابو ہریرہ نے کہا
پھر مین ملا عبد اللہ بن سلام کو اور مینے اس سے یہ حدیث بیان کی تو وہ بولا مین ساعت اجابت کو خوب جانتا ہون
مینے کہا آپ مجھے بتلا دیدو کونسی ساعت ہے تو کہا عبد اللہ نے وہ جمعہ کے دن کی پچھلی گھڑی ہے اسیطرح ہے
داؤد کے پاس اور ترمذی کے پاس ہے کہ ساعت اجابت عصر کے بعد ہے سو برابر ڈوبنے تک اور پہلی حدیث
دلیل لی گئی ہے کہ جمعہ کا دن سب دنون سے فضیلت والا دن ہے اور اسی کے ساتھ ابن العربی نے جزم
شکل ہے اس صورت پر وہ جسکو روایت کیا ابن حبان نے اپنی صحیح مین عبد اللہ بن قرط کی حدیث سی کہ رسول
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا افضل دن اللہ کے نزدیک بقر عید کا دن ہی اور یہ حدیث ابواب الضحایا کے آخر

مین اوپر کی آیت کی تطبیق وہان درمیان اسحدیث کے اور اسحدیث کے جسکو ابن [illegible]
جابر رضہ سے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کوئی ان اللہ تعالی کے نزدیک عرفہ کے دن سے [illegible]
انشاء اللہ تعالی اور تحقیق جمع کیا ہے عراقی نے درمیان حدیثون کے اور کہا ہے کہ جمعہ باعتبار ہفتہ کے دنون
ہے اور عرفہ کا دن باعتبار سال کے دنون کے افضل ہے اور عراقی نے تصریح کی ہے کہ جس
جمعہ کی افضلیت ہونیکا بیان ہے وہ حدیث بہت صحیح ہے کہا صاحب مفہم نے خیر اور شر کا وزن اسم استعمال کیا جاتا
کے لیے اور غیر تفضیل کے لیے جبکہ دونو صیغے تفضیل کے لیے ہون تو انکا اصل خیر اور شر ہوتا ہے افعل کے وزن
جب تفضیل کے لیے مستعمل نہ ہون تو یہ دونو من جملہ اسماء کے ہین جسپر اللہ تعالی نے فرمایا ان ترک خیرا اور فرمایا
فیہ خیر کثیر کہا صاحب مفہم نے اور بابا کہ حدیث مین خیر افعل کے معنے مین مستعمل ہے اور معنے اسکے حدیث مین
کہ جمعہ کا دن ہر اسدن سے افضل ہے جسمین آفتاب نکلے اور ظاہر حدیث کا یہ ہے کہ جمعہ کا دن جنت کے دنون مین بہتر ہو
اور ممکن ہے کہ باعتبار کا اعتبار نکیا جاوے اور جمعہ کا دن جنت کے دنون مین بھی ایسا ہی بہتر ہو جیسے دنیا کے دنون
مین بہتر ہے اسلیے کہ وارد ہوا ہے کہ بہشت والے اسدن مین اللہ تعالی کی زیارت کرینگے اور جواب دیا گیا ہے
نہین جانتے کہ اسدن کا نام بہشت مین بھی جمعہ کا دن کہا جاویگا اور جو وارد ہوا ہے کہ مسلمان اپنے رب کی زیارت
کیا کرینگے جمعہ گذرنیکے پیچھے جیسے ابو ہریرہ کی حدیث مین ہے ترمذی اور ابن ماجہ کے پاس کہا مجھے خبر دی رسول اللہ
اللہ علیہ وسلم نے کہ بہشت والے جب بہشت مین جاوینگے تو اسمین اترینگے اپنے عملون کے موافق تو اجازت دیگئی
انکے لیے جمعہ کے دن کی اندازے مین دنیا کے دنون سے پہر وہ زیارت کرینگے آخر حدیث تک اور اسحدیث مین
ہے کہ آدم علیہ السلام بہشت مین پیدا نہین ہوئے بلکہ بہشت سے باہر پیدا کر کے بہشت مین داخل کیے گئے اور ساعت
مین حافظ صاحب کی وہی ساری تقریر نقل کی جو فتح سے مذکور ہوئی اور ابو موسی رضہ سے روایت ہے کہ [illegible]
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے فرماتے تھے جمعہ کی ساعت مین وہ امام کے منبر پر بیٹھنے کے وقت سے لیکر نماز تک [illegible]
پورا کرے روایت کیا اسکو امام مسلم اور ابو داؤد نے اور عمرو بن عوف مزنی رضہ سے روایت ہے کہ حضرت [illegible]
وسلم نے فرمایا جمعہ کے دن مین ایک ساعت ہے نہین مانگتا اللہ تعالی سے اس ساعت مین بندہ کچھ مگر [illegible]
اسکو وہ چیز لوگون نے عرض کیا یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم وہ کونسی ساعت ہے فرمایا جب نماز کے
ہونے تک روایت کیا اسکو ابن ماجہ اور ترمذی نے علامہ شوکانی نے ابو موسی کی حدیث مین [illegible]
علت بیان کی جو حافظ صاحب کی فتح سے مذکور ہوئی کہا امام ہمام علامہ [illegible]

Marfat.com

...ہون نے ادہر اُدہر دیکھا تو وہ کیا دیکھتے ہین کہ حبیب حرم
...ب پر یہ کلمہ کہتے ہوئے السلام علیک ایہا النبی متوجہ ہوئے انتہی اور ابن مسعود کی
...یہ حدیث وارد ہوئی ہے جس سے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے اور آپ کے بعد کے
...علوم ہوتی ہے اسی بخاری کی کتاب الاستیذان مین ابو معمر کے طریق سے ہی انہی مین مسعود سے
...م علیک ایہا النبی اور آپ ہمارے درمیان موجود تھے جب آپ فوت ہو گئے تو ہم کہنے لگے السلام
...شرح مسلم مین اسی روایت کو صرف ابو عوانہ سے ذکر کر کے کہا اگر یہ بات صحابہ سے ثابت ہو جاوے
...کہا جاویگا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات کے بعد آپکے سلام مین خطاب واجب نہین اور یون
...السلام علی النبی حافظ ابن حجر کہتے ہین مین کہتا ہون یہ روایت بلاشبہ صحیح ہے اور اسکا ایک متابع قوی بھی موجود
...ان نے اپنی اسناد کی ساتھ عطاء سے نکالا کہ صحابہ کہا کرتے تھے حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
...السلام علیک ایہا النبی تو جب آپ نے وفات پائی کہنے لگے السلام علی النبی اور یہ اسناد صحیح ہے اور سعید بن
...ابو عبیدہ کے طریق سے اپنے باپ عبداللہ سے نکالا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمکو
...تشہد پڑہا تو عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہما نے فرمایا ہم تو کہا کرتے تھے خطاب کے ساتھ جب آپ
...بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہمکو آپ نے اسی طرح سکہایا اور اسی طرح ہم جانتے ہین تو ظاہر یہ ہے
...ان سے سماعت کیا لیکن انہون نے نہین مانا اور ابو معمر کی روایت بہت صحیح ہے کیونکہ ابو عبیدہ
...بن مسعود سے نہین سنا اور بعد تک سنا و ابو عبیدہ تک بھی ضعیف ہے اگر کہا جاوے رسالت
...کی وصف کیطرف کیون عدول کیا باوجود اسکے رسالت کی وصف نبوت کی وصف سے افضل ہے
...بعض نے اسکا یہ جواب دیا ہے کہ حکمت اسمین ہے کہ آپکی دونو صفتین ظاہر ہو جاوین کیونکہ تشہد
...رسالت کا ہی بیان ہے اگرچہ بشر کے رسول ہونیکو نبوت لازم ہے لیکن دونون صفتون کی
...سے اور نبوت کی وصف کے مقدم کرنے مین یہ حکمت ہے کہ خارج مین ہی وصف نبوت کا وجود
...علق پہلے نازل ہوئی ہے اور مدثر پیچھے واللہ اعلم **ت** اور اللہ کی رحمت اور
ف اس سے دلیل لی ہے کہ دعا مین اپنے نفس سے ابتدا کرنا مستحب ہے اور ترمذی نے
...کو صحیح ہی کہا کہ رسول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جب کسی کو یاد کرتے اور اسکے واسطے
...تے اور کہا جاتا ہے مسلم مین ہے اور اسی قبیل سے ہین نوح اور ابراہیم علیہما السلام

روی نے مسلم کی شرح مین اپنے اس قول کے ساتھہ کہ یہ جبکا استدراک کیا ہے دارقطنی نے مبنی ہی اسکے مشہور قاعدے
اکثر محدثین کے قاعدے پر کہ جب حدیث کی روایت مین وقف اور رفع یا ارسال اور اتصال کا تعارض ہو تو فیصلہ کرتے ہین
کے ساتھہ یا ارسال کے ساتھہ اور یہ قاعدہ ضعیف ہے کہا اور بہت درست وہ طریقہ اصولیون اور فقہا اور بخاری اور مسلم
اکثر محدثین کا ہے کہ فیصلہ کیا جاتا ہے ایسے تعارض کے وقت رفع یا اتصال کے ساتھہ کیونکہ وہ ثقہ کی زیادت ہی انتہے
دوسری حدیث جو باب مین مذکور ہے اسکو ترمذی نے حسن کہا ہے اور اسکی اسناد مین کثیر بن عبداللہ بن عمرو بن عوف
جسکے ضعف پر جرح اور تعدیل کے اماموں کا اتفاق ہے اور ترمذی نے حسن کی تعریف مین شرط لگائی ہے کہ
حدیث کی سند مین کوئی شخص جھوٹ کے ساتھہ متہم نہ ہو اور یہ کثیر جو اسحدیث کا راوی ہے کہا امام شافعی نے کہ یہ رکن
ہے کذب کے رکنون سے اور ترمذی نے اسکے چند حدیثون کو حسن قرار دیا ہے اور اسکی حدیث الصلح جائز بین المسلمین کو
صحیح بتایا ہے کہا امام ذہبی نے میزان الاعتدال مین اسی لیے نہین اعتماد کرتے علما ترمذی کی تصحیح پر کہا عراقی نے
ذہبی کا یہ طعن امام ترمذی کے حق مین مقبول نہین ہے اور امام ترمذی کو اس شخص نے جاہل قرار دیا ہے جو اسکو نہین پہچانتا
جیسے ابن حزم علیہ الرحمۃ ورنہ امام ترمذی امام معتمد علیہ ہے اور بعض آدمیون کے حق مین امام ترمذی کے اجتہاد کا اسکے
غیر کے اجتہاد کے مخالف ہونا کچھہ ضرر نہین ہے اور گویا اختیار کیا امام ترمذی نے اسکے حق مین اسکو جسکو اختیار کیا امام
بخاری نے پس روایت کیا امام ترمذی نے امام بخاری سے کہ کہا امام بخاری نے کثیر بن عبداللہ بن عمرو بن عوف عن ابیہ عن جدہ کہ حدیث عیدین کی تکبیر وغیرہ کے یہ حدیث
حسن ہے اور شاید امام ترمذی علیہ الرحمۃ نے حکم لگایا ہے کثیر کی حدیث پر حسن ہونیکے ساتھہ باعتبار شواہد کے کیونکہ کثیر
کی یہ حدیث ابوموسی کی حدیث کے معنے مین ہی جو باب مین مذکور ہوئی اور باب کی دونو حدیثین دلالت کرتی ہین کہ ساعت
اجابت وہ جمعہ کی نماز کے وقت ہی امام کے منبر پر بیٹھنے کے وقت یا اقامت کے وقت سے لیکر نماز سے فارغ ہونے تک اور
حافظ صاحب کی تقریر مین گذر چکا کہ جن حدیثون مین اس امر کی تصریح ہے کہ ساعت اجابت عصر کے بعد ہے ان حدیثون کو دوسری
حدیثون پر ترجیح ہے اور ان حدیثون کا بیان آتا ہے انشاء اللہ تعالی عبداللہ بن سلام سے مروی ہی کہا مینے کہا اور رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم بیٹھے ہوئے تھے ہم پاتے ہین اللہ تعالی کی کتاب مین کہ جمعہ کے دن مین ایک ساعت ہی نہین پاتا اسکو
کوئی بندہ مسلمان حالانکہ نماز پڑہتا ہو مانگتا ہو اللہ عزوجل سے اس ساعت مین کوئی چیز مگر اللہ تعالی اسکی حاجت پوری
کیا ہے تو میرے یا طرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اشارہ کیا اور فرمایا (ساعت ہی) یا بعض ساعت مینے عرض
کیا ہم نے فرمایا (ساعت ہی) یا بعض ساعت مینے عرض کیا وہ کونسی ساعت ہے فرمایا وہ دن کی گھڑیون مین سے
گھڑی ہے مینے عرض کیا وہ تو نماز کی گھڑی نہین ہے فرمایا بیشک وہ نماز کی گھڑی نہین ہے بندہ مسلمان

جب نماز پڑہتا ہے پھر بیٹھا رہتا ہے نہیں بیٹھتا اسکو مگر نماز تو وہ نماز ہی میں ہے روایت کیا اسکو ابن ما
ابو سعید اور ابو ہریرہ رضہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جمعہ (کے دن) میں ایک گھڑی
نہیں پاتا اسکو کوئی مسلمان بندہ مانگتا ہوا اللہ عزوجل سے اس ساعت میں بھلائی مگر دیتا ہے اسکو وہ بھلائی اور
عصر کے بعد ہے روایت اسکو امام احمد نے اور جابر رضہ سے مروی ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جمعہ کی
ساعتیں ہیں انمیں سے ایک ساعت ہے نہیں پاتا اسکو کوئی بندہ مسلمان مانگتا ہوا اللہ سے کوئی چیز مگر اللہ تعالی دیتا ہے
چیز اور ڈھونڈو اس ساعت کو پچھلی ساعت میں عصر کے بعد روایت کیا اسکو نسائی اور ابو داؤد نے اور ابو سلمہ بن ع
سے مروی ہے کہ کچھ لوگ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ میں سے جمع ہوئے اور انہوں نے جمعہ کے دن کی ساعت اجا
آپسمیں ذکر کیا پھر وہ جدا ہوئے اور انہوں نے اختلاف نہیں کیا اسمیں کہ وہ جمعہ کے دن کی پچھلی گھڑی ہے روایت
اسکو سعید بن منصور نے اپنے سنن میں اور کہا امام احمد بن حنبل نے بہت حدیثوں سے معلوم ہوتا ہے کہ ساعت اجابت جمعہ کی
جسمیں دعا مقبول ہوتی ہے عصر کی نماز کے بعد ہے اور سورج ڈھلنے کے بعد بھی امید کیجاتی ہے کہا امام ہمام علامہ محمد بن ع
شوکانی نے پہلی حدیث کو ابن ماجہ نے مرفوع بیان کیا جیسے مصنف نے مرفوع بیان کیا اور وہ ابو النضر کے طریق
اسنے ابو سلمہ سے اسنے عبد اللہ بن سلام سے کہا میں نے کیا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیٹھے ہوئے تھے آخر حدیث تک
کیا اسکو امام مالک اور سنن والوں اور ابن خزیمہ اور ابن حبان نے محمد بن ابراہیم کے طریق سے اسنے ابو سلمہ سے اسنے
سے اسنے عبد اللہ بن سلام سے عبد اللہ بن سلام کا قول اور دوسری حدیث کو روایت کیا بزار نے ابو ہریرہ رضہ سے اور
عبد اللہ بن سلام سے اسکی اسناد کے ساتھ جسکو عراقی نے صحیح کہا اور کہا ہیثمی نے مجمع زوائد میں اور ان دونوں کے راوی
راوی ہیں اور تیسری حدیث کو نکالا حاکم نے مستدرک میں اور کہا صحیح ہے مسلم کی شرط پر اور حافظ نے فتح میں اسکی اسناد
کہا اور وہ اثر جسکو ابو سلمہ بن عبد الرحمن نے صحابہ کی جماعت سے روایت کیا کہا حافظ نے فتح میں اسکا اسناد حسن ہے اور
مروی ہے انس رضہ سے ترمذی کے پاس حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ ڈھونڈو ساعت اجابت کو جمعہ کے دن
بعد سورج ڈوبنے تک اور اسکی اسناد میں محمد بن ابی حمید ضعیف ہے اور متابعت کی ہے محمد بن ابی حمید کی ابن لہ
جیسے روایت کیا اسکو طبرانی نے اوسط میں اور مروی ہے اسباب میں فاطمہ علیہا السلام سے اور وہ عد
کے ابتدا میں گذری اور مروی ہے ابو ذر سے ابن عبد البر کے پاس تمہید میں اور ابن بشکوال کے پاس ا
ہے سلمان سے اشارہ کیا اسکی طرف ترمذی نے اور وہ حدیثیں جو باب میں مذکور ہوئیں دلالت کرتی ا
ساعت اجابت جسکی تعیین میں اختلاف گذرا وہ جمعہ کے دن کی پچھلی ساعت ہے اور خلاف میں

ور گذر چکا بیان جمہ کا درمیان بعض حدیثون کے اور گذر چکی ترجیح بعض حدیثون کی بعض پر اور گذر چکی
ت کہ ساعت اجابت دنکی پچھلی ساعت ہی اور اس قول کو سب قولون مین ترجیح ہے اور گئی ہین جمہور صحابہ اور
ی اور اکثر امام اسی طرف اور وہ حدیثین جنمین ساعت اجابت کی مطلقاً عصر کے بعد ہونیکا بیان ہی اور آخر ساعت
ین تعیین نہین ہی وہ اس قول کے معارض نہین ہین سلیے کہ یہ حدیثین ان حدیثون پر محمول ہین جنمین ساعت اجابت
کے بعد آخر ساعت ہونیکا بیان ہے اور مطلق کا مقید پر حمل کرنا متعین ہے جیسی اصول مین ثابت ہو چکا ہے
ی وہ حدیثین جنمین اسبات کی صراحت ہے کہ ساعت اجابت نماز کے وقت مین ہے تو تو پہچان چکا کہ یہ حدیثین
ہین اور باقی رہی کلام ابو سعید کی حدیث مین جسکو نکالا امام اور ابن خزیمہ اور حاکم نے اس لفظ کے ساتھہ کہ مینے
ت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ساعت اجابت کی بابت پوچھا تو آپنے فرمایا مین اسکو جانتا تھا پھر مین اسکو بھلایا گیا
ے بقدر کو بھلایا گیا کہا عراقی نے اور اسحدیث کے راوی صحیح کے راوی ہین اور اسکا یہ جواب دیا گیا ہے کہ حضرت صلی اللہ
آلہ وسلم کا ساعت اجابت کو بھول جانا ان حدیثون مین قادح نہین ہے جنمین تعیین کا بیان ہے ہو سکتا ہی کہ جنمی
ین کو روایت کیا ہی اسی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے تعیین آپکے بھول جانے سے پہلے سنی ہو جیسی بیہقی نے کہا
حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمکو ساعت اجابت کی تعیین بلاشبہ پہونچادی اب آپکا اسکی تعیین کو بھول جانا آپ کی
ین تبلای ہوئی کا ناسخ نہین ہے اور یوس بن ادس سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تمہارے دنون مین بہتر دن
کا دن ہے اسی مین آدم علیہ السلام پیدا ہوئے اور اسی مین فوت ہوئے اور اسی مین پہلا نفخہ ہوگا اور اسی مین صعقہ ہوگا
پس اس دن مین بہت درود بھیجا کرو اسلیے کہ تمہارا درود مجھپر پیش ہوتا ہے صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم اور کسطرح ہمارا درود آپ پر پیش کیا جاویگا اور آپ بوسیدہ ہو جاوینگے تو آپنے فرمایا اللہ عزوجل نے حرام
کیا ہے زمین پر پیغمبرون کے جسمون کا کہانا روایت کیا اسکو پانچون اماسون نے مگر ترمذی نے اور ابو الدرداء
رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا بہت درود بھیجو مجھپر جمعہ کے دن اسلیے
کہ اس دن مین فرشتے حاضر ہوتے ہین اور کوئی شخص مجھپر درود نہین بھیجتا مگر مجھپر اسکا درود پیش کیا جاتا ہے یہان
تک وہ شخص درود سے فارغ ہو روایت کیا اسکو ابن ماجہ نے اور خالد بن معدان رضہ سے روایت ہی کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مجھپر ہر جمعہ کے دن بہت درود بھیجا کرو اسلیے کہ میری امت کا درود پیش کیا جاتا
ہر جمعہ کے دن روایت کیا اسکو سعید بن منصور نے اپنے سنن مین اور صفوان بن سلیم رضہ سے روایت ہی کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب جمعہ کا دن ہو اور اسکی رات تو مجھپر بہت درود بھیجا کرو روایت کیا امام شافعی نے

اور یہ حدیث اور اس سے پہلی حدیث دونو مرسل ہین کہا شوکانی نے نیل الاوطار
صحیح مین بھی نکالا اور حاکم نے مستدرک مین اور کہا صحیح ہے بخاری کی شرط پر لیکن بخاری اور مسلم نے
نکالا اور ذکر کیا اسکو ابن ابی حاتم نے علل مین اور ابن ابی حاتم نے اپنے باپ سے حکایت کیا کہ یہ حدیث
اسحدیث کی اسناد مین عبدالرحمن بن یزید بن جابر ہے اور وہ منکر الحدیث ہے اور بخاری سے اپنی تاریخ
کہ یہ شخص عبدالرحمن بن یزید بن تمیم ہے اور کہا ابن العربی نے کہ یہ حدیث ثابت نہین ہوئی اور دوسری
کی بابت عراقی نے ترمذی کی شرح مین کہا کہ اسحدیث کے راوی پکے ہین مگر اسکی اسناد مین انقطاع ہے اسواسطے
اسناد مین زید بن ایمن عبادہ بن نسی سے روایت کرتا ہے اور عبادہ ابوالدرداء سے روایت کرتا ہے
بخاری علیہ الرحمۃ نے زید بن ایمن کی روایت عبادہ بن نسی سے مرسل ہے اور تیسری چوتھی حدیثین مرسل
مصنف نے کہا کیونکہ خالد بن معدان جو تیسری حدیث کا راوی ہے اور صفوان بن سلیم جو پہلی حدیث کا
ہے ان دونون نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نہین پایا اور اس باب مین روایت ہے شداد بن اوس رضی اللہ عنہ سے ابن ماجہ
کے پاس کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تمہارے دنون مین بہتر دن جمعہ کا دن ہے اوس بن اوس کی حدیث
کیطرح اور ابومسعود انصاری سے روایت ہے بیہقی کے پاس اسکی کتاب حیوۃ الانبیا مین کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
فرمایا مجھپر بہت درود بھیجا کرو جمعہ کے دن کیونکہ کوئی شخص مجھپر جمعہ کے دن درود نہین بھیجتا مگر اسکا درود مجھپر
کیا جاتا ہے کہا بیہقی نے کہا ابوعبداللہ حاکم نے ابورافع جو اسحدیث کی سند مین مذکور ہے وہ اسمعیل بن رافع
عراقی نے ثقہ کہا اسکو بخاری نے اور ضعیف کیا اسکو نسائی نے اور روایت کیا اسحدیث کو بیہقی نے
مین اور ابن ابی عاصم نے اس طریق سے اور بیہقی نے سنن مین ایک اور حدیث بھی نکالی اس لفظ کے ساتھ
کے دن اور اسکی رات مین بہت درود بھیجا کرو جو شخص مجھپر ایک بار درود بھیجتا ہے اللہ تعالی اسپر دس رحمتین
کہا شوکانی نے ان حدیثون سے معلوم ہوا کہ جمعہ کے دن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر بہت درود بھیجنا
اور یہ کہ درود پیش کیا جاتا ہے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور یہ کہ آپ زندہ ہین اپنی قبر مین اور ابن ماجہ
کے ساتھ نکالا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ابوالدرداء کو اللہ عزوجل نے حرام کیا ہے زمین پر
جسمو نکا کھانا اور طبرانی کی روایت مین ہے کوئی بندہ مجھپر درود نہین بھیجتا مگر مجھتک اسکا درود پہنچ جاتا ہے
اور آپکی وفات کے بعد بھی) فرمایا اور میری وفات کے بعد بھی اللہ عزوجل نے حرام کر دیا ہے
کا کھانا اور کہی ہے محققین کی ایک جماعت نے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

...ے ہین اپنی امت کے فرمانبردارون کے ساتھہ اور یہ کہ سب پیغمبر (اپنی قبرون مین) بودے نہین ہوتے باوجود ...ن اور اک جیسے جاتا اور ستا ثابت ہے سب مردون کے واسطے اور ثابت ہوا ہے ابن عباس رض سے مرفوعاً کہ کوئی شخص ...مون کی قبر پر نہین گزرتا جسکو یہ دنیا مین پہچانتا تہا پہر اسپر سلام کرتا ہے مگر وہ اسکو پہچان لیتا ہے اور ...لام کا جواب دیتا ہے اور ابن ابی الدنیا نے روایت کیا کہ جب آدمی کسی قبر پر سے گذرتا ہے جسکو یہ ...تا (دنیا مین) اور اسپر سلام کرتا ہے تو وہ اسکے سلام کا جواب دیتا ہے اور اسکو پہچان لیتا ہے اور جب ...س کی قبر پر گذرتا ہے جسکو یہ (دنیا مین) نہین پہچانتا تہا تو وہ صرف اسکے سلام کا جواب دیتا ہے اور ثابت ...ے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نکلا کرتے بقیع کیطرف مردونکی زیارت کے لیے اور سلام کرتے انپر اور اللہ کی ...ین بعض وارد ہوا ہے شہدا کے بارے مین کہ وہ زندہ ہین روزی دیے جاتی ہین اپنے رب کے پاس اور حیات انمین جسم کے ...متعلق ہے تو پہر انبیا اور مرسلین کا شان تو انسے بالاتر و اعلے تر ہے ؎

چہ نسبت خاک را با عالم پاک

...ث مین ثابت ہوا ہے کہ پیغمبر اپنے قبرون مین زندہ ہین روایت کیا اسکو منذری نے اور صحیح کہا اسکو بیہقی ...صحیح مسلم مین ہے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ فرمایا مین گذرا معراج کی رات موسی علیہ السلام کی قبر پر خ...کے پاس تو آپ کہڑے نماز پڑھ رہے تہے ؎

فیارب صل وسلم دائما ابدا علی نبیک خیر الخلق کلهم

...ب کہ حدیث کو مسلم اور نسائی نے کتاب الجمعہ مین **باب** اِذَا نَفَرَ النَّاسُ عَنِ الْاِمَامِ فِی صَلٰوۃِ الْجُمُعَۃِ وَصَلٰوۃِ الْاِمَامِ وَمَنْ بَقِیَ جَازَتْ ۔ اگر جمعہ کی نماز مین لوگ امام کو چھوڑ کر چلے جاوین تو امام اور باقی مقتدیون کی ...ہ ہو جاتی ہے اور انکے چلے جانے سے باقی لوگون کی نماز مین کسی طرح کا نقصان نہین آتا **ف** ...نے کہا ترجمہ باب سے ظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ جتنے لوگون کے ساتھہ جمعہ قائم کرنا صحیح ہوتا ہے اول لوگون ...کے ساتھہ اول سے آخر تک رہنا جمعہ کی نماز صحیح ہونے مین شرط نہین ہے صرف تکبیر تحریمہ مین ان ...موجود ہونا شرط ہے اب اگر مقتدی اپنے پیچہے سے نماز کو توڑ کر چلے جاوین تو باقی لوگون کی نماز ...خلل نہین آتا اور جتنے لوگون کے ساتھہ جمعہ قائم ہوتا ہے انکی تعداد کو امام بخاری نے اسلیے بیان ...نہین کیا کہ جو حدیث مین تعداد مذکور ہے وہ حدیث امام بخاری علیہ الرحمۃ کی شرط پر نہین ہے اور عالمون کے ...درمیان کہ جمعہ کی نماز قائم کرنے مین کتنے آدمیون کا ہونا شرط ہے پندرہ قول مین پہلا

قول فقط ایک آدمی کے ساتھہ نماز جمعہ کی صحیح ہو جاتی ہے نقل کیا ہے اسکو ابن حزم نے اور
آدمیوں کے ساتھہ صحیح ہوتی ہے اور یہی قول ہے نخعی اور ظاہریہ اور حسن بن حی کا تیسرا قول امام سے
ہون اور یہ قول امام ابو یوسف اور امام محمد علیہما الرحمۃ کا ہے چوتھا قول امام کے سوا تین آدمی اور ہون یہ
علیہ الرحمۃ کا ہے پانچوان قول یہ ہے کہ سات آدمی ہون اور یہ عکرمہ کا قول ہے چھٹا قول یہ ہے کہ نو آدمی
ربیعہ کا قول ہے ساتوان قول یہ ہے کہ بارہ آدمی ہون اور یہ بھی ربیعہ کا ایک قول ہے آٹھوان قول یہ ہے کہ
بارہ آدمی ہون اور یہ اسحاق کا قول ہے نوان قول یہ ہے کہ بیس آدمی ہون اور یہ امام مالک کا قول ہے ابن حبیب
ہین دسوان قول یہ ہے کہ تیس آدمی ہون گیارہوان قول یہ ہے کہ امام سمیت چالیس آدمی ہون اور یہ امام شا
ہے بارہوان قول یہ ہے کہ سوا امام کے چالیس آدمی ہون اور یہ بھی امام شافعی کا ایک قول ہے اور یہی عمر بن عبد
اور ایک جماعت کا قول ہے تیرہوان قول یہ ہے کہ پچاس آدمی ہون یہ قول مروی ہے امام احمد سے ایک روا
اور یہ قول عمر بن عبد العزیز سے بھی حکایت کیا گیا ہے چودہوان قول یہ ہے کہ انہی آدمی ہون حکایت کیا اسکو
نے پندرہوان قول یہ ہے کہ بہت لوگ ہون سوا کسی قید کے اور باعتبار دلیل کے یہ آخر کا قول راجح معلوم ہوتا
انتہے ما فی الفتح **حدثنا** معاویۃ بن عمرو قال حدثنا زائدۃ عن حصین عن سالم بن ابی الجعد قال
جابر بن عبد اللہ قال بینما نحن نصلی مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذ اقبلت عیر تحمل طعاما
الیہا حتی ما بقی مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم الا اثنا عشر رجلا فنزلت ہذہ الایۃ واذا رأوا تجارۃ
او لہوا انفضوا الیہا وترکوک قائما جابر بن عبد اللہ رضہ سے روایت ہے کہ ایک بار ہم حضرت صلی اللہ
سلم کے ساتھہ نماز پڑھہ رہے تھے **ف** خالد کی روایت مین ہے جو ابو نعیم کے پاس اسکی مستخرج مین مذکور ہے کہ
صلے اللہ علیہ وآلہ کے ساتھہ نماز مین تھے اور ہشیم کی روایت مین ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کھڑے تھے
اپنی صحیح مین اور ترمذی اور دار قطنی نے ابو عوانہ کے طریق سے زیادہ کیا آپ خطبہ پڑھہ رہے تھے اور اسی طرح
کے پاس عباد بن عوام کے طریق سے اور عبد بن حمید کے پاس سلیمان بن کثیر کے طریق سے ان دونون سے
اور ایسے واقع ہوا ہے قیس بن ربیع اور اسرائیل کی روایت مین اور اسی کی مثل ہے ابن عباس کی حدیث مین
اور ابو ہریرہ کی حدیث مین طبرانی کے پاس اسکے اوسط مین اور قتادہ کی مرسل مین طبرانی کے پاس
جابر بن عبد اللہ کے قول مینا نحن نصلی کے معنے یہ ہونگے کہ ہم نماز کے منتظر تھے اور اسکے قول فی
الخطبہ مراد ہوگا اور یہ شے کو قریب چیز کے ساتھہ نام کہنے کے قبیل سے ہے اور اسکے ساتھہ دونون

ہے اور تائید کرتا ہے اس جمعہ کی عبداللہ بن مسعود کا استدلال خطبہ مین کھڑے ہونے پر آیت مذکورہ کے ساتھ جسکو
نے صحیح اسناد کے نکالا اور اسیطرح دلیل لی اس سے کعب بن عجرہ نے صحیح مسلم مین الی آخر ما قال فی الفتح ف کہ ایک قافلہ
ہ لاتے ہوئے ف حافظ نے کہا نقل کیا عبدالحق کے بیٹے نے اپنے جمع بین الصحیحین مین کہ بخاری نے جابر بن عبداللہ
قول اذا اقبلت عیر کو نہین نکالا اور یہ عبدالحق کے بیٹے کی غفلت ہے ہان یہ جملہ ساقط ہے بخاری کی کتاب التفسیر مین اور ثابت
ہے یہ جملہ بیان اور بیوع کے ابتدا مین اور اسمین زیادہ کیا کہ وہ قافلہ شام سے آیا اور طبری کے نزدیک واقع ہوا ہے
بعض غلا لایا تہا وہ دحیہ بن خلیفہ کلبی تہا اور اسکی مثل ہے ابن عباس کی حدیث مین بزار کے پاس اور ابن مردویہ کے لیے
ل کے طریق سے انہی ابن عباس رض سے کہ عبدالرحمان بن عوف کا قافلہ آیا اور ان دونو روایتون مین یون تطبیق دی گئی ہے کہ
جارت عبدالرحمن بن عوف رض کی تہی اور دحیہ بن خلیفہ کلبی اس تجارت مین سفیر تہے یا دحیہ نے عبدالرحمن سے روپیہ مضاربت کے
ور پر لیا تہا اور واقع ہوا ہے ابن وہب کی روایت مین لیث سے کہ وہ تجارت دبرہ کلبی کی تہی اور اسکے درمیان یون جمع
یان کی گئی ہے کہ دبرہ دحیہ کا رفیق تہا ت تو لوگ (نماز چہوڑکر) اسکی طرف چلے گئے ف ابن فضیل کی روایت
ین ہے کتاب البیوع مین ما نفض الناس یعنے لوگ کہنڈ گئے اور یہ روایت قرآن کے لفظ کے مطابق ہے اور دلالت کرتی
ہے کہ التفات سے باب کی حدیث مین جانا مراد ہے اور اسمین دہے اس شخص پر جسنے التفات کو اپنے ظاہر پر حمل کیا اور کہا کہ اس سے
ین سمجہا جاتا کہ وہ نماز کو چہوڑکر چلے گئے اور اس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ انہون نے اپنے منہ یا اپنے دل اسطرف کیے
ہر ہی نماز کی ہیئت تو وہ باقی رہی دوسری خرابی یہ ہے کہ التفات کو اپنے ظاہر معنے پر حمل کرنے سے معلوم ہوتا ہے
واقع نماز مین وقوع مین آیا اور ہم ثابت کر چکے کہ لوگون کا کہنڈنا خطبہ مین واقع ہوا اگر بات ویسی ہی ہوتی
ے ابن جوزی نے کہا تو اسقدر سخت انکار واقع نہ ہوتا کیونکہ نماز مین ادہر ادہر دیکہنا سننے کے منافی نہین ہے
خالف ہوا ہے اسکا قائل حدیث کے باقی لفظون سے ت یہانتک کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ
ہ آدمیون کے سوا کوئی شخص باقی نہ رہا اسوقت یہ آیت نازل ہوئی وَاِذَا رَاَوْا تِجَارَةً اَوْ لَهْوًا انْفَضُّوْٓا اِلَيْهَا وَ
تَرَكُوْكَ قَآئِمًا یعنے اور جب دیکہین سودا بکتا یا کچہ تماشا کہنڈ جاوین اسکی طرف اور تجہکو چہوڑ جاوین کہڑا ف
نے کہا طبری اور ابن ابی حاتم کی تفسیر مین صحیح سند کے ساتھ ابو قتادہ تک واقع ہوا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ و
نے انکو فرمایا تم کتنے لوگ ہو تو انہون نے اپنے آپ کو شمار کیا تو وہ بارہ آدمی تہے اور ایک عورت اور اسمعیل
ی یا دشامی کی تفسیر مین واقع ہوا ہے کہ اور دو عورتین تہین اور ابن مردویہ کے پاس ابن عباس کی حدیث مین
دو عورتین تہین پر اسکی سند ضعیف ہے اور یہ سب روایتین متفق ہین اسپر کہ وہ بارہ مرد تہے مگر وہ جو علی بن

ابی عاصم نے حصین سے سند مذکور کے ساتھ روایت کیا کہ چالیس آدمی باقی رہے اسکو [illegible]
اسکے ساتھ متفرد ہوا ہے اور وہ ضعیف الحفظ ہے اور مخالفت کی اسکی حصین کے اصحاب نے اور ہے [illegible]
کی روایت مین مسلم کے پاس واقع ہوا ہے کہ جابر نے کہا اور مین ان مین موجود تہا اور مسلم کے پاس [illegible]
کہ ان مین ابوبکر اور عمر بھی تہے اور اسمعیل بن ابی زیاد شامی کی تفسیر مین واقع ہوا ہے کہ سالم ابوحنیفہ کا مولی
تہا اور عقیلی نے ابن عباس رضی سے روایت کیا کہ وہ خلفاء اربعہ اور ابن مسعود اور کچھ لوگ انصار کے تہے اور مسلم نے
کیا کہ اسد بن عمر نے سند منقطع کے ساتھ روایت کیا کہ بارہ آدمی وہ عشرہ مبشرہ تہے اور بلال اور ابن مسعود کہا اور
مین عمار ہے ابن مسعود کے بدل انتہی اور عقیلی کی روایت بہت قوی اور اشبہ بالصواب ہے پہر مینے ابن عمر کی
کو عقیلی کے پاس متصل سند کے ساتھ نہ ویسی جیسا سہیلی نے کہا کہ اسکی سند منقطع ہے نکالا اسکو اسد کی روایت سے
حصین سے اُسنے سالم سے اور جابر بن عبداللہ کا قول فنزلت ہذہ الآیۃ ظاہر ہے اسمین کہ یہ آیت اُتری بسبب اسکے نے قا
مذکور کے اور واقع ہوا ہے شافعی کے پاس جعفر بن محمد کے طریق سے اُسنے اپنے باپ سے مرسلاً کہ حضرت صلی اللہ علیہ
آلہ وسلم جمعہ کے دن خطبہ پڑہ رہے تھے اور لوگون کے لیے ایک بازار تہا بنو سلیم اُس بازار مین گہوڑی اور اونٹ اور
گہی بیچنے کے لیے لایا کرتے پہر بنو سلیم (اس بازار مین) آئے تو لوگ اُنکی طرف نکلے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
چھوڑکر اور قافلہ کے ساتھ نقارا تہا کہ اسکو بجاتے تو یہ آیت اتری اور موصول کیا اسکو ابوعوانہ نے اپنی صحیح مین اور
نے ساتھ ذکر کرنے جابر کے اسمین کہ جب شادی کا موقعہ ہوتا تو لونڈیان گاتی بجاتین اور لوگ اسکی طرف دوڑ
اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہڑا اکہڑا چھوڑ دیتے تو یہ آیت اتری اور مجاہد کی مرسل مین ہے عبد بن حمید
لوگ اپنے اونٹون کیطرف کہڑے ہوتے اور سفر کو چلے جاتی دہونڈتے تجارت اور تماشا اور اسمین کوئی بعید
ہے کہ دونون امرون مین آیت اتری ہو اور کتاب التفسیر مین اسپر انشاء اللہ پوری گفتگو آویگی حمید نے جمع
الصحیحین مین ذکر کیا کہ ابومسعود دمشقی نے حدیث کے آخر مین ذکر کیا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اگر تم سب
اور تم مین سے کوئی شخص باقی نہ رہتا تو تمپر یہ نالہ آگ کا بہر کر بہتا کہا اور مین نے اس جملہ کو صحیحین مین نہین پایا
اسمعیلی اور برقانی کی دونو مستخرجون مین کہا اور یہ فائدہ ہے ابومسعود سے اور شاید اسکو ملحاوے یہ نکڑا
ساتھ پیچھے اُنہتے اور حدیث مین اور فائدے ہین اُن فائدون کے سوا جو گذرے خطبہ مین کہڑا ہونا
ہے جیسے گذرا اور کہڑا ہونا جمعہ کے خطبہ مین شرط ہے حکایت کیا اسکو قرطبی نے اور بعید جانا اسکو اور [illegible]
خرید و فروخت منعقد ہو جاتی ہے باب باندہنا اسپر سعید بن منصور نے اور کہا کہ کیا سعید بن منصور نے [illegible]

حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لوگون کو اس بیع کے فسخ کا حکم نہین کیا جو لوگون نے قافلہ کے ساتھ کی اور جو
راض سمین ہے وہ پوشیدہ نہین ہے اور اسحدیث سے معلوم ہوا کہ خطبہ شروع ہونیکے بعد خطبہ کے سننے کو ترک کرنا مکروہ
اور اس سے معلوم ہوا کہ بارہ آدمیونکے ساتھ جمعہ کا منعقد کرنا جائز ہے اور یہی قول ہے ربیعہ کا اور دلالت کی وجہ
سے یہ ہے کہ جو عدد جمعہ کے ابتدا مین معتبر ہے وہ آخر تک معتبر ہے جب جمعہ بارہ سے زیادہ لوگون کے کہنڈ جانے
ساتھ باطل نہوا تو اس سے معلوم ہوا کہ بارہ آدمیون کے ساتھ جمعہ منعقد ہو جاتا ہے اور اسپر اعتراض ہوا ہے کہ آپ
رہے یہانتک کہ وہ واپس آگئے یا اتنے لوگ آگئے جونکے ساتھ جمعہ کی نماز صحیح ہو جاتی ہے کیونکہ حدیث سے
ثابت نہین ہوا کہ آپنے نماز پوری کی اور یہ بھی احتمال ہے کہ آپنے اسکو ظہر کی نماز بنا کر پورا کیا اور بہت عالمون نے
بتدا اور دوام کے درمیان فرق کیا ہے بعض نے کہا جب جمعہ کی نماز منعقد ہو جاوے تو لوگون کا پیچھے چلا جانا ضرر
نہین کرتا اگرچہ اکیلا امام باقی رہجاوے اور بعض نے کہا امام کے ساتھ ایک شخص کا باقی رہنا شرط ہے اور بعض
کہا دو کا اور اسحدیث کے ظاہر کیطرف گیا ہے امام اسحق بن راہویہ اور کہا ہے کہ انعقاد کے بعد بارہ آدمیون کا رہنا شرط
ہے اور اسپر اعتراض ہوا ہے کہ یہ ایک خاص واقعہ تہا جسمین عموم نہین ہے اور گذر چکا کہ بخاری علیہ الرحمۃ کے ترجمہ کا
ظاہر چاہتا ہے کہ نہ مقید کیجاوے وہ جماعت جو امام کے ساتھ باقی رہجاوے کسی معین عدد کے ساتھ اور یہ بھی
گذر چکا کہ لوگون کے خطبہ مین کہنڈ جانے کو ترجیح دیگئی ہے انکی نماز مین کہنڈ جانے پر اور صحابہ کے احوال کے یہی
لائق ہے تحسینا للظن بھم اور بتقدیر پر کہ صحابہ کا کہنڈ جانا نماز مین واقع ہوا ہو محمول ہوگا اسپر کہ یہ فعل
صحابہ سے نہی کے قبل واقع ہوا جیسے آیت لا تبطلوا اعمالکم اور نماز مین فعل کثیر کی نہی سے پہلے اور یہ جو بخاری علیہ الرحمۃ
نے ترجمہ مین فرمایا "تو امام اور باقی مقتدیون کی نماز صحیح ہو جاتی ہے" اس سے معلوم ہوتا ہے کہ مصنف علیہ الرحمۃ کے
نزدیک اگر رکعت اولی مین سب چلے جاوین اور اکیلا امام ہی رہجاوے تو جمعہ کافی نہین ہوتا اور یہ مسئلہ اسی طرح ہے
ہمارے نزدیک جیسے عنقریب گذر چکا اور بعض نے کہا اگر امام کے ساتھ ایک شخص رہجاوے تو جمعہ کی نماز ہو جاتی ہے
بعض نے کہا دو رہجاوین تو جمعہ ہو جاتا ہے اور بعض نے تین آدمیون کے باقی رہجانے کی قید لگائی ہے
بعض نے کہا اگر امام نے مقتدیون کے ساتھ پہلی رکعت پڑہ لی تو باقی مقتدیون کے ساتھ اسکا جمعہ صحیح ہو جاتا ہے
بعض نے کہا نہین جمعہ کو ظہر کی نماز بنا کر پوری کرے اور یہ سب اقوال امام شافعی کے مذہب مین نکالے گئے ہین مگر آخر
کا وہ امام شافعی کا جدید قول ہے اور اگر مقاتل بن حیان کا قول ثابت ہو جاوے جسکو ابوداؤد نے مراسیل مین
نکالا ہے وقت خطبہ سے پہلے ہوا کرتی تہی تو اشکال اڑ جاتا ہے لیکن یہ اثنا ذہونیکے سمیت معضل ہے اور اصیلی

نے باب کی حدیث پر ایک اشکال پیدا کیا ہے اور کہا ہے کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحا
وصف میں فرماتا ہے لَا تُلْهِيهِمْ تِجَارَةٌ وَلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللَّهِ یعنے وہ مرد ہیں کہ نہیں غافل ہوتے سو
میں نہ بیچنے میں اللہ کی یاد سے پھر اسکا جواب دیا ہے ہوسکتا ہے کہ یہ حدیث آیت کے نزول سے پہلے کی ہو انتہے ا
جا متعین ہے باوجود اسبات کے کہ سورۂ نور کی آیت کی صحابہ کے حق میں نازل ہونیکی تصریح نہیں ہے اور ا
کہ آیت نور صحابہ کے حق میں نازل ہوئی ہو یہ احتمال ہوگا کہ اس کلام سے نہی وارد نہیں ہوئی تھی جب جمعہ کی آیت
ہوئی اور صحابہ نے آیت جمعہ سے اس فعل کی مذمت معلوم کی تو اس کلام سے انہوں نے اجتناب کیا پھر اسکے بعد اس وصف کے
موصوف ہوئی جو سورۂ نور کی آیت میں مذکور ہے واللہ اعلم اور نکالا اسکو مولف نے کتاب البیوع میں اور تفسیر میں بھی
مسلم نے صلوۃ میں اور ترمذی نے تفسیر میں اور اسی طرح نسائی نے تفسیر اور صلوۃ میں ابن تیمیہ نے منتقی میں
نماز میں یا اثنا خطبہ میں عدد کے انفضاض کا باب باندھا اور کہا جابر رضہ سے مروی ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
جمعہ کے دن خطبہ پڑھ رہے تھے جو ایک قافلہ آیا شام سے لوگ اس قافلہ کیطرف چلے گئے اور بارہ آدمیوں کے سوا کوئی
شخص باقی نہ رہا پھر اتری یہ آیت جو سورۂ جمعہ میں ہے وَإِذَا رَأَوْا تِجَارَةً أَوْ لَهْوًا انْفَضُّوا إِلَيْهَا وَتَرَكُوكَ
قَائِمًا روایت کیا اسحدیث کو امام احمد اور مسلم اور ترمذی نے اور صحیح کہا اسکو ترمذی نے پھر باب کی حدیث بیان
علامہ شوکانی نے اسحدیث اور باب کی حدیث کی شرح میں وہی تقریر بیان کی جو فتح الباری سے مذکور ہوئی باب
الصَّلَاةِ بَعْدَ الْجُمُعَةِ وَقَبْلَهَا جمعہ کی نماز کے پیچھے اور پہلے سنتیں پڑھنے کا بیان **ف** حافظ نے کہا بیا
کی مصنف علیہ الرحمۃ نے اسباب میں ابن عمر کی حدیث جسمیں رواتب کے ساتھ تطوع کرنے کا مذکور ہے اور اسمیں
حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جمعہ کی نماز کے بعد کچھ نہ پڑھتے یہانتک کہ گھر چلے جاتے پھر گھر جاکر دو رکعتیں پڑھتے
کی نماز کے پہلے سنتیں پڑھنے کا اسحدیث میں ذکر نہیں ہے ابن منیر نے کہا گویا بخاری علیہ الرحمۃ کا یہ
ہے کہ ظہر اور جمعہ کی نماز دونوں ایک سی ہیں مگر جب اسکے خلاف پر کوئی دلیل معلوم ہو کیونکہ جمعہ ظہر کا بدل ہے اور
ہوتا ہے کہ بخاری علیہ الرحمۃ کے نزدیک جمعہ کی نماز کے پیچھے سنتوں کا پڑھنا جمعہ کی نماز کے پہلے سنتیں پڑھنے سے
بہت ضروری ہے اسی لیے مولف علیہ الرحمۃ نے جمعہ کے بعد کو قبل پر مقدم کیا اپنی عادت کے مخالف اور ضرو
کی وجہ یہ معلوم ہوتی ہے کہ جمعہ کی نماز کے پیچھے سنتیں پڑھنے میں صریح خبر وارد ہوئی ہے بخلاف جمعہ کی
پہلے پڑھنے کے کہ اسمیں کوئی حدیث صریح وارد نہیں ہوئی ابن بطال نے کہا ابن عمر رضہ نے ظہر کی
پیچھے جمعہ کی سنتوں کو علیحدہ اسلیے بیان کیا کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جمعہ کی سنتیں گھر میں

کی دعا
مین مذکور ہے اور وہ یہ ہے
واسطے فرمایا رب اغفر لی ولوالدی
الا تبارا یعنے اے رب معاف کر مجھکو اور میرے
اور ایماندار عورتون کو اور گنہگار رو نپر یہی
رکوع مین ہے جسمین انہون نے یہی دعا مین
ربنا وتقبل دعاء ربنا اغفرلی ولوالدی
مجھکو کہ قائم رکھونہ نماز اور بعض میری اولاد کو
میرے ماں باپ کو اور سب ایمان والون کو جسدن
کہا صالح کی تفسیر مین مشہور قول یہ ہے کہ صالح وہ ہے جو
نے کہا جو شخص چاہتا ہے کہ حصہ دیا جاوے اس
بنے ورنہ اس بڑے فضل سے محروم رہیگا فاکہانی
اور مؤمنین کا استحضار کرے تاکہ اسکے الفاظ اسکے قصد کے
اللہ الصالحین کہا تو پہونچ جاویگی یہہ دعا اللہ کے ہر نیک
نے کہا الصالحین اور اشہد ان لا الہ کے درمیان یہہ جملہ
فرشتون کے ایک ایک شمار کرینگا اور معدلک
جو علاوہ فرشتون کے انبیا اور مرسلین اور مؤمنین
جامع مین ہے اور اسی طرف ابن مسعود رضی اللہ تعالی
وسلم سکھائی گئے بھلائی کے ابتدا اور
اور یہہ کلمہ عطف اسکے پیچھے اور یہہ راویون کا
ف مین گواہی دیتا ہون کہ
سے اسنے

ہر کی سنتون کے ابن بطال نے کہا اور حکمت اسمین یہ ہے کہ جمعہ کی نماز جب کہ ظہر کا بدل ہے اور اسمین صرف دو رکعتون
یا جاتا ہے تو آپنے جمعہ کی نماز کے پیچھے مسجد مین نفل پڑہنا چھوڑ دے تاکہ یہ شبہ نہ رہے کہ آپنے دو رکعتین پڑہتے ہین جو
سے تخفیف کی گئین ہین اتنے اور اس سے لازم آتا ہے کہ جمعہ کی نماز سے پہلے بھی مسجد مین دو رکعتین جمعہ
کے متصل نہ پڑہی جاوین اور ابن تین نے کہا اسحدیث مین جمعہ کی نماز کے پہلی سنتین پڑہنے کا مذکور نہین ہے
ری علیہ الرحمۃ نے اسکو ظہر کی نماز پر قیاس کرکے ثابت کیا ہے انتہی اور قوت دی اسکو زین بن منیر نے اسطرح کہ قصد
ی علیہ الرحمۃ نے جمعہ اور ظہر کے درمیان برابری کا سنتون کے حکم مین جیسے انہی قصد کیا مساوات کا درمیان
مقتدی کے حکم مین اور اس سے معلوم ہوتا ہے کہ سنتون مین امام اور مقتدی دونو برابر ہین انتہی اور ظاہر یہ ہے
علیہ الرحمۃ نے اشارہ کیا اسطرف جو واقع ہوا ہے باب کی حدیث کی بعض طریقون مین کہ ابن عمر جمعہ کی نماز سے پہلے
ن تطویل کرتے اور جمعہ کی نماز کے بعد گہر مین جاکر دو رکعتین پڑہتے اور فرماتے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسی طرح
روایت کیا اسکو ابوداؤد اور ابن حبان نے ایوب کے طریق سے انہی نافع سے انہی ابن عمر سے اور دلیل لی ہے اسحدیث سے امام
نے خلاصہ مین جمعہ کی نماز سے پہلے سنتون کے اثبات پر اور اسپر اعتراض ہوا ہے کہ ابن عمر کا قول اور حضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسیطرح کیا کرتے عائد ہے اسکے قول کیطرف اور پڑہتے جمعہ کی نماز کے بعد دو رکعتین گہر مین جاکر
لت کرتی ہے اسپر لیث کی روایت نافع سے کہ عبداللہ بن عمر جب جمعہ کی نماز پڑہ لیتے تو گہر مین جاکر دو رکعتین
ے پہر ابن عمر نے کہا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایسا ہی کیا کرتے نکالا اسکو مسلم نے اور رہا نافع کا یہ کہنا کہ ابن
کی نماز سے پہلے نفل نماز لبنی پڑہتے تو اگر یہ غرض ہے کہ ابن عمر جمعہ کا وقت داخل ہونیکے بعد نفل نماز لبنی پڑہتے
مرفوعاً ہونا ثابت نہین ہے کیونکہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو سورج ڈہلے گہر سے برآمد ہوتے پہر برامد ہوکر
مین مشغول ہوجاتے پہر جمعہ کی نماز پڑہتے اور اگر یہ غرض ہے کہ عبداللہ بن عمر جمعہ کا وقت داخل ہونیسے
نی نماز پڑہتے تو یہ مطلق نماز ہے نہ رابتہ نماز اور اس مین جمعہ کی پہلی سنتون کے ثابت ہونے پر کوئی
نہین ہے بلکہ یہ مطلق تنفل ہے جسمین ترغیب وارد ہوی ہے جیسے سلمان رضہ کی حدیث مین گذر ہی ہے حضرت صلی اللہ
وسلم نے فرمایا اسحدیث مین پہر پڑہے جو اسکے واسطے لکھا گیا ہے اور اسکے علاوہ جمعہ کی نماز کے پہلے کی سنتون
تین وارد ہوئی ہین جو ضعیف ہین ان مین سے ہے ابوہریرہ رضہ کی حدیث جسکو روایت کیا بزار نے اس
سلسلہ کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جمعہ کی نماز سے پہلے دو رکعتین پڑہتے اور جمعہ کی نماز کے بعد چا
سند ضعیف ہے اور حضرت علی رضہ سے بھی ایسا ہی مروی ہے روایت کیا اسکو اثرم نے اور طبرانی

نے اوسط مین اس لفظ کی ساتھ کہ جمعہ کی نماز کے پہلے چار رکعتین پڑہتے اور اسکے بعد چار رکعتین اور
عبدالرحمن سہمی ہی اور وہ بخاری وغیرہ کے نزدیک ضعیف ہے اور اثرم نے کہا یہ حدیث واہی ہے اور ابن
عباس رض کیحدیث اسی کی مثل اور زیادہ کیا نہ فضل کرتے ان چار رکعتون مین اسلام کی ساتھ کا
واہی سند کی ساتھ کہا امام نووی نے خلاصہ مین کہ یہ حدیث باطل ہے اور ابن مسعود رض سے مروی ہے
پانچ رکعتین اسکی مثل اور اسکی سند مین ضعف ہے اور انقطاع ہے اور اسکو روایت کیا عبدالرزاق نے ابن مسعود رض سے
ٹھیک ہے اور روایت کیا ابن سعد نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بی بی صفیہ رض سے موقوفاً ابوہریرہ کی
طرح اور گذر چکا آنہا رگفتگو مین جابر کیحدیث پر سلیک کی قصہ مین اس سے سات باب پہلے اس شخص کا قول جس
جن دو رکعتون کا حکم حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سلیک کو کیا تہا وہ جمعہ کی سنتین تہین اور گذر چکا اس
اور گذر چکے نصف نہار مین تطوع کی مکروہ ہونے مین لوگون کے مذہب اور اس شخص کا قول جس نے جمعہ کی دن کو باقی دنون
کرلیا ہے باب من لم یکرہ الصلوۃ الا بعد العصر والفجر مین مواقیت کی آخر مین اور بہت زبردست دلیل جسکی
تمسک کیا جاوے جمعہ کی پہلے دو رکعتون کی مشروع ہونے پر احادیث کا عموم ہے جسکو صحیح کہا ابن حبان نے
زبیر کیحدیث سے مرفوعاً کہ کوئی فرض نماز نہین ہے مگر اس سے پہلے دو رکعتین ہین اور اسی کی مثل ہے عبداللہ بن مغ
جو مغرب کی وقت مین گذر چکی کہ "ہر دو اذانون کی درمیان نماز ہے" اور ابن عمر کیحدیث کی باقی لفظون پر گفتگو
مین انشاء اللہ تعالی آویگی **حدثنا** عبداللہ بن یوسف قال اخبرنا مالک عن نافع عن عبداللہ بن
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یصلی قبل الظہر رکعتین وبعدہا رکعتین وبعد المغرب رکعتین
وبعد العشاء رکعتین وکان لا یصلی بعد الجمعۃ حتی ینصرف فیصلی رکعتین عبداللہ بن عمر رض
ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ظہر کی پہلے دو رکعتین پڑہتے اور ظہر کی پیچہے دو رکعتین اور مغرب کی بعد دو رکعتین
گہر مین اور عشا کی بعد دو رکعتین اور تہے نہ پڑہتے جمعہ کی نماز کی بعد یہانتک کہ چلے جاتی مسجد سے اپنی گہر کو
اپنے گہر مین دو رکعتین **ف** قسطلانی نے کہا باب کیحدیث کو امام مسلم اور ابوداؤد اور ترمذی اور ابن ماجہ
تیمیہ نے اسپر باب مقرر کیا جمعہ کی نماز کی بعد سنتون کا پڑہنا ابوہریرہ رض سے مروی ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ
نے فرمایا جب ایک تمہارا جمعہ کی نماز پڑہے تو اسکے بعد چار رکعتین پڑہے روایت کیا اسکو چار ون امام
بخاری اور ابن عمر رض سے مروی ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تہے پڑہتے جمعہ کی نماز کی بعد دو رکعتین
کیا اسکو جماعت نے اور ابن عمر رض سے مروی ہی کہ ابن عمر جب مکہ مین تہے تو جب جمعہ کی نماز پڑہتے

...سے اور چار رکعتین پڑہتے اور جب آپ مدینہ مین تشریف لائے اور جمعہ کی نماز پڑہتے تو گہر مین
...پڑہتے اور مسجد مین (وہ دو رکعتین) نہ پڑہتے کسی نے عرض کیا آپ گہر مین کیون جاکر پڑہتے ہین تو
...صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسی طرح کیا کرتے روایت کیا اسکو ابوداؤد نے کہا علامہ محمد بن علی شوکانی نے ابن عمر
...سکوت کیا ابوداؤد اور منذری نے اور کہا عراقی نے اسحدیث کا اسناد صحیح ہے اور اس مسئلہ مین روایت ہے
...سے طبرانی کے پاس کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جمعہ کی نماز کے پیچھے چار رکعتین پڑہتے اسکی سند مین بشر بن عبید
...ہے اور اسکے علاوہ اسحدیث کی سند مین اور بہت ضعیف ہین اور ابن مسعود سے موقوفاً مروی ہے ترمذی کے پاس
...جمعہ کے پہلے بھی چار رکعتین پڑہتے اور بعد بھی چار رکعتین اور ابوہریرہ کی حدیث کی لفظ ابوداؤد اور ترمذی کے لفظ
...سلم کی روایت مین ہے کہ جو شخص تم مین سے جمعہ کے بعد نفل نماز پڑہے تو وہ چار رکعتین پڑہے امام نووی علیہ
...سلم کی شرح مین اسحدیث کے نیچے فرمایا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خبردار کردیا اپنے قول من کان مصلیا
...اسپر کہ جمعہ کے بعد نفل نماز پڑہنا سنت ہے فرض نہین ہے اور ذکر کیا چار رکعتون کا اسلیے کہ چار رکعتون کا پڑہنا
...اور پڑہین آپنے دو رکعتین کسی وقت مین اسبات کے بیان کرنے کے لیے کہ کم سے کم دو رکعت سنت پڑہنا چاہیے
...نووی علیہ الرحمۃ نے اور یہ بات معلوم ہی ہے کہ آپ اکثر اوقات مین چار رکعتین پڑہتے اور چار رکعتین پڑہنے
...دیتے کہا عراقی نے اور جو دعوے کیا امام نووی علیہ الرحمۃ نے کہ یہ بات معلوم ہی ہے اسمین نظر ہے بلکہ یہ
...چھوڑکر مظنون بھی نہین ہے کیونکہ جو ثابت ہوتا ہے وہ ایکا دو رکعتون کا پڑہنا اپنے گہر مین ثابت ہوتا ہے
...نماز کے بعد اور یہ جو مذکور ہوا ہے کہ عبداللہ بن عمر بن خطاب مکہ معظمہ مین جمعہ کے بعد دو رکعتین پڑہکر پہر چار رکعتین پڑہتے
...مدینہ منورہ مین تشریف لائے تو پہر جمعہ کی بعد دو رکعتین اپنے گہر مین جاکر پڑہنے لگے کسی نے پوچھا تو فرمایا کہ حضرت
...صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسی طرح کیا کرتے تہے تو اسمین نہ علم ہے اور نہ ظن ہے اسبات کا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
...مین یہ کام کیا بلکہ ابن عمر نے تو اپنے اُس فعل کو مرفوع کیا جسکو انہون نے مدینہ منورہ مین شروع کیا پس بس
...تو ثابت ہی نہین ہوا کہ آپنے مکہ معظمہ مین جمعہ کی نماز پڑہی اور اگر ثابت بہی ہوجاوے کہ آپ نے مکہ معظمہ
...کیا تو ندرت پر محمول ہوگا نہ اکثر اوقات پر اور بعض وقتون مین خاصے آپکے حق مین تخفیف کے ساتھ جاتے کیونکہ
...صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب خطبہ پڑہتے تو آپکی آنکھین سرخ ہوجاتین اور آواز بلند ہوتا اور آپکا غصہ سخت ہوتا
...لشکر سے ڈرانے آخر حدیث تک تو بعض وقت اس سے گمان ہوجاتے اسوقت آپ دو رکعت پر ہی اقتصار
...گہر مین اور انکو لمبا کرتے جیسے یہ نسائی کی روایت مین ثابت ہوا ہے اور بہتر نماز وہ ہے جسمین لمبا قیام ہو

تو شاید آپکی یہ دو رکعتین ہلکی چار رکعتون یا متوسط چار رکعتون سے لمبی ہوتین اسلئے آپ
علیہ وآلہ وسلم نے امت کو ایسا حکم کیا جو انہین کے ساتھہ خاص ہے اور وہ چار رکعتون کا پڑھنا ہے جیسے
رکھا اور اُنکے گھر مین پڑھنے کی قید نہین لگائی اور آپکا اقتصار کرنا دو رکعتون پر جیسے ابن عمر کی حدیث
چار رکعتون کے مشروع ہونے کی منافی نہین ہے جیسے اصول مین ثابت ہو چکا ہے کہ آپکا قول جو آپکی
خاص ہو آپکے اس فعل کے معارض نہین ہے جسکے اقتدا پر کوئی دلیل قائم ہو اور ابن عمر کی حدیث سے دلیل
جمعہ کی سنتین دو ہی ہین اور وہ لوگ جنہون نے جمعہ کی سنتون کو دو ہی رکعت سمجھا ان مین سے ہین عمر
اور حکایت کیا اسکو ترمذی نے شافعی اور امام احمد سے کہا عراقی نے اس سے امام شافعی اور امام احمد کی یہ
کہ دو ہی رکعتون کا پڑھنا سنت ہے بلکہ انکی غرض یہ ہے کہ کم سے کم جتنی رکعتون کا پڑھنا مستحب ہے وہ دو رکعت
اگر بات وہ نہ ہو جو ہمنے بیان کی تو اُن دونون نے مستحب جانا ہے دو رکعتون سے زیادہ کا پڑھنا نفل
نے اُم مین اسپر کہ آپ جمعہ کے بعد چار رکعتین پڑھتے تھے ذکر کیا اسکو امام شافعی نے باب صلوۃ الجمعہ والعیدین
نقل کیا ابن قدامہ حنبلی نے امام احمد سے کہ انہون نے فرمایا جمعہ کے بعد دو رکعتین پڑھے خواہ چار پڑھے
مین ہے امام احمد سے خواہ چھہ پڑھے اور تہی ابن مسعود اور نخعی اور اصحاب رائے اعتقاد کرتے اسکا کہ پڑھے
چار رکعتین ابو ہریرہ کی حدیث کے لیے اور حضرت علی علیہ السلام اور ابو موسے اور عطا اور مجاہد اور حمید بن
اور ثوری سے مروی ہے کہ چھہ رکعتین پڑھے ابن عمر کی حدیث کے لیے جو باب کی آخری حدیث ہے اب اس
ہوا ہے کہ آیا چار رکعتون کو ایک سلام کے ساتھہ پڑھا کرے یا دو سلامون کے ساتھہ گئے ہین چار رکعتون کو ایک سلام کے ساتھہ پڑھنے کی طرف اہل را
بن راہویہ اور یہی ابو ہریرہ رض کی حدیث کا ظاہر ہے اور گئے ہین دو سلامون کے ساتھہ پڑھنے کیطرف
اور جمہور جیسے عراقی نے کہا اور انہون نے دلیل لی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس قول کے ساتھ
نماز دو دو رکعت ہے نکالا اسکو ابو داؤد اور ابن حبان نے اپنی صحیح مین اور ظاہر پہلا قول ہے کیونکہ اسکی
ہے اور دوسرے قول کی دلیل عام ہے اور عام کا خاص پر بنا کرنا واجب ہے کہا ابو عبد اللہ مازری اور ا
نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے چار رکعت پڑھنے کا حکم کیا اس شخص کے واسطے جو جمعہ کے بعد سنتے
چاہے تاکہ کسی جاہل کے دل پر یہ خیال نہ گذرے کہ اسنے دو رکعتین جمعہ کی چار رکعت پورا کرنے کے لیے پڑ
یا اسلیے کہ اہل بدعت اسکو ظہر نہ سمجھہ لین اب اسمین بھی اختلاف ہے کہ آیا جمعہ کی سنتون کو گھر مین پڑھنا
گئے ہین اول کیطرف امام شافعی اور امام مالک اور امام احمد وغیرہم اور انہون نے دلیل بیان کی

Marfat.com

[illegible] جمعہ کی نماز پڑھنا تو
[illegible] جمعہ کی سنتوں کے لیے
[illegible] کے ساتھ یا
[illegible] مکانوں کے سوا یا اس سے آپ کی
[illegible] تو پھیل پڑو زمین مین اور ڈھونڈو فضل اللہ
[illegible] باب ہے سہل بن سعد کی حدیث اس عورت کے قصہ مین جو انکو جمعہ
[illegible] بخاری علیہ الرحمۃ کی غرض اس باب سے یہ ہے کہ آیت مرقومہ بالا مین جو
[illegible] کے لیے ہے وجوب کے لیے کیونکہ صحابہ کا جمعہ کی نماز کے بعد جانا کہنا
[illegible] وقت تعاقدین فوت ہو جاتا جمعہ کی تیاری مین مشغول ہونیکے ساتھ
[illegible] اس شخص نے نقل کی ہے جو خیال کرتا ہے کہ امر کو وجوب سے پھیرنیوالی
[illegible] کے ساتھ امر کا وجوب کے لیے نہ ہونا لازم نہین آتا
[illegible] استحباب کے لیے ہے اور مائل ہوا ہے داودی اسطرف کہ آیت مین
[illegible] کہا ہے یہ قول شاذ ہے جو بعض ظاہریہ سے منقول ہے اور
[illegible] کی پیروی ہو تو وہ حکم کیا گیا ہے حاصل کرنیکے ساتھ جس طرح
[illegible] کہا بعض نے جو شخص جمعہ کی نماز کے بعد
[illegible] بعض نے کہا اس سے دنیاوی کام مراد نہین ہین بلکہ

سعید بن ابی مریم قال حدثنا
[illegible] امرأة تجعل على أرباعها في مزرعة لها
[illegible] ثم جعل عليه مضغة من
[illegible] فقربته

[illegible] رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی
[illegible] مدینہ مین نکال کر لائے

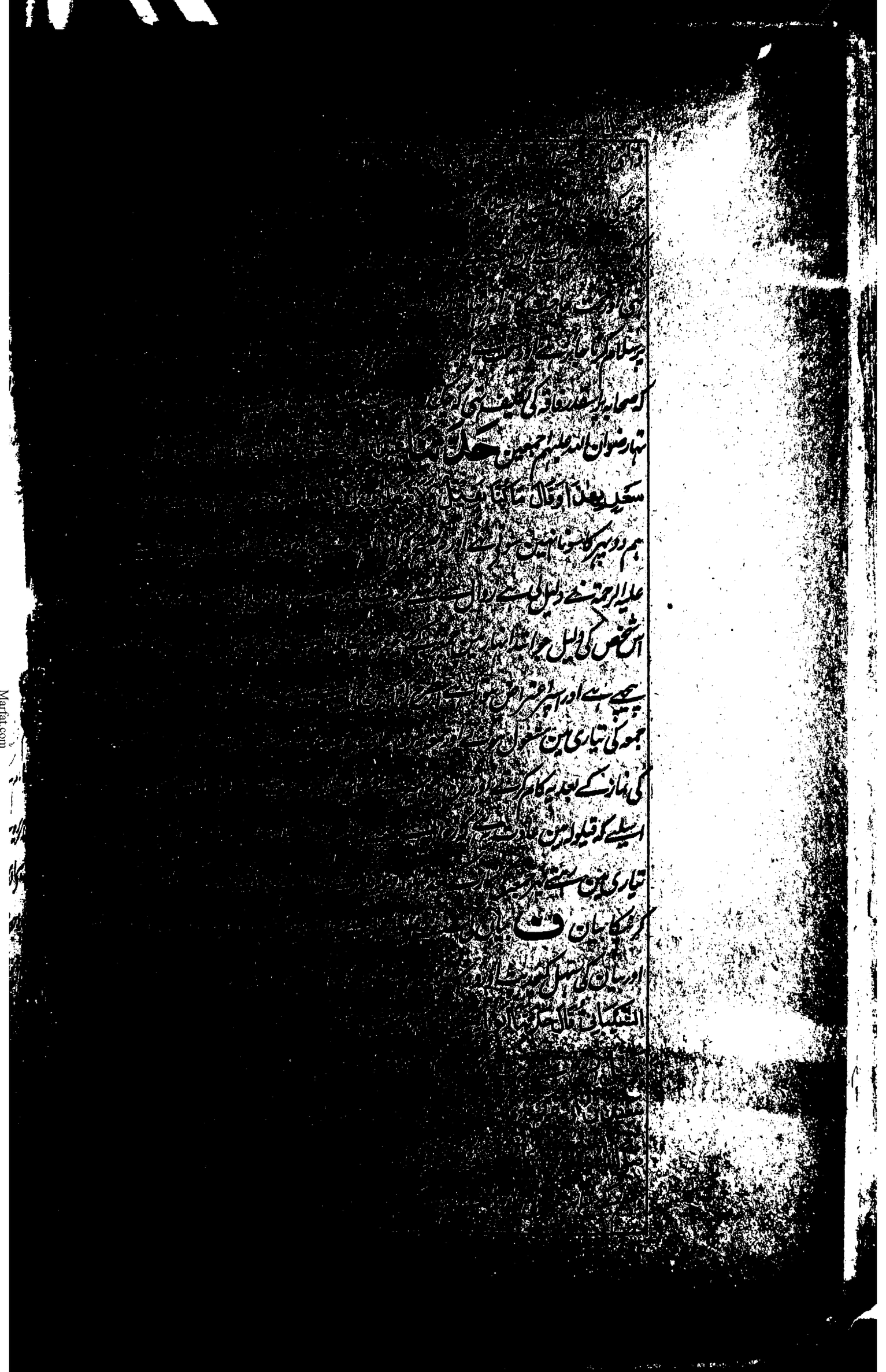

ں اور ذکر رضی عنہم
ں کو امام مسلم نے نکالا مگر مسلم نے
کی حدیث یہ ہے انہی عن منع النساء
ں ہی حدیث کعب کی ہوتی تو آپ ورنے
ث مالک و رسائب بن یزید کی حدیث
ں حدیث انی اکل اقواما اور ابن عباس کی
ں ان حدیثوں کو امام مسلم نے نہیں نکالا

اب کے متعلق وہ حدیثیں جنکو امام بخاری

ے باب میں اوپر مذکور ہو چکیں اور باقی جہاں تک
ے کہ بہتر دن جس پر سورج چڑھتا ہے جمعہ کا دن
ے گئے اور اسی دن میں جنت سے نکالے گئے اور قیامت
ے صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جمعہ کی گھڑی میں فرماتے
ے رحم) امام مالک و ابو داؤد اور ترمذی اور نسائی
ے ساتھ ہم سے حدیث بیان کی
ے ہر جمعہ میں حدیث سنائی وہ یہ تھی
ے جمعہ کا دن ہے اسی دن آدم علیہ السلام پیدا ہوئے
ے اور اسی دن میں آپ فوت ہوئے اور اسی
ے ہو چکا) منتظر ہوتا ہے جمعہ کے دن صبح
ے اس میں ایک گھڑی ہے نہیں
ے کہ بندہ نماز پڑھتا ہے کعب نے
ے قبول عبادت ہوتی ہے)

Marfat.com

...ے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
...ے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
...ے کہ امام ترمذی نے اس حدیث کا اسناد ضعیف
...ان لوگوں کے لیے جو جمعہ سے پیچھے رہ جاتے
...ان لوگوں کے گھر جلا دوں جو جمعہ سے پیچھے
...صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس نے بے عذر جمعہ چھوڑا وہ منافق لکھا
...ن میں آیا ہے کہ آپ نے تین بار فرمایا (۱۴) دار قطنی نے جابر
...ہے اللہ اور پچھلے دن کے ساتھ تو اس پر جمعہ کے دن جمعہ
...اس شخص نے کھیلنے کے ساتھ اس کی استغنا کیا یا سودا کرنے کے
...ے (۱۵) ابوداؤد نے ابوسعید اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہما سے کہ حضرت
...اور جو خوشبو لگا وے اگر اس کے پاس ہو پھر جمعہ میں آوے
...ہو نماز پڑھ ہی پھر چپ کر رہے جب امام نکلے امام کی نماز سے فارغ
...ے جمعہ سے دوسرے جمعہ تک (۱۶) ترمذی اور ابوداؤد اور نسائی
...نے فرمایا جو شخص جمعہ کے دن اپنی بی بی کو نہلاوے
...طیبہ کا ابتدا باوے کر جاوے اور سوار ہو کر
...ہ کام نہ کرے تو اسکے ہر قدم کے بدلے اسکو
...ابن ماجہ نے عبداللہ بن سلام سے کہ حضرت صلی
...دو کپڑے جمعہ کے دن کے لیے روزمرہ کپڑوں
...(۱۷) ابوداؤد نے سمرہ بن جندب رضی
...کیونکہ آدمی ہمیشہ
...ے (۱۸) ترمذی اور
...
...

[illegible] دارقطنی کی سند بھی ضعیف ہے اور ابوداؤد نے دوسرے صحیح طریق
[illegible] الا اللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے اسمیں زیادہ کیا وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ اور اسکا
[illegible] ابن عمر رضی اللہ عنہ پر موقوف ہے ت اور میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
[illegible] کے رسول ہیں ف ابن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ سے اس جملہ میں طریق مختلف نہیں ہوئے اور اسی
[illegible] ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہم کی حدیثوں میں اور حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کی حدیث مذکورہ
[illegible] ابن بیر کی حدیث میں طحاوی وغیرہ کے پاس اور عبدالرزاق نے ابن جریج سے روایت کیا اسنے عطاء سے
[illegible] رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تشہد کی تعلیم دے رہے تھے کہ ایک مرد بولا وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُهٗ وَعَبْدُهٗ
[illegible] اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میں تو رسول ہونیسے پہلے بھی بندہ ہی تھا کہہ عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اور اسحدیث
[illegible] کی یہ روایت مرسل ہے اور ابن عباس کی حدیث میں ہے مسلم اور اصحاب سنن کے پاس وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا
[illegible] اور بعض راویوں نے دوسرے واشہد کو حذف کردیا ہے اور روایت کیا ہے اسی تشہد کو ابن ماجہ نے ابن مسعود رضی
[illegible] ابن مسعود کی حدیث کو ابن مسعود سے بہت طرح مروی ہے اور ان حدیثوں میں بہت صحیح حدیثیں ہے جو تشہد میں روایت کی گئیں ہیں
[illegible] میں سے بہت لوگونکا اسپر عمل ہے کہا اور گئے ہیں امام شافعی ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما کی
[illegible] کے بارہ میں اور بزار جب تشہد کی باری میں بہت صحیح حدیث سے پوچھے گئے تو کہا کہ تشہد کے بارہ
[illegible] ابن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ کی حدیث بہت صحیح ہے اور کچھ اوپر بیس اسناد کے ساتھہ مروی ہے پھر بہت سند تر
[illegible] تشہد کے باری میں اس سے زیادہ ثابت اور بہت صحیح سند والی اور مشہور رجال والی اور کوئی حدیث نہیں
[illegible] کے درمیان اسمیں اختلاف نہیں ہے اور جنہوں نے ابن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ کی حدیث کی صحیح
[illegible] ان میں سے ہیں امام بغوی کہ انہوں نے اسکا شرح سنہ میں جزم کیا اور اسکے راجح ہونیکی یہ وجہ ہے
[illegible] ہے اور وہ حدیثیں جو اسکے سوا ہیں وہ بخاری مسلم میں نہیں ہیں اور ثقہ لوگوں میں سے جنہوں نے
[illegible] تعالی عنہ سے روایت کیا انہوں نے اس تشہد کے الفاظ میں اختلاف نہیں کیا بخلاف
[illegible] ابن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ نے اس تشہد کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تلقینا
[illegible] ابن یزید کے طریق سے روایت کیا اسنے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ میں
[illegible] وسلم کے دونوں ہاتھوں کے درمیان سے اپنے آپ نے بھی اسکے کلمہ کلمہ کی تلقین کی اور ابو معمر کی
[illegible] کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تشہد سکھایا اور میرا ہاتھ

کعب بن عجرہ رض

کعب بن عجرہ رض اس پلید کو دیکھو بیٹھ کر

[illegible] قائماً متوجہ عفا اللہ عنہ

کعب بن عجرہ رض نے ترکوک قائماً سے

[illegible] کیا جمعہ میں حضرت خطبہ فرماتے تھے

[illegible] لوگ دوڑے کہ اسکو ٹھیرا دیں نماز پھر

[illegible] رکعت کے ساتھ پڑھی (۳۱) امام مسلم

[illegible] کو منبر پر بٹھانے والا اپنے ہاتھوں کو لوٹا نہوں نے

[illegible] علیہ وآلہ وسلم کو کہ نہیں زیادہ کرتے تھے اسپر

[illegible] نے کلمہ کی انگلی کے ساتھ (۳۲) ابو داؤد نے

[illegible] تو فرمایا بیٹھ جاؤ (ایکبار جو آپنے یہ فرمایا

[illegible] عبداللہ بن مسعود کو حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ

[illegible] رضوان اللہ علیہم اجمعین کسقدر عاشق تھے حضرت

[illegible] ہوئی تھی حضرت شاہ رسالت علیہ التحیۃ

[illegible] کہا تمہارا مجھے کیا کہے گا یہی حال تھا جمیع صحابہ

[illegible] اور کہ انصار کو شراب پلا رہے تھے اور حضرت

[illegible] کر دے کہ شراب حرام ہو گئی جب ابو طلحہ کی کان

[illegible] اور اسیطرح جمیع صحابہ نے یہانتک کہ مدینہ

[illegible] صحابہ کی یہ حالت ہو اور وہ اللہ سے خوش

[illegible] جسے زیادہ تو بر ہماتا ہے اگر خدا اللہ کی

[illegible] ہے اور صحابہ کرام

[illegible] خص صحابہ کی نیکی میں شک کرتا

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خوف کی نماز کے ابواب

اور کافروں میں لڑائی ہو رہی ہو

سے پیچھے رہ گئے ہیں

اسپر قرآن مجید کی آیت

عذاباً مہیناً

سنا دیں گے

کی

جن نے نماز میں کی

Marfat.com

جماعت کو خوف کریں تنہا پڑھ لیں پیادہ اور سوار باشارہ اگر یہ بھی فرصت
نہ ہو تو نماز کو نہ چھوڑیں کیا بخاری علیہ الرحمہ نے خوف کی نماز کو جمعہ کی نماز کے پیچھے کیونکہ یہ دونوں
نمازیں ہیں ان میں ہر ایک باقی نمازوں کے حکم پر قیاس کرنے سے خارج ہے اور جب جمعہ کی نماز میں
امام کے ساتھ ہی مخالفت تھی دوسری نمازوں کے ساتھ پانچوں نمازوں کے پیچھے اسکو پہلے بیان
کرکے پھر خوف کی نماز کو اسلئے کہ خوف کی نماز میں بہ نسبت جمعہ کی نماز کے زیادہ مخالفت ہے خاص کرکے جب زیادہ
ہو اور ترجمہ باندھا اور باندھا کیا بخاری علیہ الرحمہ نے سورۂ نساء کی دو آیتوں کو بیان کرکے ترجمہ میں اسطرف
کہ نمازوں کی ہیئت سے خوف کی نماز کا کیا ہے سے قولاً اور سنت سے فعلاً مخالف ہونا ثابت ہے انتہے ملخصاً اور جب
سنت شامل تھی نماز کے کم کرنے پر خوف کی نماز میں اور شامل تھی خوف کی نماز کی کیفیت پر ان دونوں کو
بیان کیا اور پھر ابن عمر کی حدیث کو بیان کیا اس کیفیت کے ثابت کرنے کیلیے جسکو آیت میں ذکر کیا اور آیت کا مفہوم
نماز کا کم کرنا خاص ہے سفر کے ساتھ اور اللہ کے قول اِنْ خِفْتُمْ کا مفہوم یہ ہے کہ نماز میں کم کرنا سفر میں
خوف کے ساتھ خاص ہے اور پوچھا یعلی بن امیہ صحابی نے حضرت عمر بن خطاب سے اسکی بابت تو انہوں نے فرمایا
میں نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ مسئلہ پوچھا تو آپ نے فرمایا یہ خیرات ہے کہ اللہ نے تم پر خیرات کی تم اسکی
خیرات قبول کرو نکالا اسکو مسلم نے تو سنت نے بیان کردیا کہ سفر کی حالت میں نماز کم کرنا ثابت ہے اب اختلاف ہے
میں خوف کی نماز میں تو منع کیا ہے اس سے ابن ماجشون نے مفہوم آیت کیطرف خیال کرکے اور باقی لوگوں
نے خوف کی نماز کا پڑھنا جائز کہا ہے اور ابو یوسف سے ایک روایت میں اور حسن بن زیاد لولوی سے جو
ابو حنیفہ کے شاگردوں میں سے ہے اور ابراہیم بن علیہ سے مروی ہے کہ انہوں نے وَاِذَا كُنْتَ فِيهِمْ کے مفہوم سے
سمجھا ہے کہ خوف کی نماز میں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہونا شرط ہے اب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
بعد کسی کی نماز نہیں ہے اور مروی ہے یہ مذہب مزنی شافعی کے شاگرد سے پر انکا یہ قول مردود ہے ساتھ
اسکے صحابہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد بھی خوف کی نماز پڑھتے رہے اور دلالت کرنا
حضرت کی نماز پڑھنا جائز ہے آپکا فرمانا "نماز پڑھو جیسے تم مجھے نماز پڑھتے دیکھا" اس آیت کے
سمجھنے کے نزدیک اختلاف مشہور ہے بات یہ ہے کہ یہ آیت مسافر کے حق میں نازل ہوئی
جیسے ذکر ہوا اسلیے کہ حدیثوں نے بیان کردیا کہ سفر میں امن کے وقت بھی قصر کرنا
شافعی نے کہا دلیل اللہ نے کہا کہ آیت خوف کی نماز میں نازل ہوئی ہے

اور سفر کی قید اتفاقی ہے اور قصر کرنا باعتبار کیفیت اور وصف کے ہے
قصر کرے اور انکو ترک کرکے اشارے سے پڑھے پر ظاہر یہی صورت ہے **حدثنا**
عن الزهري سألته هل صلى النبي صلى الله عليه وسلم يعني صلوة الخوف فقال احدثك ما
عمر قال غزوت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم قبل نجد فوازينا العدو فصافنا لهم
صلى الله عليه وسلم يصلي لنا فقامت طائفة معه واقبلت طائفة على العدو فركع
عليه وسلم ومن معه وسجد سجدتين ثم انصرفوا مكان الطائفة التي لم تصل فجاءوا فركع
الله صلى الله عليه وسلم بهم ركعة وسجد سجدتين ثم سلم فقام كل واحد منهم فركع لنفسه
وسجد سجدتين شعیب سے روایت ہے میں نے زہری سے پوچھا کیا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خوف
پڑھی ہے زہری نے کہا مجھکو خبر دی سالم نے کہ عبداللہ بن عمر نے کہا ہم حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ جہ
کے لیے ملک نجد کیطرف نکلے تو ہمارا اور دشمن کا مقابلہ ہوا تو ہمنے انکے واسطے صف باندھی **ف** کہا حافظ نے آگے
بیان غزوہ نجد کا غزوہ ذات الرقاع پر گفتگو کرنیکے وقت کتاب المغازی میں انشاء اللہ تعالیٰ **ف** حضرت صلی اللہ
وآلہ وسلم ہمکو نماز پڑھانیکے لیے کھڑے ہوئے (اور فوج دو حصہ ہوگئی) اور کھڑی ہوئی ایک جماعت آپکے ساتھ
جماعت دشمن کے مقابل ہوئی اور رکوع کیا آپنے ان لوگون کے ساتھ جو آپکے ساتھ تھے اور دو سجدے کیے
جو آپکے ساتھ کھڑی ہوئی تھی انکے ساتھ ایک رکعت پوری کی پھر یہ جماعت (حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
رکعت پڑھکر) اس جماعت کی جگہہ چلی گئی جنہون نے نماز نہین پڑھی تھی (اور دشمن کے مقابل کھڑی
جماعت آئی اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ کھڑی ہوئی پھر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
رکوع کیا اور دو سجدے کیے پھر سلام پھیرا اور فوج مین سے ہر ایک طائفہ نے اپنی اپنی ایک رکعت
حافظ نے کہا ابن عمر رضہ سے اس مجملہ مین طرق مختلف ہین مین اور اس حدیث کا ظاہر
ایک ایک رکعت ایک حالت مین پڑھی پر راجح قول یہ ہے کہ انہون نے
کی ہوگی تاکہ حراست جو مطلوب ہوتی ہے فوت نہ ہو اور امام کا تنہا ہونا
مسعود رضہ کی حدیث جسکو ابو داؤد نے روایت کیا اور
پھیرا اور کھڑی ہوئی دوسری جماعت اور انہون نے اپنے لیے ایک رکعت
اور جو دشمن کے مقابل کھڑے تھے وہ انکی جگہہ مین آگئے اور انہون نے

حدیث کا ظاہر یہ ہے کہ دوسری جماعت کی نماز مین تو کچھ فرق واقع نہین ہوا بلکہ دونو رکعتین انھون
نے پہلی جماعت کی نماز مین فرق واقع ہوا اسلیے کہ انہون نے ایک رکعت پہلے پڑہی اور دوسری رکعت بہت
سے فرق واقع ہوا ہے راقمی مین کہ ابن عمر رضہ سے اسحدیث مین ہے کہ دوسری جماعت بھی حضرت صلی اللہ علیہ
کے ساتھ ایک رکعت پڑہکر دشمن کے مقابل ہوگئی اور پہلی جماعت جنہون نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
ایک رکعت پہلے پڑہی تھی انہون نے آکر دوسری رکعت پوری کی پہر یہ دشمن کے مقابل چلے گئے اور دوسری جماعت
آکر پوری کی لیکن نہین واقف ہوئے ہم اس روایت کو کسی طریق سے اور اس کیفیت کو ساتھ حنفیہ نے اخذ کیا ہے اور
اس کیفیت کو جو عبداللہ بن مسعود کی حدیث مین مذکور ہے اختیار کیا ہے شہاب اور اوزاعی نے اور یہ سہل بن ابی حثمہ کی حدیث
کے موافق ہے جسکو امام مالک نے یحیی بن سعید سے روایت کیا اور طائفہ کے لفظ سے دلیل لی گئی ہے کہ عدد مین دونون جماعتون
کے مساوی ہونا شرط نہین ہے لیکن اتنا ضرور ہے کہ جماعت کی شمار اسقدر ہو جنکی چوکیداری پر اعتماد حاصل ہو جاوے
کیونکہ طائفہ کا اطلاق قلیل اور کثیر دونو پر آتا ہے یہانتک کہ طائفہ کا اطلاق واحد پر بھی آجاتا ہے اگر تین آدمی ہون اور ہمکو
دشمن کا خوف ہو تو جائز ہے کہ ایک شخص ایک شخص کو لیکر نماز پڑہے اور تیسرا دشمن کے ناکہ مین کھڑا ہوکر انکا پہرا دے جب دونو
نماز پڑہ لین تو پہرہ دیتا ہوا نماز پڑہ لے لیکن امام شافعی کا قول یہ ہے کہ ہر ایک جماعت کا تین آدمیون سے کم ہونا مکروہ ہے اسکا
ذکر کیا امام نووی نے صحیح مسلم کی شرح مین اور اسحدیث مین دلیل ہے کہ جماعت کا امر ایک معظم چیز ہے بلکہ جماعت کے
حق مین ترجیح دی گئی ہے اسلیے کہ آدمی ایسے بہت گناہون کا مرتکب ہو جاتا ہے جنکا نماز کے سوا کوئی کفارہ نہین
ہوتا اور وارد ہوئی ہین خوف کی نماز کی کیفیت مین بہت صفتین اور ترجیح دی ہے ابن عبدالبر نے اس کیفیت کو جو ابن عمر
کی حدیث مین وارد ہوئی ہے اسکے غیر پر اسلیے کہ بابا کی حدیث کی سند قوی ہے اور یہ حدیث اصول کے اس
قاعدہ کے موافق ہے کہ مقتدی نہ پہری کرے اپنی نماز امام کی نماز سے پہلے اور امام احمد رح سے مروی ہے کہ خوف کی
نماز مین جیسا سات حدیثین وارد ہوئی ہین پہر جس کیفیت اور جس طرح اور جس طور پر خوف کی نماز آدمی ادا کرے کافی
ہے اور جسکے مین امام احمد بن حنبل ابن ابی حثمہ کی حدیث کی ترجیح کیطرف جو انشاء اللہ تعالی کتاب المغازی مین آویگی اور ایسا
ترجیح دی سہل بن ابی حثمہ کی حدیث کو امام شافعی علیہ الرحمۃ نے اور امام اسحق نے کسی حدیث کو خوف کی نماز کی
حدیثون سے کسی حدیث پر ترجیح نہین دی اور طبری اور کئی ایک لوگون کا یہی قول ہے اور ابن منذر نے اسحدیث
کو جسکو طبری نے کیا طبری کی طرح کسی حدیث کو کسی حدیث پر ترجیح نہین دی اور اسی طرح ابن حبان نے کہا
کہ ہر ایک ان طریق اور بیان کیا ابن حزم نے کہا خوف کی نماز چودہ طریق سے ثابت ہے اور ان کو

اسنے بیان کیا ایک مستقل رسالے مین اور ابن العربی نے کہا اسباب [illegible]
توصیح مین اور انکو بیان نہین کیا اور اسی طرح کہا امام نووی نے مسلم کی شرح مین [illegible]
روایتون کو ہمارے شیخ حافظ ابو الفضل نے ترمذی کی شرح مین اور زیادہ کیا ہے ایک اور [illegible]
ہوئی لیکن اکثر طریقے ایک دوسرے مین داخل ہو سکتے ہین کہا امام ابن القیم نے اپنی کتاب [illegible]
تو یہی چھہ یا سات صورتین ہین اور جنہون نے چودہ یا سولہ یا سترہ طور سے بتلایا ہے تو اختلاف [illegible]
ہے جب راوی نے کسی حدیث مین کچھہ ذرہ سا اختلاف کیا انہون نے اسکو ایک وجہ قرار دیدیا ہے اور اسی [illegible]
اسی طرف اشارہ کیا ہمارے استاد نے ترمذی کی شرح مین اپنے اس قول کے ساتھہ کہ اکثر طریق ایک دوسرے [illegible]
ہو سکتے ہین اور ابن القصار مالکی نے حکایت کی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خوف کی نماز دس بار پڑہی اور [illegible]
نے کہا چودہ بار پڑہی ہے اور خطابی نے کہا خوف کی نماز کو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مختلف اوقات مین [illegible]
طور پر ادا کیا ہے تو جسجگہ کوئی طور ان اطوار مین سے مناسب ہو اور جسمین زیادہ احتیاط پائی جاوے اور دشمن سے [illegible]
اچھی طرح اس صورت مین بچاؤ ہو سکے اسکو اختیار کرنا چاہیے اور خوف کی نماز کا باوجود مختلف صورتون [illegible]
ہی سنے ہے انتہے اور فقہ کی کتابون مین خوف کی نماز کی بہت تفصیلین ہین جنکو بیان کی اس شرح [illegible]
نہین ہے واللہ المستعان انتہی ماقال الحافظ فی الفتح کہا قسطلانی نے ارشاد الساری مین اور [illegible]
کتاب المغازی مین وہ طریق بیان ہوگا جس سے معلوم ہوگا کہ وہ نماز جسکا اسحدیث مین مذکور ہے [illegible]
تھی اور باب کی حدیث کے ظاہر سے معلوم ہوتا ہے کہ لوگون نے نماز کو ایک ہی حالت مین ادا کیا اور [illegible]
ہے کہ ایک دوسرے کے پیچھے انہون نے باقیماندہ نماز کو پورا کیا ہو ورنہ لازم آتا ہے کہ حراست [illegible]
نہ رہے اور اختیار کیا ہے اسصورت کو حنفیہ نے اور خوف کی نماز کی کیفیت مین حنفیہ نے کہا [illegible]
امام انتظار کرے دوسری جماعت کا تاکہ اسکے ساتھہ سلام پھیرے جیسے یہ امر ثابت ہے [illegible]
مین جسکو امام مسلم نے روایت کیا ہے اس صحابی سے جو خوف کی نماز مین حضرت صلی اللہ [illegible]
حاضر تھے غزوہ ذات الرقاع مین کہ ایک جماعت نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھہ [illegible]
جماعت دشمن کے سامنے ہی تو آپنے اُن لوگون کو جو آپ کے ساتھہ تھے [illegible]
دوسری رکعت کے لیے اُٹھے تو کھڑے رہے اور اس جماعت نے اپنی نماز پوری [illegible]
مقابل چلے گئے اور دوسری جماعت جو دشمن کے مقابل تھی [illegible]

[illegible] رکعت بھی پڑھ لی جو اسسے فوت ہوئی تھا
[illegible] امام مالک نے خوف کی نماز مین یہ حدیث بہت عمدہ ہے اُن حدیثون
[illegible] یہ حدیث مالکیہ کی دلیل ہے مگر راوی کا قول ثُمَّ ثَبَتَ جالسًا اور شافعیہ نے اس
[illegible] کیا ہے کہ یہ کیفیت دوسری کیفیتون کے اسقدر مخالف نہین ہے جسقدر وہ ایک دوسری
[illegible] دوسرا مین زیادہ احتیاط ہے اسلیے کہ اس مین دونو جماعتون پر آسانی ہے اور امام کو جائز
[illegible] ایک بار جماعت کے ساتھ اور دوسری بار دوسری جماعت کے ساتھ اور دوسری بار کی نماز امام
[illegible] اور اس کیفیت کے ساتھ اپنی بطن نخل مین خوف کی نماز پڑھی اسکو شیخین نے روایت کیا الی آخر
[illegible] حدیث کو مؤلف رح نے کتاب المغازی مین بھی اور مسلم اور ابو داؤد اور نسائی اور ترمذی نے

بابُ

[illegible] کو رُکبانًا پیادہ اور سواری کی حالت مین نماز پڑھنے کا بیان **ف** حافظ نے کہا غرض
[illegible] الرحمۃ کی یہ ہے کہ نماز ساقط نہین ہوتی اسوقت بھی جب آدمی لڑائی کے وقت سواری سے اتر
[illegible] وقت سے پیچھے ہو سکتی ہے بلکہ جسطرح ہو سکے پڑھی جاوے (ف) مثلاً اگر دشمن کے مقابلے مین گھوڑے
[illegible] جماعت سے نماز پڑھنے کی فرصت نہ ملی تو ہر شخص تنہا اپنی اپنی نماز پڑھے اور رکوع اور سجود اشارہ سے
[illegible] منہ قبلے کیطرف ہو خواہ کسی اور طرف راجلٌ فَاَئِدٌ کہا امام بخاری علیہ الرحمۃ نے کہ رجل کے معنے کہ
[illegible] کے ہین یعنے رجالًا جو اس آیت مین مذکور ہوا ہے رجل کی جمع ہے اور چلنے والے پر بھی اسکا اطلاق آتا ہے
[illegible] ہے موصول جس مین اللہ کے اس قول یَاْتُوْکَ رِجَالًا مین اور طبری کی تفسیر مین واقع ہوا ہے صحیح سند
[illegible] فَاِنْ خِفْتُمْ فَرِجَالًا اَوْ رُکْبَانًا کی تفسیر مین کہ جب خوف کیحالت ہو تو آدمی جسطرح ہو سکے نماز
[illegible] سواری پر

حدثنا سَعِیْدُ بْنُ یَحْیٰی بْنِ سَعِیْدِ الْقُرَشِیُّ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ قَالَ حَدَّثَنَا
[illegible] عَنْ عُقْبَۃَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ نَحْوًا مِنْ قَوْلِ مُجَاھِدٍ اِذَا اخْتَلَطُوْا قِیَامًا وَزَادَ ابْنُ عُمَرَ
[illegible] وَاِنْ کَانُوْا اَکْثَرَ مِنْ ذٰلِکَ فَلْیُصَلُّوْا قِیَامًا وَرُکْبَانًا نافع ابن عمر کے غلام آزاد
[illegible] کے قول کیطرح مروی ہے کہ جب مسلمانون اور کافرون کا مقابلہ ہو تو ہر
[illegible] پیادہ پیدل اور سوار سواری پر اور ابن عمر نے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اتنا
[illegible] زیادہ ہون اور کھڑے ہو کر نماز پڑھنے کی طاقت نہ ہو تو چاہیے کہ نماز پڑھین سوار
[illegible] منہ ہو کسی اور کیطرف غرض ثابت کرتا ہے کہ جب سخت خوف ہو اور

Marfat.com

دشمن بہت ہون اور اسوجہ سے فوج کے دو حصے کرنے پڑے تو بھی
ہوتی اور قضا کرنی جائز نہین بلکہ جسطرح ہوسکے ادا کرے اور اگر کچھ
اگر رکوع اور سجود کی فرصت بھی نہ ملے تو اشارہ سے نماز پڑھے اور رکوع سے
سے زیادہ ایسی تنگی کیحالت مین تمام سب کا مدار درست ہین جمہور علماء کا یہی
ہونیکا خوف نہو تب تک ایسا نہ کرے اور معلوم ہوتا ہے کہ ابن عمر رضہ سے
اسلیے کہ ابن عمر رضہ کے قول اور مرفوع حدیث کے معنے مین کوئی مخالفت نہین ہے اسی طرح اگر
جیسے شیر اور سانپ وغیرہ یا جل جانیکا خوف ہو یا مال پر چور دن کا خوف ہو تو ان سب صورتون مین
جائز ہے (ف) اور اسحدیث کو نکالا مسلم اور نسائی نے بھی واللہ اعلم **باب** یُحْرَسُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا
الْخَوْفِ خوف کی نماز مین بعض بعض کی نگہبانی اور حفاظت کرین **ف** اسکی ایک صورت تو یہ ہے جو اوپر ابن عمر کی حدیث
چکی لیکن ابن بطال نے کہا اسکی صورت اس صورت کی مخالف ہی جو ابن عمر کی حدیث مین گذری اور وہ یہ ہے کہ ساری فوج یکبار
ساتھ نیت کرکے کھڑی ہوجاوے اور پہلی رکعت مین امام ایک جماعت کے ساتھ رکوع سجود کرے اور دوسری جماعت انکی حفاظ
حراست کے واسطے کھڑی رہے اور دوسری رکعت مین امام دوسری جماعت کے ساتھ رکوع سجود کرے اور پہلی جماعت
کے واسطے کھڑی رہے ابن بطال نے کہا یہ صورت اسی وقت کے ساتھ خاص ہے جبکہ دشمن قبلے کے سامنے
قبلہ کیطرف نہ ہو تو خواہ مخواہ منہ قبلے سے اور طرف پھیرنا پڑے گا اور باب کی حدیث اسصورت کے ہوا
دشمن قبلے کیطرف ہو اگر کوئی کہے کہ یہ صورت قرآن کے مخالف ہی تو اسکا جواب طحاوی نے دیا
قرآن مین اس صورت کا بیان ہو جسمین دشمن قبلے کیطرف نہو واللہ اعلم انتہے قال الحافظ فی الفتح حدثنا
ثُمَّ یَمِیْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ عَنِ الزُّبَیْدِیِّ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ عُبَیْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ
عَبَّاسٍ قَالَ قَامَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَقَامَ النَّاسُ مَعَهٗ فَكَبَّرَ وَكَبَّرُوْا وَمَعَهٗ
ثُمَّ سَجَدَ وَسَجَدُوْا مَعَهٗ ثُمَّ قَامَ لِلثَّانِیَةِ فَقَامَ الَّذِیْنَ سَجَدُوْا وَحَرَسُوْا
الْاُخْرٰی فَرَكَعُوْا وَسَجَدُوْا مَعَهٗ وَالنَّاسُ كُلُّهُمْ فِیْ صَلٰوةٍ وَلٰكِنْ
سے روایت ہی کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز کے واسطے کھڑے ہوے
مین ایک جماعت آپکے پیچھے اور دوسری جماعت اس طرف ہوئی اور آپنے
تکبیر کہی اور آپنے رکوع کیا تو ان مین سے ایک جماعت آپکے ساتھ رکوع

Marfat.com

اور دوسری جماعت ایکی اون لوگون کی حفاظت و حراست کے لیے کھڑی رہی جنہون نے آپکے ساتھ رکوع
پھر آپ دوسری رکعت پڑھنے کو کھڑے ہوئے اور جنہون نے آپکے ساتھ پہلی رکعت مین رکوع سجود کیا وہ دشمن
کھڑے ہوئے اور اپنے بھائیون کی نگہبانی کرنے لگے اور دوسرے لوگ آئے (جنہون نے آپکے ساتھ پہلی رکعت
نہین کیا تھا) اور انہون نے رکوع سجود آپکے ساتھ کیا اور سب لوگ نماز مین رہے پر بعض بعض کی
حفاظ نے کہا زہری کی اس روایت مین یہ نہین مذکور ہوا کہ ان مین سے ہر ایک نے دوسری
نہین پڑہی اور روایت کیا اسکو نسائی نے ابوبکر بن جہم کے طریق سے اسنے اپنے شیخ عبید اللہ بن عبد اللہ سے
اور زیادہ کیا اس حدیث کے آخر مین کہ انہون نے دوسری رکعت کو پورا نہین کیا تو اس روایت مین صراحت ہے کہ
حفاظ نے ایک رکعت پر ہی اقتصار کیا اور دوسری رکعت نہین پڑہی اور اسباب مین مروی ہے حذیفہ اور
سے ابوداؤد اور نسائی اور ابن حبان کے پاس اور جابر رضہ سے نسائی کے پاس اور اسکی شاہد ہے وہ حدیث کو روایت کیا
داؤد اور نسائی نے مجاہد کے طریق سے اسنے ابن عباس رضہ سے کہ خدا نے نماز کو پیغمبر صہ کی زبان پر فرض
پر دو رکعتین اور سفر مین دو رکعتین اور خوف مین ایک رکعت تو اس حدیث سے معلوم ہوا کہ خوف کی نماز فقط
ایک رکعت ہے اب اگر کوئی شخص خوف کی حالت مین ایک ہی رکعت پر اکتفا کرے تو جائز ہے اور اسی کی قائل ہین
فرقہ اور انکے تابعدار اور یہی مذہب ہے ابوہریرہ اور ابوموسی اشعری اور بہت تابعین کا اور ان مین سے
اس صورت کو مقید کیا ہے شدۃ خوف کے ساتھ اور اسی آویگا انکے بعض سے سخت خوف کی حالت مین
نہین ہے آسان طریق اور جمہور علما ایک رکعت کو خوف کی نماز مین کافی نہین سمجھتے دو رکعتین پڑہنے
کہتے ہین خوف کی نماز کی تعداد مین قصر نہین اسکی شکل اور صورت مین قصر ہے اور غرض
کی نماز دو رکعتین ہی پڑہے ایک رکعت نہ پڑہی پر انکے رکوع سجود مین قصر کرے یعنے اشارے
جمہور علما مجاہد کی اس روایت کی یہ تاویل کرتے ہین کہ مراد اس سے یہ ہے کہ امام کے ساتھ ایک
رکعت کی نفی نہین اور نیز حکم بقضوا کا معنے جو سابق حدیث مین واقع ہوا ہے وہ یہ کرتے
نماز کو قضا نہین کیا واللہ اعلم **فائدہ** کسی حدیث مین ان حدیثون سے جو خوف کی
نماز مغرب کی نماز کی کیفیت کا تعرض نہین ہے اور یہ تو اتفاقی بات ہے کہ مغرب کی نماز
اسکی اختلاف ہے کہ آیا پہلے دو رکعتین پڑہ لے اور پھر تیسری رکعت کو علیحدہ پڑہے یا
نسائی نے بھی صلوۃ مین نکالا (ق) **باب** الصلوۃ عند مناھضۃ

الحصون ولقاء العدو جب دشمن سے مقابلہ ہو اور قلعون
کی نماز پڑھے یا فتح ہونے تک نماز مین تاخیر کرے ف اسی لیے
اسلیے خاص کیا کہ اسحالت مین امید اور خوف دونون جمع ہوتے ہین
امید ظفر کی حاصل ہونیکی ساتھ تاخیر کے معاف ہو جانیکا
کے نزدیک جو خوف کی نماز کا قائل ہے وقال الاوزاعی ان کان
ایماء کل امرئ لنفسہ اور امام اوزاعی نے کہا اگر فتح تیار ہو اور نماز پڑھنے
بجانہ لاسکین) تو اشارے سے نماز پڑھین ہر ایک آدمی (اکیلا اکیلا) ف
مسلم سے کتاب السیر مین فان لم یقدروا علی الایماء اخروا الصلوۃ
فیصلوا رکعتین فان لم یقدروا صلوا رکعۃ وسجدتین فان لم یقدروا
ویؤخروھا حتی یامنوا وبہ قال مکحول اگر اشارہ کے ساتھ نماز پڑھنے کی بھی فرصت نہ ملے
یہانتک کہ لڑائی کھل جاوے یا بیخوف ہو جاوین تو دو رکعتین پڑھین اور اگر دو رکعت پڑھنے کی بھی طاقت نہ ہو
اور نہ اشارے سے) تو فقط ایک رکعت پڑھ لیوین اور دو سجدے کرین ف اسمین اشکال جسکے
پڑھنا کچھ مشکل نہین جیسا آدمی عقل والا ہو مگر دہشت کے وقت کہ دماغ ہوش اڑجاتے ہین اور
رشید نے جو شخص لڑائی مین حاضر ہوا کرتا ہے وہ پہچان لیتا ہے کہ اشارہ سے نماز
بطال نے کہا اشارہ کے ساتھ فرصت پانے کی یہ صورت ہے کہ دشمن نہین کر سکتا
مشغول ہونیکے سانہ اور یہ بھی احتمال ہے کہ اوزاعی کے نزدیک اشارہ مین بھی قبلہ کیطرف منہ کرنا فرض ہو گا
ہوگا ف اور اگر ایک رکعت پڑھنے کی بھی فرصت نہ ملے تو ہر انکو فقط اللہ اکبر
کرین یہانتک کہ بے خوف ہو جاوین ف اسمین اس شخص کے خلاف
جیسے سفیان ثوری ابن ابی شیبہ نے عطاء اور سعید بن جبیر اور ابو العالیہ بصری سے
جو کہتے ہین جب مسلمانون اور کافرونکا مقابلہ ہو اور نماز کا وقت آجاوے
واللہ اکبر کہہ لیوین اور یہ انکی نماز کے قائم مقام ہو جاتا ہے اور
حکم سے مروی ہے کہ جب دشمن پیچھے پڑے ہون یا دشمن سے بھاگتے ہون تو ایما
کافی ہو جاتا ہے بلکہ اگر ایک تکبیر بھی ممکن ہو تو ایک تکبیر

آپکے دونون ہاتھون کی ہتھیلیان اور

مسعود سے کہ رسول اللہ صلی

رضی اللہ تعالی عنہ نے اور ابن مسعود کی روایت

ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے بھی ثابت

کا ثابت ہونا بھی اسکو ترجیح دے رہا ہے اور یہ اسلیے کہ دونو

مین ہر جملہ مستقل ثنا ہوگی بخلاف اس صورت کے راوی کو

ہونگے اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے تشہد مین ثنا کا

دوسرے تشہد مین وا و مقدر ہے اور اسکو اسلیے بھی ترجیح ہے کہ

کہ وہ تو مجرد حکایت ہے امام احمد نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ سے

نے اسکو تشہد سکھایا اور حکم کیا کہ اسکو لوگون کو سکھادی اور یہ

بھی اسکی مزیت پر دلیل ہے اور امام شافعی رح نے فرمایا ابن عباس رضی

کے بارہ مین مختلف حدیثین ملی ہین لیکن تشہد جو ابن عباس رضی اللہ تعالی

سے پیارا معلوم ہوتا ہے اور یہ اسلیے کہ الفاظ دونون سے

ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما کے تشہد کو پسند کرنے کا سبب تو

تشہدون سے وسیع سمجھتا ہون اور اسکے الفاظ پر

اسکو لیا ہے اور مین اسکے غیر کے لینے والے کو جو صحیح

کو اسلیے ترجیح دی ہے کہ یہ تشہد الفاظ قرآن

مبارکا طیبہ" اور جسنے اسکو اسلیے ترجیح دی ہے کہ ابن عباس

وہ خوب یاد رکھتے ہونگے اسکو جو روایت کرین یا اسلیے کہ

نے تشہد کو روایت کیا یا اسلیے کہ ابن عباس رضی

اسناد کون سی اور یہ بھی ایک ترجیح کی وجہ ہے

لفظ مبارکات کی زیادتی جو ابن عباس رضی

ہے کہ انہون نے

Marfat.com

کافی ہے اور اسحٰق بن راہویہ کا یہ قول ہے کہ مسابقت کے وقت ایک رکعت
اشارہ سے کرنا ہی) کافی ہے اور اگر ایک
کہنا کافی ہے ت محول کا بھی یہی قول ہے ف کہا کہ کافی
ہے کہ قرأت کی کافی ہو اور احتمال ہے کہ بخاری کی تعلیق ہو نہیں اور موصول کیا اسکو سعید بن منصور نے اپنی تفسیر میں بخاری سے اوزاعی کی طریق سے
لفظ کے ساتھ کہ جب لوگ امن میں پر نماز پڑھنے کی طاقت نہ رکھتے ہوں تو سواریوں کی پیٹھوں پر دو دو رکعتیں پڑھ
رکعت پڑھنے کی فرصت نہ ہو تو ایک رکعت پڑھیں اور دو سجدے کریں اگر اسپر بھی طاقت نہ رکھیں تو نماز کی تاخیر
کرنے والے ہوجاویں پھر زمین پر نماز پڑھیں **تنبیہ** ابن رشید نے ذکر کیا کہ بخاری نے جو اوزاعی کی
بیان کیا ہے تو اسمیں تشویش سی ہے اور یہ اسلیے کہ اسنے ایما کو ایماء پر قادر نہ ہونیکے ساتھ مشروط کیا اور تاخیر
طاقت نہ رکھنے کے ساتھ اور غایت تاخیر کو لڑائی کا کہلنا قرار دیا پھر کہا اَوْ یَأْمَنُوْا فَیُصَلُّوْا رَکْعَتَیْنِ تو امن
کے کہلنے کو قسیم ٹھیرایا لڑائی کہلنے کے ساتھ امن حاصل ہوجاتا ہے تو پھر امن کیسے انحتاف کا قسیم ہوسکتا ہے
جواب یہ ہے کہ لڑائی کبھی کہل جاتی ہے لیکن امن حاصل نہیں ہوتا اس خیال سے کہ دشمن پھر لوٹ کر حملہ نہ
اسے زیادہ قوت اور مدد کے پہنچنے کے ساتھ حاصل ہوجاتا ہے اور لڑائی نہیں کہلتی تو اس صورت میں امن لڑائی
کے قسیم ہیں اور دونوں میں جو حاصل ہوگا اسمیں دو رکعتیں پڑھی جاوینگی اور اسکا قول فَاِنْ لَمْ یَقْدِرُوْا اسکے
رکعت پڑھنے پر قادر نہ ہوں فعل کے ساتھ یا ایما کے ساتھ تو ایک رکعت پڑھیں اور یہ ابتدار کلام سے
واللہ اعلم) وَقَالَ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ حَضَرْتُ مُنَاهَضَةَ حِصْنٍ تُسْتَرَ عِنْدَ اِضَاءَةِ الْفَجْرِ
الْقِتَالِ فَلَمْ يَقْدِرُوْا عَلَى الصَّلٰوةِ فَلَمْ نُصَلِّ اِلَّا بَعْدَ ارْتِفَاعِ النَّهَارِ فَصَلَّيْنَاهَا
نَحْنُ مَعَهُمْ وَنَحْنُ لَنَا قَالَ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ وَمَا تَسُرُّنِيْ بِتِلْكَ الصَّلٰوةِ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا اور کہا
ف تستر اہواز کے شہروں میں سے ایک شہر ہے
میں بیچ سنہ بیس فتح ہوا حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت میں اور اس تعلیق کو موصول
کے طریق سے ہشیم انس سے اور بیان کیا اسکو خلیفہ نے اپنی تاریخ میں اور عمر بن شبہ
انہوں نے قتادہ سے اور عمر کے لفظ یہ ہیں کہ قتادہ پوچھا گیا جب لڑائی
کہ نماز پڑھی جاوے تو اسنے کہا حدیث بیان کی مجھ سے انس بن مالک نے
اور آویگا

اشارہ اسکی کیفیت کیطرف انشاء اللہ تعالیٰ آخر جہاد میں

نہ ہوئی مگر دن چڑھے ف احتمال ہے کہ وہ سوار ان سے اتر سکتے ہوں

ہے جو اوزاعی سے گذرا اور اصیلی نے جزم کیا کہ اسکا سبب ہو

پھر ہمنے صبح کی نماز پڑھی اور ہم ابو موسے اشعری کے ساتھ

نے نہین خوش آتا مجھکو یہ کہ اس نماز کے بدلے مجھکو دنیا اور جو کچھ دنیا مین ہے

ہے جو انہون نے قضا کر کے سورج چڑھے پڑھی اور اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ

ہوئی مگر اس عبادت مین جو انکے نزدیک اس سے ضروری تھی پھر اس عبادت کا تدارک کیا جو

قضا کیا اور یہ ایسا ہی ہے جیسے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا

اور پھر سورج نکل آیا) اگر چڑھے گا تو ہمکو غافل نہ پاویگا اور بعض نے کہا اس نے نماز کے فوت ہونے

اور کہا ہے کہ اگر یہی نماز اپنے وقت پر پڑھی جاتی تو دنیا و ما فیہا سے میری نزدیک بہتر ہوتا

اس مسئلے کے ساتھ زین بن منیر نے اور کہا کہ انس بن مالک کا یہ قول کہ ہا ہے کہ انس ابو موسے کی

اور انس سے نسیال کرتے تھے کہ نماز کو اپنے وقت مین ادا کیا جاتا اگرچہ فجر فوت ہو جاتی اور انس کا یہ قول حضرت

آلہ وسلم کی اس حدیث کے موافق ہے کہ آپ نے فرمایا فجر کی دو رکعتین دنیا و ما فیہا سے بہتر ہین

کی موافقت کی ہے ورنہ انس کا قصہ فرض نماز مین ہے اور حدیث نافلہ مین ہے اور زین بن منیر نے

ابو موسے کے اجتہاد مذکور مین مخالف تھا تو یہ مخدوش ہے اسلیے اگر ایسا ہوتا تو انس کے

کے ساتھ پڑھنے تو موافقت کی ابو موسی اور ان لوگون کی جو کہ کے ساتھ تھے پھر کیونکر مخالف ہوتے

یحیی قال حدثنا وکیع عن علی بن المبارک عن یحیی ابی ابیہ کثیر عن ابن سلمہ

قال جاء عمر یوم الخندق فجعل یسب کفار قریش ویقول یا رسول اللہ ما کدت

الشمس ان تغیب فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم وانا ما صلیتھا

وصلی العصر بعد ما غابت الشمس ثم صلی المغرب بعدھا

عمر رضہ خندق کے دن اور کفار قریش کو گالیان دینے لگے اور

عصر کی نماز نہین پڑھی یہانتک کے سورج ڈوب گیا

دل بہلانیکے لیے جب انہون عصر کی نماز مین دیر ہوئی

[illegible] کی طرف اتری اور وضو کیا اور عصر کی نماز پڑھی
[illegible] کے بعد مغرب کی نماز پڑھی **ف** حافظ نے کہا یہ حدیث مواقیت کے آخر میں گذر چکی اب اسمیں
[illegible] رحمۃ اللہ علیہ کا یہ بیان نے خندق کے دن نماز میں کیوں تاخیر کی آیا بھول گئے یا عمداً یہ کام کیا دوسری
[illegible] کہ آیا لڑائی میں مشغول ہونیکی وجہ سے نماز میں دیر کی یا وضو کرنا ممکن نہ تھا یا ابھی خوف کی آیت
[illegible] کہ آپ مشغول ہونیکی وجہ سے نماز میں دیر کی مائل ہوا ہے بخاری علیہ الرحمۃ اس مقام میں اور اسی پر آثار کی
[illegible] کے لیے ترجمہ منعقد کیا شروط مذکورہ کے ساتھ اور اسی کے ساتھ مطابقت ہے ترجمہ کی دوسری خبر کی
[illegible] نے نماز میں دیر کرنے کی دوسری وجہ قرار دی ہے اور کہا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وضو کے
[illegible] کے لیے نماز میں دیر کی کیونکہ انکے نزدیک لڑائی میں بہت مشغول ہونیکے ساتھ نماز باطل نہیں ہوتی
[illegible] کی مشروعیت ہوا اور شافعیہ نے نماز میں دیر کرنے کی تیسری وجہ قرار دی ہے اور کہا ہے کہ یہ واقعہ خوف کی آیت کے
[illegible] سے پہلے کا ہے بلکہ بعض شافعیہ نے اسکے الٹ کیا ہے اور دعوے کیا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
[illegible] میں جو نماز میں دیر کی اس سے معلوم ہوتا ہے کہ خوف کی نماز منسوخ ہے ابن القصار نے کہا اور یہ شافعیہ میں
[illegible] شخص کا قول ہے جو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سنن کا آگاہ نہیں ہے اسلیے کہ خوف کی آیت خندق کے
[illegible] ہے پھر کیونکر اول حکم دوسرے حکم کو منسوخ کر سکتا ہے فاللہ المستعان **باب** صَلٰوۃِ الطَّالِبِ وَ
[illegible] وَھُوَ مُوَلِّیًا وَاِیْمَاءً ۱۲ جو شخص دشمن کے پیچھے جا رہا ہو اور جسکے پیچھے دشمن آ رہا ہو اسکی نماز کا بیان سواری پر اور اشارہ سے **ف**
[illegible] نے کہا اکثر اہل علم کا مذہب یہ ہے کہ مطلوب (یعنے جسکے پیچھے پیچھے دشمن ہو) اپنی سواری پر اشارہ کے
[illegible] پڑھے اور اگر طالب (یعنے دشمن کے پیچھے جانے والا) ہو وہ تلے اتر کر نماز پڑھے امام شافعی نے کہا مگر اسصورت
[illegible] بھی سواری پر ہی نماز پڑھے جب اسکو اپنے یاروں سے پیچھے رہجانیکا ڈر ہو اور خوف ہو کہ دشمن پیچھے
[illegible] کی یہ وجہ ہے کہ مطلوب (جسکے پیچھے دشمن ہے) وہ بہت خوف میں ہے بخلاف طالب
[illegible] کے کہ اسکو تو صرف اتنا خوف ہوتا ہے کہ دشمن قابو نہ آوے گا اور ابن منذر کی
[illegible] اوزاعی کی کلام کے ساتھ اسلیے کہ اسنے اسکو مقید کیا ہے دشمن کے خوف ہونے کے خوف
[illegible] سے جدا نہیں کیا اور یہی مذہب ہے ابن حبیب مالکی کا اور ابو اسحق فزاری نے اپنی
[illegible] میں کہا جب طالب خوف کرے نماز کے فوت ہوجانیکا جب وہ سواریوں پر ہو
[illegible] سواریوں کے منہ کسی طرف ہوں وقال الولید وذکرت

للاوزاعی صلوۃ شرحبیل بن السمط واصحابہ علی ظہر الدابۃ [illegible]
الفوت واحتجۃ الولید بقول النبی صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]

مسلم قرشی نے جو بنی امیہ سے تھا مجھے بیان کی ابو زاعی (عبدالرحمن بن عمرو) کے آگے شرحبیل بن سمط
نماز سواریوں کے پیٹھوں پر تو انہوں نے کہا ہمارے نزدیک بھی یہی حکم ہے جب نماز کے فوت ہو جانے کا خوف ہو
دلیل لی اسپر (اور اوزاعی کے مذہب کو تقویت دی) حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس قول سے کہ جس
شخص عصر کی نماز نہ پڑھے مگر بنی قریظہ میں جا کر ف حافظ نے کہا اسی طرح بیان کیا اسکو ابو معشر نے
السیر میں اور روایت کیا اسکو طبری اور ابن عبدالبر نے دوسرے طریق سے اوزاعی سے کہا شرحبیل بن سمط
ساتھیوں کو فرمایا صبح کی نماز پڑھو مگر سواریوں پر تو اشتر یعنی نخعی نے زمین پر اتر کر نماز پڑھی شرحبیل نے
کہا اسنے خلاف کیا اللہ اسکے ساتھ مخالفت کرے اور اسکو ابن ابی شیبہ نے رجاء بن حیوہ کے طریق سے
کہا ثابت بن سمط ایک ڈر کے مقام میں تھے تو نماز کا وقت آ گیا پھر انہوں نے سواریوں پر نماز پڑھی اور اشتر نے
نے زمین پر اتر کر نماز پڑھی تو انہوں نے فرمایا اسنے خلاف کیا اسکے ساتھ مخالفت کیا وہ سے تو نماز ثابت
اس لڑائی میں اپنے بھائی شرحبیل بن سمط کے ساتھ ہونگے اور یہ شرحبیل وہی شخص ہے جسے
اسپر امیر ہوا اور اسکے صحابی ہونے میں لوگوں کا اختلاف ہے اور شرحبیل کی بخاری نے اس مقام کے سوا
حدیث نہیں ہے ابن بطال نے کہا اگر حدیث کسی طریق میں سے ثابت ہو جاوے کہ جس صحابہ نے
پڑھی تھی انہوں نے سواریوں پر ہی نماز پڑھی تھی تو پھر استدلال خوب تھا اگر ایسا ثابت نہ ہو تو پھر حدیث
کے ساتھ ہے کہ جیسا ان لوگوں کے لیے نماز کا اپنے مقرر وقت سے پیچھے کرنا جائز ہو گیا اسی طرح طالب کو بھی
انتقال کا ایماء کے ساتھ بجالانا جائز ہے ابن منیر نے کہا اور بہت ظاہر میرے نزدیک استدلال کی وجہ
استعجال جسکے ساتھ صحابہ پا مور تھے وہ صلاۃ نماز کے چھوڑ دینے کا مقتضی نہیں جیسے صحابہ
نہیں پڑھی یہانتک کہ بنی قریظہ میں پہونچ گئے یا اسبات کا مقتضی نہیں کہ نماز کو مؤخر کریں
جیسے دوسرے لوگوں نے کیا کیونکہ سواریوں پر سے اترنا بیٹھنے میں کوشش کرنے کی
کر نماز پڑھی انہوں نے اترنا معصیت سمجھا اسلیے کہ اسکے ساتھ
انہوں نے کی تو معارض کے وجود کے لیے اور جنہوں نے
نماز دونوں دلیلوں پر عمل کیا اور سواریوں پر نماز پڑھ لی اگر

...ہے اسکے اثر کے مخالف ہے اور ایسا صحابہ کے حق مین گمان کرنا نہ چاہیے اسلیے کہ اسمین حضرت صلی
...کی مخالفت ہے انتہی الی آخر ما قال الحافظ نے الفتح قسطلانی نے ارشاد الساری مین کہا
...وقت مین ادا کرنا اشارہ کے ساتھ یا جسطرح ممکن ہو اسکی تاخیر سے بہتر ہے یہانتک کہ اسکا وقت نکل
...داؤد نے باب ما جاز فی صلوۃ الطالب مین عبداللہ بن انیس رض کی حدیث کو نکالا جب حضرت صلی اللہ
...سے عبداللہ بن انیس کو سفیان کے گرفتار کرنیکے لیے بھیجا جو بنی ہذیل مین سے تھا عبداللہ بن انیس
...سفیان اہل کو دیکھا اور عصر کی نماز کا وقت بھی آگیا تو مینے نماز کے فوت ہوجانیکا خوف کیا تو
...ہتا اور نماز پڑھے جاتا تھا اور اسکا اسناد اچھا ہے (ق) **حدثنا** عبید اللہ بن محمد بن
...حدثنا جویریۃ عن نافع عن ابن عمر قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لنا لما رجع من
...صلین احد العصر الا فی بنی قریظۃ فادرک بعضہم العصر فی الطریق وقال بعضہم
...نا فیہا وقال بعضہم بل نصلی لم یرد منا ذلک فذکر ذلک للنبی صلی اللہ علیہ وسلم
...ابن عمر رض سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمکو فرمایا جب آپ احزاب خندق
...سے لوٹے حضرت کہ چوتھے دن مسلمانون نے ہتھیار رکھدیے اور جبرئیل علیہ السلام نے آپکو کہا ابھی
...ون نے ہتھیار نہین رکھے اور اللہ حکم کرتا ہے آپ کو کہ آپ چلین بنی قریظہ کیطرف) تم مین سے کوئی
...کی نماز نہ پڑھے مگر بنی قریظہ مین جاکر **ف** بنی قریظہ یہود کی ایک جماعت ہے **ت** تو انکو پالیا عصر کی
...مین کہا بعض نے ہم تو نماز بنی قریظہ مین جاکر پڑھین گے **ف** آپکے ظاہر قول پر عمل کرکے کہ کوئی شخص تم
...عصر کی نماز نہ پڑھے مگر بنی قریظہ مین جاکر کیونکہ لشکر نے کو انہون نے گناہ قرار دیا اسلیے کہ جلدی جانیکے
...کیا تھا تو انہون نے اول وقت مین نماز پڑھنے کے عموم کو خاص کیا اسوقت کے ساتھ جب کوئی عذر موجود نہو
...عصر کی نماز کو اسکے ابتدا وقت مین نہ پڑھنے کے لیے انکا یہ عذر تھا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انکو
...کہ **ف** اور کہا بعض نے ہم تو نماز پڑھ لیتے ہین آپکی یہ غرض نہ تھی کہ کوئی شخص راستہ مین نماز
...انہون نے لفظ کا لحاظ کیا حدیث کے ظاہر لفظون کیطرف نظر نہین کی اور انہون نے سمجھا کہ حضرت
...کے قول لا یصلین احدکم العصر سے اسکا لازم مراد ہے اور وہ جلدی جانا ہے بنی قریظہ
...کو دیا گویا آپنے یون فرمایا بنی قریظہ مین جاکر نماز پڑھو مگر جب بنی قریظہ مین پہنچنے
...تو نماز پڑھ لو تو انہون نے دونو دلیلون پر عمل کیا نماز کے وجوب

Marfat.com

کی دلیل پر بھی اور جلدی جانیکے وجوب کی دلیل پر بھی تو انہون
ہے لیکن اعتراض ہوا ہے کہ انکا استدلال کے ساتھ
اور جواب دیا گیا ہے کہ یہ حکم عام ہے جو خاص کیا گیا ہے
تک مخصوص ہے اسکی ساتھ کہ نماز کے فوت کا ڈر نہ ہو اور انکا سوار ہونے
ہے کیونکہ اسبات کی صراحت نہیں ہے کہ وہ سوار یونہی سے نماز
کے قول کو مبالغہ پر حمل کیا اور امر کے بجالانے مین مبادرت کی لیکن نماز کے وقت کو
ہے کہ انہون سواریونپر سے اتر کر نماز پڑہی ہو اور اسمین کچھ امر کی بھی مخالفت نہین ہے اور یہ دعوے کہ
نماز پڑہی دلیل کا محتاج ہے اور نہیں یہ دعوے صریحًا اس قصہ کے کسی طریق مین نہین ہے کما
وآلہ وسلم کے آگے ہوا (کہ بعض نے ہم مین سے اسکو ظاہر قول پر عمل کرکے بنی قریظہ مین
لحاظ کرکے جب نماز کا وقت آیا راستہ ہی مین نماز پڑہ لی) تو آپنے (دونو جماعتون مین سے کسیکو
کی ف نہ نماز کے اول وقت کو چھوڑنے والون پر ظاہر نہی پر عمل کرکے اور نہ ان لوگون
کو مبالغہ پر محمول کیا کہا امام نووی نے اسحدیث مین ہر ایک مجتہد کی مصیب ہونے کی
نے اسکی تصریح نہین کی کہ دونون جماعتون نے درستی کی بلکہ آپ نے تو ملامت کو ترک کیا اور
ہے کہ مجتہد کو ملامت نہین کیجاتی (بلکہ مجتہد خطا کی حالت مین بھی ایک اجر کا مستحق ہوتا ہے جیسا کہ
حدیث مین موجود ہے) جب اجتہاد مین کوشش کرے (ق) حافظ نے کہا اسکی
بن محمد بن اسماء بخاری کی شیخ سے اسحدیث مین کہ یہ نماز ظہر کی تھی اور اس مین ہے کہ
کتاب المغازی مین آوے گا اور وہان ہم حدیث کے باقی الفاظ پر بھی انشاء اللہ تعالی
حدیث کو مسلم نے بھی بخاری کی طرح کتاب المغازی مین نکالا (ق) **باب** الصَّلٰوةِ عِنْدَ الْاِغَارَةِ وَالْحَرْبِ صبح کی نماز کو سویرے اندھیرے
کرنیکے وقت نماز پڑہنا ف حافظ نے کہا بیان کی مضاف محذوف
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صبح کی نماز اندھیرے منہ پڑہی پھر آپ
دوسرے طریق کے ساتھ گذر چکی اسکا ابتدا یہ ہے کہ حضرت صلے اللہ
تو اسوقت آپنے صبح کی نماز پڑہی الحدیث بطولہ اور دیکھا

... عبد العزیز بن صہیب و ثابت البنانی عن انس
... صلی اللہ علیہ وسلم صلی الصبح بغلس ثم رکب فقال اللہ اکبر خربت
... فساء صباح المنذرین فخرجوا یعدون فی السکک ویقولون
... فظہر علیہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقتل المقاتلۃ
... فصارت صفیۃ لدحیۃ الکلبی وصارت لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم
... فقال عبد العزیز لثابت یا ابا محمد انت سالت انسا مہرہا
... قال فبتہم انس بن مالک رض سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صبح کی نماز
... ہوئے اور جب خیبر پر نظر پڑی تو فرمایا اللہ اکبر خربت خیبر انا اذا نزلنا بساحۃ
... یعنی اللہ بڑا ہے خیبر خراب ہو گئی اسلیے کہ ہم جب اترتے ہیں کسی قوم کے میدان میں
... ڈرائے گیوں کی اور یہود نکلے کوچوں میں دوڑتے پھرتے تھے اور کہتے تھے یہ دیکھو محمد
... لشکر آپہنچا راوی نے کہا خمیس لشکر کو کہتے ہیں ف اور لشکر کو خمیس اسلیے کہا جاتا ہے کہ اسکے پانچ
... ہیں جو لشکر کے داہنے طرف ہوتا ہے اسکو میمنہ کہتے ہیں اور جو بائیں طرف ہوتا ہے اسکو میسرہ اور جو درمیان
... ہے اسکو قلب اور جو سب سے آگے ہوتا ہے اسکو مقدمہ اور جو سب سے پیچھے ہوتا ہے اسکو خلف حضرت صلے اللہ
... جو خیبر کو دیکھکر فرمایا خیبر خراب ہوا تو یہ آپنے انکے لیے بددعا کی کہ خدا انکو خراب کرے یا بدلیہ
... کی بشارت کی کہ خدا انکو خراب کردیگا اور ہم اسکو فتح کرلینگے یا آپنے اللہ کے وعدہ پر بھروسا کرکے فرمایا
... خیبر کی نصرت کا وعدہ کیا ہے جہاں فرمایا ہے ولقد سبقت کلمتنا لعبادنا المرسلین
... المنصورون وان جندنا لہم الغلبون فتول عنہم حتی حین وابصرہم فسوف
... فاذا نزل بساحتہم فساء صباح المنذرین یعنے اور پہلے ہو چکا
... ہمارے رسول ہیں بیشک ان ہی کو مدد ہونی ہے اور ہمارا لشکر جو ہے بیشک وہی
... تک انکو دیکھتا رہ وہ دیکھ لینگے کیا ہماری آفت شتاب مانگتے ہیں پھر جب
... صبح ہوگی ڈرائے گیوں کی جب اللہ کا لشکر خیبر پر اترا اور وہ وقت
... ساتھ ایمان لانا واجب ہوا اور تفسیر کررہا ہے اس ہماری تقریر کی حضرت
... انا اذا نزلنا بساحۃ قوم فساء صباح المنذرین ف پھر غالب

ہوئی خیبر والوں پر حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فوج نے [illegible]
کو قید کر لیا اور حضرت ام المومنین صفیہ رضی اللہ عنہا [illegible]
میں آئیں ف اسلیے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم [illegible]
حضرت صفیہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حصے میں آئیں ف [illegible]
دحیہ کلبی اور حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم دونوں کے حصہ میں آئیں اور [illegible]
صفیہ دحیہ کلبی کے حصہ میں آئیں (اسطرح کہ آپ نے فرمایا دحیہ کو جا اور قیدیوں میں سے [illegible]
لے لیا اور چونکہ صفیہ سب بنی قریظہ کے سردار کی بیٹی تھیں اور نسب اور حسب [illegible]
نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم وہ کنیز تک بدون آپکے اور کسی کے لائق نہیں
وسلم نے دحیہ کو اسکے بدل سات غلام دیکر لیا حافظ نے کہا اسحدیث پر گفتگو [illegible]
اسحدیث کی باقی گفتگو انشاء اللہ تعالیٰ کتاب المغازی اور کتاب النکاح میں آویگی ف [illegible]
اسکے آزاد کرنیکو اسکا مہر ٹھیرایا کہا عبد العزیز نے جو اسحدیث کا راوی ہے ثابت [illegible]
(ثابت کی کنیت ہے) تو نے انس سے پوچھا کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسکا کیا مہر [illegible]
دیا کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسکا نفس اسکا مہر ٹھیرایا (یعنے اسکا آزاد کرنا) عبد العزیز نے کہا
ف حافظ نے کہا اسحدیث سے معلوم ہوا کہ اگر نماز کا وقت نزدیک ہو تو نماز کو [illegible]
پڑھ لینا افضل ہے بلکہ معین ہے تاکہ خوف کی نماز کی (نماز میں تاخیر کرنے کی ضرورت [illegible]
کی مناسبت کی صلوٰۃ خوف سے اور اسحدیث سے معلوم ہوا کہ اسکا کبیر اور عظیم [illegible]
خوشی کے مقام میں جہاں اللہ کے دین کا ظاہر کرنا منظور ہو اور یہ بیان کرنا کہ وہ نبی ہے [illegible]
اسکی طرف منسوب کرتے ہیں خاص کر کے یہود قبحہم اللہ تعالیٰ ابن تیمیہ نے خوف کی [illegible]
کی اور اسکا پہلا باب یوں مقرر کیا باب الاکل اذا حضر الغزو وتاخیر [illegible]
مروی ہیں صالح بن خوات نے اس شخص سے روایت کی جسنے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
(خوف کی نماز) پڑھی کہ ایک جماعت نے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم [illegible]
کھڑی ہوئی تو حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس جماعت کے ساتھ [illegible]
دوسری رکعت کے لیے اٹھے تو ٹھہرے ہے اور ان لوگوں نے [illegible]

Marfat.com

[illegible] دوسری جماعت (جو دشمن کے سامنے تھی) وہ آئی تھی پھر حضرت صلی اللہ
[illegible] جماعت نماز سے باقی تھی پھر (آپ التحیات مین بیٹھے رہے) اور انھون نے دوسری
[illegible] سلام پھیرنے کے ساتھ سلام پھیرا روایت کیا اسکو جماعت نے ابن ماجہ کے سوا شوکانی نے کہا جسنے
[illegible] وسلم کے ساتھ ذات الرقاع کے دن خوف کی نماز پڑھی اور صالح بن خوات نے انکا نام نہین
[illegible] بن ابی حثمہ ہین جیسے اسکی دوسری روایت مین مقصر ہے ہے اور نکالا بیہقی اور ابن سندہ نے
[illegible] صالح بن خوات سے اور اپنے باپ سے اسنے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے تو ممکن ہے کہ یہ سہم صحابی
[illegible] ہون اور غزوہ ذات الرقاع یہ غزوہ نجد ہے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نجد کے ملک مین
[illegible] کے ساتھ مقابلہ ہوا تو دونو جماعتین مقابلے کے لیے کھڑی ہوئین پر لڑائی نہین ہوئی اور حضرت
[illegible] نے اصحاب کے ساتھ خوف کی نماز پڑھی اور اس لڑائی کا نام ذات الرقاع اسلیے ہوا کہ اسمین صحابہ
[illegible] کے پاؤن سوج گئے اور انھون نے پاؤن پر چیتھڑے اور لتے لپیٹ لیے اور بعض نے کہا جہان حضرت صلی
[illegible] وسلم نے یہ غزوہ کیا وہان مختلف رنگ کے پتھر تھے جیسے رنگا رنگ کے چیتھڑے اور اسی حدیث مین دلیل
[illegible] خوف کی نماز کی صورتون مین ایک صورت ہے کہ امام دو گانہ نماز مین ایک جماعت کو ایک رکعت پڑھا کر دوسری
[illegible] بھیجکر کھڑا رہے یہانتک کہ یہ جماعت اپنی نماز پوری کرے اور جاکر دوسری جماعت کی جگہ مین دشمن کے سامنے
[illegible] ہو جاوے پھر دوسری جماعت آوے اور دوسری رکعت امام کے ساتھ پڑھے اور امام نماز کو پورا کرکے التحیات
[illegible] یہانتک کہ وہ دوسری رکعت پڑھ لین پھر امام انکے ساتھ سلام پھیرے اور بحر مین مہدی نے حکایت
[illegible] خوف کی نماز کی اس صفت کے قائل ہوئے ہین حضرت علی اور ابن عباس رض اور ابن مسعود رض اور ابن عمر رض
[illegible] رض اور زید بن ثابت اور ابو موسی اور سہل بن ابی حثمہ صحابہ مین سے اور ہادی اور قاسم اور مؤید باللہ اور ابو
[illegible] امام نووی نے کہا اور یہی مذہب ہے امام مالک اور شافعی اور ابو ثور وغیرہم کا لنتے اور تحقیق اخذ کیا ہے خوف
[illegible] کے انواع مین سے جو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہین ہر ایک نوع کو اہل علم کی ایک ایک
[illegible] ثابت اور حق بات جس سے فرار کی کوئی صورت نہین ہے یہ ہے کہ انواع مرویہ مین سے ہر ایک نوع
[illegible] امام حرمین نے کہا مین اس مسئلہ مین ہر ایک حدیث کو صحیح جانتا ہون تو بعض حدیثون پر عمل کرنا
[illegible] کوئی وجہ نہین ہے کیونکہ اسمین تو شبہ نہین ہے کہ فقط ایک حدیث پر عمل کرنا (باوجود
[illegible] ہو چکے جو اس مسئلہ مین مروی ہین) محض تحکم ہے اسا سمین اختلاف ہوا ہے

کہ خوف کی نماز کی صورتین کتنی ہین تو ابن عباس کی حدیث کہ حضرت [illegible]
جگہہ پڑہی ہے اور امام نووی نے کہا خوف کی نماز کی صورتون کی تعداد سولہ تک [illegible]
ہے اور امام خطابی نے کہا کہ خوف کی نماز کے اقسام ہین جنکو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم [illegible]
ادا کیا مختلف صورتون کے ساتھ ان مین سے جو صورت اور کیفیت جسوقت کہ [illegible]
اسوقت اس صورت کو اختیار کرنا چاہیے تو خوف کی نماز باوجود کیفیتون کے مختلف [illegible]
ساری ہی تقریر بیان کی جو فتح سے مذکور ہوئی امام طحاوی نے کہا ابو یوسف نے ایک دفعہ کہا کہ خوف
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد جائز نہین ہے اور کہا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ خوف کی
اسلیے پڑہی کہ آپکے ساتھ نماز پڑہنے مین فضیلت ہے امام طحاوی نے کہا اور یہ ابو یوسف کا قول
پوچ ہے انتہی اور دوسرا اصل اسکا مساوی ہونا ہے احکام شرعیہ مین تو ایک حکم کا ایک [illegible]
دوسری قوم کے سوا دلیل کے سوا مقبول نہین ہے اور جمہور نے خوف کی نماز کے [illegible]
صحابہ کے اجماع کے ساتھ خوف کی نماز کے ادا کرنے پر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وفات کے بعد
اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس قول کے ساتھ "تم ویسی ہی نماز پڑہو جیسے تمنے مجھکو نماز پڑہتے دیکھا" [illegible]
کا عموم اس مفہوم پر مقدم ہے اور خوف کی نماز مین حضر مین خلاف ہوے تو منع کیا ہے کہ مین خوف
پڑہنے سے ابن ابی حشون اور ماذویہ نے اور باقی لوگون نے کہا ہے کہ گھر مین بھی خوف کی نماز
ہے ابن ابی حشون اور ماذویہ نے آیت خوف سے دلیل لی ہے کہ آیت مین سفر کی قید ہے اور اوپر صلے
ہم اسکا جواب دے چکے اور انہون نے اس سے بھی دلیل لی ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سفر
کی نماز پڑہی ہے اور اسکا یہ جواب دیا گیا کہ سفر کا اعتبار عارضی امر ہے سفر مین خوف [illegible]
ہے دہ لازم آتا ہے کہ دوگانہ ادا نہ کیا جاوے مگر جب کہ دشمن کا خوف ہو اور [illegible]
اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خوف کی نماز خندق کے دن نہین پڑہی اور آپ کی ظہر اور عصر [illegible]
پڑہا مغرب کی نماز کے بعد اور اگر خوف کی نماز کا پڑہنا گھر مین جائز ہوتا تو حضرت صلے اللہ
کے دن خوف کی نماز پڑہتے اسکا جواب یہ ہے کہ اسوقت ابھی خوف [illegible] نماز
روایت کیا نسائی اور ابن حبان اور شافعی نے اور [illegible]
کی نماز کا دوسرا قسم ابن عمر رض سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ [illegible]

Marfat.com

ان کو منبر پر سکھایا اور لوگون نے اسکا انکار نہ کیا تو اسپر اجماع سکوتی
اسی طرح ابن عمر رضی اللہ عنہ سے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مبارکات کے بدل زاکیات کہا ہے اور معلوم ہوتا
ہے لیکن اعتراض ہوتا ہے امام شافعی پر تشہد کے اول بسم اللہ کی زیادت مین اور
ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت مذکور مین واقع ہوئی ہے لیکن ہشام بن عروہ کے طریق سے اسنے اپنے باپ
کے طریق سے اسنے عروہ سے جسکو امام مالک نے نکالا اور ہشام بن عروہ عن ابیہ کے طریق کو عبدالرزاق
نے نکالا اور باوجود موقوف ہونیکے حاکم نے اسکو صحیح کہا اور ابن عمر رضی اللہ عنہ سے بھی موطا مین موقوفاً تشہد
مین بسم اللہ ثابت ہوئی ہے اور جابر کی مرفوع حدیث مین بھی بسم اللہ (تشہد کے ابتدا مین) واقع ہوئی ہے
اسکا مدار ابن لہیعہ پر ہے اور وہ ابوالزبیر سے وہ جابر سے بخاری وغیرہ حافظون نے تصریح کی ہے کہ امین بن
لہیعہ اسناد مین خطا کرتا ہے اور درست ابوالزبیر کی روایت ہے طاؤس وغیرہ سے انہون نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے حاصل
کیا ہے جو صحیح ہین ہے اور اسی حدیث پر بیہقی نے یہ ترجمہ کیا ہے باب من استحب ان یاتی التسمیۃ قبل التحیۃ یعنے
جو تشہد سے پہلے بسم اللہ کہنا مستحب سمجھتا ہے یا مباح اور یہی بعض شافعیہ کی دلیل ہے لیکن ضعیف ہے
جسپر دلالت کرتا ہے یہ کہ ابوموسے رضی اللہ عنہ کی حدیث مین ثابت ہوا ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
جب تم تشہد کو بیٹھے تو اسکے شروع کلام یہ ہو اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ آخر حدیث تک اسیطرح اسکو
ابن عیینہ نے معمر سے اسنے قتادہ سے اور مسلم نے بھی اسکو عبدالرزاق کے طریق سے نکالا اور ابن مسعود رضی اللہ عنہ
سے روایت کیا ہے جو بسم اللہ کو تشہد پر زیادہ کرے اسکو بیہقی وغیرہ نے نکالا پہ یہ سارا اختلاف اولویت
پر دلالت کرتا ہے کہ کلام اسپر دلالت کرتی ہے اور علماء کی ایک جماعت نے اسپر اتفاق نقل کیا ہے کہ تشہد
واجب ہے یہ ثابت ہوئی لیکن طحاوی کی کلام سے معلوم ہوتا ہے کہ بعض علماء اس تشہد کے وجوب
سے بری ہوا ہے اور ایک جماعت محدثین شافعیہ کی جیسے ابن منذر اسطرف گئے ہین کہ ابن
عباس اور بعض شافعیہ جیسے ابن خزیمہ عدم ترجیح کیطرف گئے ہین یعنے انکے نزدیک کسی تشہد کو ترجیح
نہین دی ہے کہ تشہد مطلقاً واجب نہین ہے اور حنفیہ کے نزدیک معروف یہ ہے کہ تشہد
واجب ہے کہ پایا جاتا ہے اُنسے انکے مخالفین کی کتابون مین اور امام شافعی فرماتے
ہین کہ اگر کوئی صرف یہی کہے التحیات اسلام علیک ایہا النبی اللہ کہنا پڑے ہے
اسلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین ہے یہ عبارت ہے انکی کتابون مین اور صاحب رد صفت

[illegible] جماعت دشمن کے سامنے کھڑی رہی پھر وہ جماعت جسنے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ
[illegible] گئی اور کھڑی ہوئی اپنے یارون کی جگہہ مین دشمن کے مقابلے اور یہ لوگ جو دشمن کے مقابلے کھڑے
[illegible] حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انکے ساتھ (دوسری) رکعت پڑہی پھر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سلام
[illegible] کی اور ان سب نے ایک رکعت اور اُنسے ایک رکعت روایت کیا اسکو بخاری اور مسلم نے شوکانی نے کہا اسحدیث
[illegible] کی نماز کی دوسری کیفیت کا بیان ہے اسطرح کہ امام لشکر مین سے ایک جماعت کو ایک رکعت پڑہادی
[illegible] لشکر کا گروہ دشمن کے مقابلے کھڑا رہے پھر وہ جماعت جو امام کے ساتھ ایک رکعت پڑہین دشمن کے سامنے
[illegible] اور جماعت دشمن کے سامنے کھڑی تھی وہ آکر امام کے ساتھ ایک رکعت (جو امام کی دوسری رکعت ہی)
[illegible] پھر شوکانی علیہ الرحمۃ نے اسحدیث کی شرح مین وہی تقریر بیان کی جو حافظ صاحب کی فتح سے اسحدیث
[illegible] امام نووی نے کہا اور یہی مذہب ہے اوزاعی اور اشہب مالکی کا اور یہ کیفیت جائز ہے امام شافعی کے
[illegible] حافظ نے فتح مین کہا اور اسی کیفیت کو اختیار کیا ہے حنفیہ نے اور مہدی نے بحر مین حکایت کیا ہے اس کیفیت کو امام
[illegible] اور ایک روایت مین امام ابو یوسف سے خوف کی نماز کی تیسری نوع جابر رضہ سے روایت ہے کہا مین حاضر ہوا حضرت
[illegible] علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ خوف کی نماز مین تو ہماری دو صفین بنائین اپنے پیچھے اور دشمن ہمارے درمیان اور قبلے کے درمیان
[illegible] حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تکبیر (تحریمہ) کہی یعنے نماز شروع کی) اور ہم سب نے تکبیر (تحریمہ) کہی (یعنے نماز
[illegible] کی) پھر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رکوع کیا اور ہم سب نے رکوع کیا پھر آپ نے رکوع سے سر اٹھایا اور ہم سب نے سر
[illegible] آپ سجدہ کے لیے جھکے اور وہ صف جو آپکے ساتھ متصل تھی اور پچھلی صف دشمن کے سامنے کھڑی رہی
[illegible] حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اس نے صف نے جو آپکے ساتھ متصل تھی سجدہ کر لیا تو پچھلی صف سجدہ کے واسطے
[illegible] پچھلی صف والے کھڑے رہے پھر پچھلی صف والے آگے ہو گئے اور پہلی صف والے پیچھے ہو گئے پھر حضرت صلی اللہ
[illegible] وسلم نے رکوع کیا اور ہم سب نے رکوع کیا اور آپ نے رکوع سے سر اٹھایا اور ہم سب نے سر اٹھایا پھر آپ اور وہ صف جو
[illegible] متصل تھی اور پہلی رکعت مین وہ پہلی صف کے پیچھے تھی سجدہ کے واسطے جھکی اور پچھلی صف (جو پہلی رکعت
[illegible] پہلی صف تھی) دشمن کے سامنے کھڑی رہی پھر جب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان لوگون کے
[illegible] متصل تھے سجدہ پورا کر لیا تو پچھلی صف سجدہ کے لیے جھکی اور انہون نے سجدہ کیا پھر حضرت صلی
[illegible] وسلم نے سلام پھیرا اور ہم سب نے سلام پھیرا روایت کیا اسحدیث کو امام احمد اور مسلم اور ابن ماجہ اور
[illegible] ابو داود اور نسائی نے بکیفیت ابو عیاش زرقی کی حدیث سے روایت کی ہے اور کہا

ابو عیاش نے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کیفیت کے ساتھ [illegible]
ہیں اور انکیا بنی سلیم کے ملک ہیں علامہ شوکانی نے کہا دوسری حدیث کی سند کے راوی [illegible]
پاس صحیح کے راوی ہیں امام نووی نے کہا اور اسحدیث پر عمل کیا ہے امام شافعی اور ابن ابی [illegible]
جب دشمن قبلے کیطرف ہو کہا اور جائز ہے امام شافعی کے نزدیک دوسری صف کا پہلی صف کیلئے [illegible]
پہلی صف کا پیچھے آجانا جیسے جابر رض کی روایت ہیں ہے اور انکا اپنی اپنی جگہ پر ٹھیرے رہنا
ہے جیسی وہ ابن عباس رض کیحدیث کا ظاہر ہے انتہی اور بخاری نے اشارہ کیا کہ جابر رض نے حضرت صلی اللہ
سلم کے ساتھ خوف کی نماز ذات الرقاع ہیں پڑہی ہے کما سیاتی اور ہو سکتا ہے کہ یہ واقعہ متعدد ہوں
سب ہیں جابر حاضر ہوں خوف کی نماز کی چوتھی قسم جابر رض سے روایت ہے کہ ہم حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
ساتھ ذات الرقاع ہیں تھے اور نماز قائم کی گئی تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک جماعت کو دو رکعت
پہر پیچھے چلے گئے اور آپنے دوسری جماعت کو دو رکعتیں پڑہائیں تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی چار رکعتیں ہوئیں
لوگوں کی دو دو رکعتیں روایت کیا اسحدیث کو بخاری اور مسلم نے اور امام شافعی اور نسائی نے حسن سے روایت
نے جابر سے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک جماعت کو دو رکعتیں پڑہا کر سلام پہیرا پہر دوسری جماعت
رکعتیں پڑہا کر سلام پہیرا اور حسن نے ابو بکرہ رض سے روایت کیا کہ ہمکو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خوف
نماز پڑہائی تو آپنے بعض اصحاب کو دو رکعتیں پڑہا کر سلام پہیرا پہر پیچھے چلے گئے اور پچھلے انکی جگہ
اونکو دو رکعت پڑہا کر سلام پہیرا تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی چار رکعتیں ہوئیں اور لوگوں کی دو دو
روایت کیا اسکو امام احمد اور نسائی اور ابو داؤد نے اور ابو داؤد نے کہا ایسا ہی روایت کیا ہے اسحدیث کو
کثیر نے ابو سلمہ سے انہوں جابر رض سے انہوں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اور ایسا ہی کہا سلیمان نے
جابر سے انہوں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے شوکانی نے کہا حسن کی جابر سے روایت کو ابن خزیمہ نے
اور حسن کی ابو بکرہ سے روایت کو ابن حبان اور حاکم اور دار قطنی نے بھی نکالا اور ابن القطان نے اسپر
علت نکالی کہ ابو بکرہ تو خوف کی نماز کے واقع ہونیکے پیچھے مسلمان ہوئے حافظ نے کہا اور یہ کہ علت نہیں
صرف اسحدیث کا صحابی کی مرسل ہونا لازم آوے گا اور جابر اور ابو بکرہ دونو کو بعضوں ہیں دلیل سے پہیرا
خوف کی نماز کی ایک کیفیت ہے کہ امام ہر ایک جماعت کو دو دو رکعت پڑہاوے تو دو رکعتوں [illegible]
ہوگا اور دو رکعتوں ہیں متنفل امام نووی نے کہا اور یہی قول ہے امام شافعی کا اور حکایت کیا گیا ہے

...وعوے کہ کیفیت منسوخ ہے اور یہ طحاوی کا دعوی مقبول نہیں ہی کیونکہ اسکی نسخ کی کوئی دلیل نہیں ہے اور اسیطرح
...صحیح ہونیکا امام مہدی نے بھی بحرمین دعوے کیا ہے اور کہا ہی "ہم کہتے ہین کہ یہ کیفیت منسوخ ہے یا محمول ہے
...رہتے اور جسپر نے امام مہدی اور طحاوی دونو کو اس دعوے پر اُبھارا ہے وہ یہ ہے کہ ان دونو کے نزدیک متنفل
...پیچھے مفترض کی نماز صحیح نہیں ہے اور ہم متنفل کے پیچھے مفترض کی نماز کے صحیح ہونے کی دلیل بیان کر چکے
...کفایت ہے ابوداؤد نے اپنی سنن مین کہا ہی حال ہے مغرب کی نماز کا کہ امام کی چھ رکعتین ہونگی اور لوگون
...تین رکعتین اہتے شوکانی نے کہا اور یہ قیاس صحیح ہے خوف کی نماز کا اور قسم ابوہریرہ سے روایت ہے کہا
...حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ خوف کی نماز پڑہی غزوۂ نجد کے سال تو آپ عصر کی نماز کے لیے اوٹھی
...جماعت حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ کہڑی ہوئی اور ایک دشمن کے مقابل اور انکی پشتین قبلہ کیطرف تہین تو آپنے
...(تحریمہ) کہی (اور نماز شروع کی) تو سب نے تکبیر (تحریمہ) کہکر نماز شروع کی) ان لوگون نے بھی جو آپکے ساتھ
...تھے اور ان لوگون نے بھی جو دشمن کے مقابل کہڑے تہے پہر آپنے ایک رکوع کیا اور اس جماعت نے بھی
...کیا جو آپکے ساتھ تہی پہر آپنے سجدہ کیا اور اس جماعت نے بہی سجدہ کیا جو آپکے متصل تھی اور دوسری جماعت
...کے سامنے کہڑی تہی پہر آپ اُٹہے اور جو آپکے ساتھ تہے وہ ہٹکر چلے گئے اور دشمن کا مقابلہ کیا اور جو جماعت
...کے مقابل تھی تو انہون نے رکوع کیا اور سجدہ کیا (آپ ہی) اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ویسا ہی کہڑی
...پہر وہ اُٹہے (دوسری رکعت کے لیے) تو آپنے رکوع کیا دوسرا رکوع اور رکوع کیا انہون نے آپکے ساتھ اور آپنے
...کیا تو انہون نے بہی سجدہ کیا پہر وہ جماعت آئی (جو پہلی رکعت مین حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ تھی اور
...رکعت مین دشمن کے مقابل چلی گئی تھی تو انہون نے رکوع کیا اور سجدہ کیا اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیٹہے
...اور وہ لوگ جو آپکے ساتھ تہے پہر سلام کا وقت آیا آپنے سلام پہیرا اور سب نے سلام پہیرا تو حضرت صلے
...علیہ وآلہ وسلم کی دو دو رکعتین ہوئین اور ہر ایک جماعت کی دو دو رکعتین روایت کیا اسکو امام احمد اور ابوداؤد
...نسائی نے شوکانی نے کہا سکوت کیا ہے اسحدیث سے ابوداؤد اور منذری نے اور اسحدیث کی سند کے
...پہکے ہین اور ابوداؤد اور نسائی کے پاس اور اسکو ابوداؤد نے بھی دوسرے طریق سے ابوہریرہ سے نکالا
...سکے سند مین محمد بن اسحق ہے اور اسمین مشہور گفتگو ہے اور وجہ یہ ہے کہ اسنے اسحدیث مین تحدیث کی
...کا صیغہ استعمال کیا ہے اور اسحدیث مین دلیل ہے کہ نماز خوف کی ایک یہی کیفیت ہی کہ دونو
...داخل ہون پہلی جماعت دشمن کے مقابل کہڑی ہو جاوے اور ایک جماعت امام کی ساتھ ایک رکعت پڑہے پہر جماعت امام کے دشمن کے

دشمن کے مقابل کھڑی تھی وہ آکر آپ ہی ایک رکعت پڑھ لیویں اور امام
تھی پھر وہ جماعت جو دشمن کے سامنے جا کر کھڑی ہوئی تھی آوے اور آکر خود بخود ایک رکعت
پھیرے اور وہ سب سلام پھیریں اور روایت کیا ابوداؤد نے اپنی سنن میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے
عائشہ نے کہا تکبیر کہی حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اور تکبیر کہی اس جماعت نے بھی جنہوں نے آپکے ساتھ صف
رکوع کیا حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اور رکوع کیا انہوں نے (آپکے ساتھ) پھر سجدہ کیا آپ نے اور سجدہ کیا
نے (آپکے ساتھ) پھر آپنے سجدہ سے سر اٹھایا اور جو لوگ آپکے ساتھ تھے) انہوں نے بھی سجدہ سے سر
پھر حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بیٹھ رہے اور لوگوں نے خود بخود دوسرا سجدہ کیا پھر اٹھے اور لوٹے اپنی
چلتے پچھلے پاؤں یہانتک کہ (دوسری) جماعت کے پیچھے جا کر کھڑے ہوئے اور آئی دوسری جماعت اور کھڑی
حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیچھے (حالانکہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بیٹھے تھے) تو انہوں نے تکبیر
اور قیام کیا) پھر خود بخود رکوع کیا پھر حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے (دوسرا) سجدہ کیا تو انہوں نے بھی آپکے سا
کیا پھر حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کھڑے ہوئے اور لوگوں نے دوسرا سجدہ خود بخود کیا پھر دونو جماعتیں کھ
اور انہوں نے نماز پڑھی حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ تو آپنے رکوع کیا تو سب نے رکوع کیا آپنے سجدہ کی
سجدہ کیا پھر آپنے (دوسرا) سجدہ کیا تو سب نے آپکے ساتھ بہت جلدی سجدہ کیا جیسے کوئی بہت جلد باز
پھر حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سلام پھیرا اور سب نے سلام پھیرا پھر حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اٹھے
آپکے ساتھ ساری نماز میں شریک رہے اور اس حدیث کی اسناد میں بھی محمد بن اسحٰق مدلس ہے لیکن اس نے اس حدیث کی
اس حدیث کی تصریح کی ہے اور خوف کی نماز کی اور کیفیت ہے اس کیفیت کے سوا جو ابوہریرہ کی حدیث
ہوئی خوف کی نماز کا دوسرا طریق ابن عباس رضی سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
(ایک مقام کا نام ہے) میں نماز پڑھائی (خوف کی) تو آپکے پیچھے لوگوں نے دو صفیں
آپکے پیچھے کھڑی ہوئی اور دوسری دشمن کے سامنے تو آپنے ان لوگوں کو ایک رکعت
ساتھ کھڑی ہوئی پھر یہ لوگ انکی جگہ پہ چلے گئے جو دشمن کے مقابل کھڑے تھے اور وہ
تھے وہ آئے اور حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انکو ایک رکعت پڑھائی اور انہوں نے
انہیں کی روایت کیا اس حدیث کو نسائی نے اور ثعلبہ بن زید سے روایت ہے کہ ہم
میں تھے تو وہ بولا تم میں کسنے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خوف

[illegible] تعین کیا اور ایک رکعت سے دونو کو پڑھائی اور انہون نے دوسری رکعت کو ادا نہین کیا روایت کیا اسکو
[illegible] اور نسائی نے زید بن ثابت سے انکی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے حذیفہ کیحدیث کیطرح روایت
[illegible] اور ابن عباس رض سے روایت ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تمہارے نبی کی (زبان پر) حضر مین نماز
[illegible] عصر اور عشا کی) چار رکعتین فرض کین اور سفر مین دو رکعتین اور خوف مین ایک رکعت روایت کیا اسحدیث کو
[illegible] اور مسلم اور ابوداؤد نے شوکانی نے کہا ابن عباس رض کی پہلی حدیث کو نسائی نے ایسی اسناد کے ساتھ بیان
[illegible] کے راوی سچے ہین اور اس سے دلیل لی ہی حافظ نے فتح مین اور نہین کلام کی اسپر اور امام شافعی نے کہا کہ یہ حدیث
[illegible] نہین ہے اور اسپر حافظ نے اعتراض کیا ہی کہ اسحدیث کو ابن حبان وغیرہ نے صحیح کیا ہے اور ثعلبہ بن زہدم
[illegible] حدیث سے سکوت کیا ابوداؤد اور منذری نے اور حافظ نے تلخیص مین اور اسکی سند کے راوی صحیح کے راوی ہین اور
[illegible] ثابت کیحدیث کو ابوداؤد اور ابن حبان نے بھی نکالا اور شاہد ہے ان سب کی عباس رض کی پچھلی حدیث
[illegible] ہی اس باب مین جابر رض سے نسائی کے پاس اور ابن عمر سے بزار کے پاس ضعیف سند کے ساتھ کہ
[illegible] صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا خوف کی نماز ایک رکعت ہی جسطرح ہو اور باب کیحدیثین دلالت کرتی ہین کہ
[illegible] کی نماز کی ایک یہ بھی صفت ہی کہ صرف ایک رکعت پر اقتصار کیا جاوے اور یہی قول ہے ثوری اور اسحق اور
[illegible] تابعین کا اور اسی کے قائل ہوئے ہین ابوہریرہ اور موسے اور بہت تابعین اور بعض نے اسکو مقید کیا ہی
[illegible] خوف کے ساتھ اور جمہور کا قول کہ خوف کی نماز مین کم کرنے سے مراد ہیئت مین کم کرنا ہے نہ رکعتون
[illegible] مین فتح سے مذکور ہوچکا اور جو انہون نے ان حدیثون کی تاویل کی اسکا جواب بھی گذر چکا **فائدہ**
[illegible] اجماع ہوچکا ہے کہ مغرب کی نماز مین قصر واقع نہین ہوتا اب اسمین خلاف ہے کہ آیا امام پہلی جماعت کے ساتھ
[illegible] رکعتین پڑھے اور دوسری جماعت کے ساتھ ایک رکعت یا اسکے اثنا تو پہلی کیفیت کیطرف گئے ہین ابوحنیفہ
[illegible] شافعی اپنے ایک قول مین اور قاسمیہ اور دوسری کیفیت کیطرف گئے ہین ناصر اور شافعی
[illegible] حافظ نے فتح مین کہا جتنی حدیثین خوف کی نماز مین روایت کی گئی ہین ان مین سے
[illegible] نماز کی کیفیت وارد نہین ہوئی انتہے اور بیہقی نے جعفر بن محمد سے نکالا اسنے اپنے باپ
[illegible] امام مغرب کی نماز خوف مین پڑھائی ہریر کی رات مین انتہے اور روایت کیا گیا ہے کہ انہون
[illegible] ایک رکعت پڑھائی اور دوسری جماعت کو دو رکعتین کہا امام شافعی نے اور محفوظ ہوا ہے
[illegible] انہون نے ہریر کی رات خوف کی نماز پڑھائی جیسے صالح بن خوات نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سے روایت کیا ہے اور صالح کی روایت گذر چکی اور مہدی نے
جماعت کے ساتھ دو رکعتین پڑہین اور پہلے قول والون نے دلیل لی ہے حضرت علی کے
کہ پہلی روایت کو زیادہ غلبہ ہے اور امام شافعی سے اسمین اختیار نقل کیا گیا ہے کہا اور افضل مین
جنمین بہت ٹہیک بات یہ ہے کہ پہلی جماعت کے ساتھ دو رکعتین پڑہین اور دلیل لی اسپر حضرت صلی اللہ
کے فعل سے حالانکہ مغرب کی نماز مین نہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فعل مروی ہے اور نہ قول مر
تو پہچان چکا سخت خوف مین نماز کا اشارہ کے ساتھ پڑہنا اور سخت خوف کے وقت آیا اسکے مانند جا
ابن عمر رض سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خوف کی نماز کا بیان کیا اور فرمایا اگر اس سے
ہو تو (نماز پڑہ لین) پیادہ اور سوار روایت کیا اسکو ابن ماجہ نے اور عبداللہ بن انیس رض سے روایت ہے کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سفیان ہذلی کیطرف اور وہ عرفہ اور عرفات کیطرف تہا تو آپ نے فرمایا
مار ڈال کہا مینے اسکو دیکھ لیا پر عصر کی نماز کا وقت آگیا مینے کہا (دلمین) مین ڈرتا ہون کہ مین پہلے اور اسکے
وہ بات حائل ہو جاوے جس سے نماز مین دیر ہو جاوے تو مین چلتے چلتے نماز پڑہنا گیا اشارہ کے سا
طرف جب مین اس سے نزدیک ہوا تو وہ بولا تو کون ہے مینے کہا مین عرب کا ایک مرد ہون مجھے
ہے کہ تو اس مرد (حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی لڑائی کے لیے) لوگون کو اکٹہا کر رہا ہے تو مین اسکے
پاس آیا ہون تو وہ بولا بیشک مین اسی فکر مین ہون پہر مین اسکے ساتھ ایک ساعت چلا یہانتک کہ جب
کو قوت دی تو مین چڑہ گیا اسپر اپنی تلوار کے ساتھ یہانتک کہ ٹھنڈا ہو گیا روایت کیا اسکو امام احمد اور ابو
نے علامہ شوکانی نے کہا ابن عمر کی یہ حدیث بخاری کی کتاب التفسیر مین ہے سورہ بقرہ کی تفسیر مین اس لفظ
کہ اگر خوف اس سے زیادہ ہو تو نماز پڑہ لین پیادہ کہڑے اپنے پاؤن پر یا سوار قبلہ کیطرف
قبلہ کیطرف منہ نہ ہو امام مالک نے کہا کہا نافع نے مین نہین خیال کرتا ہون کہ
اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نقل کرتے ہین اور یہ مسلم مین بھی اسی طرح عبداللہ بن
کیا اسکو ابن خزیمہ نے مالک کی حدیث سے شک کے سوا اور روایت کیا اسکو بیہقی نے
اسنے نافع سے اسنے ابن عمر سے جزم کے ساتھ امام نووی نے کہا مہذب کی
سے ایک حکم ہے آیت کی تفسیر نہین ہے اور عبداللہ بن انیس کی حدیث کو ابو داود
ہے اور اسحدیث کی سند کو حافظ نے فتح مین اچھا کہا اور ان دونون

ہے لیکن عبداللہ بن انیس کی حدیث اس امر کی دلیل نہیں ہو سکتی مگر اس صورت میں
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عبداللہ بن انیس کے اس فعل کو ثابت رکھا ورنہ یہ صحابی کا فعل ہے جسمیں حجت نہیں
تقریر کی جو حافظ صاحب نے فتح میں بیان کی پھر ابن عمر کی حدیث بیان کی جسمیں نبی قریظہ میں
ظہر کی نماز پڑھنے کا بیان ہے اور اسپر وہی تقریر بیان کی جو حافظ صاحب سے مذکور ہوئی انتہے ماقال
کہا حافظ نے فتح میں صلوۃ خوف کے ابواب میں یہانتک جمیع حدیثیں مرفوع
بیان ہوئیں جن میں سے مکرر دو حدیثیں ہیں اور چار خالص بلا تکرار ہیں اور جن حدیثوں کو امام مسلم نے
اگر ابن عباس کی حدیث کہ اسکو امام مسلم نے روایت نہیں کیا اور صحابہ اور تابعین کے ان ابواب میں جو اثر
جنمیں سے ایک سے صول ہے اور وہ مجاہد کا اثر ہے واللہ اعلم **ان ابواب کے متعلق وہ حدیثیں جنکو**
بخاری نے نہیں نکالا ان میں بہت سی حدیثیں ہیں جو اپنے اپنے بابوں میں گذر چکیں اور تین
مشکوۃ کے صلوۃ الخوف سے نقل کی گئیں (۱) یہ حدیث اگرچہ بخاری میں ہے لیکن بخاری نے اسکو
صلوۃ خوف کے ابواب میں بیان نہیں کیا بخاری اور مسلم نے جابر رضہ سے کہ ہم آئے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ و
کے ساتھہ یہانتک کہ جب ہم ذات الرقاع میں آئے تو ہم جس درخت سایہ دار پر آتے اسکو چھوڑ دیتے حضرت صلی اللہ
وسلم کے لیے کہا تو ایک مرد مشرکوں میں سے آیا اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تلوار درخت سے
یہانتک کہ ہی ہی تو اسنے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تلوار کو لیکر غلاف سے کھینچا اور کہنچت بولا حضرت صلی اللہ علیہ
وسلم سے کیا تو مجھسے ڈرتا ہے تو آپنے فرمایا نہیں کہا پھر کون بچا دے گا آپ کو مجھسے آپنے فرمایا اللہ
نے کہا اور صحابہ نے جو اسکو ڈرایا تو اسنے تلوار کو غلاف میں ڈال دیا اور اپنی جگہہ میں لٹکا دی کہا
ان ہوئی تو آپنے ایک جماعت کو دو رکعتیں پڑھائیں پھر وہ پیچھے چلے گئے اور دوسری جماعت
حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی چار رکعتیں ہوئیں اور لوگوں کی دو دو رکعتیں
جابر رضہ سے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لوگوں کو ظہر کی نماز خوف
(جو بکر اور طائف کے درمیان ایک موضع ہے) تو آپنے پڑھائیں ایک جماعت کو
دوسری جماعت آئی تو انکو بھی دو رکعتیں پڑھا کر سلام پھیرا (۳) ترمذی اور
حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ضجنان اور عسفان کے درمیان (ضجنان
پہاڑ یا موضع ہے اور عسفان عثمان کے وزن پر مکہ سے دو منزل پر ایک گاؤں ہے)

Marfat.com

تو شرک ہو ان لوگون کی نماز ہے جو انکو باپ دادون بال بچون سے پیاری ہے غرض عصر کی نماز
نہیر اور جھک پڑو انپر یکبارگی جھک پڑنا اور جبرئیل علیہ السلام حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے
ساتھیون کی دو جماعتین کرو اور (ایک جماعت کو) ان مین سے ایک رکعت پڑھاؤ اور دوسری جماعت
کے پیچھے اپنا بچاؤ ہتھیار پکڑ کر کھڑے رہین (پھر پچھلی جماعت آگے ہو جاوے اور پچھلی آگے اور حضرت
رکعت پڑھا دین) تو انکی ایک ایک رکعت رکعت ہوگی اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دو رکعت

لِلّٰهِ الَّذِیْ بِنِعْمَتِهٖ تَتِمُّ الصّٰلِحٰتُ وَسُبْحٰنَ اللّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کِتَابُ الْعِیْدَیْنِ

عید فطر اور بقر عید کے حکمون کا بیان **ف** عید مشتق ہے عود سے اور عود کے معنے لغت مین
ہین اور چونکہ یہ دن ہر سال مین پھر آتے ہین اسلیے انکو عید کہا گیا ہے اور بعض نے کہا کہ یہ خوشی کے
انکے ساتھ خوشی ہر سال مین پھر آتی ہے اسواسطے انکو عید کہا گیا اور بعض نے کہا ان دنون مین اللہ تعالیٰ
پر بار بار نعمتین اتارتا ہے اسلیے انکو عید کے ساتھ نامزد کیا گیا اور اسکی جمع اعیاد ہے اور یا کے ساتھ
آتی ہے اگرچہ اصل مین اعود ہے اسلیے کہ اسکے مفرد مین واو کا یا کے ساتھ بدلنا لازم ہے اور بعض
اسکے اور اعواد خشب کے درمیان فرق کرنیکے لیے (ق)

بَابُ مَا جَاءَ فِی الْعِیْدَیْنِ وَالتَّجَمُّلِ

عید فطر اور بقر عید کے دن زینت لگانیکا بیان **حَدَّثَنَا** اَبُو الْیَمَانِ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعَیْبٌ عَنِ
قَالَ اَخْبَرَنِیْ سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ اَخَذَ عُمَرُ جُبَّةً مِّنْ اِسْتَبْرَقٍ تُبَا
السُّوْقِ فَاَخَذَهَا فَاَتٰی بِهَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِبْتَعْ هٰذِهِ
لِلْعِیْدِ وَالْوُفُوْدِ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا هٰذِهٖ لِبَاسُ
عُمَرُ مَا شَاءَ اللّٰهُ اَنْ یَّلْبَثَ ثُمَّ اَرْسَلَ اِلَیْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
بِهَا عُمَرُ فَاَتٰی بِهَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّكَ
مَنْ لَّا خَلَاقَ لَهٗ وَاَرْسَلْتَ اِلَیَّ بِهٰذِهِ الْجُبَّةِ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی
وَتُصِیْبُ بِهَا حَاجَتَكَ عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت
تا فتے کا جبہ بازار مین بکتے دیکھا تو اسکو لیا اور حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت

یا رسول اللہ (صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) آپ اسکو خرید لین اور پہنا کرین عید کے دن اور جب (کسی بادشاہ کے بھیجی) ایلچی آوین
فرمایا حضرت عمر کے لیے یہ تو اس شخص کا پہناوا ہے جو (آخرت مین) بے بہرہ ہو اور حضرت عمر اتنا ہی پہرے
اللہ نے چاہا پھر حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عمر کے پاس ایک جبہ ریشمی بھیجا اور حضرت عمر نے اسکو آپ
برکت مین لیکر حاضر ہوئے اور عرض کی یا رسول اللہ (صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) آپنے تو فرمایا تہا (عطارد کی
یہ اس شخص کا پہناوا ہے جو (آخرت مین) بے بہرہ ہے اور (اب) آپ نے میری پاس یہ جبہ بھیجدیا حضرت
علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا (مینے اسلیے تیرے پاس نہین بھیجا کہ تو اسکو پہنے بلکہ) مینے تیرے پاس اسلیے بھیجا ہے کہ
کر اپنی کسی حاجت مین صرف کرے **ف** حافظ نے کہا اس حدیث پر پوری گفتگو خدا چاہے تو کتاب اللباس
اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عید کے دن اچھا لباس پہننا اور زینت لگانا جائز ہے کیونکہ جب حضرت عمر نے
زینت کے واسطے تافتے کا جوڑا خریدنے کا سوا کیا تو اپنی اصل زینت کا اسپر انکار نہین کیا صرف اس جوڑے کے خرید
نے منع کیا کہ وہ ریشم کا تہا اور ریشم پہننا مرد کو حرام ہے آپنے یہ تو نہین فرمایا کہ عید کے دن زینت کا لگانا
ہے اور حدیث کی ترجمہ باب کے ساتھ اسمین مطابقت ہے **فائدہ** روایت کیا ابن ابی الدنیا اور بیہقی نے
سند کے ساتھ ابن عمر رضہ سے کہ وہ عید فطر اور بقر عید کے دن بہت اچھا لباس پہنتے ابن تیمیہ نے کہا عید
ہے اور شوکانی نے عید کی وجہ تسمیہ مین حافظ کی وہی تقریر بیان کی جو فتح سے مذکور ہوی پھر عید کے
لیے زینت لگانی اور اسدن مین ہتیار اٹہانیکی کراہت مگر ضرورت کے لیے پھر باب کی وہی حدیث بیان کی
عمر بن محمد سے وہ اپنے باپ محمد سے روایت کرتے ہین وہ اپنے دادا (حضرت علی علیہ السلام)
حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم حلہ پہنا کرتے ہر عید کے لیے اسکو امام شافعی نے روایت کیا سعید بن جبیر کہتے
مین ابن عمر رضہ کے ساتھ تہا جب نیزہ کا پہل انکی پاؤن کے تلوے مین لگ گیا اور آپکا پاؤن چٹ گیا کا
تھہر مین اترا اور مینے پاؤن کو رکاب سے کہینچا اور یہ واقع منے مین ہوا اور یہ بات حجاج کو (جو کہ معظم
عبد الملک کیطرف سے خلیفہ تہا) پہونچی اور وہ آیا آپکی عیادت کے لیے اور بولا کبھی ہمکو معلوم ہو جاوے جسنے
لگایا ہے تو ہم اسکو سزا دیوین) ابن عمر بولے تو نے ہی مجھکو یہ زخم لگایا ہے حجاج بولا (اور کیطرح)
نے ہتیار اٹہانیکا اسدن مین حکم کیا جسدن مین منیٰ نہین اٹہائے جاتے تہے اور داخل کیے تو
اور ہتیار حرم مین داخل نہ ہوتے تہے اسکو بخاری نے روایت کیا اور حسن نے کہا منع کیا گیا عید
کے اٹہانے سے مگر جب دشمن کا خوف ہو شوکانی نے کہا جعفر بن محمد کی حدیث کو شافعی نے

روایت کیا اپنے استاد ابراہیم بن محمد سے اور ابراہیم کا بیٹا جعفر سے اور ابراہیم کا بیٹا
ساتھ اکیلا ہو تو اس سے دلیل نہیں لیتے لیکن اسکی متابعت کی ہے اور اسحدیث کو روایت کرنے میں
جعفر بن محمد سے انہی اپنے باپ سے انہی دادا سے انہی ابن عباس سے اسکو طبرانی نے کہا
محمد کا بیٹا شافعی کا استاد اسحدیث کی روایت کرنیمیں اکیلا نہیں ہے اور ابراہیم کی متابعت
سے ابن خزیمہ کے پاس کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ناسخ جو دو عیدین میں اور جمعہ میں پڑھتے تھے
بن عمر کے تلوے میں زخم لگنے کا واقعہ عبداللہ بن زبیر کے قتل سے پیچھے کا ہے اور اسوقت ہجرت کو ستر سال
ابن عمر نے جو فرمایا کہ تو نے ہی مجھکو زخم لگایا تو یہ اسلیے کہ وہی اس کام کا سبب ہوا
کہ جب عبدالملک نے حجاج کو لکھا کہ ابن عمر کی مخالفت نہ کرنا تو اسپر یہ ناگوار گذرا اور اسنے حکم کیا ایک
نیزہ دار رہتا (کہ حضرت ابن عمر کو لگا دے) تو وہ ملکر چلا ابن عمر کے ساتھ اور لگایا نیزہ اپنے
بیمار رہے پھر آپنے وفات پائی اور ہجرت کو اسوقت چوہتر سال گذرے تھے اور بیان کیا اس قصہ کو حافظ
اور اسپر کوئی اعتراض نہیں کیا اور ایسے کام ناشائستہ کا حجاج کی ذات مخوس سے
نہیں ہے کیونکہ اس نے وہ وہ ناکارہ کام کیے جنپر اسلام اور مسلمانوں کی آنکھیں شرم سے جھک جاتی ہیں
اور اسحدیث میں دلیل ہے کہ عید کے ان ہتھیاروں کا اٹھانا حرام ہے اور یہ اسپر مبنی ہے کہ صحابی کا قول
ہوتا تھا یا نہ ہوتا تھا مرفوع کے حکم میں ہے اور اس مسئلہ میں اصول میں اختلاف مشہور ہے جس کو قول
نے کہا میں اسکے موصول ہونے پر واقف نہیں ہوا مگر ابن منذر سے جس سے اسطرح ذکر کیا ہے اور
ابن عمر کے قول نہ لایحل کی اور وارد ہوا ہے اسی کیطرح مرفوعاً عقید اور غیر عقید اور روایت کیا
اسناد کے ساتھ کہ منع کیا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عید کے دن ہتھیار لے جانے سے
سند کے ساتھ ابن عباس رض سے روایت کیا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
میں عیدین میں مگر جب کہ دشمن کا مقابلہ ہو یہ بحث عیدین میں ہے اور
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ میں ہتھیار کے اٹھانے سے اور آدمی
کے درمیان جن میں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حکم میں دخل
المحرم مقلد بالسیف میں کتاب الحج سے اشارا
دلال اور برچھیوں سے کہیلنا حدیثنا

کہا اور اول تشہد
کے بدل صلی اللہ
کیج اور صید لانی نے وبرکاتہ کے
باوجود اسکے کہ صلوت کا لفظ جمیع روایات
اشکال ہے باوجود اسکے کہ شافعیہ کی
اور طیبات کی حذف کی یہ وجہ بیان کی ہے کہ
لیکن اسمین نظر ہے اسلیے کہ گذر چکا کہ ان دونون مین
ہے فائدہ قفال نے اپنے فتاوے مین کہا نماز کے
ہے اپنی نماز مین اللھم اغفر لی وللمومنین والمومنات
مردون اور مسلمان عورتون کے واسطے اور تشہد مین السلام علینا
تو ہوگا قصور کرنیوالا اللہ سبحانہ وتعالی کی خدمت مین اور رسول کی
مین اور سب مسلمانون کے حق مین اسی لیے نماز کے چھوڑنے مین
کہ نماز مین اللہ سبحانہ وتعالی کے حق کی ساتھ بندون کا بھی حق ہے
ان مسلمانون کا جو گذر چکے اور انکا بھی جو قیامت تک
یہ ہے کہ پہلا تشہد سنت ہے اور دوسرا واجب ہے
پہلا التحیات واجب ہے اگر رہجاوے
تو نماز باطل ہوجاتی ہے اور اسکو مولف نے
اور ابن ماجہ نے ابن تیمیہ نے منتقے مین
رضوان اللہ علیہم اجمعین کے تشہد کا بیان
تشہد سکھایا
الصلوات والطیبات
علیک ایھا

[illegible] عن عروۃ عن عائشۃ قالت دخل علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم
[illegible] وحول وجھہ ودخل ابوبکر
[illegible] فاقبل علیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال دعھما فلما غفل غمزتھما
[illegible] السودان بالدرق والحراب فاما سالت رسول اللہ صلی اللہ
[illegible] وھو
[illegible] فذھبی حضرت عائشہ
[illegible] کے دونوں مین) میرے پاس تشریف لائے اور میرے
[illegible] (انصار کی لڑکیون مین سے) بعاث کی لڑائی (مین اشعار) گارہی تھین ف او
[illegible] اسکو مسلم شام کی بہت سی نکالا اور ایک حسان بن ثابت کی لڑکی بنی اسکو طبرانی نے ام سلمہ کی حدیث
[illegible] دوسری عبداللہ بن سلام کی لڑکی بنی اسکو کتاب الصحابہ مین نکالا اور ابن ابی الدنیا نے کتاب العیدین مین نکالا فلیح کے طریق سے انہی ہشام
[illegible] نام لڑکی اور ایک اور لڑکی گارہی تھین اور اسکی سند صحیح ہے حافظ نے کہا اور مین دوسری
[illegible] احتمال ہے کہ دوسری لڑکی کا نام زینب ہو اور اسحدیث کو کتاب النکاح مین بھی بیان
[illegible] جنھون نے صحابہ کے شمار مین کتابین تصنیف کی ہین انھون نے حمامہ کا صحابہ مین نام نہین لیا ہان
[illegible] مین بلال کی ماں حمامہ کا ذکر کیا ہے جسکو ابوبکر رضہ نے خرید کر آزاد کیا (ف وق) ف تو آپ
[illegible] اور اپنا منہ دوسری طرف کرلیا میرا ابوبکر (میرے باپ) تشریف لائے اور انھون نے مجھکو جھڑکا اور
[illegible] صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس شیطان کا باجہ بج رہا ہے ابوبکر کیطرف حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
[illegible] کیا اور فرمایا انکو چھوڑ دے جب ابوبکر اس سے غافل ہوئے مینے ان دونو کو اسارہ کیا کہ (دوڑ
[illegible] عید کا دن تھا حبشین جنگ ڈالون اور برچھیون سے کھیل رہے تھے یا تو مینے خود
[illegible] وآلہ وسلم سے پوچھا اور یا آپنے (بطور شفقت) فرمایا تو دیکھنا چاہتی ہے مینے کہا جی
[illegible] کیا اور میری گال آپکی مبارک گال پر تھی اور آپ فرماتے تھے کہ (اے بنی ارجیدہ
[illegible] تک کہ جب مین تھک گئی تو آپنے فرمایا مجھکو اب بس ہے مینے عرض کی جی
[illegible] نے کہا بعاث کی لڑائی کا دن عرب کی مشہور ایام مین سے ہے جسمین اوس
[illegible] ایک مدت تک ان مین قائم رہی اسی طرح اسکو

محمد بن اسحق صاحب مغازی وغیرہ نے ذکر کیا حافظ نے کہا مین کہتا ہون ثابت کی محمد بن اسحق سے کتاب جو
اور اسمین نظر ہے کیونکہ اس کلام سے یہ مغالطہ پڑتا ہے کہ جو لڑائی بعاث کے دن ہوئی تھی پھر وہ ایک سو بیس
ہوتی رہی حالانکہ امر یون نہین ہے ہجرت کے ابتدا مین آوے گا حضرت عائشہ رضہ کا یہ قول کہ بعاث
ایک دن تہا جسکو اللہ نے اپنے رسول علیہ السلام کے واسطے مقدم کر رکھا تو آپ مدینہ منورہ مین تشریف لائے حالانکہ
کے سردار ایک دوسرے سے جدا تہے اور انکے بڑے مقتول ہو چکے تہے اور ابن سعد نے اپنی اسناد دونکے ساتھ
کیا کہ چھ آدمی یا آٹھ آدمی جو آپکو منے مین ملے تہے یہی آپ کو انصار سے پہلے ملے اور مکہ مین اسلیے آئے کہ یہ بعض
کے حلیف بن جاوین اسچیز مین جو انہون نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہی جب آپ نے انکو اسلام کیطرف
اور بعاث کی لڑائی مین ایک سال پہلے واقع ہوئی تھی تو وہ آئے دوسرے سال اور انہون نے حضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم سے بیعت کی اور یہ پہلی بیعت ہے پھر دوسری بار آئے اور انہون نے بیعت کی اور یہ ستر آدمی تہے
اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہجرت کی تو اس سے معلوم ہوا کہ بعاث کی لڑائی ہجرت سے تین سال پہلے واقع
ہوئی الی آخر ما قال اور اس لڑائی مین اوس کو خزرج پر فتح ہوئی اور دونو طرف کے شاعرون نے اپنی اپنی بہادری کی
تعریف مین شعر کہے یہی اشعار یہ لڑکیان گا رہی تہین جب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینہ منورہ مین تشریف
تو انکی یہ قدیم عداوت اسلام کی برکت سے جاتی رہی اسی کیطرف اشارہ کیا ہے اللہ تبارک و تعالی نے آیت کریمہ
وَاذْكُرُوا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ كُنْتُمْ اَعْدَآءً فَاَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِكُمْ فَاَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهٖٓ اِخْوَانًا اسحدیث سے
ہوا کہ عید کے دن ایسے گانے مین کچھ مضائقہ نہین کیونکہ یہ دن شرعاً خوشی کا دن ہے پھر اگر چھوٹی لڑکیان کسی کی
تعریف یا کسی کی بہادری کے اشعار خوش آواز سے پڑہین تو جائز ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایسا
رخصت دی لیکن اسمین بھی شرط یہ ہے کہ گانیوالی جوان عورت نہ ہو اور راگ کا مضمون شرع شریف کے خلاف نہ ہو
مولوی ابو الحسن صاحب نے جو فیض الباری مین لکھا ہے کہ احادیث سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ عید کے سوا اور دنون
مین گانا بجانا منع ہے یہ ان حدیثون کے مخالف ہے جن مین شادیون مین گانے بجانے کی اجازت ہے
ترغیب ہے بخاری اور ابن ماجہ نے ابو الحسین سے روایت کی ہے جنکا نام خالد مدنی تہا کہ ہم مدینہ منورہ مین
عاشورا کے دن اور لڑکیان دف بجاتی تہین اور گاتی تہین پھر ہم ربیع بنت معوذ پاس گئے ان سے
کیا انہون نے کہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے پاس آئے جسدن میری شادی ہوئی تھی
اور میرے پاس دو لڑکیان تہین جو گاتی تہین اور میرے باپ دادون کا ذکر کرتی تہین

ہوی ہے اور گانے مین وہ بھی گانے لگین وَفِیْنَا نَبِیٌّ یَعْلَمُ مَا فِیْ غَدٍ یعنے ہم مین ایک نبی ہین جو کل
ت جانتے ہین آپنے فرمایا یہ مت کہو کل کی بات کوئی نہین جانتا اللہ کے سوا احدیث اور بہت حدیثون سے صاف
ہے کہ شادی اور خوشی مین دف بجانا اور گانا کچھ منع نہین اور علامہ ابن حزم ظاہری نے تو تمام مزامیر کو جائز کیا
دف پر قیاس کر کے اور اس مسئلہ کی تفصیل ہدایت السائل اور دلیل الطالب مین جناب سید علامہ ابو الطیب نواب
صدیق حسن خان صاحب نے خوب کی ہے جسکا خلاصہ یہ ہے کہ غنا اور مزامیر مین علماء دین کا اختلاف ہمیشہ سے چلا آیا ہے
ہمیشہ اسکو اختلافی مسئلہ سمجھنا چاہیے اور کسی مسلمان کی تضلیل یا تفسیق اسکی وجہ سے جائز نہین ہے اور حضرات
صوفیہ علیہم الرحمۃ نے بھی غنا اور مزامیر کو جائز رکھا ہے لیکن کئی شروط کے ساتھ جو انکی کتابون مین مذکور ہین اور انکے بعض
ان شاء اللہ تعالی حافظ صاحب کی تقریر مین آوے گا اور ابن ماجہ نے انس بن مالک سے روایت کیا کہ آنحضرت صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینہ منورہ کے بعض راستون مین گذرے تو آپنے دیکھا کہ کچھ لڑکیان اپنی دف بجاتی ہین اور
گاتی ہین اور کہتی ہین نَحْنُ جَوَارٍ مِنْ بَنِی النَّجَّارِ یَا حَبَّذَا مُحَمَّدٌ مِنْ جَارٍ یعنے ہم لڑکیان ہین بنی نجار کی کیا
اچھا پڑوسی ہین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ سنکر آپنے فرمایا اللہ جانتا ہے کہ مین تم سے محبت رکھتا ہون دوسری
روایت مین ہے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مکہ سے تشریف فرمائی مدینہ ہوئی تو انصار کی لڑکیان راستون پر
یہ گاتی بجاتی تھین آپ کے تشریف آوری کی خوشی مین طَلَعَ الْبَدْرُ عَلَیْنَا مِنْ ثَنِیَّاتِ الْوَدَاعِ ۔ وَجَبَ
الشُّکْرُ عَلَیْنَا مَا دَعَا لِلّٰہِ دَاعٍ آپنے فرمایا اللہ تم سے محبت رکھتا ہے اصل یہ ہے کہ ان لڑکیون کو گانے بجانے سے اور
کوئی غرض نہین ہوا اسکے کہ وہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آمد کی خوشی مین یہ کرتی تھین پس اللہ اور اسکے رسول کی محبت
بیکار جانیوالی نہین بلکہ محبت ہی اصل ہے اور سب اسکے توابع ہین اور یہ لڑکیان کچھ گانین نہ تھین اور نہ گانے
پیشہ رکھتی تھین بلکہ کم سن اور نابالغ تھین اور آپ کی تشریف لانے کی خوشی مین معمولی طور سے گانے
بجانے لگین یہ مباح ہے اسکی اباحت مین کچھ شک نہین اور بعض علماء نے کہا ہے کہ گانے کی حرمت مین
کوئی حدیث صحیح نہین ہوئی اسی طرح مزامیر کی حرمت مین اور تفصیل کی اس مسئلہ مین علامہ ابن القیم نے اغاثۃ
اللہفان مین ترجیح دیا انہون نے گانے اور مزامیر کی حرمت کو اور ابن حزم نے ترجیح دیا اسکی اباحت کو اور یہ مسئلہ اختلافی
ہے جیسے ہم بیان کر چکے حافظ نے فتح مین کہا باب کی حدیث سے صوفیہ کی ایک جماعت نے راگ کی اباحت
اور اسکے سماع پر دلیل لی ہے وہ گانا کسی باجے کے ساتھ ہو یا باجے کے سوا اور اس استدلال کے رد مین حضرت
عائشہ کا یہ قول آیندہ حدیث مین کافی ہے کہ وہ لڑکیان گانیوالی نہ تھین تو حضرت عائشہ صدیقہ

کی غرض یہ تھی کہ وہ لڑکیان راگ اور سرود کی طرح سے نا واقف ہین اسکے
اطلاق رفع صوت پر اور ترنم پر جسکو عرب مین نصب کہتے ہین اور جسپر انکی
جو گاوی تمیط اور تکسیر کے ساتھہ اور برانگیختہ کرے اپنے راگ مین وحشی برادر عورتون کے
وغیرہ کی توصیف کرکے قرطبی نے کہا اور یہی وہ قسم ہے کہ سلف کو متحرک کرتا تھا (اول)
مین تو کسی کا اختلاف نہین ہے اور صوفیون نے جو سماع مین خرافات
کا اختلاف نہین ہے اور نفوس شہوانیہ بہت صوفیہ پر غالب ہو گئے یہانتک کہ بہت صوفی
ہین اور انکو تقرب الی اللہ کا وسیلہ جانتے ہین اور نیک کام سمجھتے ہین اور یہ بلا شک
اور بیہودہ لوگون کا قول واللہ المستعان اور رہے آلات مزامیر یعنے باجے تو انکی اباحت یا حرمت مین
معازف کی حدیث پر گفتگو کے وقت کتاب الاشربہ مین انشاء اللہ تعالی ایک جماعت نے انکی حرمت
ہے اور بعض نے اسکے اکثر حکایت کیا ہے اور وہان ہم قریبین کا شبہ انشاء اللہ تعالی بیان کرینگے اور شاید یون
کے جائز ہونے سے یہ لازم نہین آتا کہ سب قسم کے باجے جائز ہو جاوین جیسے ہم نے کہا ہے اور انشاء اللہ تعالی
اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اپنے منہ پر کپڑا لے لینا اس سے معلوم ہوا کہ آپ نے ان لڑکیون کو
نہ کرنا اور حضرت ابو بکر کو منع کرنے وقت کہنا کہ انکو چھوڑ دے ہر قوم کی خوشی کا دن ہوتا ہے اور یہ ہمارا
ہے) مین دلیل ہے اسکے جواز پر اس طریق سے جسطرح آپنے اسکو ثابت رکھا کہ بال لڑکیان
ہو عید کے دن اپنے عیال پر رزق وغیرہ لباس مین فراخی کرنی چاہیے اگر کسی
راحت پہونچے عید کے دن خوشی کا ظاہر کرنا دین کی علامتون مین سے ہے اور اپنی
پاس ہو جا سکتا ہے ہان دن مین جب اسکے پاس آئے جانیکی آگے سے علانیہ ہو
کو ادب دے سکتا ہے کیونکہ ادب دینا ماں باپ کا ہی وظیفہ ہے
کی مجلسون مین کھیل وغیرہ کاموں سے پرہیز کرنا اگرچہ ہمین گناہ
کے پاس کوئی چیز مکروہ دیکھے تو اسکو پہونچتا ہے کہ اسپر انکار کرے اور
مین کچھہ خلل نہین آتا بلکہ ہمین شیخ کا ادب اور اسی کی عزت کی
کے سامنے تلمیذ فتوے دیسکتا ہے اور احتمال ہے کہ ابو بکر
سو گئے اور خوف کیا کہ انکی نیند کھل جاوے گی

[illegible] کہا ہے کہ جو اس سے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس امر کی اجازت دی لیکن پھر
[illegible] خاطر کی بعد اسکے اور ڈری کہ مین باپ خفا نہ ہوجاوی اور اشارہ سی جو منع کیا تو اس سے معلوم
[illegible] کے ساتھ بیان کرنے مین شرم کرنی چاہیے واللہ اعلم اور زہری کی روایت مین ہی جو انشاء اللہ
[illegible] آپ بھگو دیا گئے اور مین دیکھتی اور ابو اب المساجد مین اس لفظ کی ساتھ گذر چکا کہ محبہ کو
[illegible] اور اس سے رد ہوگیا ابن منیر کا استنباط باب کی حدیث سی کہ عورت کے پردہ کیواسطے
[illegible] اسکا محرم یا خاوند کھڑا ہوجاوے کیونکہ قصہ ایک ہی ہے اور دوسری روایتون مین
[illegible] کی تصریح آچکی ہے اور سعید نی ابوہریرہ سی روایت کیا کہ حضرت عمر کنکرون کیطرف جبکی راوی کنکر
[illegible] تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان کو چھوڑ دی اے عمر اور جہاد مین آوے گا اور ابو عوانہ نی
[illegible] مین زیادہ کیا کہ آپ نے فرمایا اسلیے کہ یہ ارفدہ کی اولاد مین اور غرض یہ تھی کہ کیسا ان کا طریق ہے اور
[illegible] ہے تو ان پر انکار نہین ہے محب طبری نے کہا اسحدیث مین تنبیہ ہے اسپر کہ بنی ارفدہ کو معاف
[illegible] مین جو دوسرون کو معاف نہین ہین کیونکہ اصل مساجد مین یہ ہے کہ انکو کیچل وغیرہ سے پاک رکھا جاوے
[illegible] کیا جاویگا اسپر جس مین نص وارد ہوئی ہے انتہی اور سراج نے ابو الزناد کے طریق سے روایت کیا اس نے
[illegible] اس نے عائشہ سے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اسدن تاکہ یہود جان لین کہ ہماری دین مین رہبی اس
[illegible] سے مین یکسو آسان دین دیکر بھیجا گیا ہون اور اس سے معلوم ہوا کہ اس امر کی بنی ارفدہ کی ساتھ کچھ
[illegible] حضرت عمر نے اصل کیطرف خیال کرکے کہ مساجد کو ایسی باتون سی منزہ رکھنا چاہیے انکیطرف کنکر
[illegible] حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو انکی وجہ بیان کردی کما سبق تقریر یا حضرت عمر کو معلوم نہ ہوا ہوگا کہ
[illegible] رسالت علیہ التحیۃ والتسلیم ہین دیکھ رہے ہین زہری کی روایت مین ہے یہانتک کہ مین ہی تھک گئی اور
[illegible] کی روایت سے روایت کیا پھر آپ میرے واسطے کھڑے رہے یہانتک کہ مین ہی پھرتی اور یزید بن رومان کی
[illegible] ہوئی تو سیر نہین ہوئی آپ نے فرمایا پھر مین کہتی نہین تاکہ مین اپنا مرتبہ آپکے ہان معلوم کرون
[illegible] کیا اس نے عائشہ سے کہ مین عرض کرتی جلدی نہ فرمائی پھر آپ میری لیے کھڑے رہے
[illegible] عرض کرتی آپ جلدی نہ فرمایے اور مین کچھ دیکھتا انکی طرف چاہتی نہ تھی لیکن مین
[illegible] سے معلوم ہوا ہے جو آپکے ہان تھا اور کتاب النکاح مین زیادہ کیا زہری
[illegible] کہ حین انکی جو کھیل کی دلیں ہوتی ہے وہ کسقدر کھڑی ہوئی ہوگی اور حدیث

Marfat.com

سو اس شخص نے شک کیا ہی جس نے اس حکم کے منسوخ ہونیکا دعوی کیا ہے اور کہا ہو کہ یہ حکم ابتدا اسلام
قول کی حکایت ابواب المساجد مین گذر چکی اور یہہ دعوی مردود ہے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کے
آپ مجھے ڈھانکتے تھے اپنی چادر کے ساتھہ اور اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ واقعہ حجاب کے بعد واقع ہوا
قول تاکہ عورتین جانین کہ میرا حضرت ﷺ کے ہان اسقدر مرتبہ ہے دلالت کرتا ہے کہ یہ واقعہ اسوقت کا ہے
سو جو دو تین اور ابن حبان کی یہ روایت گذر چکی کہ یہ اسوقت کا واقعہ ہی جب حبش کے لوگ مدینہ مین آئے
لوگ ہجرت کے ساتوین سال مدینہ مین آئے تو اسوقت حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ
عمر پندرہ سال کی ہوگی اور ابواب المساجد مین کچھہ ایسی ہی بات ہے اور اسکا جواب گزر چکا اور اسحدیث سے معلوم
وغیرہ ہتیارون کے ساتھہ کھیلنا اور انکی کثرت کرنی اور تجربہ کرنا جائز ہے کہ یہ جہاد کا وسیلہ ہے اور آپ نے
لیے دیکھنا کہ اس سے جہاد مین قوت حاصل ہوتی ہے اور یہہ بھی معلوم ہوا کہ عورتون کو بیگانے مردون کے
دیکھنا جائز ہے بشرطیکہ فتنے مین واقع نہ ہونے کا یقین کامل ہو اور حرام تو مردون کی خوبصورتی کو دیکھنا اور
اس سے لذت اٹھانا ہے اور اسپر بخاری علیہ الرحمۃ نے یہ باب بھی مقرر کیا بَابُ نَظَرِ الْمَرْءَةِ إِلَى الْحَبَشِ وَنَحْوِهِمْ
یعنے عورت حبش اور غیر حبش کی طرف دیکھہ سکتی ہے جب فتنے کا خوف نہ ہو کہا امام نووی نے اور ہم شہوت کے
اور فتنہ مین پڑنا تو یہ بالاتفاق حرام ہے اور بغیر شہوت کے دیکھنا تو صحیح مذہب ہی کہ یہ بھی حرام ہے اور
اس نے یہ جواب دیا ہو کہ احتمال ہے کہ یہ واقعہ حضرت عائشہ کے بالغ ہونے سے پہلے کا ہو اور جو اس مین صنعت
طرف اشارہ گذر چکا . یا ام المومنین انکی کھیل کیطرف دیکھتی ہونگی نہ انکی چہرون اور جسمون کیطرف اور اگر
جسمون اور مونہون پر نظر پڑجاتی ہوگی تو اسیوقت پھیر لیتی ہونگی انتہی اور اسحدیث کے باقی فائدون پر گ
المساجد مین گذر چکی اور جو باب کے بعد آویگی مطابقت کیوجہ بخاری کی اس ترجمہ اور آیندہ باب کے درمیان
ملیحہ مائیکرہ من . تَحَمُّلِ السِّلَاحِ فِي الْعِيدِ یعنی عید مین ہتیار کا اٹھانا جائز نہین ہے . انشاء اللہ تعالی بَابُ
الْعِيدَيْنِ لِأَهْلِ الْإِسْلَامِ عیدین مین مسلمانون کی سنت اور انکا طریق ف اکثر کی روایت مین اسی
اسیپر اقتصار کیا ہے اسمعیلی نے مستخرج مین اور ابو نعیم نے اور ابو ذر نے حمدی کی ترجمہ کے ابتدا مین زیادہ کی
الدُّعَاءِ فِي الْعِيدِ ابن رشید نے کہا مین اسکو تصحیف سمجھتا ہون اور معلوم ہوتا ہے کہ ترجمہ
اسوقت عائشہ کیحدیث کی ترجمہ باب سے مطابقت ہوگی جو باب کی دوسری حدیث ہو اور اسمعیلی
یہ توجیہ کیجاوے کہ باب کا حکم کھیلنے کے جائز ہونے سو بطریق اولی ثابت ہے اور ابن عدی نے

...کیا کہ رات کو ملے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو عید کے دن تو عرض کی اللہ قبول کرے ہم سے اور آپ سے تو آپ نے فرمایا
...ہے اور تم سے لیکن اس حدیث کی اسناد مین محمد بن ابراہیم شامی ضعیف ہے اور وہی اسکے مرفوع ہونے
...منفرد ہوا ہے کہ اسکی اس مین مخالفت کی گئی ہے تو بیہقی نے عبادہ بن صامت کی حدیث سے روایت کیا
...حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عیدین کے دن (ملنے کیوقت) دعا کرنے کی بابت پوچھا تو آپ نے فرمایا یہ یہود اور
...کا کام ہے اور اسکی سند بھی ضعیف ہے اور گویا بخاری رحمہ اللہ کی یہ غرض ہے کہ اسباب مین کوئی حدیث ثابت
...اور نیز مجالیات مین سند حسن کے ساتھ جبیر بن نفیر سے روایت کی گئی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
...عید کے دن جب ملتے تو بعض ازکا بعض سے کہتا تَقَبَّلَ اللّٰهُ مِنَّا وَمِنْكَ اور رہی حضرت ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا
...حدیث کی مناسبت کیوجہ اس ترجمہ کے ساتھ جسپر بعضون نے اقتصار کیا تو کہا گیا کہ اسحدیث کی مناسبت
...ساتھ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس قول مین ہے اِنَّ لِكُلِّ قَوْمٍ عِيدًا وَهٰذَا عِيدُنَا کیونکہ اس سے معلوم
...کہ عید کیدن کھیل مستحب ہے اور اس مین اعتراض ہے کیونکہ کھیل مستحب ہونے کے ساتھ موصوف نہین ہوسکتی
...بات قرین قیاس ہے کہ امباح کبھی اچھی نیت کے ساتھ اس درجہ کو پہونچ جاتا ہے جس مین ثواب کی امید ہو اور ہو
...کہ اہل اسلام کی سنت کہ کھیل پر عبادت کا مقدم کرنا مراد ہو یا ترجمہ باب مین لغوی معنے پر حمل کیا جاوے اور
...حدیث تو وہ اسحدیث کا ٹکڑا ہے جو پوری ایک باب کے پیچھے انشاء اللہ تعالی آوے گی اور حجاج جو سند مین
...وہ سفیان کا بیٹا ہے اور زین بن منیر نے ایک اشکال پیدا کیا اور وہ یہ کہ حدیث کی ترجمہ باب کے ساتھ مناسبت
...اور وہ اسطرح کہ ترجمہ مین دونو عیدون کا مذکور ہے اور حدیث مین صرف بقر عید کا ذکر ہے اور اسکا اس نے
...جواب دیا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قول اِنَّ اَوَّلَ مَا نَبْدَءُ بِهِ يَوْمَنَا سے معلوم ہوتا ہے کہ اسدن مین
...اصل امر ہی ہے اور نماز کے سوا اور جنس نیک کام مین خطبہ اور قربانی اور ذکر وغیرہ وہ بالتبع مین اور یہ امر
...مین مشترک ہے تو عمدہ اور لائق یہی بات ہے کہ ترجمہ کو صرف بقر عید کے ساتھ ہی خاص نہ کیا جاوے انتہی اور امام
...حافظ صدیقہ کی حدیث پر پوری گفتگو اس باب مین گذر چکی ہو اس باب سے پہلے ہے حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ
...حَدَّثَنِي زُرَيْعٌ قَالَ سَمِعْتُ الْجُرَيْرِيَّ عَنْ أَبِي الْعَلَاءِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ فَقَالَ إِنَّ أَوَّلَ مَا نَبْدَأُ مِنْ
...يَوْمِنَا هٰذَا أَنْ نُصَلِّيَ ثُمَّ نَرْجِعَ فَنَنْحَرَ فَمَنْ فَعَلَ فَقَدْ أَصَابَ سُنَّتَنَا براء بن عازب سے روایت ہے کہا مین نے سنا
...صلی اللہ علیہ وسلم سے حالانکہ آپ خطبہ پڑھتے تھے پہلے وہ چیز جسکو ہم اسدن مین شروع کرین یہ ہے کہ نماز پڑھین پھر
...لوٹ آوین اور قربانی کرین جس نے ایسا کیا وہ ہماری سنت کو پہونچا اس نے سنت ادا کی اف

عید کی نماز کے جائز ہونے مین
عید کی نماز سنت مؤکدہ ہی اور امام احمد
دلیل یہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
اور جو لوگ اسکے سنت ہونے کو قائل ہین
کے سوا اور بھی کوئی نماز مجھپر فرض ہے تو
دلیل انکی یہ ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
اور حنفیہ نے اسکا جواب یہ دیا ہی کہ جیسے ان
فرض ہونیکا ذکر نہین ہے تو جس طرح جمعہ کی فرضیت
کہ آپ کی غرض اسی پنجگانہ نمازون کے بیان کرنے کی تھی
مخصوص ہین کیونکہ وہ ہر دن کا وظیفہ نہین ہین بلکہ جمعہ ہر ہفتہ
لازم آویگا کہ عید کی نماز بھی اور نمازون کیطرح فرض
اور فرض اور واجب مین انکے نزدیک فرق ہی اور اسکی
ترتیب کا سنت ہونا معلوم ہوتا ہے کہ پہلے عید پڑہے
سنت ہوگی یا نماز کو مقدم کرنا اسکی تاکید
اور اسکو مولف نے عیدین مین لکھا اور
مین اور اسیطرح ترمذی نے اور نسائی نے
ابو اسامۃ عن ھشام عن ابیہ عن
بما تقاولت الانصار یوم بعاث
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ان لکل قوم عیدا وھذا
بزرگوار) میرے پاس آئے اور اسوقت
دن کہین تین (بعاث ایک مقام کا
پڑہائی ایک سے

...ن ...ی ہین آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گھر مین یہ
...ر ایک قوم کی ایک عید ہوتی ہے (حسبدن وہ خوشی کرتے ہین
ف تو آپ نے جابر پر کہا عید کے دن گانے کو قسطلانی نے کہا اس مسئلہ
...ف کی حدیث پر گفتگو کرنے کو وقت آویگی **باب الاکل یوم الفطر**
...ے بعد عید کی نماز تک **حدثنا** محمد بن
...ر نا عبید اللہ بن ابی بکر بن انس عن انس
...ی اللہ علیہ وسلم لا یغدو یوم الفطر حتی یاکل تمرات وقال مرجی
...ن جبر قال حدثنی انس عن النبی صلی اللہ علیہ یاکلهن وترا انس بن
...صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عید فطر کے دن (عیدگاہ کیطرف) نہ جاتے یہانتک کہ
...ی صاحب کی روایت مین ہے کہ طاق کھجورین کہاتے ف ابن حبان اور حاکم نے
...ل اس لفظ کے ساتھ کہ آپ عید فطر کے دن نہ نکلتے یہانتک کہ چند کھجورین تناول
...ہ یا زیادہ (مگر طاق کا ضرور خیال فرماتے) اور اس مین صریح مداومت کی
...طرے پہلے کہانے مین یہ ہے کہ کوئی شخص یہ گمان نہ کرے کہ عید کی نماز پڑہنے
...اس باب کو مسدد نے فرمایا ابن قدامہ حنبلی نے کہا عید فطر کے دن نماز سے پہلے کہانا کہانے
...ستحباب نہین جانتے انتہی اور ابن ابی شیبہ نے عبداللہ بن مسعود رضی اس مین تخییر
...ی ہے اور حکمت کھجور کہانے کی استحباب مین یہ ہے کہ کھجور شیرین ہوتی
...ین قوت دیتی ہے تو گویا روزون کیوجہ سے جو آنکھون مین ضعف آگیا تہا
...تعبیر کی جاتی ہے اور کھجور کا دوسری چیزون کے
...ہے اس لیے بعض تابعین نے مستحب جانا ہے افطار کرنا شیرین چیز کے ساتھ
...ے ساتھ ہین ترسے نکالا ہے کیطرف ابن ابی حمزہ نے اشارہ کیا اور ان کو طاق
...ادہ المطلب اور یہی وجہ تہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا
...ی کے فضل سے ہے اور اسکے باپ کا نام رجا ہے جو
...ہین لوگون نے اختلاف کیا ہے

اور اس شخص کی بخاری مین اس جگہہ کے سوا اور کوئی حدیث نہین ہی انتہی ناقال الحافظ فی الفتح
کہا ابتداء اسلام مین عید کی نماز پڑہنے سے پہلے کہانا کہانا حرام تہا پہر یہ حکم منسوخ ہوگیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
عید سے پہلے کہجوریں کہایا کرتے تاکہ لوگون کو اسکا نسخ معلوم ہوجاوے اور کہجورون کے استحباب مین حکمت
کہ میٹھی چیز سے آنکہون کو قوت ہوتی ہی اور آنکہون کو جو ضعف بیٹہنے کے سبب سے ہوتا ہے وہ اسکے کہانے سے
ہوجاتا ہے الی آخر ما قال **باب** اَلْاَكْلِ يَوْمَ النَّحْرِ بقر عید کے دن کچہ کہانیکا بیان **ف** عید کی نماز
پیچہے امام احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ نے بریدہ سے روایت کیا حسن اسناد دون کے ساتہہ اور حاکم اور ابن حبان
اسکو صحیح کہا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نہ نکلتے عید فطر کے دن جب تک کچہ کہا نہ لیتے اور (نہ کہاتے) بقر عید کے
جب تک عید کی نماز سے نہ لوٹتے پہر کہاتے اپنی قربانی سے اور ان دونون مین فرق اسواسطے ہے کہ فطر کے دن عید
نماز سے پہلے صدقہ فطر دینا واجب ہے تو کہانا بہی مستحب ہے تاکہ مساکین کے ساتہہ کہانے مین شریک ہو اور بقر عید کے
دن نماز کے پیچہے خیرات کرنا ہوتا ہے قربانی کا اسلیے اسدن مین بہی انکی موافقت مستحب ہوئی اور تو کہ دونون
عیدون کے دنون مین امتیاز ہوجاوے کیونکہ عید فطر کے دن سے پہلے کہانا حرام ہے اور بقر عید کے دن سے پہلے
کہانا حرام نہین ہے اور حافظ نے فتح مین کہا زین بن منیر نے جسکا حاصل یہ ہے کہ مصنف علیہ الرحمہ نے بقر عید کے
دن کہانیکو کسی معین وقت کے ساتہہ خاص نہین کیا جیسے فطر کے دن کے کہانے کو مقید کیا اور اسکی وجہ
کہ انس کی حدیث اور براء کی حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ بقر عید کے دن بہی عید کی نماز سے پہلے کہانا کہانا جائز
اور وہ لفظ انس کی حدیث کا جس سے معلوم ہوتا ہے کہ عید کی نماز سے پہلے کہانا جائز ہے اس شخص کا قول ہے جو
اٹہکر عرض کی کہ (یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) اسدن مین گوشت کی خواہش ہوتی ہے (بلکہ بعض روایت
مین ہے کہ انہون نے ہمسایون کا محتاج ہونا بیان کیا) تو اس سے ظاہر ہے کہ ابو بردہ اور اسکے ہمسایون نے
کی نماز سے پہلے کہانا کہایا اور وہ لفظ براء کی حدیث کا جس سے عید کی نماز سے پہلے کہانا جائز معلوم ہوتا ہے
ابو بردہ کا قول ہے ان الیوم یوم اکل وشرب یعنی آج کہانے اور پینے کا دن ہے اور شاید مصنف
کی غرض یہ ہے کہ جن حدیثون مین فطر کے دن اور بقر عید کے دن کی مغایرت وارد ہوئی ہے اسطرح کہ فطر کے
دن تو نماز سے پہلے کہانا ضروری ہے اور بقر عید کے دن نماز کے بعد وہ حدیثین صحیحین مین کیونکر ہین
مین ہی کہ ابو بردہ نے بقر عید کے دن عید کی نماز سے پہلے کہانا کہایا تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان کر
جانور جو تو نے ذبح کیا وہ تو قربانی نہین ہوئی اور اسکو کہانے پر ثابت رکہا اور ہی وہ حدیث

[illegible] اس بیان مین کہ نماز مین [illegible]

[illegible] ثنا حماد بن زید عن عمرو بن دینار عن طاؤس

[illegible] ان یسجد علی سبعۃ اعظم ولا یکف شعرہ ولا ثوبہ

[illegible] کہ رسول اللہ صلی اللہ وآلہ وسلم حکم کیے گئے سات جوڑ پر سجدہ کرنیکا اور حکم

[illegible] کہ نہ سمیٹین کپڑے نہ بال ف حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے فتح الباری مین کہا

[illegible] غرض یہ ہے کہ سر کے بال سر کے ساتھہ سجدہ کرتے ہین جب روکے نجاوین یا

[illegible] صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو اس کام سے منع کیا ہے تو حکمت اس مین یہ ہے کہ بالون کی گرہ پر نماز

[illegible] ابوداؤد نے جید اسناد کی ساتھہ ابو رافع رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کیا کہ انہون نے

[illegible] علیہ وسلم کو دیکھا وہ نماز پڑھہ رہے تہے اور انہون نے اپنے سر کے بال اپنی گدی مین باندہے ہوئے تہے تو

[illegible] علیہ السلام کے بالون کو کھولدیا اور فرمایا مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے

[illegible] ہے اور حدیث کی باقی فائدون پر پوری کلام باب السجود علی سبعۃ اعظم مین گذر چکی

[illegible] نے باب لا یکف ثوبہ فی الصلوۃ اس بیان مین کہ نماز مین

[illegible] ف حافظ ابن حجر رح نے فتح الباری مین کہا بخاری رح نے اس باب مین ابن عباس

[illegible] اس سے پہلے باب مین گذری دوسری اسناد کی ساتھہ بیان کی اور اسکے فوائد

[illegible] بن اسمعیل ثنا ابو عوانۃ عن عمرو عن طاؤس عن ابن عباس عن

[illegible] قال امرت ان اسجد علی سبعۃ اعظم ولا اکف شعرا ولا ثوبا ابن عباس رض

[illegible] وآلہ وسلم نے فرمایا مجہے حکم ہوا ہے کہ مین سات جوڑ پر سجدہ کرون اور

[illegible] اللہ عنہ کہتا ہے کہ سات کو سجود کے احکام مین لانیسے غرض یہ ہے کہ کپڑے

[illegible] نہ سمیٹے مین جیسے نہ جاوین اور پوری بحث گذر چکی باب التسبیح

[illegible] دعا کا بیان ف حافظ نے فتح الباری مین کہا کہ اس ترجمہ پر باب

[illegible] ثنا مسدد قال حدثنا یحیی عن سفین قال حدثنی

[illegible] صلی اللہ علیہ وسلم یکثر ان یقول فی رکوعہ

[illegible] یتاول القرآن ام المومنین عائشہ

ہر نیک بندہ زمین مین گواہی دیتا ہون اسبات کی کہ اللہ تعالے
گواہی دیتا ہون اسبات کی کہ محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اسکے بندے ہین اور اسکے
کیا اور ایک روایت مین ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب ایک
بندے نے کہی التحیات للہ اور اسکو ذکر کیا اور اس روایت مین وعلی عباد اللہ الصالحین کے
عباد اللہ الصالحین کہا تو تمنے ہر نیک بندے پر جو آسمان زمین مین ہے سلام بھیجا اور اسکے آخر
ہر کو بخاری اور مسلم اور احمد نے نکالا اور امام احمد کے لیے ہے ابو عبیدہ کی حدیث سے انہون نے
عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ ان کو رسول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تشہد سکھایا اور اسکو حکم کیا کہ لوگون کو التحیات
سکھاین اور اسکو بیان کیا ترمذی نے کہا ابن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ کی حدیث تشہد کے مسئلہ مین بہت صحیح
اور تابعین مین سے اکثر اہل علم کا عمل ہے شوکانی نے کہا ابو بکر بزار نے بھی کہا کہ یہ حدیث تشہد
بہت صحیح ہے پھر کانی نے حافظ کی وہی تقریر بیان کی جو اوپر فتح سے مذکور ہوئی اور کہا امام مسلم نے
عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ کے تشہد پر اسلیے اجماع کیا ہے کہ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ
کے سوا (تشہد) کی کسی حدیث مین اور عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی سوا اور کسی صحابی سے مختلف ہین اور ذہلی نے کہا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی حدیث تشہد کے
صحیح حدیث ہے اور اسکی ترجیح کی ایک وجہ ہے کہ یہ حدیث متفق علیہ ہے اور اسکے سوا دوسری حدیثین
جو ہین وہ متفق علیہ نہین ہین اور اس حدیث کے راویون نے اسکے کسی حرف مین اختلاف نہین کیا
سب کے سب نے نقل کیا اور عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ کے سوا بھی صحابہ کی ایک
جماعت نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کیا ہے جن مین سے ہین ابن عباس رضی اللہ تعالے
عنہما کی حدیث آتی ہے اور جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہما کی حدیث کو نسائی اور ابن ماجہ نے
اور ابن خزیمہ اور حاکم نے اور اسکے رجال ثقے ہین اور جناب امیر المومنین عمر بن خطاب رضی اللہ تعالے
عنہ کی حدیث کو طحاوی اور حاکم نے نکالا اور بیہقی نے روایت کیا مرفوعا دار قطنی نے کہا اسبات
پر موقوف ہے کہ جناب امیر المومنین رضی اللہ تعالی عنہ کی حدیث انہی پر موقوف ہے اور ان
سے عنہما انکی حدیث کو ابو داؤد اور دار قطنی اور طبرانی نے نکالا اور ان مین
سے علیہ السلام کی حدیث کو طبرانی نے ضعیف اسناد کے ساتھ نکالا اور
کیا نسائی اور طبرانی نے نکالا

Marfat.com

بریدہ کی حدیث سے وارد ہوئی ہے جسکو قسطلانی نے بیان کیا) کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عید فطر کے دن (گھر سے) نہ نکلتے تھے (عیدگاہ کو جانے کے لیے) جبتک (کچھ) کھا نہ لیتے اور نہ کہا تو قربانی کے دن جب تک نماز نہ پڑھ لیتے اسی کی مثل ہے بخاری کے پاس جابر بن سمرہ سے اور روایت کیا طبرانی اور دارقطنی نے ابن عباسؓ کی حدیث سے کہا سنت ہے یہ کہ نکلے (نمازی) اپنے گھر سے (عیدگاہ کو جانے کے لیے) جبتک صدقہ فطر نہ دے لیوے اور کچھ کھا نہ لیوے نکلنے سے پہلے اور ان سب حدیثوں کی سندوں میں گفتگو ہے اور اکثر فقہا نے اسکو لیا ہے جسپر یہ حدیثیں دلالت کرتی ہیں اور جو ہی تقریر بیان کی جو قسطلانی سے مذکور ہوئی اور انس اور برادہ دونوں کی حدیثوں پر گفتگو جو اس باب میں مذکور ہیں کتاب الاضاحی میں انشاء اللہ آویگی **حَدَّثَنَا** مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِیْلُ عَنْ اَیُّوْبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِیْرِیْنَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ ذَبَحَ قَبْلَ الصَّلٰوۃِ فَلْیُعِدْ فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ ھٰذَا یَوْمٌ یُشْتَھٰی فِیْہِ اللَّحْمُ وَذَکَرَ مِنْ جِیْرَانِہٖ فَکَاَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَدَّقَہٗ قَالَ وَعِنْدِیْ جَذَعَۃٌ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ شَاتَیْ لَحْمٍ فَرَخَّصَ لَہُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَلَا اَدْرِیْ اَبَلَغَتِ الرُّخْصَۃُ مَنْ سِوَاہُ اَمْ لَا انس بن مالک سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے عید کی نماز سے پہلے (اپنی قربانی) ذبح کرلی تو چاہیے کہ پھر قربانی کرے **ف** کیونکہ قربانی کا عید کی نماز سے پہلے ذبح کرنا درست نہیں ہے اور آپ نے جو نماز سے پہلے ذبح کرنے والے کو دوسری بار قربانی کرنے کا ارشاد فرمایا اس میں ابوحنیفہ علیہ الرحمۃ کی دلیل ہے جو وہ قربانی کرنا واجب جانتے ہیں کیونکہ اگر قربانی کرنا واجب نہ ہوتی تو آپ اسکے دوبارہ کرنے کا ارشاد نہ فرماتے جب وہ اپنے محل میں واقع نہ ہوئی **ف** تو ایک مرد اوٹھا (ابوبردہ بن نیار) اور بولا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اسمیں گوشت کی خواہش ہوتی ہے اور اس نے بیان کیا اپنے ہمسایوں کا (بھوکا ہونا) **ف** ترجمہ باب میں مصنف علیہ الرحمۃ نے یوم کو مطلق رکھا جسطرح بیان حدیث میں یوم مطلق آیا ہے اور احتمال ہے کہ اس میں ترجمہ باب کی حدیث سے مناسبت اور مطابقت ہو **ف** گویا جناب شاہ رسالت علیہ التحیۃ والتسلیم نے اسکو بچا (اسکی بات میں اور) وہ بولا میرے پاس جذعہ ہے جو میرے نزدیک دو بکریوں کے گوشت سے زیادہ پیارا ہے (بسبب اسکے کہ وہ موٹا ہونے گوشت اسکے کے اور موٹا ہونے اسکے کے اور زیادتی قیمت اسکی کے) تو اجازت دی اسکو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جذعہ کے قربانی کرنے کی انس نے کہا تو میں نہیں جانتا کہ یہ رخصت جو آپنے ابوبردہ بن نیار کو جذعہ کی قربانی کرنے میں دی ابوبردہ بن نیار کے سوا اوروں کیلیے بھی ہے (اور یہ حکم جمیع مکلفین کے واسطے عام ہے) یا یہ رخصت اسی کیلیے خاص ہے **ف** اور اس مسئلہ میں اصولیوں کا خلاف ہے کہ آیا شارع علیہ السلام کا خطاب ایک شخص کے

لیے اسی کے ساتھ خاص ہوتا ہے یا سب لوگوں کو شامل ہوتا ہے
شاہ رسالت علیہ التحیۃ والتسلیم کا قول جسکو امام صاحب نے روایت کیا ہین
کہتا ہو خود اسی حدیث کو دوسرے طریق مین جسکو مصنف نے براء سے نکالا اور وہ باب
آتی ہے ثابت ہوا ہے کہ آپنے ابو بردہ کو ارشاد فرمایا وَلَنْ تَجْزِيَ عَنْ أَحَدٍ بَعْدَكَ
یہ اجازت نہیں ہے اب کوئی خلاف نہ رہا اور جذعہ کے معنی مین اختلاف ہوا ہے بعض نے کہا جذعہ
جو چھ مہینے کا ہو اور حنیفیہ کا مذہب ہے اور بعض نے کہا کامل ایک سال کے بکری کو جذعہ کہتے ہین
کا مذہب ہے اسی طرح مسنہ کے معنے مین اختلاف ہو بعض نے کہا مسنہ بکریون مین سے وہ ہو جو کامل ایک سال
حنفیہ کا مذہب ہے اور شافعیہ نے کہا مسنہ بکریون مین سے وہ ہو جو کامل دو سال کا ہو اور ابن ماجہ نے
کتاب الاضاحی اور عید مین بھی نکالا اور مسلم نے کتاب الذبائح مین اور نسائی نے کتاب الصلوٰۃ اور
مین اور نکالا اسکو ابن ماجہ نے بھی **حَدَّثَنَا** عُثْمَانُ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ
الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ خَطَبَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْأَضْحَى بَعْدَ الصَّلَاةِ فَقَالَ مَنْ صَلَّى
وَنَسَكَ نُسُكَنَا فَقَدْ أَصَابَ النُّسُكَ وَمَنْ نَسَكَ قَبْلَ الصَّلَاةِ فَإِنَّمَا هُوَ لَحْمٌ
خَالُ الْبَرَاءِ يَا رَسُولَ اللهِ فَإِنِّي نَسَكْتُ شَاتِي قَبْلَ الصَّلَاةِ وَعَرَفْتُ أَنَّ الْيَوْمَ
أَحْبَبْتُ أَنْ يَكُونَ شَاتِي أَوَّلَ شَاةٍ تُذْبَحُ فِي بَيْتِي فَذَبَحْتُ
قَالَ شَاتُكَ شَاةُ لَحْمٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ فَإِنَّ عِنْدَنَا عَنَاقًا
عَنِّي قَالَ نَعَمْ وَلَنْ تَجْزِيَ عَنْ أَحَدٍ بَعْدَكَ براء بن عازب سے روایت ہے کہ
حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمکو خطبہ سنایا اور فرمایا کہ جو ہماری طرح نماز
عبادت یا قربانی ادا ہوئی اور جس نے نماز سے پہلے قربانی کر لی تو وہ نماز
تفسیر ہے) اور اسکی قربانی صحیح نہین ہے ابو بردہ بن نیار
وسلم اسمینے تو اپنی بکری کو نماز سے پہلے ذبح کر لیا ہے اور
مین نے دوست رکھا کہ میری بکری پہلی بکری ہو جو ذبح کیجاوے
میری بکری ذبح ہوتا کہ لوگ اسکو محبت سے کھاوین) تو مین نے اپنی
کھانا کھا لیا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تیرا

...ہے (ایک سال سے کم کی یعنے
...ایک سال کامل کی) جسکو ہم بڑھکر دیتے ہیں زیادہ پیاری ہو کیا وہ میری طرف سے کافی ہو سکتی ہے فرمایا ہے
...کہ بھائی تو اسکو قربانی کرے) لیکن تیرے پیچھے کسی اور کیواسطے کافی نہیں ہے ف انس اور ابن عباس
...ان میں کی حدیثوں میں قربانی کے امر کی تاکید اور عمدہ گوشت ہونا بھی ضروری امر ہے اور ہمسایہ کو اسکی غیبت
...اور مفتی کو جب معلوم ہو جاوے کہ مستفتی سچا ہے تو مفتی کو لائق ہے کہ اُس پر آسانی کرے یہانتک کہ اگر
...سے ایک مسئلہ پوچھیں تو مفتی کو چاہیے کہ دونوں میں سے ہر ایک کو اسکے حال کے مطابق فتوی دیوے اور
...کیونکہ آدمی اپنی عبادت کر سکتا ہے جسپر وہ تعریف کے لائق ہوا نتہے ماقال الحافظ فی الفتح مختصراً ابن تیمیہ
...میں باب باندھا اور کہا فطر کے دن نکلنے سے پہلے کھانے کا مستحب ہونا بقر عید کے دن کو سوا اس سے زیادت
...حضرت شاہ صاحب علیہ الرحمۃ والتسلیم فطر کے دن (نماز کے لیے عیدگاہ کیطرف) نہ جاتی جبتک کھجوریں کھا
...طاق کھانے سے روایت کیا اسکو امام احمد اور بخاری نے اور بریدہ سے روایت ہے کہ حضرت رسالت پناہ صلی اللہ
...وسلم فطر کے دن (عیدگاہ) کو نہ جاتے یہانتک کہ کچھ کھا لیتے اور نہ کھاتے قربانی کے دن یہانتک کہ لوٹتے (نماز سے فارغ ہو کر)
...کیا اسکو ابن ماجہ اور ترمذی اور امام احمد نے اور امام احمد نے زیادہ کیا ہے کھانے اپنی قربانی سے اور ہوطا
...مالک نے سعید بن مسیب سے روایت کیا کہ لوگ فطر کے دن سویرے کھانے کا حکم کیے جاتے شوکانی نے کہا پہلے
...ابن حبان (ہی) نکالا اور حاکم نے اور دوسری حدیث کو ابن حبان اور دارقطنی اور حاکم اور بیہقی نے اور صحیح
...ابن قطان نے اور روایت ہے اس باب میں علی رضی سے ترمذی اور ابن ماجہ کے پاس اور یہ حدیث گذر چکی اور ابن عباس
...سے بیہقی اور دارقطنی نے اس لفظ کے ساتھ کہ سنت ہے کہ نہ نکلے (عیدگاہ جانے کے لیے) یہانتک کہ
...فطر کھا لے اور اسکے اسناد میں حجاج بن ارطاۃ ہے اور اس سے حجت لینے میں لوگوں کا
...ہے یہ کہ کھاوے لیتے پہلے کہ (عیدگاہ کیطرف جانیکو) نکلے روایت کیا اسکو
...سند حسن ہے اور ایک روایت میں ہے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا اگر تم طاقت
...کے دن (عیدگاہ کو) نہ جاوے جبتک کھانا لیوے تو یہ کام کرے اسکو طبرانی نے روایت کیا
...امام احمد اور بزار اور ابو یعلے اور طبرانی کے پاس کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
...کیطرف جانے سے پہلے عراقی نے کہا اسکی سند پختہ ہے طبرانی نے دوسرے
...کہا کہ اہل لوگوں کو اسکا حکم کرتے اور جابر سے مرفوعاً مروی ہے بزار کے پاس اسکی

مسند میں جب فطر کا دن ہوتا تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (عید گاہ کیطرف) جاتے
عید کا دن ہوتا تو کچھ نہ کھاتے اور اسکی اسناد میں کلام ہے جسکی کنیت ابو عیاش ہے
اور فلاس اور بخاری اور ابو داؤد اور ابن حبان نے اسکو ضعیف کہا اور مروی ہے سعید بن
پاس انکی موطا میں اس لفظ کی ساتھ جسکو مصنف نے بیان کیا اور مروی ہے صفوان بن
پاس کہ آدمی (عید گاہ کیطرف) جانے سے پہلے فطر کے دن کچھ کھا لینا اور اسکا حکم کرنا اور
یزید سے مروی ہے ابن ابی شیبہ کے پاس کہا یہی سنت چلی آئی ہے کہ ہم فطر کے دن (عید گاہ کیطرف)
کھا لیں اور ایک مرد سے مروی ہے جو صحابہ میں سے ہے ابن ابی شیبہ کے پاس کہ وہ حکم فطر کے دن کھانیکا
سے پہلے اور ابن عمر سے مروی ہے عقیلی کے پاس اور عقیلی نے اسحدیث کو ضعیف کہا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
دن (عید گاہ کو) نہ جاتے یہانتک کہ اپنے اصحاب کو فطر کے صدقہ سے کہلا لیتے پھر علامہ شوکانی نے عید فطر کے
کھانیکے استحباب کی وہی وجہ بیان کی جو حافظ صاحب سے مذکور ہوئی پھر ترمذی کی ایک روایت کو بیان کیا
سے کہ جب افطار کرے ایک تمہارا تو افطار کرے کھجور پر کیونکہ کھجور میں برکت ہے اگر کھجور نہ ملے تو پانی کے
کرے کیونکہ وہ بھی پاک کنندہ ہے پھر کھجوروں کے طاق کھانے میں وہی حکمت بیان کی جو حافظ صاحب
کی اور امام احمد نے بقر عید کے دن عید کی نماز کے بعد کھانا اس شخص کے لیے مستحب کہا ہے جس نے قربانی

بَابُ الْخُرُوْجِ اِلَى الْمُصَلّٰى بِغَيْرِ مِنْبَرٍ

جب عید گاہ کو جاوے تو ساتھ منبر لیجانے کی ممانعت میں

علیہ الرحمۃ نے اشارہ کیا ابو سعید کی حدیث کی بعض طرق کیطرف جسکو کہ امام احمد اور ابو داؤد اور ابن ماجہ
کے طریق سے اس نے اسمٰعیل بن رجاء سے اس نے اپنے باپ سے کہ مروان نے عید کے دن منبر نکالا اور
خطبہ شروع کیا تو اسکی طرف ایک آدمی اٹھا اور بولا اے مروان تو نے سنت کا خلاف

حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ
عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ سَرْحٍ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ
الْاَضْحٰى اِلَى الْمُصَلّٰى فَاَوَّلُ شَيْءٍ يَبْدَاُ بِهِ الصَّلٰوةُ ثُمَّ يَنْصَرِفُ فَيَقُوْمُ
عَلٰى صُفُوْفِهِمْ فَيَعِظُهُمْ وَيُوْصِيْهِمْ وَيَاْمُرُهُمْ فَاِنْ كَانَ
اَمَرَ بِهِ ثُمَّ يَنْصَرِفُ فَقَالَ اَبُوْ سَعِيْدٍ فَلَمْ يَزَلِ النَّاسُ عَلٰى
فِي اَضْحٰى اَوْ فِطْرٍ فَلَمَّا اَتَيْنَا الْمُصَلّٰى اِذَا مِنْبَرٌ بَنَاهُ كَثِيْرُ بْنُ

Marfat.com

[illegible] فَلَمْ يَأْتِهِمْ فَجَلَسَ عَلَى رَاحِلَتِهِ فَأَرْتَفَعَ فَخَطَبَ قَبْلَ الصَّلٰوةِ فَقُلْتُ لَهُ غَيَّرْتُمْ وَاللّٰهِ فَقَالَ
[illegible] مَا تَعْلَمُ فَقُلْتُ مَا أَعْلَمُ وَاللّٰهِ خَيْرٌ مِمَّا لَا أَعْلَمُ فَقَالَ إِنَّ النَّاسَ لَمْ يَكُونُوا يَجْلِسُونَ لَنَا
[illegible] فَجَعَلْتُهَا قَبْلَ الصَّلٰوةِ ابو سعید خدری سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عید فطر کے دن اور بقر عید
[illegible] عیدگاہ کیطرف جایا کرتے ف عیدگاہ مدینہ شریفہ کی باہر تھی اسکے اور مسجد نبوی کے درمیان ہزار
[illegible] فاصلہ تھا اسکو نقل کیا ابن ابی شیبہ نے اخبار مدینہ مین ابو غسان مالک کے صاحب سے اور اس سے معلوم ہوا کہ
[illegible] کے وسط شہر سے باہر جانا مستحب ہے اور عید کی نماز کو باہر جاکر ادا کرنا مسجد مین ادا کرنے سے بہت بہتر ہے
[illegible] صلے اللہ علیہ وسلم ہمیشہ باہر جاکر عید کی نماز پڑہتے رہے باوجود اسکے کہ آپ کی مسجد (مسجد نبوی) مسجد
[illegible] جسمین سب مسجدون سے افضل ہے اور یہ حنفیہ کا مذہب ہے اور مالکیہ اور حنابلہ نے کہا کہ مکہ کے سوا اور شہرون مین
[illegible] جاکر عید کا پڑہنا مسنون ہے اور شافعیہ نے کہا کہ عید کی نماز مکہ مسجد حرام اور بیت المقدس مین ادا کرنا صحرا
[illegible] پڑہنے سے بہتر ہے اور اس مین سلف اور خلف کی تابعداری ہے اور دوسرا یہ کہ یہ دونون مقام اشرف
[illegible] ہین اور ان مین لوگ آسانی کے ساتھ جمع ہوسکتے ہین اور یہ دو مقام فراخ بھی ہین اور عید گاہ عید کی
[illegible] مسجدون مین ادا کرنا اگر وہ فراخ ہون یا بارش ہو رہی ہو یا اسکی مثل کوئی اور عذر ہو (جیسے سخت اندہیری
[illegible] ہو یا برف گر رہی ہو یا اولے پڑ رہے ہون صحرا مین جاکر عید کی نماز ادا کرنے سے) افضل ہے اسلیے کہ مسجدین
[illegible] افضل اور اشرف ہین اور لوگ آسانی کے ساتھ مسجدون مین حاضر ہوسکتے ہین پہلی صورت مین اسلیے
[illegible] فراخ ہین اور دوسری صورت مین اسلیے کہ عذر باہر جانے سے مانع ہے پھر اگر جنگل مین جاکر عید کی نماز ادا
[illegible] دونون صورتون مین اولی کا تارک ہوگا بلکہ دوسری صورت مین (یعنے عذر کی حالت مین) باہر جاکر عید
[illegible] کے ساتھ کراہت کا مرتکب ہوگا پہلی صورت کے سوا اور اگر مسجد تنگ ہو اور مسجد مین ازدحام کے سبب سے
[illegible] صحرا مین جاکر ادا کرے لیکن مسجد مین اس شخص کو خلیفہ کرجاوے جو ضعیفون اور مریضون کو عید کی نماز
[illegible] ابو مسعود انصاری کو ایسی حالت مین خلیفہ کیا اسکو شافعی نے صحیح سند کے ساتھ روایت کیا انتہی
[illegible] اور اسی طرح ترجمہ عنایہ سے کہتا ہے شافعیہ کا مذہب اس مسئلہ مین حدیث صحیح کی
[illegible] آپ کی عادت شریفہ یہ تھی کہ عید کی نماز شہر سے باہر نکلکر جنگل مین پڑہتے اور کسی حدیث مین
[illegible] عید کی نماز شہر کے اندر مسجد مین پڑہی ہو ہان جب بارش ہوئی یا اور کوئی عذر ہوا ہو
[illegible] ابن ماجہ نے کتاب العیدین مین ابو ہریرہ رضی سے روایت کیا کہ ایک بار عید کے

دن ابوبکر ہوئی آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ دین تو آپ نے
کیا ہے کہ بلا عذر بھی عید گاہ کو نہیں جاتے اور آپ نے اپنے محلہ میں الگ
یہ خلاف سنت ہے اور عجب نہیں کہ ان لوگوں پر روز قیامت اسکا مواخذہ ہو کیلئے
ہے وہ پوری نہیں ہوتی جبتک سب مسلمان ایک جگہ جمع نہ ہوں اور شہر کے باہر کسی کیلئے
نہ جاویں ف تو پہلے جو کام کرتے وہ یہ کہ عید کی نماز پڑھتے پھر (نماز سے) پھرتے اور لوگوں کی طرف
ہوتے ف اور ابن خزیمہ کی روایت میں ہے کہ آپ اپنی پاؤں پر کھڑے ہوتے اس سے معلوم ہوا کہ وہاں
تھا ف اور لوگ اپنی اپنی صفوں میں بیٹھے ہوتے تو آپ انکو وعظ اور نصیحت فرماتے اور جو
کرنا مناسب سمجھتے وصیت کرتے اور انکو حکم کرتے (حلال کا اور منع کرتے انکو حرام سے) اگر کسی
کی ضرورت ہوتی) اور آپ چاہتے کہ لشکر جدا کرکے کسی طرف بھیجیں تو اس لشکر کو جدا کر لیتے یا کسی چیز کے
ارادہ فرماتے تو حکم کرتے پھر (مدینہ منورہ کی طرف) آتے ابو سعید نے کہا تو لوگ (مروان کے زمانہ تک
پر رہی (یعنے نماز خطبہ سے پہلے ادا کرتے رہے خلفاء راشدین کے عہد سعادت عہد میں) یہانتک کہ میں
کے ساتھ بقر عید کی نماز پڑھنے کے لیے یا فطر کی نماز پڑھنے کے لیے نکلا اور مروان (لوگوں میں معاویہ
مدینہ کا حاکم تھا جب ہم عید گاہ میں پہونچے تو ناگہاں وہاں منبر تھا جسکو کثیر بن صلت نے (مروان کے
اور مروان نے منبر پر چڑھنا چاہا نماز سے پہلے تو میں نے اسکا کپڑا کھینچا تو اس نے مجھے کھینچا اور منبر
پڑھا نماز سے پہلے میں نے کہا اللہ کی قسم تم نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے طریق کو بدل دیا اور مروان نے
اب وہ وقت گذر گیا جس کو تو جانتا ہے میں نے کہا اللہ کی قسم جو میں جانتا ہوں اس سے بہتر ہے جسکو میں
جسکو میں جانتا ہوں وہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا طریق ہے اور آپ کے خلفاء کا رضوان اللہ علیہ
نے عذر کیا کہ لوگ نماز کے بعد ہمارا خطبہ سننے کے لیے نہیں بیٹھتے تھے اسلیے میں نے خطبہ نماز سے
لوگ اسکو خواہ مخواہ سنیں) ف حافظ نے کہا اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ مروان سے
آویگا انشاء اللہ تعالی اس سے ایک باب پھر کہ امیر المومنین حضرت عثمان رضی اللہ تعالی
کیا لیکن ایک دوسرے سبب سے اور اس حدیث میں فائدہ ہے منبر کا بنانا
کا منبر بنایا اور لکڑی کا نہیں بنایا اسلیے کہ میدان میں ہی
تھا کہ کوئی اٹھا کر لے جاوے اور معلوم ہوتا ہے کہ عید گاہ میں

کے سوا نہیں پڑھ سکتے اور اس سے معلوم ہوا کہ عالم لوگ امیروں پر انکار کریں جب ان کو سنت کے خلاف
کریں اور معلوم ہوا کہ عالم اپنے اخبار کی صداقت پر حلف اوٹھا سکتا ہے اور احکام میں مباحثہ جائز ہے
سے معلوم ہوا کہ عمل کرنا خلاف اولی کے جب اولویت پر حاکم اسکے موافق نہ ہو کیونکہ ابو سعید خطبہ میں حاضر رہے اور واپس
کر معلوم ہوا کہ نماز کا خطبہ سے پہلے پڑھنا اسکے صحیح ہونے میں شرط نہیں ہے واللہ اعلم ابن منیر نے کہا ابو سعید نے
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فعل کو تعیین پر حمل کیا اور مروان نے اولویت پر اور اولی کی ترک کا اوس نے وہ عذر بیان
جسکا حدیث میں مذکور ہے کہ لوگوں کی حالت بدل گئی ہے اور وہ نماز کے بعد خطبہ نہیں سنتے تو مروان نے خیال
کیا کہ اصل سنت کی محافظت (خطبہ سننا) سے بہتر ہے اسکی ہیئت کی محافظت سے جو خطبہ میں شرط نہیں ہے واللہ اعلم اور اس سے معلوم
ہوا کہ عید کی نماز کے واسطے جنگل میں جانا مستحب ہے اور جنگل میں جاکر عیدی نماز پڑھنا مسجد میں عید کی نماز پڑھنے سے افضل
ہے اسلیے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عید کی نماز باہر جاکر پڑھنے پر مداومت کی باوجود اسکے کہ آپ کی مسجد (مسجد حرام کو
چھوڑ کر) سب مسجدوں سے افضل ہے اور امام شافعی نے ام میں کہا ہم کو پہونچا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عیدین کی نماز
کے واسطے مدینہ میں عیدگاہ کی طرف جاتے تھے اور اسیطرح آپ کے خلفاء اربعہ آپ کے پیچھے مگر بارش وغیرہ کے عذر سے اور
ایسا ہی تمام شہروں والے مگر مکہ والے پھر اس نے مکہ والوں کے باہر نہ جاکر عید کے پڑھنے کا سبب بیان کیا کہ مسجد حرام
فرخ ہے اور مکہ کے اطراف تنگ ہیں کہا اگر کوئی شہر آباد ہو اور وہاں کی مسجد عیدوں میں شہر والوں کو سمالے
تو میں کچھ مضائقہ نہیں سمجھتا کہ لوگ مسجد ہی میں عید کی نماز پڑھ لیں اور باہر نہ جاویں اور اگر مسجد تنگ ہو اور لوگ فراخی
کے ساتھ اس میں نہ آسکیں تو عید کی نماز کو اس مسجد میں پڑھنا مکروہ ہوگا لیکن نماز کا اعادہ واجب نہ ہوگا اور اس علت
کا مقتضا یہ ہوتا ہے ضیق اور سعت پر صحرا کیطرف جانا کچھ ضروری امر نہیں ہے کیونکہ مقصود اور مطلوب تو سب
لوگوں کا جمع ہونا ہے پھر جب وہ مسجد میں حاصل ہو سکے باوجود مسجد کے افضل ہونے کے تو مسجد میں عید کی نماز پڑھنا
اولی ہوگا مترجم عفا اللہ عنہ کہتا ہے ہم اس مسئلہ پر اپنا خیال بیان کر چکے **بَابُ** الْمَشْيِ وَالرُّكُوبِ إِلَى
الْعِيدِ بِغَيْرِ أَذَانٍ وَلَا إِقَامَةٍ وَالصَّلٰوةُ قَبْلَ الْخُطْبَةِ عید کی نماز کیطرف پیدل اور سوار ہو کر جانے کا بیان اور
اسکا بیان کہ عید کی نماز میں خطبہ عید کی نماز کے پیچھے پڑھنا چاہیے اور عید کی نماز میں اذان اور تکبیر نہیں ہے ٭
عطاء نے کہا اس ترجمہ میں تین حکم ہیں عیدگاہ کیطرف جانے کی کیفیت اور خطبہ کا عید کی نماز کے پیچھے
پڑھنا اور اذان اور اقامت کا عید کی نماز میں ترک کرنا پہلے حکم پر ابن تین نے اعتراض کیا کہ جن حدیثوں کو امام
بخاری نے اس باب میں بیان کیا ہے ان میں نہ پیدل جانے کا بیان ہے اور نہ سوار ہو کر جانے کا اور نہ

بن منیر نے اسکا جواب دیا کہ ان دونون امرون کا حدیثون مین مذکور ہونا ہی دلیل ہے ان
پر اور یہ کہ اندونون مین سے کسی امر کو کسیپر مزیت اور فضیلت نہین ہے اور شاید مصنف نے اشارہ کیا ہو
تضعیف کی طرف جس مین چلکر جانے کا مستحب ہونا مذکور ہے تو ترمذی نے حضرت علی سے نکالا کہ
چلکر جاوین اور ابن ماجہ نے سعد قرظ سے نکالا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عیدین مین پیدل آتے تھے اور اس
ابو رافع سے بھی ایسا ہی مروی ہے اور تینون حدیثون کی سندین ضعیف ہین اور شافعی نے ام سے کہا ہے
سے پہونچا ہے کہ اس نے کہا نہین سوار ہوکر گئے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کسی عید مین اور نہ کسی جنازہ مین
احتمال ہے کہ بخاری نے استنباط کیا ہو سوار ہوکر جانے کی مشروعیت کا جابر کی حدیث سے جابر کے اس قول سے کہ آپ
لگاتے بلال کے ہاتھہ پر اس شخص کیواسطے جو سوار ہوکر جانے کا محتاج ہو اور گویا غرض یہ ہے کہ بہتر یہ ہے کہ عید
کی طرف چلکر جاوے مگر جسپر سوار ہوکر جانے کا محتاج ہو تو سوار ہوکر جانے مین مضائقہ نہین ہے جیسے حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ کھڑے ہوکر پڑہا جب آپ کھڑے کھڑے تھک گئے تو آپ (بلال کے ہاتھہ (مونڈہی) پر ٹیکا لگا
اسکی طرف ابن ابی رافع نے اشارہ کیا اور رہا دوسرا حکم تو وہ باب کی حدیثون سے ظاہر ہے اور دوسرے حکم پر اس باب
کلام آویگی انشاء اللہ تعالی جو اسباب کی پیچیدگی ہے اب اختلاف ہوا ہے اس شخص مین جس نے پہلے اس حکم کو
تو طارق بن شہاب کی روایت ابو سعید خدری سے مسلم کے پاس صریح ہے اس مین کہ پہلا وہ شخص جس نے اس حکم
مروان ہے جیسے اس سے پہلے باب مین گذرا اور بعض نے کہا نہین بلکہ اس سے پہلے عثمان یہ کام کرچکے اور ابن
نے صحیح سند کے ساتھہ حسن بصری تک روایت کیا کہا پہلے جس نے عید کی نماز سے خطبہ پڑہا حضرت عثمان ہین اور
نے پہلے عید کی نماز کو پڑہا پھر ان کو خطبہ سنایا دستور کے موافق تو انکو معلوم ہوا کہ لوگ نماز مین نہین سنتے
اونہون نے خطبہ کو پہلے ٹہرایا نماز سے اور یہ علت اس علت کے سوا ہے جسکو مروان نے اپنے فعل کی
حضرت عثمان نے جماعت کی مصلحت کی رعایت کی تاکہ وہ نماز جماعت کے ساتھہ پالیون اور مروان نے
کی مصلحت کی رعایت کی لیکن کہا گیا ہے کہ لوگ مروان کے زمانے مین عمداً خطبہ نہین سنتے تھے
اس شخص کو جو برا کہنے کے لائق نہ ہوتا اور تعریف کرتا اس شخص کی جو مدح کے لائق نہ ہوتا (حاشیہ)
اس نے اپنے نفس کی مصلحت کی رعایت کی اور احتمال ہے کہ حضرت عثمان نے
کے کہ اس نے اسپر مداومت کی اس لیے یہ فعل اسکی طرف منسوب ہوا اور حضرت
کے فعل کی طرح مروی ہے قاضی عیاض اور جو اسکے تابع ہین اونہون نے کہا کہ

ہے اور انکے قول مین نظر ہے کیونکہ عبد الرزاق اور ابن ابی شیبہ دونون نے ابن عیینہ سے
اس نے یحیے بن سعید انصاری سے اس نے یوسف بن عبد اللہ بن سلام سے اور یہ سند صحیح ہے لیکن
اسکو ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما کی حدیث جو اس باب سے پہلے باب مین مذکور ہوگی اور اسیطرح معارض ہے
ابن عمر رضی اللہ تعالے عنہما کی حدیث اگر یون جمع کی جاوے کہ یہ فعل انسے علی سبیل الندرۃ واقع ہوا ہے تو
وہ حدیث صحیحین ہے وہ بہت صحیح ہے اور نکالا امام شافعی نے عبد اللہ بن یزید سے کہ پہلے جس نے عید کی
سے قبل خطبہ پڑہنا شروع کیا معاویہ ہین اور ابن منذر نے ابن سیرین سے روایت کیا کہ پہلے جس نے یہ کام بصرہ
کیا وہ زیاد ہے قاضی عیاض نے کہا کہ ان دونو اثرون اور مروان کے اثر مین کچھ مخالفت نہین ہے کیونکہ یہ دونون
(مروان اور زیاد) معاویہ کیطرف سے عامل تھے مروان مدینہ پر اور زیاد بصرہ پر) تو مطلب یہ ہوگا کہ پہلے یہ کام معاویہ رضی
نے شروع کیا پھر اُسکے تحصیلدار بھی اسکی پیروی کرنے لگے واللہ اعلم اور رہا متیسر احکم تو باب کی حدیثون مین کوئی ایسی
حدیث نہین ہے جو اسپر دلالت کرے مگر ابن عباس کی حدیث اذان کے چھوڑنے مین اور اسیطرح اس حکم پر دلالت کرتا
ہے جابر کی حدیث کا ایک طریق اور بعض نے اسکی یہ توجیہ بیان کی ہے کہ یہ حکم سمجھا جاتا ہے نماز کو خطبے سے پہلے
ہونے سے برخلاف جمعہ کے (تو جسپر عید کی نماز جمعہ کی نماز کے خطبہ کے حکم مین مخالف ہے) تو اذان اور اقامت کے حکم
مین بھی عید کی نماز جمعہ کی نماز کے مخالف ہوگی اور جو معلوم ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ مؤلف علیہ الرحمۃ نے اشارہ کیا باب کی
حدیثون کے بعض طرق کی طرف جنکو بخاری نے بیان کیا ہے اسپر ابن عمر کی حدیث تو نسائی کی روایت مین ہے کہ
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم عید کے دن نکلے تو آپ نے سوا اذان اور اقامت کے نماز پڑہائی (عید کی) اور اسپر
ابن عباس اور جابر رضی اللہ تعالی عنہما کی حدیثین تو عبد الملک بن ابی سلیمان کی روایت مین ہے اس نے عطا سے
اس نے جابر سے مسلم کے پاس کہ آپ نے نماز کو شروع کیا خطبہ سے پہلے سوا اذان اور اقامت کے اور مسلم کے پاس ہے
عبد الرزاق کے طریق سے اس نے ابن جریج سے اس نے جابر سے کہ اسنے کہا کہ عید کے دن عید کی نماز کے واسطے نہ اذان
ہے نہ اقامت اور نہ آور کچھ اور جیسے قطان کی روایت مین ہے ابن جریج سے اس نے عطا سے کہ ابن عباس نے کہا ابن
جریج نے عید کے لیے اذان ہے اور نہ اقامت اسکو ابن ابی شیبہ نے نکالا ابن عباس سے اور ابو داؤد مین ہے طاؤس کے
طریق سے اس نے ابن عباس سے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عید کی نماز سوا اذان اور سوا اقامت کے پڑہی اسکی سند
صحیح ہے اور اس مسئلہ مین روایت ہے جابر بن سمرہ سے مسلم کے پاس اور سعد بن ابی وقاص سے بزار کے پاس اور براء
سے دارقطنی کے پاس اور اوسطین اور امام مالک نے موطا مین کہا ہمنے مدینہ کے بہت عالمون سے سنا کہتے تھے کہ عید فطر

اور عید اضحے مین نہ اذان ہوتی تھی اور نہ اقامت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے [illegible]
تک ہمارے نزدیک اس مین کسیکا اختلاف نہین ہے اور ان دونون سے معلوم ہوتی ہے [illegible]
ترجمہ کے لیے اور جابرؓ کے قول کہ عید کے دن نہ اذان ہے اور نہ اقامت اور نہ کوئی [illegible]
سے پہلے کوئی بات بھی کہی جاوے پر امام شافعی نے روایت کی ایک تجربہ آدمی سے اس نے زہری سے
حکم کرتے تھے مؤذن کو عیدین مین یہ کہ کہے الصلوۃ جامعۃ اور یہ اگرچہ مرسل ہے لیکن اسکو کسوف کی حدیث سے
ہین کیونکہ کسوف مین اس کلمہ کے ساتھ ندا کرنا ثابت ہے جیسے انشاء اللہ تعالیٰ آتا ہے امام شافعی نے کہا مین
ہون کہ کہے مؤذن الصلوۃ جامعۃ اور اگر کہدیوے ہلموا الی الصلوۃ تو مین مکروہ نہین جانتا اور اگر اذان کے الفاظ
سے کوئی لفظ مثل حی علی الصلوۃ وغیرہ کے کہے تو مین مکروہ جانتا ہون اب اس مین اختلاف ہوا ہے کہ پہلے کس
کی نماز سے پہلے اذان جاری کی تو ابن ابی شیبہ نے صحیح سند کے ساتھ سعید بن مسیب سے روایت کیا کہ جس نے عید
سے پہلے اذان کہی وہ معاویہؓ ہے اور روایت کیا شافعی نے ایک پکے شخص سے اس نے زہری سے اسی کی مثل اور اس نے زیاد
کیا پھر اس پر عمل کیا حجاج بن یوسف ثقفی نے جب وہ مدینہ پر امیر ہوا اور روایت کیا ابن منذر نے حصین بن عبد
سے کہ جس نے عید کی نماز سے پہلے اذان کہی وہ زیاد ہے بصرہ مین اور داؤدی نے کہا وہ مروان ہے جس نے پہلے
نکالی اور اس مین کوئی روایت اس بات کے منافی نہین ہے کہ معاویہ نے اسکو احداث کیا جیسے خطبہ کے
گذر چکا اور ابن حبیب (مالکی) نے کہا پہلے جس نے اس کام کو نکالا وہ ہشام ہے اور ابن منذر نے ابو قلابہ سے
کہ پہلے جس نے اسکام کو نکالا وہ عبداللہ بن زبیر ہے اور باب کے حدیث مین آویگا کہ ابن عباسؓ نے خبر دی کہ عید
نماز کے لیے تکبیر نہین کہی جاتی تھی انتہے قال الحافظ فی الفتح حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ الْحِزَامِيُّ
قَالَ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ
وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي فِي الْأَضْحَى وَالْفِطْرِ ثُمَّ يَخْطُبُ بَعْدَ الصَّلَوٰةِ عبداللہ بن عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ
روایت ہے کہ جناب شاہ رسالت علیہ التحیۃ والتسلیم نماز پڑھتے بقر عید کی اور فطر کی عید کی ہر نماز کے بعد
ف الحدیث مین خطبہ سے پہلے نماز کی تقدیم کی تصریح ہے تو یہ حدیث جناب کی دوسری حدیث کے خلاف
حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَىٰ قَالَ أَخْبَرَنَا هِشَامٌ أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ أَخْبَرَهُمْ قَالَ أَخْبَرَنِي
ابْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ يَوْمَ [illegible]
قَالَ وَأَخْبَرَنِي عَطَاءٌ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ أَرْسَلَ ابْنَ الزُّبَيْرِ فِي أَوَّلِ [illegible]

Marfat.com

اوران مین سے ہین ام المومنین عائشہ
نکالا اور بیہقی نے اور دارقطنی نے اسکے
عنہ انکی حدیث کو ابوداؤد نے نکالا اور اسکا اسناد
طبرانی نے نکالا اور کہا اسکے ساتھہ ابن ابیہ متفرد ہے
حدیث کو طبرانی نے نکالا اور اسکا اسناد حسن ہے قال الحافظ اور ابن
کو طبرانی اور بزار نے نکالا اور اسکا اسناد ضعیف ہے اوران مین سے
طبرانی نے نکالا اوران مین سے ہین ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ
ہے اور ابن ابی شیبہ نے بھی انکی حدیث کو موقوفا نکالا اوران مین سے
کو طبرانی نے نکالا اوران مین سے ہین طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ تعالی
ہے اوران مین سے انس رضی اللہ تعالی عنہ حافظ نے کہا اسحدیث
رضی اللہ تعالی عنہ حافظ نے کہا اسحدیث کا اسناد بھی صحیح ہے اوران مین سے
نے کہا انکی حدیث کا اسناد بھی صحیح ہے اوران مین سے ہین نعمان بن
ابن ابی اوفی رضی اللہ تعالی عنہم اور انکی حدیثون کی اسناد مین مقال ہے
تحیۃ کی جمع ہے حافظ نے کہا اور اسکے معنے سلام کے ہین
نے کہا تحیۃ عظمت ہے اور بعض نے کہا آفات سے اور نقص سے
طبری نے کہا احتمال ہے کہ تحیۃ کا لفظ ان جمیع معانی
تعظیم کے اقسام ہین اور صلوات سے مراد بعض نے
ہے اور بعض نے کہا جمیع عبادات مراد ہین اور بعض نے
بعض نے یہ فرق کیا کہ تحیات سے قولی عبادتین مراد ہین
اسی طرح کہا حافظ نے اور طیبات سے ہر وہ کلام مراد ہے
اخص ہے اور بعض نے کہا اعمال صالحہ مراد ہین
کا تحیات پر عطف ہو
ہو ابن مالک نے کہا

Marfat.com

[illegible] عن عطاء عن ابن عباس وعن جابر بن عبد الله قالا لم يكن
[illegible] وعن جابر بن عبد الله ان النبي صلى الله عليه وسلم قام فبدء بالصلوة
[illegible] فلما فرغ نبي الله صلى الله عليه وسلم نزل فاتى النساء فذكرهن وهو يتوكأ على
[illegible] فجعلت تلقي فيه النساء صدقة قلت لعطاء أترى حقا على الامام ان يأتي النساء
[illegible] قال إن لحق عليهم وما لهم ان لا يفعلوا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے
[illegible] سالت اب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عید فطر کے دن نکلے (عیدگاہ کی طرف) تو آپ نے شروع کی نماز خطبہ سے
[illegible] پہلے اسناد کے ساتھ اور محمد کو عطا نے اس بات کی بھی خبر دی کہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما
[illegible] بن زبیر کو کہلا بھیجا اس وقت جب عبد اللہ بن زبیر کے ساتھ لوگوں نے پہلے پہلے خلافت کی بیعت کی (زید بن معاویہ
[illegible] پیچھے ۷۳ھ ہجری میں) کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عہد سعادت مہد میں (عید فطر کے دن عید کی نماز کو
[illegible] ان نہیں دیجاتی تھی اور خطبہ عید کی نماز کے پیچھے ہوا کرتا (نہ پہلے) ف قسطلانی نے کہا اور اسی حدیث کو مسلم
[illegible] کو کی صلوۃ میں بھی نکالا امیر رحمۃ اللہ عنہ کہتا ہے اسپر سب کا اتفاق ہے کہ عید کی نماز کیواسطے
[illegible] ہے اور نہ اقامت اور صحیحین میں جابر بن سمرہ سے ایسا ہی روایت ہے پھر جو کوئی عید کی نماز میں اذان دیوے یا تکبیر کہے
[illegible] ہے ف ابن جریج نے مسند مذکور کے ساتھ کہا کہ محمد کو عطا نے خبر دی ابن عباس اور جابر بن عبد اللہ رضی
[illegible] عنہم سے کہ انہوں نے فرمایا (حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ مبارک میں) عید فطر اور بقر عید کے دن اذان
[illegible] نہیں تھی اور سابق سند کے ساتھ ابن جریج نے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کھڑے
[illegible] عید کے دن) پھر نماز کے بعد لوگوں کو خطبہ سنایا پھر جب آپ خطبہ سے فارغ ہوئے تو اتر پڑے ف گذر چکا کہ حضرت
[illegible] وآلہ وسلم عیدگاہ میں زمین پر خطبہ پڑھا کرتے اور اس حدیث کے اس لفظ سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کسی اونچی
[illegible] پر خطبہ پڑھتے تھے اور وہاں سے اترے تو اسکا جواب دیا گیا ہے کہ راوی کے قول نزل سے حقیقی نزول مراد نہیں ہے
[illegible] یعنی یکبارگی سے ہٹ جانا مراد ہے ف اور عورتوں کے پاس آئے انکو نصیحت کی اور آپ نے
[illegible] ف ممکن ہے کہ مولف علیہ الرحمۃ نے جابر کے قول اور آپ ٹیکا لگائے تھے بلال کے ہاتھ
[illegible] پر سوار ہو کر جانا زیادہ عید کیواسطے اُس شخص کے لیے جو سوار ہونیکا محتاج ہو اسلیے کہ ان دونوں امروں
[illegible] ہے مگر یہ بہتر ہے کہ تواضعاً عید کی نماز کے واسطے عیدگاہ کی طرف پیدل جاوے مگر ضرورت
[illegible] سوار ہو کر جانا درست ہے جیسے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے پاؤں پر کھڑے ہو کر خطبہ

فرمارہے تھے جب بنک گئی تو بلال کے ہاتھہ پر ٹیکا لگایا اور شافعیہ نے دلیل لی حدیث اذا اتیتم الصلوٰۃ فلا تاتوہا وانتم تسعون یعنے جب تم نماز کی طرف آؤ تو دوڑ کر نہ آؤ بلکہ جب آؤ تو پیدل آؤ کہ عید نماز کی طرف ہے اسلیے کہ عید کی نماز بھی اسحدیث کے عموم مین داخل ہے کہتے ہین اور کچھ مضائقہ نہین ہے کہ ناتوان اور کے لیے سوار ہوکر جاوے اور اسیطرح سوار ہوکر وہان سے لوٹے **ف** اور بلال نے اپنا کپڑا پھیلایا ہوا تھا جس خیرات ڈالتی تھین ابن جریج نے کہا مینے عطاء سے کہا کیا آپ خیال کرتے ہین کہ امام اب بھی عورتون کے نصیحت کرے جب خطبہ سے فارغ ہوے عطاء نے جواب دیا یہ کام ان پر واجب ہے اور انکو کیا ہوا کہ وہ یہ کام **ف** یعنی احالت مین ہونگے جب حرف ما لہم ان لا یفعلوا مین استفہام کے لیے ہو اور جب اسکو حرف نفی جاوے تو معنے یہ ہونگے کہ یہ کام چاہیے تو سہی پر اگر نہ کرین تو انپر کچھ گناہ نہین ہے **باب** الخطبۃ بعد العید عید کی نماز کے پیچھے ہونا **ف** اور یہ ترجمہ منجملہ ان تین ترجمون کے ہے جو پہلے باب مین گذر چکے اور شاید رحمۃ اللہ نے اس ترجمہ کا اعادہ کیا اسکے اہتمام کے واسطے اور بخاری علیہ الرحمہ کا یہ ترجمہ مقرر کرنا اسپر دلیل ہے کہ پہلی تر ترجمہ ساقط ہے اور ابو ذر اور ابن عساکر کے سوا سب کے نزدیک یہ ترجمہ تراجم ثلثہ سابقہ مین سے ساقط ہے اور ا اقتصار کیا باب اول مین دو ترجمون پر اور ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما کی حدیث صریح ہے اس مین جو ہو ترجمہ مقرر کیا اور عیدین کے اواخر مین اسحدیث کا سیاق اس سیاق سے جو بیان مذکور ہے پورا آویگا اور ابن عمر تعالی عنہما کی حدیث بھی اسمین صریح ہے اور رہی ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما کی حدیث جو باب کی دوسری ہے تو اسکو اسلیے اس باب مین بیان کیا کہ آپ کا عورتون کو خیرات کا ارشاد فرمانا خطبہ کے تمہ سے ہی حصہ دیتی ہے اسکی طرف جابر رضی اللہ عنہ کی حدیث جو اس باب سے پہلے باب مین ہے اور یہ بھی ممکن ہے کہ بخاری علیہ ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما کی حدیث کو ذکر کیا اسلیے کہ وہ فی الجملہ عیدین کی نماز کے ساتھہ تعلق رکھتی وہ بھی تمہ کیطرح ہے **حدثنا** ابو عاصم قال اخبرنا ابن جریج قال اخبرنی الحسن بن مسلم عن ابن عباس رض قال شہدت العید مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وابی بکر وعمر وعثمان کانوا یصلون العیدین قبل الخطبۃ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہا مین حاضر ہوا عید کی نما حضرت رسول کریم علیہ التحیۃ والتسلیم اور جناب خلیفہ اول ابو بکر صدیق اور خلیفہ ثانی حضرت عمر فاروق اور ثالث حضرت عثمان بن عفان کامل الحیاء والایمان رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین کے ساتھہ تو سب نے دونو عید ون کی نماز خطبہ سے پہلے **ف** یہ حدیث اپنی صراحت کے ساتھہ باب کے مطابق ہے اور

اور ثالث اور ثالث کی ہین اور رابع یمنی ہے اور اس حدیث کو مؤلف علیہ الرحمۃ نے کالا تفسیر مین بھی اور مسلم
ین اور ایسا ہی ابو داؤد نے اسکو (صلوۃ) مین نکالا **حدثنا** یعقوب بن ابراھیم قال حدثنا
ۃ قال حدثنا عبید اللہ عن نافع عن ابن عمر قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم وابوبکر
لون العیدین قبل الخطبۃ ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے بھی ایسے ہی روایت ہے **ف** احدیث کی
ے ترجمہ باب کے ساتھ ظاہر ہے **حدثنا** سلیمان بن حرب قال حدثنا شعبۃ عن عدی بن ثابت
ید بن جبیر عن ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم صلی یوم الفطر رکعتین لم یصل
ا بعدھا ثم اتی النساء ومعہ بلال فامرھن بالصدقۃ فجعلن یلقین تلقی المرأۃ خرصھا
ما ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے کہ جناب پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عید فطر کے دن (عید
ڑھائی دو رکعت **ف** نہ چار رکعتین اور وہ جو مروی ہے حضرت امیر المومنین علی مرتضے سے کہ جامع مین عید کی
چار رکعتین پڑہی جاوین اور عیدگاہ مین دو رکعتین تو یہ مخالف ہے اسکے جسپر اجماع منعقد ہو چکا **ف** نہ پڑہے
(نفل) نماز اس سے پہلے اور نہ اسکے پیچھے (اور اسکا حکم ان شاء اللہ تعالی آویگا) پھر آپ عورتون کے پاس آئے
ے ساتھ بلال تھے اور آپنے انکو ارشاد فرمایا خیرات کرنے کا **ف** کیونکہ آپنے دیکھا معراج کی رات کہ
ن زیادہ عورتین ہی جاوین گی اور یہ دوسری حدیث مین مذکور ہے **ف** تو وہ شروع ہوئین کہ ڈالتی تھین خیرات بلال
ین ڈالتی ایک اپنی بالیان اور ڈالتی (دوسری عورت) اپنا ہار **ف** حدیث کی مطابقت کیوجہ ترجمہ باب
ے حدیث مین نماز کے بعد عورتون کے پاس جانا مذکور ہے اور اس مین شک نہین ہے کہ عورتون کو جاکر نصیحت
من جملہ خطبہ کے تھا تو حدیث کی موافقت ترجمہ باب کے ساتھ ظاہر ہوئی حافظ نے کہا سخاب سین مہملہ کی کسر کے
ر جیم کے ساتھ پھر باء موحدہ کے ساتھ وہ عنبر کا ہار ہے یا قرنفل کا یا اسکے سوا کسی اور چیز کا جس مین کوڑیان
ے بعض نے کہا سخاب وہ دھاگہ ہے جس مین کوڑیان ہون اور اسکو سخاب اسلیے کہا جاتا ہے کہ حرکت کی
وڑیان آواز دیتی ہین اور یہ ماخوذ ہے سخب سے جس کے معنے ہین اختلاط اصوات کے اور یہ لفظ صاد مہملہ کے
ے مروی ہے اور حدیث کی باقی فائدون پر گفتگو جا بجا حدیث پر گفتگو کرنے کے وقت دس بابون کے بعد انشاء
ی آوے گی اور آوے گی گفتگو عیدین کی دن نفل پڑہنے پر اس باب سے چھ باب پھر **حدثنا** آدم
ثنا شعبۃ قال حدثنا زبید قال سمعت الشعبی عن البراء بن عازب قال قال النبی صلی
اللہ علیہ وسلم ان اول ما ننبدء فی یومنا ھذا ان نصلی ثم نرجع فننحر فمن فعل ذلک اصاب

سُنَّتَنَا وَمَنْ نَحَرَ قَبْلَ الصَّلٰوةِ فَاِنَّمَا هُوَ لَحْمٌ قَدَّمَهُ لِاَهْلِهٖ لَيْسَ مِنَ النُّسُكِ فِيْ شَيْءٍ
يُقَالُ لَهٗ اَبُوْ بُرْدَةَ بْنُ نِيَارٍ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ذَبَحْتُ وَعِنْدِيْ جَذَعَةٌ خَيْرٌ مِنْ مُسِنَّةٍ قَالَ
لَنْ تَفِيْ اَوْ تَجْزِيَ عَنْ اَحَدٍ بَعْدَكَ براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی
فرمایا ف اپنے خطبہ میں جب عید کی نماز پڑھ چکو ف مقرر پہلی چیز جسکو ہم شروع کرین گے اس
دن میں) وہ یہ ہے کہ ہم عید کی نماز پڑھین پھر ہم جاوین پھر قربانی کرین جس نے ایسا کیا
تو اس نے ادا کی ہماری سنت اور جس نے کاٹ ڈالا (اونٹ ذبح کیا
ہے جسکو اس نے اپنے گھر والون کے لیے کر لیا قربانی کا اس میں
بردہ رضی بن نیار تھا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نے کاٹ لی
اور میرے پاس جذعہ (ایک سال کی یا چھ ماہ کی) بکری ہے جو
تو اسکو پہلی کے بدل تیرے بعد اور کسیکو جذعہ کرنا درست نہیں ہے ف
جس میں عیر کو دخل نہیں ہے کیونکہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اختیار
ساتھ خاص کرنا چاہیں خاص کردیں حافظ نے کہا اور کچھ حدیث کا
اَوَّلُ مَا نَبْدَءُ الحدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ کلام نماز کے
کا مقدم کرنا نماز پر اس بنا پر کہ یہ کلام بھی خطبہ میں ہے
قربانی کرے اور جواب یہ ہے کہ آپ نے نماز پڑھ کر خطبہ
ہے کہ عید کی نماز خطبہ سے مقدم ہے اور تم کی تعجیل
ہو ابن بطال نے کہا امام نسائی نے غلطی کی اور
قَبْلَ الصَّلٰوةِ کہا اور امام نسائی پر مخفی رہا یہ امر کہ
گویا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یوں فرمایا اسدن
اسکی مثال ایسی ہے جیسے اللہ تعالیٰ نے فرمایا وَمَا تَفْعَلُوْا مِنْ
دلیل ہے محمد بن طلحہ کی روایت زید سے جو آٹھ باتون کے بعد
کے ساتھ کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اضحے کے دن بقیع کی طرف
نماز کی) (اور ہماری طرف) اپنا مبارک منہ کیا اور فرمایا ہمارے

[illegible] اور فرمان کے [illegible] حدیث تک اس روایت سے ظاہر ہوا کہ آپنے یہ وعظ نماز کے بعد فرمایا کرتے
[illegible] سے معلوم ہوتا ہے کہ خطبہ نماز پر مقدم ہے پھر دوسری جگہہ مین کہا اگر تو کہے یہ حدیث ترجمہ باب
[illegible] کیونکر مین کہتا ہون اگر خطبہ کو نماز پر مقدم کیا جاوے تو نہ ہوگی نماز ایسی جو اسدن کی عبادتون سے
[illegible] آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اس کلام کے نماز سے پہلے واقع ہونے سے یہ لازم نہین آتا کہ خطبہ بھی نماز سے
[illegible] اور کرمانی کی تقریر کا حاصل یہ ہے کہ کلام تو نماز سے پہلے واقع ہوئی ہے لیکن یہ کلام منجملہ خطبہ
[illegible] کی روایت مذکور ہے جسکو اونہون نے زید سے روایت کیا کہ نماز سے پہلے کوئی
[illegible] کے بعد آپکے نماز پڑہنے کو فاء تعقیب کے ساتھہ بیان کیا اور منصور نے تصریح
[illegible] کہ کلام مذکور خطبہ مین واقع ہوئی ہے اور اسکے لفظ براء بن عازبؓ
[illegible] حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بقر عید کے دن نماز کے پیچھے پھر فرمایا اور ذکر کیا اس
[illegible] پہلے اور آخر عیدین مین بھی انشاء اللہ تعالی آویگی تو وہی تاویل ہے حدیث
[illegible] بیان کیا واللہ اعلم ابن تیمیہ نے منتقی مین اس پر باب مقرر کیا عید کی نماز کو خطبہ
[illegible] سوا اور عیدین مین قرأت کا بیان ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے
[illegible] کہ آنحضرت عید عیدین کی نماز خطبے سے پہلے پڑہتے تھے اسکو جماعت نے روایت کیا ابوداؤد
[illegible] اس باب مین روایت ہے جابر رضی اللہ تعالی عنہ سے بخاری اور مسلم اور ابوداؤد
[illegible] آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فطر کے دن اور آپنے نماز پڑہی ہے عید کی خطبے سے پہلے اور ابن عباسؓ
[illegible] کے سوا کہا مین حاضر ہوا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ابوبکرؓ اور عمرؓ اور عثمانؓ
[illegible] سے پہلے ایک روایت مین ہے مین گواہی دیتا ہون حضرت صلی اللہ
[illegible] سے پہلے اور انسؓ سے روایت ہے بخاری اور مسلم کے پاس کہ حضرت
[illegible] کے دن پھر خطبہ پڑہا اور براءؓ سے روایت ہے بخاری اور مسلم اور
[illegible] حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اضحے کے دن نماز کے بعد اور جندب سے روایت
[illegible] اللہ کے پاس کہا نماز پڑہی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قربانی کے دن پھر خطبہ پڑہا پھر قربانی کی اور
[illegible] ہے بخاری اور مسلم اور نسائی اور ابن ماجہ کے پاس کہا نکلے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بقر عید
[illegible] کے دن عیدگاہ کیطرف پھر نماز پڑہی پھر پھرے پھر اٹھے پھر نصیحت کی لوگون کو آخر حدیث تک اور

عبداللہ بن السائب سے روایت ہے ابوداؤد اور نسائی اور ابن ماجہ کی ہاں حاضر ہوا میں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
عید میں جب آپ نماز پڑھ چکے (عید کی) تو فرمایا ہم خطبہ سناتے ہیں تو جو شخص خطبہ کے لیے بیٹھنا چاہتا ہے وہ
رہے اور جو جانا چاہتا ہے وہ چلا جاوے ابوداؤد نے کہا یہ حدیث مرسل ہے اور امام نسائی نے کہا اس روایت کا
ہونا غلط ہے صواب اسکا مرسل ہونا ہے اور عبداللہ بن زبیر سے روایت ہے امام احمد کے پاس کہ آپ نے فرمایا جب آپ
نماز پڑھا چکے خطبہ سے پہلے پھر اٹھے خطبہ سنانے کے لیے اے لوگو ہر ایک اللہ اور اسکے رسول علیہ التحیۃ والتسلیم کا طرف
ہے عراقی نے کہا اسحدیث کا اسناد پکا ہے اور باب کی حدیثیں دلالت کرتی ہیں کہ عید کی نماز میں وہ امر جسکو نبی
علیہ السلام نے مقرر فرمایا یہ ہے کہ نماز کو خطبہ سے پہلے ادا کیا جاوے قاضی عیاض نے کہا یہ مسئلہ اتفاقی ہے اتفاق
کیا ہے علماء امصار اور ائمہ فتوی نے اس مسئلہ میں انکے پیشواؤں کے درمیان خلاف نہیں ہے اور یہی فعل
ہے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اور خلفاء راشدین کا آپ کے بعد مگر جو روایت کیا گیا کہ عمر نے اپنی ہی خلافت میں
خطبہ کو پہلے کر دیا کیونکہ آپ نے دیکھا بعض لوگوں کو نماز سے رہجاتے پر یہ حدیث صحیح نہیں ہے پھر کہا اور اسکو کیا ابن
زبیر نے اپنے آخر ایام میں اور ابن قدامہ نے کہا ہم اس میں مسلمانوں کے درمیان کسیکا خلاف نہیں جانتے بنی
امیہ کے سوا کہا اور ابن عباس اور ابن زبیر سے روایت کیا گیا ہے کہ ان دونوں نے خطبہ کو عید کی نماز سے پہلے پڑھا
ہے یہ روایتیں بھی قابل احتجاج نہیں کیونکہ صحیح نہیں ہیں کہا اور بنی امیہ کے خلاف کا کوئی اعتبار نہیں ہے
کیونکہ اس بات پر ان سے پہلے اجماع ہو چکا اور بنی امیہ کا فعل حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت صحیحہ کے مخالف
ہے اور انکے اس فعل پر صحابہ نے انکار کیا اور انکے اس فعل کو بدعت قرار دیا گیا اور کہا گیا کہ یہ بنی امیہ کا فعل سنت
کے مخالف ہے عراقی نے کہا یہی کافہ علماء کا قول ہے کہا اور جو روایت کیا گیا ہے عمر اور عثمان اور ابن زبیر سے کہ
اونہوں نے عید کی نماز سے پہلے خطبہ پڑھا یہ روایتیں ثابت نہیں ہیں ان سے رہی یہ روایت حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ
سے تو اسکو روایت کیا ابن ابی شیبہ نے کہ جب حضرت عمر کی (خلافت) ہوئی اور انکے عہد سعادت عہد میں لوگ بہت ہو گئے
اور آپ خطبہ پڑھتے تو بہت لوگ چلے جاتے جب آپنے یہ دیکھا تو خطبہ کو (نماز سے) پہلے شروع کیا اور نماز کو پیچھے کر دیا
کہا اور اس اثر کی روایت کر لی اگرچہ پکے لوگ ہیں پر یہ روایت شاذ ہے مخالف ہے اسکے جو صحیحین میں عمر سے
ثابت ہوا ہے اسکے بیٹے عبداللہ سے اور ابن عباس سے کی روایت سے اور عبداللہ بن عمر اور ابن عباس کی روایت حضرت
عمر سے بہتر ہے کہا اور رہی یہ روایت حضرت عثمان سے تو میں اسکا کوئی اسناد نہیں پاتا اور قاضی ابوبکر بن عربی
نے کہا مشہور ہے کہ پہلے اسکو حضرت عثمان نے جاری کیا اور جھوٹ ہے لوگ اسکی طرف التفات نہیں کرتے

...ر اسکو روایت کرتی ہی وہ روایت جو صحیحین مین ثابت ہوئی ہی ابن عباسؓ کی روایت سی اس نے عثمانؓ سی جیسے گذر احافظ نے ...ح مین کہا کہ اسکو روایت کیا ابن منذر نے عثمان سی صحیح اسناد کی ساتھہ حسن بصری تک کہا پہلے جس نے لوگون مین سی نماز ...قبل خطبہ پڑہا وہ حضرت عثمانؓ ہین حافظ نے کہا اور احتمال ہے کہ یہ کام حضرت عثمانؓ نے احیانًا کیا ہو اور عمرؓ کی گذشتہ ...روایت کو بیان کیا اور اسکو منسوب کیا عبد الرزاق اور ابن ابی شیبہ کی طرف اور صحیح کہا اسکی اسناد کو اور کہا اسکو حمل کیا جاوے ...اسپر کہ یہ کام ان سی علی سبیل الندرت واقع ہوا ہو عراقی نے کہا اور عبد اللہ بن زبیرؓ کا فعل تو اسکو روایت کیا ابن ابی ...شیبہ نے مصنف مین تو ابن زبیرؓ نے اُس امر کے لیے کیا جو واقع ہوا انکے اور ابن عباسؓ کے درمیان اور شاید عبد اللہ ...بن زبیرؓ اسکو جائز خیال کرتے ہون اور عبد اللہ بن زبیر سے گذر چکا کہ اونہون نے نماز پڑہی خطبہ سے پہلے اور ثابت ہوا ...ہے صحیح مسلم مین عطاء سی کہ ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما نے عبد اللہ بن زبیر کی طرف کہلا بھیجا اُسوقت جب اُن سی پہلے ...پہل لوگون نے بیعت کی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عہد سعادت مہد مین) اذان نہین کہی جاتی تہی فطر کے ...دن تو تو نے بہی اذان نکہنا کہا تو نہ اذان دلوائی فطر کے عید کے لیے عبد اللہ بن زبیرؓ نے اسدن اور ابن عباسؓ ...نے یہی کہلا بہیجا تہا کہ خطبہ عید کی نماز کے بعد ہونا چاہیے اور یہ کام بہی مقرر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ مین ...ہوتا تہا کہا تو نماز پڑہی عبد اللہ بن زبیر نے خطبہ سے پہلے ترمذی نے کہا اور مشہور ہے کہ پہلے جس نے نماز سے پہلے خطبہ پڑہا ...مروان بن حکم تہا انتہی اور ثابت ہوا صحیح مسلم مین طارق بن شہاب کی روایت سی اس نے ابو سعیدؓ سی کہا جس نے خطبہ عید ...کے دن (عید کی نماز سی) پہلے پڑہا وہ مروان حکم کا بیٹا تہا اور بعض نے کہا پہلے جس نے یہ کام کیا وہ معاویہ تہی اسکو ...قاضی عیاض نے حکایت کیا اور اسکو شافعی نے نکالا ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے اس لفظ کی ساتھہ یہانتک ...کہ معاویہ آئے اور اُنہون نے خطبہ کو نماز سے پہلے کر دیا اور اسکو عبد الرزاق نے زہری سے روایت کیا اس لفظ کی ساتھہ ...کہ جس نے عید کی نماز سے پہلے خطبہ پڑہنا شروع کیا وہ معاویہؓ تہے اور بعض نے کہا پہلے جس نے یہ کام کیا وہ زیاد تہا بصرہ مین ...معاویہؓ کی خلافت مین اسکو قاضی عیاض نے بہی حکایت کیا اور ابن منذر نے ابن سیرین سی روایت کیا کہ پہلے جس نے یہہ ...کام کیا وہ زیاد تہا بصرہ مین کہا اور ان دونو اثرون مین کوئی مخالفت نہین ہے اور مروان کے اثر مین کیونکہ مروان ...اور زیاد یہ دونو معاویہؓ کی طرف سے عامل تہے تو معنے یہ ہونگے کہ پہلے یہ کام معاویہؓ نے شروع کیا ہوگا پہر انکے عامل انکی ...پیروی سے عراقی نے کہا درست بات یہ ہی کہ پہلے اسکام کو مدینہ مین مروان نے کیا معاویہؓ کی خلافت مین جیسی صحیحین ...مین ثابت ہوا ہے ابو سعید خدری رضی اللہ تعالی عنہ سے کہا اور اسکا کرنا کسی صحابی سی ثابت نہین ہوا نہ حضرت عمرؓ ...نہ حضرت عثمانؓ سی اور نہ حضرت معاویہؓ سی اور نہ ابن زبیرؓ سے انتہی اور ان مین بعض روایتون کی صحت تو

Marfat.com

پہچان چکا تو پھر ناچیز کیطرف اول ہے اب اختلاف ہوا اس میں کہ
تو مزنی کی مختصر میں ہے امام شافعی سے جو دلالت کرتا ہے کہ عید کی نماز پر خطبہ
کہا امام نووی نے شرح مہذب میں کہ ظاہر نص
میں کوئی اعتبار نہیں ہے کہا اور یہی صواب ہے اور جابر بن سمرہ کی روایت ہے کہ
آلہ وسلم کے ساتھ عید کی نہ ایک بار نہ دو بار ایسے بہت دفعہ بغیر اذان اور بغیر اقامت
اور مسلم اور ابو داؤد اور ترمذی نے اور ابن عباس اور جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت کی
ہتی فطر کے دن اور نہ اضحی کے دن اسکو امام احمد اور بخاری اور مسلم نے روایت کیا اور مسلم کے
کہا مجھ کو خبر دی جابر نے کہ فطر کی عید کے واسطے کوئی اذان نہیں ہے جب امام نکلے اور نہ اسکے
کوئی اقامت ہے اسکے لیے اور نہ کوئی پکار اور نہ کوئی اور چیز نہ نماز اور نہ اقامت شوکانی نے کہا
مروی ہے سعد بن ابی وقاص رضی سے بزار کے پاس اسکی سند میں کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پڑھی عید کی نماز
اذان اور بغیر اقامت کے اور تم آپ پڑھتے دو خطبے کھڑے ہو کر جن میں فصل کرتے بیٹھنے کو اور براہ
روایت ہے طبرانی کے پاس اوسط میں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز پڑھی
اور بغیر اقامت کے اور ابو رافع سے مروی ہے طبرانی کے پاس کبیر میں کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کی نماز کیطرف پیدل بغیر اذان اور اقامت کے اور اسکے اسناد میں ضعف ہے اور اس میں مقال ہو
چکا اور باب کی حدیثیں دلالت کرتی ہیں اذان اور اقامت کے مقرر نہ ہونے پر عیدین کی نماز کے
کہا اور اسپر سب عالموں کا اتفاق ہے ابن قدامہ نے مغنی میں کہا اور اس میں ہم کسی مخالف کو
نہیں پاتے مگر ابن زبیر سے روایت کیا گیا ہے کہ اس نے اذان کہی اور اقامت عراقی نے کہا
عیدین میں اذان کو جاری کیا وہ زیاد ہے انتہی اور ابن ابی شیبہ نے مصنف میں
مسیب سے روایت کیا کہ پہلے عید میں جس نے اذان جاری کی وہ حضرت
سے اس روایت کو اس شخص نے نقل کیا ہے جسکا کوئی اعتبار نہیں ہے اور
میں بحر اسم ربک الاعلی اور ہل اتاک حدیث الغاشیہ پڑھتے تھے
کیا ابن عباس اور نعمان بن بشیر مجید میں سے اسی کی مثل اور
کے لیے گذر چکی اور ابو واقد لیثی سے روایت ہے اور اسکو

عیدون مین ق والقرآن المجید اور اقتربت الساعۃ
کیحدیث کو ابن ابی شیبہ نے مصنف مین اور طبرانی نے
اور نسائی کے پاس ہے مگر ان دونون نے جمعہ کہا عید کے بدل اور ابن عباسؓ کی
اضافہ کیا اسکے لفظ سمرہؓ کی حدیث کے الفاظ کی طرح ہین اور اسکی اسناد مین موسی
اور ابن عباسؓ کی ایک اور حدیث ہے بزار کے پاس اسکی مسند مین کہ حضرت صلی اللہ
عیدین مین عم بشار لون اور والشمس وضحہا اور اسکی اسناد مین ایوب بن سیار ہے ابن
کچھ چیز نہین ہے اور ابن جوزجانی اور ابن مدینی نے کہا ثقہ نہین ہے اور نسائی نے کہا
ابن عباس رضی اللہ عنہما کی ایک تیسری حدیث ہے امام احمد کے پاس کہا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ و
کی نماز کی دو رکعتین پڑہائین جن مین آپنے فاتحۃ الکتاب پر اور کچھ زیادہ نہین کیا اور اسکی سند
ہے اور اس مین اختلاف ہے اور نعمان کیحدیث جس کیطرف مصنف نے اشارہ کیا باب ما یقرء فی
مین بھی گذر چکی اور یہ نعمان کیحدیث سمرہؓ بن جندب کی روایت سے بھی کتاب الجمعہ کے باب مذکور مین
کے سوا اور ابو واقد کی حدیث کو اونہون نے ہی نکالا جسکو مصنف نے ذکر کیا اور اس باب مین
ابن ابی شیبہ کے پاس مصنف مین انسؓ کے مولی سے جس کا ابن ابی شیبہ نے نام لیا اس نے کہا
مین گیا انس کے ساتھ عید کے دن یہانتک کہ ہم پہونچے زاویہ تک تو انکا گمان آپکے مولی عید کی نماز
اعلی اور سورہ غاشیہ پڑہ رہے تھے تو انسؓ نے کہا یہ دونو مقرر وہی دونون سورتین ہین جنکو حضرت
علیہ وآلہ وسلم نے (عیدین مین پڑہا ہے) اور عائشہ سے مروی ہے طبرانی کے پاس کبیر مین اور
کے پاس کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لوگون کو فطر کے دن اور بقر عید کے دن نماز پڑہائی
کبیر مین پہلی رکعت مین سات (قرءت سے پہلے) اور پڑہا سورہ ق کو اور دوسری رکعت مین
مین (قرءت سے پہلے) اور سورہ قمر پڑہی اور اسکی اسناد مین ابن لہیعہ ہے اور اس مین گفتگو
اور اسی کی بابت ترمذی نے گفتگو کرتی رہین کہ عیدین مین سورہ اعلی اور غاشیہ کا پڑہنا مستحب ہے اور اسی
اور گئی ہین امام شافعی اسطرف کہ عیدین کی نمازون مین سورہ ق اور قمر کا پڑہنا
ہے اور مستحب جانا عبداللہ بن مسعودؓ نے عیدین مین اوساط مفصل کا پڑہنا سوا دو
کیونکہ ابو حنیفہ اور صاحبینؒ نے اس مین کوئی سورت معین نہین ہے اور ابن ابی شیبہ نے

روایت کیا کہ ابوبکر نے عید کے دن سورۂ بقرہ پڑھی یہانتک کہ [illegible]
اور نووی نے احادیث کے درمیان جمع کیا ہے اور کہا ہے کہ کبھی آپنے عید کی نماز سورۂ ق اور
اور کبھی اعلے اور غاشیہ کے ساتھ اور اس جمع کیطرف ان سے پہلے امام شافعی سبقت کر چکے اور
ان دونون سورتون کے پڑھنے مین حکمت یہ ہے کہ سورہ اعلی مین نماز اور زکوۃ فطر کے ذکر پر مشتمل
کو کہا سعید بن مسیب اور عمر بن عبد العزیز نے اللہ کے قول قد افلح من تزکے و ذکر اسم ربہ فصلی کی
فضیلت اسیکے ساتھ خاص ہوئی جیسے جمعہ کے دن کو خاص کیا گیا سورہ جمعہ کے ساتھ اور یہی سبب
تو وہ اسلیے کہ اعلے اور غاشیہ مین موالات (ترتیب) ہے جیسے سورۂ جمعہ اور منافقون مین اور یہی
اور قمر تو امام نووی نے مسلم کی شرح مین علماء سے نقل کیا کہ یہ دونو سورتین جب کہ شامل ہین قیامت کے
اور قرون ماضیہ اور مکذبین کے اہلاک کے اخبار پر تو تشبیہ دی لوگون کے نکلنے کو عیدین مین انکے
ساتھ قیامت کے دن اور انکے نکلنے کے قبرون سے جیسے کہ وہ ٹڈیان ہین پھیلی ہوئی اور بعض نے اعتراض
کیا ہے کہ حضرت عمرؓ نے ابو واقد لیثی سے جو پوچھا کہ آپ عید مین کون قرءت پڑھتے تھے تو اسکی کیا وجہ
باوجود اسکے کہ عمرؓ اعیاد وغیرہ مین آپکے ہمرکاب دہم نوالہ دہم کباب رہتے تو امام نووی نے کہا شاید
عمرؓ کو اس مین شک پڑ گیا ہو تو اسکو آپنے ثابت کرنا چاہا یا لوگون کو جتانا چاہا عراقی نے کہا احتمال ہے
عمر بعض عیدون مین انکے ساتھ حاضر ہونے سے غائب رہے ہون اور یہ واقعہ جس مین ابو واقد حاضر ہوا
ایک عید مین ہو یا بہت عیدون مین کہا اور اس مین کیا تعجب ہے کہ ہمنشین ملازم پر بعض وہ باتین مخفی
ہون جو اسکے مصحوب سے وقوع مین آئین جیسے تین بار اجازت لینے مین (گھر کے اندر جانے کے لیے) ا
نے اس پر فرمایا کہ یہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قول مجھ سے مخفی رہا مجھے روک لیا بازارون مین
کے لیے جانے نے انتہی ما قال الشوکانی وفی النیل **باب** ما یکرہ من حمل السلاح فی العید
الحرم عیدین کے دن اور حرم مین ہتیار اوٹھا کر جانا مکروہ ہے **ف** یہ ترجمہ ظاہر مین تو گو منتہ
مخالف ہے جسکا عنوان یہ ہے باب الحراب والدرق یوم العید کیونکہ اس عنوان سے معلوم ہوتا ہے کہ ہتیار کا
عیدین کے دن مباح ہے اور مندوب جیسے اس باب کی حدیث اسپر دلالت کرتی ہے اور اس ترجمہ
کہ ہتیارون کا اوٹھانا عید کے دنون مین اور حرم مین مکروہ ہے اور حرام اسلیے کہ ابن
قول ہے جس مین اونہون نے حجاج کو مخاطب کر کے کہا ہے تو نے اٹھوائی ہتیار [illegible]

Marfat.com

...ب کا اسے صوت پر عطف نہ ڈالا جاوے تو یہ بعض جملون کے بعض پر عطف
...ر کیا مستقل ہوگا اور یہ معنے واو کے ساقط کرنے مین حاصل نہ ہونگے پھر لفظ سلام
...ن کی جو مخاطب سے مذکور ہوئی اور ثم یتخیر من المسئلۃ الخ مین نماز مین سلام سے پہلے دعا کی مشروعیت
...ر دنیا کے لیے ہو یا آخرت کے لیے لیکن شرط یہ ہے کہ گناہ کی دعا نہ ہو اور اسی طرف گئے ہین جمہور
...یہ قول ہے کہ نماز مین وہی دعائین پڑھنی جائز ہین جو قرآن اور سنت مین ماثور و مروی ہون اور
...ل ہے کہ نماز مین دعا کا مانگنا مطلقاً جائز نہین ہے اور یہ حدیث اور اسکے سوا اور حدیثین جن مین مطلق دعا
...ہے اور تشہد دعا کی اُنپر رد کرتی ہین اور اگر وہ نہ ہوتا جو ابن سلمان نے بعض سے روایت کیا کہ سلام سے پہلے
...م وجوب پر اجماع ہے تو یہ حدیث اسکے وجوب پر استدلال کے لیے کافی تھی کیونکہ احادیث مین تخییر اسکے
...ب پر دلالت نہین کرتی جیسے ابن رشید نے کہا اور یہی بات اصول مین ثابت ہے علاوہ یہ کہ وجوب کیطرف ظاہر
...ا اور وجوب ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے بھی مروی ہے اور حدیث مین جو ہے کہ جب ایک تمہارا نماز مین
...ے تو کہے التحیات اور آپ نے ابن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ کو امر کیا کہ اس تشہد کی لوگون کو تعلیم دین
...تشہد اخیر کے وجوب کے قائلین نے دلیل لی ہے اور وہ عمر مین اور ابن عمر اور ابو مسعود رضوان اللہ علیہم اجمعین
...ی اور قاسم اور شافعی اور امام نووی نے مسلم کی شرح مین کہا کہ ابو حنیفہ اور مالک اور جمہور کا یہ مذہب ہے کہ
...ت ہے اور اسی طرف گیا ہے ناصر اہل بیت مین سے علیہم السلام کہا اور مالک سے ایک قول مین تشہد اخیر کا
...ض ہے اور وجوب کے قائلین نے ابن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ کے اس قول سے بھی دلیل لی ہے "کہ ہم کہا کرتے
...تشہد اخیر مین ہو السلام علی عباد اللہ اخیر تک اسکو دار قطنی اور بیہقی نے نکالا اور دونو نے اسکو صحیح کہا
...ض ہے اور اسکا عدم وجوب کے قائلین نے یہ جواب دیا ہے کہ اس حدیث مین جتنی امر مذکور
...ہے کہ تشہد اخیر کا مسی الصلوۃ کیحدیث مین کوئی اتا پتا نہین ہے اور ابن مسعود رضی اللہ عنہ
...کے ساتھ سفیان بن عیینہ ہی متفرد ہوا ہے جیسے ابن عبد البر نے کہا لیکن یہ کوئی
...صلوۃ کیحدیث مین عدم ذکر کے ساتھ اعتذار تو یہ صحیح ہے مگر اسوقت اس اعتذار
...کر تشہد کا امر پیچھے وارد ہوا ہے جیسے ہم بیان کر چکے اور وجوب کی طرف
...سلیے ہی کہ کلمات سے ہٹایا جاوے جنکو وہ اپنی
...ن ... قول کا بعلمنا السورۃ الخ ارشاد کیطرف راہ دیتا ہے

Marfat.com

...وجہون کی درمیان اسطرح جمع کیا جاوے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی گذشتہ حدیث مین از
...کا بیان ہی جنہون نے تدریب اور تمرین یعنے امتحان اور آزمایش کے لیے اٹھائی تہے اور ان کے
...لوگون کا ایذا دینا مقصود نہ تہا اور اس مین ان لوگون کو روکا گیا ہے جو ہتیار تکبر اور غرور کی راہ سے
...اور انکے اٹھانیکی حالت مین بہی اسقدر بچاؤ کا خیال نہین ہوتا خاص کر کے جب لوگون کا زیادہ ازدحام
...مین تنگ ہون وقال الحسن نهوا ان يحملوا السلاح يوم العيد الا ان يخافوا عدوا اور
...ی (کما منع کیے گئے لوگ ہتیارون کے اوٹھانے سے عید کے دن مگر اسحالت مین کہ دشمن کا اندیشہ ہو۔
...حافظ نے کہا مین اسپر واقف نہین ہوا موصولا مگر ابن منذر نے اسی کی مثل حسن بصری سے ذکر کیا اور اس مین
...کے قول کے اطلاق کو مقید بیان کیا ہے اور اسی کی مثل وارد ہوا ہے مقید اور غیر مقید کو عبد الرزاق نے
...اسناد کے ساتہہ روایت کیا کہ منع کیا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ کہ نکالے جاوین ہتیار عید کے دن اور ابن ماجہ
...ضعیف سند کے ساتہہ روایت کیا ابن عباس رض سے کہ منع کیا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ کہ اٹھائے جاوین
...مین حدثنا ذكريا بن يحيى ابو السكين قال حدثنا المحاربي قال حدثنا محمد بن
...عن سعيد بن جبير قال كنت مع ابن عمر حين اصابه سنان الرمح في اخمص قدميه
...قدمه بالركاب فنزلت فنزعها وذلك بمنى فبلغ الحجاج فجاء يعوده فقال الحجاج لو
...من اصابك فقال ابن عمر انت اصبتني قال وكيف قال حملت السلاح في يوم لم يكن يحمل
...وادخلت السلاح الحرم ولم يكن السلاح يدخل في الحرم سعید بن جبیر سے روایت ہی کہا ہین
...عمر رض کے ساتہہ تہا جب نیزے کی نوک کا زخم اسکے پاؤن کے تلوی مین لگا اور اسکا پاؤن رکاب کے ساتہہ
...کیا تو مین اور (اپنی سواری سے) اور آپکے پاؤن کو مین نے رکاب سے باہر کہینچا اور یہ واقع منا مین ہوا
...کا جو مکہ سے تین میل کے فاصلہ پر ہی اور مکہ کے حرم مین داخل ہے اور منحر ہے حضرت صلی اللہ علیہ
...نے فرمایا منیٰ کلها منحر یعنے منی مین جہان چاہین قربانی کر سکتے ہین اور یہ واقعہ عبد اللہ بن
...مقتول ہونے سے ایک سال پہلے ہوا جبکہ حجاج مکہ پر حاکم تہا مترجم عفا اللہ عنہ کہتا ہے میرا حجاج بن
...یوسف کی نسبت جو کچہ خیال تہا مین اسکو لکہنا مناسب نہین سمجہتا اور یہ بہی سچ ہے کہ اس نے ہزارہا نیک
...مسلمانون کو قتل کیا تہا لیکن مین توبہ کرتا ہون اپنے مالک کے آگے عاجزی کر کر اور گڑگڑا کر کہ وہ مجہے
...اسلام پر اٹہاوے ابن ماجہ کی شرح اردو رفع العجاجہ مین اخی فی اللہ المنان مولوی محمد

وحید الزمان صاحب نے ایک جگہہ لکھا ہے کہ حجاج بن یوسف ثقفی جو کہ [illegible]
بندون کو ناحق قتل کروایا تہا اور عبداللہ بن زبیرؓ کو بہی اسی نے قتل کیا تہا اور
عبداللہ بن عمرؓ کا شاگرد اسکا بہی یہی حجاج قاتل ہے) جب مرنے لگا تو کہتا تہا یا [illegible]
کہتے ہین تو مجہہ کو نہین بخشیگا یہ کلام اسکا کسیسے حسن بصری سے نقل کیا اونہون نے کہا مجہہ سے
کہ اللہ سبحانہ وتعالی بخشدیوے مین کہتا ہون حسن بصری رحمہ اللہ نے تو یہی کا لفظ جواب مین نہین
کہتا ہون کہ اللہ تعالی نے اسکو بخشدیا اگرچہ آیت سورۂ نسا ومن یقتل مؤمنا متعمدا الآیہ حضرت ا
جبر امت نے یہی سمجہا ہے کہ قاتل مومن کی توبہ مقبول نہین اور وہ ہمیشہ جہنم مین رہیگا اور وہ کہتے ہین کہ ا
نے قتل ناحق کی آیت کو اُتار امتہاری پیمبر کی زبان پہ پہر اسکو منسوخ نہین کیا جب سے اُتارا اسکو نکالا ا
نے سالم بن ابی الجعد سے اُس نے ابن عباسؓ سے لیکن ہم کہتے ہین یہ آیت منسوخ نہین ہے بلاشبہ اور اسکے
معنے نہین ہین جو ابن عباسؓ نے سمجہے بلکہ معنے وہ ہین جو جمہور نے سمجہے کہ سزا اسکی یہی ہے جو اس آیت
مذکور ہوئی آگے اللہ مالک ہے لیکن اگر قصاص مین مارا گیا تو سب کے قول مین پاک ہوا اور اس پر قرآن کی
آیتین اور حدیثین دلیل ہین اور کیا اسکی دلیل مین وہی ابوسعید خدری رضی اللہ تعالی عنہ کی حدیث کا
جسکو اکثر اصحاب سنن نے نکالا اور مسلم نے کہ کہا ابوسعیدؓ نے مین تم سے بیان نہ کردن اس بات کو جو مین نے
رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبان مبارک سے سنی ہے پہلے دونو کانون نے اسکو سنا اور
دل نے اسکو یاد رکہا ایک شخص تہا اگلے زمانہ مین) اس نے ننانوے آدمیون کو قتل کیا ناحق پہر اسکا
کا خیال آیا تو اس نے دریافت کیا کہ ساری زمین مین کون بڑا عالم ہے لوگون نے بتلایا کہ (فلان شخص
سے بڑا عالم ہے) یہ شخص اسکے پاس گیا اور کہا کہ مین نے ننانوے آدمیون کو قتل کیا ہے کیا میری توبہ
سکتی ہے وہ بولا واہ ننانوے آدمیون کو مار کر اب توبہ کرتا ہے اس شخص نے (یہان سے جاکر) اپنی تلوار سے
اس عالم کو بہی مار کر سو خون پورے کر دیے پہر اسکو توبہ کا خیال آیا اس نے دریافت کیا [illegible]
ہے لوگون نے بتلایا وہ اسکے پاس گیا اور کہا کہ مین نے سو خون (ناحق) کیے ہین کیا میری توبہ
وہ بولا افسوس تجہ پر بہلا توبہ کو کون روک سکتا ہے لیکن تو اس ناپاک بستی سے (جہان تو نے [illegible]
اور فلان نیک بستی مین جا (اس بستی کا نام لیا) وہان جاکر اپنے مالک کی [illegible]
کی نیت سے نکلا راہ مین اسکی موت آن پہونچی اور رحمت کے فرشتون [illegible]

اس شخص کے حق مین محبت زیادہ ہو (یعنے مین اسکا زیادہ حق دار ہون) اس نے ایک ساعۃ
ل نہین کی اور مرگیا فرشتون نے کہا واہ وہ توبہ کرنے نکلا تہا (تو رحمت کا مستحق ہوا صدقے
کی رحمت اور عنایت کے اگر وہ ایسا نہ کرے تو بندون کا کیا ٹھکانا لگے جب رحمت کے فرشتون اور عذاب
ن مین ایسا جھگڑا ہوا) تو اللہ جل جلالہ نے ایک فرشتے کو ان کا فیصلہ کرنے کے لیے بھیجا دونون
فرشتے اسکی طرف رجوع ہوئے اس نے کہا دیکھو وہ شخص کس بستی سے زیادہ نزدیک پکر مرا ہے (آیا
اس بستی سے جہان سے نکلا تہا یا نیک بستی سے جہان جاتا تہا) جس بستی سے نزدیک ہوا اسکے لوگون مین اسکو
یکھو اور جب اس خضر پر موت آن پہونچی تو گہسٹ گہسٹ کر نیک بستی کے قریب ہوگیا اور بری بستی سے دور
یا آخر فرشتون نے نیک بستی کے لوگون مین اسکو بشریک کیا (اور نیکون مین وہ شخص لکھا گیا سبحان اللہ مالک
م اور کرم ایسا ہی کہ آدمی کے خواہ کسیقدر گناہ ہون خدا کی رحمت سے مایوس نہ ہونا چاہیے اور توبہ کا خیال نہ
ا چاہیے وہ ارحم الراحمین بندہ نواز ہی اسکا ارشاد ہے سبقت رحمتی علے غضبی اور آن حضرت صلی اللہ
یہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے وہ مغفرت ارجی عندی من عملی اور معلوم ہوا کہ قاتل مومن کی توبہ قبول ہوسکتی ہے
س مین شک نہین کہ قتل مومن بڑا سخت گناہ ہے اور قاتل مومن کی سزا تو یہی ہے جو آیت سورۂ نسا مین اللہ
بیان فرمائی اللہ سچ کہتا ہے تو میری زیر نظر تو وہ حدیث ہے جس مین حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دو آدمیون
کر فرمایا ہے کہ ان مین سے ایک شخص بدکردار تہا اور دوسرا پرہیزگار اور متقی اس فاجر کو روکتا تہا پر وہ
اب مین کہ چھوٹتا نہ تہا دربارۂ آخر متقی نے فاجر کو ایک دن (ایک سخت) گناہ پر دیکھ کر کہدیا تجھے اللہ ہرگز
ن بخشیگا اللہ نے فرمایا من ذا الذی یتالے علی ان لا اغفر لفلان یعنے وہ کون شخص ہے جو میری ذات
ر کہتا ہے کہ فلان مرد کو مین معاف نہین کرون گا جا مینے اسکو بخشدیا اور تیرے سب عمل برباد کردیے (اسکا
ا ہونا تو حدیث اور اس آیت کی برکت سے ہمارے گناہون کو بخشدے اور اپنے نیک بندون کے تصدق
سے ہمون کو آتش دوزخ اور عذاب قبر اور عذاب حشر اور ہر ایک آفت اور تکلیف سے بچالے آمین یارب العلمین
ت ابن عمر کی عیادت کو یہ خبر کہ عبداللہ بن عمر کو نیزہ لگا ہے) اور وہ انکی بیمار پرسی کے لیے آیا اور بولا حجاج
کو سلام پہنچا ہے جس نے آپ کو یہ نیزہ لگایا ہے (تو ضرور ہم اسکو سزا دینگے) ابن عمر بولے تو نے ہی مجھکو
گایا ہے ف آپنے اسکی نسبت اسکی طرف اسلیے کی کہ وہی اسکا سبب ہوا تہا زبیر نے انساب مین
عبدالملک نے عیب حجاج کیطرف لکھا کہ ابن عمر کی مخالفت نہ کرے تو اسپر یہ ناگوار گذرا اور

Marfat.com

اس نے حکم کیا ایک شخص کو جس کے ساتھ نیزہ زہر دار تھا کہ عبداللہ بن عمر کو وہ نیزہ لگا دیوے (وہ شخص) ا
ساتھ لگ گیا اور اس نے بہادیا وہ نیزہ عبداللہ بن عمرؓ کے پاؤں پر تو ابن عمرؓ اس سے کئی دن بیمار رہے پھر
واقعہ چودہ ستر سال ہجری میں ہوا ف حجاج نے پوچھا اور میں کیونکر آپ کو نیزہ لگا یا ابن عمرؓ نے کہا تو نے
ہتیار اسدن میں جسدن میں ہتیار نہ اٹھائے جاتے تھے (حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں) یا یہ یعنی کہ تو
کو حکم دیا ہتیار اٹھانے کا اور تو نے داخل کیے ہتیار حرم میں حالانکہ حرم میں ہتیار نہیں لایا جاتا تھا
مکہ کے امن کی جگہ ہونے کی یعنے تو نے سنت کی مخالفت کی اسلیے فساد واقع ہوا اگر تو اسدن میں ہتیار اٹھانے
اجازت نہ دیتا تو کوئی ہتیار نہ اٹھاتا اور نہ اسکو حرم میں کوئی لاتا اور یہ عید کا دن تھا اور اس حدیث سے معلوم
اگر عید کے دن ہتیار اٹھانے سے کسی کو ایذا پہونچی اور احتیاط نہ ہو سکے تو جائز نہیں اور ابن عمرؓ کی بھی مراد یہی
ہوتی ہے اور حرم میں ہتیار اٹھانے کی ممانعت اس حدیث سے بھی ثابت ہوتی ہے جسکو مسلم نے روایت کیا جابرؓ
کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مکے میں ہتیار اوٹھانا منع ہے اور باب کی حدیث سے بھی یہی معلوم ہوتا
تو مطابقت حدیث کی باب سے ظاہر ہے قسطلانی نے کہا اس حدیث کو مؤلف نے عیدین میں بھی نکالا حدثنا
اَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوبَ قَالَ حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ دَخَلْتُ
عَلَى ابْنِ عُمَرَ وَأَنَا عِنْدَهُ قَالَ كَيْفَ هُوَ قَالَ صَالِحٌ فَقَالَ مَنْ أَصَابَكَ قَالَ أَصَابَنِي مَنْ أَمَرَ بِحَمْلِ السِّ
فِي يَوْمٍ لَا يَحِلُّ فِيهِ حَمْلُهُ يَعْنِي الْحَجَّاجَ سعید بن عمرو سے روایت ہے کہ حجاج ابن عمرؓ کے پاس عیادت کے لیے آیا
میں اسوقت عبداللہ بن عمرؓ کے پاس تھا کہا کیا حال ہے کہا اچھا حال ہے پھر بولا تجھکو کس نے نیزہ لگایا ابن
نے کہا جس نے ہتیار اٹھانے کا حکم دیا ایسے دن میں جس میں ہتیار کا اوٹھانا جائز نہیں ہے اور غرض اس کی
تھی کہ تو نے ہی مجھ کو نیزہ لگایا ہے ف حجاج تین بار عبداللہ بن عمرؓ کی بیمار پرسی کو گیا پہلی بار پوچھا کس نے تجھ
تو ابن عمرؓ نے اشارہ سے سمجھا دیا کہ تو نے لگایا دوسری بار اس نے پوچھا تو آپ نے تصریح کہدیا کہ تو نے لگایا
بار پوچھا تو ابن عمرؓ چپ ہو رہے اور اسکی طرف التفات نہ کیا اور وہ غصہ سے اٹھکر چلا گیا اور حدیث کی مطابقت
سے ظاہر ہے ابن تیمیہ نے منتقے میں بھی یہی باب مقرر کر کر یہی حدیث بیان کی اور شوکانی نے اسپر وہی
لکھیں جو حافظ سے منقول ہوئیں **باب التکبیر للعید** عید کی نماز کے لیے تکبیر کہنا جلاف
اسیطرح ہے اکثر کی روایت میں باء موحدہ کی تقدیم کے ساتھ مشتق ہے اور اسی کو طبرانی نے
نے اسپر گفتگو کی ہے اور بیہقی نے تکبیر کو روایت کیا کاف کی تقدیم

...ر ان کنا فرغنا فی هذه الساعة وذلک حین التسبیح اور کہا عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ نے کہ ہم اسوقت مین عید کی ...ی فارغ ہوجایا کرتے تہے اور وہ نفل نماز کا وقت تہا ف عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ مازنی صحابی ہین صحابی کے ...اور یہ صحابہ مین سب سے پیچے شام مین فوت ہوئے ناگہان اٹہاسی ہجری مین اور اس تعلیق کو موصول کیا امام احمد ...اور تصریح کی اسکے مرفوع ہونے کی اور اسکا سیاق بہت پورا ہے اسکو نکالا یزید بن خمیر نے کہا نکلے عبداللہ بن ...ب نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لوگون کے ساتہہ عید فطر کے دن یا اضحی کے دن اور انہون نے انکار کیا امام ...یر کرنے پر اور بولا ہم تہے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتہہ اور ہم فارغ ہوچکے تہے اسوقت مین (عید کی نماز) ...اور ایسا ہی روایت کیا اسکو ابوداؤد نے احمد سے اور حاکم نے بہی امام احمد کے طریق سے اور صحیح کہا اسکو ف ...ل نماز صبح کی نماز کے بعد اسوقت درست ہوتی ہے جب سورج اچہی طرح نکل آوے یعنی جسوقت لوگ اشراق ...ے نماز پڑہتے ہین یہی وقت ہے عید کی نماز کا بہی جب سورج ایک نیزے کے مقدار بلند ہوجاوے احمد بن حسن بناء ...یل کا کتاب الاضاحی مین جندب سے کہ آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے ساتہہ عید الفطر کی نماز اسوقت ...ہتے جب سورج دو نیزون کے برابر بلند ہوجاتا اور عید اضحے کی اسوقت پڑہتے جب سورج ایک نیزے کے برابر ...بلند ہوتا اور شافعی نے نکالا مرسلا کہ آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عمرو بن حزم کو لکہا وہ نجران مین تہے کہ عید اضحی ...ی نماز جلد پڑہین اور عید الفطر کی دیر کرکے اسکی اسناد مین ابراہیم بن محمد ضعیف ہے اور اسپر تمام علماء کا اتفاق ...ہے کہ عید کی نماز کا وقت شروع ہوتا ہے سورج کے ایک نیزہ برابر بلند ہونے سے اور ختم ہوتا ہے زوال پر اور عید ...ے کی نماز جلد پڑہنا اولی ہے تاکہ لوگون کو قربانی کے لیے جلد فراغت ہو اور وہ سنت کے موافق اسدن پہلے قربانی ...کرکے گوشت کہا سکین گو عیدین کا وقت زوال تک ہے مگر سنت وہی وقت ہے جسوقت آنحضرت صلے اللہ علیہ ...وسلم نے نماز پڑہی یعنے عید اضحی کی ایک نیزے پر اور عید الفطر کی دو نیزے پر اور اس سے تاخیر کرنا مکروہ ہے اور ...یون ہے کہ ہمارے زمانہ مین لوگون نے اس سنت کا خیال بالکل چہوڑ دیا ہے ایک تو عید کی نماز مین سب کے سب ...عیدگاہ مین بستی کے باہر جمع نہین ہوتے دوسرے نماز مین دیر کرتے ہین ۱۰-۱۱ ساعت پر پڑہتے ہین اور ...سنت ہے کہ ۷-۸ ساعت پر پڑہین حدثنا سلیمان بن حرب قال حدثنا شعبة عن زبید ...الشعبی عن البراء بن عازب قال خطبنا النبی صلی اللہ علیہ وسلم یوم النحر فقال ان اول ...ما نبدء من یومنا هذا ان نصلی ثم نرجع فننحر فمن فعل ذلک فقد اصاب سنتنا ومن ذبح ...قبل فانما هو لحم عجله لاهله لیس من النسک فی شیء فقام خالی ابوبردة بن نیار

فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي ذَبَحْتُ قَبْلَ أَنْ أُصَلِّيَ وَعِنْدِي جَذَعَةٌ مِنَ
قَالَ اذْبَحْهَا مَكَانَهَا وَلَنْ تَجْزِيَ جَذَعَةٌ عَنْ أَحَدٍ بَعْدَكَ (براء بن عازب رضی
اللہ علیہ وسلم نے (عید کی نماز پڑھکر) ہمکو خطبہ سنایا فرمایا کہ ہمارا پہلی عبادت جسکو ہم
وہ یہ ہی کہ ہم نماز پڑہین پھر ہم لوٹین اور قربانی کرین جس نے ایسا کیا اس نے ہماری سنت اداکی اور
پہلے قربانی ذبح کرلی تو اسکی قربانی گوشت ہی جسکو اس نے اپنے گھر والون کے لیے جلدی کرلیا
ثواب نہین ہے تو میرا ماموں ابو بردہؓ بن نیار اٹھا اور عرض کیا یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جسنے ذبح کر
اس سے پہلے کہ نماز پڑہون اور میرے پاس جذعہ (ایک سال کی بکری) ہے جو دو سال کی بکری سے بہتر
کر ڈال اسکے بدل اور جذعہ (ایک سال کی بکری) تیرے پیچھے اور کسی کے لیے کافی نہین ہے ف
ابواب سابقہ مین مکرر سہ کرر گذر چکی اور احادیث کی ترجمہ کے ساتھ مناسبت اصطلح ہے کہ یہ حدیث دلالت کر
عید کے دن نمازی کو طہارت کے سوا اور کسی امر مین مشغول نہین ہونا چاہیے قول سے معلوم ہوا کہ سویرے جا
ابن تیمیہ نے سنتے مین عید کیوقت کا باب مقرر کیا یہی عبداللہ بن بسرؓ کی حدیث ابوداؤد اور ابن ماجہ کی
کی اور کہا عبداللہ بن بسر صاحب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہی کہ وہ نکلے لوگون کے ساتھ عید
یا بقر عید کے دن اور آپنے انکار کیا امام کے دیر کرنے پر اور کہا ہم تو فارغ ہوجاتے تھے (عید کی نماز سے
مین اور یہ نفل نماز کا وقت تہا اور امام شافعی کے لیے ہی مرسل حدیث مین کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
کیطرف لکھا اور وہ نجران مین تھے کہ عید اضحے کو جلد پڑہا اور فطر کو دیر سے پڑہ اور لوگون کو وعظ سنا
کہا پہلی حدیث سے ابوداؤد نے سکوت کیا اور منذری نے اور اسحدیث کی سند کے راوی ہے
روایت کیا اور دوسری حدیث کو امام شافعی نے روایت کیا اپنے استاد ابراہیم بن
اور یہ حدیث جسے مصنف نے کہا مرسل ہے اور ابراہیم بن محمد جسکے
مینے نہین پائی اسکی اصل عمرو بن حزم کی حدیث مین اور اس باب مین
الاضاحی مین کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمکو فطر کی عید کی نماز دیر سے
عید کی نماز پڑہاتے جب سورج ایک نیزہ کے برابر ہوتا اسکو حافظ
عبداللہ بن بسرؓ کی حدیث عید کی نماز کے جلد پڑہنے پر اور اس کی
دلالت کرتی ہے اسپر کہ

[illegible] اور اسی وقت صبح کی نماز مین دیر کرنے سے لوگون
[illegible] ہوتا ہے بخلاف عید فطر کے کہ اس مین نہ کوئی
[illegible] جندب رضی اللہ عنہ کی روایت ہے جو گذر چکی مہدی نے
[illegible] سوال تک ہے اور مین اس مین کوئی خلاف نہین پہچانتا انتہی
[illegible] فضل العمل فی ایام التشریق تشریق کے دنون مین عمل کرنیکی فضیلت کا
[illegible] ان کے کلام کا حاصل یہ ہے کہ تشریق کے دن قربانی کے دن کے
[illegible] ان دنون کے نامزد ہونیکی ایام تشریق کے ساتھہ وجہ بیان
[illegible] ایام تشریق مین داخل ہے ابو عبید نے حکایت کیا کہ اس مین دو قول ہین
[illegible] کہ ان دنون مین قربانیون کا گوشت خشک کرتے ہین
[illegible] دوسرا قول تشریق کے دنون کے ساتھہ انکو لیلیے مسمی
[illegible] ہے اور باقی دن بھی نامزد مین اسکے تابع ہین اور یہ قول
[illegible] نے بھی دوسری قول سے ہی ارادہ کیا ہے جسکو اس کے
[illegible] تشریق کے ساتھہ اسلیئے نامزد کیا گیا کہ نماز عید کی سورج چڑھنے کے
[illegible] کہا دن اوسطی ایام تشریق کے ساتھہ مسمی ہوئے
[illegible] سورج طلوع ہوجاوے اور یعقوب بن سکیت نے کہا یہ جاہلیت کی
[illegible] ہے وہ کہتے ہین اے بیشہ خدا کرے تجھ پر جلد سورج کی چمک
[illegible] ان لوگون نے عید کو نکالا ایام تشریق سے نکال لیا
[illegible] ساتھہ خاص ہے اور وہ یوم العید ہے درحقیقت
[illegible] کلام سے ظاہر ہے اور اسی قلیل سے ہے حضرت
[illegible] ابو عبید نے صحیح اسناد کے ساتھہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے موقوفاً
[illegible] اور اسی لیئے تکبیر مین بھی کہتے ہین کہ
[illegible] ہیں ان دو باتون پر کہا اور ہمنے نہین
[illegible] موافق ہوئے ہین

سے پہلے دن کرے تو وہ بھی درست

اسکے راوی سچے ہیں اور یہ حدیث

قال ابن عباس واذکروا اللہ فی ایام

اور کہا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے

ہیں اور مراد ایام معدودات ہیں جو ایام تشریق

عفا اللہ عنہ کہتا ہے آیت واذکروا اللہ فی ایام معلومات

کے بیچ پہلے دن جاتے ہیں کہ یہ تین ہیں اپنے ہاتھ کی انگلیوں

ہیں جو معلوم ہیں اور آیت واذکروا اللہ فی ایام معدودات

معنے یہ ہیں اور یاد کرو اللہ کو کئی دن ایام تشریق کے دن

ہے بلکہ قرآن میں وعید کرو اللہ فی ایام معلومات واقع ہوا ہے

کی غرض تلاوت نہیں ہے بلکہ ان کی غرض فقط

کی اس اثر سے یہ ہے کہ تشریق کے دن ذبیحہ سے

کے برابر ہے پس ایام تشریق میں عمل کرنے کی

کیا عمرو بن دینار کے طریق سے اس نے

تشریق ہیں اور ایام معلومات ایام عشر

سے اس نے ابن عباس رضی سے کہ ایام معلومات دس دن

ترویہ کا دن اور عرفہ کا دن یہی ایام معلومات

کی اسند صحیح ہے اور اسکا ظاہر یہ ہے کہ

ابن عباس رضی نے فقط ان لفظوں کو

سے ابن عباس رضی سے روایت کیا کہ ایام

اسی کو ترجیح دی کہ اسنے مراد ہیں

علی ما ذکرنا

Marfat.com

[illegible] بیان کرنے کے وقت [illegible] اور اس سے یہ لازم
[illegible] کا معلومات کے ساتھ نام مذکر کرنا منع ہے اور نہ یہ نکلتا
[illegible] کے ساتھ نام مذکر کرنا تو اتفاقی ہے اس لیے کہ اللہ تعالیٰ
[illegible] وَمَنْ تَأَخَّرَ فَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ وَأَبُو هُرَيْرَةَ
[illegible] أَنَّ عَلَيْهِ النَّاسُ تَكْبِيرُهَا وَكَبَّرَ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ خَلْفَ النَّافِلَةِ
[illegible] کی پیروی کے لیے ان [illegible] جاتے تو تکبیریں کہتے اور لوگ بھی
[illegible] نماز کے بعد بھی تکبیر کہی (یعنے ایام تشریق میں ان
[illegible] نماز ثابت ہوا تو اسی میں باب کی مناسبت ہے **فائدہ** حافظ
[illegible] اصول میں یا ان دونوں سے اور ذکر کیا ہے اس اثر کو بیہقی
[illegible] اسکو معلق ذکر کیا طحاوی نے کہا ہمارے مشائخ ذیحجہ کے ایام عشر
[illegible] اس اثر کے اس ترجمہ میں ذکر کرنے میں جس میں ایام تشریق
[illegible] کا جواب دیا کہ بخاری علیہ الرحمۃ کی عادت ہے کہ وہ ترجمہ میں وہ بیان
[illegible] بھی مناسبت ہوتی ہے استطراداً انتہی اور معلوم ہوتا ہے کہ امام بخاری
[illegible] کے ساتھ میں اور اسپر دلالت کرتی ہے یہ بات کہ ابن عمرؓ اور ابو ہریرہؓ کے
[illegible] علیہ السلام کے اثر میں ایام تشریق کے عمل کا ذکر ہے اور محمد
[illegible] اس اثر کو موصول کیا دار قطنی نے مؤلف میں سعد بن عبید
[illegible] کہا میں نے دیکھا ابو جعفر (باقر علیہ السلام)
[illegible] نوافل کے پیچھے اس میں اختلاف ہے مالکیہ اور
[illegible] نمازوں کے بعد کہی جاتی ہے وہ فرائض کے ساتھ ہی خاص
[illegible] کو شافعیہ نے ان میں سے ایک امر کو ترجیح دینے میں اختلاف
[illegible] ہے حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُرْعَرَةَ قَالَ حَدَّثَنَا
[illegible] عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
[illegible] قَالَ وَلَا أَلْبَسُ إِلَّا رَحْلَ خَرَجَ

Marfat.com

بخاطر [illegible]

کسی دن ابن عمر کے [illegible]

عرض کی اور اللہ کی راہ مین جہاد کرنا بھی [illegible]

کرنا بھی ان دنون مین عمل کرنے سے افضل [illegible]

نہ لوٹا کچھ لیکر [illegible] سطح بہتون سے [illegible]

اَلْعَمَلُ فِیْ اَیَّامِ الْعَشْرِ اَفْضَلُ مِنَ الْعَمَلِ فِیْ هٰذَا [illegible]

دہا کے مین عمل کرنا ایام تشریق مین عمل کرنے سے افضل [illegible]

کرنے سے ایام عشر مین عمل کرنا افضل نہین ہے اور اسی [illegible]

اسپر بخاری کی ترجمہ نے جس کو اس نے بیان کیا ہے [illegible]

مین ایام تشریق کے ساتھہ اور تفسیر کی ہے اس نے عمل کی [illegible]

متعلق آثار بیان کیے ہین ان مین فقط تکبیر کا بیان کرنا [illegible]

ایام تشریق مین افضل ہے اس عمل سے جو دن نہ ہونے کے [illegible]

کے دن مین جیسے عائشہ کی حدیث سے گزرا اور نہ اس کے [illegible]

فرمایا یہ دن کھانے اور پینے کے ہین اسکو مسلم نے [illegible]

کھانے پینے کے دن ہونا ان مین عمل کرنے [illegible]

برابر دنیا بھر مین کوئی عبادت نہین ہے [illegible]

رد کا گیا ہے تو روزی سے رد کا گیا ہے اور [illegible]

مین جو عبادت کی جاتی ہے اس عبادت سے افضل [illegible]

دنون مین غالبًا غفلت ہوتی ہے تو تشریق کے دن [illegible]

افضل ہے جو رات کے جوف مین قیام کرتا ہے اور [illegible]

ایک اور بھی نکتہ ہے اور وہ یہ ہے کہ ان دنون [illegible]

کو اسلیے دوسرے دنون پر فضیلت [illegible]

جس سباق کو کر رہے [illegible]

Marfat.com

کیونکہ قرآن کی تعلیم دا[illegible]
کے دلائل مین سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ [illegible]
مین ثابت ہوا ہے آپنے فرمایا جب تو[illegible] کام کیا [illegible]
ہونا متوجہ ہوتا ہے اور شہادتین کی عدم [illegible]
پر دلیل لی اور علمار کا اس مین اختلاف ہے کہ کون [illegible]
ہین کہ ابن عباس رضے اللہ تعالی عنہما کا تشہد افضل ہے [illegible]
انشار اللہ تعالی اور امام ابو حنیفہ رح اور اما مسنا امام احمد رح اور [illegible]
عنہ کا تشہد افضل ہے اور اسکی ترجیح کی وجہین ہم بیان کرینگے [illegible]
تعالی عنہ کا تشہد افضل ہے کیونکہ انہون نے لوگون کو [illegible]
لفظ یہ ہین اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ وَالزَّاکِیَاتُ الطَّیِّبَاتُ الخ اور [illegible]
نے کہا محدثین کا اسمین اختلاف نہین ہے کہ یہ حدیث [illegible]
اور بعض متاخرین نے اسکو مالک سے مرفوعاً روایت کیا حافظ [illegible]
جسکو زید بن علی علیہ السلام نے علی سے روایت کیا اور اسکے [illegible]
کُلُّھَا لِلّٰہِ اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا [illegible]
تعالی کا نام لیکر شروع کرتا ہون اور اللہ سے [illegible]
مین گواہی دیتا ہون کہ اللہ کے سوا کوئی [illegible]
دیتا ہون کہ محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم [illegible]
ہادی جسکو ہادی نے منتخب مین [illegible]
اللہ کے واسطے ہین اور سب بدنی عبادتین [illegible]
نے کہا علما کا اسبات پر اتفاق ہے کہ [illegible]
ابو الطیب طبری نے بھی نقل کیا ابن عباس [illegible]
سکھاتے [illegible]

[illegible] عمل کرنا افضل نہین ہے ایام عشر مین عمل کرنے
[illegible] سے بضعہ سے اسناد مذکور کے ساتھہ اور اسکو ابوداؤد طیالسی
[illegible] عمل کرنا افضل نہین ہے ذیحجہ کے دس دنون مین عمل کرنے سے
[illegible] سے بضعہ سے اور وکیع کی روایت مین واقعہ ہوا ہے جس کا
[illegible] عمل کرنا اللہ کے نزدیک زیادہ پیارا ہو ان دس دنون مین
[illegible] ابو معاویہ کے طریق سے اس نے اعمش سے اور روایت کیا
[illegible] واقع ہوا ہے قاسم بن ابی ایوب کی روایت مین اس لفظ کے ساتھہ
[illegible] افضل نہین ہے اور نہ زیادہ ثواب مین اس عمل سے جسکو عامل اضحے (ذیحجہ)
[illegible] ابن حبان اور ابو عوانہ نے اپنی اپنی صحیحون مین روایت کیا
[illegible] دنون سے بہتر کوئی دن نہین ہے تو ظاہر ہوا کہ مراد ایام سے باب کیحدیث
[illegible] کہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے ایام تشریق مین عمل کی فضیلت کا ترجمہ مقرر کیا
[illegible] عمل کی فضیلت کا بیان ہو تو اسکے کیئے ایک جواب ہین پہلا جواب تو یہ
[illegible] ہو جاتی ہے اور چونکہ تشریق کے دن بھی ذیحجہ کے دس دنون کے
[illegible] گئی اور جب ایام عشر کی فضیلت باب
[illegible] ثابت ہو گئی دوسرا یہ کہ ذیحجہ کے دس دنون
[illegible] اور چونکہ حج کے بقیہ اعمال تشریق کے دنون مین
[illegible] اور سوا انکے اور عمل اس واسطے
[illegible] اور اسی لیے یہ دن ذیحجہ کے دس دنون کی
[illegible] ہو جاتی ہے مناسبت آثار مذکورہ کے لانیکی صدر
[illegible] عید کا دن تشریق کے دنون اور ایام عشر
[illegible] تشریق کا پہلا دن اب جو فضیلت ایام عشر
[illegible] ہو گئی اور حدیث سے معلوم ہوا کہ جہاد کی بڑی فضیلت
[illegible] مین شمار ہو جاوے

Marfat.com

(شہید ہو جاوے) اور معلوم ہوا کہ ذی حجہ کے
سے افضل دن ہین روزہ رکھنون کا اور عرفہ کا
ہے اور اگر کوئی نذر مانے کہ ہین ہفتہ کے دنون ہین
ہم نے اسلیے بیان کی تاکہ مطابقت ہو جاوے باب کی حدیث
علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا بہتر دن جس پر سورج
اپنی شرح ہین (جو اونہون نے بخاری پر لکھی) اشارہ کیا اوس
ہے کہ یہ دن (ذیحجہ کے دس دن) جمعہ کے دن سے بہتر ہین کیونکہ ان
شے کی تفضیل اپنے نفس پر اور اسپر اعتراض ہوا ہے کہ
کے دنون سے افضل ہے اور جمعہ کا دن جو ذیحجہ کے دس دنون ہی
دوسرے دنون ہین آوے کیونکہ وہ جمعہ کا دن جو ایام عشر ہین
ہوا کہ عشر کے دن افضل ہین اسلیے کہ اندنون کے عمل ہین روزہ
کے ساتھ اشکال ہوا ہے اور اسکا جواب دیا گیا ہے کہ ایام عشر کے عمل ہین
(یعنے نو دنون ہین تو روزہ رکھہ سکتے ہین اگرچہ عید کا دن نہین
روایت کیا ہے ابوداؤد وغیرہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی
وسلم کو ایام عشر ہین روزہ رکھتے کبھی اس احتمال کے لیے
اسکا کرنا آپ کو محبوب ہوتا اس طرح سے کہ کبھی
نے بھی حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت کیا
دنون سے معلوم ہوتا ہے مدعا یہ ہے کہ یہ دن اصل عبادات
سوا اور دنون ہین ان عبادات کا اجتماع نہین ہوتا اور
ہی خاص ہے یا حاجی اور مقیم دونون کو شامل ہے
سے مراد فقط تکبیر ہے کیونکہ ثابت ہوا کہ
کی حرمت اور وارد ہوی ہے ان دنون
ہین مشغول ہوے کہ جو ذکر کرنے کی

...ن اور زین بن منیر نے اسپر اعتراض کیا اسطرح کہ عمل سے تو صرف
...ہے صرف تکبیرین کہنا اور مطلق عبادت کرنا کھانے پینے کے
...کہیلنا وغیرہ) تمام دن اور رات کو تو نہین گھیر لیتین کرمانی نے کہا
...سب کچھ تکبیرین ہی منحصر نہین ہے بلکہ جو اس سے جلد سمجھ مین آتا ہے وہ یہ ہے کہ ایام تشریق
...رمی طواف وغیرہ) مین وہ جو کھانے اور پینے کی ساتھ جمع ہو سکتے ہین کہا اور طرفہ

بَابُ التَّكْبِيرِ أَيَّامَ مِنًى

...تکبیر پر عمل کیا جاوے تو پھر مصنف کو قول
...رہیگا اتنے اور وہ عمل جو کھانے پینے کی ساتھ ہر ایک (حاجی اور مقیم) دونو
...ہے جس کا حکم کیا گیا ہے اور اسکی تفسیر ہوئی ہے تکبیر کے ساتھ جیسے ابن بطال نے
...ساتھ ہی خاص ہین اور اسنے جزم کیا کہ یہ تکرار ہے اور اسکا جواب دیا گیا ہے
...ل ابن عمر کی فضیلت کا بیان ہے اور دوسرے ترجمہ مین اسکی ہیئت اور صفت کا بیان ہے یا اس
...ہے اور دوسرے ترجمہ مین اس عمل کا بیان کرے اور اسکی تفسیر کرے جسکو پہلے ترجمہ مین مجمل بیان کیا گیا ہے
...ابن عمر کی روایت مین آخر مین یہ زیادہ واقع ہوی ہے فَأَكْثِرُوا فِيهِنَّ مِنَ التَّهْلِيلِ
...ان دونون کلمہ لا الہ الا اللہ اور الحمد للہ کثرت سے پڑھو اور بیہقی نے شعب الایمان مین عدی
...روایت کیا ابن عباسؓ کی حدیث مین کہ ان دنون مین تہلیل اور تکبیر کی کثرت کرو اور یہ ابن بطال کے
...ابن عدی کی روایت مین یہ زیادت ہے کہ ان مین سے ایکدن کا روزہ سال بھر روزہ
...دنون مین ایک عمل (دوسرے دنون مین) چودہ سو عمل کرنے کے برابر ہے یا ان دنون
...ہے اور ترمذی نے سعید بن مسیب کے طریق سے اس نے ابو ہریرہؓ سے روایت کیا
...کا روزہ سال بھر کے روزون کے (ثواب کے) برابر ہے اور ان دنون کی ہر ایک رات
...کے برابر ہے لیکن اسکی سند ضعیف ہے (واللہ اعلم) قسطلانی نے باب کی حدیث مین
...کی روایت کو اختیار کیا اور کہا اسیطرح روایت کیا اسکو ابو ذر نے کشمیہنی سے
...روایت کیا ہے اسکو عشر کی تصریح کے ساتھ امام احمد نے غندر سے اس نے شعبہ
...کو طیالسی نے شعبہ سے عشر الحجہ کے لفظ کے ساتھ روایت کیا اور عشر کی تصریح
...اس لفظ کے ساتھ روایت کیا ہے

باب العمل فی ایام التشریق

کی ہے ایام تشریق کے روزے

مین عمل کرنا تشریق کے دنون مین عمل کرنے

کہ تشریق کے دن غفلت کرنے کے دن ہین

جو غفلت کے وقتون کے سوا اور وقتون مین ادا کی جاتی

ہے اور لوگ سوتے ہوتے ہین اور وہ عمل کیے ایام تشریق

مین خلیل جلیل علیہ وعلی نبینا الصلوۃ والسلام نے اپنے بیٹے اسمعیل علیہ السلام

کیا فدیہ دینے کے ساتھ اور ان کو کچھ ایذا نہ پہونچی پس کرنا عمل

اور ایام عشر مین عمل کرنا افضل ہے ایام عشر کے سوا دنون

کے سو اسصورت مین کریمہ کی روایت کرنے ہی سے نیاز ہوگی کیونکہ

حفاظ مین سے ہے لیکن خرابی یہ ہے کہ مولف علیہ الرحمۃ نے ایام تشریق

ہے اور جواب دیا گیا ہے کہ اصل فضیلت مین یہ ایام تشریق اور ایام

مین واقع ہوتے ہین اسلیے یہ دونو تکبیر کے شروع ہونے مین

کرنا سال بھر کے دوسرے دنون مین عمل کرنے سے بہتر ہے اور ان

اور دنون سے بھی افضل ہین یہانتک کہ ایام عشر مین

کے اور دنون مین آتے ہین اس مین دو فضیلتون سے

لیکن جو فتح سے مذکور ہوئین پھر کیا اور اسنے

خیال کیا ہے کہ رمضان کی دس راتین

وہ لیلۃ القدر پر شامل ہین کہا حافظ ابن رجب نے

جس کو ترمذی نے روایت کیا کہ ایام عشر کی

حدیث صریح ہوگی ایام عشر کی راتون کے

کو صرف ایک رات کی وجہ سے فضیلت

ہے جو علماء متاخرین مین سے بعض نے کہا ہے

ں ایسی ایک ہی رات ہے جسپر دوسری راتون کو فضیلت نہین ہے انتہی اور اسحدیث مین دلیل ہے کہ
ن دنون کا روزہ رکھنا افضل ہے اسلیے کہ روزہ بھی عمل مین داخل ہے اور اسپر اعتراض ہوا ہے کہ عید
روزہ رکھنا حرام ہے اور جواب دیا گیا ہے کہ یہ غالب پر محمول ہے اور اس مین شک نہین ہے کہ رمضان
عد کسا ذیحجہ کے دس دنون مین روزہ رکھنے سے افضل ہے کیونکہ فرض کا ادا کرنا نفل کے ادا کرنے سے بلاتردد
ہے اور اس صورت مین ایام عشر مین فرضکا ادا کرنا سال بھر کے اور دنون مین فرض کے ادا کرنے سے افضل ہوگا
ایام عشر مین نفل کا ادا کرنا سال بھر کے اور دنون مین نفلی عبادت کے بجالانے سے افضل ہوگا انتہی ماقال
ئی نے ارشاد الساری شرح صحیح بخاری حافظ ابن تیمیہ نے اپنی کتاب منتقی مین اس پر باب باندھا اور
عشر اور ایام تشریق مین ذکر اور طاعت پر ترغیب ابن عباسؓ سے جماعت نے مسلم اور نسائی کے سوا روایت
حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کوئی ایسے دن نہین ہین جن مین نیک کام کرنا اللہ عزوجل کے نزدیک
ذیحجہ کے دس دنون مین نیک کام کرنے سے زیادہ پیارا ہو لوگون نے عرض کیا اور اللہ کی راہ مین جہاد
ذیحجہ کے دس دنون مین نیک کام کرنے سے زیادہ پیارا نہین ہے فرمایا اور اللہ کی راہ مین جہاد کرنا ذیحجہ
دنون مین نیک کام کرنے سے زیادہ پیارا نہین ہے مگر اس آدمی کا جہاد جو اپنے نفس اور مال کو لیکر نکلا
ہین سے کسی چیز (جان اور مال) کو لیکر واپس نہ ہوا اور ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کوئی ایسے دن نہین ہین جن مین عمل کرنا اللہ کے نزدیک اعظم ہو اور زیادہ پیارا ذیحجہ کے دس دنون
کرنے سے تو ان مین کثرت کیا کرو تہلیل اور تکبیر اور تحمید کی روایت کیا اسکو امام احمد نے اور بیہقی نے
تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تشریق کے دن کھانے اور پینے کے
اور اسی کی مانند کے روایت کیا اسکو امام احمد اور مسلم اور نسائی نے پھر بخاری مین سے ابن عباسؓ کا قول
ایام معلومات اور ایام معدودات کی تفسیر مین اور نقل کیا ابو ہریرہؓ اور ابن عمرؓ کا اثر کہ وہ دونو بازار کو جاتے
دنون مین اور تکبیرین کہتے اور لوگ (بھی) تکبیرین کہتے انکی تکبیرون کے ساتھ کہا اور حضرت عمرؓ
کہتے اپنے خیمہ مین منے مین پھر اسکو سنتے مسجد والے اور وہ بھی تکبیرین کہتے اور تکبیرین کہتے بازاری
کہ سنتے تکبیرون کو گونج اٹھتی شوکانی نے کہا ابن عمرؓ کی حدیث کو ابن ابی الدنیا نے بھی نکالا اور
الایمان مین اور اسکو طبرانی نے بھی نکالا کبیر مین ابن عباسؓ سے پھر ابن عباسؓ کی حدیث کی
گفتگو نقل کی حافظ اور قسطلانی سے مذکور ہوئی اور حدیث مین دلیل ہے کہ جہاد کی فضیلت

ان کے نزدیک ثابت نہی اور گویا اُونہون نے یہ اعتراض اٹھایا حضرت صلی
مین فرمایا جس نے پوچھا تہا کہ آیا جہاد کے برابر بھی کوئی عمل ہے تو آپنے فرمایا نہین
ہون جیسے بخاری رح نے اسحدیث کو ابوہریرہ سے روایت کیا ہے اصل رجم عفا اللہ عنہ کہتا ہو
کے اقوال اور اُن اقوال کے اوقات مین غور کرے اسپر بخوبی واضح ہوجاویگا کہ حضرت شارع علیہ
کا کوئی قول آپکے دوسرے قول کے معارض نہین ہے اور ان دونو قولون مین کسی کی منافات نہین ہے
کہ آپ کے دونون قول صحیح سند کے ساتھہ ثابت ہون
ان اقوال مین جو صحیح سند کے ساتھہ ثابت ہون تعارض ہونیکی وجہ یہ ہے کہ آپ جواب مین سائل کے حال
اور وقت کے حال کی رعایت کا ضرور خیال فرماتے اور یہہ بات سنن کے واقف پر مخفی نہین ہے کہ کہین
نماز کو افضل عمل قرار دیا اور کہین جہاد کو اور کہین جہاد سے ماں باپ کی خدمت کرنیکو ترجیح دی ہے
شخص مین نماز کا قصور دیکہا اسکو فرمایا کہ نماز افضل عمل ہے (تیرے لیے) اور جب جہاد کی ضرورت دیکہی
جہاد افضل عمل ہے (یعنے اسوقت) اور جس شخص کو ماں باپ کی حق کا قاصر دیکہا اسکو فرمایا فیہما فجاہد
کا ہی حق ادا کر تو ثابت ہوا کہ ابوہریرہ کی حدیث مین جو اپنے جہاد کو برابر کسی عمل کے ہونے کی نفی کی
مین اسوقت کی رعایت ہے اسلیے کہ اسوقت جہاد کی اشد ضرورت تہی هٰذَا مَا ظَهَرَ لِيْ بِبَالِيْ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِالْحَالِ وَاِلَيْهِ الْمَرْجِعُ وَالْمَآلُ اور ابن عباس کی حدیث سے معلوم ہوا کہ جو شخص اپنی جان اور مال کے ساتھہ
اور پہر کچہ چیز لیکر واپس نہ لوٹے وہ ایام عشر کے عمل سے افضل ہے اسکے مساوی ہے کما ان لفظ
یَرْجِعْ کے معنے مین دو احتمال ہین ایک تو یہ کہ اپنا مال لیکر نہ لوٹے اگرچہ خود شہید ہوجاوے دوسرے
نہ مال سے اسطرح کہ اسکو شہادت نصیب ہووے اور زین بن ہبیرہ نے اسپر اعتراض کیا ہے
آلہ وسلم کے قول سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ خود تو لوٹ آوے پر مال نہ لاوے اور یہی
کہا اور یہہ اعتراض مردود ہے اسلیے کہ آپ کا قول لم یرجع بلفظ مین دونو
اور مال دونون) کو شامل ہے اور ابوداؤد طیالسی اور غندر نے شعبہ سے روایت کیا
فَلَمْ يَرْجِعْ مِنْ ذٰلِكَ بِشَيْءٍ یعنے وہ اندوختہ مین سے کسی کو لیکر واپس نہین آتا
آنیکی نفی سے یہ لازم نہین آتا کہ بغیر شے کے آنا ثابت ہو
یہ اختلاف مبنی ہی نفی مذکور کے فقط قید کیطرف راجع ہو

...مقید ہو یا نفی مکرر متوجہ ہو تو قید اور مقید دونوں کی طرف تو دونو معًا منتفی ہونگے اور دوسرے احتمال
...سکو ابن ابی عمار نے روایت کیا اس لفظ کے ساتھ مگر وہ شخص کہ اسکے گھوڑے کی کونچیں کاٹی جاویں
...گرایا جاوے اور اسکی ایک روایت میں ہے مگر وہ شخص جو اپنا نفس اور مال لیکر نہ لوٹے اور جابر کی حدیث میں
...شخص جسکا سر مٹی میں آلودہ ہو اور حدیث میں دلیل ہے کہ ایام عشر سال بھر کے اور دنوں سے افضل ہیں پھر وہی تقریر
...لفظ مذکور ہوئی پھر کہا کہ عمرؓ کے اثر کو موصول کیا سعید بن منصور اور ابو عبید نے اور ارتجاج کی معنے میں اضطراب
...کی اور یہ مبالغہ آوازوں کے بلند ہونے میں اور وارد ہوا ہے تشریق کے دنوں میں نمازوں کے بعد تکبیر دن کا
...صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بیہقی اور دار قطنی کے پاس کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عرفہ کے دن صبح کی نماز کے
...تشریق کے آخر دن کی عصر تک (ہر ایک نماز کے بعد تکبیر کہتے رہے) لیکن اسکی سند میں عمرو بن بشر
...ہے جابر جعفی سے روایت کرنے میں اور جابر جعفی ضعیف ہے عبد الرحمن بن سابط سے روایت کرنے میں بیہقی نے
...اسکے ساتھ دلیل نہ لی جاویگی جب یہ جابر بن عبد اللہ سے روایت کرے اور روایت کی گئی ہے یہ حدیث مختلف
...جسکو دار قطنی نے روایت کیا سبکا مدار عبد الرحمن بن سابط پر ہے اور اختلاف کیا گیا ہے ان سب طرق
...جابر جعفی کے شیخ میں اور روایت کیا حاکم نے دوسرے طریق سے اُس نے فطر بن خلیفہ سے اس نے ابو الفضل سے اُس نے
...اور عمار سے کہا اور یہ روایت صحیح ہے اور ثابت ہوا ہے ایام تشریق میں تکبیروں کا کہنا (عرفہ کے دن کی صبح سے
...تشریق کے آخر دن کی عصر تک) حضرت عمرؓ اور علی اور ابن عباسؓ اور ابن مسعودؓ کی فعل سے اور دار قطنی نے عثمانؓ سے
...کہ وہ تکبیر شروع کرتے نحر کے دن کی ظہر سے تشریق کے تیسرے دن کی صبح تک اور نکالا دار قطنی اور بیہقی نے
...عمرؓ اور زید بن ثابتؓ سے کہ وہ دونوں (فرض نمازوں کے بعد) تکبیر کہا کرتے اور ابن عمرؓ سے اسکی مخالف بھی مروی ہے
...کیا اسکو ابن ابی شیبہ نے اور نکالا دار قطنی نے جابرؓ اور ابن عباسؓ سے کہ وہ دونوں (ہر فرض نماز کے بعد)
...بار تکبیر کہتے اور انہ دونوں اثروں کی سند میں ضعیف ہیں ابن عبد البر نے استذکار میں کہا ثابت ہوا
...حضرت عمرؓ اور علیؓ اور ابن مسعودؓ سے کہ تکبیر کہتے تھے تین تین بار اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اور مہدی نے بحر میں
...حکایت کیا ہے تشریق کے دنوں میں تکبیر کے مشروع ہونے پر مگر نخعی سے اسکے خلاف مروی ہے اب تکبیر کے
...اختلاف کیا ہے بحر میں علیؓ اور ابن عمرؓ اور عترت اور ثوری اور احمد بن حنبل اور ابو یوسف اور محمد
...ابن عباسؓ اور مفید بن علی اور مالک سے اور شافعی سے ایک قول میں مروی ہے کہ اونہوں نے فرمایا

بلکہ نحر کے دن کی ظہر سے خامس کی فجر تک اور شافعی نے کہا اپنے ایک قول میں بلکہ نحر کے دن کی
اور ابو حنیفہ نے کہا عرفہ کی فجر سے نحر کے دن کی عصر تک اور کہا داؤد اور زہری اور سعید بن جبیر نے
ظہر سے خامس کی عصر تک فتح میں کہا اور اس میں علماء کے درمیان اختلاف ہے تو ان میں سے بعض نے
کیا ہے نمازوں کے بعد کے ساتھ اور بعض نے مکتوبات کے بعد کے ساتھ خاص کیا سوا نوافل کے بعد کے اور
کہنے کو خاص کیا ہے مردوں کے ساتھ عورتوں کے سوا اور خاص کیا جماعت کے ساتھ مسافر کے سوا اور خاص کیا
نماز کے ساتھ سوا فوتی نماز کے اور خاص کیا مقیم کے ساتھ سوا مسافر کے اور خاص کیا شہر کے رہنے والے
سوا بستی کے رہنے والے کے کہا اور علماء کا اسکے ابتدا اور انتہا میں بھی اختلاف ہے تو بعض نے کہا عرفہ کے دن کی
شروع کرنا چاہیے اور بعض نے کہا عرفہ کے دن کی ظہر سے اور بعض نے کہا عرفہ کے دن کی عصر سے اور بعض نے کہا نحر کے دن کی صبح سے اور
نحر کے دن کی ظہر سے انتہا میں تو بعض نے کہا نحر کے دن کی ظہر تک اور بعض نے کہا نحر کے دن کی عصر
اور بعض نے کہا تشریق کے دوسرے دن کی ظہر تک اور بعض نے کہا آخر ایام تشریق کے صبح تک اور بعض نے کہا
ایام تشریق کی ظہر تک اور بعض نے کہا آخر ایام تشریق کی عصر تک کہا اور ان سب اقوال کو حکایت کیا تو
مگر انتہا میں دوسرے قول کو اور اسکو روایت کیا ہے بیہقی نے ابن مسعودؓ کے اصحاب سے اور اس مسئلہ میں حضرت
اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کوئی حدیث ثابت نہیں ہوئی اور بعث صحیح جو اس میں وارد ہوا ہے صحابہ سے حضرت
ابن مسعودؓ کا قول ہے کہ اسکو عرفہ کے دن کی صبح سے شروع کرنا چاہیے اور تشریق کے آخر دن تک کہنا چاہیے
(ہر نماز کے پیچھے) ان دونوں اثروں کو ابن منذر وغیرہ نے روایت کیا اور رہی تکبیر کی کیفیت تو اس میں
وہ روایت ہے جسکو نکالا عبد الرزاق نے صحیح سند کے ساتھ سلمان سے کہ کہا تکبیر کہو اس طرح (اللہ اکبر اللہ اکبر
کبیرا اور سعید بن جبیر اور مجاہد اور عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ سے منقول ہے نکالا اسکو ولید نے کتاب العید میں
یزید بن ابی زیاد کے طریق اس سے ان لوگوں سے اور یہی شافعی کا قول ہے اور امام شافعی نے زیادہ کہا
اور بعض نے کہا تین بار تکبیر کہی اور زیادہ کرے لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ آخر تک اور بعض نے کہا
پیچھے دو بار یہ تکبیر کہے لا الہ الا اللہ واللہ اکبر اللہ اکبر وللہ الحمد مروی ہے یہ عمر اور ابن مسعود سے اسی طرح
احمد اور اسحاق کا اور اس زمانے میں تکبیر میں کچھ اور زیادہ کیا گیا ہے جنکی کوئی اصل نہیں ہے انتہی کلامہ
اور بعض نے ان زیادات کو جو سلف سے منقول نہیں ہوئیں مستحسن قرار دیا ہے اور مہدی نے بحر میں اسی
گفتگو کی ہے اور ظاہر یہ ہے کہ تشریق کی تکبیریں کچھ فرض نمازوں کے پیچھے ہی کہنی خاص نہیں

کے دنون مین ہر وقت کہنا مستحب ہے جیسے اس پر آثار مذکورہ دلالت کرتے ہین انتہی ماقال الشوکانی فی
سلمی نے کہا اسحدیث کو مؤلف رحمہ اللہ نے صیام مین بھی نکالا اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث حسن صحیح غریب
باب التکبیر ایام منی واذا غدا الی عرفۃ منی کے دنون مین تکبیر کہنا اور (ذیحجہ کی نانوین جب
کو جاوی تو تکبیر کہتا جاوی ف منی کی چاردن مین عید کا دن اور تین دن اسکے پیچھے خطابی نے کہا ان دنون
کہنے مین حکمت یہ ہے کہ ان دنون مین اہل جاہلیت (مشرکین عرب) اپنے بتون کے نامون پر قربانیان ذبح
اسکے عوض ان دنون تکبیر کو مقرر کیا گیا اس اشارہ کے لیے کہ ذبح اسی اللہ عزوجل کے لیے خاص ہے اور
بحانہ کے نام پر وکان عمر رضی اللہ عنہ یکبر فی قبتہ بمنی فیسمعہ اھل المسجد فیکبرون
اھل الاسواق حتی ترتج منی تکبیرا اور عمر رضی اللہ عنہ اپنی خیمہ مین جو منے مین لگا ہوا تھا تکبیر کہتے
مسجد والے انکی تکبیر سنتے تو تکبیرین کہتے مسجد والے اور بازاری یہانتک کہ منی تکبیر (کی آواز) سے گونج
ف اس اثر کو موصول کیا سعید بن منصور نے عبید بن عمیر کی روایت سے کہا حضرت عمر رضی اللہ عنہ تکبیر کہتے
خیمہ مین جو منی مین لگا ہوا تھا اور تکبیر کہتے مسجد والے اور تکبیر کہتے بازاری یہانتک کہ تکبیر (کی آواز سے) منی
گونج جاتی اور اسکو ابو عبید نے دوسرے طریق سے بھی موصول کیا اس تعلیق کے لفظون کیطرح (جسکو بخاری نے بیان
کیا) اور بیہقی کے طریق سے بھی اور ارتجاج کہتے ہین اضطراب اور تحرک کو اور یہ مبالغہ ہے رفع اصوات کی اجتماع
سے وکان ابن عمر یکبر بمنی تلک الایام وخلف الصلوۃ وعلی فراشہ وفی فسطاطہ ومجلسہ
وممشاہ وتلک الایام جمیعا اور تھے ابن عمر رضی اللہ عنہ تشریق کے دنون مین منا کے درمیان تکبیر کہتے اور نیز نمازون
کے پیچھے اور اپنے فراش (بچھونے) پر (سوتے وقت) اور اپنے خیمہ مین بھی تکبیرین کہتے اور تکبیرین کہتے بیٹھے اور
چلتے اور تکبیرین کہتے ان سب دنون مین ف اسکو موصول کیا ابن منذر اور فاکہی نے اخبار مکہ مین ابن جریج
کے طریق سے اور کہا خبر دی مجھکو نافع نے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ تکبیرین کہتے آخر حدیث تک اور حدیث کو ویسا ہی بیان کیا
وکانت میمونۃ تکبر یوم النحر وکان النساء یکبرن خلف ابان بن عثمان وعمر بن عبد العزیز لیالی
التشریق مع الرجال فی المسجد اور حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا حارث ہلالیہ کی بیٹی جو سرف مین فوت ہوئین جہان حضرت
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان سے بنا کیا اور سرف مکہ اور مدینہ کے درمیان ایک موضع ہے) النحر عید کے دن تکبیر کہتین
ف حافظ ابن حجر نے کہا مین میمونہ رضی اللہ عنہا کے اس اثر موصول پر واقف نہین ہوا ف اور اور عورتین بھی ابان
بن عثمان اور عمر بن عبد العزیز کے پیچھے ایام تشریق کی راتون مین مردون کے ساتھ مسجد مین تکبیرین کہتین ۔

فائدہ یہ ابان جو اثر مین مذکور ہوا حضرت امیر المومنین عثمان بن عفان کا نبیرا [illegible]
مین عبد الملک کیطرف سے مدینہ کا حاکم تھا اور اس امر کو موصل کیا ابوبکر بن ابی الدنیا نے کتا
ہین بحکم کے ہیر وجود پر تشریق کے دنون مین نمازون کے پیچھے اور سوا اسکے اور سب حالتون مین اور
کا اختلاف ہے تو بعض نے تکبیر کو خاص کیا ہے نمازون کے اعقاب کے ساتھہ اور بعض نے تکبیر کو خاص کیا
کے دُبر کے ساتھہ نوافل کی دُبر کے سوا اور بعض نے تکبیر کہنا خاص کیا ہے مردون کے ساتھہ عورتون کے
کے ساتھہ منفرد (اکیلے) کی سوا اور وقتی نماز کے ساتھہ نوفل کے سوا اور مقیم کے ساتھہ مسافر کے سوا اور
دیہاتی کے سوا اور ظاہر اختیار بخاری علیہ الرحمۃ کا یہ ہے کہ تکبیر کہنا ان سب کو شامل ہے اور ابن ابی شیبہ
الرحمۃ نے بیان کیا وہ مصنف علیہ الرحمۃ کی مساعد و مؤید ہین اب عالمون کا تکبیر کے ابتدا اور انتہا مین
بعض نے کہا عرفہ کی صبح سے تکبیر کہنا شروع کرے اور بعض نے کہا عرفہ کے دن کی ظہر سے اور بعض نے
دن کی عصر سے اور بعض نے کہا نحر کے دن کی صبح سے اور انتہا مین بعض نے کہا کہ نحر کے دن کی ظہر تک عصر
بعض نے کہا نحر کے دن کی عصر تک ختم کرے اور بعض نے کہا تشریق کے دوسرے دن کی ظہر تک اور بعض
تشریق کے آخر دن کی صبح تک اور بعض نے کہا تشریق کے آخر دن کی ظہر تک اور بعض نے کہا تشریق کے آخر دن کی عصر تک ان سب اقوال
کیا مگر انتہا مین دوسرے قول کو اور روایت کیا اسکو ابن مسعودؓ کی اصحاب سے اور اس مسئلہ مین حضرت صلی اللہ
سے کوی حدیث ثابت نہین ہوی اور اس مسئلہ مین جو صحابہ کے اقوال وارد ہوی ہین ان مین صحیح
المومنین علی علیہ السلام کا قول ہے اور ابن مسعودؓ کا کہ تکبیر کو عرفہ کے دن کی صبح سے شروع کرے یہی
اسکو ابن منذر وغیرہ نے نکالا واللہ اعلم اور تکبیر کے صیغہ مین جو الفاظ صحیح وارد ہوی ہین وہ وہ
جنکو نکالا عبد الرزاق نے صحیح سند کے ساتھہ سلمان سے کہ اونہون نے کہا کبّروا اللہ اللہ اللہ
اکبر کبیرا یعنے اللہ کی تکبیر یون کہو اور منقول ہوی ہین یہ لفظ سعید بن جبیر اور عبد الرحمان بن ابی
جعفر فریابی نے نکالا کتاب العیدین مین یزید بن ابی زیاد کے طریق سے اس نے سعید بن جبیر سے
لیلے سے اور یہی شافعی کا قول ہے اور امام شافعی نے زیادہ کیا ولله الحمد بعض نے کہا
زیادہ کرے یہ کلمہ لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد
اور بعض نے کہا دو بار اللہ اکبر کہے پیر کہے لا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر اللہ اکبر وللہ
حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اور ابن مسعودؓ سے بھی اسیکی مثل مروی ہے [illegible]

...ی عبادتین بدنی عبادتین مالی عبادتین سب اللہ تعالے
...سلام ہو ہمپر اور اللہ کے نیک بندون پر مین گواہی دیتا
...ہون مین اور مین گواہی دیتا ہون کہ محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
...سلم اور ابوداؤد نے انہین لفظون کے ساتھہ روایت کیا اور ترمذی نے
...صحیح کہا صرف اتنا فرق ہے کہ ترمذی کی روایت مین سلام الف لام کے سوا ہے
...روایت کیا لیکن اتنا فرق ہے کہ مسلم کی روایت مین وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ
...روایت مین وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ہے اور شافعی اور احمد نے سلام الف ولام
...کیا اور ان دونون نے اپنی روایتون مین دوسرے اَشْهَدُ کو ذکر نہین کیا اور باقی تشہد مسلم کی طرح ہے
...دوسرے طریق سے بھی اسی طرح روایت کیا لیکن سلام کو الف اور لام کے ساتھہ اور نسائی نے
...کیا لیکن سلام کے تنکیر کے ساتھہ اور اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ کی جگہہ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ
...حدیث کو دارقطنی نے اپنی ایک دو روایتون مین نکالا اور ابن حبان نے اپنی صحیح مین پہلے
...ساتھہ اور دوسرے سلام کو تنکیر کے ساتھہ اور اسکو طبرانی نے نکالا سلام اول کی تنکیر کے ساتھہ اور ثانی
...ساتھہ نووی نے کہا التحیات الخ مین حرف عطف محذوف ہے اور اسپر ابن مسعود وغیرہ رضی اللہ تعالی
...مین لیکن اختصارًا اسکو حذف کیا گیا اور اختصارًا حذف کرنا جائز ہے اور یہ امر لغت مین معروف ہے
...کہ التحیات اور اسکا مابعد للہ سبحانہ وتعالی ہی کے لیے ہی اور اسکی حقیقت اسکی غیر کے لیے لائق
...ہے اور اسکے معنے مین بہت بھلائی والی اور بعض نے کہا اس سے بڑھنا مراد ہے اور
...رضی اللہ عنہما کی حدیث شامل ہے جیسے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ کی حدیث
...تشہدون مین سے ہر ایک تشہد کے جواز پر اجماع نہ ہوتا تو لازم تھا کہ زائد کو لیا جاوے
...الفاظ شرح گذر چکی پھر ابن تیمیہ نے تشہد کی فرضیت کا باب باندھا اور کہا کہ
...مسعود رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہی کہا ہم کہا کرتے اس سے پہلے کہ ہمپر تشہد فرض
...جبرئیل علیہ السلام ہو اللہ پر اور سلام ہو جبرئیل علیہ السلام پر اور میکائیل علیہ
...نے فرمایا تم اس طرح نہ کہا کرو لیکن کہو التحیات للہ اور ذکر کیا تشہد کو اسکو دارقطنی
...نکالا اور اسکو صحیح کہا یہ تشہد کے وجوب کے

[illegible] انتہی اقول الحافظ فی الفتح حدثنا ابو نعیم قال حدثنا مالک بن
[illegible] محمد بن ابی بکر الثقفی قال سالت انس بن مالک ونحن غادیان من منی الی
[illegible] کیف کنتم تصنعون مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال کان یلبی الملبی
[illegible] فلا ینکر علیہ محمد بن ابی بکر سے روایت ہے کہ میں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے
[illegible] اور ہم دو منے سے عرفات کو جا رہے تھے کہ تم حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ کیا کرتے تھے انس نے کہا
[illegible] والا لبیک کہتا (اور) اس پر کوئی انکار نہ کرتا اور تکبیر کہنے والا تکبیر کہتا اور اس پر کوئی انکار کرتا **فائدہ**
[illegible] اسی حدیث کے ترجمہ کے ساتھ مناسبت ہے اور اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ انس رضی اللہ عنہ نے دلیل لی تکبیر کے جائز ہونے
[illegible] کہنے کی موقعہ میں اور اس پر مبسوط کلام کتاب الحج میں انشاء اللہ تعالے آویگی اور قسطلانی نے وہی تقریر
[illegible] آثار کے متعلق نقل کی جو فتح سے مذکور ہوئی پھر کہا اور کہا ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ نے تکبیر کا کہنا واجب ہے عرفہ کے دن
[illegible] کے فجر کے دن کی عصر تک اور صاحبین کا یہ قول ہے کہ ایام تشریق کے آخر دن کی عصر تک ختم کرے اور یہ بھی
[illegible] لوگوں پر واجب ہے جو شہری ہوں فرض نمازوں کے بعد ابو حنیفہ کے نزدیک بستی والوں پر اور نہ نفل نماز اور
[illegible] کے بعد اور نہ اکیلے مرد پر اور نہ عورت پر اور صاحبین نے کہا ہر ایک فرض نماز پڑھنے والی پر تکبیر کہنا واجب ہے اور
[illegible] کی کیفیت تکبیر کی تو مالکیہ نے کہا کہ تین بار اللہ اکبر کہے اور اس کیفیت سے پڑھے اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ
[illegible] اللہ اکبر اللہ اکبر وللہ الحمد تو بہت اچھا ہے اسلیے کہ جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جابر رضی اللہ عنہ نے تشریق کے دنوں میں
[illegible] ہی جب فارغ ہوئے تو فرمایا اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر تین بار اور اس پر عمل رہا اور یہی امام مالک
[illegible] قول ہے اور حنفیہ نے کہا کہ ایک ہی بار اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ واللہ اکبر اللہ اکبر وللہ
[illegible] کہنے میں اور یہی ماثور ہے خلیل جلیل علیہ السلام سے اور شافعیہ نے کہا تین بار پے در پے اللہ اکبر کے بعد
[illegible] خلف کی تابعداری کے لیے اور زیادہ کرے لا الہ الا اللہ واللہ اکبر وللہ الحمد شافعی نے
[illegible] اور حمد اللہ کا ذکر زیادہ کرے اچھا ہے اور اچھا ہے کہ زیادہ کرے ان کلمات کو اللہ اکبر کبیرا و
[illegible] للہ کثیرا وسبحان اللہ بکرۃ واصیلا لا الہ الا اللہ ولا نعبد الا ایاہ مخلصین لہ الدین
[illegible] ولو کرہ الکافرون لا الہ الا اللہ وحدہ صدق وعدہ ونصر عبدہ واعز جندہ وھزم الاحزاب
[illegible] لا اللہ واللہ اکبر یعنے اللہ بہت بڑا ہے میں بڑائی بیان کرتا ہوں اسکی بڑائی بیان کرنا اور
[illegible] بہت بہت اور اسکی پاکی بیان کرتے صبح اور شام میں کوئی برحق معبود اللہ کے سوا اور ہم نہیں

Marfat.com

پوچھتے اور نہ پوجین گے مگر اسی اسد کو تنہا کرکے اسکے واسطے پوجا پڑی بڑی مانے
سوا وہ اکیلا ہے اس نے اپنے وعدے سچے کیے اور اس نے اپنے بندے احمد صلے اللہ علیہ وسلم
لشکر کو غالب کیا اور اکیلے نے سب لشکروں کو بھگا دیا نہیں کوئی عبادت کے لائق مگر وہی اکیلا اور
اور بلند کرے اسکے ساتھ اپنی آواز اور اس حدیث کا ظاہر یہ ہے کہ انس نے دلیل لی اس حدیث سے
پر لبیک کی جگہ مین یا مراد یہ ہے کہ لبیک کہتے کہتے اور ذکر بھی کر سکتا ہے اور یہ غرض نہین ہے کہ بالکل
کیونکہ سنت یہ ہے کہ لبیک کہنا نہ چھوڑے مگر جمرہ عقبہ کو رمی کرتے وقت اور یہی مذہب ہے ابو حنیفہ اور شافعی
مالک کا یہ قول ہے کہ لبیک کہنا زوال کے وقت چھوڑے اور نکالا اس حدیث کو مؤلف نے کتاب الحج مین
نے کتاب المناسک مین اور ایسا ہی نسائی اور ابن ماجہ نے **حَدَّثَنَا** محمد قال حدثنا
قال حدثنا ابی عن عاصم عن حفصۃ عن ام عطیۃ قالت کنا نؤمر ان نخرج یوم العید
نخرج البکر من خدرھا حتی نخرج الحیض فیکن خلف الناس فیکبرن بتکبیرھم ویدعون
یرجون برکۃ ذلک الیوم وطھرتہ ام عطیہ سے روایت ہے کہ ہم کو حکم ہوتا تھا عید کے دن نکلنے کا (عیدگاہ کی
طرف) اور یہانتک (حکم ہوتا) کہ ہم نکالین کواریون کو انکے پردے سے اور نکالین حیض والیون کو
رہین لوگون کے پیچھے اور تکبیر کہین لوگون کی تکبیرون کے ساتھ اور دعا کرین انکی دعا کے ساتھ
اس دن کی برکت اور اسکی طہارت کی **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عیدین کے دن تکبیر کہنا سنت ہے
حیض والیون کو بھی تکبیر کہنے کی تاکید ہے اور اس حدیث سے یہ بھی تشریق کے دنون مین تکبیر کہنی ثابت ہوگئی
مین ہے اس حدیث کی مناسبت پہلے باب سے اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ تکبیر کہنا اور دعا مانگنا حیض والیون
اور یہ بھی معلوم ہوا کہ عیدین کے دن سب عورتون کو باہر عیدگاہ مین حاضر ہونا ضروری ہے
کے بعد انشاء اللہ تعالی اپنا خیال ظاہر کرین گے اور ثابت کرین گے کہ حنفیہ کا مذہب بالکل حدیث صحیح
ہے قسطلانی نے کہا اور مؤلف نے اس حدیث کے ایک ٹکڑے کو لمبی حدیث مین باب حسنہ وانکحوا الایامی
کتاب الحج کے نکالا اور اسیطرح نکالا اس حدیث کو سارے صحاح ستہ والون نے واللہ اعلم **باب** الصلوٰۃ
الحربۃ یوم العید عید کے دن برچھی کیطرف نماز پڑھنے کا بیان **حَدَّثَنِی** محمد بن یحیی قال
الوھاب قال حدثنا عبید اللہ عن نافع عن ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم
لہ الحربۃ قدامہ یوم الفطر والنحر ثم یصلی ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور

...ں جانا پھر آپ (اسکی طرف) نماز پڑھتے **فائدہ** ...طلائی
...ا پڑھی تو وہ اس بات کو بیان کرنے کے لیے کہ سترہ گاڑنا اور اس
...ں ہے اور حربہ (برچھی یا نیزہ) سے چھوٹی ہوتی ہے اور یہ حدیث
...ں گزر چکی (فقط) **باب حمل العنزة والحربة بين يدي الامام يوم**
...ا کیا ہے امام کے آگے **فائدہ** جب وہ نماز کو بسطر نکلے حافظ نے کہا
...ث کو جو پہلی باب میں مذکور ہو چکی دوسرے طریق سے اور اس حدیث
...ہوا کہ ان دونوں ترجموں کے حکموں میں مغایرت ہے پہلے باب سے معلوم ہوا کہ سترے
...ہے کہ ایک لمبی ہو اور دوسری سے معلوم ہوا کہ امام کے آگے ہتیار لیکر چلنا جائز ہے
...ہے جو گذر چکا کہ عید کے دن ہتیار کا اٹھانا جائز نہیں ہے اسلیے کہ عید کے دن ہتیار
...ہے جب کسی کو ایذا پہونچنے کا ڈر ہو جیسے عنقریب گذرا اور اس حدیث پر پوری گفتگو باب
...ہو چکی **حدثنا** ابراهيم بن المنذر قال حدثنا الوليد قال حدثنا
...ال حدثني نافع عن ابن عمر قال كان النبي صلى الله عليه وسلم يغدو
...ة بين يديه تحمل وتنصب بالمصلى بين يديه فيصلي اليها ابن عمر رضے
...ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جب عید گاہ کیطرف جاتے اور آپکے آگے نیزہ اٹھایا
...ے سامنے گاڑا جاتا اور آپ اسکی طرف نماز پڑھتے **باب خروج النساء والحيض الى**
...ں اور حیض والیوں کو عید گاہ کی طرف جانا **حدثنا** عبد الله بن عبد
...ن ايوب عن محمد عن ام عطية قالت امرنا ان
...ن ايوب عن حفصة بنحوه وزاد في حديث حفصة قال او
...ن يخرجن العواتق والحيض المصلى ام عطیہ سے روایت ہے کہ ہم حکم کی جاتیں کہ
...کالیں کواریوں پردہ والیوں کو نکالکر لیجاویں (یہ روایت ہے ایوب کی محمد بن سیرین
...ن محمد بن سیرین کی بہن سے) یہی (سیطرح) روایت کیا اور ایوب نے حفصہ
...ہا ہم حکم کی جاتیں کہ نکال لیجاویں کواریوں اور پردہ والیوں کو اور
...ہ میں کہا ان سے ایوب نے اپنی روایت میں یہ بھی کہا تھا

کما کہ ام عطیہ نے کہا ہین سے عورتون کو
باہر جادر نہ ہو تو وہ کیونکر نکلے
غریب ہو وہ بھی نکلے اگر کپڑے نہ ہون تو
کی طرف بڑی تاکید ثابت ہوئی بعضون نے کہا کہ
اب جو زمانہ خراب ہو گیا ہے اور فتنہ
عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ اگر آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عورتون کے
منع کرتے مسجدون مین جانے سے جیسے بنی اسرائیل کی عورتون نے منع کیا
قول کے خلاف ثابت ہوتا ہے یعنی یہ کہ عورتون کو باہر نکلنا منع ہے
کہ آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی صاحبزادیون اور اپنی بی بیون کو
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صاحبزادیان اور بی بیان نکلین تو اب اور کسی
ہے تمام دنیا کے نواب اور شریف اور سید آپکے اوتارے اور
سے وہ شبہ بھی دفع ہو گیا کہ حجاب کا حکم جیسا ہمارے
علیہ وآلہ وسلم کے عہد مبارک مین بہت کم عمر تھے تو ضرور
بھی حجاب خاص تھا ازواج مطہرات سے تمام جہان کی عورتون
متعدد حدیثون سے ثابت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے
اور جنگ جمل مین موجود تھین البتہ یہ ضرور ہے کہ عورتین
اور ڈھکر اسطرح سے کہ انکا کوئی عضو کھلا نہ رہے سوا
آنکھون کے اور بعضون نے کہا سوا چہرے کے اور حنفیہ کے
کف دست اور پاؤن ستر نہین ہین زندہ نکل سکتی ہے
شریک ہو سکتی ہے اور بعضون نے فتنون کے
حکم شرعی اس پردے کے لیے جو بچاب
گھر کے باہر قدم نہ رکھین اور ایک ہی
محرم سے جاہین ملاقات کرین اور خدا کے

[illegible] افغانستان کہین ایسے پردی کا رواج نہین ہے پھر
[illegible] اختیار کر لیا ہی اپ سم کی پیروی اور بات ہے اور شریعت
[illegible] جس کو وہ مردود ہی اور گمراہ ہے کَذَا اَفَادَہُ اَخِیْ فِیْ دِیْنِ
[illegible] اَلْمُبَارَکْفُوْرِیْ فِیْ شَرْحِہٖ عَلٰی اِبْنِ مَاجَۃَ اَلْمُسَمّٰی بِرَفْعِ الْعَجَاجَۃِ
[illegible] اَلْمُسْلِمِیْنَ جَزَاہُ اللّٰہُ خَیْرًا کَثِیْرًا **بَابُ** خُرُوْجِ الصِّبْیَانِ اِلَی الْمُصَلّٰی بِجَوْنِ
[illegible] عید کی نماز پڑہین **حَدَّثَنَا** عَمْرُو بْنُ عَبَّاسٍ قَالَ حَدَّثَنَا
[illegible] عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَابِسٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ خَرَجْتُ
[illegible] یَوْمَ فِطْرٍ اَوْ اَضْحٰی فَصَلّٰی ثُمَّ خَطَبَ ثُمَّ اَتَی النِّسَاءَ فَوَعَظَھُنَّ وَذَکَّرَھُنَّ

[illegible] عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہی کہا مین حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ
[illegible] سے کہ وہان سے نکلا (عید گاہ کیطرف) تو اپنے نماز پڑہی (عید کی) پھر خطبہ پڑہا پھر عورتون
[illegible] اور نصیحت کی اور انکو ارشاد فرمایا خیرات کرنے کے ساتھ ف اس حدیث سے معلوم
[illegible] عید گاہ مین جانا جایز ہے اسلیے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
[illegible] گئے حالانکہ وہ اسوقت نابالغ تھے اور انکا نابالغ ہونا اگرچہ اس حدیث مین مذکور نہین ہے پر
[illegible] کے سوا اشارہ کیا اس حدیث کی ان بعض طرق کیطرف جن مین انکے صغیر ہونیکا بیان
[illegible] ابواب العیدین کے اخر مین ہی گذر چکی اور ایک باب کے پیچھے دوسرے باب مین یہ حدیث آتی ہی
[illegible] کے ساتھ ولو کان ابن عباس الصغیر اشہدتہ یعنے اگر میرا اپ کے نزدیک مرتبہ نہ ہوتا تو مین
[illegible] اپ بچہ تھے اور آیندہ اس حدیث پر باقی گفتگو اس باب مین جو
[illegible] کے بیان اس حدیث مین شک واقع ہوا ہے لیکن دو بابون کے بعد
[illegible] کہ وہ طرق عید ہی ف قسطلانی نے کہا نکالا اسکو مولف نے صلوۃ
[illegible] ابوداؤد اور نسائی نے صلوۃ مین (قسط) **بَابُ** اِسْتِقْبَالِ الْاِمَامِ
[illegible] امام کا لوگون کیطرف متوجہ کرنا ف حافظ نے کہا زین بن منیر نے کہا
[illegible] بیان کیا اسکے پیچھے کہ اسیطرح کا ترجمہ کتاب الجمعہ مین
[illegible] اس مسئلہ مین بھی جمعہ کے مخالف ہو

Marfat.com

(جیسے خطبہ کی ماضیین مخالف ہے کیونکہ
ہوتا ہے) اور امام کا جمعہ کے خطبہ میں لوگوں
خطبہ منبر پر پڑھتے تھے بخلاف عید کے کہ عید کا
علیہ الرحمۃ نے ارادہ کیا کہ بیان کرے خطبہ میں
وَسَلَّمَ مُقَابِلَ النَّاسِ اور کہا ابو سعید رضی اللہ عنہ نے
ف یہ حدیث کا ٹکڑا ہے جسکو مصنف نے باب الخروج الی المصلی
چکی اس لفظ کے ساتھ پھر آپ پھرے پھر کھڑے ہوئے لوگوں کے
پھر (منہ مبارک) کیا لوگوں کی طرف حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا
الشَّعْبِيِّ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ اَضْحٰى اِلَى الْبَقِيْعِ فَصَلّٰى
عَلَيْنَا بِوَجْهِهٖ فَقَالَ اِنَّ اَوَّلَ نُسُكِنَا فِيْ يَوْمِنَا هٰذَا اَنْ نَبْدَاَ بِالصَّلٰوةِ ثُمَّ نَرْجِعَ فَنَنْحَرَ
ذٰلِكَ فَقَدْ اَصَابَ سُنَّتَنَا وَمَنْ نَحَرَ قَبْلَ ذٰلِكَ فَاِنَّمَا هُوَ لَحْمٌ عَجَّلَهٗ لِاَهْلِهٖ لَيْسَ مِنَ النُّسُكِ
شَيْءٌ فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ نَبَحْتُ وَعِنْدِيْ جَذَعَةٌ خَيْرٌ مِّنْ مُسِنَّةٍ فَقَالَ
تَفِيْ عَنْ اَحَدٍ بَعْدَكَ براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کی طرف نکلے (عید کی نماز پڑھانے کے لیے) تو آپ نے (عید کی نماز کی
مطابقت ہے حدیث کی ترجمہ باب سے) اور فرمایا ہماری اس
پھر لوٹ آویں اور قربانی کریں جس نے اسطرح کیا اس نے
صرف ایک چیز ہے جسکو اس نے اپنے گھر والوں کے لیے
مرد (ابو بردہ بن نیار) اٹھا اور اس نے عرض کی یا رسول اللہ
اور میرے پاس ایک سال کی بکری ہے جو دو سال کی بکری
کیطرف سے ایک سال کی بکری کافی نہیں ہے بَابُ
جان لیں کہ یہ عیدگاہ ہے) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ
بْنُ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ قِيْلَ لَهٗ اَشَهِدْتَ
وَلَوْلَا مَكَانِيْ مِنَ الصِّغَرِ مَا شَهِدْتُهٗ حَتّٰى

Marfat.com

الصدقة فرأيتهن يهوين بأيديهن

عبدالرحمن بن عابس سے روایت ہے کہا میں نے
ابن عباسؓ سے ایک شخص نے پوچھا آیا آپ بھی وہان حاضر ہوئے رجہانے
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ (عیدگاہ کیطرف) تکلم ابن عباسؓ نے کہا ہان (میں
اگر میرا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نزدیک کچھ مرتبہ نہ ہوتا تو میں آپکے ساتھ حاضر نہ
ہوتا کم سنی کی وجہ سے یہ تھی کہ میں اسوقت بہت چھوٹا تھا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آئے
کثیر بن صلت کے گھر کے پاس ہے فائدہ یہ بتانا سامع کے سمجھانے کے لیے بتایا ورنہ کثیر بن صلت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد بنا اور اس میں حدیث کی باب کے ساتھ مطابقت ہے اور اس سے معلوم ہوا
کہ عیدگاہ میں ایک ایسی چیز بنا رکھی تھی جس سے معلوم ہوجاتا تھا کہ یہ عیدگاہ ہے ف پھر آپ نے
عورتوں کی طرف پیدل آئے اور آپکے ساتھ بلال تھے ف اس سے معلوم ہوا کہ عورتوں
کے پاس اکیلے مرد نہیں جانا چاہیے ف اور ان کو وعظ کیا اور ان کو نصیحت کی اور
ان کو ارشاد فرمایا پھر میں نے عورتوں کو دیکھا کہ وہ جھکاتے تھیں اپنے ہاتھ (اپنی انگوٹھیوں کیطرف
اور کانوں کیطرف) ڈالتی تھیں وہ خیرات بلال کے جھولی میں پھر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور
بلال گھر آئے ف اس حدیث میں دلیل ہے کہ عورتوں کے وعظ اور نصیحت کرنے کو آداب
کے ساتھ دوسرا کوئی مرد نہ ہو مگر جبکی ضرورت ہو جیسے شاہد وغیرہ اور بلال حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کے اسلیے تھے کہ آپ حضرت کے خادم تھے اور صدقہ کو وصول کرنیوالے اور رہا ابن عباسؓ
کا عورتوں کے پاس آجانا صاف تھا اسلیے کہ وہ چھوٹے تھے اور موصول کیا مؤلف علیہ الرحمۃ
نے کتاب الاعتصام میں اور کہا حدثنا محمد بن کثیر الخ اور بیہقی نے بھی اس طریق کو عبید بن
موسیٰ سے نکالا پھر پیچھے ابن کثیر کی تفسیر علم کی لفظ بہ بیان کی گویا اس نے اسی طریق
سے سنا ہے اگر یاد نہیں رہا جو اعتصام میں ہے ابن بطال نے کہا عیدگاہ میں وہ بچہ جاسکتا
ہے جو سمجھ رکھے اور نجاست کی حفاظت کرے اور اسکو اسکے مفسدات سے بچاوے تو نہیں
اسلیے کہ وہ نجاست کو کپڑے پر لگا دیگا انتہی حافظ نے کہا اور اس میں نظر ہے اسلیے کہ
عیدگاہ میں جانا مستحب ہے اور شعائر اسلام کے ظاہر کرنے کے لیے ہے معہذا لوگوں

کا انتظار کرنا اور اسکی نہایت بری حالت

جیسے آویگا اللہ تعالیٰ اور فرشتے

کی ضرورت ہوگی جو بچون کو کھیل کود

اس قصہ کو یاد رکھنا تو یہ اس مین انکی زیادہ

یَوْمَ الْعِیْدِ عید کے دن امام کا عورتون کو نصیحت کرنا

اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ بْنِ نَصْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ اَخْبَرَنَا

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ سَمِعْتُهٗ یَقُوْلُ قَامَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ

بِالصَّلٰوةِ ثُمَّ خَطَبَ فَلَمَّا فَرَغَ نَزَلَ فَاَتَی النِّسَآءَ فَذَکَّرَهُنَّ وَهُوَ

تَوَکَّاَ عَلٰی یَدِ بِلَالٍ وَبِلَالٌ بَاسِطٌ ثَوْبَهٗ تُلْقِیْ فِیْهِ النِّسَآءُ الصَّدَقَةَ قُلْتُ لِعَطَآءٍ اَزَکٰوةُ یَوْمِ الْفِطْرِ قَالَ لَا وَلٰکِنْ

حِیْنَئِذٍ تُلْقِیْ فَتَخَهَا وَیُلْقِیْنَ قُلْتُ لِعَطَآءٍ اَتُرٰی حَقًّا عَلَی الْاِمَامِ ذٰلِکَ وَاِنَّهٗ

لَحَقٌّ عَلَیْهِمْ وَمَا لَهُمْ لَا یَفْعَلُوْنَهٗ جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم

ہوی فطر کے دن تو آپ نے پہلے عید کی نماز پڑہائی پھر خطبہ سنایا جب آپ خطبہ کرکے

اُتر کر عورتون کے پاس آئے اور انکو نصیحت کی اور آپ نے ٹیکا لگا رہا تھا

تھا اپنا کپڑا عورتین اس مین ڈالتی تھین خیرات ابن جریج کہتے ہین

جھولی مین ڈالتی تھین کہا نہین پر وہ تو معمول خیرات تھی جو وہ کرتی تھین

پہنکتی اور ویسا ہی دوسری عورتین اتار اتار کر ڈالتی تھین

اب بھی امام کو یہ بات لائق ہے کہ وہ عورتون کو اکر نصیحت

ہے اور انکو کیا ہوا کہ یہ کام نہین کرتی ف مطابقت کی

اَلْحَسَنُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ شَهِدْتُ

اَبَا بَکْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ یُصَلُّوْنَهَا قَبْلَ الْخُطْبَةِ ثُمَّ یَخْطُبُ بَعْدُ

کَاَنِّیْ اَنْظُرُ اِلَیْهِ حِیْنَ یُجْلِسُ بِیَدِهٖ

اَیُّهَا النَّبِیُّ اِذَا جَآءَکَ الْمُؤْمِنَاتُ یُبَایِعْنَکَ اِلٰی

اِمْرَاَةٌ وَاحِدَةٌ مِّنْهُنَّ لَکَ

Marfat.com

[illegible] وَالْحَوَائِلِ فِي ثَوْبِ بِلَالٍ قَالَ
[illegible] فِي الْجَاهِلِيَّةِ اور اس سند مذکور کے ساتھ ابن جریج نے کہا
[illegible] عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے خبر دی اونہون نے کہا مین حاضر ہوا عید فطر کی نماز مین
[illegible] صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور خلیفہ اول ابوبکر اور خلیفہ ثانی عمر بن خطاب اور خلیفہ ثالث عثمان
[illegible] کے ساتھ پھر سب عید کی نماز خطبے سے پہلے پڑہتے پھر خطبہ پڑہتے پیچھے یعنے
[illegible] صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نکلے ف خطبے سے فارغ ہوکر
[illegible] مین آپنے کو دیکھتا ہون جب آپ اپنے ہاتھ سے (لوگون کو) بٹھاتے ہین پھر
[illegible] عورتون پاس گئے آپکے ساتھ حضرت بلال رضی اللہ عنہ تھے اور آپنے یہ آیت پڑہی
[illegible] اِذَا جَآءَكَ الْمُؤْمِنَاتُ يُبَايِعْنَكَ عَلٰى اَنْ لَّا يُشْرِكْنَ بِاللّٰهِ شَيْئًا وَّلَا يَسْرِقْنَ وَلَا يَزْنِيْنَ
[illegible] وَلَا يَاْتِيْنَ بِبُهْتَانٍ يَّفْتَرِيْنَهٗ بَيْنَ اَيْدِيْهِنَّ وَاَرْجُلِهِنَّ وَلَا يَعْصِيْنَكَ
[illegible] فَبَايِعْهُنَّ وَاسْتَغْفِرْ لَهُنَّ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ یعنے اے نبی جب اوین تیرے پاس مسلمان
[illegible] کرنے کو بشرطیکہ نہ ٹھیرائین اللہ کا کسیکو اور چوری نہ کرین اور بدکاری نہ کرین اور اپنی اولاد
[illegible] کو مار کر اپنے ہاتھون اور پاؤن مین اور نہ کرین بے حکمی تیرے کسی بھلے کام مین
[illegible] تو بیعت کر انکو واسطے اسکے بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے پھر جب اس آیت کو پڑہنے
[illegible] فرمایا ایک عورت ان مین سے اور اسکے سوا حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کسی عورت نے جواب
[illegible] نہین دیا اور طبرانی کے لفظ ہین جب آپنے یہ آیت پڑہی مین فقط ایک عورت بولی ابن جریج نے کہا
[illegible] ہمکو بتایا کہ جواب دینے والے کون تھے فائدہ حافظ نے کہا مین اس عورت کے
[illegible] حال پر مطلع ہوا ہون کہ جواب دینے والے اسمار یزید بن سکن کی بیٹی تھی جو خطیبۃ
[illegible] انصار تھی اس نے اس قصہ کی اصل کو روایت کیا ہے اسحدیث مین جسکو بیہقی اور طبرانی
[illegible] کے طریق سے نکالا اس نے اسمار یزید کی بیٹی سے کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ و
[illegible] مین ان عورتون کے پاس گئے تو آپنے فرمایا اے عورتون کی جماعت تم دوزخ کا
[illegible] صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سوال کردی اور آپ پر مین دلیری کر لیا کرتی کیون جی یا
[illegible] ہو (اپنی اولاد کو) اور اپنے

Marfat.com

خاوندون کی نافرمانی کرتے ہو
آیت کے مضمون پر کیونکہ قصہ ایک
نظائر مین واللہ اعلم اور طبرانی نے
ہوچکا کہ یہ ان عورتون مین تھی جن سے حضرت
اسما کی حدیث سے روایت کیا کہ ہمسے حضرت صلی اللہ علیہ
آیت تک ف فرمایا تو خیرات کرو اگر تم اسکا اقرار کرتی
خیرات ڈالو تمپر میرے ماں باپ قربان ہون تو وہ بڑی اور چھوٹی
نے کہا کہ فتخ بڑی انگوٹھیون کو کہتے ہین جو جاہلیت کے زمانہ مین
نہین کیا کہ عورتین انکو کس چیز مین پہنتی تھین اور ثعلب نے ذکر کیا کہ وہ انگوٹھیان
انہی اسلیے سپر خواتم کا عطف ڈالا کیونکہ اطلاق کے وقت خواتم سے وہی
مین پہنی جاتین ہین اور حدیث کے بعض طرق مین اسجگہ مسلم کے
اصمعی سے حکایت کیا گیا ہے کہ فتخ وہ انگوٹھیان ہین جن مین نگینے
ہوگا اور اسحدیث سے معلوم ہوا کہ عید کے دن امام کو مستحب ہے کہ عورتون کو
سکھاوے اور جو کچھ انپر واجب ہے وہ انکو یاد دلاوے اور مستحب ہے کہ
عورتون کے لیے ایک تنہا مجلس لگا سکتے ہین اور اسی سے
معلوم ہوا کہ عورتین عید کے دن عیدگاہ مین جاوین اور اسی سے
سے معلوم ہوا کہ یہ کہنا جائز ہے کہ میری ماں باپ تمپر قربان ہون
مقرر ہو وہ خیرات کرنیوالون کی ساتھ ملاطفت رکھے اور معلوم ہوا کہ عورت
سے خیرات کرسکتی ہے مقدار معین کے سوا جسے تہائی حصہ
نے کہا اور یہ نہ کہا جاوے کہ ان عورتون کے خاوند وہان موجود تھے کیونکہ
بھی ہو تو انکے ازواج کا انکو اسپر اجازت دینا
کے اسقاط کی تصریح نہ کرے اصل اسکا باقی رہتا ہے
تصریح کی ہو اتنے اور اس مین دلیل ہے کہ خیرات غذا

Marfat.com

کے [illegible] دلائل [illegible]

صنوبر النہار نے تصریح کی کہ فرض کے [illegible]

جسکا وجوب کتب لغت مین موجود نہین ہے [illegible]

ہی قاموس وغیرہ مین ہے اور فرض کے اور بھی [illegible]

نہین ہی اور صاحب صنوبر نہار نے ایک یہ عذر [illegible]

اور پوشیدہ نہین ہے کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ کی [illegible]

انکا قیاس نہین ہے اور صحابی کا قول فرض علینا وجب علینا [illegible]

شارع علیہ السلام کے احکام پہونچانے اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ [illegible]

تجویز کرنا جو حقیقت مین فرض نہین ہے بعید ہے تو بہتر ہے کہ [illegible]

کا مسیئ الصلوۃ کی حدیث مین اتا پتا نہین ہے اور اسی حدیث سے [illegible]

صاحب منتقی نے کہا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ کا قبل ان تفرض [illegible]

تہا لیکن اور عمر ابن خطاب رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہی کہا تشہد [illegible]

نے اپنی سنن مین اور بخاری نے اپنی تاریخ مین روایت کیا شوکانی نے کہ [illegible]

دلائل مین سے ہی اور یہ اثر انہین پر حجت ہو سکتا ہے جو اقوال صحابہ [illegible]

انکے غیر پر کیونکہ یہ امر ظاہر ہے کہ جناب امیر المومنین رضی اللہ تعالی [illegible]

جو ابن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ سے گذرا اور ابن عبدالبر [illegible]

تشہد کو چھوڑ دیا بھول کر یا دیدہ دانستہ تو وہ نماز کو [illegible]

پڑہی اور تشہد کے ترک سے نماز کے اعادہ کے وجوب کی طرف [illegible]

آنے سے نماز باطل نہین ہوتی اور نماز کو شروط اور ارکان [illegible]

اشارہ اور ہاتھون کے رکہنے کی کیفیت کے [illegible]

رکہنے کی کیفیت کا بیان امام احمد [illegible]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی [illegible]

اپنے [illegible]

Marfat.com

ن کا اسلیے کہ ان کے جاوندون کی ناشکری بہت
ن اسمیل مثل واقع ہوا ہے مسلم کے پاس دوسری اسناد
ن کی حدیث مین جسپر اسکی طرف اشارہ گذرا اور اسحدیث مین دلیل
ن کے لیے سختی کرنے کی ضرورت ہو اور ان باتون کا بیان کرنا بھی
ن سے مستحسن کی آیت کی تلاوت کی اسلیے کہ یہ آیت عورتون ہی کے ساتھہ خاص
ن کی حاجت والون کے لیے لوگون سے خیرات مانگنا جائز ہے اگرچہ طالب
ن طالب ہو اگرامی کا اور یہ امر مخفی نہین ہے کہ جس شخص کے لیے طلب کیا
ن کا فائدہ ہو اسقدر مانگ سکے جو اسکی حاجت کو رفع کرے اور ان عورتون کا خیرات کی
ن کے ساتھہ عورتون کے نزدیک نہایت عزیز چیز ہے یعنے زیور کا اتار اتار کر خیرات کرنا باوجود
ن کے کہ وہ دین مین ایک اعلی مرتبہ رکھتی تھین اور معلوم ہوتا ہے کہ وہ کسقدر حضرت صلی اللہ علیہ
ن کے ساتھہ حریص تھین اور اسحدیث کو باقی فائدے کتاب الحیض مین گذر چکے **باب** اذا
ن کتاب فی العید اگر عورتون کسی عورت کی چادر نہ ہو جسکو پہنکر عیدگاہ مین جاوی تو ساتھہ اوے

ن بہادر **حدثنا** ابو معمر قال حدثنا عبد الوارث قال حدثنا ایوب
ن سیرین قالت کنا نمنع جوارینا ان یخرجن یوم العید فجاءت امرأة فنزلت
ن بنی خلف فحدثت ان زوج اختها غزا مع النبی صلی الله علیه وسلم ثنتی عشرة
ن معه ست غزوات قالت فکنا نقوم علی المرضی ونداوی الکلمی فقالت
ن علی احدانا باس اذا لم یکن لها جلباب ان لا تخرج فقال
ن جلبابها لتشهدن الخیر ودعوة المؤمنین قالت حفصة فلما قدمت ام
ن اسمعت لی کذا وکذا قالت نعم بابی وقل ما ذکرت النبی صلی الله
ن العواتق ذوات الخدور او قال العواتق وذوات الخدور شک ایوب والحیض فلیعتزلن
ن الخیر ودعوة المؤمنین قالت فقلت لها الحیض قال نعم الیس الحائض

ن حفصہ بنت سیرین سے روایت ہے کہا ہم اپنی جوان لڑکیون
ن کے عید گاہ کے محل مین ساتے البھری

Marfat.com

ہین انونین اسکے پاس آئی فاما
تصریح کی ہے عورت ام عطیہ ہی تھی اور
بہن کی زوج نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
خاوند کے ساتھ رہی یا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
خبر گیری کرتی تہین اور زخمیون کا علاج کرتی تہین فاما
لادینا مثلاً ہان اگر ہاتھہ لگانے کی ضرورت پڑجاوے اور
بولی یارسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ فرمایئے اگر کسی کے
ہین گناہ تو نہین ہے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا
یعنے جسکے پاس دو چادرین ہون وہ ایک چادر
کہ ضرور نکلین اگرچہ دو دو عورتون کو ایک کپڑے مین جانا پڑے ہن
کے جانیکی نہایت تاکید ہے اسلیے کہ آپنے چادر کے نہ ہونے کا
دی کہ جسکے پاس چادر نہ ہو اسکو دوسری عورت چادر پہنا دے
اس سے رد ہوا ابو حنیفہ کا قول کہ پردہ والی عورتین عیدگاہ مین
اور حاضر ہوون (سب) نیکی (کی مجلسون) اور مسلمانون کی دعا مین
گئے اور مینے اس سے پوچھا کیا تو نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے
ہے میری (ماں) باپ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر فدا ہون اور
تو کہتے میرا باپ آپ پر (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) قربان ہو
کا قول جو ارنہون نے پہلے آنے والے کو بھی ام عطیہ فرمایا
ذکر ہوا ہے وہ ام عطیہ کی بہن ہوگی اور جو اس
کے طور پر اب ام عطیہ سے دریافت کیا کہ تجھہ سے جو تیری بہن
اس کے صواب ہونیکا اقرار کیا حضرت صلی اللہ علیہ
یا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یون فرمایا یا ہر
جاوین حیض والیان پر حیض والیان عیدگاہ

[illegible] جاوین تو وہ بولی کیون نہ جاوین کیا
[illegible] فلان جگہہ اور نہین حاضر ہوتین فلان جگہہ فائدہ اسمین
[illegible] وہ حاضر نہین ہوتین اور غرض یہ ہے کہ جیسا ان کو ان
[illegible] حاضر ہونا جائز ہے انتہی **باب** اعتزال الحیض المصلی
[illegible] اس ترجمہ کا مضمون اسی حدیث کا مضمون ہے جس کو پہلے باب
[illegible] اسکو امام کے وسط اور یہ ترجمہ پہلے باب کے ساتھہ ملاکر کتاب الحیض
[illegible] حدثنا ابن ابی عدی عن ابن عون عن محمد
[illegible] والعواتق وذوات الخدور قال ابن عون او العواتق ذوات الخدور فاما الحیض
[illegible] ان یعتزلن مصلاھم ام عطیہ سے روایت ہے کہ ہم کو حکم ہوا کہ ہم
[illegible] اور ساتھہ لیجاوین حیض والیون اور جوان لڑکیون اور پردہ والیون کو ابن عون
[illegible] ہے یون کہا اور جوان لڑکیون پردہ والیون کو (اس نے بھی ایوب کیطرح شک کیا) رہی حیض
[illegible] عورتون کی جماعت اور ان کی دعا مین شریک ہوویں اور انکے مصلے سے دور رہین **ف**
[illegible] کی تائید ہے مین جائز ہونا عورت کی مداوات کا اجنبی مرد کے لیے جب عورت کو صرف
[illegible] ہے اور بغیر مباشرت کے اسکا علاج کرنا مگر مباشرت کی ضرورت پڑے فتنہ سے ڈر
[illegible] معلوم ہوا کہ کواریون اور پردہ والیون کو لائق ہے کہ لوگون کے سامنے ظاہر نہ ہوویں
[illegible] اور معلوم ہوا کہ عورت کو چادر کا طیار رکھنا مستحب ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ کپڑے
[illegible] دلیل ہے کہ عید کی نماز واجب ہے اور اس مین نظر ہے کیونکہ جن لوگون کو باہر
[illegible] سب مکلف نہین ہین تو معلوم ہوا کہ مقصود اس سے اسلام کی شعار
[illegible] کے ساتھہ اور تاکہ برکت سب کو سماوے واللہ اعلم اور اس مین دلیل ہے کہ عورتون کا
[illegible] جوان ہون یا جوان نہ ہون اور بن ٹن کر رہنے والیان ہون یا سادیان اور
[illegible] نے اسکا جو حکایت کیا ہے ابوبکر اور علی اور ابن عمر رضوان اللہ علیہم اجمعین
[illegible] امیر المومنین ابوبکر اور امیر المومنین علی علیہ السلام سے وہ ہے جسکو نکالا ابن ابی
[illegible] انھون نے کہا ہے (ذوات النطاق (ازار بند والی) پر حق ہے نکلنا عیدین کی

Marfat.com

طرف اور ثابت ہوتی ہے یہی حدیث
ابو یعلی اور ابن مندہ نے عبد القیس
نام نہیں لیا اور عبد اللہ بن رواحہ کی
ہوا ہے وجوب کا بھی احتمال ہے اور مستحب کے
کیا کہ وہ نکالتے تھے عیدین کیطرف
بلکہ ابن عمرؓ سے منع بھی روایت کیا گیا ہے تو احتمال ہے کہ
کیا ہے استحباب پر اور اسیکا حرجانی نے جزم کیا ہے شافعیہ میں
شافعی نے جو ام میں نص کی ہے وہ چاہتی ہے کہ بن نہیں
چاہتا ہوں کہ بڑھیا عورتیں حاضر ہوں اور زیب و زینت لگا کر نہ
انکے عیدین میں حاضر ہونے کو زیادہ مستحب جانتا ہوں بیہقی نے
نے کہا حدیث میں روایت کیا گیا ہے کہ عورتیں عیدین میں جانے کے
ہو جاوے تو میرا یہی قول ہے بیہقی نے کہا یہ حدیث ثابت ہے اور اسکو
کو تو شافعیہ کو اس قول کے ساتھ تمسک کرنا لازم ہوگا اور اسکو ابن
کی کلام کا بھی ظاہر یہی ہے اور بعض نے عورتوں کی عیدین میں
نے کہا اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو حیض والیوں اور
فرمایا تو ہو سکتا ہے کہ یہ آپ کا ارشاد ابتداء اسلام میں
ان کے حاضر ہونے کی ساتھ کثرت معلوم ہوئے
میں اسکی ضرورت نہیں ہے اور اسپر اعتراض ہوتا ہے کہ
وقت کی تاریخ معروف نہیں ہے حافظ نے کہا میں کہتا ہوں
کی گذشتہ حدیث دلیل ہے کہ وہ حاضر ہوئے اور وہ
تو طحاوی کی مراد پوری نہ ہوئی اور ام عطیہ
تصریح کی ہے اور وہ انکا خیر میں حاضر ہونا ہے
اور طہارت کا پانا اور یہ حدیث کی ساتھ

[illegible] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا
[illegible] کہ جو عورتون نے آج نکالی ہے تو ضرور انکو مسجدون مین آنے
[illegible] ان لوگون کے قول کے خلاف ثابت ہوا یعنے یہ کہ عورتونکو
[illegible] کہ دشمن کے دلون مین رعب ڈالنے کے لیے عورتون اور بچونکو جمع کیا تو اسپر
[illegible] عورتون اور بچون سے مدد لینا ضعف کی دلیل ہے اور یہ حدیث کہ باقی فائدون پر کتاب
[illegible] گفتگو گذر چکی انتہے ماقال الحافظ فی الفتح **باب** النحر
[illegible] عیدگاہ مین نحر اور قربانی کرنے کا بیان **حدثنا** عبداللہ بن
[illegible] قال حدثنی کثیر بن فرقد عن نافع عن ابن عمر ان النبی صلی اللہ
[illegible] ینحر او ینحر بالمصلی ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
[illegible] عیدگاہ مین اونٹ کو نحر کرتے اور گائے بکری کو ذبح کرتے **فائدہ** نحر کہتے ہین گلے مین نیزہ
[illegible] کو اور اسکی صورت یہ ہے کہ اونٹ کو قبلے کے سامنے کھڑا کرتے ہین پیر
[illegible] ہے تو وہ گر پڑتا ہے اور گائے بکری کا حلال کرنا معروف ہے اور اونٹ
[illegible] گائے بکری کیطرح جیسے ہمارے ملک مین رواج ہے پر نحر کرنا افضل ہے امام مالک نے کہا
[illegible] کوئی ذبح کرے لیکن اسپر اجماع ہے کہ اگر قربانی اپنے وقت مین ذبح کی جاوے تو جائز
[illegible] اور حدیث کے فائدون پر گفتگو انشاء اللہ تعالی کتاب الاضاحی مین آویگی اور اس
[illegible] اور صلوۃ مین کلام کا **باب** کلام الامام والناس فی خطبۃ العید واذا سئل
[illegible] خطبہ عید کی خطبہ مین امام اور لوگون کو بات کرنا جائز ہے اور جب کوئی شخص امام سے
[illegible] ہے اور امام کو اسکا جواب دینا جائز ہے **ف** حافظ نے کہا اس ترجمہ مین دو حکم ہین اور
[illegible] ترجمہ مین تکرار ہے حالانکہ تکرار نہین ہے بلکہ پہلا حکم دوسرے حکم سے عام ہے اور
[illegible] بیان نہین کیا اس لیے کہ حدیث سے صاف سمجھا جاتا ہے اور دلیل اسپر
[illegible] علیہ وسلم کے کلام مین جو مراجعت ہوئی وہ تو حکم اول کی دلیل ہے اور ابو
[illegible] دوسرے حکم کی دلیل ہے **حدثنا** مسدد قال حدثنا ابو
[illegible] عن ابی بردۃ بن عازب قال خطبنا رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم النحر [illegible]
النسک ومن نسک قبل الصلوٰۃ فتلک [illegible]
لقد نسکت قبل ان اخرج الی الصلوٰۃ [illegible]
اطعمت اھلی وجیرانی فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ [illegible]
عناقا جذعۃ ھی خیر من شاتی لحم فھل تجزی عنی قال [illegible]

براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بقرعید کے دن نماز کے بعد حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہماری طرح نماز پڑھی اور ہماری طرح قربانی کی تو اس نے عرض کیا کہ میں نے نماز سے پہلے قربانی کر لی تو اسکا گوشت قربانی کا گوشت نہیں ہے اور ابو بردہ بن نیار رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم) اللہ کی قسم میں نے تو قربانی کر لی نماز کی طرف آنے سے پہلے کہ آج کا دن کھانے اور پینے کا دن ہے تو میں نے جلدی کی اور خود بھی کھایا اور گھر والوں اور ہمسایوں کو بھی کھلایا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس میں قربانی کا ثواب تجھکو نہیں ملا اس نے عرض کی میرے پاس سال کی بکری ہے جو وہ دو بکریوں کے گوشت سے زیادہ ہے کیا وہ میری طرف سے کافی ہے اور تیرے پیچھے کسی کی طرف سے ایک سال کی بکری قربانی میں کافی نہیں ہے فائدہ ترجمہ باب کے دونوں حکموں کے ساتھ ظاہر ہے صبا حافظ صاحب کی تقریر میں گذرا

حدثنا عن حماد بن زید عن ایوب عن محمد ان انس بن مالک قال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلی یوم النحر ثم خطب فامر من ذبح قبل الصلوٰۃ ان یعید فقام رجل من الانصار فقال یا رسول اللہ جیران لی او قال بعض جیرانی ذکر فقره وانا قال قبل الصلوٰۃ وعندی عناق لی احب الی من شاتی فرخص له النبی صلی اللہ علیہ وسلم

رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بقرعید کو خطبہ سنایا پھر آپ نے ان لوگوں کو جنہوں نے نماز سے پہلے اپنی قربانی کا ارشاد فرمایا تو ایک مرد ابو بردہ بن نیار انصاری اٹھا اور عرض کیا یا کہا میرے ہمسائے محتاج تھے اور میں نے نماز سے پہلے اپنی قربانی بکری ہے جو میرے نزدیک دو بکریوں کے گوشت سے [illegible]

حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ
[illegible] ثُمَّ خَطَبَ ثُمَّ ذَبَحَ وَقَالَ مَنْ ذَبَحَ قَبْلَ اَنْ
[illegible] مَنْ كَانَ ذَبَحَ فَلْيَذْبَحْ بِاسْمِ اللّٰهِ جندبؓ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ
[illegible] پھر خطبہ پڑھا پھر قربانی کاٹی اور فرمایا جس نے عید کی نماز سے پہلے قربانی کاٹ
[illegible] کاٹے اور جس نے (ابھی تک) نہیں کاٹی تو وہ اللہ کا نام لیکر کاٹے **ف** حنفیہ کا مذہب
[illegible] ہے اور جمہور کے نزدیک سنت ہے اور دلیل اسپر مسلم کی حدیث ہے کہ جس نے بجہ
[illegible] کا قربانی کرنے کا تو وہ اپنے بال اور ناخون نہ اتروا وے اور ارادہ کے ساتھ قربانی
[illegible] اور کالا بحدیث کو مولف نے کتاب الاضاحی میں بھی اور کتاب التوحید اور ذبائح
[illegible] ابن عباسؓ نے اضاحی میں (قسطلانی) اور حدیث سے معلوم ہوا کہ عید کے خطبہ میں امام کو بھی اور
[illegible] کا کلام کرنا جائز ہے کیونکہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خطبہ میں ابو بردہؓ سے کلام کے اور ابو بردہؓ
[illegible] وآلہ وسلم سے لیکن عطا اور نخعی وغیرہ سے اسکی ممانعت مروی ہے اور ان لوگون کا قول صریح
[illegible] ہے **باب** مَنْ خَالَفَ الطَّرِيقَ اِذَا رَجَعَ يَوْمَ الْعِيدِ عید گاہ کو ایک راہ سے جاوے
[illegible] دوسری راہ سے آوے **حَدَّثَنَا** مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُو ثُمَيْلَةَ يَحْيَى بْنُ وَاضِحٍ عَنْ
[illegible] عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَانَ يَوْمُ
[illegible] جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
[illegible] ایک راہ سے جاتے اور دوسری راہ سے لوٹتے **فائدہ** جمہور علما کے نزدیک یہ امر مستحب ہے وہ
[illegible] ایک راہ سے آوے اور دوسری راہ سے جاوے امام مالک نے کہا ہمنے اپنے پیشواؤن کو اسی
[illegible] دوسری راہ سے آتے دیکھا اور ابو حنیفہ کے نزدیک بھی یہ امر مستحب ہے پر انکے
[illegible] ترمذی نے کہا کہ بعض اہل علم نے اس سے سمجھا ہے کہ امام کو ایک راہ سے
[illegible] مستحب ہے اور یہی قول ہے امام شافعی کا لیکن انکی کتاب ام سے معلوم ہوتا ہے کہ امام
[illegible] مستحب ہے اور ابو حنیفہ کا بھی قول ہے اور اکثر علم والے اسکے عموم کے قائل ہیں بعض
[illegible] صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کام کیا ہے اگر وہ علت اب بھی موجود ہے تو اب بھی یہ امر
[illegible] ہے بلکہ جو علتیں لوگون نے اسکی بیان کی ہیں وہ سب

Marfat.com

احتمال ہین تو علت کو ان احتمالون ہی
سوا دوسرے لوگون مین موجود ہی ہون تو
کیجاوے اور اکثر علماء کا یہ قول ہے کہ حکم
کے لیے جیسا کہ رمل وغیرہ مین علت باقی نہین ہو اور حکم
وغیرہ کا حکم بھی باقی نہ رہتا حافظ نے کہا اس
قول میسر آئے اور مین نے انکو ملخص کیا اور بیان کیا ان مین سے
فوایدمذکورہ مین جنمین سے بعض تو قریب الفہم ہین اور بہت ایسی
اسلیے عمل کرتا ہے کہ دونو راہ مین اسکے آنے جانے کی گواہی دیتے ہین اور بعض نے
کی ان راہون کے رہنے والے جن اور انسان اور بعض نے کہا اسلیے کہ دونو راہون
مساوات ہوجاوے جو آپ کے گذرنے کے ساتھ ایک راہ کو حاصل ہوے اور بعض نے
لوٹتے کہ جس راہ سے آپ عیدگاہ کو جاتے وہ دہنی طرف تہا تو اگر اسی راہ سے
آپ دوسری راہ سے لوٹتے لیکن یہ دلیل کا محتاج ہے اور بعض نے کہا شعار اسلام کے اظہار
کہا اللہ کے ذکر کے اظہار کیواسطے اور بعض نے کہا تاکہ آپ غصہ دلاوین منافقون اور یہود کو
رعب ڈالین انکے دلون مین ان لوگون کی کثرت کی ساتھ جو آپ کے ساتھ ہوتے اور
نے کہا آپ جاتے جاتے خیرات کرتے جاتے جب آپ لوٹتے تو آپ کی ساتھ کوئی
تاکہ پھر سوال کرنے والون کو جواب دینا نہ پڑے اور یہ بہت ضعیف ہے
امہ عنہ کہتا ہے واقع مین یہ قول سخت ضعیف ہے اور یہ علت کو
نہ پڑے اسلیے کہ جیسے اس راستے مین سائل موجود تھے جب
لوٹتے ہون سائل موجود ہون تو پھر سائل کو جواب نہ دینے
تخفیف کے لیے اور اسکو شیخ ابو حامد نے ترجیح دی اور محب طبری
روایت کیا ابن عمر کی حدیث مین کہ ابن عمر نے
یہ روایت ضعیف ہے اور یہ بھی احتمال ہے کہ لبس النعال
ابن تین نے ترجیح دی اور بعض نے کہا جس

[illegible] اجر ملیگا اور راہ میں آنا تو اس میں اپکا یہ زیادہ خیال ہوتا کہ آپ جلد گھر کی
[illegible] اعتراض ہوا ہے اسطرح کہ یہ بھی دلیل کا محتاج ہے اور قدموں پر اجر
[illegible] سے ابی بن کعب کی حدیث میں ثابت ہوا ہے ترمذی وغیرہ کے پاس ہے اگر اسکے الٹ
[illegible] اختیار کیا ہے تو یہ ایک عمدہ توجیہ ہو سکتی ہے اور ہو دی قریب راستہ میں چلنا طاعت کا کام
[illegible] اور اول وقت کی فضیلت پانے کے لیے اور بعض نے کہا اسلیے کہ دونوں راہوں میں فرشتے کھڑے
[illegible] ارادہ کیا کہ دونوں راہوں کے فرشتے آپکو آنے جانے کی شہادت دیوین اور ابن ابی حمزہ نے کہا
[illegible] امر عزوجل کے قول لا تدخلوا من باب واحد کے ہیں جس میں یعقوب علیہ السلام نے اپنے
[illegible] داخل ہونے سے منع فرمایا رشک چشم کے خوف سے اور امام ابن قیم رحمہ اللہ نے زاد المعاد فی ہدی
[illegible] شمار کیا ہے یہ کام ان سب احتمالوں کے لیے کیا واللہ اعلم انتہی قال الحافظ فی الفتح مختصراً تابعہ یونس
[illegible] عن سعید عن ابی ہریرۃ وحدیث جابر اصح متابعت کی ہے ابا نعیم نے جو محمد کا استاد ہے
[illegible] یونس بن محمد بغدادی نے فائدہ جسکو موصول کیا اسمعیلی نے ابن ابی شیبہ کے طریق سے ت
[illegible] سعید سے ابوہریرہ سے اور جابر کی حدیث بہت صحیح ہے فی ٹ قسطلانی نے کہا بخاری کی جمہور رواۃ کے
[illegible] صحیح ہے فربری کے طریق سے اور اس میں اشکال ہے اسلیے کہ متابعت تو مساوات کو چاہتی ہے تو پھر
[illegible] اسطرح ٹھیک ہو سکتا ہے جو چاہتا ہے عدم مساوات کو اور ابو علی جیانی نے ذکر کیا کہ بخاری کا قول
[illegible] بن سہل کی روایت میں گر گیا ہے جسکو اس نے بخاری سے روایت کیا تو اب کوئی اشکال نہیں
[illegible] روایت میں واقع ہوا ہے تابعہ یونس بن محمد عن فلیح عن سعید عن ابی ہریرۃ اور اس میں
[illegible] ہو سکتی ہے اور اشکال باقی رہتا ہے بخاری کے قول تابعہ میں اسلیے کہ اس نے اسکی
[illegible] کی مخالفت کی ہے اور اس اشکال کو وارد کیا ہے ابو نعیم نے مستخرج میں تو اس نے کہا بخاری
[illegible] ابو خیثمہ سے اور ابو خیثمہ کی متابعت کی یونس بن محمد نے فلیح سے اور محمد بن صلت نے
[illegible] اور وہ سعید سے اور وہ ابوہریرۃ سے اور جابر کی حدیث بہت صحیح ہے اور اسی کے
[illegible] اطراف میں اسی طرح برقانی نے اشارہ کیا بیہقی نے کہا اسیطرح واقع ہوا ہے
[illegible] ابن فناکر کی ہے بخاری سے پھر میں نے مراجعت کی نسفی کی روایت کی طرف
[illegible] قول وصحیح ابراہیم نسفی کی روایت میں اشکال نہ رہا اور یہی ترمذی کے

اس قول کا مقتضا ہی کہ اسکو ابو [illegible]
صورت مین فرری کی روایت سے صرف [illegible]
ابی علی بن سکن کی روایت کو مطابق ہے [illegible]
نے اپنے مشایخ سے اور باقیون کی روایت محمد بن صلت کا سا [illegible]
بخاری کے قول و حدیث جابر اصح کے یہ معنی ہین کہ جو شخص جابر کی سعید کا [illegible]
اس شخص کی روایت سے جو سعید کا استناد ابو ہریرہ بتلاتا ہے انہی ما قال الحافظ [illegible]
عنہ کہتا ہے آپ کی ایک ادنی سے ادنی سنت پر عمل جیسے ایک اوسے خدا عید کا دن [illegible]
ثواب مین زیادہ ہے ایک بڑی بدعت حسنہ سے جیسے مدرسہ کا بنانا یا دلی بنوانا **باب** [illegible]
رکعتین جب کوئی شخص عید کی نماز مین امام کے ساتھ حاضر نہو سکا اور اسکی عید کی نماز فوت [illegible]
لیوے **ف** حافظ نے کہا اس ترجمہ مین وہ حکم مذکور ہین عید کی نماز کا تدارک کرنا جب امام سے [illegible]
کسی عذر کے ساتھ پیچھے رہگیا ہو یا اختیار کے ساتھ دوسرا اصل کیطرح دو ہی رکعت پڑہنا [illegible]
اختلاف ہی نووی نے کہا عید کی نماز کی قضا نہین اور دوسری حکم مین نووی اور امام احمد کا [illegible]
کی نماز تنہا پڑہے تو اسکی چار رکعتین پڑہے اور نووی اور امام احمد سے لوگون نے ابن مسعود [illegible]
تو ابن مسعود نے کہا جسکی عید کی نماز امام کے ساتھ رہجاوے وہ چار رکعت پڑہے یہ حکم سعید [illegible]
ساتھ نکالا اور اسحاق نے کہا اگر جماعت کے ساتھ پڑہے تو دو رکعتین پڑہے [illegible]
زین بن منیر نے کہا گویا ادنہون نے عید کی نماز کو جمعہ کی نماز پر قیاس کیا [illegible]
تو ظہر کی نماز پڑہتا ہے بہ خلاف عید کے اسمین اور ابو حنیفہ نے کہا [illegible]
رکعت پڑہنی اور چار رکعت پڑہتے ہین اور مصنف [illegible]
ان دو لڑکیون کے قصہ مین جو حضرت عائشہ رضی [illegible]
ہوا ہے ایک جماعت بچا اور ابن منیر نے [illegible]
دن ہین" سے تو اس مین آپ نے عید کو منسوب کیا [illegible]
اور مرد سب مساوی ہونگے ابن رشید نے کہا اور [illegible]
دن ہین اور اسپر دلیل حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم [illegible]

Marfat.com

[illegible] اور اپنی انگلی (سبابہ) کو اٹھایا پھر میں نے اسکو
[illegible] حدیث کو ابن ماجہ نے بھی نکالا اور ابن خزیمہ اور بیہقی نے
[illegible] صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نماز کی صفت میں مذکور ہے اور اس حدیث میں اس شخص نے
[illegible] میں داہنے پاؤں کو کھڑا کرے اور بایاں پاؤں بچھائے اور اسکی تحقیق گذر چکی مترجم عفا اللہ
[illegible] شخص کی کوئی دلیل نہیں ہے جو تشہد آخر میں نصب اور فرش کا قائل ہے اسلیے کہ اسمیں
[illegible] اول کی و آخر کی مؤید مطلق ہے اور صحیح حدیثوں میں تشہدین کے درمیان فرق ثابت ہو چکا ہے
[illegible] مطلق پر محمول ہوگی کما تقرر فی الاصول ان المطلق یحمل علی المقید بیہقی نے کہا ہو سکتا ہے
[illegible] رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مراد تحریک سے اپنے قول فرایتہ یحرکہا میں اسکے ساتھ اشارہ کرنا ہو نہ اسکو بار بار ہلانا تاکہ
[illegible] رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث کے معارض نہ ہو جو امام احمد اور ابو داؤد اور نسائی کے پاس ہے اور ابن حبان
[illegible] کے میں ان لفظوں سے کان یشیر بالسبابۃ ولا یحرکہا ولا یجاوز بصرہ اشارتہ یعنے آپ سبابہ کے
[illegible] کرتے اور اسکو نہ ہلاتے اور آپکی مبارک نظر آپکے اشارہ سے تجاوز نہ کرتی سابق حافظ نے اور اسکا اصل مسلم
[illegible] عبداللہ بن زبیر کے قول ولا یجاوز بصرہ اشارتہ کے انتہی اور مسلم میں عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ
[illegible] سے تو صرف اشارہ ہی ثابت ہوتا ہے سو اسکے قول ولا یحرکہا وما یعبث اور ان دلائل میں سے جو بیہقی
[illegible] کی تائید کرتے ہیں ابو داؤد کی روایت ہے وائل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کیونکہ اسمیں ہے واشار بالسبابۃ یعنے
[illegible] کے ساتھ اشارہ کیا اور داہنا ہاتھہ ران پر رکھنے کی وضع میں تشہد کیحالت میں کئی شکلیں وارد ہوئی ہیں جن
[illegible] سے جو مذکور ہوئی اور دوسری وہ ہے جسکو مسلم نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی حدیث سے
[illegible] صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب نماز میں تشہد کے واسطے بیٹھتے تو اپنا داہنا ہاتھہ داہنے گھٹنے پر رکھتے
[illegible] کا عقد کرتے اور سبابہ کے ساتھہ اشارہ کرتے اور تیسری ہیئت سب انگلیوں کا بند کرنا اور سبابہ کے ساتھ
[illegible] جیسا ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی اس حدیث میں ہے جسکو مصنف ذکر کرے گا انشاء اللہ تعالیٰ
[illegible] جسکو امام مسلم نے عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث سے نکالا کہ رسول اللہ علیہ وآلہ وسلم
[illegible] داہنا ہاتھہ داہنے ران پر رکھتے اور بایاں ہاتھہ بائیں ران پر اور سبابہ کے ساتھ
[illegible] ابہام بیچ پر رکھتے اور بایاں ہاتھہ (بائیں) گھٹنے کو لقمہ کرتا اور پانچوں صورت
[illegible] ران پر رکھے اور انگلیوں کو بند کرے اور سبابہ کے ساتھہ اشارہ کرے اور مسلم

Marfat.com

[illegible] کے قول کو ترجمہ باب کے ابتدا مین بیان کیا اور اہل
[illegible] ہر ایک بالغ کو اور سب کو اور اس سے حکم ثانی مستفاد ہی نہ قضا کی مشروعیت
[illegible] امام بخاری علیہ الرحمۃ نے قضا کے مشروع ہونیکو لیا ہے حضرت صلی اللہ علیہ و
[illegible] عید کے دن ہین سے تو جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منی کے دنون کا عید کے دن نام
[illegible] ان مین بھی نماز کا ادا کرنا جائز ہوا اسلیے کہ یہ دن عید کے دن بنا ی گئے ہین تو اس سے معلوم
[illegible] عید کی نماز پڑہی جاوے وہ ادا ہی ہوگی کہا اور مینے ابو القاسم بن ورد کے خط سے
[illegible] کہا جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتون کو عید کی نماز کے لیے جو ایک مباح امر ہے باہر آنے
[illegible] ضرور رہا کہ آپ انکو عید کی نماز کے لیے گہرون مین بھی پڑہنے کی ترغیب دین اجب وہ
[illegible] ہون اجواب موافق ہوجاویگا بخاری کا قول ترجمہ ہین وکذلک النساء حضرت صلی اللہ علیہ و
[illegible] کے ساتھ کہ چھوڑدی ان کو اسلیے کہ یہ دن عید کے دن ہین انتہے ماقال الحافظ فی الفتح
[illegible] وَمَنْ كَانَ فِي الْبُيُوتِ وَالْقُرَى لِقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا عِيدُنَا
[illegible] السلام اسیطرح عورتین بھی عید کی نماز پڑہین اور جو لوگ گہرون اور گاؤن مین رہتے ہین وہ
[illegible] ہین اسلیے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا یہ ہماری عید ہی اے اہل اسلام وَأَمَرَ أَنَسٌ
[illegible] بْنَ أَبِي عُتْبَةَ بِالزَّاوِيَةِ فَجَمَعَ أَهْلَهُ وَبَنِيهِ وَصَلَّى كَصَلَاةِ أَهْلِ الْمِصْرِ وَتَكْبِيرِهِمْ
[illegible] نے اپنے غلام ابن ابی عتبہ کو زاویہ مین ارزاویہ بصرے سے تین میل کے فاصلہ پر ایک بستی ہی
[illegible] ہین اور وہان ہی بہت رہتے اور اس زاویہ مین ایک بڑی لڑای بھی ہوئی حجاج
[illegible] نے جمع کیا انس کے گہر کے لوگون اور اسکے بیٹون کو اور شہر والون کی طرح عید
[illegible] اس اثر کو ابن ابی شیبہ نے موصول کیا ابن علیہ سے اس نے
[illegible] کے بعض لوگون نے کہ انس بعض دفع جمع کرتے اپنے گہر والون
[illegible] عید کی نماز پڑہاتے انکے غلام آزاد عبد اللہ بن ابی عتبہ دو رکعتین اور اس
[illegible] انس سے اسنے روایت کیا کہا انس سے جب عید کی نماز
[illegible] گہر والون کو جمع کرکے عید کی نماز جماعت سے پڑہتے اس سے معلوم ہوا کہ بستیون
[illegible] ایسی جگہون کو بھی عید کی نماز پڑہنی جائز ہے انتہے ماقال الحافظ

Marfat.com

بزیادۃ وتغییر فقال عکرمۃ اھل السواد یجتمعون فی
نے کہا شہر کے گرد رہنے والے عید کے دن جمع ہوویں اور دو رکعتین پڑھین اور
رکعتین پڑھتا ہے **ف** اس قول سے معلوم ہوا کہ بستیون مین رہنے والے عید کی
کی ترجمہ کے اخیر جزو کے ساتھ ہی حافظ نے کہا اس اثر کو موصول کیا ابن ابی شیبہ نے
سے اس نے کہا ان لوگون کے حق مین جو شہر کے گرداگرد ہون یا غربی عید نظر کے
کہا ساری اکٹھا ہوویں اور عید کی نماز پڑھین اور امامت کرادی انکی ایک ان مین کا
کہتا ہے اور عکرمہ کے اس قول کو ترغیب پر حمل کرنا کہ دیہات والے شہر مین آکر عید کی نماز
کیونکہ مخالف کے نزدیک تو گنوارون کی عید کی نماز صحیح ہی نہین پھر انکا شہر مین آکر ادا کرنا کیونکر
وقال عطاء اذا فاتتہ العید صلی رکعتین عطا نے کہا اگر عید کی نماز امام کے ساتھ
رکعتین (تنہا) پڑھے **فائدہ** کشمیہنی کی روایت مین ہے کہ عطا خود یہ کام کیا کرتے پھر کی روایت
نے اسکو اپنے مصنف مین فوری کی روایت کیا ابن جریج سے اس نے عطا سے کہ انہون نے کہا جس شخص
کی نماز فوت ہوجاوے تو وہ دو رکعتین پڑھے اور نکالا اسکو ابن ابی شیبہ نے دوسرے اسناد کے ساتھ
سے اور زیادہ کیا اور تکبیرین کہی اور اس زیادت سے معلوم ہوتا ہے کہ امام کیساتھ عید کی نماز کو ادا کرنے
نہین ہے کہ مطلق دو رکعتین نفل پڑھ چھوڑے اور رہی حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی حدیث
کے ابتدا مین گذر چکی **حدثنا** یحیی بن بکیر حدثنا اللیث عن عقیل عن
عن عائشۃ ان ابا بکر دخل علیھا وعندھا جاریتان فی ایام منی وھی
صلی اللہ علیہ وسلم متغش بثوبہ فانتھرھما ابو بکر فکشف النبی
فقال دعھما یا ابا بکر فانھا ایام عید وتلک الایام ایام منی وھی
صلی اللہ علیہ وسلم یسترنی وانا انظر الی الحبشۃ وھم یلعبون
النبی صلی اللہ علیہ وسلم دعھم امنا بنی ارفدۃ یعنی من
صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ
لائے اور میرے پاس دو لڑکیان نہین چھوٹی چھوٹی انصار کی لڑکیان
بجاتی تہین اور بعاث کی لڑائی کے اشعار گا رہی تہین اور حضرت

[illegible] فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس شیطان کا باجا
[illegible] مبارک چہرے سے کپڑا اتارا اور فرمایا ان کو چھوڑ دی اسلیے کہ یہ خوشی کے
[illegible] حضرت عائشہؓ نے اسناد مذکور کے ساتھ فرمایا مینے دیکھا
[illegible] آپ مجکو ڈانکتے تھے (اپنی چادر سے) اور مین دیکھتی تھی حبشیون کیطرف اور وہ مسجد
[illegible] حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انکو ڈانٹا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا چھوڑ دی انکو اے بنی
[illegible] امن سے مشتق ہے امام بخاری نے کہا امنا امن سے مشتق ہے یعنے ان کو چھوڑ دے اسلیے کہ ہم نے
[illegible] اسلیے کہ وہ بنی ارفدہ کی اولاد مین سے ہے کہا امنا امن سے مشتق ہے جو خوف کی ضد ہے امان سے مشتق نہین
[illegible] بیان ہے **فائدہ** اور یہ حدیث کتاب العیدین کے ابتداء مین گذر چکی اس مین غنا کے مسئلہ پر
[illegible] پر ہم نے مناسبت کے طور پر اور کچھ لکھتے ہین وہ یہ ہے کہ حنفیہ برخلاف احادیث صحیحہ کے عید اور شادی
[illegible] حرام جانتے ہین اور فقہاء حنفیہ نے اپنی کتابون مین گانے بجانے کی حرمت کی تصریح کی ہے اب جو
[illegible] ابو حنیفہ کے افسوس ہے کہ وہ گانا کیون سنتے ہین اور حضرات صوفیہ کے لیے جنہون نے گانا سنا ہے
[illegible] الحمد للہ کہ اہلحدیث اس آفت سے پاک ہین اور حدیث کی پیروی انکے ہان سب چیزون پر مقدم
[illegible] حنفی بھی ایسے ہی تھے مگر اس زمانے کے حنفیون شافعیون کا تو ایک جدید مذہب نکلا ہے وہ
[illegible] حدیث پر عمل ہی نہ کرین اور اقوال رجال پر عمل کرین جو کچھ فتاوی کیدانی لکھدین اسکو آنکھ بند
[illegible] خلاف بہلے زمانہ مین نہین ہے اور نہ اگلے اولیاء اللہ اس قسم کے تھے حضرت یا بابا فرید گنج
[illegible] کی نماز حضرت بہاء الدین زکریا ملتانی پر پڑھی حالانکہ نماز جنازہ غائب پر احناف کے
[illegible] حضرت سلطان المشائخ نظام الدین اولیا قدس سرہ نے گانے کی اباحت پر صحیح بخاری
[illegible] احناف سے انصاف اس زمانے کے اہلحدیث سے کہ انپر بہت خفا ہوئے حضرت انپر غصے ہوئے اور انکی مجلس سے
[illegible] کیا حضرت عروۃ اظہر جان جہان حنفی رہکر ہمیشہ ہاتھ سینہ پر باندھتے رہے فرق
[illegible] اہلحدیث ہی آپ سے جو آمین اور رفع یدین اور اکثر مسائل مین ابو حنیفہ کا خلاف
[illegible] مین بحث اور گفتگو کا موقع آتا ہے تو فقہاء حنفیہ کا قول پیش کرتے ہین
[illegible] اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر وفاداری ہے یا اتباع ہوائے نفسانی اللہ ایسی افراط
[illegible] گانے اور محفلون مین قباحت نہین بشرطیکہ اور محرمات شرعیہ سے خالی ہو جیسے

جوان حسین عورت کا گانا یا مرد خوب
النّاسِ مَنْ یَّشْرِیْ لَهْوَ الْحَدِیْثِ
کی حرمت نہین نکلتی کیونکہ خود آگے اس آیت
مین یہ ڈر نہ ہو بلکہ خوشی کے طور پر ہو یا جس گانے
واؤد پیغمبر اور بہت سے صلحا اور اولیا سے گانا اور گانا سننا
اباحت ثابت ہی اور حرمت کی حدیثین ضعیف ہین اسی لیے
طرف مائل ہوئے ہین اور ابن حزم اور غزالی اور ایک جماعت علما کا اسکی
کے ساتھ ہے اس مین بھی اختلاف ہی علما کا اور اس مسئلہ کی تفصیل
ہے من ارادہ فلیرجع الیہ اور حاصل اسکا یہ ہے کہ گانا بجانا مزامیر بھی مختلف
اسکے حرمت کی تو کوئی عمدہ وجہ نہین ہے اور حبیب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
دف بجانا جائز رکھا جو کہ بر طریق لہو ولعب کے ہوتا ہے تو جس گانے مین اصل علا کی
التحیۃ والتسلیم کی ثنا ہو اور مقصود اس سے اللہ عزوجل اور اسکے رسول علیہ التحیۃ والتسلیم کی
حضرات صوفیہ سے منقول ہے اسکو کیسے حرام کہہ سکتے ہین لیکن یہ ضرور ہے کہ محرمات شرعیہ سے خالی ہو
کے اوائل مین حافظ ابن حجر کی تقریر مین گذرا اگرچہ اس مین شک نہین کہ بہت علما
دیا ہے مگر اسکے جواب مین کہہ سکتے ہین کہ بہت علما رظاہر نے جائز بھی فرمایا ہے
اختلافی ہوا اور اختلافی مسئلون مین تشدد اور غلو کرنا اور مسلمانون کو
ہے بلکہ اثم عظیم ہے پس سکوت بہتر ہوا البتہ محتاط کا کام یہ ہے کہ جس امر کی
جائز ہی اور یہ دوسرا امر ہے لیکن افسوس ہے کہ ہمارے زمانہ مین بہت سے حرام
مسئلہ اختلافی مین حد سے گذر جاتے ہین اور مسلمانون کی تکفیر اور سب و شتم
کوئی یہ نہ سمجھے کہ اختلاف نفس سماع مین ہے نہ سماع مع المزامیر مین دونون
مین بھی اختلاف ہے اور ابن حزم اور ایک جماعت
پر قیاس کرکے اور اسحدیث کو روی جس مین حضرت صلی اللہ علیہ
مین مزامیر الی دائی اور زیادہ تفصیل کی یہاں

[illegible] ابن ماجہ نے قیس بن سعد سے روایت کیا
[illegible] ہیں وہ سب سنے دیکھیں مگر ایک بات نہیں
[illegible] کا ناجانا ہوتا اور منی کے دنوں میں رجن میں عید اضحے کا دن بھی داخل
[illegible] کا ناجانا سنتا باب کی حدیث سے بھی ثابت ہے اباس مقدار کی اباحت میں کیا شک
[illegible] عہد سعادت مہد خیر القرون میں بلا نکیر خوشیوں اور شادیوں اور عید کے دنوں میں جاری
[illegible] عید کی نماز کے قبل یا اسکے بعد نماز پڑہنا کیسا ہے ف عیدگاہ
[illegible] نماز سے پہلے اور اسکے بعد نفل نہ پڑہے اور ابن حجر نے کہا کہ اگر کسینے نفل پڑہا اور وقت
[illegible] کہ اس کو غیر سے ایسا ثابت ہے اسکو بیہقی نے نکالا اور مالک اور احمد کا یہی قول
[illegible] نماز سے پہلے نفل نہ پڑہے اور ابو حنیفہؒ سے یہ منقول ہے کہ نماز کے بعد نفل پڑہ سکتا ہے اور
[illegible] صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیروی مقدم ہے سب پر اور ایک روایت میں ہے کہ ابن عباسؓ نے ایک
[illegible] نماز سے پہلے نفل پڑہتے دیکھا تو انہوں نے اسکو منع کیا وہ شخص بولا اللہ مجھکو عذاب نکرے گا نماز
[illegible] عباسؓ نے کہا اللہ تجھکو عذاب کریگا سنت کی مخالفت پر نقل کیا یہ ابن الساغانی نے مجمع میں کہا
[illegible] بیان کیا سرائف علیہ الرحمۃ نے اس باب میں ابن عباس کا اثر کہ انہوں نے مکروہ جانا نفل پڑہنے
[illegible] ابن عباسؓ سے مرفوع حدیث بھی جس میں ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عید
[illegible] اور جزم نہیں کیا سرائف علیہ الرحمۃ نے اسکے حکم کے ساتھ کیونکہ احتمال ہے کہ اثر سے
[illegible] احتمال ہے کہ ترجمہ کی نفی ہو اور منع کی صورت میں آیا یہ نفل پڑہنا منع ہونا ہر
[illegible] مکروہ اور غیر مکروہ دونوں کو شامل ہے اور مکروہ وقت کے لیے نفل نہ پڑہنے
[illegible] اور یہی صحیح تو اس میں اس امر کی سو اظہت پر کوئی دلیل نہیں ہے
[illegible] کے سوا یہ خاص ہو عیدگاہ سے گھر کے سوا اور ان سب صورتوں
[illegible] نے بیان کیا امام احمد علیہ الرحمۃ سے کہ انہوں نے فرمایا کہ نے کی لوگ عید کی
[illegible] پہلے نہیں پڑہتے اور بصرہ کے لوگ پہلے نفل پڑہ لیتے ہیں اور پیچھے نہیں پڑہتے
[illegible] پڑہتے ہیں پہلے قول کا قائل ہوا ہے اوزاعی اور ثوری اور حنفیہ اور
[illegible] اور غیر ہری اور ابن حبیب اور امام احمد کا قول ہے اور یہی امام مالک

Marfat.com

تو انھون نے منع کیا ہے نفل پڑھنے سے [illegible] اور ان
اسکو امام شافعی سے بیہقی نے معرفت میں نقل
اسکی عبارت یہ ہے اور اسیطرح امام کو واجب ہے کہ وہ [illegible]
تو وہ امام کے اس حکم میں مخالف ہیں پھر اسپر امام بیہقی نے
امام کو نفل پڑھنا عید سے پہلے اور عید کے پیچھے اور بطلان میں اسکے
اسپر چلا ہے صمیری اور اس نے کہا کہ عید کی نماز سے پہلے اور پیچھے نفل نماز
مگر امام عیدگاہ میں نہ پڑھے اور امام نووی نے مسلم کی شرح میں کہا کہ امام شافعی اور اصحاب
کہا کہ عید کی نماز سے پہلے اور پیچھے نفل نماز پڑھنا کوئی مکروہ نہیں ہے اگر [illegible]
حمل کیا جاوے تو ممکن ہے ورنہ وہ امام شافعی کی نص مذکور کے مخالف ہوا اور بطلان کی
حدیث بھی تائید کرتی ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عید سے پہلے کوئی نماز نہ پڑھتے [illegible]
پڑھتے اسکو ابن ماجہ نے نکالا حسن سناد کے ساتھ اور حاکم نے اسکو صحیح کہا اور یہی قول ہے اصحاب کا اور
نقل کیا اجماع اسپر کہ عیدگاہ میں نفل پڑھنا جائز نہیں ہے اور کہا ابن العربی نے عیدگاہ [illegible]
کیونکہ جس نے جائز کہا ہے اس نے سمجھا ہے کہ یہ مطلق نماز کا وقت ہے اور جس نے عیدگاہ میں نفل
کیا ہے اس نے سمجھا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عیدگاہ میں نفل نماز نہیں پڑھی
راہ پائی اور حاصل یہ ہے کہ عید کی نماز کے لیے کوئی سنت ثابت نہیں ہوئی [illegible]
جو اسکو جمعہ کی نماز پر قیاس کرتا ہے اور رہی مطلق نوافل کی نماز تو اس میں [illegible]
کے ساتھ مگر یہ کہ مکروہ وقت ہو سب قولوں میں واللہ اعلم وَقَالَ اَبُو الْعَلَاءِ [illegible]
الصَّلٰوۃَ قَبْلَ الْعِیْدِ اور کہا ابو العلاء یحییٰ بن میمون عطار کوفی نے [illegible]
روایت کرتے ہے کہ وہ عید کی نماز سے پہلے نفل نماز پڑھنا مکروہ جانتے
عطار کوفی کی اس جگہ کے سوا بخاری میں کوئی حدیث نہیں ہے اور [illegible]
عباس کی حدیث مرفوع اس سیاق سے زیادہ پوری باب الخطبۃ بعد [illegible]
حَدَّثَنَا شُعْبَۃُ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عَدِیُّ بْنُ ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَرَجَ یَوْمَ الْفِطْرِ فَصَلّٰی رَکْعَتَیْنِ لَمْ

[illegible] فطر کو دن عیدگاہ کیطرف) نکلے تو آپنے عید کی نماز
[illegible] نماز نہین پڑہی اور آپکے ساتہہ بلال تہے **فائدہ** یہی مذہب ہے صحابہ
[illegible] قول صحیح ہے **خاتمہ** عیدین کی کتاب مین یہانتک پینتالیس
[illegible] مین سے چار حدیثین تو معلق ہین اور باقی موصول ہین اور مکرر حدیثین چھبیس ہین
[illegible] اور ان سب حدیثون کو امام مسلم نے نکالا انس کی حدیث کی سوا جس مین عید فطر کی
[illegible] کہانے کا بیان ہی اور ابن عمر کی حدیث کی سوا جس مین حجاج اور ابن عمر کا قصہ ہی اور ابن
[illegible] سوا جس مین ذی حجہ کے دس دنون مین عمل کرنے کی فضیلت کا بیان ہی اور ابن عمر کی حدیث
[illegible] عیدگاہ مین قربانی کرنے کا بیان ہی اور جابر کی حدیث کے سوا جس مین راہ کے اختلاف کا ذکر ہی
[illegible] عامر کی حدیث جسکی طرف مؤلف علیہ الرحمۃ نے گذشتہ باب مین اشارہ کیا اگر وہ بہی معدود ہے
[illegible] ایک اور بڑہ جاوینگی اور یہ بہی مسلم مین نہین ہے اور کتاب العیدین مین صحابہ اور تابعین کے تیئیس ۲۳
[illegible] کے سب معلق ہین مگر ابوبکر اور عمر اور عثمان کا اثر جس مین خطبہ سے پہلے نماز پڑہنا مذکور ہے تو وہ
[illegible] ابن عباس رضی اللہ عنہما کے حدیث مین وَاللّٰهُ الْهَادِیْ اِلَی الصَّوَابِ وَاِلَیْهِ الْمَرْجِعُ وَالْمَآبُ سُبْحَانَ
[illegible] الْعِزَّةِ عَمَّا یَصِفُوْنَ وَسَلَامٌ عَلَی الْمُرْسَلِیْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ الَّذِیْ بِنِعْمَتِهٖ
[illegible] سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَیْكَ

ان ابواب کے متعلق وہ حدیثین جنکو امام بخاری رحمہ نے نہین نکالا

[illegible] باب مین مذکور ہوچکین اور باقی جہانتک ملسکین وہ یہ ہین (۱) ابوداؤد نے انس ہی
[illegible] سے روایت ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (مکے سے ہجرت کرکے) مدینہ مین آئے اور مدینہ والون
[illegible] مین انصار کہیلتے تہے تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا یہ دو دن کیسے دن ہین اونہون نے
[illegible] زمانہ مین ان دونون مین کہیلا کرتے تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ان دونون کے
[illegible] دو دن عنایت کیے جو ان دونو سے بہتر ہین بقر عید کا دن اور عید فطر کا دن (۲)
[illegible] سے بریدہ سے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فطر کے دن نہ نکلتے جب تک کچہ نہ کہا
[illegible] یہانتک کہ عید کی نماز پڑہتے اور اس حدیث پر پوری بحث شوکانی کی تقریر مین
[illegible] (۳) عبدی اور ابن عبدالبر نے کثیر بن عبداللہ سے اس نے اپنے باپ سے اس نے

Marfat.com

اپنے دادا سے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عیدین میں پہلی
رکعت میں پانچ تکبیریں قرأت سے پہلے ف میں امام شافعی اور امام احمد
میں چار تکبیریں کہے قرأت سے پہلے تکبیر تحریمہ سمیت اور دوسری رکعت میں
تکبیر سمیت اور ہم پوری بحث منتقی کی حدیثوں کی نقل کر چکے ہیں
جعفر بن محمد سے مرسلاً کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ابوبکرؓ اور عمرؓ نے تکبیریں کہیں
رکعت میں) سات تکبیریں (قرأت سے پہلے اور تکبیر تحریمہ سے پیچھے) اور پانچ دوسری رکعت میں
رکوع سے پہلے) اور انہوں نے پڑھا عیدین اور استسقا کی نمازوں کو خطبہ سے پہلے اور قرأت کی
ابوداؤد نے سعید بن عاص سے کہ میں نے ابوموسیٰؓ اور حذیفہؓ سے پوچھا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کی عید کی نمازوں میں کتنی تکبیریں کہتے تو ابوموسیٰ نے فرمایا آپ کہتے چار تکبیریں (رکعت اول میں
اور دوسری رکعت میں رکوع کی تکبیر کے سمیت) جیسے آپ جنازہ پر چار تکبیریں کہتے تو کہا حذیفہ
نے سچ فرمایا (۶) منتقی میں اس پر باب باندھا اور کہا عید کی نمازوں میں تکبیروں کے گنتی
ابن ماجہ نے عبداللہؓ بن عمرو بن عاص سے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عیدین میں بارہ تکبیریں کہتے
پہلی رکعت میں اور پانچ دوسری رکعت میں اور کوئی نماز نہ پڑھتے عید سے پہلے نہ پیچھے
یہی مذہب ہے اور ایک روایت میں ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا فطر کی پہلی رکعت
میں اور دوسری رکعت میں پانچ تکبیریں ہیں اور قرأت دونوں رکعتوں میں تکبیروں سے
اور دارقطنی نے روایت کیا (۷) ترمذی نے عمرو بن عوف مزنی سے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نماز کی پہلی رکعت میں قرأت سے پہلے سات تکبیریں کہتے اور دوسری رکعت میں قرأت
ترمذی نے کہا یہ حدیث اس مسئلہ میں بہت صحیح ثابت ہوئی ہے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
یہی روایت کیا اور اس نے قرأت کا ذکر نہیں کیا لیکن اس حدیث کو روایت
قرأت کا ذکر ہے جیسے سعد مؤذن کی حدیث میں گذرا شوکانی نے کہا
صالح ہے اور ترمذی نے علل میں بخاری سے نقل کیا اور عبداللہ
کی حدیث کو دارقطنی اور ابن عدی اور بیہقی نے بھی نکالا اور
جو اپنے باپ سے روایت کرتا ہے اور وہ اپنے باپ سے امام

[illegible] جسکو اپنے باپ سے وہ دادا سے روایت کیا کرتا ہے
[illegible] تحسین کی ہے تو اسکا ایک جماعت نے انکار کیا ہے اور
[illegible] کہا شاید ترمذی نے اسکو قوت دی شواہد وغیرہ کے ساتھ انتہی
[illegible] اسنے اپنی کتاب العلل مین کہ مینے محمد بن اسمعیل بخاری
[illegible] اس مسئلہ مین اسحدیث سے اور کوئی حدیث صحیح نہین ہے اور میرا بھی یہی قول
[illegible] مین سات تکبیرین مین سات پہلی رکعت مین اور پانچ دوسری رکعت مین انتہی اور سعد موذن
[illegible] اسنے اپنے باپ سے انکا ہشام بن عمار سے اس نے عبدالرحمن بن سعد بن عمار بن سعد موذن سے اس نے اپنے
[illegible] سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عیدین کی نماز کی پہلی رکعت مین قرءت سے پہلے سات تکبیرین
[illegible] دوسری رکعت مین قرءت سے پہلے پانچ تکبیرین عراقی نے کہا اور اسحدیث کی سند مین ضعف ہے اور اس باب مین
[illegible] اشعری اور حذیفہ سے ابوداؤد کے پاس کہ سعید بن عاص نے ان دونو سے عیدین کی تکبیرون کا مسئلہ پوچھا
[illegible] صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بقر عید اور عید فطر کی کتنی تکبیرین کہتے تو ابوموسیٰؓ نے کہا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
[illegible] رکعتون مین ہر ایک رکعت مین اچار تکبیرین کہتے ہین جیسے آپ جنازہ کی تکبیرین کہتے ہین تو حذیفہؓ نے کہا ابوموسیٰ
[illegible] نے کہا اسحدیث کے راوی کی دو جگہون مین مخالفت ہوئی ہے ایک تو اسحدیث کے رفع مین دوسرا
[illegible] کے جواب مین اور مشہور یہ ہے کہ لوگون نے اسحدیث کی سند ابوموسیٰ اشعری تک ہی پہنچائی ہے اور انہون نے
[illegible] یا اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک اسکی سند نہین پہنچائی اور عبدالرحمن بن عوف سے مروی ہے
[illegible] اسکی سند مین کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے نیزہ نکالا جاتا عیدین مین اور وہ آپکے آگے گاڑا
[illegible] آپ اسکی طرف رخ ہوکر کے نماز پڑہتے تو آپ تیرہ تکبیرین کہتے اور ابوبکرؓ اور عمرؓ بھی ایسا ہی کرتے اور
[illegible] سے نکل ہے اور وہ لین الحدیث ہے اور دارقطنی نے کہا کہ اسحدیث کا مرسل ہونا بہت ٹھیک ہے اور ابن عباسؓ
[illegible] اسمعیل ابوہری ہے طبرانی کے پاس کبیر مین کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عیدین کی نماز کی دونو رکعتون مین بارہ
[illegible] پہلی رکعت مین سات اور دوسری مین پانچ اور اسکی سند مین سلیمان ارقم کا بیٹا ضعیف ہے اور جابرؓ سے
[illegible] اسنے کہا یہی سنت جاری ہے کہ عیدین کی نماز کی پہلی رکعت مین سات تکبیرین کہی جاوین
[illegible] پانچ تکبیرین اور ابن عمرؓ سے مروی ہے بزار اور دارقطنی کے پاس کہا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ و
[illegible] عیدین کی پہلی رکعت مین سات ہین اور دوسری مین پانچ اور اسکی سند مین فرج بن فضالہ ہے

جسکو امام احمد نے نقل کیا اور بخاری اور مسلم نے [illegible]

کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فطر اور اضحے کی پہلی رکعت مین [illegible]

اور اسحدیث کی سند مین ابن لہیعہ ضعیف ہے اور [illegible]

کہا اور ابن وہب نے اسحدیث مین زیادہ کیا سوا اسکو ع کے دو رکعتون کے اور اسحاق نے

تکبیر کے سوا اور اسکو دارقطنی نے بھی روایت کیا اور عالمون نے تکبیرون کے محل مین [illegible]

رکعتون مین اور اختلاف کیا ہے علمار نے تکبیر کے محل مین دس قولون پر پہلا قول ہے کہ پہلی رکعت

سات تکبیرین کہے اور دوسری رکعت مین قرات سے پہلے پانچ تکبیرین عراقی نے کہا اور یہی اکثر علما کا

اور تابعین اور اماموں مین سے عراقی نے کہا اور یہ قول مروی ہے حضرت عمرؓ اور علیؓ اور ابو ہریرہؓ اور ابو سعید

ابن عمرؓ اور ابن عباسؓ اور ابو ایوبؓ اور زید بن ثابتؓ اور ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا

اور یہی قول ہے فقہار سبعہ کا مدینے والون سے اور عمر بن عبد العزیز اور زہری اور مکحول کا اور اسکے قائل ہین

مالک اور اوزاعی اور شافعی اور احمد اور اسحاق کہا امام شافعی اور اوزاعی اور اسحاق اور ابو طالب اور

نے کہ پہلی رکعت مین سات تکبیرین تکبیر تحریمہ کے پیچھے ہین دوسرا قول یہ ہے کہ احرام کی تکبیر [illegible]

سات تکبیرون مین داخل ہے جو پہلے رکعت مین کہی جاتی ہین اور یہی قول ہے امام مالک اور احمد اور [illegible]

منتخب مین بھی اسیقول کو لکھا ہی تیسرا قول پہلی رکعت مین بھی سات تکبیرین ہین اور دوسری رکعت مین

تکبیرین مروی ہین یہ انسؓ بن مالک اور مغیرہ بن شعبہؓ اور ابن عباسؓ اور سعید بن مسیب اور [illegible]

رکعت مین تین تکبیرین ہین تکبیر تحریمہ کے بعد قرات سے پہلے اور دوسری مین بھی تین ہین [illegible]

سے قبل) اور یہ مروی ہے صحابہ کی ایک جماعت سے ابن مسعودؓ اور ابو موسیٰؓ اور ابو مسعود انصاریؓ سے اور

سفیان ثوری اور ابو حنیفہ کا پانچوان قول تکبیر تحریمہ کے بعد پہلی رکعت مین چھ تکبیرین کہے قرات سے

رکعت مین پانچ تکبیرین قرات کے بعد اور یہ ایک روایت ہے امام احمد بن حنبل سے [illegible]

بحر مین امام مالک سے چھٹا قول پہلی رکعت مین تکبیر تحریمہ کے سوا چار تکبیرین کہے اور دوسری

قول ہے محمد بن سیرین کا اور مروی ہے یہ قول حسن اور مسروق اور اسود اور [illegible]

مہدی نے بحر مین ابن مسعودؓ اور حذیفہؓ اور سعید بن عاصؓ سے ساتوان قول [illegible]

قول مین دونو رکعتون مین تکبیرون کا قرات کے پہلے کہنا مروی ہے اور [illegible]

Marfat.com

[illegible] کہے اسکو مہدی نے بحر مین قاسم اور ناصر سے حکایت کیا
[illegible] مطرف ہے تو مطرف مین گیارہ تکبیرین کہے جبہ پہلی رکعت مین اور پانچ دوسری
[illegible] پہلی رکعت مین تین تکبیرین کہے اور دوسری رکعت مین دو تکبیرین اور یہ قول مروی ہے
[illegible] ابن ابی شیبہ نے اسکو اپنی مصنف مین نکالا لیکن حارث اعور کی روایت سے اور اس نے
[illegible] علی سے (حارث اعور سخت ضعیف ہے) لوان قول دونون عیدون کی نمازین فرق ہے اور طرح
[illegible] کی نمازین گیارہ تکبیرین ہین اور اضحے کی نمازین نو تکبیرین اور یہ مروی ہے یحیے بن سعید سے
[illegible] پہلے قول کے طرح ہے مگر اتنا فرق ہے کہ اس قول مین تکبیرون کا محل قرءت کا بعد مروی ہے اور اسیطرف
[illegible] اور موید بالسنہ اور ابو طالب (اہل بیت مین سے) پہلے قول والون نے ان حدیثون سے دلیل لی
[illegible] مین مذکور ہوئین اور جن مین عدد مذکور کی تصریح ہے اور انکی قرءت سے پہلے ہونیکی کہا ابن عبد البر نے
[illegible] صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عمدہ طرق سے مروی ہے کہ آپنے عیدین کی پہلی رکعت مین سات تکبیرین کہین
[illegible] دوسری رکعت مین پانچ اور یہ مروی ہے عبد اللہ بن عمرؓ عمرؓ اور ابن عمرؓ اور جابرؓ اور عائشہؓ اور ابو واقد اور عمرو
[illegible] عوف کی حدیثون سے اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اسکے خلاف مروی نہین ہے نہ قوی سند کے ساتھ
[illegible] ضعیف سند کے ساتھ اور یہی بہت بہتر ہے اور اسپر عمل کیا جاوے انتہی اور عائشہ رضی اللہ تعالے عنہا کی
[illegible] مین گذر چکا دارقطنی کے پاس (کہ پہلی رکعت مین سات تکبیرین الاحرمیہ کی تکبیر کے سوا ہین (اور دوسری رکعت
[illegible] تکبیرین رکوع کی تکبیر کے سوا ہین اور یہ اس شخص کی دلیل ہے جو کہتا ہے کہ پہلی رکعت کی سات تکبیرون
[illegible] تحریمہ معدود نہین ہے اور دوسری رکعت کی پانچ تکبیرون مین رکوع کی تکبیر معدود نہین ہے اور دوسرے قول
[illegible] ان حدیثون کے اطلاق کے ساتھ دلیل لی ہے جو حدیث مین مذکور ہین اور حضرت عائشہ رضی اللہ تعالے
[illegible] نے جواب دیا کہ یہ حدیث ضعیف ہے جیسے اسکا ضعف مذکور ہوا اور تیسرے قول والون کی دلیل
[illegible] عراقی نے کہا شاید انہون نے دوسری رکعت مین پہلی رکعت سے اٹھنے کی تکبیر اور
[illegible] تکبیر کو بھی ان تکبیرون مین شامل کر لیا ہو اور اس مین بعد ہے انتہے اور چوتھے قول والون
[illegible] حدیث کیدیث کے تھے جو گذر چکی اور ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما کے فتوی کے ساتھ جو
[illegible] تکبیرین حدیث مین مذکور ہین تکبیر تحریمہ بھی انہین مین معدود ہے اور یہ تاویل دوسری رکعت
[illegible] حدیث مین ہے وہ گذرا اور طالبی نے تصریح کی کہ یہ حدیث ضعیف ہے اور

Marfat.com

ضعف کیوجہ بیان نہین کی **ماترجمہ** عطاء سے کہا
صحیح ہو وہ یہ کہ دوسری رکعت کے رکوع کی تکبیر دوسری رکعت کی
معرفت مین عبدالرحمن بن ثابت بن ثوبان کیوجہ سے ضعیف
نہین نے اور ضعیف کہا اسکو بہت لوگون نے اس طرح کہ روایت
ہے اور ہم اسکا نام نہین پہچانتے اور روایت کیا اسکو بیہقی نے
سے اس نے ان دونون سے بیہقی نے کہا اس رجل کا نام معلوم نہین ہے اور
ایسی دلیل بیان نہین کی جو دلیل لینے کے لائق ہو اور سچے قول والون نے دلیل لی
جو گذری اور جو ضعف اس مین ہے وہ گذرا اور ساتوین قول والون نے اس
ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز عید کی (دونون رکعتون) کی قرءت کا
کیا صاحب انتصار نے انتصار مین اور مینے اسکو حدیث کی کسی کتاب مین نہین پایا اور
حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت سے جو حارث اعور سے گذری اور وہ روایت باوجود اسکے
نہین ہے اسکی اسناد مین حارث اعور ہے جو دلیل لینے کے لائق نہین ہے اور
نہین کی (اپنے قول کے) اور دسوین قول والون نے اسپر سے دلیل لی جسکو مہدی نے
ابن عمر کی روایت سے اور یہ ثابت ہے حضرت علی علیہ السلام کے فعل سے اور
اور انتصار مین اسقول کی دلیل بیان کی ہے اور کہا دلیل اسپر وہ حدیث ہے جسکو
روایت کیا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پہلی رکعت مین سات تکبیرین کہین اور
کہین اور دونون رکعتون مین قرءت پہلی پڑہے اور یہ روایت کہ اوّل
بن عاص سے روایت کیا اور الٹ ہے اسکو جسکو اسکے سوا اوردن نے
اسقول کی دلیل بیان کرنے مین محدثین مین سے کسی کی موافقت کی ہے
ہوا باوجود اسکے کہ اصل انتصار مین بعد ہما کا لفظ ہے قبلہما کی جگہہ لیکن
قبلہما کے لفظ کے ساتھہ تو اب کوئی مخالفت نہین ہے اور ان سب قولون
قرءت مین اب اختلاف ہوا ہے اس مین کہ آیا عید کی تکبیرون
کے درمیان تحمید اور تسبیح کے ساتھہ کچھہ فصل مشروع ہے یا نہین

Marfat.com

[illegible] اور بجود کی تکبیرون مین (اور) کہتے ہین اگر انکے درمیان کوئی ذکر
[illegible] قول ہوئی اور امام شافعی نے کہا کہ ہر دو تکبیرون کے درمیان تہلیل اور تحمید
[illegible] اصحاب شافعی نے اس مین اختلاف کیا ہے کہ ہر دو تکبیرون کے درمیان کیا کہے
[illegible] قول ہے کہ کہے سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر اور بعض نے کہا کہے لا الہ الا اللہ وحدہ
[illegible] الملک لہ الحمد وہو علی کل شئ قدیر اور بعض نے اسکے سوا کچھ اور کہا اور ہادی اور بعض اصحاب
[illegible] قول ہے کہ فصل کرے انکے درمیان اس کلمے کے ساتھ اللہ اکبر کبیرًا والحمد للہ کثیرًا وسبحان اللہ بکرۃ واصیلًا
[illegible] باللہ اور امام یحیے کہتے ہین کہ کہے لا الہ الا اللہ آخر تک وہ دعا طویل جسکو امیر حسین نے روایت کیا کہا
[illegible] کہا امیر حسین نے اسکو حضرت علی علیہ السلام سے روایت کیا اور بحر مین مہدی نے روایت کیا امام مالک سے کہ ہر
[illegible] کہا امیر حسین نے کہ اگر تکبیرون کے درمیان فصل کرے سکوت کے ساتھ اب عیدین کی تکبیرون کے حکم مین اختلاف ہوا ہے تو ہادویہ کا
[illegible] کہتے ہین کہ عید کی تکبیرین فرض ہین اور انکے سوا اور لوگ اسطرف گئے ہین کہ عید کی تکبیرین سنت ہین انکے ترک
[illegible] باطل نہین ہوتی دیدہ و دانستہ چھوڑے یا بھولکر ابن قدامہ حنبلی نے کہا اس مین کسیکا خلاف نہین
[illegible] کہتے ہین کہ اگر تکبیرون کو چھوڑ دیوی تو سہو کے سجدے نہ کرے اور ابو حنیفہ اور امام مالک سے مروی ہے
[illegible] سہو کے سجدے کرے اور ظاہر بھی یہی ہے کہ عید کی تکبیرین واجب نہین ہین جیسے یہ جمہور کا مذہب ہے اسلیے کہ وجوب
[illegible] دلیل موجود نہین ہے **مترجم** عفا اللہ عنہ کہتا ہے عمدہ اس باب مین وہ روایت ہے جسکو عبد الرزاق نے نکالا
[illegible] مصنف مین امام جعفر صادق سے اس نے اپنے باپ امام محمد باقر سے کہ حضرت علی علیہ السلام نے کہا اضحی اور فطر اور استسقا
[illegible] مین سات تکبیرین پہلی رکعت مین کہے اور پانچ دوسری رکعت مین اور خطبے سے پہلے نماز پڑہے اور قرأت
[illegible] کرے امام محمد باقر نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ابو بکر اور عمر اور عثمان رضی اللہ تعالی عنہم ایسا ہی کرتے
[illegible] اگرچہ مرسل ہے لیکن اہلبیت کی روایت ہے اسکا اتباع اولے ہے اور سید علامہ ابو الطیب نے جو روضہ مین
[illegible] پہلی رکعت مین قرأت سے پہلے اور دوسری رکعت مین قرأت کے بعد تکبیرون کو کہا اسکی کوئی دلیل نہین
[illegible] ہے کہ عبد الرزاق اور ابن ابی شیبہ نے ابن مسعود سے اور عبد الرزاق نے حذیفہ اور ابو موسی سے
[illegible] نے ابن عباس سے اور عبد الرزاق نے مغیرہ بن شعبہ سے ایسا ہی نقل کیا ہے اگرچہ یہ سب اثر
[illegible] سید علامہ کی ہے کہ مرفوع روایت اس باب مین کوئی نہین ہے (۸) ابو داؤد نے براء
[illegible] کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو عید کے دن کمان دیگئی اور آپ نے اسپر ٹیکا لگا کر خطبہ

پڑہا (۹) امام شافعی نے عطا سے [illegible] صلی اللہ علیہ [illegible]
امام احمد اور مسلم اور ابو داود اور ابن ماجہ نے طارق بن شہاب سے کہ مروان
کو عید گاہ مین لیجا رکہا اور اسپر چڑہ کر عیدکی نماز سے پہلے خطبہ
تو نے سنت کے خلاف کیا تو نے منبر نکالا عید کے دن حالانکہ (حضرت صلی اللہ علیہ
عید کے دن منبر نہین نکالا جاتا تہا اور تو نے عید کی نماز سے پہلے خطبہ شروع کیا
تو اپنا حق ادا کر دیا مینے سنا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے آپ فرماتے تہے جو
رکہی اسکے بدلنے کی تو اسکو اپنے ہاتہہ سے بدلا دیوے اگر (ہاتہہ سے بدلانے کی طاقت نہ رکہے
بدلاوے اگر (زبان سے بہی نہ بدلا سکے) تو اپنے دل مین اسکو برا جانے اور یہ بہت ہوا ایمان
بحث فتح سے مذکور ہو چکی شوکانی نے کہا وہ شخص جس نے مروان کو امر معروف کیا اور اسکے ہنکے
رویہ کا بیٹا تہا حافظ نے کہا احتمال ہے کہ وہ ابو مسعود ہو جیسے عبد الرزاق کی روایت مین ہے اور بخاری
ہے کہ ابو مسعود نے بہی مروان پر انکار کیا تو ممکن ہے کہ پہلے انکار ابو سعید نے کیا ہو پہر اسکے پیچہے
یا ابو مسعود نے کیا ہو اور اسکی تائید کرتا ہے وہ جو بخاری کے پاس ہے ابو سعید کی حدیث مین اس لفظ
ناگہان مروان منبر پر چڑہنا چاہتا تہا نماز سے پہلے تو مینے اسکا کپڑا کہینچا اور اس نے مجہکو کہینچا اور
اور خطبہ پڑہنے لگا مین نے کہا (اللہ کی قسم) تمنے (تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت اور اس
دیا تو مروان بولا اے ابو سعید یہ وہ بات چلی گئی جسکو تو جانتا ہے تو مین نے کہا جو مین جانتا ہون اللہ
سے بہتر ہے جسکو مین نہین جانتا اور مسلم مین ہے تو ناگہان میرا ہاتہہ کہینچتا تہا منبر کیطرف اور
منبر سے نیچے کیطرف جب مین نے یہ کام دیکہا تو مین بول اٹہا وہ خطبہ کا شروع کرنا کہان اور مروان
ابو سعید جو تو جانتا ہے وہ اب چہوڑ آگیا مینے کہا اس ذات کی قسم جسکے ہاتہہ مین میری جان
کام نہ کروگے جسکو مین جانتا ہون تین بار اسکو کہا پہر ابو سعید پہر گئے شوکانی نے
کے ساتہہ امر معروف اور نہی سے منع کر سکے تو کرے ورنہ زبان سے ہی سہی اگر
سہی اور اگر دل مین برا نہ سمجہے تو اسکے دل مین ایمان ایک رائی کے
رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ مین حاضر ہوا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
سے پہلے بغیر اذان اور بغیر اقامت کے پہر آپ بلال پر [illegible]

کی لوگون کو اور انکو یاد دلاے (اسکے عذاب اگر وہ نافرمانی کرین اور
ان سے بیٹھے اور عورتون کے پاس آئے اور انکو وعظ کیا اور نصیحت کی اور
سے (خطبہ سے) اترے یعنے آئے اس جگہہ سے جس جگہہ تشریف فرما تھے
پھر عورتون کو نصیحت کی شوکانی نے کہا اسحدیث سے معلوم ہوا کہ عید کے
لوگون کو اسکے حکم یاد دلانا مستحب ہے اور معلوم ہوا کہ عید کے دن عورتون کو بھی وعظ کرنا
نصیحت کرنا اور خیرات کی انکو ترغیب دینا جب وعظ پر اسکی وجہ سے کسی فتنہ اور فساد کے واقع
اس سے معلوم ہوا کہ عورتین عیدگاہ مین جاکر مردون کے ساتھہ مل جلکر نہ بیٹھین بلکہ جدا رہین جب
مردون کی جس کمیٹی مین جاوین کیونکہ کبھی ملنے جلنے سے فتنہ کے واقع ہونیکا ڈر ہوتا ہے جو نظر
سے قاضی عیاض نے کہا نزول سے مراد اتنا خطبہ مین نزول ہے لیکن نووی نے کہا بات یون نہین ہے
عیاض نے کہی بلکہ آپ کا عورتون کے پاس خطبہ عید سے فارغ ہوکر جانا مراد ہے اور مسلم نے جابرؓ کی حدیث
صریحا بیان کیا کہ آپ خطبہ سے فارغ ہوکر انکے پاس آئے ابن تیمیہ نے کہا نزول سے معلوم ہوتا ہے کہ
اونچی جگہہ پر بیٹھہ رہے تھے اگرچہ وہان منبر نہ تھا انتہے (۱۲) ابن ماجہ نے سعد موذن سے کہ حضرت
کہ وسلم خطبہ کے درمیان تکبیر کہتے اور عیدین کے خطبہ مین آپ بہت تکبیر کہتے (۱۳) امام شافعی
بن عبداللہ بن عتبہ رضی اللہ عنہ سے کہ اونہون نے فرمایا سنت ہے یہ کہ امام عیدین مین دو خطبہ پڑہے
کے درمیان بیٹھنے کے ساتھہ شوکانی نے کہا سعد موذن کی حدیث وہ عبدالرحمن بن سعد بن عمار
موذن کی روایت سے ہے جو وہ روایت کرتا ہے اپنے باپ سے وہ اپنے دادا سے اور عبدالرحمن ضعیف
اس کی مثل بیہقی نے عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ کی حدیث سے کہا سنت یہ ہے کہ تو شروع کرے
کے ساتھہ جو پے در پے ہون اور دوسرے خطبون کو سات تکبیرون کے ساتھہ جو پے در پے ہون اور
سے طریق سے اس نے عبیداللہ سے نکالا اور یہ عبیداللہ فقہاء تابعین مین سے ایک جلیل
ہے اور انہی کا کسی کام کو سنت کہنا اسکے سنت ہونیکی دلیل نہین ہوسکتا (بخلاف صحابی کے
کہ مرفوع کے حکم مین ہوتا ہے اکثر لوگون کے نزدیک) اور خطبہ مین صفت مذکورہ پر تکبیر
ابن قیم نے کہا اور یہ اکثر فقہا کا یہ قول کہ استسقاء کے خطبہ کو شروع
عیدین کے خطبہ کو تکبیر کے ساتھہ انکے پاس انکے اس قول مین حضرت صلی اللہ

علیہ وآلہ وسلم سے کوئی دلیل نہیں ہے اور سنت کا مقتضا
اور دوسری حدیث کو قوت ہوئی ہے جسمیں بیان کیا ہے کہ
خطبے چاہیں عبید اللہ عبد اللہ کا بیٹا تابعی ہے جسکو
نے کہا اسکو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت قرار دیا جاوے
دونو خطبوں کے درمیان بیٹھنے میں ایک
اسناد میں اسمٰعیل بن مسلم ضعیف ہے (۱۴) نسائی اور ابن ماجہ اور
سائب کے بیٹے سے کہ عبد اللہ بن سائب نے کہا میں حاضر ہوا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
جب آپ نے نماز کو پورا کر لیا تو فرمایا ہم خطبہ پڑھتے ہیں جسکو منظور ہو خطبے کے لیے
منظور ہو جاوے شوکانی نے کہا ابو داؤد نے کہا یہ حدیث مرسل ہے اور نسائی نے کہا
اور درست بات یہ ہے کہ یہ حدیث مرسل ہے (جیسے ابو داؤد نے کہا) اور اس میں دلیل ہے
بیٹھنا واجب نہیں ہے مصنف (ابن تیمیہ) نے کہا اور اس حدیث میں دلیل ہے کہ
کیونکہ اگر عید کا خطبہ واجب ہوتا تو اسکے لیے جلوس بھی واجب ہوتا انتہے اور ہم کہتے ہیں کہ
ہونے پر دلالت نہیں کرتی بلکہ خطبہ کے سننے کے واجب ہونے پر دلیل ہے مگر یہ کہا جاوے
ہے اسلیے کہ اسکا سننا واجب نہیں ہے اور جب اس کا سماع واجب نہیں ہے تو اسکا کرنا بھی واجب
کہ خطبہ حقیقت میں خطاب ہے اور کوئی خطاب تمہیں ہوتا مگر مخاطب کے لیے تو جب مخاطب
نہ ہوا تو خطاب بھی لم جب ہوا اور عید کی نماز کے واجب کہنے والوں اور اسکے
ہے کہ عید کا خطبہ واجب نہیں ہے اور مجھے معلوم نہیں ہے کہ کوئی بھی خطبے
دارمی نے ابو ہریرہؓ سے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عید کے دن (نماز کے لیے
بلکہ) دوسری راہ میں لوٹتے شوکانی نے کہا اسحدیث کو ابن حبان اور
مسلم کی طرف بھی منسوب کیا لیکن میں نے مصنف کا موافق اس نسخے
میں دیکھا ہے اور بخاری نے اپنی صحیح میں جابرؓ کی حدیث کو جو
پر ترجیح دی ہے اور کہا حدیث جابرؓ اصح اور ابن عمرؓ نے کہا کہ
جاتے اور دوسری راہ میں لوٹتے شوکانی نے کہا ابن عمرؓ

Marfat.com

راوی صحیح کے راوی ہین اور عبداللہ بن عمر عمری ہی جس مین
حدیث کو حاکم نے بھی نکالا کہ اسباب مین مروی ہی ابو رافع سے
ہے برار کے پاس اسکے مند مین اور بکر بن مبشر سے مروی ہی ابو داؤد کی
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب کے ساتھ عید فطر اور عید اضحے کے دن ہو یہ ہی جاتا پھر ہم چلتے
کے بیٹے مین یہانتک کہ ہم عیدگاہ مین آتے پھر ہم حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ عید کی نماز
کے بعد ان کے بیٹے مین اپنے گھرون کیطرف ابن سکن نے کہا اور اسکی سند صالح ہے اور اس باب
سے حدیث گذر چکی اور عبدالرحمن بن حاطب سے روایت ہی طبرانی کے پاس کثیر مین کہ اس نے
کہا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہ آپ عید کی نماز کے لیے ایک راہ مین جاتے اور دوسرے راہ سے
اسکی سند مین خالد بن الیاس ضعیف ہے اور معاذ بن عبدالرحمن سے روایت ہی امام شافعی کے پاس کہ اسکے دادا
حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو لوٹے عیدگاہ سے عید کے دن تو آپ چلے بازار کے نیچے کیطرف سے پڑے ہے لوگون پر
کہ آپ جب اعرج کی مسجد کے پاس آئے جو بازار مین ہی اور وہ برکت کی جگہ ہے وہان کھڑے ہوگئے اور اسلم کے
ان کیطرف متوجہ کیا اور دعا کی پھر پھرے امام شافعی نے کہا تو مین دوست رکھتا ہون کہ امام ایسیطرح کرے اور
کہ آکر اسکو دعا مانگے قبلے کیطرف متوجہ کرکے اور اسحدیث کی سند مین ابراہیم بن محمد بن ابی یحیی
شافعی نے تفرد کیا اور جمہور نے اسکو ضعیف کیا اور باب کی حدیثین دلالت کرتی ہین کہ عیدین کی نماز کے
کہ جس راہ مین چاہے اس راہ مین نہ لوٹے بلکہ دوسری راہ مین لوٹے امام اور مقتدی دونون کو واسطے
اور یہی اکثر اہل علم کا قول ہے الی آخر ما قال الشوکانی فی النیل (۱۶) ابو داؤد اور ابن ماجہ نے ابو ہریرہ
حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ مین عید کے دن (ایکبار) بارش ہوئی تو آپنے صحابہ کو عید کی نماز مسجد مین پڑہائی
حدیث کو حاکم نے بھی نکالا اور اس سے سکوت کیا ابو داؤد اور منذری نے حافظ ابن حجر نے
اسناد ضعیف ہے انتہی شوکانی نے کہا اسکی سند مین ایک مرد مجہول ہے اور وہ عیسی بن
ہے ذہبی نے میزان مین کہا عیسے قریب نہین ہی کہ پہچانا جاوے اور اس نے کہا کہ یہ حدیث
کہا مین نہین جانتا کہ یہ عیسی اسمار جال کی کتابون مین سے کسی کتاب مین مذکور ہوا اور امر
کہ اسناد مین مذکور نہین ہے اور یہ حدیث دلالت کرتی ہے کہ باہر جانا اور عید
آنے کو فوت کردہ نہین ہے اب اس مین اختلاف ہے کہ عید کی نماز کا باہر جاکر پڑہنا

Marfat.com

بہتر ہے یا مسجد مین نو عترت اور امام مالک کا مذہب ہے کہ
اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمیشہ باہر جاکر نماز پڑھنے سے اور کسی
طرف کہ مسجد افضل ہے اور یہ پوری بحث حافظ کی تقریر مین گذر چکی شوکانی نے
تنگ ہونا اور میدان کا فراخ بیان کرنا یہ نری اٹکل بچو ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ
کچھ وقعت نہین رکھتا باوجود اسکے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہمیشہ باہر جاکر نماز
امام شافعی نے ابوالحویرث سے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عمرو بن حزم کی طرف لکھا کہ
عید فطر مین تاخیر کیا کر اور (عید کی نمازون کے بعد عید کے خطبون مین) لوگون کو وعظ
عفا اللہ عنہ کہتا ہے اس مسئلہ پر پوری بحث گزر چکی (۱۸) ابوداؤد اور نسائی نے ابی عمیر بن
ماموؤن سے انہون نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ سوار آئے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پاس گواہی دیے
نے کل چاند دیکھا ہے تو آپ نے انکو حکم کیا کہ روزہ کھولڈالین اور (دوسرے دن) کی صبح کو عیدگاہ مین
نماز پڑھین (۱۹) ترمذی نے حضرت علی علیہ السلام سے کہا سنت سے ہے کہ عید کی طرف لوگ پیدل
جانے سے پہلے کچھ کھالین امام ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن ہے (۲۰) امام شافعی نے ابن عمر سے
ہی عیدگاہ کو جاتے تکبیرین کہتے کہتے اور تکبیرون کے ساتھ اپنی آواز بلند کرتے (۲۱) امام شافعی
سے کہ وہ عید فطر کے دن عیدگاہ کو سویرے جاتے جب سورج نکلتا پھر (گھر سے) تکبیرین کہتے
کہ عیدگاہ مین پہونچتے پھر عیدگاہ مین بھی تکبیرین کہتے رہتے یہانتک کہ جب امام آجاتا تکبیر چھوڑ
نے کہا حضرت علی علیہ السلام کی حدیث کو ابن ماجہ نے بھی نکالا اور اسکی سند مین حارث اعور
نے اتفاق کیا ہے کہ حارث اعور جھوٹا ہے جیسے امام نووی نے خلاصہ مین کہا پر اتفاق
اسلیے کہ عثمان بن سعد دارمی نے ابن معین سے روایت کیا کہ اس نے کہا حارث اعور
بار کہا حارث اعور مین کوئی حرج نہین ہے اور ایک بار کہا حارث اعور قوی
ابن معین سے روایت کیا کہ اس نے کہا حارث اعور مین کوئی مضائقہ نہین ہے
لوگون سے زیادہ فقیہ تھا اور سب لوگون سے زیادہ ترکہ کا واقف تھا اور
ترکہ کا علم سیکھا حضرت علی سے ہان اسکو شعبی اور ابو اسحاق سبیعی
نے کہا اسکی حدیث سے دلیل نہ لیجاوے اور ابن حبان نے کہا حارث

...ضعیف ہے اور یحیی بن سعید اور عبدالرحمن بن مہدی نے اسکی
...امر کی تو مین پر ہین اور سعہذا اسکی حدیث ابواب مین لاتے ہین کہا
...اور نسائی نے باوجود اسکی کہ حرج کے معاملہ مین بڑا سختی کرنیوالا ہے اس سے دلیل
...کی ہے کہا اور حارث اعور علی کے برتنون مین سے ایک برتن تھا اور اس باب مین مروی ہے ابن عمر
...کہا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عید کی نماز کیطرف پیدل تشریف لیجایا کرتے اور پیدل ہی لوٹتے
...سعید بن عبدالرحمان بن عبداللہ بن عمری ہے جسکو امام احمد نے کذاب کہا ہے اور ابوزرعہ اور ابوحاتم اور نسائی
...متروک ہے اور بخاری نے کہا یہ اس لائق نہین ہے کہ اس سے روایت کی جاوے اور سعد قرظ سے روایت ہے ابن
...ابن عمر کی حدیث کی مثل اور اسکے اسناد مین عبدالرحمان بن سعد بن عمار بن سعد قرظ ہے اسکو ابن
...ضعیف کہا ہے اور اسکا باپ سعد بن عمار تو اسکو ذہبی نے میزان مین کہا کہ وہ مجہول ہے اور اسکے دادا
...بن سعد کے حق مین امام بخاری نے کہا کہ اسکی حدیث کی متابعت نہین ہوئی اور ابن حبان نے اسکو ثقات مین
...ہے اور ابورافع سے مروی ہے ابن ماجہ کے پاس ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عید کو چل کر تشریف لاتے
...اسناد مین مشعل بن علی اور محمد بن عبداللہ بن ابی رافع ہے مندل مین تو گفتگو ہے اسکو امام احمد نے ضعیف
...اور ابن معین نے کہا اس مین کچھ حرج نہین ہے اور محمد بن عبداللہ کے حق مین امام بخاری نے کہا یہ منکر الحدیث
...ابن معین نے کہا یہ کچھ شے نہین ہے اور سعد بن ابی وقاص سے مروی ہے بزار کے پاس اسکے سند مین کہ حضرت صلی
...وآلہ وسلم عید کیطرف پیدل چلکر جاتے اور جس راستے مین جاتے اس مین نہ لوٹتے بلکہ دوسری راہ مین لوٹتے
...اسناد مین خالد بن یاس ہے جو قوی نہین ہے ہیثمی نے کہا اور ابن معین اور بخاری نے کہا خالد
...کچھ شے نہین ہے اور امام احمد اور نسائی نے کہا کہ خالد بن یاس متروک ہے اور ام عطیہ کی حدیث کو بخاری
...اس باب مین مروی ہے ابن عباس رضی سے ابن ماجہ کے پاس کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نکالتے اپنی
...اور اپنی بی بیان عید مین اس حدیث کی سند مین حجاج بن ارطاۃ ہے اور اس مین اختلاف
...دوسرے طریق سے روایت کیا اور جابر سے روایت ہے امام احمد کے پاس کہ حضرت صلی اللہ علیہ
...نکالتے اپنی گھر والون کو اور اسکی سند مین بھی وہی حجاج ہے جسکا ذکر ہوا اور
...طبرانی کے پاس ہے کبیر مین کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ عورتین باہر نہ جایا کریں
...باہر جانے کے لیے کام کاج کو اسکا کوئی خادم نہ ہو (تو وہ جا سکتی ہے) مگر

عیدین عید اضحے اور عید فطر ہین عمر رضی [illegible]
ہے طبرانی کے پاس بھی کہ حضرت صلی اللہ علیہ [illegible]
سند مین یزید بن شداد اور عیینہ بن عبد اللہ [illegible]
شیبہ کے پاس اسکے مصنف مین اور امام احمد کے پاس [illegible]
فطر اور اضحے کے دن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعا مین شریک [illegible]
اور اسکے راوی صحیح کے راوی ہین لیکن اسحدیث کو ابو قلابہ نے عائشہ [illegible]
مرسل ہے اور اس مین ہے کہ ابو قلابہ نے حضرت علی علیہ السلام کا زمانہ پایا اور [illegible]
ہے اور حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا کی ایک اور حدیث ہے طبرانی کے پاس [illegible]
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پوچھے گئے کیا عورتین بھی عیدین مین باہر جاوین فرمایا ان عرض کیا گیا [illegible]
فرمایا ہان اگر اسکے پاس کپڑا نہ ہو جسکو اوڑھکر جاوے تو اپنی عزیزہ کا کپڑا پہن لیوے اور اسکی [illegible]
بن میمون ہے اور ابن عدی نے کہا اسکی دو حدیثین ہین جو محفوظ نہین ہین عراقی نے کہا اور [illegible]
حدیث بھی ہے تو یہ اسکی تیسری حدیث ہے اور علی بن مدینی نے اسکے حق مین کہا کہ یہ [illegible]
نزدیک پکا ہے اور عبد اللہ بن رواحہ کی بہن سے روایت ہے امام احمد اور بعیلے اور طبرانی نے [illegible]
کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا واجب ہے نکلنا ہر ازار بند والی عورت کا [illegible]
زیادہ کیا عیدین مین اور جس امر کو ابن تیمیہ نے ابن عمر سے روایت کیا اسکے [illegible]
دونو طرح روایت کیا اور اسکے موقوف ہونیکو صحیح کہا اور ان حدیثون سے [illegible]
مستحب ہے اور سوار ہو کر نہ جانا اور ترمذی نے اسکو اکثر اہل علم [illegible]
پر وہ حدیثین جنکو ہمنے بیان کیا ان سے مکروہ ہونا [illegible]
نے عید کی نماز کے لیے جانے مین پیدل جانے کے استحباب [illegible]
اور بخاری اور مسلم نے روایت کیا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم [illegible]
پر اس نماز کے لیے جسکے لیے جماعت مشروع ہے جیسے [illegible]
کی نماز اور استسقاء کی نماز کہا اور اکثر علماء [illegible]
مین ہے گئے ہین اسطرف عمر بن خطاب اور علی [illegible]

Marfat.com

[illegible] ہوگی جسکو ہم بیان کر چکے مگر یہ کہ اسکو بھی قبض والی
[illegible] کہا جاوے کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا قول اور
[illegible] اسکو اسپر پھیلا کر یہ قول داہنے ہاتھہ کے قبض پر دلالت کرے لیکن اس اشعار میں
[illegible] اسکی وصف بسیط اور پھیلانیکے ساتھہ اس لحاظ سے ہو کہ داہنے ہاتھہ کی انگلی
[illegible] تو بائیں ہاتھہ کا بسیط کے ساتھہ موصوف کرنا اس امر کا مفید ہے کہ آپنے بائیں ہاتھہ کی انگلی
[illegible] اور حدیث دلالت کرتی ہے اشارہ کی مشروعیت پر اور انگلیوں کے بند کرنے پر جیسے باب کی حدیث
[illegible] اور اسکی بحث گذر چکی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجنے کا بیان ابو مسعود رضی اللہ
[illegible] کہا ہمارے پاس رسول کریم علیہ التحیۃ والتسلیم تشریف لائے اور ہم سعد بن عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی
[illegible] بشیر بن سعد نے آپسے پوچھا (یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ہمکو اللہ تعالیٰ نے حکم کیا ہے کہ ہم آپ پر درود
[illegible] ہم آپ پر درود بھیجیں کہا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چپ ہو رہے یہانتک کہ ہمنے آرزو کی کہ بشیر
[illegible] سوال کرتا (اس خیال سے کہ آپکو تکلیف ہوئی) پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تم کہو اَللّٰھُمَّ صَلِّ
[illegible] اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اٰلِ اِبْرٰهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اٰلِ اِبْرٰهِيْمَ اِنَّكَ
[illegible] یعنے یا اللہ رحمت بھیج محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اولاد پر جیسے تو نے ابراہیم علیہ
[illegible] اور برکت نازل کر محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپکی اولاد پر جیسے تو نے برکت نازل کی ابراہیم علیہ السلام
[illegible] ہے (کسی کی حمد کا تو محتاج نہیں ہے) بزرگ ہے اور سلام کا طریق تمکو سکھایا گیا اسکو امام احمد اور مسلم
[illegible] نے روایت کیا اور ترمذی نے صحیح کہا اور امام احمد کی ایک دوسری روایت اسی کی مثل ہے اور اسمیں
[illegible] جب ہم نماز پڑھیں شوکانی نے کہا اسحدیث کو ابو داؤد اور ابن خزیمہ اور ابن حبان اور
[illegible] نے اسکو حسن کہا اور اسکو حاکم نے نکالا اور صحیح کہا اور بیہقی نے نکالا اور اسنے بھی اسکو صحیح کہا
[illegible] کے پیچھے زیادہ کیا اَلنَّبِيِّ الْاُمِّيِّ یعنے رحمت بھیج محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جو نبی
[illegible] عَلٰى اٰلِ اِبْرٰهِيْمَ کے پیچھے فِي الْعٰلَمِيْنَ کے لفظ کو زیادہ کیا یعنے جیسا تو نے ابراہیم
[illegible] اسمیں کعب بن عجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے جماعت کے پاس اور
[illegible] علیہ السلام سے روایت ہے نسائی کے پاس علی علیہ السلام کی مسند میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ
[illegible] تعالیٰ عنہ سے اور وہ بھی انشاء اللہ تعالیٰ آتی ہے اور روایت ہے

Marfat.com

[illegible] حسن بصری سے روایت کیا گیا ہے کہ وہ عید کی نماز
[illegible] جلکر پڑھنا مستحب ہے جیسے ابن عمرؓ اور سعد قرظ کی حدیثون مین ہے اور بیہقی
[illegible] علیہ السلام سے کہ انہون نے فرمایا سنت ہے یہ امر کہ تو عیدین مین جلکر آوے
[illegible] عراقی نے کہا اور یہ حدیث ابن عمر کی حدیث سے اچھی ہے اور سعد قرظ کی حدیث سے بھی اور
[illegible] (شافعیہ سے) اپنی دلیل مین بیان کیا ہے شوکانی نے کہا یہ سب حدیثین دلیل ہین اس امر کی
[illegible] عورتون کو نکلنا عیدگاہ کی طرف مستحب ہے اور کواری اور بیوہ اور جوان اور بوڑھی اور حائض
[illegible] کے درمیان کوئی فرق نہین ہے مگر شرط یہ ہے کہ عورت عدت مین نہو یا وہ عورت نہ ہو جسکے باہر جانے
[illegible] خوف ہو اسکے باہر جانے مین کوئی عذر ہو اور اس مین علما کا اختلاف ہے کئی قولون پر ایک قول یہ کہ عورتون
[illegible] اور انہون نے اس امر کو حمل کیا ہے استحباب پر اور انہون نے جوان اور بوڑھی عورت کے درمیان
[illegible] کیا اور یہ قول ابو حامد کا ہے حنبلیون مین سے اور جرجانی کا شافعیہ مین سے اور یہی شافعی کے اطلاق
[illegible] ہے دوسرے جوان عورت اور بڑھیا کے درمیان فرق ہے عراقی نے کہا اور اسپر جمہور شافعیہ ہین اور انہون نے
[illegible] شافعی کے نص کی جو انہون نے اپنی کتاب مختصر مین کی تیسری عورتون کو نکلنا جائز ہے
[illegible] عورتون کے لیے مطلقا اور یہ امام احمد کی کلام کا ظاہر ہے جسکو امام احمد ابن قدامہ حنبلی نے
[illegible] کیا جو ما عورتون کا عیدین مین نکلنا مکروہ ہے اسکو ترمذی نے حکایت کیا ہے ثوری اور ابن مبارک
[illegible] قول ہے امام مالک اور ابو یوسف کا اور حکایت کیا اسکو ابن قدامہ نے نخعی اور یحیے بن سعید انصاری
[illegible] سے روایت کیا نخعی سے کہ اس نے مکروہ جانا جوان عورت کا نکلنا عید کیطرف پانچوان عورتون
[illegible] اسکو حکایت کیا قاضی عیاض نے ابو بکرؓ اور علیؓ اور ابن عمرؓ سے اور روایت کیا
[illegible] ابو بکر اور علی سے کہ انہون نے فرمایا ہر ازار بندوالی عورت پر واجب ہے عیدین کے لیے جانا
[illegible] اور جن لوگون نے عورتون کو باہر جانا مطلقا مکروہ جانا ہے اونہون نے رد کیا
[illegible] فاسدہ اور قیسہ کا سدہ کے ساتھ اور جنہون نے جوان عورتون کو باہر نہ جانیکے
[illegible] کرتی ہے یہ حدیث ام عطیہؓ کی جسکو امام احمد اور بخاری اور مسلم وغیرہم نے نکالا اور وہ
[illegible] کے لیے جانے مین تکبیر کہتے جاتے اور وہ عیدگاہ مین جب تک امام کو بیٹھا نہ
[illegible] ہوتا ہے تو دلیل ہوگی کہ بغیر وضو ہونے پر عیدگاہ کی طرف

جلسے مین اور روایت کیا ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم سے
کہ ان پر گھر سے نکلنے کیوقت سے لیکر عید گاہ مین پہنچنے تک تکبیر کہتے تھے
سے مرسلاً اس لفظ کی ساتھ کہ جب آپ نماز پوری کرتے تکبیر کو قطع کر دیتے اور طبرانی
کہ تم اپنی عیدون کو تکبیر کی ساتھ مزین کرو اور اسکا اسناد غریب ہے حافظ نے کہا اور
روایت کیا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بلند کرتے اپنا آواز تکبیر اور تہلیل کی ساتھ
جاتی یہانتک کہ عیدگاہ مین آتے اور اسکو حاکم نے بھی نکالا بیہقی نے کہا اور یہ صحیح ہے
عمرؓ پر کہا اور یہ موقوف صحیح ہے ناصر نے کہا فطر کی تکبیر واجب ہے اسلیے کہ اللہ تعالی نے فرمایا
وَلِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰى مَا هَدٰىكُمْ اور بہت لوگ اسپر ہین کہ عید فطر کی تکبیر سنت ہے اور اسکا وقت امام
کیوقت سے شروع ہوتا ہے خطبہ کے ابتدا تک بہتون کی نزدیک (۲۲) پانچون امامون نے زندی کی سوا عبد بن الی
اپنے ماموؤن سے جو انصار مین سے تھے انہون نے کہا ہمکو شوال کا چاند (۲۹ تاریخ) کو نظر نہ آیا تھے
کو ابھی روزے رکھے پھر کچھ سوار پچھلے پہر آئے اور انہون نے شہادت دی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کہ
نے (۲۹ کو) چاند دیکھا تو آپنے لوگون کو حکم کیا اس دن روزہ کھولنے کا اور فرمایا کہ کل باہر جاکر عید کی نماز
شوکانی نے کہا اسحدیث کو ابن حبان نے بھی اپنی صحیح مین نکالا اور صحیح کہا ابن مندہ اور ابن السکن اور
اور خطابی نے اور ابن حجر نے بلوغ المرام مین اور شافعی کا قول بھی اسکے صحیح ہونے کی ساتھ متعلق ہے
عبد البر نے کہا ابوعمیر مجہول ہے حافظ ابن حجر نے کہا اور ابن عبد البر نے اسیطرح کہا شوکانی نے کہا ابن
عن عمیر کہا تو یہ شاید کاتب کی غلطی ہے ورنہ وہ تو ابن عمیر ہے جیسے قن (صحیح) کی ساتھ
ابوعمیر لکھا ہے اور اسحدیث مین دلیل ہے اس شخص کی جو فطر کی عید کو ۲ شوال کو
عید کا دن معلوم نہ ہو مگر عید کا وقت نکلجانے کی بعد اور اسیطرف گئے ہین امام
اسحاق اور ابوحنیفہ اور ابویوسف اور محمد اور یہی قول ہے امام شافعی کا اور اول
اور مؤید بالبسہ اور ابوطالب کا اور ابوطالب نے ساتھ یہ شرط بھی لگائی کہ پہلے دن مین
جیسے حدیث مین ہے اور یہ مذہب مردود ہے اسطرح کہ لیس کے ساتھ جو نماز
آپکے ساتھ والون کی ہوئی نہ اس جماعت کی جنہون نے آکر چاند دیکھنے
کے دن عید کی نماز جانکر نہین پڑہی تھی حالانکہ عید کے

فرمایا اور فرق نہیں کیا ان لوگوں کے درمیان جنہوں نے جانکر چھوڑی
ہے اور کہ بیہقی نے ابو داؤد کی روایت فرق کے نہونے پر دلیل ہے اور ابو طالب
اور ابن عباس کے عدم عذر کے درمیان کوئی فرق نہیں ہے اور حدیث کا ظاہر یہ ہے کہ نماز
ادا کرنی ہے قضا نہیں ہوتی اور خطابی نے امام شافعی سے روایت کیا کہ اگر لوگ عید
کے دن معلوم کریں تو عید کی نماز پڑھ لیں ورنہ عید کی نماز نہ اسدن پڑہیں اور نہ دوسرے دن کیونکہ وہ ایک
دن سے زیادہ کے غیر میں ادا نہ ہوگا کہا اور یہی قول ہے امام مالک اور ابو ثور کا خطابی نے کہا اور حضرت صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اتباع شافعی اور مالک اور ابو ثور کی اتباع سے اولی ہے اور ابو عمیر کی حدیث صحیح ہے تو اسپر
اور اختلاف کیوقت اسکی طرف رجوع کرنا واجب ہے انتہے اور قدوری کی شرح میں حنفیہ سے مروی ہے
کہ عید فطر کی نماز کو دوسرے دن ہی زوال سے پہلے ادا نہیں کرتے تو عید کی نماز تیسرے شوال کو پڑھ لینے ہیں اب
اگر شوال کو زوال سے پہلے پڑھ لیں تو بہتر اور اگر زوال ہوجاوے اور نماز نہیں پڑہی تو عید کی نماز ساقط ہوجاتی
ہے بغیر عذر کے ساتھ ہو یا بلا عذر ہو انتہی اور ابو عمیر کی حدیث میں تو عید فطر کا ذکر ہے پھر جو شخص قیاس کرتا
ہے عید کو بھی اسکے ساتھ لاحق کردیتا ہے اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو سوارون کو بھی عید کے لیے باہر
نکلنے کی بابت ارشاد فرمایا تو اس سے ہادی اور قاسم اور ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہم اجمعین نے اسپر دلیل لی ہے کہ عید
فرض عین ہے اور اسکی مخالفت کی ہے اس میں شافعی اور شافعی کے بہت شاگردون نے امام نووی اور جمہور عالمون
نے کہا ہے کہ عید کی نماز سنت ہے اور یہی قول ہے زید بن علی اور ناصر اور امام یحیی کا اور شافعیہ میں سے
مزنی کا قول ہے کہ عید کفایہ فرض ہے اور اسکو مہدی نے بحر میں حکایت کیا کرخی اور احمد بن حنبل
سے اور کہا ہے کہ یہ امام شافعی سے اور سنیت کے قول والون نے دلیل لی ہے اس اعرابی کی حدیث سے
کہ جب اسنے پانچ نمازکے سوا کوئی اور نماز بھی ہے تو آپ نے فرمایا نہیں اور شوکانی نے کہا ہم تحیۃ المسجد کے
وجوب کا مفصل جواب دے چکے تو اسکی طرف رجوع کر اور فرض کفایہ کہنے والون نے دلیل لی
ہے جسے غسل اور دفن اور وہ قیاس کرتے ہیں جنازہ کی نماز پر جامع تکبیرات کے ساتھ
کیونکہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسکو ہمیشہ ادا کیا اور اس میں خلل
ڈالنے والے کو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد عید کی نماز کیطرف نکلنے کے لیے اور ام عطیہ رضی
اللہ عنہا کا حیض والیون اور پردہ والیون کو نکلنے کا ارشاد فرمایا

اور عورتون کے نکلنے مین مبالغہ فرمایا یہانتک کہ آپنے ارشاد فرمایا
عورت کی چادر اوڑھلیوے اور ایسا حکم آپنے کسی فرض مین فرمایا نہین
نماز کے لیے اور نہ جمعہ کے واسطے بلکہ عید کی نماز کا حکم قرآن مجید مین وارد ہوا ہے
کی ہے اللہ عزوجل کے قول فصل لربک وانحر کی تفسیر مین اور کہتے ہین کہ فصل مین نماز عید
اور وانحر مین قربانی کا ذبح کرنا مراد ہے بقر عید کے دن اور فرضیت کے قول کی بڑی دلیل یہ ہے
جمعہ کی نماز ساقط ہوجاتی ہے جب دونو ایک دن مین آجاوین اور نفل نمازین فرض نماز کو ساقط
انتہی ماقال الشوکانی فی النیل (۲۳) ترمذی نے ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالے عنہا
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا عید فطر اسدن ہے جسدن سب لوگ افطار کرین اور اسیطرح بقر عید اسدن ہے
لوگ بقر عید کرین (۲۴) ترمذی نے ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا
اسی دن کہنا چاہیے جسدن سب لوگ روزے رکھین اور فطر کی عید اسیدن پڑھنی چاہیے جسدن سب لوگ
کرین اور عید اضحے بھی اسیدن ہو جسدن سب لوگ عید اضحی کی نماز پڑھین اور یہ حدیث ابوداؤد اور
ہے مگر روزہ کا ان دونون کی روایتون مین ذکر نہین ہے شوکانی نے کہا ام المومنین کی حدیث کو دارقطنی
نکالا اور کہا کہ اسکا عائشہ پر موقوف ہونا صحیح ہے اور ابوہریرہ کی حدیث کو ترمذی نے حسن کہا اور ابوداؤد نے
اس سے سکوت کیا اور اسیطرح منذری نے اور اسکی سند کے راوی پکے ہین ترمذی نے کہا اور بعض علما
اسحدیث کی تفسیر کی ہو کہ روزہ اور فطر جماعت اور اہل زمانہ کے ساتھ چاہیے اور خطابی نے اسحدیث سے
کی اس بات مین خطا جس مین اجتہاد کرنا پڑے معاف ہو پھر اگر لوگون نے کوشش کی چاند دیکھنے مین اور
نہ دیا مگر تیسوین تاریخ کے بعد اور انہون نے افطار کیا یہانتک کہ تیس دن پورے کیے پھر ان کو معلوم ہوا کہ
دن کا تھا تو انکے روزے اور افطار ماضی ہونگے ان پر کوئی گناہ یا عیب نہ ہوگا اور اسیطرح
عرفہ کا دن معلوم کیا اور اسکے غیر کو عرفہ کا دن سمجھے تو ان پر اعادہ نہین ہو امام خطابی نے
کہا اس مین اشارہ ہے کہ شک کے دن روزہ نہ رکھا جاوے اور روزہ تو اسدن
رکھین اور بعض نے کہا اس مین اس شخص پر رد ہے جو کہتا ہے کہ جسکا چاند کا دیکھنا ثابت
جاوے وہ روزہ رکھ لیوے اور افطار کردیوے جب معلوم کرے کہ چاند
کو یہ دسترس نہین ہے اور بعض نے کہا کہ ایک شاہد اگر چاند دیکھے اور

ہے کہ جس نے جماعت کو پالیا اسکو وہی حکم ہے جو اور لوگون کا حکم ہے اگرچہ وہ یقینا
کیا اور سبیل عمل مروی ہے عطا اور حسن سے اور جمہور اسکے مخالف ہین وہ کہتے ہین کہ اسکا کہنا
تفسیر ہے جسکے لئے تعین کرے اور انہون نے حدیث کی وہی تفسیر کی جو خطابی نے کی اور بعض نے احدیث
ن کیا ہے کہ حدیث مین اس بات کا خبر دیا ہے کہ لوگ جماعتین ہو جاتے ہین اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
مخالفت کرنے مین کوئی نوحساب کے ساتھ عمل کرتا ہے اور ایک جماعت روزہ بھی لوگون سے پہلے رکھ لیتے
ات مین بھی لوگون سے پہلے وقوف کر لیتے ہین اور اسکو انہون نے شعار ٹھیرایا ہے اور یہ فرقہ باطنیہ کا طریق
ہا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا طریق تو اسپر وہ جماعت ہے جو ہمیشہ حق پر رہین گے تو اس کے لفظ سے حدیث
وگ مراد ہین اور یہی لوگ سواد اعظم ہین اگرچہ انکا عدد قلیل ہو (۲۵) ابن ماجہ نے عطا سے اس نے ابن
کیا مین گواہی دیتا ہون آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر کہ آپنے نماز پڑہی (عید کی) خطبے سے پہلے
یا عطا سے آپنے خیال کیا کہ عورتون کو خطبہ کی آواز نہین پہونچی (کیونکہ وہ دور ہونگے مردون سے پیچھے)
ورتون کے پاس آئے اور اُن کو نصیحت کی اور وعظ اور حکم کیا ان کو صدقہ دینے کا اور بلال اسوقت
نے پھیلائی ہوئے تھی اسطرح سے تو کوئی عورت چھلا ڈالنے لگی کوئی انگوٹھی کوئی اور چیز فائدہ اس حدیث سے معلوم
ون کو عید کی نماز کے لیے عیدگاہ مین جانا درست ہے اور اس مسئلہ پر ہم مفصل گفتگو کر چکے اور یہ بھی معلوم
ہے بات کرنا درست ہے اسیطرح عورت کو اجنبی مرد کا کلام سننا اور یہ بھی معلوم ہوا کہ پہلے عید کی
اسکے بعد خطبہ پڑہے اور یہ مسئلہ بھی اپنے باب مین مفصل گذرا (۲۶) ابن ماجہ نے ابن عباس سے
ی اللہ علیہ وسلم نے عید کی نماز پڑہی بغیر اذان اور بغیر اقامت کے **فائدہ** اسپر سب کا اتفاق ہے اور صحیح
ہی ایسا ہی مروی ہے پھر جو کوئی عید کی نماز مین اذان دیوے یا تکبیر کہے وہ بدعتی ہے (۲۷)
ان مین ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عید کی نماز مین سبح اسم ربک الاعلی اور ہل اتاک حدیث
(۲۸) ابن ماجہ نے عبید اللہ بن عبد اللہ سے کہ عمر بن عبد العزیز عید کے دن نکلے تو ابو واقد
ہوا آپکے دن جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کون سی سورتین پڑہتے تھے انہون نے
ترجمہ عفا اللہ عنہ کہتا ہے یہ مسئلہ بھی اپنے باب مین گذرا اور ان دونون حدیثون
کبھی اب ان دو سورتون کو پڑہتے اور کبھی اُسکے اور حاشیہ کو (۲۹) ابن ماجہ نے

اسمٰعیل بن ابی خالد سے سنے ابو کامل
سے حدیث روایت کی اونہوں نے کہا میں
اونٹنی پر اور ایک حبشی اونٹنی کی نکیل پکڑے ہوئے
جائز ہے اور جس حدیث میں آیا ہے کہ آپ خطبہ پڑھکر
اثر نامراد ہو (۳۰) ابن ماجہ نے سلمہ بن قیصر سے اس نے باپ سے کہ اس نے حج کیا
مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو آپ اپنی اونٹنی پر خطبہ پڑھتے تھے (۳۱) ابن ماجہ
علیہ وآلہ وسلم خطبہ کے بیچ میں تکبیر کہتے تھے اور عیدین کے خطبہ میں تکبیر کہتے تھے (۳۲) ابن ماجہ
حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم عید کے دن نکلتے تھے اور لوگوں کو دو رکعتیں پڑھاتے پھر سلام
پر کھڑے ہوتے اور لوگوں کی طرف منہ کرتے وہ بیٹھے رہتے (یہی طریقہ وعظ اور تقریر کا ہے
اونچا رہے خواہ منبر پر بیٹھے یا کھڑا ہو کر وعظ کرے) پھر فرماتے صدقہ و خیرات کرو تو عورتیں بہت خیرات کرتی
بالی ڈالدیتی کوئی انگوٹھی کوئی کچھ اور پھر اگر آپ کو کہیں لشکر بھیجنا ہوتا تو لوگوں سے اسکا ذکر کرتے
ابن ماجہ نے جابرؓ سے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم عید فطر یا عید اضحے کے دن نکلے اور
آپ نے کھڑے ہو کر خطبہ پڑھا پھر ذری دیر بیٹھے پھر کھڑے ہوئے اور دوسرا خطبہ پڑھا **مترجم**
کہتا ہے اس حدیث میں تصریح ہے کہ عیدین کے بھی دو ہی خطبے ہیں جیسے کہ اوروں کے
ابن ماجہ نے عامر سے اس نے عیاض اشعری سے کہ وہ حاضر ہوئے انبار میں اور ایک شخص سے
ہوا ہے میں نہیں دیکھتا تمہارے پاس گانا بجانا جیسے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
مترجم عفا اللہ عنہ کہتا ہے اس مسئلہ پر بڑی بسط سے گفتگو گذر چکی
سے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منع کیا عیدین میں ہتیار لیکر جانا
کا مقابلہ ہو **وف** یعنے کافر بھی وہیں موجود ہوں اور ان سے لڑائی
ایسا نہ ہو کہ کافر اسوقت مسلمانوں کو بے ہتیار دیکھکر حملہ کر بیٹھیں لشکر
میں ہتیار باندھکر جانا اچھا نہیں ہے اور
جنگ کی نشانی ہے اور دوسری کہ عید
ہتیار سے کسی کو ایذا نہ پہونچے یا کوئی

Marfat.com

ابن ماجہ نے فاکہ بن سعد سے وہ صحابی تھے انہوں
[illegible] عید الفطر اور عید الضحی کے دن اور عرفہ کے دن اور فاکہ حکم کرتے تھے
[illegible] کے روز غسل کرے **فائدہ** حدیث سے صرف اسیقدر ثابت ہے کہ آپ عیدین کے روز غسل
[illegible] سے بھی ایسا ہی نکالا اور ان حدیثوں کی سندیں ضعیف ہیں لیکن ایک دوسرے
[illegible] صحابہ سے صحیح آثار اس باب میں وارد ہیں علامہ ابو الطیب نے روضہ میں فرمایا کہ عیدین کے غسل میں
[illegible] ہے حسن لذاتہ ہے اب یہ بھی کسی حدیث سے ثابت نہیں کہ اسی غسل سے عیدین کی نماز ادا کرے
[illegible] کہ عید کے دن غسل کر لیوے اگرچہ نماز کے بعد ہی ہو یا نماز سے پہلے لیکن اسکے بعد حدث ہو اور
[illegible] پڑھے تب بھی سنت کی پیروی ہو جاویگی اب عرفہ کے دن غسل کرنا یہ اور دوسری حدیث میں وارد
[illegible] صحابیوں نے کہا غسل اسوقت مسنون ہے جب آدمی عرفہ کے دن عرفات میں ہو دن یعنے حج میں تو
[illegible] غسل کرے واللہ اعلم (۳۸) منتقے میں قربانی کے دن خطبہ کے مستحب ہونے کا باب باندھا امام احمد
[illegible] نے ہراس بن زیاد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا میں نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا آپ خطبہ سناتے
[illegible] کی اونٹنی پر جسکا نام عضبا تھا نحر کے دن منی میں (۳۹) ابو داؤد نے ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے کہا میں
[illegible] حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خطبہ منی میں نحر کے دن (۴۰) ابو داود اور نسائی نے عبد الرحمن بن معاذ
[illegible] اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ ہمکو خطبہ سنایا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اور ہم منے میں تھے تو آپ نے ہمارے
[illegible] کھولدیے یہانتک کہ ہم آپ کا وعظ سنتے تھے اور ہم اپنے اپنے منازل میں تھے تو آپ لوگوں
[illegible] سکھانے لگے شوکانی نے کہا ان تینوں حدیثوں سے ابو داؤد اور منذری نے سکوت کیا اور پہلی حدیث
[illegible] کے راوی اور ایسا ہی دوسری حدیث کی راوی اور ایسا ہی تیسری حدیث کی سند کے راوی اور اس مسئلہ
[illegible] بن عمر سے ابو داؤد اور نسائی کے پاس اور ابو سعید سے نسائی اور ابن ماجہ اور ابن حبان اور
[illegible] عباس سے بخاری کے پاس اور ابن عباس رض کی ایک اور حدیث ہے طبرانی کے پاس اور ابو
[illegible] نسائی اور ابن ماجہ کے پاس اور ابو بکرہ سے بھی روایت ہے اور وہ حدیث انشاء اللہ تعالیٰ آتی
[illegible] کے پاس اور عبید اللہ بن عمرو بن عاص سے بخاری وغیرہ کے پاس بھی اور جابر رض سے امام
[illegible] رقاشی سے اپنے چچا سے امام احمد کے پاس بھی اور کعب بن عاصم سے
[illegible] ابن ماجہ میں ہے کہ نحر کے دن خطبہ پڑھنا مشروع ہے اور اس میں رد ہے

اس شخص پر جو کہتا ہے کہ نحر کے دن جو [illegible]
مذکور ہوئے وہ وصایا عام کے قبیل سے ہین نہ یہ کہ وہ خطبہ تھا اور لوگون کو [illegible]
آلہ وسلم کے اس وعظ اور وصایا عامہ کا نام خطبہ رکھا ہے جیسے کہ [illegible]
ہوا (حجۃ الوداع مین) اور عرفات مین خطبہ کے شروع ہونے پر سب کا اتفاق ہے [illegible]
مگر اسقدر جو مروی ہے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ آپنے عرفات مین خطبہ پڑھا اور [illegible]
خطبہ مشروع نہین ہے وہ مالکیہ اور حنفیہ ہین اور وہ کہتے ہین کہ حج کے دنون مین صرف تین خطبے [illegible]
ذیحجہ کی ساتوین دوسرا عرفہ کے دن تیسرا گیارہوین تاریخ اور امام شافعی مالکیہ اور حنفیہ کے اس مسئلہ [illegible]
ہوی ہین پر وہ گیارہوین تاریخ کے بدل بارہوین کہتے ہین اور انہون نے ایک چوتھا خطبہ بھی [illegible]
نحر کے دن کا خطبہ ہے کہا اور لوگون کو نحر کے دن بھی خطبہ کی ضرورت ہوتی ہے تاکہ انکو اس دن کے
کی تعلیم دیجاوی جیسے رمی جمار اور ذبح اور حلق اور طواف اور امام شافعی نے دلیل لی اسپر باب کی حدیثون [illegible]
سے اور طحاوی نے اسکا تعقب کیا کہ جس خطبہ کا باب کی حدیثون مین مذکور ہوا ہے وہ حج کے متعلقات
ہے اسلیے کہ آپنے اس مین اعمال حج مین سے کسی عمل کا ذکر نہین فرمایا اور آپنے عام وصیتین بیان کین
گذرا طحاوی نے کہا اور کسینے نقل نہین کیا کہ آپنے لوگون کو اس خطبہ مین ایسی کسی چیز کی تعلیم دی ہو جو حج کے
ہو نحر کے دن تو ہمنے پہچان لیا کہ آپنے یہ خطبہ اس غرض کے لیے نہین پڑہا ان نصاریٰ نے کہا آپنے یہ خطبہ
کہ آپ لوگون کو تبلیغ کردیون ان احکام کی جو آپ کو اللہ کیجانب سے آئے لوگون کے زیادہ جمع ہونے کے
نے اسکام کو دیکھا اس نے خیال کیا کہ آپنے خطبہ پڑہا کہا اور جسکا امام شافعی نے ذکر کیا ہے کہ لوگون کو
علمون کی تعلیم کی ضرورت ہوتی ہے تو یہ متعین نہین کیونکہ ممکن ہے کہ امام ان کو اسدن کے اعمال
انتہی اور اسکا جواب دیا گیا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس خطبہ مین جو باب کی حدیث
تنبیہ کی ہے نحر کے دن کی تعظیم پر اور ذیحجہ کے دس دنون کی تعظیم پر اور بلد حرام کی تعظیم پر
ہوی اور انہون نے اسکا خطبہ نام رکھکر جزم کیا ہے جیسے گذرا تو اب صحابہ کے [illegible]
کی التفات نہ کرنا چاہیے اور جو اس نے کہا کہ عرفہ کے دن تعلیم دی [illegible]
دوسری تاریخ جو خطبہ مشروع ہوا ہے ممکن تھا کہ ترویہ کے دن ان سب کا [illegible]
علمون کی جو ترویہ کے دن کے پیچھے واقع ہونے تھے لیکن [illegible]

Marfat.com

...ے کی تفسیر کی حضرت بیری سے بسیابون کے موافق اور زہری جو اپنے زمانہ والون سے
...نحر کے دوسرے دن خطبہ شروع ہوا ہے تو یہ وہی خطبہ ہے جو نحر کے دن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
...ہے اور یہی اسمیل کی روایتون مین ہے جسکو ابن ابی شیبہ نے زہری سے روایت کیا اور یہ روایت
...ہے بران عدیثون کے ساتھ جو گذرین (باب مین) اسکو قوت ہوتی ہے اور اس سے معلوم ہوا کہ سنت تو
...خطبہ کا پڑھنا ہے نہ نحر سے دوسرے دن اور طحاوی کے اس قول کو کہ آپنے لوگون کو نحر کے دن حلال
...باب کی تعلیم نہین دی رد کرتی ہے وہ حدیث جو بخاری کے پاس ہے عبداللہ بن عمرو بن عاص کی
...کہ وہ موجود تھے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نحر کے دن خطبہ پڑھا اور اس نے ذکر کیا کہ بہت
...نے بعض مناسک کی تقدیم اور بعض مناسک کی تاخیر کا سوال کیا اخیر حدیث تک اور بعض کی بعض
...ن مین یہ لفظ بھی ثابت ہین کہ تم مجھ سے سیکھ لو اپنے مناسک یعنے حج کے حکم) تو گویا انکو وعظ فرمایا
...تعلیم مین فرمایا کہ تم ان افعال کو مجھ سے اخذ کرو اور منی کے دن چار دن ہین فرمایا کہ دن اور تین دن
...پیچھے اور باب کی حدیثون مین تصریح ہے نحر کے دن کی اور جس حدیث مین نحر کے دن کا ذکر نہین ہے وہ حدیث
...مجمول ہوگی اور نحر کا دن متعین ہوگا بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَبْوَابُ الْوِتْرِ

وترون کے باب

...ما جاء فی الوتر وتر کی نماز کا بیان ف وتر مکسور الفاء فرد کو کہتے ہین اور مفتوح الفاء کے معنی
...کے ہین اور ایک لغت مین دونون ترادف (ہم معنے) ہین مترجم عفا اللہ عنہ کہتا ہے وتر مکسور الفاء اور مفتوح
...ہے معنے ہونا قرآن مجید سے ثابت ہے اسلیے کہ وتر مکسور الفاء کے تو معنے طاق ہی کے ہین اور مفتوح الفا
...قاق کے اللہ عزوجل کے قول والفجر ولیال عشر والشفع والوتر مین پائے جاتی ہین حافظ نے کہا بخاری
...سکا حکم بیان نہین کیا لیکن ابواب تہجد اور ابواب تطوع سے جدا کرکے وتر کے ابواب کا بیان کرنا
...کہ وتر بخاری علیہ الرحمہ کے نزدیک ابواب التہجد کے ساتھ لاحق نہین ہے اور اگر مولف علیہ الرحمہ وہ
...حدیث جس مین وتر دن کا سواری پر ادا ہونا مذکور ہے تو اس مین اشارہ ہوتا اسطرف کہ بخاری علیہ
...قائل ہے اور مولف علیہ الرحمہ نے اس باب مین تین مرفوع حدیثین بیان کین ابن عمر کی حدیث
...عباس کی حدیث اور ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی حدیث اسپر

ابن عمر کی حدیث تو اسکو بخاری علیہ الرحمۃ
کی روایت مین ہی امام مالک سے کہ نافع اور عبید اللہ نے عبد اللہ بن عمر سے
باقیون نے اسکو عن عن کے ساتھہ روایت کیا ہے قلیل
حکم ہین اور اسکی عدد مین اور کیا وتر مین نیت شرط ہی اور اسکی
وتر کی شرط ہے اور اسکے اخیر وقتین اور سفر مین اسکی سواری
وتر کی قضا مین اور اسکی قنوت مین اور اس مین کہ وتر مین قنوت کا کون محل ہے
اور اس مین کہ آیا اسکو پہلے دوگانہ سے جدا کرنا چاہیے یا اسکے ساتھہ ملانا اور اس مین کہ وتر
ہین یا نہین اور اسکے بیٹھہ کر پڑہنے مین لیکن یہ اخیر کا اختلاف اسکے مندوب ہونے مین
جائز نہین اور اختلاف کیا لوگون نے اس مین بھی کہ وتر کا ابتدا وقت کون ہے اور اس مین کہ
افضل ہین یا رواتب وتر سے افضل باقی نفلون کے سوا فجر کی دو رکعتین خاص ہین اور باقی
ہین اور بخاری علیہ الرحمۃ نے ان مین سے جو ہمنے ذکر کیا ہے بعض کے لیے ترجمہ مقرر کیا اور
نہین کیا اپنے کلام باب کی حدیثون اور اسکے سوا دوسری حدیثون پر گفتگو کرنے مین آغاز کی حدیث
بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَلَاةِ اللَّيْلِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةُ اللَّيْلِ مَثْنَى مَثْنَى فَإِذَا خَشِيَ
أَحَدُكُمُ الصُّبْحَ صَلَّى رَكْعَةً وَاحِدَةً تُوتِرُ لَهُ مَا قَدْ صَلَّى عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ ایک
اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا رات کی نماز کا مسئلہ تو آپ نے فرمایا رات کی نماز دو دو اور
بعد سلام پھیرنا چاہیے حافظ نے کہا مین اس سائل کے نام پر واقف نہین ہوا اور طرانی کی
کہ سائل خود یہ ابن عمر ہی تھے لیکن اسپر اعتراض ہوتا ہے عبد اللہ بن عمر سے
کہ ایک مرد نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ مسئلہ پوچھا اور
کیا اور اسحدیث مین کہ پھر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک مرد نے
پوچھا تھا ابن عمر نے کہا تو مجھے معلوم نہین یہ آدمی وہی آدمی
تھا اور نسائی کے پاس ہے اسطریق سے کہ سائل وہی ابن عمر
بن نصر کے پاس ہے اسکی کتاب احکام الوتر مین اور وہ

وآلِ إبراهيم إنك حميد مجيد وبار

اللہ تو رحمت بھیج محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جیسا کہ تو رحمت بھیجا

ہوا بزرگ ہے اور برکت نازل کر محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر

اور ابراہیم کی اولاد پر بیشک تو سراہا ہوا بزرگ ہے

مین وآل ابراہیم دونو جگہون مین نہین ہے اور روایت ابو مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ

سے تم کہو اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ كَمَا صَلَّيْتَ

عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَاٰلِ اِبْرَاهِيْمَ یعنے یا اللہ رحمت بھیج محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر

رحمت بھیجی ابراہیم علیہ السلام پر اور برکت نازل کر محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر

برکت نازل کی ابراہیم علیہ السلام اور ابراہیم علیہ السلام کی اولاد پر اور بعض روایت مین

ان لفظون سے اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ صَلَوٰتِكَ وَرَحْمَتِكَ وَبَرَكَاتِكَ

اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ یعنے یا اللہ (نازل) کر تو اپنی رحمتین اور اپنی مہربانی اور برکتین

انکو (نازل) کیا ابراہیم علیہ السلام پر بیشک تو سراہا ہوا بزرگ ہے

اور وہ سخت ضعیف ہے اور حدیث بنا بیکے ساتھ ہم ہے اور بعض روایت مین

لفظون سے کہ تم کہو اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ

علیہ وآلہ وسلم کی اولاد پر اور ابو حمید سے روایت ہے اور

اور ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے مستفرق ہے

کہ جتنے الفاظ احادیث صحیحہ مین وارد ہوئے ہین سب کو

وَعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ

اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ كَمَا بَارَكْتَ

یعنے یا اللہ رحمت بھیج محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم

اطہر (ت) اور انکی ذریت

اور محمد صلے اللہ علیہ وآلہ

[illegible] باب الجمعہ [illegible] المسجد [illegible] گذرا کہ یہ سوال جو حدیث
[illegible] صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منبر پر تشریف فرما تھے اور اس میں ہے کہ ایک شخص حضرت
[illegible] بیٹھے تھے تو اس نے عرض کی رات کی نماز کی کیفیت بیان کیجیے اور اسی
[illegible] اپنے اپنے ابواب التطوع میں اور جواب سے معلوم ہوا کہ سوال اس نے رات کی نماز
[illegible] بادصل (چوگانہ کر ملا کر) پڑھنے یا ساری نماز کو ایک سلام سے پڑھنے
[illegible] طریق سے اس نے نافع سے اس نے ابن عمرؓ سے کہ ایک مرد نے عرض کی یا رسول
[illegible] ارشاد فرماتے ہیں رات کی نماز پڑھنے میں اور ابن بزیع نے جو کہا کہ حضرت صلی اللہ
[illegible] رات کی نماز دو دو رکعت ہے اسے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سمجھا کہ
[illegible] مطلق کیفیت کا اور اس میں اعتراض ہے اور بہتر یہ ہے کہ حدیث کی حدیث کی
[illegible] حدیث کے مفہوم سے معلوم ہوتا ہے کہ دن کی نماز کا چار چار رکعت پڑھنا بہتر ہے اور
[illegible] اعتراض ہوتا ہے کہ یہ مفہوم ہے اور راجح قول پر یہ حجت نہیں ہے اور اس مفہوم کی
[illegible] میں دن کی نماز چوگانہ میں منحصر نہ ہوگی اور دوسرا یہ کہ آپ نے رات کی نماز کی سوال جواب
[illegible] رات کی نماز کو سوال کی مطابقت کے لیے بیان کیا اور تیسرا یہ کہ دوسری روایت سے معلوم ہو چکا کہ
[illegible] دن کی نماز کا حکم مطلق ہے رات کی نماز جیسا ہے تو چاروں اماموں نے روایت کیا اور ابن خزیمہ
[illegible] صحیح کہا ہلالی مدنی کے طریق سے اس نے ابن عمرؓ سے مرفوعاً کہ رات اور دن کی نماز دو دو رکعت ہے اور اسپر
[illegible] دن کی زیادت کو غلط کہا ہے اور کہتے ہیں کہ ابن عمرؓ کے شاگردوں میں جو لوگ
[illegible] ابن عمرؓ سے روایت نہیں کیا اور جس شخص نے دن کی زیادت کو روایت کیا ہے
[illegible] اس میں غلطی کی ہے اور یحییٰ بن سعید نے علی ازدی (اس زیادت کے راوی) سے سنا نہ پہیرا
[illegible] سے روایت کیا کہ ابن عمرؓ دن کی نفل نماز چار رکعت کر کے پڑھتے (الخ) ان میں
[illegible] اگر ازدی کی حدیث صحیح ہوتی تو ابن عمرؓ اپنی روایت کی مخالفت کیونکر کرتے باوجود
[illegible] صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی میں بہ نسبت اور صحابہ کے زیادہ سخت تھے اسکو محمد بن نصر نے
[illegible] اپنے بیٹے کے ساتھ ابن عمرؓ سے روایت کیا کہ انہوں نے فرمایا رات اور دن
[illegible] اسکو زکریا ابن عبدالبر نے اپنے طریق سے تو شاید علی ازدی پر موقوف اور

مرفوع حدیث مل گئی فرمایا بات صحیح
ابن ابی شیبہ نے دوسری اسناد سے روایت
موافق ہے اسکے جسکو ابن معین نے نقل کیا
مثنے مثنے تو مثنے مثنے کے معنے ہین اثنین اثنین
منصرف ہے اسلیے کہ اس مین عدل کا مکرر ہے صاحب کشاف
کے دو سبب عدل اور وصف ہے اور رہا منع کا دوبارہ لانا تو یہ
اللہ تعالے عنہما نے جو باب کی حدیث کو راوی ہین تو مسلم کے باب ہے
ابن عمر رضی اللہ عنہما سے پوچھا مثنے مثنے کے معنے کیا ہین فرمایا
پھیرے اور اس ابن عمرؓ کی روایت مین رد ہی اس شخص کا حنفیہ مین سے جو خیال کرتا ہے
رکعتون کے پیچھے سلام پھیرے کیونکہ اسحدیث کو جس نے روایت کیا وہ اسحدیث کی
اور جو ابن عمر نے تفسیر بیان کی مثنی کی صحیح مین بھی یہی جلدی آئی ہے
مثنے ہے اور اسحدیث سے معلوم ہوا کہ رات کی نماز مین ہر دو رکعت کے بعد سلام پھیرنا
اور یہی سیاق سے معلوم ہوتا ہے اسلیے کہ مبتدا خبر مین محصور ہے اور اسکو جمہور نے
اسلیے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے رات کی نماز کا چار چار رکعت پڑھنا بھی
لیے ہونا بھی متعین نہین ہے بلکہ احتمال ہے کہ اس مین اتنے اخف
پیچھے سلام پھیرنا نمازی کے لیے آسان ہوتا ہے چار چار رکعتون کے
بعد سلام پھیرنے سے اسلیے کہ اس مین نمازی کو آرام ہوتا ہے اور اس
ادا کر سکتا ہے اور اگر وصل (یعنے دو دو رکعتون کے بعد سلام نہ
اور ہو اطہبت نہ فرماتے اور جس شخص نے وصل کے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
لانا ضروری ہے اور ثابت ہوا ہے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
ملا کر پڑھنا تو ابو داؤد اور محمد بن نصر نے اور طحاوی اور ابن
سے اس نے حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ
ہونے کے بعد فجر تک گیارہ رکعتین پڑھتے سلام پھیرتے

[illegible] ہوتی ہے ابن دقیق العید نے کہا اور اسکے
[illegible] ہے کہ نفل نماز کی ایک رکعت نہ ہونے پر دلیل لیجاوے
[illegible] نے کہا ابن دقیق العید نے اسکو ساتھ اشارہ کیا طحاوی کی
[illegible] رکعت نہ ہونے سے دلیل لی ہے اور بعض شافعیہ نے
[illegible] صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قول نماز ایک بہتر چیز ہے جو لوگون کیواسطے
[illegible] ہے تو ڈی پڑھے اسکو ابن حبان نے صحیح کہا اب سلف کا
[illegible] رات کی نماز مین کہ آیا رات کی نماز کا دو دو رکعت پڑھنا افضل ہے یا ملا کر پڑھنا افضل ہے
[illegible] نقل کیا کہ امام احمد کے نزدیک مختار امر یہ ہے کہ رات کی نماز کا دو دو رکعت پڑھنا بہتر ہے
[illegible] رکعت پڑھے تو مضائقہ نہین ہے اور محمد بن نصر کا بھی رات کی نماز مین یہی قول ہے محمد بن
[illegible] حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ آپنے پانچ وتر پڑھے نہ بیٹھے مگر پچھلی رکعت مین
[illegible] دلیل مین جو ملا کر پڑھنے پر دلیل ہین مگر ہمارے نزدیک مختار امر یہ ہے کہ ہر دو رکعت کے
[illegible] کہ سائل کو آپنے یہی فرمایا اور دوسرا اسلیے کہ جن حدیثون مین دو دو رکعت کا پڑھنا تسلیم
[illegible] ہین اور انکے طرق ثابت ہین اور محمد بن نصر علیہ الرحمۃ کی اسکلام مین داؤدی کا رد
[illegible] انکے اس دعوی مین کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ ثابت نہین ہوا کہ آپنے نفل نماز
[illegible] ف حافظ نے کہا اس سے معلوم
[illegible] اور اس سے ثابت صریح اس معنے مین وہ حدیث ہے جسکو ابو داؤد اور
[illegible] کہا سلیمان بن موسی کے طریق سے اس نے نافع سے کہ ابن عمرؓ فرمایا کرتے
[illegible] پڑھتے تھے اپنی نماز کے پیچھے وتر پڑھے کیونکہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسکا ارشاد
[illegible] کی تو رات کی نماز کا وقت رہا اور نہ وتر کا وقت اور ابن خزیمہ کی صحیح
[illegible] اس نے ابو سعیدؓ سے مرفوعاً کہ جس کو صبح نے پالیا یعنے جس پر
[illegible] پڑھا ثواب اسکے لیے وتر نہین ہین اور یہ محمول ہے اسحالت پر جب جاگکر وتر نہ پڑھے
[illegible] ہونے مین کیونکہ ابو داؤد نے ابو سعیدؓ کی حدیث سے ہی مرفوعاً
[illegible] ف جب اسکے اسکو پڑھ لیوے اور بعض نے فاذا خشی الخ

کے معنی کہے ہین کہ جب ایک شخص کا نفل
ہے اسپر کہ وتر مین نیت کی ضرورت نہین ہے
کا وقت نکلا جاتا ہے تو اس سے وتر کا مختار
رہتا ہے اور اسکو حکایت کیا قرطبی نے امام مالک
حنبلی نے کہا کسی شخص کو لائق نہین ہے کہ
ہے تو بعضون نے تو اسکی قضا کی نفی کی ہے مسلم
علیہ وآلہ وسلم حیات کو سوجانے اور درد وغیرہ کی وجہ
نے کہا ہمنے کسی حدیث مین حدیثون مین سے نہین پایا ہے جس
کا حکم دیا اور جس نے خیال کیا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
اور دن چڑھے اوٹھے تو اس نے غلطی کی اور عطا اور اوزاعی کا مذہب
اور شافعیہ کا بھی یہ ایک قول ہے اسکو حکایت کیا امام نووی نے مسلم کی
رات مین وتر کی قضا کرے اور شافعیہ کا یہ مذہب ہے کہ مطلقاً قضا کرے
واللہ اعلم اسحدیث کے سیاق سے معلوم ہوا کہ پون پھٹنے اور سورج چڑھنے
ابن دریدنے اپنی امالی مین بکی سند کے ساتھ روایت کیا کہ خلیل بن
پھٹنے سے لیکر شفق کے شروع تک اور شعبی سے مروی ہے کہ طلوع فجر
ف تو ایک رکعت (وتر کی) پڑھ لیوے فائدہ
سلف نے اختلاف کیا اس مین دو طرح ایک تو ترکی
جس نے وتر پڑھ لیا پھر نفل پڑھنے کا ارادہ کیا یا اسکا
وتر کو ایک رکعت اور پڑھکر جفت کر لیوے پھر نفل
ضرورت ہے یا نہین اپر وتر کے بعد دو رکعتون کا بیٹھ کر
اس نے حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہؓ سے
اور گئی ہین اسکیطرف بعض اہل علم اور اونہون نے
وتر پڑھ ہو کہ اس شخص کے ساتھ خاص کیا جو آخر رات

ن [illegible] اور امام نووی نے اسکو حمل کیا اسپر کہ حضرت صلی
[illegible] اسلیے پڑھا ہے تاکہ ظاہر ہوجاوے کہ وتر کے بعد نفل نماز کا
[illegible] نفل نماز کا اور اکر تا بیٹھ کر بھی جائز ہے اور رہا دوسرا مسئلہ تو بہت لوگ
[illegible] وتر کے بعد اور اس وتر کو جفت نہ کرے جسکو یاد اکر چکا حضرت صلی اللہ
[illegible] کے [illegible] فرمایا ایک رات میں دو وتر نہیں ہیں اور یہ حدیث حسن ہی اسکو نسائی اور ابن
[illegible] سے [illegible] اور وتر کا توڑ کر اسکو جفت بنانا اس شخص کے نزدیک صحیح ہی جو کہتا ہے کہ
[illegible] ہوسکتا ہے اور جو کچھ اس میں ضعف ہے وہ گذرا اور محمد بن نصر نے سعید بن حرث کو
[illegible] اس سے یہ پوچھا تو اونہوں نے فرمایا جب تو پون پہٹنے اور سونے کا خوف نہ کرے
[illegible] کے لیے [illegible] تیرے لیے نفل نماز پڑھنا ظاہر ہو پڑھ پھر وتر پڑھ اور محمد بن نصر نے دوسرے
[illegible] ابن عمر رضی اللہ تعالے عنہما سے کہ ابن عمر رضی اللہ تعالے عنہما کو اس سے پوچھا گیا تو وہ
[illegible] میں ہوں اور رکعت پڑھا ہوں جب پھر ناچاہتا ہوں تو ایک رکعت (وتر) پڑھ لیتا ہوں کہا گیا بھلا
[illegible] پڑھے وتر پڑھ لیے پھر میں کچھ رات لیکر اوٹھا تو کیا میں نفل نماز پڑھوں صبح تک کہا اس میں
[illegible] حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قول "تو ایک رکعت (وتر) پڑھ" سے معلوم ہوا کہ وتر کا فصل
[illegible] کے [illegible] اور اسپر اعتراض ہوا ہے کہ اس میں فصل (جدا کرنے) کی صراحت نہیں ہے
[illegible] اپنے ایک رکعت کے شفع کے ساتھ ملانیکا ارشاد فرمایا ہے اور بعض حنفیہ نے اپنے اس مذہب
[illegible] اور میں تین ہی رکعت پڑھنی چاہیے اس سے دلیل لی ہے کہ صحابہ نے اجماع کیا اس
[illegible] پڑھا جاتا ہے اللہ عمدہ ہے اللہ اسکے سوا میں انکا اختلاف ہی تو ہمنے اس چیز کو لیا جسمیں انکا
[illegible] اور اسپر [illegible] محمد بن نصر مروزی نے اسحدیث کو ساتھ جسکو اس نے روایت
[illegible] اس نے ابوہریرہ سے مرفوعاً اور موقوفاً کہ تین وتر نہ پڑھو کہ ملا دو انکو مغرب کی نماز کے
[illegible] پڑھتے لگو) اور صحیح کہا اسکو حاکم نے عبداللہ بن فضل کے طریق سے اس نے ابوسلمہ
[illegible] سے مرفوعاً اسی کی مثل اور اسحدیث کی سند شیخین کی شرط پر ہے اور صحیح کہا اسکو
[illegible] طریق سے [illegible] ابن عباسؓ اور عائشہؓ سے تین وتر پڑھنے کی کراہت اور اسکو
[illegible] کہ تین وتر پڑھنا مکروہ جانا اور بولا کہ نفل نماز فرض نماز کی

مثل نہیں ہے تو پہلا اثر (خارج ہیں ا
نے جو کہا کہ ہمنے نہیں پایا حضرت صلی ا
نے وتر کی تین رکعتیں ایک سلام سے پڑھیں ان
نہیں ہے کہ آپنے انکو ایک سلام سے پڑھا یا دو سلام سے
ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ آنحضرت
پچھلی رکعت میں اور نسائی نے ابی بن کعب سے ایسا ہی روایت کیا ا
الاعلی اور قل یا یہا الکافرون اور قل ہو اللہ احد کے ساتھ اور
سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ تین سورتیں تین رکعتوں میں پڑھنے اور
کہ یہ دونو روایتیں محمد بن نصر کے نزدیک ثابت نہ ہوں اور الحدیث
مثل وتروں کے پڑھنے سے نہی وارد ہوئی ہے یہ ہر کہ نہی کو حمل کیا جاوے
ساتھ منع ہیں اور سلف سے تین وتر کا پڑھنا بھی مروی ہے تو محمد بن نصر
رضی اللہ تعالے عنہ وتر کے تیسری رکعت میں تکبیر کہکر اٹھ کھڑے ہوتے اور
تین وتر پڑھتے نہ سلام پھیرتے مگر پچھلی رکعت میں اور طاؤس کے بیٹے
وتر پڑھتے انکے درمیان نہ بیٹھتے اور قیس بن سعد نے عطا سے اور
اور روایت کیا محمد بن نصر نے عبداللہ بن مسعود اور انس اور ابو العالیہ
طرح اور معلوم ہوتا ہے کہ ان لوگوں کو مغرب کے ساتھ
میں قاسم کا قول بھی آوے گا کہ تین وتر جائز ہیں
کا انکار کرتی ہیں ف وہ ایک رکعت اسکی صلوٰۃ
ہی رکعت ہے اور وتر سے پہلے جتنی نماز ہے وہ جفت ہے اور
کے لیے جائز ہے جسپر صبح ہو جاوے وتر پڑھنے سے پہلے
فرمایا جب صبح ہونے سے ڈرے اور اس میں
وتر سے پہلے جفت نماز ہونا متعین ہے اور یہ
کے قول کا قصہ ہے اور جس شخص کے نزدیک

...ن کر اور کہتا ہے کہ حضرت کا پہلے کر نکمال کی
...ہے ابو ایوب کی مرفوع حدیث کہ وتر ثابت ہو جو شخص چاہے
...ہے اور جو شخص چاہے ایک وتر پڑہے نکالا اسکو ابو داؤد اور نسائی نے اور
...ایک جماعت سے ایک وتر کا پڑہنا بھی ثابت ہوا ہے اسکے سوا کہ وتر کے پہلے کوئی
...کتاب میں صحیح سند کے ساتھ سائب بن یزید سے روایت کیا کہ حضرت عثمان رض
...ملایا اور مغازی میں انشاء اللہ تعالی
...ایک رکعت پڑہی اور کتاب المناقب میں آویگا حضرت معاویہ رضی اللہ
...ایک رکعت پڑہی اور ابن عباس رض نے اسکو درست قرار دیا اور ان سب روایتوں میں
...اس قول میں کہ فقہا نے معاویہ کے عمل کو اس مسئلہ میں نہیں لیا اور گویا اس نے فقہا
...کیا انتہی قال الحافظ فی الفتح عَنْ نَافِعٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يُسَلِّمُ بَيْنَ
...وَبَيْنَ حَاجَتِهِ اور (اسناد مذکور کے ساتھ) نافع نے کہا کہ عبد اللہ
...رکعتوں میں سے دو رکعتیں پڑہکر سلام پھیر دیتے (اور ایک رکعت علاحدہ پڑہتے) یہانتک کہ اپنی
...کے حکم دیتے قال الحافظ کہا اس اثر کا ظاہر تو یہ ہے کہ آپ وتر کی تینوں رکعتیں ایک سلام
...پیش آتی تو سلام کے ساتھ ایک رکعت کو جدا کر دیتے پھر ایک رکعت کو پڑہ لیتے
...کے قول کا جو کہتا ہے کہ وتر نہیں ہوتے مگر ایک سلام کے ساتھ اور اس سے بہت صریح
...صحیح سند کے ساتھ بکر بن عبد اللہ مزنی سے روایت کیا کہ ابن عمر رض نے (وتر کی)
...کر دیا اسکے لیے سواری پر کاٹھی ڈال پھر اٹھے اور وتر کی ایک
...کے طریق سے روایت کیا اس نے اپنے باپ عبد اللہ سے کہ وہ اپنی
...سے سلام کے ساتھ اور اس نے خبر دی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (بھی اسی
...نے کہا اور کوئی جواب نہیں دیا ہے اس احتمال کے سوا کہ مراد
...واضح ہوتا ہے اور جو کچھ اس تاویل میں بعد ہے
...حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ
...اَخِيْهِ اَنَّهُ بَاتَ عِنْدَ مَيْمُوْنَةَ وَهِيَ خَالَتُهُ

فاضطجعت في عرض الو
حتى انتصف الليل او قبله بقليل
ثم قام رسول الله صلى الله عليه
فصنعت مثله وقمت الى جنبه فوضع يده
ثم ركعتين ثم ركعتين ثم ركعتين ثم ركعتين
المؤذن فقام فصلى ركعتين ثم خرج فصلى الصبح

نے ایک رات گذاری ام المومنین حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا (جن کی خالہ
ابی مزنی کریب سے زیادہ کیا سلم کے پاس کہ میں تاکتا رہا (یعنی صلے اللہ
(تہجد کی) ابوعوانہ نے اپنی صحیح میں اسی طریق کے ساتھ تہجد کی نماز کی تصریح کی
ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا کہ مجھکو (میرے باپ عباس نے
بھیجا نسائی نے حبیب بن ابی ثابت کے طریق سے اس نے کریب سے روایت کیا کہ میرے باپ نے
آلہ وسلم کے پاس اس اونٹ کی بابت بھیجا جو اپنے وہ اونٹ عباس کو
عبداللہ بن عباس کے طریق سے روایت کیا اس نے ابن عباس سے کہ عباس نے
بھیجا کسی حاجت کے لیے کہا ابن عباس نے پھر میں نے آپکو مسجد میں بیٹھے پایا
آپنے مغرب کی نماز پڑھی تو آپ لیٹے اور نفل نماز پڑھتے رہے یہاں تک
طلحہ بن نافع سے روایت کیا اس نے ابن عباس سے کہ حضرت صلی اللہ
دینے کا وعدہ فرمایا تھا تو مجھ کو میرے باپ عباس نے اس اونٹ کے
رات) میمونہ کے گھر میں تشریف فرما تھے اور یہ روایت صلے
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ مغرب کی نماز پڑھی اللہ
درمیان یوں مطابقت ہو سکتی ہے کہ ابن عباس نے حضرت صلی اللہ
پھر لوٹا کر ابن عباس کو غسل کے بعد میمونہ کے گھر
ولید کے طریق سے اس نے ابن عباس سے یہ زیادہ کیا کہ حضرت
ہمارے پاس ہی رہ اور حبیب کی روایت میں ہے میرے دل میں

[illegible] حضرت میمونہؓ کو جب حضرت صلی اللہ
[illegible] عباسؓ نے دل مین جاگنے کا قصد کیا ہوا تھا تاکہ حضرت
[illegible] اطلاع پاوین پھر ورے نیند کے غالب ہو جانے سے اور اپنی خالہ میمونہؓ
[illegible] الحافظ فی التصحیف اور مین لیٹ گیا بچھاونے کی عرض مین (جو چمڑے
[illegible] ہے) اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی بی بی رام المومنین حضرت میمونہؓ کے ساتھ
[illegible] اور سو گئے فائدہ طلحہ بن نافع نے اپنی روایت مین زیادہ کیا کہ پھر حضرت
[illegible] اپنی بی بی کے ساتھ اسکے بستر مین اور اس نے زیادہ کیا کہ اس رات ماسی صاحبہ
[illegible] کی روایت مین ہے کریب سے کتاب التفسیر مین کہ پھر جب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
[illegible] مین کہی اور اسکی طرف کتاب العلم مین اشارہ ہو چکا اور اضطجاع اور عرض اور
[illegible] پر کلام گذر چکی اور ایسی ہی کلام گذری پرانی مشک پر (ف)
[illegible] آدھی رات کے قریب گذر گئی پھر آپ جاگے نیند کو اپنے مبارک چہرہ سے پونچھتے تھے
[illegible] ف شریک بن ابی نمر نے اپنی روایت مین جزم کیا رات کی اخیر تہائی کی ساتھ
[illegible] جب رات کی پچھلی تہائی رہ گئی اور ان دونون روایتون مین یون تطبیق ہو سکتی ہے
[illegible] آسمان کی طرف دیکھا اور دس آیتین آل عمران کی پڑہین پھر لیٹ رہے اور سو گئے اور دوسرے
[illegible] کیا اور مسواک کی اور اسکو بیان کر دیا محمد بن ولید نے اپنی روایت مین اور صحیحین مین ہے زہری
[illegible] نے کریب سے پھر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کچھ لیکر اٹھے اور اپنی حاجت کو رات بر
[illegible] اور اسعید نے اپنے اوپر سے پھیرا پھر اٹھے پھر آپ مشک کے پاس آئے اخیر حدیث تک اور سعید
[illegible] نے اس سے سلمہ کے پاس کہ پھر آپ دوسری بار اٹھے اور شعبہ نے سلمہ سے روایت
[illegible] صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی حاجت کی بدل ف پھر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
[illegible] تک ہی اور آپنے وضو کیا اور عمدہ وضو کیا پھر اٹھکر نماز پڑہنے
[illegible] کیا کہ آپنے اس مشک مین سے پہلے ایک برتن مین پانی
[illegible] کی روایت مین ہے کریب سے تو آپنے وضو کیا وضو ہلکا اور
[illegible] روایتون مین فوری کی وضو کی تفسیر ہے اسکے لفظ یہ

ہین کہ آپ نے دو رکعتون کو [illegible]
اور مسلم نے عیاض سے روایت کیا ہے
آپ نے مسواک کیا اسیطرح شریک نے کریب سے
ہو چکا محمد بن ولید کی روایت مین ہے پھر آپ نے اپنی جا[illegible]
مین اندر جا کر نماز پڑھنے لگے ف اور مین [illegible]
ہوتا ہے کہ ابن عباس نے بھی وہ سب کچھ کیا جو کچھ اس نے حضرت [illegible]
عمران کے آخر کی بھی پڑہین اور آسمان کیطرف بھی دیکھا اور [illegible]
احتمال ہے کہ ابن عباس کی یہ کلام اغلب پر محمول ہو اور مسلم نے [illegible]
اور مینے انگڑائی لی اس خیال سے کہ آپ یہ سمجھین کہ مجھ کو نیند آرہی ہے [illegible]
معلوم کر کے اپنے بعض عمل چھوڑ نہ دین کیونکہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم [illegible]
آپ پر فرض نہ ہو جاوین ف اور مین آپکے پہلو مین کھڑا ہوا تو آپ نے اپنا [illegible]
پکڑ کر اسکو ملنے لگے پھر آپنے دو رکعتین پڑہین پھر دو رکعتین (پڑہین) پھر دو رکعتین
پھر دو رکعتین (پڑہین) ف اس روایت مین اسیطرح ہے اور اسکا کہ آپ نے [illegible]
تصریح طلحہ بن نافع کی روایت مین واقع ہوئی ہے جہان کہا ہے کہ سلام [illegible]
مسلم نے بھی علی بن عبداللہ بن عباس عن کی روایت مین فصل کی تصریح کی اور [illegible]
مسواک کیا اور باب کی روایت مین دو دو رکعتون کر کے [illegible]
یہ ہے کہ آپ نے تیرہ رکعتین پڑہین اور حنظلہ کی روایت مین جو کتاب [illegible]
جہان کہا ہے کہ پھر آپکی نماز تیرہ رکعتین پوری ہوئین اور [illegible]
کریب سے کہ آپ نے تیرہ رکعتین پڑہین اور محمد بن ولید کی [illegible]
دو رکعتین پورن ہونے کے بعد پڑہین صبح کی نماز سے پہلے [illegible]
بھی وتر کے بعد دو رکعتون کا [illegible]
تیرہ رکعتین پڑہین ابن [illegible] نے تصریح کی کہ [illegible]
جو کتاب التفسیر مین انشاء اللہ تعالیٰ آوے گی اسکے [illegible]

Marfat.com

صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رکوع اور سجود میں یہ دعا پڑھتے
ربنا وبحمدک اللھم اغفرلی یعنے اللہ ہمارے پروردگار تو پاک ہے اور تیری تعریف کرتا ہوں اے اللہ تعالیٰ
ف عینی نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسے بخشش مانگتے حالانکہ آپ گناہ معاف
کرنیکے لیے کہ میں اللہ کی رحمت کا محتاج ہوں اور میں اسکا بندہ ہوں اور غلام اور وہ میرا مالک اور مولیٰ ہے اور
ترک اولیٰ پر ہوتا حافظ ابن حجر نے فتح الباری میں کہا منصور کی روایت میں بھی اس دعا کی محل کی
ابو الضحیٰ سے اس کام کے ابتداء کو بیان کر دیا جیسکہ کتاب التفسیر میں انشاء اللہ تعالیٰ آویگا کہ رسول اللہ صلی اللہ
نے سورۂ نصر کے نازل ہونیکے پیچھے کوئی نماز نہیں پڑھی مگر آپ اس میں یہ دعا (جو اسحدیث میں مذکور ہے)
بعض نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس دعا کو نماز ہی میں پڑھتے اسواسطے کہ بہ نسبت اور جگہوں کے اس دعا کا
نماز ہی میں افضل ہے اسنتے حافظ نے کہا اسحدیث میں اسبات کی تصریح نہیں ہے کہ آپ اس دعا کو نماز سے خارج
پڑھتے تھے بلکہ اسحدیث کے بعض طرق سے جو مسلم میں وہ طریق موجود ہے ثابت ہوتا ہے کہ آپ اس دعا کو نماز میں بھی
پڑھتے اور نماز سے باہر بھی پڑھتے اور منصور کی روایت میں نماز میں اس محل کا بیان ہے جس محل میں آپ اس کو
پڑھتے اور وہ محل رکوع اور سجود ہے مترجم عفا اللہ عنہ کہتا ہے باب کی اس حدیث میں بھی جو مذکور ہوئی
اس محل کی تصریح ہے جسمیں آپ ان کلمات کو پڑھتے ت آپ اس دعا کے مانگنے میں قرآن پر عمل کرتے
حافظ ابن حجر نے فتح الباری میں کہا آپ اس دعا کے مانگنے میں قرآن کی اس آیت پر عمل کرتے
ارشاد ہوا ہے اور ابن السکن نے فربری سے روایت کیا کہ بخاری نے فرمایا وہ آیت جسپر آپ
فسبح بحمد ربک واستغفرہ انہ کان توابا یعنے اب پاکی بول اپنے رب کی تعریف سے اور اس
وہ معاف کرنیوالا ہے اسیطرح کہا ہے سیوطی نے بخاری کے حاشیہ توشیح میں اور عینی نے عمدہ
یعقوب بمسانی نے خیر جاری شرح صحیح بخاری میں مترجم عفا اللہ عنہ کہتا ہے میں نے
نذیر حسین صاحب محدث دہلوی کے پاس دہلی میں حدیث شریف سنتا تھا شیخ یعقوب
مزار دیکھی اسکی قبر پر ایک درخت ہے اللہ سبحانہ وتعالیٰ مترجم عفا اللہ عنہ کو بھی اور اسکو بھی بخشے
حافظ نے فتح الباری میں ابن دقیق العید سے نقل کیا کہ اسحدیث میں
کرنا جائز ہے اور سجود میں سبحان اللہ کہنا اور اسکے معارض نہیں ہے
عظمت بیان کرو اور سجود میں دعا کی کوشش کرو کیونکہ

[illegible] بیشک تو سراہا ہوا بزرگ ہے عراقی نے کہا نووی نے
[illegible] حدیثوں سے ثابت ہیں اور ان سب کو یہ درود جمع کرلیتا ہے اَللّٰھُمَّ
[illegible] وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاَزْوَاجِہٖ اُمَّھٰتِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَذُرِّیَّتِہٖ وَ
[illegible] وَعَلٰی اٰلِ اِبْرٰھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ
[illegible] وَذُرِّیَّتِہٖ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرٰھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرٰھِیْمَ فِی الْعٰلَمِیْنَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ
[illegible] صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جو تیرے بندے ہیں اور تیرے رسول ہیں جو نبی اُمی ہیں اور محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
[illegible] ازواج (مطہرات) پر جو مومنوں کی مائیں ہیں اور آپکی اولاد پر اور آپکے اہل بیت پر جسطرح تو نے رحمت
[illegible] پر اور ابراہیم علیہ السلام کی اولاد پر بیشک تو سراہا ہوا بزرگ ہے یا اللہ برکت نازل کر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ
[illegible] ہیں اور محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آل اور آپکے ازواج (مطہرات) پر اور آپکی ذریت پر جیسی تو نے برکت
[illegible] علیہ السلام پر اور ابراہیم علیہ السلام کی اولاد پر جہانوں میں بیشک تو سراہا ہوا بزرگ ہے اتنے اور زیادہ
[illegible] ذکر کیا باب کی ان حدیثوں میں ثابت ہیں جنکو مصنف نے ذکر کیا اور ہمنے ذکر کیا اور ان زیادات کے
[illegible] ثابت ہیں دوسری حدیثوں میں جو حضرت علی اور ابن مسعود وغیرہما سے مروی ہیں لیکن ان میں
[illegible] لفظ قولوا سے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر وجوب صلوۃ کی دلیل لی گئی ہے تشہد کے بعد اور
[illegible] گذرا ہے عمر بن الخطاب اور انکے بیٹے عبداللہ بن عمر اور عبداللہ بن مسعود رضوان اللہ علیہم اجمعین
[illegible] اور محمد بن کعب قرظی اور ابو جعفر باقر اور ہادی اور قاسم اور شافعی اور احمد بن حنبل اور اسحق اور
[illegible] ابوبکر بن عربی نے بھی اسی مذہب کو مختار قرار دیا اور جمہور کا مذہب یہ ہے کہ تشہد کے بعد درود کا پڑھنا
[illegible] سے ہیں امام مالک رح اور ابو حنیفہ اور انکے اصحاب اور ثوری اور اوزاعی اور اہل بیت میں سے
[illegible] طبری اور طحاوی نے کہا متقدمین اور متاخرین نے اسکے عدم وجوب پر اجماع کیا ہے اور بعض
[illegible] کوئی قائل نہیں ہوا ہے اور قاضی عیاض نے شفا میں اسپر ایک طویل بحث کی ہے
[illegible] میں سے ہے اسلیے کہ وجوب کا قول صحابہ اور تابعین اور اہل بیت اور فقہا کی ایک
[illegible] تشہد کے بعد وجوب صلوۃ پر اس امر کے ساتھ استدلال پورا نہیں ہوتا جو باب کی
[illegible] ہے کیونکہ غایت ما فی الباب یہ ہے کہ احادیث میں مطلق صلوۃ کا رسول
[illegible] تقیید نہیں ہے اور یہ فی الجملہ وجوب کا مقتضی ہے تو اس امر کا احتمال ایک

Marfat.com

[illegible] کی روایت مین
[illegible] مخالفت کی ہے اور انکی روایت شریک کی روایت پر مقدم ہے اس
[illegible] شریک سے زیادہ حافظ ہین اور بعض نے اس زیادت کو عشا کی سنتون پر حمل کیا
[illegible] کی روایت مین باب کے حدیث مین مگر یہہ کہ اس زیادت کو آخر سنت عشا پر حمل
[illegible] لیکن اسپر سہال کی روایت سے اعتراض ہوتا ہے جو عنقریب انشاء اللہ تعالی آتی ہے
[illegible] کتاب التفسیر مین ہے شعبہ کے طریق سے اس نے حکم سے اس نے ابن عباس سے کہ آپ نے
[illegible] رکعتین پڑہین اور محمد بن نصر نے ان گیارہ رکعتون کو عشا کی سنتون پر حمل کیا ہے
[illegible] رکعتون کو سونے سے پہلے ادا کیا لیکن اسپر رد کرتی ہے سہال کی روایت علی بن عبد الاعلی
[illegible] کہ آپ نے عشا کی نماز پڑہی پہر چار رکعتین پڑہین عشا کی نماز کے بعد یہانتک کہ مسجد مین کوئی
[illegible] پہر آپ پہرے تو اس سے معلوم ہوتا ہے کہ آپنے یہ چار رکعتین مسجد مین ادا کین نہ گہر مین اور
[illegible] روایت سے بھی یہی معلوم ہوتا ہے کہ آپنے عشا کے بعد صرف پانچ ہی رکعتین پڑہین اور اس مین
[illegible] روایت کیا ہے ابو داؤد نے دوسرے طریق سے اس نے حکم سے اور اس مین ہے کہ آپنے پڑہین سات رکعتین
[illegible] کیا نہ سلام پہیرا مگر پچھلی رکعت مین اور محمد کو دوسری روایت سعید بن جبیر سے ملی
[illegible] اس سے معلوم ہوتا ہے کہ حاکم کی روایت مین قصور واقع ہوا ہے تو نسائی کے
[illegible] طریق سے اس نے سعید بن جبیر سے کہ آپنے دو دو رکعتین پڑہین یہانتک کہ آٹہ رکعتین
[illegible] سہال نے بیٹہے تو اس روایت کو ساتہ سعید کی روایت اور کریب کی روایت کو درمیان
[illegible] روایت عمرو بن دینار کی سعید بن جبیر سے ابو داؤد کے پاس کہ آپنے تیرہ رکعتین پڑہین
[illegible] مین تو یہ اس اختلاف کی مثل ہے جو کریب کی روایت مین گذرا ان دونو کی روایتون
[illegible] سعید کی روایت موصل ہے مرسل ہے اور کریب کی روایت مین احتمال ہے تو کریب
[illegible] ہوگی اور طلق بن حبیب نے جو کہا کہ آپ ہر دو رکعتون کے درمیان سلام پہیرتے تہے تو
[illegible] پہیرنا اٹہہ رکعت کے ساتہہ ہی خاص ہو تو اب یہ روایت سعید کی روایت کو موافق
[illegible] روایت تائید کرتی ہے اور مین نے ابن عباس کی حدیث کے کسی طریق مین وتر نہین
[illegible] کا ذکر کیا ہے اصوب یہ

تیرہ سے زیادہ نہیں کیا اور کتنی
ہے کیونکہ اس میں ہے کہ آپ نے
رکعتوں میں ہر بار آپ مسواک کرتے اور وضو
پھر مؤذن نے اذان دی اور آپ نماز کے لیے
زیادہ کیا اور دو رکعتوں یا چار رکعتوں کو
یہ حبیب بن ابی ثابت کی غلطی ہے اسلیے کہ اس میں گفتگو ہے
بیان نہ کیا ہو جیسے اس نے آٹھ رکعتوں کا حکم بیان نہیں کیا جسے
ہوا ہے دوسرے طریق میں علی بن عبداللہ سے ابوداؤد کے پاس اور صاحبین
ظن کے ساتھ معلوم ہوتا ہے کہ متعدد بار نہیں ہوا اسلیے لایلیٰ ہے
اور اس میں بھی شک نہیں ہے کہ جس روایت پر اکثر کا اتفاق ہو اور وہ روایت
لوگوں کی روایت کو لینے سے جو حافظے میں متفق علیہ روایت کے راویوں سے
کے راوی کبھی زیادہ بیان کریں اور کبھی کم اور جو جلد آپ کی رات کی
ہے اس رات میں وہ گیارہ رکعتیں ہیں اور رہی تیرہ رکعتوں کی
معدود ہوں اور موافق ہے اسکے ابوجمرہ کی روایت ابن عباس
انشاء اللہ تعالیٰ آویگی اس لفظ کے ساتھ کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نہیں کیا کہ آیا فجر کی سنتیں بھی انہیں رکعتوں میں معدود
سے نسائی کے پاس اس لفظ کے ساتھ کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
دو رکعتیں پڑھتے صبح کی فرضوں سے پہلے اور اس
ہے تو ممکن ہے کہ ابن عباسؓ کے قول میں رکعتیں
اسی نماز میں معدود ہوں اور پھر ابن عباسؓ کا قول
اٹھنے کے بعد ابتدا کیا اور اسی جمرہ کی مثل حضرت
اللیل میں انشاء اللہ تعالیٰ آویگی اور کرمانی نے
ساتھ جمع کیا ہے کہ ہو سکتا ہے کہ بعض راویوں

[illegible] کو مذکور کیا واللہ اعلم ف پھر آپ لیٹ
[illegible] (فجر کی سنتوں کی) پھر نکلے (گھر سے) مسجد کیطرف اور
[illegible] مغرب کے ہو چکا اور اضطجاع مین اختلاف کا بیان کہ آیا یہ
[illegible] صبح کی دو رکعتون کے بعد ابواب التطوع کی روایت مین انشاء اللہ تعالی آویگا
[illegible] زیادہ کیا ہے وہ زیادت انشاء اللہ تعالے کتاب الدعوات مین آویگی کہ تہی آپ
[illegible] حدیث تک اور آویگی اسپر گفتگو ابواب صلوۃ اللیل کے ابتدا مین انشاء اللہ
[illegible] ہے اس اونٹ کے بدلے کہ فضل صدقہ دیا درست ہے (کیونکہ) حدیث کہ ایک طریق مین گذر چکا کہ ابن
[illegible] اس اونٹ کے بدلے کہ بھیجا تھا جو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انکو دینے کا وعدہ کیا
[illegible] حضرت عباس رضی اللہ عنہ کو یہ اونٹ آپنے اسلیے دیا کہ وہ اپنے غیر پر جسکو اسکی لینے
[illegible] تصدق کرین اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ وعدے پر تقاضا کرنا جائز ہے اگرچہ جس شخص نے وعدہ
[illegible] والا ہو اور معلوم ہوا کہ صغیر اور قریب البلوغ مہمان کے ساتھ الفت کرنی چاہیے اور اپنی بی بی
[illegible] کرنا چاہیے اسلیے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ابن عباس رض کو محبت اور الفت سے پیش آئے
[illegible] کو پسند کرتا ہے اور معلوم ہوا کہ چھوٹا بچہ اپنے محرم کے پاس رات کاٹ سکتا ہے
[illegible] معلوم ہوا کہ حائض کے ساتھ لیٹنا جائز ہے اور معلوم ہوا کہ بچے کے سامنے
[illegible] سکتا ہے اگرچہ بچہ تمیز والا بلوغت کے قریب ہو اور یہ حیا کے مخالف نہین اور یہ بھی معلوم
[illegible] ہے اور بچے کا کان ملنا اسکو انس دلانے اور جگانے کے لیے جائز ہے اسی لیے بعض
[illegible] کے ساتھ تشبیہ دیجاوے تو اس سے وہ بخوبی سمجھتا ہے اور اس سے معلوم ہوا کہ حضرت
[illegible] کے مثال پر بھول مین اسکی پیروی کیجاوے اور معلوم ہوا کہ مغرب اور عشا کے درمیان نفلون
[illegible] رات کی نماز (تہجد کی نماز) دوسرے وقت کی نفلی نمازون سے بہتر ہے خاصکر وہ تہجد کی
[illegible] کی پہلی نماز مین ادا کی جاوے اور معلوم ہوا کہ ہر وضو اور ہر نماز سے پہلے مسواک
[illegible] اخیر وقت آل عمران کے آخر کی دس آیتین پڑھنا مندوب ہے اور معلوم
[illegible] دونون ہاتھ دھو کر سووے اور جنبی کے لیے جو سونے سے پہلے
[illegible] معلوم ہوا کہ چھوٹے برتن مین سے چلو چلو

پانی لینا جائز ہے اسلئے کہ

اور معلوم ہوا کہ وضو مین پانی کم خرچ کرنا

ابن عباسؓ کو اکثر صحابہ پر فضیلت ہے اور انکو دین

کس قدر حریص تھے اور معلوم ہوا کہ ہمیشہ کے لیے

کی خبر دی تو اس مین کوئی مضائقہ نہیں ہے اور معلوم ہوا کہ نماز مین

جیسے اس مسئلہ مین گفتگو کتاب الفتن کے اواخر مین انشاء اللہ تعالیٰ

ساتھہ ادا کرنا جائز ہے اور جو شخص تکبیر تحریمہ کے وقت

حدیث مین امام اور مقتدی کے موقف کا بیان ہوا اور

الستعان اور اس سے معلوم ہوا کہ جن حدیثون مین قرآن مجید کا

حالتون مین اپنے عموم پر نہین ہین اور اسکا جواب یہ ہا

تھی تو اب اس سے قرآن مجید کے بیوضو پڑھنے پر دلیل لینا

قضاء حاجت اور وضو کے درمیان ان آیتون کو پڑھا واللہ اعلم

الحافظ فی الفتح اور اس حدیث سے وتروں کا پڑھنا ثابت ہوتا ہے

حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ

عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ

وَسَلَّمَ صَلَوٰةُ اللَّيْلِ مَثْنٰى مَثْنٰى فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَنْصَرِفَ

الْقَاسِمُ وَرَأَيْنَا أُنَاسًا مُنْذُ أَدْرَكْنَا يُوتِرُونَ بِثَلَاثٍ

مِنْهُ بَابٌ عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ

تو (نماز سے) پھرنیکا ارادہ کرے تو تو ایک رکعت

پڑھا **ف** حافظ نے کہا فتح مین اور قسطلانی نے ارشاد

کہ وتر کی ایک رکعت اس شخص کے ساتھہ خاص ہے

رکعت کے پڑھنے کو پھرنے کے ارادہ کے ساتھہ مقید

اور سب سے **ق** اسناد مذکور کے ساتھہ قاسم بن محمد

ف حافظ نے کہا اسی اسناد
ا اپنے تسخہ مین اور اس نے غلطی کی جس نے خیال کیا کہ یہ قاسم کا اثر معلق ہے
ہے کہ قاسم نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قول رکع رکعۃ سے ایک وتر کا منفرد منفصل
ہوا کہ اسکے نزدیک وتر مین وصل اور فصل کے درمیان کوئی فرق نہین ہے واللہ اعلم
قال اخبرنا شعیب عن الزھری قال حدثنی عروۃ ان عائشۃ اخبرتہ ان
صلی اللہ علیہ وسلم کان یصلی احدی عشرۃ رکعۃ کانت تلک صلوتہ تعنی باللیل فیسجد
سجدۃ قدر ما یقرء احدکم خمسین ایۃ قبل ان یرفع راسہ ویرکع رکعتین قبل صلوۃ
صلوۃ الا بن حتی یاتیہ المؤذن للصلوۃ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ
سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تہجد کی نماز گیارہ رکعتین پڑہتے تہے تو آپ ان رکعتون مین
اندازہ ٹہیرتے جتنے وقت مین ایک تمہارا پچاس آیتین پڑہے اس سے پہلے کہ اپنا سر اوٹہاوین اور
فجر کی سنتین صبح کی نماز سے پہلے پڑہتے پہر داہنے کروٹ پر لیٹتے یہانتک کہ آپکے پاس مؤذن
نماز کی اطلاع دینے کے لیے آتا ف حافظ نے کہا ام المومنین حضرت عائشہؓ کی حدیث کو مصنف علیہ الرحمۃ
نے اور جس کو اسنے کتاب صلوۃ اللیل مین بیان کرے گا اور اسپر گفتگو اس باب مین انشاء اللہ تعالے
اس حدیث کو یہان اسلیے بیان کیا تاکہ معلوم ہوجاوے کہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ کی حدیث
اس حدیث کے درمیان کوئی معارضہ نہین ہے کیونکہ ابن عمرؓ کی حدیث تو فصل مین ظاہر ہے اور حضرت
کی حدیث مین وصل اور فصل دونون احتمال ہین تو ان دونون مین تعارض نہ ہوا اور قاسم نے بیان کردیا
کہ جائز ہے اور قاسم کا یہ قول فصل اور وصل دونو کو شامل ہے اور وتر کی ایک رکعت پر بس
اور یہی تین رکعتون کی تعیین وہ تین موصول ہون یا مفصول تو اسکو قاسم کی کلام شامل
ہے جو ہمارے اس مسئلہ مین مخالف ہے وہ ہر اس روایت کو وصل پر ہی حمل کرتا ہے جس
کے باوجود اس بات کے کہ بہت حدیثین فصل مین ظاہر ہین جیسے حضرت عائشہ کی حدیث
اسلیے کہ حضرت عائشہ کا قول ان دو رکعتون کو بھی شامل ہے جو وتر کی
قبل ہین جیسا کہ قول ہی عمل کے مراد مین نص کیطرح ہے اور طحاوی نے اس حدیث کو اور اسکے

مثل دوسری صفحہ کی

اس دعوی پر نہیں ملتا کیا

کہ احتمال ہے کہ بیتر اسے مراد وتر کی ایک

فصل دونو کو اور حنفیہ نہیں کہ بہت نے اس امر کی

ہیں ہونیسے اور جس نے انکی مخالفت کی ہے وہ کہتا ہے

وبا اللہ التوفیق واللہ اعلم **مترجم** عفا اللہ عنہ کہتا ہے کہ

حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا وتر ضرور ہے اسنے سنت ہو کر وہ

پڑھے اور جو کوئی چاہے تین رکعتیں پڑھے اور جو کوئی چاہے ایک رکعت پڑھے

بخاری اور مسلم کی شرط پر اور نکالا اوسکو اصحاب سنن اور امام احمد

لی وتر کے وجوب پر کیونکہ اسحدیث میں حق کا لفظ آیا ہے اور ہم کہتے ہیں

حالانکہ حنفیہ اسکو واجب نہیں کہتے دوسرے یہ کہ حنفیہ نے اپنی عادت کے

کیا اور دوسری جزو کو ترک کیا اور تین رکعت سے کم وبیش وتر کا

ہے حافظ ابن تیمیہ نے منتقی میں وتر کی سنت ہونے اور اسکی

مروی ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص وتر

روایت کیا اور حضرت علی مرتضی کرم اللہ وجہہ سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا

ایک سنت ہے جسکو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مقرر فرمایا وہ

ابن ماجہ نے اور ابن ماجہ کے یہ لفظ ہیں کہ وتر واجب ہیں

علیہ وآلہ وسلم نے وتر پڑھا پھر فرمایا اے قرآن والو

مترجم عفا اللہ عنہ کہتا ہے یعنی خود طاق ہے اور طاق

اور امام شافعی اور تمام مجتہدین نے یہ حکم دیا کہ وتر سنت ہے

نکلتا ہے جسکو ابن ماجہ ہی نے روایت کیا کہ

شک اللہ سبحانہ وتعالی وتر ہے طاق یعنے ایک

خاص لوگوں کہ ہے یعنے علماء ان کو ایک

Marfat.com

ن) تو وہ بولا یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) میرے پاس جذعہ ہے (ایک سال سے کم کی یعنے
ل کی) جو بھیڑ کو دو بکریون سے زیادہ پیاری ہے کیا وہ میری طرف سے کافی ہوسکتی ہے فرمایا ہے
ہے کہ تو اسکو قربانی کرے) لیکن تیرے پیچھے کسی اور کیواسطے کافی نہین ہے ف انس اور عطاء
ن کی فائدے ہین قربانی کے امر کی تاکید اور عمدہ گوسفند ہونا بھی ضروری امر ہے اور ہمسایہ کو اسکی خبر پہ
ب معلوم ہوجاوے کہ مستفتی سچا ہے تو مفتی کو لائق ہے کہ اُس پر آسانی کرے یہانتک کہ اگر
ایک مسئلہ پوچھین تو مفتی کو چاہیے کہ دونون مین سے ہر ایک کو اسکے حال کے مطابق فتوی دیوے اور
یہ ثابت آدمی اپنی وہ بات کرسکتا ہے جسپر وہ تعریف کے لائق ہوا نتہے ماقال الحافظ فی الفتح مختصرا ابن تیمیہ
ے مین باب باندہا اور کہا فطر کے دن نکلنے سے پہلے کھانے کا مستحب ہونا بقر عید کے دن کے سوا الخ معنے روایت
حضرت شاہد رسالت علیہ التحیۃ والتسلیم فطر کے دن (نماز کے لیے عیدگاہ کیطرف) نہ جاتے جبتک کھجورین کھا
ر اوطاق کہاتے روایت کیا اسکو امام احمد اور بخاری نے اور بریدہ سے روایت ہے کہ حضرت رسالت پناہ صلے اللہ
الہ وسلم فطر کے دن (عیدگاہ کو نہ جاتے یہانتک کہ کھالیتے اور نہ کہاتے قربانی کے دن یہانتک کہ لوٹتے (نماز سے فارغ ہوکر)
ت کیا اسکو ابن ماجہ اور ترمذی اور امام احمد نے اور امام احمد نے زیادہ کیا پھر کہاتے اپنی قربانی سے اور موطا
امام مالک نے سعید بن مسیب سے روایت کیا کہ لوگ فطر کے دن سویرے کہانے کا حکم کیے جاتے شوکانی نے کہا پہلے
ث کو ابن حبان نے بھی نکالا اور حاکم نے اور دوسری حدیث کو ابن حبان اور دارقطنی اور حاکم اور بیہقی نے اور صحیح
اسکو ابن قطان نے اور روایت ہے اس باب مین علی رضی سے ترمذی اور ابن ماجہ کے پاس اور یہ حدیث گذر چکی اور ابن عباس
عراقی کے پاس کبیر مین اور دارقطنی نے اس لفظ کے ساتھہ کہ سنت سے ہے کہ نہ نکلے (عیدگاہ جانے کے لیے) یہانتک کہ
ے اور نکال لیوے فطر کا صدقہ اور اسکے اسناد مین حجاج بن ارطاۃ ہے اور اس سے حجت لینے مین لوگون کا
ف ہے اور ایک روایت مین ہے سنت سے ہے یہ کہ کھاوے اسمے پہلے کہ (عیدگاہ کیطرف جانیکو) نکلے روایت کیا اسکو
عراقی نے کہا اور اسکی سند حسن ہے اور ایک روایت مین ہے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا اگر تم طاقت
ہے کہ تم مین کوئی فطر کے دن (عیدگاہ کو) نہ جاوے جبتک کھانہ لیوے تو یہ کام کرے اسکو طبرانی نے روایت کیا
اس باب مین روایت ہے ابو سعید رضی سے امام احمد اور بزار اور ابو یعلے اور طبرانی کے پاس کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ
سلم کہاتے فطر کے دن (عیدگاہ) کیطرف جانے سے پہلے عراقی نے کہا اوسکی سند پختہ ہے طبرانی نے دوسرے
سے زیادہ کہا کہ آپ لوگون کو اسکا حکم کرتے اور جابر بن سمرہ سے مروی ہے بزار کے پاس اسکی

Marfat.com

مسند مین جب فطر کا دن ہوتا تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (عید گاہ
عید کا دن ہوتا تو کچھ نہ کھاتے اور اسکی اسناد مین ضعف ہے جسکی کنیت ابو عبد اللہ ہے
اور فلاس اور بخاری اور ابو داؤد اور ابن حبان نے اسکو ضعیف کہا اور مروی ہے
پاس انکی موطا مین اس لفظ کی ساتھ جسکو مصنف نے بیان کیا اور مروی ہے صفوان بن سلیم
پاس کہ آدمی (عید گاہ کیطرف جانے سے پہلے فطر کے دن) کچھ کھالینا اور اسکا حکم کرنا
یزید سے مروی ہے ابن ابی شیبہ کی پاس کہا یہی سنت چلی آئی ہے کہ ہم فطر کے دن (عید گاہ کیطرف
کھالین اور ایک مرد سے مروی ہے جو صحابہ مین سے ہے ابن ابی شیبہ کے پاس کہ وہ حکم فطر کے دن کہانیکا
سے پہلے اور ابن عمر سے مروی ہے عقیلی کے پاس اور عقیلی نے اسحدیث کو ضعیف کہا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
دن (عید گاہ کو) نہ جاتے یہانتک کہ اپنے اصحاب کو فطر کے صدقہ سے کہلا لیتے پھر علامہ شوکانی نے عید فطر کے
کہانیکے استحباب کی وہی وجہ بیان کی جو حافظ صاحب سے مذکور ہوئی پھر ترمذی کی ایک روایت کو بیان کیا
سے کہ جب فطار کرے ایک تمہارا تو افطار کرے کھجور پر کیونکہ کھجور مین برکت ہے اگر کھجور نہ ملے تو پانی کے ساتھ
کرے کیونکہ وہ بھی پاک کنندہ ہے پھر کھجورون کے طاق کھانے مین وہی حکمت بیان کی جو حافظ صاحب
کی اور امام احمد نے بقر عید کے دن عید کی نماز کے بعد کھانا اس شخص کے لیے مستحب جانا ہے جس نے قربانی کی

بَابُ الْخُرُوْجِ اِلَى الْمُصَلّٰى بِغَيْرِ مِنْبَرٍ جب عید گاہ کو جاوے تو ساتھ منبر نہ لیجاوے ف حافظ ابن حجر
علیہ الرحمۃ نے اشارہ کیا ابو سعید کی حدیث کی بعض طرق کیطرف جسکو نکالا امام احمد اور ابو داؤد اور ابن ماجہ
کے طریق سے اُس نے اسمعیل بن رجا سے اُس نے اپنے باپ سے کہ مروان نے عید کے دن منبر باہر نکالا اور خطبہ
خطبہ شروع کیا تو اُسکی طرف ایک آدمی اوٹھا اور بولا اے مروان تو نے سنت کا خلاف کیا اخیر حدیث تک

حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ زَيْدُ بْنُ اَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ
عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ سَرْحٍ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ يَوْمَ
الْاَضْحٰى اِلَى الْمُصَلّٰى فَاَوَّلُ شَيْءٍ يَبْدَاُ بِهِ الصَّلٰوةُ ثُمَّ يَنْصَرِفُ فَيَقُوْمُ مُقَابِلَ النَّاسِ وَالنَّاسُ جُلُوْسٌ
عَلٰى صُفُوْفِهِمْ فَيَعِظُهُمْ وَيُوْصِيْهِمْ وَيَاْمُرُهُمْ فَاِنْ كَانَ يُرِيْدُ اَنْ يَقْطَعَ بَعْثًا قَطَعَهُ بِهٰذَا اَوْ
اَمَرَ بِهٖ ثُمَّ يَنْصَرِفُ قَالَ اَبُوْ سَعِيْدٍ فَلَمْ يَزَلِ النَّاسُ عَلٰى ذٰلِكَ حَتّٰى خَرَجْتُ مَعَ مَرْوَانَ
فِيْ اَضْحًى اَوْ فِطْرٍ فَلَمَّا اَتَيْنَا الْمُصَلّٰى اِذَا مِنْبَرٌ بَنَاهُ كَثِيْرُ بْنُ الصَّلْتِ اِذَا مَرْوَانُ يُرِيْدُ اَنْ يَرْتَقِيَهُ

[illegible] فقلت له غير ثم والله فقال
[illegible] ما اعلم فقلت ما اعلم والله خيرا مما لا اعلم فقال ان الناس لم يكونوا يجلسون لنا
[illegible] وحسنه اقبل الصلوة ابو سعید خدری سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عید فطر کے دن اور بقر عید
[illegible] عید گاہ کیطرف جایا کرتے ف عید گاہ مدینہ شریفہ کی باہر تھی اسکے اور مسجد نبوی کے درمیان ہزار
[illegible] اسکو نقل کیا ابن ابی شیبہ نے اخبار مدینہ مین ابو غسان مالک کے صاحب ہے اور اس سے معلوم ہوا کہ
[illegible] کے واسطے شہر سے باہر جانا مستحب ہے اور عید کی نماز کو باہر جاکر ادا کرنا مسجد مین ادا کرنے سے بہت بہتر ہے
[illegible] حضرت صلے اللہ علیہ وسلم ہمیشہ باہر جاکر عید کی نماز پڑہتے رہے باوجود اسکے کہ آپ کی مسجد (مسجد نبوی) مسجد
[illegible] سے بھی سب مسجدون سے افضل ہے اور حنفیہ کا مذہب ہے اور مالکیہ اور حنابلہ نے کہا کہ مکہ کے سوا اور شہرون مین
[illegible] مین جاکر عید کا پڑہنا مسنون ہے اور شافعیہ نے کہا کہ عید کی نماز مکہ کا مسجد حرام اور بیت المقدس مین ادا کرنا صحرا
[illegible] کر پڑہنے سے بہت بہتر ہے اور اس مین سلف اور خلف کی تابعداری ہے اور دوسرا یہ کہ یہ دونون مقام اشرف
[illegible] مین اور ان مین لوگ آسانی کے ساتھ جمع ہو سکتے ہین اور یہ دونو مقام فراخ بھی ہین اور اسیطرح عید کی
[illegible] کا نماز مسجدون مین ادا کرنا اگر وہ فراخ ہوون یا بارش ہو رہی ہو یا اسکی مثل کوئی اور عذر ہو (جیسے سخت اندہی
[illegible] ہی ہو یا برف گر رہی ہو یا اولے پڑ رہے ہون صحرا مین جاکر عید کی نماز ادا کرنے سے) افضل ہے اسلیے کہ مسجدین
[illegible] سے افضل اور اشرف ہین اور لوگ آسانی کے ساتھ مسجدون مین حاضر ہو سکتے ہین پہلی صورت مین اسلیے
[illegible] ہین فراخ ہین اور دوسری صورت مین اسلیے کہ عذر باہر جانے سے مانع ہے پھر اگر جنگل مین جاکر عید کی نماز ادا
[illegible] گا تو دونون صورتون مین اولی کا تارک ہوگا بلکہ دوسری صورت مین (یعنے عذر کی حالت مین) باہر جاکر عید
[illegible] نماز ادا کرنے کے ساتھ کراہت کا مرتکب ہوگا پہلی صورت کے سوا اور اگر مسجد تنگ ہو اور مسجد مین ازدحام کے سبب سے
[illegible] نمازی ہو تو صحرا مین جاکر ادا کرے لیکن مسجد مین اس شخص کو خلیفہ کر جاوے جو ضعیفون اور مریضون کو عید کی نماز
[illegible] کیونکہ حضرت علی نے ابو مسعود انصاری کو ایسی حالت مین خلیفہ کیا اسکو شافعی نے صحیح سند کے ساتھ روایت کیا انتہی
[illegible] الاشعلال نے ارشاد الساری ترجم عفا اللہ عنہ کہتا ہے شافعیہ کا مذہب اس مسئلہ مین حدیث صحیح کی
[illegible] مطابق ہے اور جناب کی عادت شریف یہ تھی کہ عید کی نماز شہر سے باہر نکلکر جنگل مین پڑہتے اور کسی حدیث مین یہ
[illegible] کہ آپ نے عید کی نماز شہر کے اندر مسجد مین پڑہی ہو ہان جب بارش ہوی یا اور کوئی عذر ہوا ہو
[illegible] مین ابن ماجہ نے کتاب العیدین مین ابو ہریرہ رضی سے روایت کیا کہ ایک بار عید کے

دن بارش ہوئی آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ مین تو آپنے مسجد مین عید کی نماز پڑہائی اب جو لوگون نے
کیا ہے کہ بلا عذر بہی عیدگاہ کو نہین جاتے اور اپنے اپنے محلون مین الگ الگ مسجدون مین عید کی نماز پڑہ
یہ خلاف سنت ہی اور عجب نہین کہ ان لوگون ہی پر وقیاست اسکا مواخذہ ہو کیلیے کہ عید کی نماز سے جو بنا
ہے وہ پوری نہین ہوتی جبتک سب مسلمان ایک جگہ جمع نہ ہون اور شہر کی باہر کسی کہلے میدان مین
نہ جاوین ف تو پہلے جو کام کرتے وہ یہ کہ عید کی نماز پڑہتے پہر (نماز سے) پہرتے اور لوگون کیطرف منہ کرکے
ہوتے ف اور ابن خزیمہ کی روایت مین ہی کہ آپ اپنی پاؤن پر کہڑے ہوتے اس سے معلوم ہوا کہ وہان کوئی منبر نہ
تہا ف اور لوگ اپنی اپنی صفون مین بیٹہے ہوتے تو آپ انکو وعظ اور نصیحت فرماتے اور جس کام کی
کرنا مناسب سمجہتے وصیت کرتے اور انکو حکم کرتے (حلال کا اور منع کرتے انکو حرام سے) اگر کسی طرف لشکر
کی ضرورت ہوتی) اور آپ چاہتے کہ لشکر جدا کرکے اسطرف بہیجین تو اس لشکر کو جدا کر لیتے یا کسی چیز کے حکم کرنے
ارادہ فرماتے تو حکم کرتے پہر (مدینہ منورہ کیطرف) آتے ابو سعید رضی نے کہا تو لوگ (مروان کے زمانہ تک) اسی
پر رہی (یعنے نماز کو خطبہ سے پہلے ادا کرتے رہی خلفاء راشدین کے عہد سعادت مہد مین) یہانتک کہ مین مروان بن
کے ساتہہ بقر عید کی نماز پڑہنے کے لیے یا فطر کی نماز پڑہنے کے لیے نکلا اور مروان (مدتون مین معاویہ کیطرف سے
مدینہ کا حاکم تہا جب ہم عیدگاہ مین پہونچے تو ناگہان وہان منبر تہا جسکو کثیر بن صلت نے (مروان کیواسطے) بنایا
اور مروان نے منبر پر چڑہنا چاہا نماز سے پہلے تو مین نے اسکا کپڑا کہینچا تو اس نے مجہے کہینچا اور منبر پر چڑہ گیا اور خطبہ
پڑہا نماز سے پہلے مینے کہا اللہ کی قسم تمنے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے طریق کو بدل دیا تو مروان بولا اے ابو
اب وہ وقت گذر گیا جس کو تو جانتا ہے مین نے کہا اللہ کی قسم جو مین جانتا ہون اس سے بہتر ہے جسکو مین نہین جانتا
جسکو مین جانتا ہون وہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا طریق ہی ہے اور آپ کی خلفاء کا رضوان اللہ علیہم اجمعین انھون
نے عذر کیا کہ لوگ نماز کے بعد ہمارا خطبہ سننے کے لیے نہین بیٹہتے تہے اسلیے مین نے خطبہ نماز سے پہلے مقرر کر دیا ہے (تا
لوگ اسکو خواہ مخواہ سنین) ف حافظ نے کہا اسحدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ مروان نے یہ کام اپنے اجتہاد سے کیا
آدیگا انشاء اللہ تعالی اس سے ایک باب بہیچر کہ امیر المومنین حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالی عنہ نے بہی یہ
کیا لیکن ایک دوسرے سبب سے اور اسحدیث مین فائدہ ہی منبر کا بنانا زین بن منیر نے کہا اور انہون نے کہی انیشا
کا منبر بنایا اور لکڑی کا نہین بنایا اسلیے کہ منبر جنگل مین ہی پڑا رہتا تہا حفاظت کے سوا اگر لکڑی کا منبر تہا تو
تہا کہ کوئی اٹہا کر لے جاوے اور معلوم ہوتا ہے کہ عیدگاہ مین زمین پر کہڑے ہو کر خطبہ پہا منبر پر کہڑے ہو کر خطبہ

فرض کی نیت سے خارج نماز میں
تسلیما پر کوئی زیادت نہیں ہے
اور بیہقی نے نکالا اور انہوں نے اسکو صحیح کہا
تعالیٰ کی حدیث سے اس زیادت کے ساتھ "ہم
اور ایک روایت میں ہے "ہم نماز میں آپ پر
اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر متعین ہو جاوے گا
کو متعین کرے اور وہ اسکا واقف کرنا ہے
امر مذکور میں ان میں کیفیت کی تعلیم کی ہے اور وہ واجب کے
شک نہیں کرتا جو شخص اپنے غیر کو کہے جب میں تجکو درہم دونگا
کہا مجھے خفیہ طور پر دینا تو یہ امر کیفیت اعطاء کا ہوگا نہ اعطاء کا
اور حدیثوں میں تکرار اور کثرت سے ثابت ہوچکے ہیں
ایک تمہارا رات کو اٹھے تو نماز کو دو ہلکی رکعتوں سے شروع کرے
آلہ وسلم کا یہ فرمانا استخارہ کی نماز میں "پھر دو رکعتیں
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نماز تسبیح میں یہ فرمانا
تعجب تو صبح ہونیکا خوف کرے تو ایک رکعت پڑھ
بیان ہے جسکا قرآن مجید میں امر وارد ہوا ہے تو اسکی تعلیم
پورا ہوتا مگر اس بات کے ملنے کے بعد کہ قرآن مجید میں
کا قرآن مجید میں امر ہوا ہے انکے معنے
امر استحباب پر محمول ہے تو یہ مجمل مندوب کا بیان ہوگا
غایت یہ ہوگی کہ واجب ایک بار پڑھنا ہے
دلیل کا اور وہی ان اوامر سے
دلالت کریگا اور تشہد کے
صحیح ہے

ضرورت کو سوا نہین پڑھ سکتے اور اس سے معلوم ہوا کہ عالم لوگ امیرون پر انکار کرین جیسا ان کو سنت کی مخالفت
کرتا دیکھین اور معلوم ہوا کہ عالم اپنے اخبار کی صداقت پر حلف اوٹھا سکتا ہے اور احکام مین مباحثہ جائز ہے
ہے عالم کا عمل کرنا بہ خلاف اولی کے سبب اولویت پر حاکم اسکے موافق نہ ہو کیونکہ ابو سعید خطبہ مین حاضر رہے اور
تو معلوم ہوا کہ نماز کا خطبہ سے پہلے پڑھنا اسکے صحیح ہونے مین شرط نہین ہے واللہ اعلم ابن منیر نے کہا ابو سعید نے
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فعل کو تعیین پر حمل کیا اور مروان نے اولویت پر اور اولی کو ترک کیا اوس نے وہ عذر بیان
کیا حدیث مین مذکور ہے کہ لوگون کی حالت بدل گئی ہے اور وہ نماز کے بعد خطبہ نہین سنتے تو مروان نے خیال
کیا سنت کی محافظت (خطبہ سننا) سے بہتر ہے اسکی ہیئت کی محافظت سے جو خطبہ مین شرط نہین ہے واللہ اعلم اور اس سے معلوم
ہوا عید کی نماز کے واسطے جنگل مین جانا مستحب ہے اور جنگل مین جاکر عیدی نماز پڑھنا مسجد مین عید کی نماز پڑھنے سے افضل
ہے کیونکہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عید کی نماز باہر جاکر پڑھنے پر مداومت کی باوجود اسکے کہ آپ کی مسجد (مسجد حرام کو
چھوڑ کر) سب مسجدون سے افضل ہے اور امام شافعی نے ام مین کہا ہم کو پہونچا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عیدین کی نماز
پڑھنے مدینہ مین عیدگاہ کی طرف جاتے تھے اور اسیطرح آپ کے خلفاء اربعہ آپ کے پیچھے مگر بارش وغیرہ کے عذر سے اور
اہل تمام شہرون والے مگر مکہ والے پھر اس نے کہ مکہ والون کے باہر نہ جاکر عید کے پڑھنے کا سبب بیان کیا کہ مسجد حرام
ہے اور مکہ کے اطراف تنگ ہین کہا اگر کوی شہر آباد ہو اور وہان کی مسجد عیدون مین شہر والون کو سمالے
ہین کچھ مضائقہ نہین سمجھتا کہ لوگ مسجد ہی مین عید کی نماز پڑھ لین اور باہر نہ جاوین اور اگر مسجد تنگ ہو اور لوگ فراخی
کے ساتھ اس مین نہ آسکین تو عید کی نماز کو اس مسجد مین پڑھنا مکروہ ہوگا لیکن نماز کا اعادہ واجب نہ ہوگا اور اس علت
سے مقتضا معلوم ہوتا ہے ضیق اور سعت پر صحرا کیطرف جانا کچھ ضروری امر نہین ہے کیونکہ مقصود اور مطلوب تو سب
لوگون کا جمع ہونا ہے پھر جب وہ مسجد مین حاصل ہو سکے باوجود مسجد کے افضل ہونے کے تو مسجد مین عید کی نماز پڑھنا
اولی ہوگا مترجم عفا اللہ عنہ کہتا ہے ہم اس مسئلہ پر اپنا خیال بیان کر چکے **بَابُ الْمَشْيِ وَالرُّكُوبِ إِلَى**
الْعِيدِ بِغَيْرِ أَذَانٍ وَلَا إِقَامَةٍ وَالصَّلَاةُ قَبْلَ الْخُطْبَةِ عید کی نماز کیطرف پیدل اور سوار ہو کر جانے کا بیان اور
بیان کہ عید کی نماز مین خطبہ عید کی نماز کے پیچھے پڑھنا چاہیے اور عید کی نماز مین اذان اور تکبیر نہین ہے ٭
حافظ نے کہا اس ترجمہ مین تین حکم ہین عیدگاہ کیطرف جانے کی کیفیت اور خطبہ کا عید کی نماز کے پیچھے
اور اذان اور اقامت کا عید کی نماز مین ترک کرنا پہلے حکم پر ابن تین نے اعتراض کیا کہ جن حدیثون کو امام
نے اس باب مین بیان کیا ہے اُن مین نہ پیدل جانے کا بیان ہے اور نہ سوار ہو کر جانے کا اور زین

بن منیر نے اسکا جواب دیا کہ ان دونوں امرون کا حدیثون مین مذکور ہونا ہی دلیل ہے ان
پر اور یہ کہ اندونون مین سے کسی امر کو کسیپر مزیت اور فضیلت نہین ہے اور شاید مصنف
تضعیف کی طرف جس مین چلکر جانے کا مستحب ہونا مذکور ہے ترمذی نے حضرت علی سے نکالا
چلکر جاوین اور ابن ماجہ نے سعد قرظ سے نکالا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عید مین پیدل
ابو رافع سے بھی ایسا ہی مروی ہے اور تینون حدیثون کی سندین ضعیف ہین اور شافعی نے ام
سے پہونچا ہے کہ اس نے کہا نہین سوار ہوکر گئے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کسی عید مین اور نکسی
احتمال ہے کہ بخاری نے استنباط کیا ہو سوار ہوکر جانے کی مشروعیت کا جابر کی حدیث سے جابر کے اس قول سے
لگاتے بلال کے ہاتھہ پر اس شخص کیواسطے جو سوار ہوکر جانے کا محتاج ہو اور گویا غرض یہ ہے کہ بہتر یہ ہے
کی طرف چلکر جاوے مگر جب سوار ہوکر جانے کا محتاج ہو تو سوار ہوکر جانے مین مضائقہ نہین ہے جیسے
اللہ علیہ وسلم نے خطبہ کھڑے ہوکر پڑہا جب آپ کھڑے کھڑے تہک گئے تو آپ نے بلال کے ہاتھہ (یعنی ہی)
اسکی طرف ابن ابی رافع نے اشارہ کیا اور رہا دوسرا حکم تو وہ باب کی حدیثون سے ظاہر ہے اور دوسرے حکم پر اس
کلام آویگی انشاء اللہ تعالی جو اسباب کے پیچھے ہے اب اختلاف ہوا ہے اس شخص مین جس نے پہلا
تو طارق بن شہاب کی روایت ابو سعید خدری سے مسلم کے پاس صریح ہے اس مین کہ پہلا وہ شخص جس نے
مروان ہے جیسے اس سے پہلے باب مین گذرا اور بعض نے کہا نہین بلکہ اس سے پہلے عثمان یہ کام کیا
نے صحیح سند کے ساتھہ حسن بصری تک روایت کیا کہا پہلا جس نے عید کی نماز سے خطبہ پڑہا حضرت عثمان
نے پہلے عید کی نماز کو پڑہا پہر ان کو خطبہ سنایا دستور کے موافق تو انکو معلوم ہوا کہ لوگ نماز مین
اونہون نے خطبہ کو پہلے ٹہرایا نماز سے اور یہ علت اس علت کے سوا ہے جسکو مروان نے اپنے فعل کی
حضرت عثمان نے جماعت کی مصلحت کی رعایت کی تاکہ وہ نماز جماعت کے ساتھہ پالیوین اور مروان
کی مصلحت کی رعایت کی لیکن کہا گیا ہے کہ لوگ مروان کی زمانے مین عید خطبہ نہین
اس شخص کو جو برا کہنے کے لائق ہوتا اور تعریف کرتا اس شخص کی جو اس کے لائق ہوتا اور خطبہ
اس نے اپنے نفس کی مصلحت کی رعایت کی اور احتمال ہے کہ
کے کہ اس نے اسپر مداومت کی اس لیے یہ فعل اسکی طرف
کے فعل کی طرح مروی ہے قاضی عیاض اور جو

ہے اور اسکے قول میں نظر ہے کیونکہ عبدالرزاق اور ابن ابی شیبہ دونونے ابن عیینہ سے
سے ابن مسعود انصاری سے اس نے یوسف بن عبداللہ بن سلام سے اور یہ سند صحیح ہے لیکن
عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی حدیث جو اس باب سے پہلے باب میں مذکور ہوگی اور اسیطرح معارض ہے
رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی حدیث اگر یوں جمع کی جاوے کہ یہ فعل اسنے علی سبیل الندرۃ واقع ہوا ہے تو
حدیث جو صحیحین ہے وہ بہت صحیح ہے اور نکالا امام شافعی نے عبداللہ بن یزید سے کہ پہلے جس نے عید کی
خطبہ پڑھنا شروع کیا معاویہ ہیں اور ابن منذر نے ابن سیرین سے روایت کیا کہ پہلے جس نے یہ کام بصرہ
زیاد ہے قاضی عیاض نے کہا کہ ان دونوں اثروں اور مروان کے اثر میں کچھ مخالفت نہیں ہے کیونکہ یہ دونوں
مروان اور زیاد) معاویہ کیطرف سے عامل تھے مروان مدینہ پر اور زیاد بصرہ پر) تو مطلب یہ ہوگا کہ پہلے یہ کام معاویہ رضی اللہ عنہ نے
کیا پھر اسکے تھوڑا ہی بعد اسکی پیروی کرنے لگے واللہ اعلم اور رہا تیسرا حکم تو باب کی حدیثوں میں کوئی ایسی
نہیں ہے جو اسپر دلالت کرے مگر ابن عباس کی حدیث اذان کے چھوڑنے میں اور اسیطرح اس حکم پر دلالت کرتا
ہے جابر کی حدیث کا ایک طریق اور بعض نے اسکی یہ توجیہ بیان کی ہے کہ یہ حکم سمجھا جاتا ہے نماز کو خطبہ سے پہلے
کرنے سے بخلاف جمعہ کے (توجیہ عید کی نماز جمعہ کی نماز کے خطبہ کے حکم میں مخالف ہے) تو اذان اور اقامت کے حکم
عید کی نماز جمعہ کی نماز کے مخالف ہوگی اور جو معلوم ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ مؤلف علیہ الرحمۃ نے اشارہ کیا باب کی
حدیثوں کے بعض طرق کی طرف جسکو بخاری نے بیان کیا ہے اسپر ابن عمر کی حدیث تو نسائی کی روایت میں ہے کہ
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم عید کے دن نکلے تو آپ نے سوا اذان اور اقامت کے نماز پڑھائی (عید کی) اور اسپر
ابن عباس اور جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی حدیثیں تو عبدالملک بن ابی سلیمان کی روایت میں ہے اس نے عطا سے
جابر سے مسلم کے پاس کہ آپ نے نماز کو شروع کیا خطبہ سے پہلے سوا اذان اور اقامت کے اور مسلم کے پاس ہے
عبدالرزاق کے طریق سے اس نے ابن جریج سے اس نے جابر سے کہا سنے کہا کہ عید کے دن عید کی نماز کے واسطے نہ اذان
ہے نہ اقامت اور نہ اور کچھ اور یحییٰ قطان کی روایت میں ہے ابن جریج سے اس نے عطا سے کہ ابن عباس نے کہا ابن
کے لیے اذان ہے اور نہ اقامت اسکو ابن ابی شیبہ نے نکالا ابن عباس سے اور ابوداؤد میں ہے طاؤس کے
ابن عباس سے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عید کی نماز سوا اذان اور سوا اقامت کے پڑھی اسکی سند
جابر بن سمرۃ سے مسلم کے پاس اور سعد بن ابی وقاص سے بزار کے پاس اور براء
عازب سے طحاوی میں کہا میں نے مدینہ کے بہت عالموں سے سنا کہتے تھے کہ عید فطر

اور عید اضحے مین نہ اذان ہوتی تھی اور نہ اقامت حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
تک ہمارے نزدیک اس مین کسیکا اختلاف نہین ہے اور ان روایتون سے معلوم ہوتی ہے باب
ترجمہ کے لیے اور جابرؓ کے قول کہ عید کے دن نہ اذان ہے اور نہ اقامت اور نہ کوئی
سے پہلے کوئی بات بھی کہی جاوے پر امام شافعی نے روایت کیا
حکم کرتے تھے مؤذن کو عیدین مین یہ کہ کہے الصلوۃ جامعۃ اور یہ اگرچہ مرسل ہے لیکن اسکا کسوف کی نماز
ہین کیونکہ کسوف مین اس کلمہ کے ساتھ ندا کرنا ثابت ہے جیسے انشاء اللہ تعالیٰ آتا ہے امام شافعی نے کہا
ہون کہ کہے مؤذن الصلوۃ جامعۃ اور اگر کہدیوے ہلموا الی الصلوۃ تو مین مکروہ نہین جانتا اور اگر اذان
سے کوئی لفظ مثل حے علی الصلوۃ وغیرہ کے کہے تو مین مکروہ جانتا ہون اب اس مین اختلاف ہوا ہے کہ پہلے
کی نماز سے پہلے اذان جاری کی تو ابن ابی شیبہ نے صحیح سند کے ساتھ سعید بن مسیب سے روایت کیا کہ جس
سے پہلے اذان کہی وہ معاویہؓ اور روایت کیا شافعی نے ایک شخص سے اس نے زہری سے اسی کی مثل اور
کیا پھر اس پر عمل کیا حجاج بن یوسف ثقفی نے جب وہ مدینہ پر امیر ہوا اور روایت کیا ابن منذر نے حصین
سے کہ جس نے عید کی نماز سے پہلے اذان کہی وہ زیاد ہے بصرہ مین اور داؤدی نے کہا وہ مروان ہے جس
نکالی اور اس مین سے کوئی روایت اس بات کے منافی نہین ہے کہ معاویہ نے اسکو احداث کیا جیسے خطبے
گذر چکا اور ابن حبیب (مالکی) نے کہا پہلے جس نے اس کام کو نکالا وہ ہشام ہے اور ابن منذر نے ابوبکر
کہ پہلے جس نے اسکام کو نکالا وہ عبداللہ بن زبیر ہے اور باب کے حدیث مین آویگا کہ ابن عباسؓ نے عورتون کی
نماز کے لیے تکبیر نہین کہی تھی انتہے قال الحافظ فی الفتح حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ الْحِزَامِيُّ
قَالَ حَدَّثَنَا اَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى
وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي فِي الْاَضْحٰى وَالْفِطْرِ ثُمَّ يَخْطُبُ بَعْدَ الصَّلٰوةِ اور ابن عمر بن خطاب رضی
روایت ہے کہ جناب شاہ رسالت علیہ التحیۃ والتسلیم نماز پڑھتے بقر عید کی اور فطر کی عید کی پھر نماز سے
ف الحدیث مین خطبہ سے پہلے نماز کی تقدیم کی تصریح ہے تو یہ حدیث ترجمہ باب کی
حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوْسٰى قَالَ اَخْبَرَنَا هِشَامٌ اَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ اَخْبَرَهُمْ قَالَ اَخْبَرَنِي عَطَاءٌ
ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ وَاَخْبَرَنِي عَطَاءٌ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ اَرْسَلَ ابْنَ الزُّبَيْرِ فِي اَوَّلِ مَا بُوْيِعَ لَهُ اَنَّهُ

Marfat.com

[illegible] عباس عن جابر بن عبد اللہ قال لم یکن
[illegible] جابر بن عبد اللہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قام فبدء بالصلوٰۃ
[illegible] صلی اللہ علیہ وسلم نزل فاتی النساء فذکرھن وھو یتوکأ علی
[illegible] فیہ النساء صدقۃ قلت لعطاء أتری حقا علی الامام ان یاتی النساء
[illegible] قال ان ذلک لحق علیھم وما لھم ان لا یفعلوا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے
[illegible] صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عید فطر کے دن نکلے (عیدگاہ کی طرف) تو آپ نے شروع کی نماز خطبہ سے
[illegible] کے پہلے اسناد کے ساتھ اور محمد کو عطاء نے اس بات کی بھی خبر دی کہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما
[illegible] کو کہلا بھیجا جس وقت حج عبد اللہ بن زبیر کے ساتھ لوگوں نے پہلے پہلے خلافت کی بیعت کی (زید بن عاد
[illegible] کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عہد سعادت مہد میں) عید فطر کے دن عید کی نماز کی
[illegible] کی نماز کے پیچھے ہوا کرتا (نہ پہلے) ف قسطلانی نے کہا اور اس حدیث کو مسلم
[illegible] کہتا ہے اس پر سب کا اتفاق ہے کہ عید کی نماز کیواسطے
[illegible] اور صحیحین میں جابر سمرہ سے ایسا ہی روایت ہے پھر جو کوئی عید کی نماز میں اذان دیوے یا تکبیر کہے
[illegible] کے ساتھ کہا کہ مجھ کو عطاء نے خبر دی ابن عباس اور جابر بن عبد اللہ رضی
[illegible] صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ مبارک میں) عید فطر اور بقر عید کے دن اذان
[illegible] اور سائب کے ساتھ ابن جریج نے جابر بن عبد اللہ رضی سے روایت کیا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کھڑے
[illegible] جب آپ خطبے سے فارغ ہوئے تو اتر ی ف گذر چکا کہ حضرت
[illegible] اور اس حدیث کے اس لفظ سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کسی اونچی
[illegible] اور وہاں اونٹ وغیرہ باندھا گیا ہو کہ راوی کے قول نزل سے حقیقی نزول مراد نہیں ہے
[illegible] اور عورتوں کے پاس آئے اور انکو نصیحت کی اور آپ نے
[illegible] علیہ الرحمۃ نے جابر کے قول اور آپ ٹیکا لگائے تھے بلال کے ہاتھ
[illegible] عید کیلئے [illegible] کے لیے جو سوار ہونیکا محتاج ہو اسلیے کہ ان دونوں امروں
[illegible] کہ خود عید کی نماز کے واسطے عیدگاہ کی طرف پیدل جاوے مگر ضرورت
[illegible] اور سنت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے پاؤں پر کھڑے ہو کر خطبہ

Marfat.com

فرماتے ہیں جب بنا تک گئی تو بلال کے ہاتھ پر ٹیکا لگایا اور شافعیہ نے دلیل لی حدیث اذا اتیتم الصلوٰۃ فلا
وانتم تسعون یعنے جب تم نماز کی طرف آؤ تو دوڑ کر نہ آؤ بلکہ جب آؤ تو پیدل آؤ کہ عید نماز کی طرف
ہے اسلیے کہ عید کی نماز بھی اس حدیث کے عموم میں داخل ہے کہتے ہیں اور کچھ مضائقہ نہیں ہے کہ ناقوان اور عا
کے لیے سوار ہو کر جاوی اور اسیطرح سوار ہو کر وہاں سے لوٹے **ف** اور بلال نے اپنا کپڑا پھیلایا ہوا تھا جس میں
خیرات ڈالتی تھیں ابن جریج نے کہا میں نے عطاء سے کہا کیا آپ خیال کرتے ہیں کہ امام اب بھی عورتوں کے پاس
نصیحت کرے جب خطبہ سے فارغ ہوئے عطاء نے جواب دیا یہ کام ان پر واجب ہے اور انکو کیا ہوا کہ وہ یہ کام نہیں
ف یعنی اس حالت میں ہونگے جب حرف ما لم یفعلوا میں استفہام کے لیے ہو اور جب اسکو حرف نفی قرار
جاوی تو معنے یہ ہونگے کہ یہ کام چاہیے تو سہو پر اگر نہ کریں تو انپر کچھ گناہ نہیں ہے **باب الخطبۃ بعد العید**
عید کی نماز کے پیچھے ہونا **ف** اور یہ ترجمہ منجملہ ان تین ترجموں کے ہے جو پہلے باب میں گذر چکے اور شاید مولف
الرحمۃ نے اس ترجمہ کا اعادہ کیا اسکے اہتمام کے واسطے اور بخاری علیہ الرحمۃ کا یہ ترجمہ مقرر کرنا اسپر دلیل ہے کہ پہلا تراجم
ترجمہ ساقط ہے اور ابو ذر اور ابن عساکر کے سوا سب کے نزدیک یہ ترجمہ تراجم ثلثہ سابقہ میں سے ساقط ہے اور انہوں
اقتصار کیا باب اول میں دو ترجموں پر اور ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما کی حدیث صریح ہے اس میں جو مولف
ترجمہ مقرر کیا اور عیدین کے اواخر میں اس حدیث کا سیاق اس سیاق سے جو بیان مذکور ہوا اولیٰ ہے اور ابن عمر رضی
تعالی عنہما کی حدیث بھی اسمیں صریح ہے اور رہی ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما کی حدیث جو باب کی دوسری جز
ہے تو اسکو اسلیے اس باب میں بیان کیا کہ آپ کا عورتوں کو خیرات کا ارشاد فرمانا خطبے کے تمہ سے ہے صریح دلا
دیتی ہے اسکی طرف جابر رضی اللہ عنہ کی حدیث جو اس باب سے پہلے باب میں ہے اور یہ بھی ممکن ہے کہ بخاری علیہ الرحمۃ
ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما کی حدیث کو ذکر کیا اسلیے کہ وہ فی الجملہ عیدین کی نماز کے ساتھ تعلق رکھتی ہے
وہ بھی تتمہ کیطرح ہے **حدثنا** ابو عاصم قال اخبرنا ابن جریج قال اخبرنی الحسن بن مسلم عن طاؤس
عن ابن عباس رض قال شہدت العید مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و ابی بکر و عمر و عثمان فکانوا
کانوا یصلون العیدین قبل الخطبۃ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہا میں حاضر ہوا عیدکی نماز
حضرت رسول کریم علیہ التحیۃ والتسلیم اور جناب خلیفہ اول ابوبکر صدیق اور خلیفہ ثانی حضرت عمر فاروق اور
ثالث حضرت عثمان بن عفان کامل الحیاء والایمان رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین کے ساتھ تو سب
دونو عیدوں کی نماز خطبہ سے پہلے **ف** یہ حدیث اپنی صراحت کے ساتھ ترجمہ باب کے مطابق ہے

[illegible] اور ثالث کی ہین اور رابع یہنی ہے اور اس حدیث کو مؤلف علیہ الرحمۃ نے کتاب التفسیر مین بھی اور مسلم
[illegible] اور ایسا ہی ابوداؤد نے اسکو (صلوۃ) مین نکالا **حَدَّثَنَا** یَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِیمَ قَالَ حَدَّثَنَا
[illegible] قَالَ حَدَّثَنَا عُبَیْدُ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاَبُوبَکْرٍ
[illegible] یُصَلُّونَ الْعِیدَیْنِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے بھی ایسے ہی روایت ہے **ف** اس حدیث کی
[illegible] ترجمہ باب کے ساتھ ظاہر ہے **حَدَّثَنَا** سُلَیْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِیِّ بْنِ ثَابِتٍ
[illegible] سَعِیدِ بْنِ جُبَیْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰی یَوْمَ الْفِطْرِ رَکْعَتَیْنِ لَمْ یُصَلِّ
[illegible] قَبْلَهُمَا وَلَا بَعْدَهُمَا ثُمَّ اَتَی النِّسَاءَ وَمَعَهُ بِلَالٌ فَاَمَرَهُنَّ بِالصَّدَقَةِ فَجَعَلْنَ یُلْقِینَ تُلْقِی الْمَرْاَةُ خُرْصَهَا
[illegible] وَسِخَابَهَا ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے کہ جناب پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عید فطر کے دن (عید
[illegible] کی نماز پڑہائی دو رکعت **ف** نہ چار رکعتین اور وہ جو مروی ہے حضرت امیر المومنین علی مرتضے سے کہ جامع مین عید کی
[illegible] نماز کی چار رکعتین پڑہی جاوین اور عیدگاہ مین دو رکعتین تو یہ مخالف ہے اسکی جسپر اجماع منعقد ہو چکا **ف** نہ پڑہے
[illegible] پہلے (نفل) نماز اس سے پہلی اور نہ اسکے پیچھے (اور اسکا حکم ان شاء اللہ تعالی آویگا) پہر آپ عورتون کے پاس آئے
[illegible] اور آپکے ساتھ بلال تہے اور آپنے انکو ارشاد فرمایا خیرات کرنے کا **ف** کیونکہ آپنے دیکہا معراج کی رات کہ
[illegible] دوزخ مین زیادہ عورتین ہی جاوینگی اور یہ دوسری حدیث مین مذکور ہے **ف** تو وہ شروع ہوئین کہ ڈالتی تہین خیرات بلال
[illegible] کو مین ڈالتی ایک اپنی بالیان اور ڈالتی (دوسری عورت) اپنا ہار **ف** حدیث کی مطابقت کیوجہ ترجمہ باب
[illegible] سے یہ ہے کہ حدیث مین نماز کے بعد عورتون کے پاس جانا مذکور ہے اور اس مین شک نہین ہے کہ عورتون کو جاکر نصیحت
[illegible] کرنا یہی من جملہ خطبہ کے تہا تو حدیث کی موافقت ترجمہ باب کے ساتھ ظاہر ہوئی حافظ نے کہا سخاب سین مہملہ کی کسر کے
[illegible] ساتھ پہر خاء معجمہ کے ساتھ پہر باء موحدہ کے ساتھ وہ عنبر کا ہار ہے یا قرنفل کا یا اسکے سوا کسی اور چیز کا جس مین کوڑیان
[illegible] ہون اور بعض نے کہا سخاب وہ دہاگہ ہے جس مین کوڑیان ہون اور اسکو سخاب اسلیے کہا جاتا ہے کہ حرکت کے
[illegible] وقت کوڑیان آواز دیتی ہین اور یہ ماخوذ ہے سخب سے جس کے معنے ہین اختلاط اصوات کے اور یہ لفظ صاد مہملہ کے
[illegible] ساتھ بھی مروی ہے اور حدیث کے باقی فائدون پر گفتگو جابر کی حدیث پر گفتگو کرنے کے وقت دس بابون کے بعد انشاء
[illegible] اللہ تعالی آوے گی اور آگے کی گفتگو عیدین کی دن نفل پڑہنے پر اس باب سے چھ باب پیچھے **حَدَّثَنَا** اٰدَمُ
[illegible] حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا زُبَیْدٌ قَالَ سَمِعْتُ الشَّعْبِیَّ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی
[illegible] اَوَّلُ مَا نَبْدَاُ فِی یَوْمِنَا هٰذَا اَنْ نُصَلِّیَ ثُمَّ نَرْجِعَ فَنَنْحَرَ فَمَنْ فَعَلَ ذٰلِکَ اَصَابَ

Marfat.com

سُنَّتَنَا وَمَنْ نَحَرَ قَبْلَ الصَّلٰوةِ فَإِنَّمَا هُوَ لَحْمٌ قَدَّمَهُ لِأَهْلِهِ لَيْسَ مِنَ النُّسُكِ فِي شَيْءٍ
يُقَالُ لَهُ أَبُو بُرْدَةَ بْنُ نِيَارٍ يَا رَسُولَ اللّٰهِ ذَبَحْتُ وَعِنْدِي جَذَعَةٌ خَيْرٌ مِنْ مُسِنَّةٍ فَكَأَنَّهُ
لَنْ تَوْفِيَ أَوْ تَجْزِيَ عَنْ أَحَدٍ بَعْدَكَ براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا حضرت صلی اللہ
فرمایا ف اپنے خطبہ میں جب عید کی نماز پڑھ چکے مقرر پہلی چیز جسکو ہم شروع کرین ہے اس دن
دن میں) وہ یہ ہے کہ ہم عید کی نماز پڑھیں پھر ہم جاویں پھر قربانی کریں جس نے ایسا کیا اپنے نماز پڑھی پھر جا
تو اس نے ادا کی ہماری سنت اور جس نے کاٹ ڈالا (اونٹ یا ذبح کیا اسکے سوا کسی چیز کو) نماز سے پہلے
ہے جسکو اس نے اپنے گھر والوں کے لیے کر لیا قربانی کا اس میں ثواب نہیں ہے ایک مرد انصار میں سے بولا
بردہ رضی اللہ عنہ بن نیار تھا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نے کاٹ لی (اپنی بکری) اس سے پہلے کہ عیدگاہ کو آؤں نماز کے
اور میری پاس جذعہ (ایک سال کی یا چھ ماہ کی) بکری ہے جو بہتر ہے مسنہ (دو سال کی بکری) سے تو آپ نے فرمایا
تو اسکو پہلی کے بدل تیری بعد اور کسی کو جذعہ کرنا درست نہیں ہے ف یہ صریح ہے اس میں کہ یہ حکم اس شخص کا خاص
جس میں غیر کو دخل نہیں ہے کیونکہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اختیار تھا کہ احکام میں سے جو حکم کسی شخص
ساتھ خاص کرنا چاہیں خاص کر دیں حافظ نے کہا براء کی حدیث کا ظاہر ترجمہ کے مخالف ہے کیونکہ آپ کے
اَوَّلُ مَا نَبْدَءُ الحدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ کلام نماز کے واقع ہونے سے پہلے واقع ہوا تو اس سے لازم آوے
کا مقدم کرنا نماز پر اس بنا پر کہ یہ کلام بھی خطبہ میں سے ہے اور دوسری دلیل اس پر یہ ہے کہ آپ نے فرمایا نماز
قربانی کرے اور جواب یہ ہے کہ آپ نے نماز پڑھ کر خطبہ پڑھا پھر یہ کلام فرمائی اور اول مَا نَبْدَءُ بِهٖ فِيْ يَوْمِنَا خود دلالت
ہے کہ عید کی نماز خطبہ سے مقدم ہے اور ثم کی تعقیب سے یہ لازم نہیں آتا کہ نماز اور نحر کے درمیان کوئی امر
ہو ابن بطال نے کہا امام نسائی نے غلطی کی اور اس حدیث پر جو براء کی حدیث ہے ترجمہ مقرر کیا بَابُ الذَّبْحِ
قَبْلَ الصَّلٰوةِ کہا اور امام نسائی پر مخفی رہا یہ امر کہ عرب کے لوگ کبھی فعل مستقبل بولکر اس سے ماضی مراد لیتے
گویا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یوں فرمایا اس دن میں پہلے جو کام کرنا ہے وہ نماز ہے جسکو تم اس کے بعد کرتے ہو
اسکی مثال ایسی ہے جیسے اللہ تعالیٰ نے فرمایا وَمَا نَقَمُوْا مِنْهُمْ اِلَّآ اَنْ يُّؤْمِنُوْا الآیہ اور ہماری تاویل کی تصحیح پر
دلیل ہے محمد بن طلحہ کی روایت زبید سے جو آٹھ بابوں کے بعد انشاء اللہ تعالیٰ آوے گی حدیث میں عید
کے ساتھ کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اضحے کے دن بقیع کی طرف نکلے اور آپ نے دو رکعتیں پڑھائیں
نماز کی) (اور ہماری طرف) اپنا مبارک منہ کیا اور فرمایا ہماری اس عید میں عبادت

Marfat.com

فرمان کرن حضرت تک اس روایت سے ظاہر ہوا کہ آپنے یہ وعظ نماز کے بعد فرمایا کرتا
[illegible] ہے کہ خطبہ نماز پر مقدم ہے پھر دوسری جگہہ مین کہا اگر تو کہے یہ حدیث ترجمہ باب
[illegible] کہتا ہون اگر خطبہ کو نماز پر مقدم کیا جاوی تو نہ ہوگی نماز ایسی جو اسدین کی عبادتون سے
[illegible] حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اس کلام کے نماز سے پہلے واقع ہونے سے یہ لازم نہین آتا کہ خطبہ بھی نماز سے
[illegible] اور کرمانی کی تقریر کا حاصل یہ ہے کہ کلام تو نماز سے پہلے واقع ہوئی ہے لیکن یہ کلام منجملہ خطبہ
[illegible] بیان کردیا محمد بن طلحہ کی روایت مذکور نے جسکو اونہون نے زبید سے روایت کیا کہ نماز سے پہلے کوئی
[illegible] ہوئی کیونکہ اُس نے خروج کے بعد آپکے نماز پڑہنے کو فاء التعقیب کے ساتھہ بیان کیا اور منصور نے تصریح
[illegible] روایت مین شعبی سے حدیث مین کہ کلام مذکور خطبہ مین واقع ہوئی ہے اور اسکے لفظ براء بن عازب
[illegible] کہا ہمکو خطبہ سنایا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بقر عید کے دن نماز کے پیچھے پھر فرمایا اور ذکر کیا اس
[illegible] روایت گذر چکی وہان باب پہلے اور اواخر عیدین مین بھی انشاء اللہ تعالی آویگی تو وہی تاویل حدیث
[illegible] جس کو ہمنے پہلے بیان کیا واللہ اعلم ابن تیمیہ منتقی مین اس پر باب مقرر کیا عید کی نماز کو خطبہ
[illegible] اذان اور اقامت کے سوا اور عیدین مین فرقت کا بیان ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے
[illegible] صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر اور عمر عیدین کی نماز خطبے سے پہلے پڑہتے تہے اسکو جماعت نے روایت کیا ابوداؤد
[illegible] شوکانی نے نیل مین کیا اور اس باب مین روایت ہے جابر رضی اللہ تعالی عنہ سے بخاری و مسلم اور ابوداؤد
[illegible] کہا نکلے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فطر کے دن اور آپنے نماز پڑہی (عید کی) خطبے سے پہلے اور ابن عباس رض
[illegible] ہے جماعت کے پاس ترمذی کے سوا کہا مین حاضر ہوا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ابوبکر اور عمر اور عثمان رض
[illegible] سب کے سب نماز پڑہتے تہے خطبہ سے پہلے اور ایک روایت مین ہے مین گواہی دیتا ہون حضرت صلی اللہ
[illegible] وسلم پر کہ آپنے مقرر نماز پڑہی (عید کی) خطبے سے پہلے اور انس رض سے روایت ہے بخاری اور مسلم کے پاس کہ حضرت
[illegible] نے نماز پڑہی (عید کی) قربان کے دن پھر خطبہ پڑہا اور براء سے روایت ہے بخاری اور مسلم اور
[illegible] ہمکو خطبہ سنایا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اضحی کے دن نماز کے بعد اور جندب سے روایت
[illegible] مسلم کے پاس کہا نماز پڑہی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قربان کے دن پھر خطبہ پڑہا پھر قربانی کی اور
[illegible] بخاری و مسلم اور نسائی اور ابن ماجہ کے پاس کہا نکلے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بقر عید
[illegible] پھر نماز پڑہی پھر پھرے پھر اُٹہے پھر نصیحت کی لوگون کو اخیر حدیث تک اور

عبداللہ بن السائب سے روایت ہے ابوداؤد اور نسائی اور ابن ماجہ کی باتیں حاضر ہوا میں عید
عید میں جب آپ نماز پڑھ چکے (عید کی) تو فرمایا ہم خطبہ سناتے ہیں تو جو شخص خطبہ کے لیے بیٹھا
رہے اور جو جانا چاہتا ہے وہ چلا جاوے ابوداؤد نے کہا یہ حدیث مرسل ہے اور امام نسائی نے کہا
ہونا غلط ہے صواب اسکا مرسل ہونا ہے اور عبداللہ بن زبیر سے روایت ہے امام احمد کے پاس کہ آپ نے
نماز پڑھائی خطبہ سے پہلے پھر اٹھے خطبہ سنانے کے لیے اے لوگو ہر ایک امر اور اسکے رسول علیہ التحیۃ
ہے عراقی نے کہا اسحدیث کا اسناد پکا ہے اور باب کی حدیثیں دلالت کرتی ہیں کہ عید کی نماز میں وہ
علیہ السلام نے مقرر فرمایا یہ ہے کہ نماز کو خطبہ سے پہلے ادا کیا جاوے قاضی عیاض نے کہا یہ مسئلہ اتفاقی
کیا ہے علماء امصار اور ائمہ فتوی نے اس مسئلہ میں انکے پیشواؤں کے درمیان خلاف نہیں ہے اور
ہے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اور خلفاء راشدین کا آپ کے بعد مگر جو روایت کیا گیا کہ عمر نے اپنی اور ہی خلا
خطبہ کو پہلے کر دیا کیونکہ آپ نے دیکھا بعض لوگوں کو نماز سے رہجاتے پر یہ حدیث صحیح نہیں ہے پھر کہا اور
زبیر نے اپنے آخر ایام میں اور ابن قدامہ نے کہا ہم اس میں مسلمانوں کے درمیان کسیکا خلاف نہیں جا
امیہ کے سوا کہا اور ابن عباس اور ابن زبیر سے روایت کیا گیا ہے کہ ان دونوں نے خطبہ کو عید کی نماز
ہے یہ روایتیں بھی قابل احتجاج نہیں کیونکہ صحیح نہیں ہیں کہا اور بنی امیہ کے خلاف کا کوئی اعتبار نہ
کیونکہ اس بات پر ان سے پہلے اجماع ہو چکا اور بنی امیہ کا فعل حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت صحیحہ
ہے اور انکے اس فعل پر صحابہ نے انکار کیا اور انکے اس فعل کو بدعت قرار دیا گیا اور کہا گیا کہ یہ بنی امیہ کا
کے مخالف ہے عراقی نے کہا یہی کافہ علماء کا قول ہے کہا اور جو روایت کیا گیا ہے عمر اور عثمان اور ابن زبیر
اونہوں نے عید کی نماز سے پہلے خطبہ پڑھا یہ روایتیں ثابت نہیں ہیں اُن سے رہی یہ روایت حضرت عمر رضی اللہ
سے تو اسکو روایت کیا ابن ابی شیبہ نے کہ جب حضرت عمر کی خلافت ہوئی اور انکے عہد سعادت مہد لوگ
اور آپ خطبہ پڑھتے تو بہت لوگ چلے جاتے جب آپنے یہ دیکھا تو خطبہ کو (نماز سے) پہلے شروع کیا اور نماز کے
کہا اور اس اثر کی روایت کرنیوالے اگرچہ پکے لوگ ہیں پر یہ روایت شاذ ہے مخالف ہے اسکے صحیحین میں
ثابت ہوا ہے اسکے بیٹے عبداللہ سے اور ابن عباس کی روایت سے اور عبداللہ بن عمر اور ابن عباس کی روایت
عمر سے بہتر ہے کہا اور رہی یہ روایت حضرت عثمان سے تو میں اسکا کوئی اسناد نہیں پایا اور ابن حزم
نے کہا مشہور ہے کہ پہلے اسکو حضرت عثمان نے جاری کیا اور جھوٹ ہے لوگ اسکی طرف اتفاق

Marfat.com

ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا تشہد مین ذکر آیا ہے اور
ہے لیکن اسبات کے ماننے کے بعد کہ ترک واجبات کے ساتھ ہی بخل مخصوص
اور عرف و لغت مین بخیل کے اسم کا اطلاق اس شخص پر بھی کرتے ہین جو جائز کے ساتھ
ہوا اور انہون نے عائشہ رضہ کی حدیث سے بھی دلیل لی جسکو دار قطنی اور
کہ نماز بلا وضو نہین ہوتی اور نہ مجھ پر درود بھیجنے کے سوا اور یہ حدیث باوجود اس
ہے اور جابر جسمین ضعیف ہے مطلوب پر دلالت نہین کرتی کیونکہ اسکی غایت یہ ہے کہ
کہ صلوۃ بھیجنا واجب ہے سوا نماز کے قید کے تو نماز کی تقیید کی دلیل کہان ہے ہم نے
کے اسکے وقت کی تعیین پر کونسی دلیل ہے اور وہ کہان ہے اور اسی کی مثل ہے سہل بن سعد
کی حدیث دار قطنی اور بیہقی اور حاکم کے پاس اس لفظ سے کہ اس شخص کی نماز نہین ہوتی جو اپنے نبی
باوجود مطلوب کے مفید نہ ہونیکے ضعیف الاسناد ہے جیسی حافظ نے تلخیص مین کہا اور انکے
جسکو دار قطنی نے ابو مسعود رضی اللہ تعالی عنہ کی حدیث سے نکالا اس لفظ کے ساتھ کہ جسنے نماز
اور میرے اہل بیت پر درود نہین بھیجا تو اسکی نماز مقبول نہین ہوتی اور یہ بھی مطلوب کے مفید نہین
کہ مطلق صلوۃ مین درود واجب ہے تو تشہد کے بعد کی دلیل کہان ہے علاوہ یہ کہ یہ حدیث
صحت ہی نہین رکھتی کیونکہ دار قطنی نے اسکے اخراج کے بعد کہا ٹھیک بات یہ ہے کہ یہ ابو جعفر محمد
علیہ السلام کا قول ہے اور انہون نے فضالہ ابن عبید کی آیندہ حدیث سے بھی دلیل لی اور اسکی غایت زیادہ
مطلق نماز مین دعا کے ارادہ کے وقت واجب ہے تو تشہد کے بعد اسکے وجوب پر کون سی دلیل ہے
ہے اگر کہے جیسے مصنف اسکو انشاء اللہ تعالی بیان کرے گا اور وجوب کے قائلین کے دلائل
کہ درود غیر نماز مین اجماعاً واجب نہین ہے تو اسکا وجوب نماز مین ہی متعین ہوا ہے کہ
کیونکہ امام مالک کا یہ قول ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر صلوۃ عمر بھر مین
ہر کا مذہب ہے اور طحاوی اسطرف گئے ہین کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مذکور
جسمین سے جیسی نے اسکو اختیار کیا ہے ابن دقیق العید نے کہا نماز مین درود کے
بیان کیا ہے کہ درود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر واجب ہے اور درود آپ پر
کا نماز مین واجب ہے اور یہ ابن دقیق العید کا قول سخت ضعیف

Marfat.com

کی ہر دو روایت جو صحیحین مین ثابت ہوئی ہی ابن عباسؓ کی روایت سی اس نے عثمانؓ سی جیسے گذرا حافظ نی
اسکو روایت کیا ابن منذر نی عثمان سی صحیح اسناد کو ساتھہ حسن بصری تک کہا پہلے جس نے لوگون مین سی نماز
پیشتر پڑہا وہ حضرت عثمانؓ ہین حافظ نے کہا اور احتمال ہے کہ یہ کام حضرت عثمانؓ نی احیا نا کیا ہو اور عمرؓ کی گذشتہ
سنت کیا اور اسکو منسوب کیا عبد الرزاق اور ابن ابی شیبہ کیطرف اور صحیح کہا اسکی اسناد کو اور کہا اسکو حمل کیا جاوے
اس امر پر کہ علی سبیل الندرت واقع ہوا ہو عراقی نے کہا اور عبد اللہ بن زبیرؓ کا فعل تو اسکو روایت کیا ابن ابی
شیبہ نی مصنف مین تو ابن زبیرؓ نے اُس امر کے لیے کیا جو واقع ہوا انکے اور ابن عباسؓ کے درمیان اور شاید عبد اللہ
اسکو جائز خیال کرتے ہون اور عبد اللہ بن زبیر سے گذر چکا کہ اونہون نے نماز پڑہی خطبہ سے پہلے اور ثابت ہوا
مسلم مین عطا سی کہ ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما نے عبد اللہ بن زبیر کیطرف کہلا بہیجا اُسوقت جب اُن سی پہلے
لوگون نے بیعت کی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عہد سعادت مہد مین) اذان نہین کہی جاتی تہی فطر کے
دن نے بہی اذان نکہنا کہا تو نہ اذان دلوائی فطر کے عید کے لیے عبد اللہ بن زبیرؓ نے اسدن اور ابن عباس رضؓ
نے کہلا بہیجا تہا کہ خطبہ عید کی نماز کے بعد ہونا چاہیے اور یہ کام بہی مقرر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ مین
کیا تو نماز پڑہی عبد اللہ بن زبیر نے خطبہ سے پہلے ترمذی نے کہا اور مشہور ہے کہ پہلے جس نے نماز سے پہلے خطبہ پڑہا
مروان حکم تہا انتہی اور ثابت ہوا صحیح مسلم مین طارق بن شہاب کی روایت سی اس نے ابو سعیدؓ سی کہا جس نے خطبہ عید
کو عید کی نماز سی پہلے پڑہا وہ مروان حکم کا بیٹا تہا اور بعض نے کہا پہلے جس نے یہ کام کیا وہ معاویہ تہی اسکو
عیاض نے حکایت کیا اور اسکو شافعی نے نکالا ابن عباس رضے اللہ تعالی عنہما سے اس لفظ کی ساتھہ یہانتک
کہ عید کے آئے اور اُنہون نے خطبہ کو نماز سے پہلے کر دیا اور اسکو عبد الرزاق نے زہری سے روایت کیا اس لفظ کی ساتھ
کہ عید کی نماز سے پہلے خطبہ پڑہنا شروع کیا وہ معاویہؓ تہی اور بعض نے کہا پہلے جس نے یہ کام کیا وہ زیاد تہا بصرہ مین
والی خلافت مین اسکو قاضی عیاض نے بہی حکایت کیا اور ابن منذر نے ابن سیرین سی روایت کیا کہ پہلے جس نے یہہ
کام کیا وہ زیاد تہا بصرہ مین کہا اور ان دونو اثرون مین کوی مخالفت نہین ہے اور مروان کے اثر مین کیونکہ مروان
اگر یہ دونو معاویہؓ کیطرف سے عامل تہے تو معنے یہ ہونگے کہ پہلے یہ کام معاویہؓ نے شروع کیا ہوگا پہر انکے عامل انکی
پیروی کی عراقی نے کہا درست بات یہ ہی کہ پہلے اسکام کو مدینہ مین مروان نے کیا معاویہؓ کی خلافت مین جیسے صحیحین
مین ابو سعید خدری رضی اللہ تعالی عنہ سے کہا اور اسکا کرنا کسی صحابی سی ثابت نہین ہوا نہ حضرت عمرؓ
سی اور نہ حضرت عثمانؓ سی اور نہ ابن زبیرؓ سے انتہی اور ان مین بعض روایتون کی صحت تو

پہچان چکا تو پہر ناجمع کیطرف اولی ہی اب اختلاف ہوا ہی اس مین کہ اگر [illegible]
تو مزنی کی مختصر مین ہی امام شافعی ہی جو دلالت کرتا ہے کہ عید کی نماز پر خطبہ کی [illegible]
کہا امام نووی نے شرح مہذب مین کہ ظاہر نص شافعی کا یہ ہے کہ اس فعل کا عیدین [illegible]
مین کوئی اعتبار نہین ہے کہا اور یہی صواب ہے اور جابر بن سمرہ سے روایت ہی کہ مین نے نماز پڑہی
آلہ وسلم کے ساتھہ عید کی نہ ایک بار نہ دو بار یعنے بہت دفعہ بغیر اذان اور بغیر اقامت کے روایت
اور مسلم اور ابو داؤد اور ترمذی نے اور ابن عباس اور جابر رضی اللہ تعالی عنہم سے روایت ہی کہا نہین
تہی فطر کے دن اور نہ اضحی کے دن اسکو امام احمد اور بخاری اور مسلم نے روایت کیا اور مسلم کے واسطے
کہا مجہہ کو خبر دی جابر نے کہ فطر کی عید کے واسطے کوئی اذان نہین ہے جب امام نکلے اور اسکے نکلنے
کوئی اقامت ہے اسکے لیے اور نہ کوئی پکار اور نہ کوئی اور چیز نہ ندا اور نہ اقامت شوکانی نے کہا اور
مروی ہے سعد بن ابی وقاص سے بزار کے پاس اسکی سند مین کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پڑہائی عید کی
اذان اور بغیر اقامت کے اور تہے آپ پڑہتے دو خطبے کہڑے ہوکر جن مین فصل کرتے بیٹہکر اور براء بن
روایت ہی طبرانی کے پاس اوسط مین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز پڑہائی اضحے کے دن
اور بغیر اقامت کے اور ابو رافع سے مروی ہی طبرانی کے پاس کبیر مین کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نکلے
کی نماز کیطرف پیدل بغیر اذان اور اقامت کے اور اسکے اسناد مین سندل ہے اور اس مین مقال ہی
چکا اور باب کی حدیثین دلالت کرتی ہین اذان اور اقامت کی مقرر نہ ہونے پر عیدین کی نماز کے لیے
کہا اور اسپر سب عالمون کا اتفاق ہی ابن قدامہ نے مغنی مین کہا اور اس مین ہم کسی معتبر آدمی کا خلاف
نہین پاتے مگر ابن زبیر سے روایت کیا گیا ہے کہ اس نے اذان کہی اور اقامت عراقی نے کہی اور پہلے
عیدین مین اذان کو جاری کیا وہ زیاد ہے انتہی اور ابن ابی شیبہ نے مصنف مین صحیح سند کے
مسیب سے روایت کیا کہ پہلے عید مین جس نے اذان جاری کی وہ حضرت معاویہ ہین اور ابن المنذر نے
سے اس روایت کو اس شخص نے نقل کیا ہی جسکا کوئی اعتبار نہین ہے اور سمرہ کی روایت ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ
مین بحر اسم ربک الاعلی اور ہل اتاک حدیث الغاشیہ پڑہتے تہے روایت کیا اسکو امام احمد نے
کیا ابن عباس اور نعمان بن بشیر کی حدیثون سے اسی کی مثل اور گذر [illegible] بن نعمان بن [illegible]
کے لیے گذر چکی اور ابو واقد لیثی سے روایت ہی اور اسکو بوجہا حضرت عمر [illegible] اور فطر کی

[illegible] پڑھتے تھے آپ دونو عیدون مین ق وَالْقُرْآنِ الْمَجِيدِ اور اقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ
[illegible] سوا شوکانی نے کہا سمرہؓ کی حدیث کو ابن ابی شیبہ نے مصنف مین اور طبرانی نے
[illegible] ابو داؤد اور نسائی کے پاس ہے مگر ان دونون نے جمعہ کہا عید کے بدل اور ابن عباسؓ کی
[illegible] مصنف نے اشارہ کیا اسکے لفظ سمرہؓ کی حدیث کے الفاظ کی طرح ہین اور اسکی اسناد مین موسی
[illegible] ضعیف ہے اور ابن عباسؓ کی ایک اور حدیث ہی بزار کے پاس اسکی مسند مین کہ حضرت صلی اللہ
[illegible] سلم تھے پڑھتے عیدین مین عم یتساءلون اور والشمس وضحیها اور اسکی اسناد مین ایوب بن سیار ہی ابن
[illegible] ایوب بن سیار کچھ چیز نہین ہے اور ابن حبان اور ابن مدینی نے کہا ثقہ نہین ہے اور نسائی نے کہا
[illegible] ہے اور ابن عباس رضی اللہ عنہما کی ایک تیسری حدیث ہی امام احمد کے پاس کہا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ و
[illegible] عیدین کی نماز کی دو رکعتین پڑھائین جن مین آپنے فاتحۃ الکتاب پر اور کچھ زیادہ نہین کیا اور اسکی سند
[illegible] حسن ہے اور اس مین اختلاف ہی اور نعمان کی حدیث جس کیطرف مصنف نے اشارہ کیا باب ما یقرء فی
[illegible] الجمعہ مین ہی گذر چکی اور یہ نعمان کی حدیث سمرہؓ بن جندب کی روایت سے بھی کتاب الجمعہ کے باب مذکور مین
[illegible] چکی عید کے ذکر کے سوا اور ابو واقد کی حدیث کو اونہون نے ہی نکالا جسکو مصنف نے ذکر کیا اور اس باب مین
[illegible] ہی انس سے ابن ابی شیبہ کے پاس مصنف مین انسؓ کے مولی سے جس کا ابن ابی شیبہ نے نام لیا اس نے کہا
[illegible] مین گیا انس کے ساتھ عید کے دن یہانتک کہ ہم پہونچے زاویہ تک تو ناگہان آپکے مولی عید کی نماز
[illegible] اعلی اور سورہ غاشیہ پڑھ رہے تھے تو انسؓ نے کہا یہ دونو مقرر وہی دونون سورتین ہین جنکو حضرت
[illegible] علیہ وآلہ وسلم نے (عیدین مین پڑھا ہے) اور عائشہ سے مروی ہے طبرانی کے پاس کبیر مین اور
[illegible] کے پاس کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لوگون کو فطر کے دن اور بقر عید کے دن نماز پڑھائی
[illegible] مین کہین پہلی رکعت مین سات (قرءت سے پہلے) اور پڑھا سورہ ق کو اور دوسری رکعت مین
[illegible] (قرءت سے پہلے) اور سورہ قمر پڑھی اور اسکی اسناد مین ابن لہیعہ ہے اور اس مین گفتگو
[illegible] اور باب کی ہیئت عدد مین دلالت کرتی ہین کہ عیدین مین سورہ اعلی اور غاشیہ کا پڑھنا مستحب ہے اور اسی
[illegible] اصحاب حنبل اور گئی ہین امام شافعی اسطرف کہ عیدین کی نمازون مین سورہ ق اور قمر کا پڑھنا
[illegible] کہ سوا اور مستحب جانا عبداللہ بن مسعودؓ نے عیدین مین اوساط مفصل کا پڑھنا سوا دو
[illegible] کے ابو حنیفہ اور اصحاب نے اس مین کوئی سورت معین نہین ہے اور ابن ابی شیبہ نے

روایت کیا کہ ابوبکر نے عید کے دن سورۂ بقرہ پڑہی یہانتک کہ میں نے دیکھا کہ [illegible]
اور نووی نے احادیث کے درمیان جمع کیا ہے اور کہا ہے کہ کبھی آپ نے عید کی نماز سورۂ ق اور اقتر
اور کبھی اعلے اور غاشیہ کے ساتھ اور اس جمع کیطرف ان سے پہلے امام شافعی سبقت کر چکے اور عید
ان دونوں سورتوں کے پڑہنے میں حکمت یہ ہے کہ سورۂ اعلی میں نماز اور زکوۃ فطر کے ذکر پر ترغیب
کو کہا سعید بن مسیب اور عمر بن عبد العزیز نے اللہ کے قول قد افلح من تزکے وذکر اسم ربہ فصلی کی تفسیر
فضیلت اسیکے ساتھ خاص ہوئی جیسے جمعہ کے دن کو خاص کیا گیا سورۂ جمعہ کے ساتھ اور رہی سورۂ
تو وہ اسلیے کہ اعلے اور غاشیہ میں موالات (ترتیب) ہے جیسے سورۂ جمعہ اور منافقون میں اور رہی
اور قمر تو امام نووی نے مسلم کی شرح میں علما سے نقل کیا کہ یہ دونو سورتیں جسکے شامل ہیں قیامت
اور قرون ماضیہ اور مکذبین کے اہلاک کے اخبار پر تو تشبیہ دی لوگوں کے نکلنے کو عیدین میں انکے
ساتھ قیامت کے دن اور انکے نکلنے کے قبروں سے جیسے کہ وہ ٹڈیاں ہیں پھیلی ہوئی اور بعض نے اعتر
کیا ہے کہ حضرت عمرؓ نے ابو واقد لیثی سے جو پوچھا کہ آپ عید میں کون قرءت پڑہتے تھے تو اسکی کیا وجہ
باوجود اسکے کہ عمر عیاد وغیرہ میں آپکے ہمرکاب وہم نوالہ وہم کباب رہتے تو امام نووی نے کہا شاید
عمرؓ کو اس میں شک پڑ گیا ہو تو اسکو آپنے ثابت کرنا چاہا یا لوگوں کو جتانا چاہا عراقی نے کہا احتمال ہے
عمر بعض عیدوں میں انکے ساتھ حاضر ہونے سے غائب رہے ہوں اور یہ واقعہ جس میں ابو واقد حاضر ہوا
ایک عید میں ہو یا بہت عیدوں میں کہا اور اس میں کیا تعجب ہے کہ ہمنشین ملازم پر بعض وہ باتیں مخفی
ہوں جو اسکے مصحوب ہے وقوع میں آئیں جیسے تین بار اجازت لینے میں (گھر کے اندر جانے کے لیے) او
نے اس پر فرمایا کہ یہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قول مجھ سے مخفی رہا مجھے روک لیا بازاروں میں تجا
کے لیے جانے نے انتہی ما قال الشوکانی فی النیل **باب** ما یکرہ من حمل السلاح فی العید
الحرم عیدین کے دن اور حرم میں ہتیار اوٹھا کر جانا مکروہ ہے **ف** یہ ترجمہ ظاہر میں تو گذشتہ
مخالف ہے جسکا عنوان یہ ہے باب الحراب والدرق یوم العید کیونکہ اس عنوان سے معلوم ہوتا ہے کہ ہتیاروں کا
عیدین کے دن مباح ہے اور مندوب جیسے اس باب کی حدیث اسپر دلالت کرتی ہے اور اس ترجمہ سے معلوم
کہ ہتیاروں کا اوٹھانا عید کے دنوں میں اور حرم میں مکروہ ہے حرام اسلیے کہ ابن عمر کا
قول ہے جس میں اونہوں نے حجاج کو مخاطب کرکے کہا ہے تو نے اٹھوا دی ہتیار [illegible]

...ان دونصدیثون کو درمیان اسطرح جمع کیا جاوے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی گذشتہ حدیث مین ان ...اٹھانیکا بیان ہی جنھون نے تدریب اور تمرین لینے امتحان اور آزمایش کے لیے اٹھائی تھے اور ان کے ...ے لوگون کا ایذا پانا معہود نہ تھا اور اس مین ان لوگون کو روکا گیا ہے جو ہتیار تکبر اور غرور کی راہ سے ...ین اور انکے اٹھانیکی حالت مین بھی اسقدر بچاؤ کا خیال نہین ہوتا خاص کر کے جب لوگون کا زیادہ ازدحام ...راہ مین تنگ ہون وَقَالَ الْحَسَنُ نُهُوا اَنْ يَحْمِلُوا السِّلَاحَ يَوْمَ الْعِيْدِ اِلَّا اَنْ يَخَافُوا عَدُوًّا اور ...صری کا کہا منع کیے گئے لوگ ہتیار دن کے اوٹھانے سے عید کو دن مگر اسحالت مین کہ دشمن کا اندیشہ ہو۔ ...ظ نے کہا مین اسپر واقف نہین ہوا موصولا مگر ابن منذر نے اسی کی مثل حسن بصری سے ذکر کیا اور اس مین ...عمر کے قول کے اطلاق کو مقید بیان کیا ہے اور اسی کی مثل وارد ہوا ہے مقید اور غیر مقید تو عبد الرزاق نے ...ل اسناد کے ساتھہ روایت کیا کہ منع کیا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ کہ نکالا جاوین ہتیار عید کے دن اور ابن ماجہ ...ضعیف سند کے ساتھہ روایت کیا ابن عباس رضی سے کہ منع کیا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ کہ اٹھائے جاوین ...ہ مین حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى اَبُو السَّكَنِ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَرَّانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ ...قَةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ ابْنِ عُمَرَ حِيْنَ اَصَابَهُ سِنَانُ الرُّمْحِ فِيْ اَخْمَصِ قَدَمِهٖ ...قَتْ قَدَمَهُ بِالرِّكَابِ فَنَزَلْتُ فَنَزَعْتُهَا وَذٰلِكَ بِمِنًى فَبَلَغَ الْحَجَّاجَ فَجَاءَ يَعُوْدُهٗ فَقَالَ الْحَجَّاجُ لَوْ ...مَنْ اَصَابَكَ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ اَنْتَ اَصَبْتَنِيْ قَالَ وَكَيْفَ قَالَ حَمَلْتَ السِّلَاحَ فِيْ يَوْمٍ لَمْ يَكُنْ يُحْمَلُ ...وَ دَخَلْتَ السِّلَاحَ الْحَرَمَ وَلَمْ يَكُنِ السِّلَاحُ يُدْخَلُ فِي الْحَرَمِ سعید بن جبیر سے روایت ہی کہا مین ...اللہ بن عمر رضی کے ساتھہ تھا جب تیر کی نوک کا زخم اسکے پاؤن کے تلوی مین لگا اور اسکا پاؤن رکاب کے ساتھہ ...ٹ گیا تو مین اوترا (اپنی سواری سے) اور آپکے پاؤن کو مین نے رکاب سے باہر کھینچا اور یہ واقع منا مین ہوا ...ا جو مکہ سے تین میل کے فاصلہ پر ہی اور مکہ کے حرم مین داخل ہے اور منحر ہے حضرت صلی اللہ علیہ ...وسلم نے فرمایا منیٰ کُلُّهَا مَنْحَرٌ یعنے منی مین جہان چاہین قربانی کر سکتے ہین اور یہ واقعہ عبد اللہ بن ...کے مقتول ہونے سے ایک سال پیچھے ہوا جبکہ حجاج مکہ پر حاکم تھا مترجم عفا اللہ عنہ کہتا ہے میرا حجاج بن ...ف ثقفی کی نسبت جو کچھ خیال تھا مین اسکو لکھنا مناسب نہین سمجھتا اور یہ بھی اسلیے کہ اس نے ہزارہا نیک ...ن کو ناحق قتل کروایا تھا لیکن مین توبہ کرتا ہون اپنے مالک کے آگے عاجزی کر کر اور گڑگڑا کر کہ وہ مجھے ...ی اللہ اسلام پر اٹھاوے ابن ماجہ کی شرح اردو رفع العجاجہ مین اخی فی اللہ المنان مولوی محمد

وحید الزمان صاحب نے ایک جگہ لکھا ہے کہ حجاج بن یوسف ثقفی جو ایک ظالم شخص تھا [illegible]
بندون کو ناحق قتل کروایا تھا اور عبداللہ بن زبیرؓ کو بھی اسی نے قتل کیا تھا اور سعید بن جبیرؓ
عبداللہ بن عمرؓ کا شاگرد اسکا بھی یہی حجاج قاتل ہے) جب مرنے لگا تو کہتا تھا یا اللہ بخشدے مجھ کو
کہتے ہین تو مجھ کو نہین بخشیگا یہ کلام اسکا کسیسے حسن بصری سے نقل کیا اونھون نے کہا سنے
کہ اللہ سبحانہ وتعالی بخشدیوے مین کہتا ہون حسن بصری رحمہ اللہ نے توعسی کا لفظ جواب مین فرمایا
کہتا ہون کہ اللہ تعالی نے اسکو بخشدیا اگرچہ آیت سورۂ نساء ومن یقتل مؤمنا متعمدا الآیہ سے حضرت ابن
جبرائیل نے یہی سمجھا ہے کہ قاتل مومن کی توبہ مقبول نہین اور وہ ہمیشہ جہنم مین رہیگا اور وہ کہتے ہین کہ
نے قتل ناحق کی آیت کو ہمارا تمہارے پیمبر کی زبان پر پھر اسکو منسوخ نہین کیا جب سے ہمارا اسکو نکالا ابن
نے سالم بن ابی الجعد سے اس نے ابن عباسؓ سے لیکن ہم کہتے ہین یہ آیت منسوخ نہین ہے بلاشبہ اور اسکے
معنے نہین ہین جو ابن عباسؓ نے سمجھے ہے بلکہ معنے وہ ہین جو جمہور نے سمجھے کہ سزا اسکی یہی ہے جو اس آیت مین
مذکور ہوئی آگے اللہ مالک ہے۔ لیکن اگر قصاص مین مارا گیا تو سب کے قول مین پاک ہوا اور اس پر قرآن کی
آیتین اور حدیثین دلیل ہین اور کیا اسکی دلیل ہین وہی ابو سعید خدری رضی اللہ تعالی عنہ کی حدیث کا نی
جسکو اکثر اصحاب سنن نے نکالا اور مسلم نے کہ کہا ابو سعیدؓ نے مین تم سے بیان نہ کرون اسبات کو جو سنی مین نے
رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبان مبارک سے سنی ہے میرے دونو کانون نے اسکو سنا اور میرے
دل نے اسکو یاد رکھا ایک شخص تھا ہمارے اگلے زمانہ مین) اس نے ننانوے آدمیون کو قتل کیا (ناحق) پھر اسکے
کا خیال آیا تو اس نے دریافت کیا کہ ساری زمین مین کون بڑا عالم ہے لوگون نے بتلایا کہ (فلان شخص
سے بڑا عالم ہے) یہ شخص اسکے پاس گیا اور کہا کہ مین نے ننانوے آدمیون کو قتل کیا ہے کیا میری توبہ
سکتی ہے وہ بولا واہ ننانوے آدمیون کو مار کر اب توبہ کرتا ہے اس شخص نے (مایوس ہوکر) اپنی تلوار کو پھینک
اس عالم کو بھی مار کر سو خون پورے کر دیے پھر اسکو توبہ کا خیال آیا اس نے دریافت کیا [illegible]
ہے لوگون نے بتلایا وہ اسکے پاس گیا اور کہا کہ مین نے سو خون (ناحق) کیے ہین کیا میری توبہ قبول
وہ بولا افسوس تجھ پر بھلا توبہ کو کون روک سکتا ہے لیکن تو اس ناپاک بستی سے (جہان تو نے خون کیے ہین)
اور فلان نیک بستی مین جا (اس بستی کا نام لیا) وہان جاکر اپنے مالک کی عبادت کر وہ شخص اپنی
کی نیت سے نکلا راہ مین اسکی موت آن پہونچی اور رحمت کے فرشتون اور عذاب کے فرشتون مین

Marfat.com

...ن کا اس شخص کی نسبت گمان ہو زیادہ ہو (یعنے ہمین اسکا زیادہ حق دار ہون) اس نے ایک ساعۃ
...ن ہمین کی اور رحمت کے فرشتون نے کہا واہ وہ توبہ کرنے نکلا تہا (تو رحمت کا مستحق ہوا) صدقے
...ل رحمت اور عنایت کے اگر وہ ایسا نہ کرے تو بندون کا کیا ٹھکانا لگے جب رحمت کے فرشتون اور عذاب
...ن ہمین ایسا جھگڑا ہوا تو اللہ جل جلالہ نے ایک فرشتے کو ان کا فیصلہ کرنے کے لیے بھیجا دونون
...نے اسکی طرف رجوع ہوئے اس نے کہا دیکھو وہ شخص کس بستی سے زیادہ نزدیک ہے پھر مرا ہے (آیا
...ی سے جہان سے نکلا تہا یا نیک بستی سے جہان جاتا تہا) جس بستی سے نزدیک ہوا اسکے لوگون مین اسکو
...ا اور جس بات شخصیر موت ان پہونچی تو گھسٹ کر نیک بستی کے قریب ہو گیا اور بری بستی سے دور
...آخر فرشتون نے نیک بستی کے لوگون مین اسکو شریک کیا (اور نیکون مین وہ شخص لکھا گیا سبحان اللہ مالک
...ر کرم ایسا ہی ہے آدمی کے خواہ کسیقدر گناہ ہون خدا کی رحمت سے مایوس نہ ہونا چاہیے اور توبہ کا خیال نہ
...چاہیے وہ ارحم الراحمین بندہ نواز ہی اسکا ارشاد ہے سبقت رحمتی علے غضبی اور آن حضرت صلی اللہ
...علیہ وسلم نے فرمایا ہے وہ مغفرت ارجی عندی من عملی اور معلوم ہوا کہ قاتل مومن کی توبہ قبول ہو سکتی ہے
...ن میں شک نہین کہ قتل مومن بڑا سخت گناہ ہے اور قاتل مومن کی سزا تو یہی ہے جو آیت سورۂ نسا مین اللہ
...ن فرمائی اور سچ پوچھو تو میری ناقص نظر تو وہ حدیث ہے جس مین حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دو آدمیون
...فرمایا ہے کہ ان مین سے ایک شخص بدکردار تہا اور دوسرا پرہیزگار اور متقی اس فاجر کو روکتا تہا پر وہ
...ن کو چھوڑتا خلنے دربی آخر متقی نے فاجر کو ایک دن (ایک سخت) گناہ پر دیکھ کر کہدیا تجھے اللہ ہرگز
...بخشیگا اللہ نے فرمایا من ذا الذی یتالے علی ان لا اغفر لفلان یعنے وہ کون شخص ہے جو میری ذات
...پر کہتا ہے کہ فلان مرد کو مین معاف نہین کرون گا جا مینے اسکو بخشدیا اور تیرے سب عمل برباد کر دیے اوکما
...ورد فی الحدیث اور اس آیت کی برکت سے ہماری گناہون کو بخشدے اور اپنے نیک بندون کے تصدق
...ہمین کو آتش دوزخ اور عذاب قبر اور عذاب حشر اور ہر ایک آفت اور تکلیف سے بچالے آمین یارب العلمین
...اور پہونچی حجاج کو یہ خبر کہ عبداللہ بن عمر کو نیزہ لگا ہے) اور وہ انکی بیمار پرسی کے لیے آیا اور بولا حجاج
...معلوم ہوا ہے جس نے آپ کو یہ نیزہ لگایا ہے (تو ضرور ہم اسکو سزا دینگے) ابن عمر بولے تو نے ہی مجھکو
...لگایا ہے اس آپنے اسکی نسبت اسکی طرف اشارہ کی کہ وہی اسکا سبب ہوا تہا زبیر نے انساب میں
...عبدالملک نے سب حجاج کیطرف لکھا کہ ابن عمر کی مخالفت نہ کرے تو اسپر ایسا گوارا گذرا اور

اس نے حکم کیا ایک شخص کو جس کے ساتھ نیزہ تھا کہ عبداللہ بن عمرؓ کو وہ نیزہ لگا دے
ساتھ لگ گیا اور اس نے بہا دیا وہ نیزہ عبداللہ بن عمرؓ کے پاؤں پر تو ابن عمرؓ اس سے کئی دن بیمار رہے
واقعہ چوہتر سال ہجری میں ہوا ف حجاج نے پوچھا اور میں کیونکر آپ کو نیزہ لگا یا ابن عمرؓ نے
ہتیار اسدن میں جسدن میں ہتیار نہ اٹھائے جاتے تھے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں ایک شخص
کو حکم دیا ہتیار اٹھانے کا اور تو نے داخل کیے ہتیار حرم میں حالانکہ حرم میں ہتیار نہیں لایا جاتا تھا
مکہ کے امن کیجگہہ ہونے کی یعنے تو نے سنت کی مخالفت کی اسلیے فساد واقع ہوا اگر تو اسدن میں ہتیار
اجازت نہ دیتا تو کوئی ہتیار نہ اٹھاتا اور نہ اسکو حرم میں کوئی لاتا اور یہ عید کا دن تھا اور اسحدیث سے
اگر عید کے دن ہتیار اٹھانے سے کسی کو ایذا پہونچی اور احتیاط نہ ہو سکے تو جائز نہیں اور ابن عمرؓ کی یہی
ہوتی ہے اور حرم میں ہتیار اٹھانے کی ممانعت اسحدیث سے بھی ثابت ہوتی ہے جسکو مسلم نے روایت کیا
کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مکے میں ہتیار اوٹھانا منع ہے اور باب کی حدیث سے بھی یہی معلوم
تو مطابقت حدیث کی باب سے ظاہر ہے قسطلانی نے کہا اسحدیث کو مؤلف نے عیدین میں بھی نکالا ہے

اَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوبَ قَالَ حَدَّثَنِي اِسْحَاقُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ عَنْ اَبِيهِ قَالَ دَخَلْتُ
عَلَى ابْنِ عُمَرَ وَاَنَا عِنْدَهُ قَالَ كَيْفَ هُوَ قَالَ صَالِحٌ فَقَالَ مَنْ اَصَابَكَ قَالَ اَصَابَنِي مَنْ اَمَرَ بِحَمْلِ السِّلَاحِ
فِي يَوْمٍ لَا يَحِلُّ فِيهِ حَمْلُهُ يَعْنِي الْحَجَّاجَ سعید بن عمرو سے روایت ہے کہ میں حجاج ابن عمرؓ کے پاس عیادت کے لیے
میں اسوقت عبداللہ بن عمرؓ کے پاس تھا کہا کیا حال ہے کہا اچھا حال ہے پھر بولا تجھکو کس نے نیزہ لگا
نے کہا جس نے ہتیار اٹھانے کا حکم دیا ایسے دن میں جس میں ہتیار کا اٹھانا جائز نہیں ہے اور غرض
تھی کہ تو نے ہی مجھ کو نیزہ لگایا ہے ف حجاج تین بار عبداللہ بن عمرؓ کی بیمار پرسی کو گیا پہلی بار پوچھا کس نے
تو ابن عمرؓ نے اشارہ سے سمجھا دیا کہ تو نے لگایا دوسری بار اس نے پوچھا تو آپ نے بصراحت کہدیا کہ تو نے لگا
بار پوچھا تو ابن عمر چپ ہو رہے اور اسکی طرف التفات نہ کیا اور وہ غصہ سے اٹھکر چلا گیا اور حدیث کی مطابقت
سے ظاہر ہے ابن تیمیہ نے منتقے میں بھی یہی باب مقرر کر کر یہی حدیث بیان کی اور شوکانی نے اسپر
لکھیں جو حافظ سے منقول ہوئیں **بَابُ التَّكْبِيرِ لِلْعِيدِ** عید کی نماز کے لیے جاتے وقت تکبیر کہنا
اسیطرح ہے اکثر کی روایت میں باء موحدہ کی تقدیم کے ساتھ مشتق کبر سے اور اسی کو طبرانی
نے اسپر گفتگو کی ہے اور مستملی نے تکبیر کو روایت کیا کاف کی تقدیم کے ساتھ اور یہ

رت کنا نامر کنا فی هذه الساعة وذلک حین التبکیر اور کہا عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ نے کہ ہم اسوقت مین عید کی
ع ہوجایا کرتے تہے اور وہ نفل نماز کا وقت تہا ف عبداللہ بن بسر سلمی مازنی صحابی ہین صحابی کے
ر صحابہ مین سب سے پیچے شام مین فوت ہوئے ناگہان اٹہاسی ہجری مین اور اس تعلیق کو موصول کیا امام احمد
صریح کی اسکے مرفوع ہونے کی اور اسکا سیاق بہت پورا ہے اسکو نکالا یزید بن خمیر نے کہا نکلے عبداللہ بن
حبب نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لوگون کی ساتہہ عید فطر کے دن یا اضحی کے دن اور انہون نے انکار کیا امام
ر کرنے پر اور بولا ہم تہے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتہہ اور ہم فارغ ہوچکے تہے اسوقت مین (عید کی نماز)
ہ ایسا ہی روایت کیا اسکو ابوداؤد نے احمد سے اور حاکم نے بہی امام احمد کے طریق سے اور صحیح کہا اسکو ف
نماز صبح کی نماز کے بعد اسوقت درست ہوتی ہے جب سورج اچہی طرح نکل آوے یعنی جسوقت لوگ اشراق
ر پڑہتے ہین یہی وقت ہے عید کی نماز کا بہی جب سورج ایک نیزے کے مقدار بلند ہوجاوے احمد بن حسن بناء
نکالا کتاب الاضاحی مین جندب سے کہ آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے ساتہہ عید الفطر کی نماز اسوقت
ہ جب سورج دو نیزون کے برابر بلند ہوجاتا اور عید اضحے کی اسوقت پڑہتے جب سورج ایک نیزے کے برابر
بلند ہوتا اور شافعی نے نکالا مرسلا کہ آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عمرو بن حزم کو لکہا وہ نجران مین تہے کہ عید اضحی
نماز جلد پڑہین اور عید الفطر کی دیر کرکے اسکی اسناد مین ابراہیم بن محمد ضعیف ہے اور اسپر تمام علماء کا اتفاق
ہے کہ عید کی نماز کا وقت شروع ہوتا ہے سورج کے ایک نیزہ برابر بلند ہونے سے اور ختم ہوتا ہے زوال پر اور عید
کی نماز جلد پڑہنا اولی ہے تاکہ لوگون کو قربانی کے لیے جلد فراغت ہو اور وہ سنت کے موافق اسدن پہلے قربانی
کرسکین گو عیدین کا وقت زوال تک ہے مگر سنت وہی وقت ہے جسوقت آنحضرت صلے اللہ علیہ
وسلم نے نماز پڑہی یعنے عید اضحی کی ایک نیزے پر اور عید الفطر کی دو نیزے پر اور اس سے تاخیر کرنا مکروہ ہے اور
یہ ہے کہ ہمارے زمانہ مین لوگون نے اس سنت کا خیال بالکل چہوڑ دیا ہے ایک تو عید کی نماز مین سب کے سب
عیدگاہ مین بستی کے باہر جمع نہین ہوتے دوسرے نمازین دیر کرتے ہین ۱۰-۱۱ ساعت پر پڑہتے ہین اور
سنت ہے کہ ۸-۹ ساعت پر پڑہین **حدثنا** سلیمان بن حرب قال حدثنا شعبة عن زبید
الشعبی عن البراء بن عازب قال خطبنا النبی صلی اللہ علیہ وسلم یوم النحر فقال ان اول
ما نبدأ فی یومنا هذا ان نصلی ثم نرجع فننحر فمن فعل ذلک فقد اصاب سنتنا ومن ذبح
قبل فانما هو لحم عجله لاهله لیس من النسک فی شیء فقام خالی ابو بردة بن نیار

فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنِّي عَجَّلْتُ قَبْلَ أَنْ أُصَلِّيَ وَعِنْدِي جَذَعَةٌ
قَالَ اذْبَحْهَا مَكَانَهَا وَلَنْ تَجْزِيَ جَذَعَةٌ عَنْ أَحَدٍ بَعْدَكَ

اللہ علیہ وسلم نے (عید کی نماز پڑھکر) ہمکو خطبہ سنایا قربانی کرنے کا اور فرمایا پہلی عبادت جو
وہ یہ ہے کہ ہم نماز پڑھین پھر ہم لوٹین اور قربانی کرین جس نے ایسا کیا اس نے ہماری سنت
پہلے قربانی ذبح کرلی تو اسکی قربانی گوشت ہے جسکو اس نے اپنے گھر والون کے لیے تیار کیا
ثواب نہین ہے تو میرا ماموں ابو بردہؓ بن نیار اٹھا اور عرض کیا یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم میں
اس سے پہلے کہ نماز پڑھون اور میرے پاس جذعہ (ایک سال کی بکری) ہے جو دو سال کی بکری
کر ڈال اسکے بدل اور جذعہ (ایک سال کی بکری) تیرے پیچھے اور کسی کے لیے کافی نہین ہے ف
ابواب سابقہ مین مکرر سہ کرر گذر چکی اور احدیث کی ترجمہ کے ساتھ مناسبت اسطرح ہے کہ یہ حدیث
عید کے دن نمازی کو طہارت کے سوا اور کسی امر مین مشغول نہین ہونا چاہیے تو اس سے معلوم ہوا کہ
ابن تیمیہ نے منتقے مین عید کیوقت کا باب مقرر کیا یہی عبداللہ بن بسرؓ کیحدیث ابوداؤد اور ابن ماجہ
کی اور کہا عبداللہ بن بسر صاحب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ وہ نکلے لوگون کے ساتھ
یا بقرعید کے دن اور آپنے انکار کیا امام کے دیر کرنے پر اور کہا ہم تو فارغ ہو جاتے تھے (عید کی
مین اور یہ نفل نماز کا وقت تھا اور امام شافعی کے لیے ہے مرسل حدیث مین کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
کیطرف لکھا اور وہ نجران مین تھے کہ عید الضحے کو جلد پڑھ اور فطر کو دیر سے پڑھ اور لوگون کو
کہا پہلی حدیث سے ابوداؤد نے سکوت کیا اور منذری نے اور احدیث کی سند کے راوی سچے ہین
روایت کیا اور دوسری حدیث کو امام شافعی نے روایت کیا اپنے استاد ابراہیم بن محمد سے
اور یہ حدیث جسکو مصنف نے کہا مرسل ہے اور ابراہیم بن محمد جمہور کے نزدیک ضعیف ہے
مینے نہین پائی اسکی اصل عمرو بن حزم کیحدیث مین اور اس باب مین مروی ہے حضرت
الاضاحی مین کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمکو فطر کی عید کی نماز پڑھاتے تھے
عید کی نماز پڑھاتے جب سورج ایک نیزے کے برابر ہوتا اسکے طلوع سے
عبداللہ بن بسرؓ کی حدیث عید کی نماز کے جلد پڑھنے پر اور اس مین دیر
دلالت کرتی ہے اسپر کہ عید الضحے کی نماز جلد پڑھین اور فطر کی نماز مین

ہے کیونکہ اگر ابن [illegible]

طور پر واجب نہیں ہے تو یہ صحیح ہے [illegible]

کہ وجوب مطلق درود ہو تو دو تعینوں سے ایک [illegible]

اگر اسکی غرض اس سے عام ہے اور وہ مطلق وجوب [illegible]

بزار نے اپنے مسند میں نکالا اسمعیل بن ابان کی [illegible]

عنہ سے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منبر پر چڑھے اور آپ [illegible]

اترے تو آپ (تین بار آمین کہنے کی وجہ سے پوچھے گئے [illegible]

ملک اور اسحدیث میں ہے (کہ آپ نے فرمایا) اس مرد کا ناک خاک آلود [illegible]

نہ بھیجا تو اسمعیل بن ابان غنوی (جو اسحدیث کا راوی ہے) [illegible]

رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث طبرانی کے پاس کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ [illegible]

آپ ایک سیڑھی پر چڑھے تو فرمایا آمین پھر دوسری سیڑھی پر چڑھے [illegible]

جبریل علیہ السلام نے آپکو تیسری سیڑھی پر چڑھنے کے وقت فرمایا [illegible]

گئے اور انہی آپ پر درود نہ بھیجا تو میں نے کہا آمین اور [illegible]

کے پاس اس لفظ سے بدبخت ہے وہ شخص جسکے پاس میرا ذکر کیا گیا [illegible]

مطلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ذکر کیوقت درود [illegible]

اور نماز میں وجوب کے قائل خارج نماز میں واجب [illegible]

نماز کے وجوب کا ہے علاوہ یہ کہ حدیث [illegible]

عند رضا ہے اور نماز میں جو ذکر واقع ہوتا ہے [illegible]

غیر کے ساتھ کہہ رہا ہے کہ فارق کا [illegible]

ذکر کے سماع کے وقت سکوت کا [illegible]

اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر کرے اور [illegible]

اسحدیث سے [illegible]

[illegible]

Marfat.com

[illegible] اور اسباب وقات اسمی کی نماز مین دیر کرنے سے لوگون کو
[illegible] شغول ہونا ہوتا ہے بخلاف عید فطر کے کہ اس مین نکوی
[illegible] مین حمزہ و علیل اور حبندب کی روایت ہے جو گذر چکی مہدی نے
[illegible] سے روایت کیا ہے اور مین اس مین کوئی خلاف نہین پہچانتا انتہی
[illegible] فضل العمل فی ایام التشریق تشریق کے دنون مین عمل کرنیکی فضیلت کا
[illegible] اور ان کی کلام کا حاصل یہ ہے کہ تشریق کے دن قربانی کے دن کے
[illegible] انہون نے ان دنون کے نام ذبح ہونیکی ایام تشریق کے ساتھ وہ بیان
[illegible] ایام تشریق مین داخل ہے ابو عبید نے حکایت کیا کہ اس مین دو قول ہین
[illegible] ہوئے کہ ان دنون مین قربانیون کا گوشت خشک کرتے ہین
[illegible] کہتے ہین دوسرا قول تشریق کے دنون کے ساتھ انکو اسلیے مسمی
[illegible] کے وقت پھینکی جاتی ہے اور باقی دن بھی نماز مین اسکے تابع ہین اور یہ قول
[illegible] کہا ہون کہ اس نے بھی دوسری قول سے ہی ارادہ کیا ہے جسکو اس کے
[illegible] کو ایام تشریق کے ساتھ اسلیے نامزد کیا گیا کہ نماز عید کی سورج چڑھنے کے
[illegible] ہے کہ اس نے کہا یہ دن اوسط ایام تشریق کے ساتھ مسمی ہوئے
[illegible] تک کہ سورج بلند ہو جاوے اور یعقوب بن سکیت نے کہا یہ جاہلیت کی
[illegible] ایک پہاڑ کا نام ہے وہ کہتے اے بتیر خدا کرے تجھ پر جلد سورج کی چمک
[illegible] کہا ہون کہ اونہون نے عید کے دن کو ایام تشریق سے نکال لیا
[illegible] کے ساتھ خاص ہے اور وہ یوم العید ہے درحقیقت
[illegible] کی کلام سے ظاہر ہے اور اسی قلیل سے ہے حضرت
[illegible] کہا ابو عبید نے صحیح اسناد کے ساتھ حضرت علی تک موقوفاً
[illegible] کہا اور ابو حنیفہ اسی لیئے تکبیر مین یہی کہتے ہے کہ
[illegible] ہی ذبیحہ مین نہ دیہاتیون پر کہا اور ہمنے نہین
[illegible] کہ اسکے صاحبین موافق ہوئے ہین

اور نہ اسکے سوا کوئی

سے پہلے ذبح کرے تو پھر قربانی کرے

اسکے راوی سچے ہین اور یہ ہمارا مذہب ہے

قال ابن عباس واذکروا اللہ فی ایام معلومات

اور کہا ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما نے اس آیت کی

ہین اور مراد ایام معدودات ہی جو آیت واذکروا اللہ فی ایام معلومات

عنہما اللہ عنہ کہتا ہے آیت واذکروا اللہ فی ایام معلومات

سکے ہین اسلیے لوگ جانتے ہین کہ پہونچین اپنے بہلی کی نگاہون

ہین جو معلوم ہین اور آیت واذکروا اللہ فی ایام معدودات

معنے یہ ہین اور یاد کرو اللہ کو کئی دن (تشریق کے دن) گنتی کے

ہے بلکہ قرآن ہین وہ ذکر کرو اللہ فی ایام معلومات واقع ہوا ہے

کی غرض تلاوت نہین ہے بلکہ ان کی غرض فقط اندون لفظون

کی اس اثر سے یہ ہے کہ تشریق کے دن ذی الحجہ کے دس دنون کے

کے برابر ہے پس ایام تشریق مین عمل کرنے کی فضیلت ثابت ہوگئی

کیا عمرو بن دینار کے طریق سے اس نے ابن عباس سے اور

تشریق ہین اور ایام معلومات ایام عشر ہین اور ابن عمر سے

سے اس نے ابن عباس سے کہ ایام معلومات وہ دن ہین

ترویہ کا دن اور عرفہ کا دن یہ بھی ایام معلومات ہین

کی سند صحیح ہے اور اسکا ظاہر یہ ہے کہ عید کا دن ایام

ابن عباس نے فقط ان لفظون کی تفسیر کی ہے

سے ابن عباس سے روایت کیا کہا ایام معلومات

اسی کو ترجیح دی کہ اسنے مراد یہی نحر کے دن

علی ما رزقھم من بھیمۃ الانعام

...ے درمیان بحر کے دن ہیں تھے اور اس سے یہ لازم
...ے یہ معلومات کے ساتھ نام ذکر کرنا منع ہے اور نہ یہ نکلتا
...ے معدودات کے ساتھ نام ذکر کرنا تو اتفاق ہے اس لیے کہ اللہ تعالیٰ
...ے دن جلد کرے دن تاخر فلا اثم علیہ دکان ابن عمر وابو ھریرۃ
...ر کہ یہ دن ہیں اور ذکر کیا ناس تکبیرھما ذکر محمد بن علی خلف النافلۃ
...ے دن عید کے پہلو دہا کے ہیں) بازار کو جاتے تو تکبیریں کہتے اور لوگ بھی
...ے محمد بن علی باقر نے نفل نماز کے بعد بھی تکبیر کہی (یعنے ایام تشریق میں ان
...ام تشریق میں عمل کرنا ثابت ہوا تو اسی میں باب کی مناسبت ہے **فائدہ** حافظ
...ے وصل نہیں پایا ان دونوں سے اور ذکر کیا ہے اس اثر کو بیہقی
...ے اسکو معلق ذکر کیا طحاوی نے کہا ہمارے مشائخ ذبیحہ کے ایام عشر
...ے اس اثر کے اس ترجمہ میں ذکر کرنے میں جس میں ایام تشریق
...ے اسکا جواب دیا کہ بخاری علیہ الرحمۃ کی عادت ہے کہ وہ ترجمہ میں وہ اثر بیان
...ے کی بھی مناسبت ہوتی ہے استطراداً انتہی اور معلوم ہوتا ہے کہ امام بخاری
...ے ساتھی ہیں اور اسپر دلالت کرتی ہے یہ بات کہ ابن عمرؓ اور ابو ہریرہؓ کے
...ے محمد بن علی باقر علیہ السلام کے اثر میں ایام تشریق کے عمل کا ذکر ہے اور محمد
...ے اثر کو موصول کیا دار قطنی نے مؤتلف میں معن بن عیسیٰ
...ے کہا میں نے دیکھا ابو جعفر (باقر علیہ السلام)
...ے اس میں اختلاف ہے مالکیہ اور
...ے نمازوں کے بعد کہی جاتی ہے وہ فرائض کے ساتھ ہی خاص
...ے بعد کوفیہ نے ان میں سے ایک امر کو ترجیح دینے میں اختلاف
...ے حدثنا محمد بن عرعرۃ قال حدثنا
...ے عن ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ
...ے ما من ایام العمل الصالح فیھن احب الی اللہ من ھذہ الایام یعنی ایام العشر قالوا ولا الجہاد الا رجل خرج

یُخاطِرُ بِنَفْسِہٖ وَمَالِہٖ [illegible]

کسی دن مین عمل کریگا اجاواب نہین

عرض کی اور اللہ کی راہ مین جہاد کرنا بھی

کرنا بھی ان دنون مین عمل کرنے سے افضل نہین ہے

نہ لوٹا کچھ لیکر ف اسیطرح بہتون نے اسکو

اَلْعَمَلُ فِیْ اَیَّامِ الْعَشْرِ اَفْضَلُ مِنَ الْعَمَلِ فِیْ هٰذَا یعنی ان

دہا کے مین عمل کرنا ایام تشریق مین عمل کرنے سے افضل ہے اور

کرنے سے ایام عشر مین عمل کرنا افضل نہین ہے اور اسی پر

اسپر بخاری کی ترجمہ نے جس کو اس نے بیان کیا ہے تو اس نے زعم کیا کہ

مین ایام تشریق کے ساتھ اور تفسیر کی ہے اس نے عمل کی تکبیر کے ساتھ

متعلق آثار بیان کیے ہین ان مین فقط تکبیر کا بیان ہے اور کہا

ایام تشریق مین افضل ہے اس عمل سے جو واقع ہوا سکے غیر مین کہا اور

کے دن ہین جیسے عائشہ کی حدیث سے گزرا اور نہ اس کے ساتھ جو

فرمایا یہ دن کھانے اور پینے کے ہین اسکو مسلم نے روایت کیا کیونکہ ان

کھانے پینے کے دن ہونا ان مین عمل کرنے سے مانع نہین ہے کہ ان

برابر دنیا بھر مین کوئی عبادت نہین ہے اور وہ امر سجاد

رد کا گیا ہے تو روزی سے رد کا گیا ہے اور اندنون مین

مین جو عبادت کی جاتی ہے اس عبادت سے افضل ہوتی ہے

دنون مین غالبًا غفلت ہوتی ہے تو تشریق کے دنون مین عبادت کرنا

افضل ہے جو رات کے جوف مین قیام کرتا ہے اور رات

ایک اور بھی نکتہ ہے اور وہ یہ ہے کہ ان دنون

کو اسلیے دوسرے دنون پر فضیلت ہے انتہی

جس سپاہی کو کر دینے کی [illegible] روایت کیا ہے

ایام عشر مین عمل کرنے
اسناد مذکور کے ساتھ اور اسکو ابوداؤد طیالسی
ذیحجہ کے دس دنون مین عمل کرنے سے
سے اور وکیع کی روایت مین واقعہ ہوا ہے جس کا
جس مین عمل کرنا اللہ کے نزدیک زیادہ پیارا ہو ان دس دنون مین
سے اور روایت کیا
ابو معاویہ کے طریق سے اس نے اعمش سے
واقع ہوا ہے قاسم بن ابی ایوب کی روایت مین اس لفظ کے ساتھ
ہے اور زیادہ ثواب مین اس عمل سے جسکو عامل اضحے (ذیحجہ)
حبان اور ابو عوانہ نے اپنی اپنی صحیحون مین روایت کیا
دنون سے کوئی دن بہتر نہین ہے تو ظاہر ہوا کہ مراد ایام سے باب کیحدیث
بخاری علیہ الرحمۃ نے ایام تشریق مین عمل کی فضیلت کا ترجمہ مقرر کیا
عمل کی فضیلت کا بیان ہو تو اسکے کہنے ایک جواب مین پہلا جواب تو یہ
ساتھ شریک ہو جاتی ہے اور چونکہ تشریق کے دن بھی ذیحجہ کے دس دنون کے
اور بسا اوقات کیونکہ ہر ان کو فضیلت دی گئی اور جب ایام عشر کی فضیلت باب
دنون کی فضیلت بھی اسکے ساتھ ثابت ہو گئی دوسرا یہ کہ ذیحجہ کے دس دنون
اعمال حج بجالانے ہوتے ہین اور چونکہ حج کے بقیہ اعمال تشریق کے دنون مین
طواف صدر اور طواف وداع اور سوا انکے اور عمل اس واسطے
فضیلت مین شریک ہین اور اسی لیے یہ دن ذیحجہ کے دس دنون کی
اسکے ساتھ ظاہر ہو جاتی ہے مناسبت آثار مذکورہ کے لانیکی صدر
سے اس طرف اشارہ کندا تیسرا عید کا دن تشریق کے دنون اور ایام عشر
ایام عشر سے جدا دن ہو اور تشریق کا پہلا دن اب جو فضیلت ایام عشر
ثابت ہو گئی اور حدیث سے معلوم ہوا کہ جہاد کی بڑی فضیلت
کی جان اسکی راہ مین نثار ہو جاوے

(شہید ہو جاوے) اور علامہ طیبی
سے افضل دن ہین روزہ رکھنون کا
ہے اور اگر کوئی تذرا نے کہ ہین ہفتہ کے دنون
ہم نے اسلیے بیان کی تاکہ مطابقت ہو جاوے
علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا بہترین جسپر سورج
اپنی شرح مین (جو اونہون نے بخاری پر لکہی) اشارہ کیا
ہے کہ یہ دن ذیحجہ کے دس دن جمعہ کے دن سے بہتر ہین کیونکہ ان
شے کی تفضیل اپنے نفس پر اور اسپر اعتراض ہوا ہے کہ
کے دنون سے افضل ہے اور جمعہ کا دن جو ذیحجہ کے دس دنون مین
دوسرے دنون مین آوے کیونکہ وہ جمعہ کا دن جو ایام عشر مین آیا ہے
ہوا کہ عشر کے دن افضل ہین اسلیے کہ اندنون کے عمل مین روزہ بھی
کے ساتھ اشکال ہوا ہے اور اسکا جواب دیا گیا ہے کہ ایام عشر کے عمل مین
(یعنے لوگونون مین تو روزہ رکھہ سکتے ہین اگرچہ عید کے دن نہین رکھ سکتے
روایت کیا ہے ابوداؤد وغیرہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے
وسلم کو ایام عشر مین روزہ رکھتے کبھی اس احتمال کے لیے کہ آپ کی
انکار کرنا آپ کو محبوب ہوتا اس ڈر کے مارے کہ کہین مارے
نے بھی حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کیا اور
دنون سے معلوم ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ یہ دن اصل عبادات
سوا اور دنون مین ان عبادات کا اجتماع نہین ہوتا اور اس
ہی خاص ہے یا حاجی اور مقیم دونون کو شامل ہے اس مین اختلاف
سے مراد فقط تکبیر ہے کیونکہ ثابت ہوا کہ یہ دن کھانے
کی حرمت اور وارد ہوئی ہے ان دنون مین جو
مین مشغول ہونے کی جو ذکر کرنے کی ترغیب

[illegible] اعتراض کیا اسطرح کہ عمل سے تو صرف
[illegible] کہنا اور مطلق عبادت کرنا کھانے پینے کے
[illegible] دن اور رات کو تو معین کبیر لیتین کرمانی نے کہا
[illegible] ہے بلکہ جو اس سے جلد سمجھ مین آتا ہے وہ یہ ہے کہ ایام تشریق
[illegible] مین وہ جو کھانے اور پینے کے ساتھ جمع ہو سکتے ہین کہا اور طرفہ
[illegible] مصنف کے قول بَابُ التَّكْبِيرِ أَيَّامَ مِنًى
[illegible] اور وہ عمل جو کھانے پینے کے ساتھ ہر ایک (حاجی اور مقیم) دونو
[illegible] کیا گیا ہے اور اسکی تفسیر ہوئی ہے تکبیر کے ساتھ جیسے ابن بطال نے
[illegible] کے ساتھ ہی خاص ہین اور اسنے جزم کیا کہ یہ تکرار ہے اور اسکا جواب دیا گیا ہے
[illegible] کا بیان ہے اور دوسرے ترجمہ مین اسکی مشروعیت اور صفت کا بیان ہے یا اس
[illegible] کا بیان کرے اور اسکی تفسیر کرے جسکو پہلے ترجمہ مین مجمل بیان کیا گیا ہے
[illegible] مین حدیث کے آخر مین یہ زیادہ وارد ہوی ہے فَأَكْثِرُوا فِيهِنَّ مِنَ التَّهْلِيلِ
[illegible] لا الہ الا اللہ اور الحمد سے کثرت سے پڑھو اور بیہقی نے شعب الایمان مین عدی
[illegible] حدیث مین کہ ان دنون مین تہلیل اور تکبیر کی کثرت کرو اور یہ ابن بطال کے
[illegible] کی روایت مین یہ زیادت ہے کہ ان مین سے ایکدن کا روزہ سال بھر روزہ
[illegible] ایک عمل (معلوم) دونون مین) چودہ سو عمل کرنے کے برابر ہے یا ان دونون
[illegible] اور ترمذی نے سعید بن مسیب کے طریق سے اس نے ابو ہریرہؓ سے روایت کیا
[illegible] کے روزون کے (ثواب کے) برابر ہے اور ان دنون کے ہر ایک رات
[illegible] اسکی سند ضعیف ہے (واللہ اعلم) قسطلانی نے باب کو حدیث مین
[illegible] اختیار کیا اور کہا اسیطرح روایت کیا اسکو ابو ذر نے کشمیہنی کی
[illegible] کے ساتھ امام احمد نے مسند سے اس نے شعب
[illegible] کے لفظ کے ساتھ روایت کیا اور عشر کی تصریح
[illegible] کے لفظ کے ساتھ روایت کیا ہے

Marfat.com

کی ہے ایام تشریق کے ساتھ
مین عمل کرنا تشریق کے دنون مین
کہ تشریق کے دن غفلت کیدن ہوتے ہین
جو غفلت کے وقتون کے سوا اور وقتون مین
ہے اور لوگ سوتے ہوتے ہین اور
مین خلیل جلیل علیہ وعلی نبینا الصلوۃ والسلام
کیا فدیہ دینے کے ساتھ اور ان کو کچھ
اور ایام عشر مین عمل کرنا افضل ہے ایام عشر کے سوا
کے سوا اسصورت مین کریمہ کی روایت کشمیہنی کے
حفاظ مین سے ہے لیکن خرابی یہ ہے کہ مولف علیہ
ہے اور جواب دیا گیا ہے کہ اصل فضیلت مین یہ ایام
مین واقع ہوتے ہین اسلیے یہ دونو کثیر کے مشروع ہونے مین
کرنا سال بھر کے دوسرے دنون مین عمل کرنے سے
اور دونون سے بھی افضل ہین یہانتک کہ ایام عشر مین
کے اور دونون مین آتے ہین اس مین دو فضیلتون کے
کین جو فتح سے مذکور ہوئین پھر کہا اور اسنے
خیال کیا ہے کہ رمضان کی دس راتین
وہ لیلۃ القدر پر شامل ہین کہا حافظ ابن رجب نے
جس کو ترمذی نے روایت کیا کہ ایام عشر کی ہر رات کا
حدیث صریح ہوگی ایام عشر کی راتون کے
کو صرف ایک رات کی وجہ سے فضیلت
ہے جو علما متاخرین مین سے بعض نے کہا ہے

ایک ہی رات کے سوا دوسری راتون کو فضیلت نہین ہے انتہی اور اسحدیث مین دلیل ہے کہ
ان دنون کا روزہ رکھنا افضل ہے اسکے کہ روزہ بھی عمل مین داخل ہے اور اسپر اعتراض ہوا ہے کہ عید
کا روزہ رکھنا حرام ہے اور جواب دیا گیا ہے کہ یہ غالب پر محمول ہے اور اس مین شک نہین ہے کہ رمضان
کے روزہ کا ذیحجہ کے دس دنون مین روزہ رکھنے سے افضل ہے کیونکہ فرض کا ادا کرنا نفل کے ادا کرنے سے بلا تردد
افضل ہے اور اس صورت مین ایام عشر مین فرضکا ادا کرنا سال بھر کے اور دنون مین فرض کے ادا کرنے سے افضل ہوگا
اور ایام عشر مین نفل کا ادا کرنا سال بھر کے اور دنون مین نفلی عبادت کے بجا لانے سے افضل ہوگا انتہی ما قال
اور اون نے ارشاد الساری شرح صحیح بخاری حافظ ابن تیمیہ نے اپنی کتاب منتقی مین اس پر باب باندھا اور
ایام عشر اور ایام تشریق مین ذکر اور طاعت پر ترغیب ابن عباسؓ سے جماعت نے مسلم اور نسائی کے سوا روایت
کیا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کوئی ایسے دن نہین ہین جن مین نیک کام کرنا اللہ عزوجل کے نزدیک
اسکے دس دنون مین نیک کام کرنے سے زیادہ پیارا ہو لوگون نے عرض کیا اور اللہ کی راہ مین جہاد
کرنا ذیحجہ کے دس دنون مین نیک کام کرنے سے زیادہ پیارا نہین ہے فرمایا اور اللہ کی راہ مین جہاد کرنا ذیحجہ
کے دس دنون مین نیک کام کرنے سے زیادہ پیارا نہین ہے مگر اس آدمی کا جہاد جو اپنے نفس اور مال کو لیکر نکلا
پھر کسی چیز (جان اور مال) کو لیکر واپس نہ ہوا اور ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے فرمایا کوئی ایسے دن نہین ہین جن مین عمل کرنا اللہ کے نزدیک اعظم ہو اور زیادہ پیارا ذیحجہ کے دس دنون
مین کرنے سے تو ان مین کثرت کیا کرو تہلیل اور تکبیر اور تحمید کی روایت کیا اسکو امام احمد نے اور بیہقی نے
اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تشریق کے دن کھانے اور پینے کے
اور اللہ کی یاد کے روایت کیا اسکو امام احمد اور مسلم اور نسائی نے پھر بخاری مین سے ابن عباسؓ کا قول
ایام معلومات اور ایام معدودات کی تفسیر مین اور نقل کیا ابو ہریرہؓ اور ابن عمرؓ کا اثر کہ وہ دونو بازار کو جاتے
اور دونون مین راہ اور تکبیرین کہتے اور لوگ (بھی) تکبیرین کہتے اُنکی تکبیرون کے ساتھہ کہا اور حضرت عمرؓ
کہتے اپنے خیمہ مین منے مین پھر اسکو سنتے مسجد والے اور وہ بھی تکبیرین کہتے اور تکبیرین کہتے بازاری
یہانتک کہ منے تکبیرون سے گونج اٹھتی شوکانی نے کہا ابن عمرؓ کی حدیث کو ابن ابی الدنیا نے بھی نکالا اور
شعب الایمان مین اور اسکو طبرانی نے بھی نکالا کبیر مین ابن عباسؓ سے پھر ابن عباسؓ کی حدیث کی
اسکو نقل کیا حافظ اور قسطلانی سے مذکور ہوئی اور حدیث مین دلیل ہے کہ جہاد کی فضیلت

ان کے نزدیک ثابت نہیں اور گویا اُونہوں نے [illegible]
مین فرمایا جس نے پوچھا تھا کہ آیا جہاد کے برابر بھی کوئی عمل ہے تو آپ نے [illegible]
ہون جیسے بخاری نے اسحدیث کو ابو ہریرہؓ سے روایت کیا ہے [illegible]
کے اقوال اور اُن اقوال کے اوقات مین غور کرے اسپر بخوبی واضح ہوجاویگا کہ حضرت شارع
کا کوئی قول آپکے دوسرے قول کے معارض نہیں ہے اور ان دونو قولون مین کسی کی منافات نہیں ہے
کو آپ کے دونون قول صحیح سند کے ساتھ ثابت ہون
ان اقوال مین جو صحیح سند کے ساتھ ثابت ہون تعارض نہ ہونیکی وجہ یہ ہے کہ آپ جواب مین سائل کے
اور وقت کے حال کی رعایت کا ضرور خیال فرماتے اور یہہ بات صرف کے واقف پر مخفی نہین ہے کہ
نماز کو افضل عمل قرار دیا اور کہین جہاد کو اور کہین جہاد سے ماں باپ کی خدمت کرنیکو ترجیح دی
شخص مین نماز کا قصور دیکھا اسکو فرمایا کہ نماز افضل عمل ہے (تیرے لیے) اور جب جہاد کی ضرورت دیکھی
جہاد افضل عمل ہے (یعنے اسوقت) اور جس شخص کو ماں باپ کی حق کا قاصر دیکھا اسکو فرمایا فصیحا فجاہد
کا ہی حق ادا کر تو ثابت ہوا کہ ابو ہریرہؓ کی حدیث مین جو اپنے جہاد کو برابر کسی عمل کے ہونے کی نفی کی
مین اسوقت کی رعایت ہی اسلیے کہ اسوقت جہاد کی اشد ضرورت تھی هٰذَا مَا خَطَرَ بِبَالِي وَاللّٰهُ أَعْلَمُ
لِلْحَالِ وَإِلَيْهِ الْمَرْجِعُ وَالْمَآلُ اور ابن عباسؓ کی حدیث سے معلوم ہوا کہ جو شخص اپنی جان اور مال کے ساتھ
اور پھر کچھ چیز لیکر واپس نہ لوٹے وہ ایام عشر کے عامل سے افضل ہے یا اسکے مساوی ہے کہا [illegible]
یَرْجِعْ کے معنے مین دو احتمال ہین ایک تو یہ کہ اپنا مال لیکر تو نہ لوٹے اگرچہ خود لوٹ آوے دوسرا
نہ مال سے اسطرح کہ اسکو شہادت نصیب ہوئے اور زین بن منبر نے اسپر اعتراض کیا اور کہا کہ
آلہ وسلم کے قول سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ خود تو لوٹ آوے پر مال نہ لاوے اور یہی اسلیے ضروری ہے
کہا اور یہہ اعتراض مردود ہے اسلیے کہ آپ کا قول لم یرجع بشیء مین شیء نکرہ ہے نفی کے سیاق مین
اور مال دونون) کو شامل ہے اور ابو داؤد طیالسی اور غندر نے شعبہ سے روایت کیا اور اسمین [illegible]
فَلَمْ يَرْجِعْ مِنْ ذٰلِكَ بِشَيْءٍ یعنے وہ انہ دونون مین سے کسی کو لیکر نہ لوٹا کہا اور حاصل یہ ہے کہ [illegible]
آپکی نفی سے یہ لازم نہین آتا کہ بغیر شے کے آنا ثابت ہو بلکہ یہہ ایک احتمال ہے [illegible]
یہ اختلاف منبی ہی نفی مذکور کے فقط قید کی طرف متوجہ کرنے پر [illegible]

Marfat.com

[illegible] تک اگر اسکی اسناد مین ایک مجہول آدمی نہ ہوتا اور وہ مجہول
[illegible] ہے اور [illegible] وجوب کے قائلین کے دلائل مین سے میرے نزدیک کوئی دلیل ثابت نہین ہے اور اگر ثبوت
[illegible] الصلوٰۃ کی تعلیم مین آپکا اس امر کو ترک کرنا خصوصاً جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسکو فرمایا
[illegible] یا تیری نماز پوری ہوگئی یہ اسکے استحباب پر حمل کرنیکے لیے بڑا ٹھیک قرینہ ہے اور اسکی تائید کرتا ہے
[illegible] رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو تشہد کی تعلیم کے بعد فرمانا جب تو نے یہ کلمات کہہ لیے یا انکو پورا کرلیا تو تو نے اپنی نماز کو پورا
[illegible] چاہے تو بیٹھ کر ہوا اور اگر بیٹھنا چاہے تو بیٹھ اسکو احمد اور ابوداؤد اور ترمذی اور دارقطنی نے نکالا اور
[illegible] کلام ہے جو باب کون السلام فرضا مین انشاء اللہ تعالیٰ آویگی اور اس تحقیق کے پیچھے ہمکو اس امر کا انکار نہین ہے کہ
[illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر بھیجنا ایک بڑا اعلےٰ ذریعہ اور اجل طاعت ہے جسکے ساتھ مخلوق اپنے خالق کا تقرب
[illegible] کرتی ہو اور ہم واجبات نماز مین سے ایک واجب کے بلا دلیل ثابت کرنیمین جھگڑا کرتے ہین اس وجہ سے کہ ہمارے
[illegible] وہ بات نہ باندھ لین جو اسنے نہین فرمائی اور صلوٰۃ کے ساتھ تشہد اخیر کی تخصیص پر بھی کوئی دلیل قائم نہین ہوتی صحیح
[illegible] ضعیف اور جن دلائل سے وجوب کے قائلین نے استدلال کیا ہے ان مین سے کسی دلیل مین اخیر کی تخصیص کا ذکر نہین ہے اور درود
[illegible] کے ساتھ تشہد اخیر کی تخصیص پر اگر کوئی دلیل ہوگی تو غایت مافی الباب یہ حدیث دلیل ہوگی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشہد اوسط
[illegible] اسطرح بیٹھتے جیسے گرم پتھر پر اسکو ابوداؤد اور ترمذی اور نسائی نے نکالا اور اس مین سے تو صرف اتنا ہی ثابت ہوتا ہے کہ
[illegible] دل مین تخفیف مشروع ہے اور وہ تشہد اخیر کے مقابل مین ہلکا کرنے سے حاصل ہوسکتی ہے اور رہی یہ بات کہ اس سے
[illegible] ہے اسمیز کا چھوڑنا جسکی مشروعیت پر دلیل قائم ہے تو یہ استلزام حدیث سے نہین نکلتا اور اس مین شک نہین ہے کہ جب
[illegible] ایک تشہد پر اقتصار کرے اور بہت مختصر سا درود پڑھ لے تو تشہد اخیر کے مقابل جسمین چار چیزون سے پناہ مانگنی
[illegible] اور بعید دعاؤن کے ساتھ تطویل کیجاتی ہے بہت جلد فارغ ہوجاویگا جب تیرے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
[illegible] نے مین یہ کلام ثابت ہوچکی تو اب جان کہ تشہد کے بعد آپکی آل پر درود بھیجنے کے وجوب مین اختلاف ہوا ہے
[illegible] احمد بن حنبل اور بعض اصحاب شافعی اسکے وجوب کیطرف گئے ہین اور انہون نے انہین اولہ
[illegible] گرہین جو آل کے لفظ کو بھی شامل ہین اور ایک قول مین امام شافعی اور ابوحنیفہ رح اور اسکے
[illegible] اسطرف گئے ہین کہ آپکی آل پر درود بھیجنا تشہد کے بعد سنت ہے اور جانبین کی دلیلین
[illegible] کے دلائل مین سے ایک دلیل اجماع بھی ہے جسکو نووی نے حکایت کیا ہے اور کہا ہے
[illegible] ہے اسکے [illegible] کہ یہ اجماع اوامر کو استحباب پر حمل کرنیکا قرینہ ہے کہتے ہین اور

Marfat.com

[illegible] اور دوسرے احتمال
[illegible] اس لفظ کے ساتھ مروی ہے کہ اس کے گھوڑے کی کونچیں کاٹی جاویں
[illegible] ہر گروہ شخص جو اپنا نفس اور مال لیکر لوٹے اور جابر کی حدیث میں
[illegible] اور حدیث میں دلیل ہے کہ ایام عشر سال بھر کے اور دنوں سے افضل ہیں پھر وہی تقریر
[illegible] ہر کہا کہ عمرؓ کے اثر کو موصول کیا سعید بن منصور اور ابو عبید نے اور ارتجاج کی معنے میں اضطراب
[illegible] اور یہ بات ان دنوں کے بلند ہونے میں اور وارد ہوا ہے تشریق کے دنوں میں نمازوں کے بعد تکبیر دن کا
[illegible] صلی اللہ علیہ وسلم سے بیہقی اور دار قطنی کے پاس کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عرفہ کے دن صبح کی نماز کے
[illegible] تشریق کے آخر دن کی عصر تک (ہر ایک نماز کے بعد تکبیر کہتے رہے) لیکن اسکی سند میں عمرو بن شعیب
[illegible] عباس سے روایت کرنے میں اور جابر جعفی ضعیف ہے عبد الرحمن بن سابط سے روایت کرنے میں بیہقی نے
[illegible] کے ساتھ دلیل نہ لی جاویگی جب یہ جابر بن عبد اللہ سے روایت کرے اور روایت کی گئی ہے یہ حدیث مختلف
[illegible] سے جسکو دار قطنی نے روایت کیا سبکا مدار عبد الرحمن بن سابط پر ہے اور اختلاف کیا گیا ہے ان سب طرق
[illegible] جابر جعفی کے ضعیف میں اور روایت کیا حاکم نے دوسرے طریق سے اس نے فضل بن حنیفہ سے اس نے ابو الفضل سے اس نے
[illegible] اور عمار سے کہا اور یہ روایت صحیح ہے اور ثابت ہوا ہے ایام تشریق میں تکبیر دن کا کہنا (عرفہ کے دن کی صبح سے
[illegible] تشریق کے آخر دن کی عصر تک) حضرت عمرؓ اور علی اور ابن عباسؓ اور ابن مسعودؓ کے فعل سے اور دار قطنی نے عثمانؓ سے
[illegible] تکبیر کہتے تھے نحر کے دن کے ظہر سے تشریق کے تیسرے دن کی صبح تک اور ذکر کیا دار قطنی اور بیہقی نے
[illegible] ثابت ہوا کہ وہ دونوں (فرض نمازوں کے بعد) تکبیر کہا کرتے اور ابن عمرؓ سے اسکی مخالف بھی مروی ہے
[illegible] کیا ابن ابی شیبہ نے اور ذکر کیا دار قطنی نے جابرؓ اور ابن عباسؓ سے کہ وہ دونوں (ہر فرض نماز کے بعد)
[illegible] تین بار تکبیر کہتے اور اور دونوں اثروں کی سندیں ضعیف ہیں ابن عبد البر نے استذکار میں کہا ثابت ہوا
[illegible] حضرت عمرؓ اور علیؓ اور ابن مسعودؓ سے کہ تکبیر کہتے تھے تین تین بار اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اور مہدی نے بحر میں
[illegible] حکایت کیا ہے تشریق کے دنوں میں تکبیر کے مشروع ہونے پر مگر نخعی سے اسکے خلاف مروی ہے اب تکبیر کے
[illegible] میں اختلاف ہے تو مہدی نے بحر میں علیؓ اور ابن عمرؓ اور عترت اور ثوری اور احمد بن حنبل اور ابو یوسف اور محمد
[illegible] فعل سے نقل کیا کہ تکبیر کا محل ہر نماز کے بعد عرفہ کی فجر سے لیکر آخر ایام تشریق تک اور عثمانؓ
[illegible] اور ابن [illegible] علی اور مالک سے اور شافعی سے ایک قول میں مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا

Marfat.com

بلکہ نحر کے دن کی ظہر سے خامس کی فجر تک اور شافعی نے کہا اپنے اس قول میں [illegible]
اور ابو حنیفہ نے کہا عرفہ کی فجر سے نحر کے دن کی عصر تک اور کہا داؤد اور زہری اور حمید بن جبیر نے نحر کے
ظہر سے خامس کی عصر تک فتح میں کہا اور اس میں علماء کے درمیان اختلاف ہے تو ان میں سے بعض نے
کیا ہے نمازوں کے بعد کے ساتھ اور بعض نے مکتوبات کے بعد کے ساتھ خاص کیا سوا نوافل کے بعد کے اور بعض
کہنے کو خاص کیا ہے مردوں کے ساتھ عورتوں کے سوا اور خاص کیا جماعت کے ساتھ منفرد کے سوا اور خاص کیا
نماز کے ساتھ سوا فوتی نماز کے اور خاص کیا مقیم کے ساتھ سوا مسافر کے اور خاص کیا شہر کے رہنے والے کے
سوا بستی کے رہنے والے کے کہا اور علماء کا اسکے ابتدا اور انتہا میں بھی اختلاف ہے تو بعض نے کہا
شروع کرنا چاہیے اور بعض نے کہا عرفہ کے دن کی ظہر سے اور بعض نے کہا عرفہ کے دن کی صبح کی
نحر کے دن کی ظہر سے اور انتہا میں تو بعض نے کہا نحر کے دن کی ظہر تک اور بعض نے کہا نحر کے دن کی عصر تک
اور بعض نے کہا تشریق کے دوسرے دن کی ظہر تک اور بعض نے کہا آخر ایام تشریق کے صبح تک اور بعض نے کہا آخر
ایام تشریق کی ظہر تک اور بعض نے کہا آخر ایام تشریق کی عصر تک کہا اور ان سب اقوال کو حکایت کیا نووی نے
مگر انتہا میں دوسرے قول کو اور اسکو روایت کیا ہے بیہقی نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے اصحاب سے اور اس مسئلہ میں حضرت صلے
اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کوئی حدیث ثابت نہیں ہوئی اور بہت صحیح جو اس میں وارد ہوا ہے صحابہ سے حضرت علی اور
ابن مسعود کا قول ہے کہ اسکو عرفہ کے دن کی صبح سے شروع کرنا چاہیے اور تشریق کے آخر دن تک کہنا چاہیے
(ہر نماز کے پیچھے) ان دونوں اثروں کو ابن منذر وغیرہ نے روایت کیا اور رہی تکبیر کی کیفیت تو اس میں بہت صحیح
وہ روایت ہے جسکو نکالا عبد الرزاق نے صحیح سند کے ساتھ سلمان سے کہ تکبیر کہو اس طرح (اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر
کبیرا اور سعید بن جبیر اور مجاہد اور عبد الرحمن بن ابی لیلے سے منقول ہے نکالا اسکو طحاوی نے کتاب العیدین میں
یزید بن ابی زیاد کے طریق اس نے ان لوگوں سے اور یہی شافعی کا قول ہے اور امام شافعی نے زیادہ کہا وللہ الحمد
اور بعض نے کہا تین بار تکبیر کہی اور زیادہ کرے لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ آخر تک اور بعض نے کہا ان کے
پیچھے دو بار یہ تکبیر کہے لا الہ الا اللہ واللہ اکبر اللہ اکبر ولہ الحمد مروی ہے یہ عمر اور ابن مسعود سے اور یہی قول ہے امام
احمد اور اسحاق کا اور اس زمانے میں تکبیر میں کچھ اور زیادہ کیا گیا ہے جنکی کوئی اصل نہیں ہے انتہی کلامہ الفتح
اور بعض نے ان زیادات کو جو سلف سے منقول نہیں ہوئیں مستحسن قرار دیا ہے اور قسطلانی نے بحر سے [illegible]
گفتگو کی ہے اور ظاہر یہ ہے کہ تشریق کی تکبیر میں کچھ فرض نمازوں کے پیچھے ہی کہنی خاص نہیں ہے بلکہ [illegible]

[illegible] مین ہر وقت کہنا مستحب ہے جیسے اس پر آثار مذکورہ دلالت کرتے ہین انتہی ماقال الشوکانی فی
[illegible] ان نے کہا احدیث کو مؤلف رحمہ اللہ نے صیام مین بھی نکالا اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث حسن صحیح غریب
[illegible] التکبیر ایام منی واذا غدا الی عرفۃ منی کے دنون مین تکبیر کہنا اور (ذیحجہ کی نانوین جب
[illegible] جاوے تو تکبیر کہنا جاوے عرف منی کو جاوے دن مین عید کا دن اور تین دن اسکے پیچھے خطابی نے کہا ان دنون
[illegible] کہنے مین حکمت یہ ہے کہ ان دنون مین اہل جاہلیت (مشرکین عرب) اپنے بتون کے ناموں پر قربانیان ذبح
[illegible] اسکے عوض ان دنون تکبیر کو مقرر کیا گیا اس اشارہ کے لیے کہ ذبح اسی اللہ عزوجل کے لیے خاص ہے اور
[illegible] کے نام پر ۔ وکان عمر رضی اللہ عنہ یکبر فی قبتہ بمنی فیسمعہ اھل المسجد فیکبرون
[illegible] الاسواق حتی ترتج منی تکبیرا اور عمر رضی اللہ عنہ اپنی خیمہ مین جو منے مین لگا ہوا تھا تکبیر کہتے
[illegible] والے انکی تکبیر سنتے تو تکبیرین کہتے مسجد والے اور بازاری یہانتک کہ منی تکبیر (کی آواز) سے گونج
[illegible] ف اس اثر کو موصول کیا سعید بن منصور نے عبید بن عمیر کی روایت سے کہا حضرت عمر رضی اللہ عنہ تکبیر کہتے
[illegible] مین جو منی مین لگا ہوا تھا اور تکبیر کہتے مسجد والے اور تکبیر کہتے بازاری یہانتک کہ تکبیر (کی آواز سے) منی
[illegible] اور اسکو ابو عبید نے دوسرے طریق سے بھی موصول کیا اس تعلیق کے لفظون کیطرح (جسکو بخاری نے بیان
[illegible] اور بیہقی کے طریق سے بھی اور ارتجاج کہتے ہین اضطراب اور تحرک کو اور یہ مبالغہ ہے رفع اصوات کی اجتماع
[illegible] وکان ابن عمر یکبر بمنی تلک الایام وخلف الصلوۃ وعلی فراشہ وفی فسطاطہ ومجلسہ
[illegible] وتلک الایام جمیعا اور تھے ابن عمر تشریق کے دنون مین منا کے درمیان تکبیر کہتے اور نیز نمازون
[illegible] اور اپنے فراش (بچھونے) پر اور سوتے وقت) اور اپنے خیمہ مین بھی تکبیرین کہتے اور تکبیرین کہتے میٹھے اور
[illegible] تکبیرین کہتے ان سب دنون مین ف اسکو موصول کیا ابن منذر اور فاکہی نے اخبار مکہ مین ابن جریج
[illegible] سے اور کہا خبر دی مجھکو نافع نے کہ ابن عمر تکبیرین کہتے آخر حدیث تک اور حدیث کو ویسا ہی بیان کیا
[illegible] میمونۃ تکبر یوم النحر وکان النساء یکبرن خلف ابان بن عثمان وعمر بن عبد العزیز لیالی
[illegible] مع الرجال فی المسجد اور حضرت میمونہ حارث ہلالیہ کی بیٹی جو سرف مین فوت ہوئین جہان حضرت
[illegible] علیہ وسلم نے ان سے بنا کیا اور سرف مکہ اور مدینہ کے درمیان ایک موضع ہے البقر عید کے دن تکبیر کہتین
[illegible] حافظ ابن حجر نے کہا مین میمونہ کے اس اثر موصول پر واقف نہین ہوا ف اور اور عورتین بھی ابان
[illegible] عبد العزیز کے پیچھے ایام تشریق کی راتون مین مردون کے ساتھ مسجد مین تکبیرین کہتین ۔

Marfat.com

فائدہ یہ ابان جو اثر مین مذکور ہوا حضرت امیر المومنین عثمان [illegible]
مین عبد الملک کیطرف سے مدینہ کا حاکم تہا اور اس اثر کو موصول کیا ابو بکر بن ابی [illegible]
ہین بحکے کثیر وجود پر تشریق کے دنون مین نمازون کے پیچے اور سوا اسکے اور سب [illegible]
کا اختلاف ہے تو بعض نے تکبیر کو خاص کیا ہے نمازون کے اعقاب کے ساتھہ اور بعض نے تکبیر [illegible]
کے دُبر کی ساتھہ نوافل کی دُبر کے سوا اور بعض نے تکبیر کہنا خاص کیا ہے مردون کے ساتھہ عورتون [illegible]
کے ساتھہ منفرد (اکیلے) کی سوا اور وقتی نماز کے ساتھہ قوی کے سوا اور مقیم کے ساتھہ مسافر کے سوا
دیہاتی کے سوا اور ظاہر اختیار بخاری علیہ الرحمۃ کا یہ ہے کہ تکبیر کہنا ان سب کو شامل ہے اور جس طرح
الرحمۃ نے بیان کیا وہ مصنف علیہ الرحمۃ کی مساعد و مؤید ہین اب عالمون کا تکبیر کے ابتدا اور انتہا
بعض نے کہا عرفہ کی صبح سے تکبیر کہنا شروع کرے اور بعض نے کہا عرفہ کے دن کی ظہر سے اور بعض نے
دن کی عصر سے اور بعض نے کہا نحر کے دن کی صبح سے اور انتہا مین بعض نے کہا کہ نحر کے دن کی ظہر تک
بعض نے کہا نحر کے دن کی عصر تک ختم کرے اور بعض نے کہا تشریق کے دوسرے دن کی ظہر تک اور بعض
تشریق کے آخر دن کی صبح تک اور بعض نے کہا تشریق کے آخر دن کی ظہر تک اور بعض نے کہا تشریق کے آخر کی عصر تک ان سب اقوال
کیا مگر انتہا مین دوسرے قول کو اور روایت کیا اسکو ابن مسعودؓ کی اصحاب سے اور اس مسئلہ مین حضرت صلی اللہ
سے کوی حدیث ثابت نہین ہوی اور اس مسئلہ مین جو صحابہ کے اقوال وارد ہوے ہین ان مین صحیح
المومنین علی علیہ السلام کا قول ہے اور ابن مسعودؓ کا کہ تکبیر کو عرفہ کے دن کی صبح سے شروع کرے
اسکو ابن منذر وغیرہ نے بکالا واللہ اعلم اور تکبیر کے صیغہ مین جو الفاظ صحیح وارد ہوے ہین
جنکو بکالا عبد الرزاق نے صحیح سند کی ساتھہ سلمان سے کہ اونہون نے کہا کبروا اللہ اللہ اکبر اللہ
اکبر کبیرا یعنے اللہ کی تکبیر یون کہو اور منقول ہوی ہین یہ لفظ سعید بن جبیر اور عبد الرحمان بن ابی
جعفر فریابی نے بکالا کتاب العیدین مین یزید بن ابی زیاد کے طریق سے اس نے سعید بن جبیر اور عبد الر
لیلے سے اور یہی شافعی کا قول ہے اور امام شافعی نے زیادہ کیا وللہ الحمد بعض نے کہا تین بار تکبیر
زیادہ کرے یہ کلمہ لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد و
اور بعض نے کہا دو بار اللہ اکبر کہے پہر کہے لا الہ الا اللہ واللہ اکبر اللہ
حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اور ابن مسعودؓ سے بھی ایسی مثل روی [illegible]

حدثنا ابو حنیفہ قال حدثنا مالک بن
[illegible] قال سالت انس بن مالک ونحن غادیان من منی الی
[illegible] تصنعون مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال کان یلبی الملبی
[illegible] فلا ینکر علیہ محمد بن ابی بکر سے روایت ہے کہ میں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے
[illegible] عرفات کو جارہے تھے کہ تم حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ کیا کرتے تھے انس نے کہا
[illegible] (اور) اسپر کوئی انکار نہ کرتا اور تکبیر کہنے والا تکبیر کہتا اور اسپر کوئی انکار کرتا **فائدہ**
[illegible] کے ساتھ مناسبت ہے اور حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ انس رضی اللہ عنہ نے دلیل لی تکبیر کے جائز ہونے
[illegible] مفسرین اور اسپر مبسوط کلام کتاب الحج میں انشاء اللہ تعالے آویگی اور قسطلانی نے وہی تقریر
[illegible] کے متعلق نقل کی جو فتح سے مذکور ہوئی پھر کہا اور کہا ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ نے تکبیر کا کہنا واجب ہے عرفہ کے دن
[illegible] دن کی عصر تک اور صاحبین کا یہ قول ہے کہ امام تشریق کے آخر دن کی عصر تک ختم کرے اور یہی
[illegible] جو شہری ہوں فرض نمازوں کے بعد ابو حنیفہ کے نزدیک بستی والوں پر اور نہ نفل نماز اور
[illegible] اکیلے مرد پر اور نہ عورتوں پر اور صاحبین نے کہا ہر ایک فرض نماز پڑھنے والی پر تکبیر کہنا واجب ہے اور
[illegible] تکبیر کی تو مالکیہ نے کہا کہ تین بار اللہ اکبر کہے اور اس کیفیت سے پڑھے اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ
[illegible] اللہ اکبر اللہ اکبر وللہ الحمد تو بہت اچھا ہے اسلیے کہ جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جابر رضی اللہ عنہ نے تشریق کے دنوں میں
[illegible] فارغ ہوئے تو فرمایا اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر تین بار اور اسپر عمل رہا اور یہی امام مالک
[illegible] اور شافعی نے کہا کہ ایک ہی بار اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ واللہ اکبر اللہ اکبر وللہ
[illegible] میں اور یہی ماثور ہے خلیل علیہ السلام سے اور شافعیہ نے کہا تین بار پے در پے اللہ اکبر کے بعد
[illegible] کی تابعداری کے لیے اور زیادہ کرے لا الہ الا اللہ واللہ اکبر وللہ الحمد شافعی نے
[illegible] کا ذکر زیادہ کرے اچھا ہے اور اچھا ہے کہ زیادہ کرے ان کلمات کو اللہ اکبر کبیرا
[illegible] وسبحان اللہ بکرۃ واصیلا لا الہ الا اللہ ولا نعبد الا ایاہ مخلصین لہ الدین
[illegible] الکافرون لا الہ الا اللہ وحدہ صدق وعدہ ونصر عبدہ واعز جندہ وھزم الاحزاب
[illegible] الا اللہ واللہ اکبر یعنے اور بہت بڑا ہے میں بڑائی بیان کرتا ہوں اسکی بڑائی بیان کرنا اور
[illegible] اور اصل کی بیان کرنے صبح اور شام نہیں کوئی برحق معبود اللہ کے سوا اور ہم نہیں

Marfat.com

پوچتے اور نہ پوچین گے مگر اسی امہ کو نذر کر کر اسکے واسطے پوچا پڑی ہے
سوا وہ اکیلا ہے اس نے اپنے وعدے سچے کیے اور اس نے اپنے بندے محمد صلعم
لشکر کو غالب کیا اور اکیلے نے سب لشکروں کو بھگا دیا نہین کوئی عبادت کے لائق مگر وہی
اور بلند کرے اسکے ساتھ اپنی آواز اور اس حدیث کا ظاہر یہ ہے کہ اس نے دلیل لی اس
پر لبیک کی جگہ مین مراد یہ ہے کہ لبیک کہتے کہتے اور ذکر بھی کر سکتا ہے اور یہ غرض نہین ہے کہ بالکل
کیونکہ سنت یہ ہے کہ لبیک کہنا نہ چھوڑے مگر جمرہ عقبہ کو رمی کر تیوقت ہمارے یہی مذہب ہے ابو حنیفہ اور شا
مالک کا یہ قول ہے کہ لبیک کہنا زوال کیوقت چھوڑ دے اور نکالا اس حدیث کو مؤلف نے کتاب الحج مین بھی
نے کتاب المناسک مین اور ایسا ہی نسائی اور ابن ماجہ نے **حدثنا** محمد قال حدثنا عمر
قال حدثنا ایوب عن عاصم عن حفصة عن ام عطیة قالت کنا نؤمر ان نخرج یوم العید
نخرج البکر من خدرها حتی نخرج الحیض فیکن خلف الناس فیکبرن بتکبیرهم ویدعون
یرجون برکة ذلک الیوم وطهرته ام عطیہ سے روایت ہے کہ ہم کو حکم ہوتا تھا عید کے دن نکلنے کا (عیدگاہ کی
طرف) اور یہانتک (حکم ہوتا) کہ ہم نکالین کواریون کو انکے پردے سے اور نکالین حیض والیون کو یہ
ہین لوگون کے پیچھے اور تکبیرین کہین لوگون کی تکبیرون کے ساتھ اور دعا کرین انکی دعا کے ساتھ امید کر
اس دن کی برکت اور اسکی طہارت کی **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عیدین کے دن تکبیر کہنا سنت ہے
حیض والیون کو بھی تکبیر کہنے کی تاکید ہے اور اس حدیث سے یہی تشریق کے دنون مین تکبیر کہنی ثابت ہوگئی اور
مین ہے اس حدیث کی مناسبت پہلے باب سے اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ تکبیر کہنا اور دعا مانگنا حیض والیون کو
اور یہ بھی معلوم ہوا کہ عیدین کے دن سب عورتون کو باہر عیدگاہ مین حاضر ہونا ضروری ہے اور اسپر ہم
کے بعد انشاء اللہ تعالی اپنا خیال ظاہر کرین گے اور ثابت کرین گے کہ حنفیہ کا مذہب بالکل حدیث صحیح کے
ہے قسطلانی نے کہا اور مؤلف نے اس حدیث کے ایک ٹکڑے کو یعنی حدیث مین باب شہود الحائض العیدین
کتاب الحج کے نکالا اور اسیطرح نکالا اس حدیث کو ساری صحاح ستہ والون نے واللہ اعلم **باب** الصلوٰة
الحربة یوم العید عید کے دن برچھی کیطرف نماز پڑھنے کا بیان **حدثنی** محمد بن بشار قال حدثنا
الوهاب قال حدثنا عبید الله عن نافع عن ابن عمر ان النبی صلی الله علیه وسلم کان
له الحربة تقدامه یوم الفطر والنحر ثم یصلی ابن عمر سے روایت ہے کہ عید فطر اور

Marfat.com

[illegible] پھر آپ (اسکی طرف) نماز پڑھتے **فائدہ** [illegible] ترجمہ کرکے اس بات کو بیان کرنے کے لیے کہ سترہ گاڑنا اور اس [illegible] (نیزے) سے چھوٹی ہوتی ہے اور یہ حدیث [illegible] (ربط) **باب حمل العنزۃ والحربۃ بین یدی الامام یوم** [illegible] کیسا ہے امام کے آگے **فائدہ** جب وہ نماز کو بسطر نکلا حافظ نے کہا [illegible] اس حدیث کو جو پہلی باب میں مذکور ہو چکی دوسرے طریق سے اور اس حدیث [illegible] ان دونوں ترجموں کے حکموں میں مغایرت ہے پہلے باب سے معلوم ہوا کہ سترے [illegible] کے آگے کنکر لیوے اور دوسری سے معلوم ہوا کہ امام کے آگے ہتیار لیکر چلنا جائز ہے [illegible] ہتیار کا اٹھانا جائز نہیں ہے اسلیے کہ عید کے دن ہتیار [illegible] کسی کو ایذا پہونچنے کا ڈر ہو جیسے عنقریب گذرا اور اس حدیث پر پوری گفتگو باب [illegible] **حدثنا** ابراھیم بن المنذر قال حدثنا الولید قال حدثنا [illegible] حدثنی نافع عن ابن عمر قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یغدو [illegible] بین یدیہ تحمل وتنصب المصلی بین یدیہ فیصلی الیھا ابن عمر رضی [illegible] صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سویرے عیدگاہ کیطرف جاتے اور آپکے آگے آگے نیزہ اٹھایا [illegible] آپکے سامنے گاڑا جاتا اور آپ اسکی طرف نماز پڑھتے **باب خروج النساء والحیض الی** [illegible] عورتوں اور حیض والیوں کو عیدگاہ کی طرف جانا **حدثنا** عبداللہ بن عبد [illegible] حماد بن زید عن ایوب عن محمد عن ام عطیۃ قالت امرنا ان [illegible] وعن ایوب عن حفصۃ بنحوہ وزاد فی حدیث حفصۃ قال او [illegible] الحیض المصلی ام عطیہؓ سے روایت ہے کہ ہم حکم کی جاتیں کہ [illegible] نکالکر لیجاویں (یہ روایت ہے ایوب کی محمد بن سیرین [illegible] سے) یہی اسیطرح روایت کیا اور ایوب نے حفصہ [illegible] کہ نکال لیجاویں کنواریوں اور پردہ والیوں کو اور [illegible] ابن علیہ نے ام عطیہ سے اپنی روایت میں یہ بھی زیادہ

Marfat.com

کہا کہ ام عطیہ نے کہا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ
پاس چادر نہ ہو تو وہ کیونکر نکلے (آپ نے
غریب ہو وہ بھی نکلے اگر کپڑے نہ ہوں تو اپنے
کی طرف بڑی تاکید ثابت ہوئی بعضوں نے کہا یہ حکم
اب جو زمانہ خراب ہو گیا ہے اور فتنہ بہت پھیل گیا ہے
عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ اگر آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عورتوں کے
منع کرنے مسجدوں میں جانے سے جیسے بنی اسرائیل کی عورتوں نے کیا
قول کے خلاف ثابت ہوتا ہے یعنی یہ کہ عورتوں کو باہر نکلنا منع نہیں ہوا
کہ آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی صاحبزادیوں اور اپنی بی بیوں کو نکالتے
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صاحبزادیاں اور بی بیاں نکلیں تو اب اور کسی شریف
ہے تمام دنیا کے نواب اور شریف اور میر آپ کے لونڈے اور غلام سے بھی درجہ
سے وہ شبہ بھی دفع ہو گیا کہ حجاب کا حکم جب اترا اس پہلے کا یہ واقعہ ہے کیونکہ
علیہ وآلہ وسلم کے عہد مبارک میں بہت کم عمر تھے تو ضرور یہ واقعہ حجاب کے
بھی حجاب خاص تھا ازواج مطہرات سے تمام جہان کی عورتوں کو یہ حکم نہیں ہے
متعدد حدیثوں سے ثابت ہے حضرت عائشہ تو برسوں تک تشریف لیگئی
اور جنگ جمل میں موجود تھیں البتہ یہ ضرور ہے کہ عورتیں جب باہر نکلیں
اوڑھکر اسطرح سے کہ انکا کوئی عضو کھلا نہ رہے سوا ہاتھ اور پاؤں کے
آنکھوں کے اور بعضوں نے کہا سوا چہرے کے اور بعضوں نے کہا
کف دست اور پاؤں ستر نہیں ہیں تو وہ کھل سکتی ہے
شریک ہو سکتی ہے اور بعضوں نے فتنوں کے ڈر سے
حکم شرعی اس پردے کے لیے جو بنجاب اور
گھر کے باہر قدم نہ رکھیں اور ایک ہی کوٹھری
محرم سے چاہیں ملاقات کریں اور خدا کے

[illegible] کہین بے پردگی کا رواج نہین ہے پھر
[illegible] اختیار کرلیا ہو اب سم کی پیروی اور بات ہے اور شریعت
[illegible] ہے مردود ہے اور گمراہ ہے کَذَا اَفَادَہٗ اَخِیْ فِیْ دِیْنِ
[illegible] اَلنَّسَائِیْ فِیْ شَرْحِہٖ عَلٰی اِبْنِ سَاجَۃَ اَلْمُسَمّٰی بِرَفْعِ الْعَجَاجَۃِ
[illegible] بَابُ خُرُوْجِ الصِّبْیَانِ اِلَی الْمُصَلّٰی بِجَوْنٍ
[illegible] کہ عید کی نماز پڑہین حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَبَّاسٍ قَالَ حَدَّثَنَا
[illegible] عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَابِسٍ قَالَ سَمِعْتُ اِبْنَ عَبَّاسٍ قَالَ خَرَجْتُ
[illegible] یَوْمَ فِطْرٍ اَوْ اَضْحٰی فَصَلّٰی ثُمَّ خَطَبَ ثُمَّ اَتَی النِّسَاءَ فَوَعَظَھُنَّ وَذَکَّرَھُنَّ

[illegible] ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہا مین حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھہ
[illegible] کون نکلا (عیدگاہ کیطرف) تو آپنے نماز پڑہای (عید کی) پھر خطبہ پڑہا پھر عورتون
[illegible] وعظ کیا اور نصیحت کی اور انکو ارشاد فرمایا خیرات کرنے کے ساتھہ ف اس حدیث سے معلوم
[illegible] کو عیدگاہ مین جانا جائز ہے اسلیے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
[illegible] گئے حالانکہ وہ اسوقت نابالغ تہے اور انکا نابالغ ہونا اگرچہ اس حدیث مین مذکور نہین ہے پر
[illegible] عادت کے موافق اشارہ کیا اس حدیث کی ان بعض طرق کیطرف جن مین انکے صغیر ہونیکا بیان
[illegible] ابواب الجماعات کے آخر مین ہی گذر چکی اور ایک باب کے پیچھے دوسرے باب مین یہ حدیث آتی ہے
[illegible] کے ساتھہ ولولا انا کان من الصغر شھدتہ یعنے اگر میرا آپکے نزدیک مرتبہ نہ ہوتا تو مین
[illegible] اسلیے فرمایا کہ اسوقت آپ بچہ تہے اور آویگی اس حدیث پر باقی گفتگو اس باب مین جو
[illegible] اگرچہ بظاہر اسکے درمیان اس حدیث مین شک واقع ہوا ہے لیکن دو بابون کے بعد
[illegible] ہے بلاشک اسکا کہ وہ نظر کی عید تہی ف قسطلانی نے کہا نکالا اسکو مؤلف نے صلوۃ
[illegible] اور نسائی نے صلوۃ مین (قسط) بَابُ اسْتِقْبَالِ الْاِمَامِ
[illegible] کیطرف موند کر ف حافظ نے کہا زین بن منیر نے کہا
[illegible] بیان کیا اسکے پیچھے کہ اسیطرح کا ترجمہ کتاب الجمعہ مین
[illegible] کہ شاید عید اس مسئلہ مین بھی جمعہ کے مخالف ہو

(جیسے خطبہ کی تاخیر میں مخالف ہے کہ [illegible]
ہوتا ہے) اور امام کا جمعہ کے خطبہ میں لوگوں کی [illegible]
خطبہ منبر پر پڑھتے تھے بخلاف عید کے کہ عید کا خطبہ [illegible]
علیہ الرحمۃ نے ارادہ کیا کہ بیان کرے خطبہ میں استقبال [illegible]
وسلم مقابل الناس اور کہا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے [illegible]

ف یہ حدیث کا ٹکڑا ہے جسکو مصنف نے باب الخروج الی المصلے من ابواب [illegible]
چکی اس لفظ کے ساتھ پھر آپ پھرے پھر کھڑے ہوئے لوگوں کے سامنے اور لوگ [illegible]
پھر (منہ مبارک) کیا لوگوں کی طرف **حَدَّثَنَا** ابو عمیر قال حدثنا [illegible]
الشعبی عن البراء قال خرج النبی صلی اللہ علیہ وسلم یوم اضحی الی البقیع فصلی
علینا بوجھہ فقال ان اول نسکنا فی یومنا ھذا ان نبدأ بالصلوٰۃ ثم نرجع فنحر
ذلک فقد اصاب سنتنا ومن نحر قبل ذلک فانما ھو شیٔ عجلہ لاھلہ لیس من النسک
شیٔ فقام رجل فقال یا رسول اللہ انی نحرت وعندی جذعۃ خیر من مسنۃ قال
تفی عن احد بعدک (براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کی طرف نکلے (عید کی نماز پڑھانے کے لیے) تو آپ نے (عید کی نماز کی) دو رکعتیں پڑھائیں [illegible]
مطابقت ہے حدیث کی ترجمہ باب سے) اور فرمایا ہمارے اس دن میں ہماری [illegible]
پھر لوٹ آویں اور قربانی کریں جس نے اسطرح کیا اس نے سنت کو ادا کیا اور جس نے [illegible]
صرف ایک چیز ہے جسکو اس نے اپنے گھر والوں کے لیے جلدی طیار کیا قربانی کا [illegible]
مراد ابو بردہ بن نیار) اٹھا اور اس نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]
اور میرے پاس ایک سال کی بکری ہے جو دو سال کی بکری سے [illegible]
کیطرف سے ایک سال کی بکری کافی نہیں ہے **بَابُ الْعَلَمِ بِالْمُصَلّٰی**
جان لیں کہ یہ عیدگاہ ہے **حَدَّثَنَا** مسدد قال حدثنا [illegible]
بن عباس قال سمعت ابن عباس قیل لہ اشھدت [illegible]
ولولا مکانی من الصغر ما شھدتہ حتی [illegible]

Marfat.com

اسکی تائید کرتا ہے

ہین اور دوسرے باب مین وہ اختلاف

کے پیچھے باب کی اور حدیثون مین

اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے آپ پر سلام کی کیفیت

فرمایا کہو اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی

عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ

وسلم پر اور محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تابعدار و نیز بطرح

ہوا بزرگی ہے یا اللہ برکت نازل کر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور

برکت نازل فرمائی ابراہیم علیہ السلام کے تابعدار و نیز بیشک تو

نے دونو جگہون مین علی ابراہیم کہا اور آل ابراہیم کا ذکر نہین کیا

قول "ہمنے پہچان لیا یا جان لیا" سے صلوٰۃ کے تشہد سے متاخر ہونے

کہ جس شخص کو اجمالی علم ہو اور اسکی تفصیل سے وہ عاجز ہو تو اسکو

اسکا علم ہے اور قولوا کے لفظ سے نماز صلوٰۃ کے وجوب کے قائلین

کی آل وہ اسمعیل علیہ السلام ہین اور اسحق علیہ السلام اور ان دونو کی اولاد

کو جمع کر دیا اپنے اس قول عَلَیْکُمْ اَھْلَ بَیْتِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ

اسکی برکتین تمپر اے گھر والو وہ ہی سراہا ہوا بڑائیون والا اور

اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اللہ سبحانہ وتعالیٰ سے وہ عطا طلب کی

کی تشبیہ مین اشکال ثابت کیا ہے یعنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ

کہ مشبہ غالبا مشبہ بہ سے ادنی ہوتا ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ

افضل ہین اور اسکا کئی طرح جواب دیا گیا ہے ایک یہ

علیہ السلام اور ابراہیم علیہ السلام کی اولاد کے

تو اس حیثیت سے مشبہ بہ قوی ہے

تیسرا یہ کہ تشبیہ صلوٰۃ مین آل

Marfat.com

الصدقة فرأيتهن يهوين بأيديهن
عبدالرحمن بن عابس سے روایت ہے کہا میں نے
ابن عباس سے ایک شخص نے پوچھا آیا آپ بھی وہان حاضر ہوئے رجہاں
صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ (عیدگاہ کیطرف) نکلے ابن عباسؓ نے کہا ہاں (میں
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نزدیک کچھ مرتبہ نہ ہوتا تو میں آپکے ساتھ حاضر نہ
ہوتا) کثیر کم کا ہے یعنی کہ میں اسوقت بہت چھوٹا تھا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آئے
کثیر کے گھر کے پاس ہے فائدہ یہ بتانا سامع کے سمجھانے کیلیے بتایا ورنہ کثیر بن صلت
صلی اللہ علیہ وسلم کے عید پڑھنا اور اس میں حدیث کی باب کے ساتھ مطابقت ہے اور اس سے معلوم ہوا
کہ عید میں ایک کلیہ خبر بنا رکھی تھی جس سے معلوم ہوجاتا تھا کہ یہ عیدگاہ ہے ف پھر آپنے
عورتوں کی طرف خطبہ پڑھا پھر عورتوں کے پاس آئے اور آپکے ساتھ بلال تھے ف اس سے معلوم ہوا کہ عورتیں
عید میں حاضر ہوئیں اور مردوں میں ملی جلی نہ تھیں ف اور ان کو وعظ کیا اور ان کو نصیحت کی اور
حکم ارشاد فرمایا پھر میں نے عورتوں کو دیکھا کہ وہ جھکاتے تھیں اپنے ہاتھ (اپنی انگوٹھیوں کیطرف
عورتوں کی طرف) ڈالتی تھیں وہ خیرات بلال کے جھولی میں پھر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور
بلال گھر کو آئے ف اور اس حدیث میں دلیل ہے کہ عورتوں کے وعظ اور نصیحت کرنے کے آداب
مرد کے ساتھ اور کسی مرد کو نہ ہو مگر جسکی ضرورت ہو جیسے شاہد وغیرہ اور بلال حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کے لیے تھے کہ آپ حضرت کے خادم تھے اور صدقہ کو وصول کرنیوالے اور رہا ابن عباسؓ
کا عورتوں کے پاس جانا معاف تھا اسلیے کہ وہ چھوٹے تھے اور موصول کیا مؤلف علیہ الرحمۃ
نے کتاب الاعتصام میں اور کہا حدثنا محمد بن کثیر الخ اور بیہقی نے بھی اس طریق کو عبید
اللہ بن موسیٰ سے نکالا ہے جیسے ابن کثیر کی تفسیر علم کی لفظ بلفظ بیان کی گویا اس نے اسی طریق
سے سنا ہے مگر یاد نہیں رہا جو اعتصام میں ہے ابن بطال نے کہا عیدگاہ میں وہ بچہ جاسکتا
ہے جو بول سکے اور نجاست کی حفاظت کرے اور اسکو اسکے مفسدات سے بچاوے تو نہیں
جاسکتا جسکے نہ کرسکنے کا ابن حبیب نے کہا اور اس میں نظر ہے اسلیے کہ
عورتوں کا مسجد میں جانا اور شعائر اسلام کے ظاہر کرنے کے لیے ہے معہذا الوگوں

کا اکھٹا کرنا اور انکی بہتات ہی ملحوظ ہوتی ہے
جیسے آویگا انشاء اللہ تعالیٰ اور یہ حکم شامل ہے
کی ضرورت ہوگی جو بچون کو کھیل کود سے روکے
اس قصہ کو یاد رکھا تو یہ اس مین انکی زیادہ ذکاوت کا بیان
یَوْمَ الْعِیْدِ عید کے دن امام کا عورتون کو نصیحت کرنا ف
اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ بْنِ نَصْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ اَخْبَرَنَا
عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ سَمِعْتُهٗ یَقُوْلُ قَامَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ
بِالصَّلٰوةِ ثُمَّ خَطَبَ فَلَمَّا فَرَغَ نَزَلَ فَاَتَی النِّسَآءَ فَذَکَّرَهُنَّ وَهُوَ یَتَوَکَّأُ
تَوَبَةٍ تُلْقِیْ فِیْهِ النِّسَآءُ الصَّدَقَةَ قُلْتُ لِعَطَآءٍ اَزَکٰوةُ یَوْمِ الْفِطْرِ قَالَ لَا وَلٰکِنْ صَدَقَةٌ
حِیْنَئِذٍ تُلْقِیْ نَحْنُهَا وَیُلْقِیْنَ قُلْتُ لِعَطَآءٍ اَتُرٰی حَقًّا عَلَی الْاِمَامِ ذٰلِکَ یُذَکِّرُهُنَّ قَالَ
لَحَقٌّ عَلَیْهِمْ وَمَا لَهُمْ لَا یَفْعَلُوْنَهٗ جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
ہوی فطر کے دن تو آپ نے پہلے عید کی نماز پڑہائی پھر خطبہ سنایا جب آپ خطبہ سے فارغ ہوئے تو
اُتر کر عورتون کے پاس آئے اور انکو نصیحت کی اور آپ نے ٹیکا لگایا تھا بلال کے ہاتھ پر اور بلال نے
تہا اپنا کپڑا عورتین اس مین ڈالتی تہین خیرات ابن جریج کہتے ہین میں نے عطا سے پوچھا کیا وہ صدقہ فطر
جھولی مین ڈالتی تہین کہا نہین پر وہ تو معمولی خیرات تہی جو وہ کرتی تہین اسوقت انکے عورتین
پہنکتی اور ویسا ہی دوسری عورتین اتار اتار کر ڈالتین ابن جریج نے کہا میں نے عطا سے کہا
اب بہی امام کو یہ بات لائق ہے کہ وہ عورتون کو اکر نصیحت کرے اونہون نے کہا ان امام
ہے اور انکو کیا ہوا کہ یہ کام نہین کرتے ف مطابقت کی وجہ باب سے ظاہر ہے
اَلْحَسَنُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ طَاؤُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ شَهِدْتُ الْفِطْرَ مَعَ النَّبِیِّ
اَبِیْ بَکْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ یُصَلُّوْنَهَا قَبْلَ الْخُطْبَةِ ثُمَّ یَخْطُبُ بَعْدُ خَرَجَ النَّبِیُّ
کَاَنِّیْ اَنْظُرُ اِلَیْهِ حِیْنَ یَجْلِسُ بِیَدِهٖ ثُمَّ اَقْبَلَ یَشُقُّهُمْ حَتّٰی
النَّبِیُّ اِذَا جَآءَکَ الْمُؤْمِنَاتُ یُبَایِعْنَکَ الْاٰیَةَ حَتّٰی قَالَ حِیْنَ
اِمْرَاَةٌ وَاحِدَةٌ مِنْهُنَّ لَمْ یُجِبْهُ غَیْرُهَا نَعَمْ اَوْ کَمَا

Marfat.com

الحرائر في ثوب بلال قال
الجاهلية اور سناوے مذکور کے ساتھ ابن جریج نے کہا
عنهما سے خبر دی انہون نے کہا مین حاضر ہوا عید فطر کی نماز مین
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور خلیفہ اول ابوبکر اور خلیفہ ثانی عمر بن خطاب اور خلیفہ ثالث عثمان
کے ساتھ پس سب عید کی نماز خطبے سے پہلے پڑہتے پھر خطبہ پڑہتے پیچھے یعنے
ابن جریج نے فرمایا کہ کہا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نکلے ف خطبے سے فارغ ہوکر
میں آپ کو دیکھتا ہون جب آپ اپنے ہاتھ سے (لوگون کو) بٹھاتے ہین پھر
عورتون پاس آئے آپکے ساتھ حضرت بلال رضی اللہ عنہ تھے اور آپنے یہ آیت پڑہی
يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا جَاءَكَ الْمُؤْمِنَاتُ يُبَايِعْنَكَ عَلَىٰ أَنْ لَا يُشْرِكْنَ بِاللَّهِ شَيْئًا وَلَا يَسْرِقْنَ وَلَا يَزْنِينَ
وَلَا يَقْتُلْنَ أَوْلَادَهُنَّ وَلَا يَأْتِينَ بِبُهْتَانٍ يَفْتَرِينَهُ بَيْنَ أَيْدِيهِنَّ وَأَرْجُلِهِنَّ وَلَا يَعْصِينَكَ
فِي مَعْرُوفٍ فَبَايِعْهُنَّ وَاسْتَغْفِرْ لَهُنَّ اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ یعنے اے نبی جب آوین تیرے پاس مسلمان
عورتین بیعت کرنے کو اسپر کہ شریک نہ ٹھیرا وین اللہ کا کسیکو اور چوری نہ کرین اور بدکاری نہ کرین اور اپنی اولاد
کو نہ مار ڈالین اور نہ لاوین طوفان باندہکر اپنے ہاتھون اور پاؤن مین اور نہ کرین بے حکمی تیرے کسی بھلے کام مین
تو بیعت کر اور مانگ انکو واسطے اللہ سے بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے پھر جب اس آیت کو پڑہنے
سے فارغ ہوئے بولی ایک عورت ان مین سے اور اسکے سوا حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کسی عورت نے جواب
نہین دیا اس اقرار پر قائم ہین اور عزم کے مارے سب چپ رہین فقط ایک عورت بولی ابن جریج نے کہا
کہ نہین جانتا کہ جواب دینے والے کون تھے **فائدہ** حافظ نے کہا مین اس عورت کے
نام کی تحقیق مین خیال مین گذرا ہے کہ وہ جواب دینے والے اسماء بنت یزید بن سکن کی بیٹی تھی جو خطیبۃ
النساء کہلاتی تھی کیونکہ اس نے اس قصہ کی اصل کو روایت کیا ہے اسحدیث مین جسکو بیہقی اور طبرانی
نے کئی طریق سے نکالا اس نے اسماء بنت یزید کی بیٹی سے کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ و
وسلم نے اوپر ان عورتون کے تھی تو آپنے فرمایا اے عورتون کی جماعت تم دوزخ کا
ایندھن ہو صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو آواز دی اور آپ پر مین دلیری کر لیا کرتی ہو کیون جی یا
فرمایا اے تم لعن (طعن) بہت کرتی ہو (اپنی اولاد کو) اور اپنے

خاوندون کی اجازت
آیت کے مضمون پر کیونکہ قصہ ایک
نظائر مین واسطہ اعلم اور طبرانی نے
ہوچکا کہ یہ ان عورتون مین تھی جن سے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
اسما کی حدیث سے روایت کیا کہ ہمسے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
آیت تک ف فرمایا تو خیرات کرو اگر تم اسکا اقرار کرتی ہو
خیرات ڈالو) تمپر میرے ماں باپ قربان ہون تو وہ بڑی اور چھوٹی انگوٹھیان
نے کہا کہ فتخ بڑی انگوٹھیون کو کہتے ہین جو جاہلیت کے زمانہ مین تھین ف حافظ
نہین کیا کہ عورتین انکو کس چیز مین پہنتی تھین اور ثعلب نے ذکر کیا کہ وہ انگوٹھیان کی
انتہی اسلیے اسپر خواتم کا عطف ڈالا کیونکہ اطلاق کے وقت
مین پہنی جاتین ہین اور اسحدیث کے بعض طرق مین اسمجگہ مسلم کے
اصمعی سے حکایت کیا گیا ہے کہ فتخ وہ انگوٹھیان ہین جن مین نگینے
ہوگا اور اسحدیث سے معلوم ہوا کہ عید کے دن امام کو مستحب ہے کہ عورتون کو وعظ
سکھاوے اور جو کچھ انپر واجب ہے وہ انکو یاد دلاوے اور مستحب ہے کہ انکو صدقہ خیرات کرنیکی رغبت
عورتون کے لیے ایک تنہا مجلس لگا سکتے ہین اور یہ سب اسی صورت مین ہو
معلوم ہوا کہ عورتین عید کے دن عیدگاہ مین جاوین اور اس سے ایک باب
سے معلوم ہوا کہ یہ کہنا جائز ہے کہ میری ماں باپ تمپر قربان ہون اور اس سے معلوم ہوا کہ
مقرر ہو وہ خیرات کرنیوالون کی ساتھ ملاطفت رکھے اور معلوم ہوا کہ عورت
سے خیرات کر سکتی ہے مقدار معین کے سوا جسے تیسرا حصہ بخلاف
نے کہا اور یہ نہ کہا جاوے کہ ان عورتون کے خاوند وہان موجود تھے کیونکہ
بھی ہو تو انکے ازواج کا انکو اسپر اجازت دینا منقول نہین ہے کیونکہ
کے اسقاط کی تصریح نہ کرے اصل اسکا باقی رہتا ہے اور یہی منقول
تصریح کی ہو انتہے اور اس مین دلیل ہے کہ خیرات عذاب کو

حدیث کی ترجمہ

[illegible] واقع ہوا ہے اسلئے کہ پاس دوسری اسناد

[illegible] حدیث مین جسکی طرف اشارہ گذرا اور یہ حدیث مین دلیل

[illegible] کے لیے سنتی کرنے کی ضرورت ہو اور ان باتون کا بیان کرنا بھی

[illegible] کی علامت کی اسلئے کہ یہ آیت عورتون ہی کے ساتھہ خاص

[illegible] کے لیے لوگون سے خیرات مانگنا جائز ہے اگرچہ طالب

[illegible] کا اور یہ امر مخفی نہین ہے کہ جس شخص کے لیے طلب کیا

[illegible] جسکی حاجت کو رفع کرے اور ان عورتون کا خیرات کی

[illegible] کہ بایت عزیز چیز ہے یعنے زیور کا اتار اتار کر خیرات کرنا باوجود

[illegible] کی مرتبہ کہتی ہین اور معلوم ہوتا ہے کہ وہ کسقدر حضرت صلی اللہ علیہ

[illegible] حدیث کو باقی فائدے کتاب الحیض مین گذر چکے **باب** اذا

[illegible] کسی عورت کی چادر نہ ہو جسکو پہنکر عید گاہ مین جاوی تو ساتھہ دے

[illegible] حدثنا ابو معمر قال حدثنا عبد الوارث قال حدثنا ایوب

[illegible] قالت کنا نمنع جوارینا ان نخرج یوم العید فجاءت امرأة فنزلت

[illegible] حدثت ان زوج اختها غزا مع النبی صلی الله علیه وسلم ثنتی عشرة

[illegible] فی ست منهن قالت فکنا نقوم علی المرضی ونداوی الکلمی فقالت

[illegible] علی احدنا بأس اذا لم یکن لها جلباب ان لا تخرج فقال

[illegible] لتلبسها اختها من جلبابها فلیشهدن الخیر ودعوة المؤمنین قالت حفصة فلما قدمت ام

[illegible] اتیتها فحدثنا ان زوج اختها غزا ثنتی عشرة غزوة وکنت فی ست منهن

[illegible] ایوب والحیض فتعتزل

[illegible] قالت فقلت لها الحیض قال نعم أليس الحائض

حفصہ حفصہ عبدین سے روایت ہے کہا ہم اپنی جوان لڑکیون

[illegible] کے محل مین ہے ابصری

[illegible] فرمایا کہ حاضر ہون حیض والیان عورتون کو عیدون کی جگہ اور نمین حاضر ہوتین فلان جگہہ فاکل کا معنی
[illegible] حاضر ہوتین اور غرض یہ ہے کہ جسیا ان کو ان
[illegible] حاضر ہونا جایز ہے انتہی **باب** اعتزال الحیض المصلی
[illegible] اس ترجمہ کا مضمون اسی حدیث کا مضمون ہے جس کو پہلے باب
[illegible] ترجمہ پہلے باب کے ساتھ ملا کر کتاب الحیض
[illegible] حدثنا ابن ابی عدی عن ابن عون عن محمد
[illegible] العواتق وذوات الخدور فقال ابن عون او العواتق ذوات الخدور فاما الحیض

[illegible] وعتزل مصلاهم ام عطیہ سے روایت ہے کہ ہم کو حکم ہوا کہ ہم
[illegible] حیض والیون اور جوان لڑکیون اور پردہ والیون کو ابن عون
[illegible] اور جوان لڑکیون پردہ والیون کو (اس نے بھی ایوب کیطرح شک کیا) رہی حیض
[illegible] عورتون کی جماعت اور ان کی دعا مین شریک ہوون اور انکے مصلے سے دور رہین ف
[illegible] جایز ہونا عورت کی عادات کا اجنبی مرد کے لیے جب عورت کو صرف
[illegible] بغیر مباشرت کے اسکا علاج کرنا مگر جب مباشرت کی ضرورت پڑے فتنہ سے امن
[illegible] کنواریون اور پردہ والیون کو لایق ہے کہ لوگون کے سامنے ظاہر نہ ہوون
[illegible] عورت کو چادر کا طیار رکھنا مستحب ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ کپڑے
[illegible] عید کی نماز واجب ہے اور اس مین نظر ہے کیونکہ جن لوگون کو باہر
[illegible] نہین تو معلوم ہوا کہ مقصود اس سے اسلام کی شعاع
[illegible] برکت سب کو سمالے واللہ اعلم اور اس مین دلیل ہے کہ عورتون کا
[illegible] جوان نہ ہون اور بن ٹھن کر رہنے والیان ہون یا سادہ بان اور
[illegible] کہ یہ حکم ابوبکر اور علی اور ابن عمر رضوان اللہ علیہم اجمعین
[illegible] امیر المومنین علی علیہ السلام سے وہ ہے جسکو نکالا ابن ابی
[illegible] ہر حق ہر نکلنا عیدین کی

طرف اور ثابت ہوئی ہے
ابو یعلی اور ابن منذر نے عبید
نام نہین لیا اور عبد اللہ بن
ہوا ہے وجوب کا بھی احتمال ہے اور
کیا کہ وہ نکالتے تھے عیدین کیطرف
بلکہ ابن عمرؓ سے منع بھی روایت کیا گیا ہے تو احتمال ہے کہ
کیا ہے استحباب پر اور اسیکا حرجانی نے جزم کیا ہے شافعیہ مین سے
شافعی نے جو ام مین نص کی ہے وہ چاہتی ہے کہ بن ہیں کر سکتے
چاہتا ہون کہ بڑھیا عورتین حاضر ہون اور زیب و زینت لگا کر
انکے عیدین مین حاضر ہونے کو زیادہ مستحب جانتا ہون بیہقی نے معرفت مین
نے کہا حدیث مین روایت کیا گیا ہے کہ عورتین عیدین مین جانے کے
ہو جاوے تو میرا یہی قول ہے بیہقی نے کہا یہ حدیث ثابت ہے اور اسکو نکالنے
کو تو شافعیہ کو اس قول کے ساتھ تمسک کرنا لازم ہوگا اور اسکو ابن ابی رافع
کی کلام کا بھی ظاہر یہی ہے اور بعض نے عورتون کی عیدین مین حاضر ہونے
نے کہا اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حیض والیون اور پردہ والیون کو
فرمایا تو ہو سکتا ہے کہ یہ آپ کا ارشاد ابتداء اسلام مین ہو اور مسلمان تھوڑے
ان کے حاضر ہونے کے ساتھ کثرت معلوم ہووے دشمن کے دل
مین اسکی ضرورت نہین ہے اور اسپر اعتراض ہوا ہے کہ
وقت کی تاریخ معروف نہین ہے حافظ نے کہا مین کہتا ہون
کی گذشتہ حدیث دلیل ہے کہ وہ حاضر ہوے اور وہ
تو طحاوی کی مراد پوری نہ ہوئی اوسام عطیہ
تصریح کی ہے اور وہ انکا خیر مین حاضر ہونا
اور طہارت کا پانا اور حدیث کے ساتھ

...ن ... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا
... نکالی ہے تو حضور نے انکو مسجدون مین آنے
... خلاف ثابت ہوا یعنے یہ کہ عورتونکو
... کہ دشمن کے دلون مین رعب ڈالنے کے لیے عورتون اور بچونکو جمع کیا تو اس
... ضعف کی دلیل ہے اور حدیث کے باقی فائدون پر کتاب
... گفتگو گذر چکی انتہے ماقال الحافظ فی الفتح **بَابُ النَّحْرِ**
... مین نحر اور قربانی کرنے کا بیان **حَدَّثَنَا** عبداللہ بن
... **حَدَّثَنَا** کثیر بن فرقد عن نافع عن ابن عمر **اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ**
... ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
... نحر کرتے اور گائے بکری کو ذبح کرتے **فائدہ** نحر کہتے ہین گلے مین نیزہ
... کرنے کو اور اسکی صورت یہ ہے کہ اونٹ کو قبلے کے سامنے کھڑا کرتے ہین پیر
... ہے تو وہ گر پڑتا ہے اور گائے بکری کا حلال کرنا معروف ہے اور اونٹ
... بکری کیطرح جیسے ہمارے ملک مین رواج ہے پر نحر کرنا افضل ہے امام مالک نے کہا
... ذبح کرے لیکن اسپر اجماع ہے کہ اگر قربانی اپنے وقت مین ذبح کی جاوے تو جائز
... حدیث کے فائدون پر گفتگو انشاء اللہ تعالیٰ کتاب الاضاحی مین آویگی اور اس
... مین کلام الامام والناس فی خطبۃ العید واذا سئل
... عید کے خطبے مین امام اور لوگون کو بات کرنا جائز ہے اور جب کوئی شخص امام سے
... جواب دینا جائز ہے **ف** حافظ نے کہا اس ترجمہ مین دو حکم ہین اور
... مکروہ ہے حالانکہ مکروہ نہین ہے بلکہ پہلا حکم دوسرے حکم سے عام ہے اور
... کیا اس لیے کہ حدیث سے صاف سمجھا جاتا ہے اور دلیل اسپر
... کی کلام مین جو رجحت ہوئی وہ تو حکم اول کی دلیل ہے اور ابو
... دلیل ہے **حَدَّثَنَا** مسدد قال **حَدَّثَنَا** ابو
... **حَدَّثَنَا** الشعبی عن البراء بن عازب قال خطبنا رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم

اللھم ذبح قبل الصلوٰۃ

لقد تعجلت قبل ان اخرج الی الصلوٰۃ

اطعمت اھلی وجیرانی فقال رسول اللہ صلی اللہ

عناقا جذعۃ ھی خیر من شاتی لحم ھل تجزی عنی

براء بن عازب سے روایت ہے کہ بقر عید کے دن نماز کے بعد حضرت صلی اللہ علیہ وسلم

نے ہماری طرح نماز پڑھی اور ہماری طرح قربانی کی اور اس نے سنت کے

قربانی کر لی تو اسکا گوشت قربانی کا گوشت ہے اور ابا بردہ بن نیار نے

(صلی اللہ تعالے علیہ وآلہ وصحبہ وسلم) اسکی قسم میں نے تو قربانی کر لی

کہ آج کا دن کھانے اور پینے کا دن ہے تو میں نے جلدی کی اور خود بھی کھایا اور

تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس میں قربانی کا ثواب تجھکو نہیں ملا

سال کی بکری ہے جو وہ دو بکریوں کے گوشت سے زیادہ ہے کیا وہ میری طرف

اور تیرے پیچھے کسی کی طرف سے ایک سال کی بکری قربانی میں کافی نہیں ہے قابل

ترجمہ باب کے دونو حکموں کے ساتھ ظاہر ہے جیسا حافظ صاحب کی تقریر

عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ مُحَمَّدٍ اَنَّ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ

وَسَلَّمَ صَلّٰى يَوْمَ النَّحْرِ ثُمَّ خَطَبَ فَاَمَرَ مَنْ ذَبَحَ قَبْلَ الصَّلٰوةِ اَنْ

الْاَنْصَارِ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ جِيْرَانٌ لِيْ اَوْ قَالَ بَعْضُ جِيْرَانِهٖ

قَبْلَ الصَّلٰوةِ وَعِنْدِيْ عَنَاقٌ لِيْ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ شَاتَيْ

رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بقر عید

کو خطبہ سنایا پھر آپ نے ان لوگوں کو جنہوں نے نماز سے پہلے اپنی قربانی

کا ارشاد فرمایا تو ایک مرد ابو بردہ بن نیار انصاری

یا کہا میرے ہمسائے محتاج تھے اور میں نے نماز سے پہلے اپنی قربانی

بکری ہے جو میرے نزدیک دو بکریوں کے گوشت سے

Marfat.com

[illegible] اور باعتبار مجموع افراد کے اعظم اور اوفر ہے اگرچہ باعتبار
[illegible] اسلیے کہ تشبیہ ہر فرد کی صلوۃ مین حاصل ہے تو مجموع کی صلوۃ مین یہ باخوف
[illegible] ہوتا ہے یا کہو ان یہ کہ صلوۃ تو آپ پر ثابت ہی اور سوال تو قدر ثابت پر زائد
[illegible] کی یا ناقص کو قدر ثابت کے ساتھ ملادین تو یہ بہت بڑی ہوجاویگی چھٹا یہ کہ اس تشبیہ مین زیادت
[illegible] نظر نہین ہے اور مقصود یہ ہے کہ اس صلوۃ مین ایک قسم کی عظمت اور جلالت ہے جیسے ابراہیم علیہ
[illegible] ثابت ہوئی اور انکی تعظیم اور تشریف نے شہرہ پایا اور یہ بھی ظاہر کے خلاف ہے ساتوان یہ کہ تشبیہ سے
[illegible] بیان کرنا مقصود ہوتا ہے اور اسمین مشبہ بہ کی قوت کیطرف نظر نہین ہوتی اور یہ نادر ہے بہر قرینہ کے
[illegible] نہین ہے آٹھوان تشبیہ کو یہ لازم نہین ہے کہ مشبہ مشبہ بہ سے ادنے ہو جیسے اسکی علما بیان کی ایک جماعت
[illegible] اور اس نظر ہے اسلیے کہ اگرچہ نادر تشبیہ مین مشبہ مشبہ بہ سے ادنی نہین ہوتا لیکن غالبًا تو فرق ہوتا ہی
[illegible] ہوتا ہے جب آپکو اپنا ابراہیم علیہ السلام سے افضل ہونا معلوم نہ تھا پیچھے معلوم ہوا کہ مین ابراہیم علیہ
[illegible] ہون رہوان یہ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی غرض یہ ہے کہ اللہ تعالے مجھپر بھی اسیطرح نعمت پوری
[illegible] ابراہیم علیہ السلام اور اسکی اولاد پر نعمت پوری کی گیارہوان یہ کہ آپکی غرض یہ تھی کہ اللہ سبحانہ وتعالی آپکا
[illegible] مین باقی رکھے جیسے ابراہیم علیہ کا بول سچا پچھلون مین رکھا بارہوان یہ کہ آپنے اللہ سبحانہ وتعالی سے
[illegible] چاہے اللہ سبحانہ وتعالی ابراہیم علیہ السلام کیطرح خلیل بنالی تیرہوان یہ کہ آپ بھی ابراہیم علیہ السلام کی اولاد مین
[illegible] اسیطرح آپکی اولاد تو شبہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپکی آل پر صلوۃ ہے ابراہیم علیہ السلام اور آپکی اولاد
[illegible] تو شبہ تجملہ شبہ بہ کے ہے اور اس مین کچھ مضائقہ نہین ترمذی سنے فضالہ بن عبید رضے اللہ تعالے
[illegible] اور اسکو بیچ کہا اسنے کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک مرد کو نماز مین دعا کرتے سنا تو اسنے
[illegible] وآلہ وسلم پر درود نہ بھیجا تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اسنے جلدی کی پھر اسکو بلایا اور
[illegible] جب نماز پڑھے تو اللہ کی تحمید کے ساتھ شروع کرے اور پھر ثنا کرے پھر رسول اللہ
[illegible] پھر جو چاہے دعا کرے شوکانی نے کہا اسحدیث کو ابوداؤد اور ابن خزیمہ
[illegible] فرمایا کہ اسنے جلدی کی یعنے مجھپر درود بھیجنے سے پہلے دعا مانگنے کے ساتھ جلدی
[illegible] شروع کیا کہ اجابت کے لیے وسیلہ اور ذریعہ ہو کیونکہ سائل اپنی مراد کے لیے
[illegible] مطلب کیلئے اور اسحدیث کو مصنف کے سوا اور لوگون نے اسطرح روایت کیا

حدثنا مسلم قال حدثنا شعبة
خطب ثم ذبح وقال من ذبح قبل ان

بن بجيد ثنا ابو بردة بن نيار رضي الله عنه سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ
خطبہ پڑھا پھر قربانی کاٹی اور فرمایا جس نے عید کی نماز سے پہلے قربانی کاٹ
کاٹے اور جس نے ابھی تک نہیں کاٹی تو وہ اسکا نام لیکر کاٹے **ف** حنفیہ کا مذہب
اسی کے موافق ہے اور یہی ایک سنت ہے اور دلیل اسپر مسلم کی حدیث ہے کہ جس نے ذبح
کرنے کا ارادہ کرے اپنے بال اور ناخون نہ اتروا دے اور ارادہ کے ساتھ قربانی
سے اسکا حدیث کو مولف نے کتاب الاضاحی میں بھی اور کتاب التوحید اور ذبائح
میں بھی لیا ہے اضاحی میں (قسطلانی) اور حدیث سے معلوم ہوا کہ عید کے خطبہ میں امام کو بھی اور
کا جائز ہے کیونکہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خطبہ میں ابو بردہ رضی اللہ عنہ سے کلام کے اور ابو بردہ رضی اللہ عنہ
سے بھی عطا اور نخعی وغیرہ سے اسکی ممانعت مروی ہے اور ان لوگوں کا قول صریح

باب من خالف الطريق اذا رجع يوم العيد

عید گاہ کو ایک راہ سے جاوے
اور دوسری راہ سے آوے **حدثنا** محمد قال اخبرنا ابو اسامة يحيى بن واضح عن
حسين بن الحارث عن ابي رافع قال كان النبي صلى الله عليه وسلم اذا كان يوم
کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
عید میں ایک راہ سے جاتے اور دوسری راہ سے لوٹتے **فائدہ** جمہور علما کے نزدیک یہ امر مستحب ہے اور
بعض سے دوسری راہ سے جاوے امام مالک نے کہا ہمنے اپنے پیشواؤں کو اسی
سے دوسری راہ سے آتے اور ابو حنیفہ کے نزدیک بھی یہ امر مستحب ہے پر انکے
سے ترمذی نے کہا کہ بعض اہل علم نے اس سے سمجھا ہے کہ امام کو ایک راہ سے
اور یہی قول ہے امام شافعی کا لیکن انکی کتاب ام سے معلوم ہوتا ہے کہ امام
اور اکثر شافعی کا یہی قول ہے اور اکثر علم والے اسکے عموم کے قائل ہیں بعض
علیہ وسلم کیا ہے اگر وہ علت اب بھی موجود ہے تو اب بھی یہ امر
مستحب ہے مگر علماء نے اسکی بیان کی ہیں وہ سب

[illegible] اس مین اپکا یہ زیادہ خیال ہوتا کہ آپ علیہ گہر کی
[illegible] اعتراض ہوا ہے اسطرح کہ یہ بھی دلیل کا محتاج ہے اور قدمون پر اجر
[illegible] کے حدیث مین ثابت ہوا ہے ترمذی وغیرہ کے پاس پہر اگر اسکے الٹ
[illegible] ایک عمدہ توجیہ بن سکتی ہے اور ہودی قریب راستہ مین چلنا طاعت کا کام
[illegible] قبول توبہ کی فضیلت پانے کے لیے اور بعض نے کہا اسلیے کہ دونو راہون مین فرشتے کھڑے
[illegible] کیا کہ دونو راہون کے فرشتے آپکر آنے جانے کی شہادت دیوین اور ابن ابی جمرہ نے کہا
[illegible] عمرو دل کے قول لا تدخلوا من باب واحد کہا ہین جس مین یعقوب علیہ السلام نے اپنے
[illegible] داخل ہونے سے منع فرمایا تھا چشم کے خوف سے اور امام ابن قیم رحمہ اللہ نے زاد المعاد فی ہدی
[illegible] کیا کہ آپ نے یہ کام ان سب احتمالون کے لیے کیا واللہ اعلم قال الحافظ فی الفتح مختصرا تابعہ یونس
[illegible] عن محمد عن ابی ہریرۃ وحدیث جابر اصح متابعت کی ہے ابا ثمیلہ کی جو محمد کا استاد ہے
[illegible] بن محمد بغدادی نے فائدہ جسکو موصول کیا اسمعیلی نے ابن ابی شیبہ کے طریق سے ت
[illegible] ہریرہ سے اور جابر کی حدیث بہت صحیح ہے فی ٹ قسطلانی نے کہا بخاری کی جمہور رواۃ کے
[illegible] ہریرہ کی طریق سے اور اس مین اشکال ہے اسلیے کہ متابعت تو مساوات کو چاہتی ہے تو پہر
[illegible] ٹھیک ہوسکتا ہے جو چاہتا ہے عدم مساوات کو اور ابو علی حیانی نے ذکر کیا کہ بخاری کا قول
[illegible] ابراہیم بن سعد کی روایت مین گر گیا ہے جسکو اس نے بخاری سے روایت کیا تو اب کوئی اشکال نہین
[illegible] عن کی روایت مین واقع ہوا ہے تابعہ یونس بن محمد عن فلیح عن سعید عن ابی ہریرۃ اور اس مین
[illegible] ترجیح ہوسکتی ہے اور اشکال باقی رہتا ہے بخاری کے قول تابعہ مین اسلیے کہ اس نے اسکی
[illegible] کی متابعت کی ہے اور اس اشکال کو رد کیا ہے ابو نعیم نے مستخرج مین تو اس نے کہا بخاری
[illegible] متابعت کی یونس بن محمد نے فلیح سے اور محمد بن صلت نے
[illegible] ابو ہریرۃ سے اور جابر کی حدیث بہت صحیح ہے اور اسی کے
[illegible] اسطرف بقائی نے اشارہ کیا بیہقی نے کہا اسیطرح واقع ہوا ہے
[illegible] کی ہے بخاری کی روایت مین نے مراجعت کی نسفی کی روایت کی طرف
[illegible] اشکال نہ رہا اور یہی ترمذی کے

اس قول کا مقتضا ہو کہ اگر ابو [illegible]

صورت مین فریابی کی روایت سے صرف [illegible]

ابی علی بن سکن کی روایت کے مطابق ہے [illegible]

نے اپنے مشائخ سے اور باقیون کی روایت پر محمد بن صلت کا [illegible]

بخاری کے قول و حدیث جابر اصح کے [illegible] مین کہ جو شخص جابر کو مسعدہ کا استاد [illegible]

اس شخص کی روایت سے جو سعید کا استاد ابوہریرہ بتلاتا ہے انتہی قال الحافظ [illegible]

عنہ کہتا ہے آپ کی ایک ادنی سے اولی سنت پر عمل جیسے ایک آہ سے جاہا عید گاہ کی [illegible]

ثواب مین زیادہ ہے ایک بڑی بدعت حسنہ سے جیسے مدرسہ کا بنانا یا پل بنوانا **باب** اذا [illegible]

رکعتین جب کوئی شخص عید کی نماز مین امام کے ساتھ حاضر نہو سکا اور اسکی عید کی نماز فوت ہو گئی

لیوے **ف** حافظ نے کہا اس ترجمہ مین وہ حکم مذکور ہین عید کی نماز کا تدارک کرنا جبکہ امام سے

کسی عذر کے ساتھ پیچھے رہگیا ہو یا اختیار کے ساتھ دوسرا اصل کیطرح دو ہی رکعت پڑھے [illegible]

اختلاف ہے نو مزنی نے کہا عید کی نماز کی قضا نہین اور دوسری حکم مین فرمایی اور امام احمد [illegible]

کی نماز تنہا پڑھے تو اسکی چار رکعتین پڑھے اور فوری اور امام احمد سے لوگون نے اس [illegible]

تو ابن مسعود نے کہا جسکی عید کی نماز امام کے ساتھ رہجاوے وہ چار رکعت پڑھے [illegible]

ساتھ نکالا اور اسحاق نے کہا اگر جماعت کے ساتھ پڑھی تو دو رکعتین پڑھے اور [illegible]

زین بن منیر نے کہا گویا ادنہون نے عید کی نماز کو جمعہ کی نماز پر قیاس کیا [illegible]

تو ظہر کی نماز پڑھتا ہے بخلاف عید کے آتے اور ابو حنیفہ نے [illegible]

رکعت پڑھنی اور چار رکعت پڑھتے ہین اور مصنف علیہ الرحمہ نے [illegible]

ان دو لڑکیون کے قصہ مین جو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس گا [illegible]

ہوا ہے ایک جماعت پر اور ابن منیر کے اسکا جواب دیا کہ [illegible]

دن ہین سے تو اس مین اپنے عید کو [illegible]

اور مرد سب برابر ہونگے ابن رشید نے کہا [illegible]

دن ہین اور اسپر دلیل حضرت علی [illegible]

Marfat.com

[illegible] ابتدا مین بیان کیا اور اہل
[illegible] سب کو اور اس سے حکم نماز مستفاد ہی نہ قضا کی مشروعیت
[illegible] نے قضا کے مشروع ہونیکو لیا ہے حضرت صلی اللہ علیہ
[illegible] سے ترجمہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منی کے دنون کا عید کے دن نام
[illegible] ادا کرنا جائز ہوا اسلیے کہ یہ دن عید کے دن بنا ئے گئے ہین تو اس سے معلوم
[illegible] عید کی نماز پڑہی جاوے وہ ادا ہی ہوگی کہا اور مینے ابو القاسم بن ورد کی خط سے
[illegible] حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتون کو عید کی نماز کے لیے جو ایک مباح امر ہے باہر آنے
[illegible] کو عید کی نماز کے لیے گہرون مین بہی پڑہنے کی ترغیب دین اسلیے جب وہ
[illegible] ثواب حاصل ہوجاویگا بخاری کا قول ترجمہ مین وکذلک النساء حضرت صلی اللہ علیہ
[illegible] کے ساتھ کہ چہوڑدی ان کو اسلیے کہ یہ دن عید کے دن ہین انتہے ماقال الحافظ فی الفتح
[illegible] مِنْ كَانَ فِي الْبُيُوتِ وَالْقُرَى لِقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا عِيدُنَا
[illegible] اور اسیطرح عورتین بہی عید کی نماز پڑہین اور جو لوگ گہرون اور گاؤن مین رہتے ہین وہ
[illegible] اسلیے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا یہ ہماری عید ہی اے اہل اسلام وَأَمَرَ أَنَسٌ
[illegible] بْنَ أَبِي عُتْبَةَ بِالزَّاوِيَةِ فَجَمَعَ أَهْلَهُ وَبَنِيهِ وَصَلَّى كَصَلَاةِ أَهْلِ الْمِصْرِ وَتَكْبِيرِهِمْ
[illegible] نے اپنے غلام ابن ابی عتبہ کو زاویہ مین (زاویہ بصرہ سے ۲ میل کے فاصلہ پر ایک بستی ہی
[illegible] مین اور وہان ہی بہت رہتے اور اس زاویہ مین ایک بڑی لڑای بہی ہوئی حجاج
[illegible] کے گہر کے لوگون اور اسکے بیٹون کو شہر والون کی طرح عید
[illegible] اس اثر کو ابن ابی شیبہ نے موصول کیا ابن علیہ سے اس نے
[illegible] بن عیسی ف اس کے بعض لوگون نے کہ انس رضی اللہ عنہ بعض وقع جمع کرتے اپنے گہر والون
[illegible] کے دن اور انکو عید کی نماز پڑہاتے انکے غلام آزاد عبد اللہ بن ابی عتبہ دو رکعتین اور اس
[illegible] بن انس بن بیہقی نے اسکے طریق سے روایت کیا کہا انس رضی اللہ عنہ سے جب عید کی نماز
[illegible] گہر والون کے عید کی نماز جماعت سے پڑہتے اس سے معلوم ہوا کہ بستیون
[illegible] ان کو بہی عید کی نماز پڑہنی جائز ہے انتہے ماقال الحافظ

Marfat.com

بزیادۃ وتغییر فقال عکرمۃ اھل [illegible]

نے کہا شہر کے گرد رہنے والے عید کے دن جمع ہوں اور دو رکعتین پڑھیں [illegible]

رکعتین پڑھتا ہے ف اس قول سے معلوم ہوا کہ [illegible] والے عیدگاہ

کی ترجمہ کے اخیر جزو کے ساتھ ہے حافظ نے کہا اس اثر کو موصول کیا ابن ابی [illegible]

سے اس نے کہا ان لوگوں کے حق میں جو شہر کے گرد اگرد ہوں یا سفر میں عید فطر کے دن [illegible]

کہا ساری اکٹھا ہوویں اور عید کی نماز پڑھیں اور امامت کرادی انکی ایک ان میں کا [illegible]

کہتا ہے اور عکرمہ کے اس قول کو ترغیب پر حمل کرنا کہ دیہات والے شہر میں اگر عید کی نماز [illegible]

کیونکہ مخالف کے نزدیک تو گنواروں کی عید کی نماز صحیح ہی نہیں پھر انکا شہر میں آکر ادا کرنا کیونکر صحیح

وقال عطاء اذا فاتتہ العید صلی رکعتین عطاء نے کہا اگر عید کی نماز امام کے ساتھ [illegible] فوت ہوجاوے

رکعتین (تنہا) پڑھے فائدہ کشمیہنی کی روایت میں ہے کہ عطا خود یہ کام کیا کرتے پہلے باب کی روایت صحیح ہے کیونکہ

نے اسکو اپنے مصنف میں فوری سے روایت کیا ابن جریج سے اس نے عطا سے کہ اونہوں نے کہا جس شخص

کی نماز فوت ہوجاوے تو وہ دو ہی رکعتین پڑھے اور نکالا اسکو ابن ابی شیبہ نے دوسرے اسناد کے ساتھ

سے اور زیادہ کیا اور تکبیریں کہی اور اس زیادت سے معلوم ہوتا ہے کہ امام کیطرح عید کی نماز کو ادا کرے اور

نہیں ہے کہ مطلق دو رکعتیں نفل پڑھ چھوڑے اور رہی حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی حدیث [illegible]

کے ابتدا میں گذر چکی حدثنا یحیی بن بکیر حدثنا اللیث عن عقیل عن ابن شہاب

عن عائشۃ ان ابا بکر دخل علیھا وعندھا جاریتان فی ایام منی تدففان وتضربان

صلی اللہ علیہ وسلم متغش بثوبہ فانتھرھما ابو بکر فکشف النبی صلی اللہ علیہ وسلم

فقال دعھما یا ابا بکر فانھا ایام عید وتلک الایام ایام منی وقالت عائشۃ

صلی اللہ علیہ وسلم یسترنی وانا انظر الی الحبشۃ وھم یلعبون فی المسجد

النبی صلی اللہ علیہ وسلم دعھم امنا بنی ارفدۃ یعنی من الامن

صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ [illegible]

لائی اور میرے پاس دو لڑکیاں تھیں چھوٹی چھوٹی انصار کی لڑکیوں [illegible]

بجاتی تھیں اور بعاث کی لڑائی کے اشعار گا رہی تھیں اور حضرت [illegible]

[illegible] حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس شیطان کا باجا
[illegible] مبارک چہرے سے کپڑا اٹھایا اور فرمایا ان کو چھوڑ دی اسلیے کہ یہ خوشی کے
[illegible] دن تھی اور حضرت عائشہؓ نے اسناد مذکور کے ساتھ فرمایا مینے دیکھا
[illegible] آپ مجھکو ڈھانکتے تھے (اپنی چادر سے) اور مین دیکھتی تھی حبشیون کیطرف اور وہ مسجد
[illegible] حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انکو ڈانٹا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا چھوڑ دی انکو اے بنی
[illegible] انکو امن کا ہے امام بخاری نے کہا امنا امن سے مشتق ہے یعنے ان کو چھوڑ دے اسلیے کہ ہم نے
[illegible] اسلیے کہ بنی ارفدہ کی اولاد مین یا یہ کہ امنا امن سے مشتق ہے جو خوف کی ضد ہے امان سے مشتق نہین
[illegible] کر یہان ہے فائدہ اور یہ حدیث کتاب العیدین کے ابتدا مین گذر چکی اس مین غنا کے مسئلہ پر
[illegible] بطور اضافہ کے طور پر اور کچھ لکھتے ہین وہ یہ ہے کہ حنفیہ برخلاف احادیث صحیحہ کے عید اور شادی
[illegible] کا حرام بتاتے ہین اور فقہا حنفیہ نے اپنی کتابون مین گانے بجانے کی حرمت کی تصریح کی ہے اب جو
[illegible] علماء حنفیہ کے افسوس ہے کہ وہ گانا کیون سنتے ہین اور حضرات صوفیہ کے لیے جنہون نے گانا سنا ہے
[illegible] الحمد سے کہ اہلحدیث اس آفت سے پاک ہین اور حدیث کی پیروی انکے ہان سب چیزون پر مقدم
[illegible] حنفی شافعی بھی ایسے ہی ہین مگر اس زمانے کے حنفیون شافعیون کا تو ایک جدید مذہب نکلا ہے وہ
[illegible] حدیث پر عمل ہی نہ کرین اور اقوال رجال پر عمل کرین جو کچھ فتاوی کیدانی لکھدین اسکو آنکھ بند
[illegible] حنفیت شافعیت پہلے زمانہ مین نہین تھے اور نہ اگلے اولیاء اللہ اس قسم کے تھے حضرت یا بافرید گنج
[illegible] کی نماز حضرت بہاء الدین زکریا ملتانی پر پڑھی حالانکہ نماز جنازہ غائب پر احناف کے
[illegible] ہے حضرت سلطان المشائخ نظام الدین اولیا قدس سرہ نے گانے کی اباحت پر صحیح بخاری
[illegible] احناف بے انصاف اس زمانے کے اپر بہت خفا ہوئے حضرت اپر غصے ہوئے اور انکی مجلس سے
[illegible] کیا حضرت مرزا مظہر جان جانان حنفی رہکر ہمیشہ ہاتھ سینہ پر باندھتے رہے فرمت
[illegible] ان اہلحدیث سے آتا ہے جو آمین اور رفع یدین اور اکثر مسائل مین ابوحنیفہ کا خلاف
[illegible] مین بحث اور گفتگو کا موقع آتا ہے تو فقہا حنفیہ کا قول پیش کرتے ہین
[illegible] الا باللہ العلی العظیم یہ دینداری ہے یا اتباع ہوائے نفسانی اللہ ایسی افراط
[illegible] سے اور [illegible] مین [illegible] اللہ محرمات شرعیہ سے خالی ہو جیسے

جوان اجنبی عورت کا گانا یا مرد خوبرو کا گانا [illegible]
النَّاسِ مَنْ يَشْتَرِي لَهْوَ الْحَدِيثِ الآیۃ اور [illegible]
کی حرمت نہین نکلتی کیونکہ خود آگے اس آیت مین [illegible]
مین یہ ڈر نہ ہو بلکہ خوشی کے طور پر ہو یا جس گانے مین [illegible]
داؤد پیغمبر اور بہت سے صلحا اور اولیا سے گانا اور گانا سننا منقول ہے [illegible]
اباحت ثابت ہے اور حرمت کی حدیثین ضعیف ہین اسپر بھی گانا مختلف [illegible]
طرف مائل ہوئی ہین اور ابن حزم اور غزالی اور ایک جماعت علما اسکی اباحت [illegible]
کے ساتھ ہے اس مین بھی اختلاف ہے علما کا اور اس مسئلہ کی تفصیل [illegible]
ہے من ارادہ فلیرجع الیہ اور حاصل اسکا یہ ہے کہ گانا مع المزامیر بھی مختلف فیہ ہے [illegible]
اسکے حرمت کی تو کوئی عمدہ وجہ نہین ہے اور جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عید مین [illegible]
دف بجانا جائز رکھا جو کہ بر طریق لہو ولعب کے ہوتا ہے تو جس گانے مین اللہ جل جلالہ کی تعریف اور [illegible]
التحیۃ والتسلیم کی ثنا ہو اور مقصود اس سے اللہ عزوجل اور اسکے رسول علیہ التحیۃ والتسلیم کی [illegible]
حضرات صوفیہ سے منقول ہے اسکو کیسے حرام کہہ سکتے ہین لیکن یہ ضرور ہے کہ محرمات شرعیہ سے [illegible]
کے اوائل مین حافظ ابن حجر کی تقریر مین گذرا اگرچہ اس مین شک نہین کہ بہت علما [illegible]
دیا ہے مگر اسکے جواب مین کہہ سکتے ہین کہ بہت علما رخصت جائز [illegible]
اختلافی ہوا اور اختلافی مسئلون مین تشدد اور غلو کرنا اور مسلمانون [illegible]
ہے بلکہ اثم عظیم ہے پس سکوت بہتر ہوا البتہ محتاط کا کام یہ ہے کہ [illegible]
باز رہے اور یہ دوسرا امر ہے لیکن افسوس ہے کہ ہمارے زمانہ مین [illegible]
مسئلہ اختلافی مین حد سے گذر جاتے ہین اور مسلمانون کی تکفیر اور [illegible]
کوئی یہ نہ سمجھے کہ اختلاف نفس سماع مین ہے نہ سماع مع المزامیر مین وہ [illegible]
مین بھی اختلاف ہے اور ابن حزم اور ایک جماعت علمائون [illegible]
پر قیاس کرکے اور اسحدیث کو رد کی جس مین حضرت صلی اللہ علیہ [illegible]
مین قمراتین الی دائک اور زیادہ تفصیل کی یہان [illegible]

[illegible] سے روایت کیا
[illegible] مگر ایک بات نہین
[illegible] ہوتا اور منی کے دنون مین رجن مین عید الضحے کا دن بھی داخل
[illegible] سنا باب کی حدیث سے بھی ثابت ہے اب اس مقدار کی اباحت مین کیا شک
[illegible] عہد خیر القرون مین بلا نکیر خوشیون اور شادیون اور عید کے دنون مین جاری
[illegible] عید کی نماز کے قبل یا اسکے بعد نماز پڑہنا کیسا ہے ف عید گاہ
[illegible] اسکے بعد نفل نہ پڑہے اور ابن حجر نے کہا کہ اگر کسینے نفل پڑہا اور وقت
[illegible] اسکو بیہقی نے نکالا اور مالک اور احمد کا یہی قول
[illegible] بعد نفل نہ پڑہے اور ابو حنیفہ سے منقول ہے کہ نماز کے بعد نفل پڑہ سکتا ہے اور
[illegible] کی پیروی مقدم ہے سب پر اور ایک روایت مین ہے کہ ابن عباس نے ایک
[illegible] نفل پڑہتے دیکھا تو انہون نے اسکو منع کیا وہ شخص بولا اللہ مجھکو عذاب نکرے گا نماز
[illegible] عذاب کریگا سنت کی مخالفت پر نقل کیا یہ ابن الساغانی نے مجمع مین کہا
[illegible] مولف علیہ الرحمۃ نے اس باب مین ابن عباس کا اثر کہ انہون نے مکروہ جانا نفل پڑہنے
[illegible] ابن عباس سے مرفوع حدیث بھی جس مین ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عید
[illegible] پڑہتے تھے ترجمہ مین کیا مولف علیہ الرحمۃ نے اسکو حکم کے ساتھ کیونکہ احتمال ہے کہ اثر سے
[illegible] نفی ہو اور منع کی صورت مین آیا یہ نفل پڑہنا منع ہونا اس
[illegible] مکروہ اور غیر مکروہ دونون کو شامل ہے اور مکروہ وقت کے لیے نفل نہ پڑہنے
[illegible] اور یہی حدیث تو اس مین اس امر کی سو ظبت پر کوئی دلیل نہین ہے
[illegible] کے سوا یہ خاص ہو عید گاہ کے گھر کے سوا اور ان سب صورتون
[illegible] بیان کیا امام احمد علیہ الرحمۃ سے کہ انہون نے فرمایا کوفے کی لوگ عید کی
[illegible] پڑہتے اور بصرے کے لوگ پہلے نفل پڑہ لیتے ہین اور پیچھے نہین پڑہتے
[illegible] پہلے قول کا قائل ہوا ہے اوزاعی اور ثوری اور حنفیہ اور
[illegible] قول ہے اور یہی امام احمد کا قول ہے اور یہی امام مالک

Marfat.com

تو انہون نے منع کیا ہے نفل پڑہنے سے عید گاہ مین اور ان
اسکو امام شافعی سے بیہقی نے معرفت مین نقل کیا ابن عباس رضی
اسکی عبارت یہ ہی اور اسیطرح امام کو واجب ہے کہ وہ عید کی نماز سے پہلے نفل
تو وہ امام کے اس حکم مین مخالف ہین پھر اسپر امام بیہقی نے
امام کو نفل پڑہنا عید سے پہلے اور عید کے پیچھے اور بوطی مین اسکو شافعی سے
اسپر چلا ہے صمیری اور اس نے کہا کہ عید کی نماز سے پہلے اور پیچھے نفل نماز پڑہے
مگر امام عیدگاہ مین نہ پڑہے اور امام نووی نے مسلم کی شرح مین کہا کہ امام شافعی اور اصحاب
کہا کہ عید کی نماز سے پہلے اور پیچھے نفل نماز پڑہنا کوئی مکروہ نہین ہے اگر امام نووی کی
حمل کیا جاوے تو ممکن ہے ورنہ وہ امام شافعی کی نص مذکور کے مخالف ہے اور بوطی کی
حدیث بھی تایید کرتی ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عید سے پہلے کوئی نماز نہ پڑہتے جب اپنے گھر جاتے
پڑہتے اسکو ابن ماجہ نے نکالا حسن سناد کی ساتہ اور حاکم نے اسکو صحیح کہا اور یہی قول ہے اسحاق کا اور
نقل کیا اجماع اسپر کہ عیدگاہ مین نفل پڑہنا جایز نہین ہے اور کہا ابن العربی نے عیدگاہ مین نفل
کیونکہ جس نے جایز رکہا ہے اس نے سمجہا ہے کہ یہ مطلق نماز کا وقت ہی اور جس نے عیدگاہ
کیا ہے اس نے سمجہا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عیدگاہ مین نفلی نماز نہین پڑہی
راہ پائی اور حاصل یہ ہے کہ عید کی نماز کے لیے کوئی سنت ثابت نہین ہے
جو اسکو جمعہ کی نماز پر قیاس کرتا ہے اور رہی مطلق نوافل کی نماز تو
کے ساتہہ مگر یہ کہ مکروہ وقت ہو سب قولون مین واللہ اعلم وقال ابو المعلی
الصلوٰۃ قبل العید اور کہا ابو المعلی یحیی بن میمون عطار کوفی نے
روایت کرتے تہے کہ وہ عید کی نماز سے پہلے نفل نماز پڑہنا مکروہ جانتے تہے قال
عطار کوفی کی اس جگہہ کے سوا بخاری مین کوئی حدیث نہین ہے اور
عباس کی حدیث مرفوع اس سیاق سے زیادہ پوری باب الخطبۃ بعد العید
حدثنا شعبۃ قال اخبرنی عدی بن ثابت قال سمعت
صلی اللہ علیہ وسلم خرج یوم الفطر فصلی رکعتین

Marfat.com

اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجنا
قید کے بعض نے کہا یہ حدیث معنی
اور ثنا کو شامل ہے اور یہ مجمل ہے اور عبداللہ
بات کے ان پہنچنے کے بعد کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کے وجوب کے قائلین نے دلیل لی ہے اور اسکا
اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجنے کو فرض
فرمایا اور اسکی تائید کرتا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قول
کرنیکے پیچھے ثُمَّ يَتَخَيَّرُ مِنَ الْمَسْئَلَةِ مَا شَاءَ یعنے شہد کے
عنہ سے روایت ہے کہ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
مُحَمَّدٍ وَعَلَى أَزْوَاجِهِ وَذُرِّيَّتِهِ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ
بَارَكْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ یعنے یا اللہ رحمت بھیج محمد
اور آپکے ذریت پر جیسے تونے رحمت بھیجی ابراہیم کی آل پر اور برکت نازل کر محمد
پر اور آپکی ذریت پر جیسے تو نے برکت نازل فرمائی ابراہیم علیہ السلام کی آل پر
اور بخاری اور مسلم نے روایت کیا شوکانی نے کہا علماء کی ایک جماعت
جو احادیث میں وارد ہوا ہے) اُنسے مراد آپکی بی بیاں اور اولاد ہے اور
آلِ محمد کیجگہہ جو جمیع روایات گذشتہ میں ثابت ہے اس حدیث
قول سے اِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ
تمسے گندی باتیں اے گھر والو اور ستھرا کرے تمکو ایک ستھرا
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سب گھر والے کیونکہ آیت
نازل ہوا اور مخاطبین کو مذکر کے صیغے
اللہ تعالے عنہ کی آئندہ حدیث نے بیان کیا
گئے ہیں لیکن اس حدیث

[illegible] عید گاہ کیطرف) نکلے تو آپ نے عید کی نماز
[illegible] اور آپ کے ساتھ بلال تھے **فائدہ** یہی مذہب ہے صحا
[illegible] صحیح ہے **خاتمہ** عیدین کی کتاب مین یہانتک پینتالیس
[illegible] حدیثین تو معلق ہین اور باقی موصول ہین اور مکرر حدیثین چھبیس ہین
[illegible] ان حدیثون کو امام مسلم نے نکالا انس کی حدیث کے سوا جس مین عید فطر کے
[illegible] کا بیان ہو اور ابن عمر کی حدیث کے سوا جس مین حجاج اور ابن عمر کا قصہ ہو اور ابن
[illegible] کے دنون مین عمل کرنے کی فضیلت کا بیان ہو اور ابن عمر کی حدیث
[illegible] کرنے کا بیان ہو اور جابر کی حدیث کے سوا جس مین راہ کے اختلاف کا ذکر ہو
[illegible] کی طرف مولف علیہ الرحمۃ نے گذشتہ باب مین اشارہ کیا اگر وہ بھی معدود ہے
[illegible] اور یہ بھی مسلم مین نہین ہے اور کتاب العیدین مین صحابہ اور تابعین کے تیئیس ۲۳
[illegible] ابوبکر اور عمر اور عثمان کا اثر جس مین خطبہ سے پہلے نماز پڑھنا مذکور ہے تو وہ
[illegible] عباس رضی اللہ عنہما کے حدیث مین وَاللّٰهُ الْهَادِي إِلَى الصَّوَابِ وَإِلَيْهِ الْمَرْجِعُ وَالْمَآبُ سُبْحَانَ
[illegible] وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِينَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِينَ الَّذِي بِنِعْمَتِهِ
[illegible] اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ

معلق حدیثین جنکو امام بخاری رح نے نہین نکالا

[illegible] جنکو ہم جہانتک ممکن ہوا وہ یہ ہین (۱) ابوداؤد نے ابن ہر
[illegible] صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سے ہجرت کرکے) مدینہ مین آئے اور مدینہ والون
[illegible] صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا یہ دو دن کیسے دن ہین اور انہون نے
[illegible] ان دونون مین کھیلا کرتے تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ان دونون کے
[illegible] دن عنایت کیے ہین ان دونو سے بہتر ہین بقر عید کا دن اور عید فطر کا دن (۲)
[illegible] صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فطر کے دن نہ نکلتے حسب تک کچھ کھا
[illegible] عید کی اور اس حدیث پر بھی بحث شوکانی کی تقریر مین
[illegible] اس نے اپنے باپ سے اس نے

اپنے دادا سے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عیدین میں
رکعت میں پانچ تکبیرین قرءت سے پہلے ف یہی امام شافعی اور
میں چار تکبیرین ہیں قرءت سے پہلے تکبیر تحریمہ سمیت اور دوسری رکعت
تکبیر سمیت اور ہم پوری بحث منتقی کی حدیثوں کی نقل کر چکے
جعفر بن محمد سے مرسلا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ابوبکرؓ اور عمرؓ نے تکبیرین
رکعت میں) سات تکبیرین قرءت سے پہلے اور تکبیر تحریمہ سے بچ کر اور پانچ دوسری رکعت میں
رکوع سے پہلی) اور انہوں نے پڑھا عیدین اور استسقا کی نمازوں کو خطبہ سے پہلے اور قرءت کی
ابوداؤد نے سعید بن عاص سے کہ میں نے ابوموسیٰؓ اور حذیفہؓ سے پوچھا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کی عید کی نمازمیں کتنی تکبیرین کہتے تو ابوموسیٰ نے فرمایا آپ کہتے چار تکبیرین اور رکعت اول میں
اور دوسری رکعت میں رکوع کی تکبیر کے سمیت) جیسے آپ جنازہ پر چار تکبیرین کہتے تو کہا حذیفہ
نے سچ فرمایا (۶) منتقی میں اسپر باب باندھا اور کہا عید کی نماز میں تکبیروں کے گنتی اور
ابن ماجہ نے عبداللہؓ بن عمرو بن عاص سے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عید میں بارہ تکبیرین کہتے
پہلی رکعت میں اور پانچ دوسری رکعت میں اور کوئی نماز نہ پڑھتے عید سے پہلے نہ پیچھے امام
بھی مذہب ہے اور ایک روایت میں ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا قطر کی پہلی رکعت
میں اور دوسری رکعت میں پانچ تکبیرین ہیں اور قرءت دونوں رکعتوں میں تکبیروں کے
اور دارقطنی نے روایت کیا (۷) ترمذی نے عمرو بن عوف مزنی سے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
نماز کی پہلی رکعت میں قرءت سے پہلے سات تکبیرین کہتے اور دوسری رکعت میں قرءت سے
ترمذی نے کہا یہ حدیث اس مسئلہ میں بہت صحیح ثابت ہوئی ہے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
بھی روایت کیا اور اس نے قرءت کا ذکر نہیں کیا لیکن اس حدیث کو
قرءت کا ذکر ہے جیسے سعد مؤذن کی حدیث میں گذرا شوکانی نے کہا
صالح ہے اور ترمذی نے علل میں بخاری سے نقل کیا اور عبداللہ
کی حدیث کو دارقطنی اور ابن عدی اور بیہقی نے بھی نکالا اور
جو اپنے باپ سے روایت کرتا ہے اور وہ اپنے دادا سے امام شافعی اور احمد

Marfat.com

[illegible] جسکا اپنے باپ سے وہ دادا سے روایت کیا کرتا ہے
[illegible] حدیث کی تحسین کی ہے تو اسکا ایک جماعت نے انکار کیا ہے اور
[illegible] کیا ہے اور کہا شاید ترمذی نے اسکو قوت دی شواہد وغیرہ کے ساتھ انتہی
[illegible] بخاری کو ذکر کیا ہوا اور کہا اس نے اپنی کتاب العلل میں کہ میں نے محمد بن اسمعیل بخاری
[illegible] اور انہوں نے کہا اس مسئلہ میں اس حدیث سے اور کوئی حدیث صحیح نہیں ہے اور میرا بھی یہی قول
[illegible] تکبیریں ہیں سات پہلی رکعت میں اور پانچ دوسری رکعت میں انتہی اور سعد موذن
[illegible] کہا ہشام بن عمار سے اس نے عبدالرحمن بن سعد بن عمار بن سعد موذن سے اس نے اپنے
[illegible] سے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عیدین کی نماز کی پہلی رکعت میں قرءت سے پہلے سات تکبیریں
[illegible] رکعت میں قرءت سے پہلے پانچ تکبیریں عراقی نے کہا اور اسحدیث کی سند میں ضعف ہے اور اس باب میں
[illegible] سے ابوداؤد نے سعید بن عاص نے ان دونوں سے عیدین کی تکبیروں کا مسئلہ پوچھا
[illegible] صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عید اور عید فطر کی کتنی تکبیریں کہتے تو ابوموسیٰؓ نے کہا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
[illegible] ان میں ہر ایک رکعت میں اچار تکبیریں کہتے ہیں جیسے آپ جنازہ کی تکبیریں کہتے ہیں تو حذیفہؓ نے کہا ابوموسیٰؓ نے
[illegible] کہا اسحدیث کو راوی کی دو جگہوں میں مخالفت ہوئی ہے ایک تو اسحدیث کے رفع میں دوسرا
[illegible] اور مشہور یہ ہے کہ لوگوں نے اسحدیث کی سند ابوموسیٰ اشعری تک پہونچائی ہے اور انہوں نے
[illegible] حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک اسکی سند نہیں پہونچائی اور عبدالرحمن بن عوف سے مروی ہے
[illegible] کہا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے نیزہ نکالا جاتا عیدین میں اور وہ آپ کے آگے گاڑا
[illegible] آپ تکبیریں کہتے اور ابوبکرؓ اور عمرؓ بھی ایسا ہی کرتے اور
[illegible] دارقطنی نے کہا کہ اسحدیث کا مرسل ہونا بہت ٹھیک ہے اور ابن عباسؓ
[illegible] کہا میں نے پاس کثیر بن کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عیدین کی نماز کی دونوں رکعتوں میں بارہ
[illegible] سات اور پانچ میں پانچ اور اسکی سند میں سلیمان ارقم کا بیٹا ضعیف ہے اور جابرؓ سے
[illegible] یہی سنت جاری ہے کہ عیدین کی نماز کی پہلی رکعت میں سات تکبیریں کہی جاویں
[illegible] اور ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ میں نے [illegible] دارقطنی کے پاس کہا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ و
[illegible] میں اور دوسری میں پانچ اور اسکی سند میں فرج بن فضالہ ہے

جسکو امام احمد نے ثقہ کہا اور بخاری اور مسلم نے کہا کہ [illegible]
کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فطر اور اضحی کی پہلی رکعت مین سات [illegible]
اور اسحدیث کی سند مین ابن لہیعہ ضعیف ہے اور ترمذی نے کہا بالعمل [illegible]
کہا اور ابن وہب نے اسحدیث مین زیادہ کیا سوا کر رکوع کے دو تکبیرون کے [illegible]
تکبیر کے سوا اور اسکو دارقطنی نے بھی روایت کیا اور عالمون نے تکبیرون کے [illegible]
رکعتون مین اور اختلاف کیا ہے علمار نے تکبیر کے محل مین دس قولون پر پہلا قول [illegible]
سات تکبیرین کہے اور دوسری رکعت مین قرات سے پہلے پانچ تکبیرین عراقی نے کہا اور یہی [illegible]
اور تابعین اور اماسون مین سے عراقی نے کہا اور یہ قول مروی ہے حضرت عمرؓ اور علیؓ اور ابو ہریرہؓ اور [illegible]
ابن عمرؓ اور ابن عباسؓ اور ابو ایوبؓ اور زید بن ثابتؓ اور ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ [illegible]
اور یہی قول ہے فقہا سبعہ کا مدینے والون سے اور عمر بن عبد العزیز اور زہری اور مکحول کا اور اسکے [illegible]
مالک اور اوزاعی اور شافعی اور احمد اور اسحاق کہا امام شافعی اور اوزاعی اور اسحاق اور ابو طالب [illegible]
نے کہ پہلی رکعت مین سات تکبیرین تکبیر تحریمہ کے پیچھے ہین دوسرا قول یہ ہے کہ احرام کی تکبیر [illegible]
سات تکبیرون مین داخل ہے جو پہلے رکعت مین کہی جاتی ہین اور یہی قول ہے امام مالک اور احمد [illegible]
منتخب مین بھی اسیقول کو لکھا ہے تیسرا قول پہلی رکعت مین بھی سات تکبیرین ہین اور دوسری رکعت [illegible]
تکبیرین مروی ہین یہ انس بن مالک اور مغیرہ بن شعبہ اور ابن عباسؓ اور سعید بن مسیب [illegible]
رکعت مین تین تکبیرین ہین تکبیر تحریمہ کے بعد قرات سے پہلے اور دوسری رکعت مین بھی تین قرات [illegible]
سے قبل) اور یہ مروی ہے صحابہ کی ایک جماعت سے ابن مسعودؓ اور [illegible] اور ابو مسعود انصاری سے
سفیان ثوری اور ابو حنیفہ کا پانچوان قول تکبیر تحریمہ کے بعد پہلی رکعت مین [illegible]
رکعت مین پانچ تکبیرین قرات کے بعد اور یہ ایک روایت ہے امام احمد بن حنبل [illegible]
بحر مین امام مالک سے چھٹا قول پہلی رکعت مین تکبیر تحریمہ کے سوا چار تکبیرین [illegible]
قول ہے محمد بن سیرین کا اور مروی ہے یہ قول [illegible] اور اسود اور
مہدی نے بحر مین ابن مسعودؓ اور حذیفہؓ اور [illegible] سے ساتوان [illegible]
قول ہین دونو رکعتون مین تکبیرون کا قرات سے پہلے کہنا [illegible]

Marfat.com

...ہے اسکو مہدی نے بحر مین قاسم اور ناصر سے حکایت کیا
...ہی تو مطرف مین گیارہ تکبیرین کہے جسمین پہلی رکعت مین اور پانچ دوسری
...کی پہلی رکعت مین تین تکبیرین کہی اور دوسری رکعت مین دو تکبیرین اور یہ قول مروی ہے
...ابی شیبہ نے اسکو اپنی مصنف مین نکالا لیکن حارث اعور کی روایت سے اور اس نے
...سے (حارث اعور سخت ضعیف ہے) اور ان قول دونون عیدون کی نماز مین فرق ہے اور طرح
...کی نماز مین گیارہ تکبیرین ہین اور اضحے کی نماز مین نو تکبیرین اور یہ مروی ہے یحیے بن سعید سے
...قول سے مگر اتنا فرق ہے کہ اس قول مین تکبیرون کا محل قرات کا بعد مروی ہے اور سیطرف
...اور ابو طالب (اہل بیت مین سے) پہلے قول والون نے ان حدیثون سے دلیل لی
...مذکور ہین اور جن مین عدد مذکور کی تصریح ہے اور انکی قرات سے پہلے ہونیکی کہا ابن عبد البر نے
...یہ حدیث آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عمدہ طرق سے مروی ہوا کہ آپنے عیدین کی پہلی رکعت مین سات تکبیرین کہین
...دوسری رکعت مین پانچ اور یہ مروی ہے عبد اللہ بن عمرو اور ابن عمر اور جابر اور عائشہ اور ابو واقد اور عمرو
...عوف کی حدیثون سے اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اسکے خلاف مروی نہین ہے نہ قوی سند کے ساتھ
...ضعیف کے ساتھ اور یہی بہت بہتر ہے اور اسپر عمل کیا جاوے انتہی اور عائشہ رضی اللہ تعالے عنہا کی
...حدیث قطنی کے پاس (کہ پہلی رکعت مین سات تکبیرین الحرمہ کی تکبیر کے سوا مین) اور دوسری رکعت
...رکوع کی تکبیر کے سوا مین اور یہ اس شخص کی دلیل ہے جو کہتا ہے کہ پہلی رکعت کی سات تکبیرون
...ضعیف ہے اور دوسری رکعت کی پانچ تکبیرون مین رکوع کی تکبیر معدود نہین ہے اور دوسرے قول
...ان کے اطلاق کے اطلاق کی دلیل لی ہے جو حدیث مین مذکور ہین اور حضرت عائشہ رضی اللہ تعالے
...جو ابو داؤد نے کہا ضعیف ہے جیسے اسکا ضعف مذکور ہوا اور تیسرے قول والون کی دلیل
...قول سے استدلال کیا ہے دوسری رکعت مین پہلی رکعت سے اٹھنے کی تکبیر اور
...تکبیرون مین شمار کر لیا ہو اور اس مین بعد ہے انتہے اور چوتھے قول والون
...جو کہ حضرت علی اور ابن مسعود رضی اللہ تعالی عنہما کے فتوی کے ساتھ جو
...تکبیر تحریمہ کی تکبیرون مین معدود ہے اور یہ تاویل دوسری رکعت
...کہ یہ حدیث ضعیف ہے اور

Marfat.com

ضعف کیوجہ بیان نہین کی **ماترجمہ** عفا اللہ عنہ کہتا ہی کہ [illegible]
صحیح ہو وہ یہ کہ دوسری رکعت کے رکوع کی تکبیر کو دوسری رکعت کی [illegible]
معرفت مین عبد الرحمن بن ثابت بن ثوبان کیوجہ سے ضعیف کہا [illegible]
معین نے اور ضعیف کہا اسکو بہت لوگون نے اس طرح کہ روایت کرنیوالا [illegible]
ہے اور ہم اسکا نام نہین پہچانتے اور روایت کیا اسکو بیہقی نے مکحول کی روایت سے [illegible]
سے اس نے ان دونون سے بیہقی نے کہا اس ایلچی کا نام معلوم نہین ہے اور پانچون [illegible]
ایسی دلیل بیان نہین کی جو دلیل لینے کے لائق ہو اور چھٹے قول والون نے دلیل لی [illegible]
جو گذری اور جو ضعف اس مین ہے وہ گذرا اور ساتوین قول والون نے اس روایت سے جو ابن [illegible]
ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز عید کی (دونون رکعتون) کی قرات کا لحاظ کیا عید کی نماز مین
کیا صاحب انتصار نے انتصار مین اور نہین اسکو حدیث کی کسی کتاب مین نہین پایا اور آٹھوین قول والون نے
حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت سے جو حارث اعور سے گذری اور وہ روایت باوجود اسکے مرفوع
نہین ہے اسکی اسناد مین حارث اعور ہے جو دلیل لینے کے لائق نہین ہے اور نویں قول والون نے دلیل [illegible]
نہین کی (اپنے قول کے) اور دسوین قول والون نے انچیز سے دلیل لی جسکو مہدی نے بحر مین [illegible]
ابن عمر کی روایت سے اور یہ ثابت ہے حضرت علی علیہ السلام کے فعل سے اور مین نہین جانتا کہ ابن عمر کی [illegible]
اور انتصار مین اسقول کی دلیل بیان کی ہے اور کہا دلیل اسپر وہ حدیث ہے جسکو عبد اللہ [illegible]
روایت کیا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پہلی رکعت مین سات تکبیرین کہین اور دوسری [illegible]
کہین اور دونون رکعتون مین قرات پہلی پڑہی ہے اور یہ اس روایت مین [illegible] جسکو عمرو
بن عاص سے روایت کیا اور الف ہے اسکو جسکو اسکے سوا اورون نے [illegible] کیا [illegible]
اسقول کی دلیل بیان کرنے مین محدثین مین سے کسی کی موافقت کی ہے [illegible]
ہوا باوجود اسکے کہ اصل انتصار مین بعد ہما کا لفظ ہے قبلہما کی جگہ لیکن [illegible]
قبلہما کے لفظ کے ساتھ تو اب کوئی مخالفت نہین ہے اور ان سب قولون [illegible]
قرات مین اب اختلاف ہوا ہے اس مین کہ آیا عیدکی تکبیرین [illegible]
کے درمیان تحمید اور تسبیح کے ساتھ کچھ فصل مشروع ہے تو ہم [illegible]

[illegible] اور [illegible] کہتے ہین اگر انکے درمیان کوئی ذکر
[illegible] ہوئی اور امام شافعی نے کہا کہ ہر دو تکبیرون کے درمیان تہلیل اور تحمید
[illegible] شافعی نے اس مین اختلاف کیا ہے کہ ہر دو تکبیرون کے درمیان کیا کہے
[illegible] ہے کہ کہے سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر اور بعض نے کہا کہے لا الہ الا اللہ وحدہ
[illegible] الحمد وہو علے کل شئے قدیر اور بعض نے اسکے سوا کچھ اور کہا اور ہادی اور بعض اصحاب
[illegible] ہے کہ فصل کرے انکے درمیان اس کلمے کے ساتھ اللہ اکبر کبیرًا والحمد للہ کثیرًا وسبحان اللہ بکرۃ واصیلًا
[illegible] اصحاب امامیہ کہتے ہین کہ کہے لا الہ الا اللہ آخر تک مع دعا طویل جسکو امیر حسین نے روایت کیا کہا
[illegible] امیر حسین نے اسکو حضرت علی علیہ السلام سے روایت کیا اور بحر مین مہدی نے روایت کیا امام مالک سے کہ ہر
[illegible] کے درمیان فصل کرے سکوت کے ساتھ اب عیدین کی تکبیرون کے حکم مین اختلاف ہوا ہے تو ہادویہ کا
[illegible] عید کی تکبیرین فرض ہین اور انکے سوا اور لوگ اسطرف گئے ہین کہ عید کی تکبیرین سنت ہین انکے ترک
[illegible] مین ہوتی دیدہ و دانستہ چھوڑے یا بھولکر ابن قدامہ حنبلی نے کہا اس مین کسیکا خلاف نہین
[illegible] کہتے ہین کہ اگر تکبیرون کو چھوڑ دیوی تو سہو کے سجدے نہ کرے اور ابو حنیفہ اور امام مالک سے مروی ہے
[illegible] سجدے کرے اور ظاہر یہی ہے کہ عید کی تکبیرین واجب نہین ہین جیسے یہ جمہور کا مذہب ہے اسلیے کہ وجوب
[illegible] عدول عنہ ہے **مترجم** عفا اللہ عنہ کہتا ہے عمدہ اس باب مین وہ روایت ہے جسکو عبد الرزاق نے نکالا
[illegible] مصنف مین امام جعفر صادق سے اس نے اپنے باپ امام محمد باقر سے کہ حضرت علی علیہ السلام نے کہا اضحی اور فطر اور استسقا
[illegible] مین سات تکبیرین پہلی رکعت مین کہے اور پانچ دوسری رکعت مین اور خطبے سے پہلے نماز پڑہے اور قرأت
[illegible] امام محمد باقر نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ابو بکر اور عمر اور عثمان رضی اللہ تعالی عنہم ایسا ہی کرتے
[illegible] ہے مگر یہ مرسل ہے لیکن اہلبیت کی روایت ہے اسکا اتباع اولے ہے اور سید علامہ ابو الطیب نے جو روضہ مین
[illegible] پہلی رکعت مین قرأت سے پہلے اور دوسری رکعت مین قرأت کے بعد تکبیرون کو کہا اسکی کوئی دلیل نہین
[illegible] ہے کہ عبد الرزاق اور ابن ابی شیبہ نے ابن مسعود سے اور عبد الرزاق نے حذیفہ اور ابو موسی سے
[illegible] ابن عباس سے اور عبد الرزاق نے مغیرہ بن شعبہ سے ایسا ہی نقل کیا ہے اگرچہ یہ سب ثابت
[illegible] اور سید علامہ کی یہ ہو کہ فروع روایت اسباب مین کوئی نہین ہے (۸) ابو داؤد نے براء
کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو عید کے دن کمان دیگئی اور آپ نے اسپر ٹیکا لگا کر خطبہ

پڑھا (۹) امام شافعی نے عطا سے مرسلاً حضرت صلی اللہ
امام احمد اور مسلم اور ابو داؤد اور ابن ماجہ نے طارق بن شہاب سے مرفوعاً
کہ عیدگاہ مین لیجا رکھا اور اسپر چڑھ کر نماز سے پہلے خطبہ پڑھنے لگا
تو نے سنت کے خلاف کیا تو نے منبر نکالا عید کے دن حالانکہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
عید کے دن منبر نہین نکالا جاتا تھا اور تو نے عید کی نماز سے پہلے خطبہ شروع کیا تو
تو اپنا حق ادا کر دیا مینے سنا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے آپ فرماتے تھے جو خلاف شرع
رکھی اسکے بدلنے کی تو اسکو اپنے ہاتھہ سے بدلا دیوے اگر (ہاتھہ سے بدلانے کی طاقت نہ رکھی
بدلاوے اگر (زبان سے بھی نہ بدلا سکے) تو اپنے دل مین اسکو برا جانے اور یہ سب سے کمزور ایمان ہے
بحث فتح سے مذکور ہو چکی شوکانی نے کہا وہ شخص جس نے مروان کو امر معروف کیا اور اسکو منکر سے روکا
رویہ کا بیٹا تھا حافظ نے کہا احتمال ہے کہ وہ ابو مسعود ہو جیسے عبد الرزاق کی روایت مین ہے اور بخاری اور مسلم
ہے کہ ابو مسعود نے بھی مروان پر انکار کیا تو ممکن ہے کہ پہلے انکار ابو سعید نے کیا ہو پھر اسکے پیچھے ابو
یا ابو مسعود نے کیا ہو اور اسکی تائید کرتا ہے وہ جو بخاری کے پاس ہے ابو سعید کی حدیث مین اس لفظ سے
ناگہان مروان منبر پر چڑھنا چاہتا تھا نماز سے پہلے تو مینے اسکا کپڑا کھینچا اور اس نے مجھ کو کھینچا اور
اور خطبہ پڑھنے لگا مین نے کہا (اللہ کی قسم) تمنے (تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت اور اسکے
دیا تو مروان بولا اے ابو سعید اب وہ بات چلی گئی جسکو تو جانتا ہے تو مین نے کہا جو مین جانتا ہون اللہ
سے بہتر ہے جسکو مین نہین جانتا اور مسلم مین ہے تو ناگہان میرا ہاتھہ کھینچتا تھا منبر کیطرف اور مین اسکو
منبر سے نیچے کیطرف جب مین نے یہ کام دیکھا تو مین بول اٹھا وہ نماز کا خطبہ کرنا کہان تو مروان نے
ابو سعید جو تو جانتا ہے وہ اب چھوڑا گیا مینے کہا اس ذات کی قسم جسکے ہاتھہ مین میری جان ہے
کام نہ کرو گے جسکو مین جانتا ہون تین بار اسکو کہا پھر ابو سعید پھرے شوکانی نے کہا
کے ساتھہ امر معروف اور منکر سے منع کر سکے تو کرے ورنہ زبان سے ہی سہی اگر زبان
سہی اور اگر دل مین برا نہ سمجھے تو اسکے دل مین ایمان ایک رائی کی برابر بھی
رضی اللہ تعالی عنہ نے کہ مین حاضر ہوا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھہ
سے پہلے بغیر اذان اور بغیر اقامت کے پھر آپ بلال پر ٹیکا لگا کر کھڑے ہوئے

[illegible] اور انکو یاد دلاتے (اسکے عذاب اگر وہ نافرمانی کرین اور
[illegible] عورتون کے پاس آئے اور انکو وعظ کیا اور نصیحت کی اور
[illegible] فارغ ہوئے (خطبے) اترے (یعنے آئے اس جگہہ سے جس جگہہ تشریف فرما تھے
[illegible] گذری اور عورتون کو نصیحت کی غوکانی نے کہا اسحدیث سے معلوم ہوا کہ عید کے
[illegible] عورتون کو انکے حکم یاد دلانا مستحب ہے اور معلوم ہوا کہ عید کے دن عورتون کو بھی وعظ کرنا
[illegible] نصیحت کرنا اور خیرات کی انکو ترغیب دینا جب وعظ پر اسکی وجہ سے کسی فتنہ اور فساد کے واقع
[illegible] اس سے معلوم ہوا کہ عورتین عیدگاہ مین جاکر مردون کے ساتھہ مل جلکر نہ بیٹھین بلکہ جدا رہین جب
[illegible] عورتون کی جس کمیٹی مین جاوین کیونکہ کبھی ملنے جلنے سے فتنہ کے واقع ہونیکا ڈر ہوتا ہے جو نظر
[illegible] قاضی عیاض نے کہا نزول سے مراد اثنا خطبہ مین نزول ہے لیکن نووی نے کہا بات یون نہین ہے
[illegible] کہی بلکہ آپ کا عورتون کے پاس خطبہ عید سے فارغ ہوکر جانا مراد ہے اور مسلم نے جابرؓ کی حدیث
[illegible] بیان کیا کہ آپ خطبہ سے فارغ ہوکر انکے پاس آئے ابن تیمیہ نے کہا نزول سے معلوم ہوتا ہے کہ
[illegible] جگہہ پر بیٹھے رہے ہون اگرچہ وہان منبر نہ تھا انتہے (۱۲) ابن ماجہ نے سعد موذن سے کہ حضرت
[illegible] خطبے کے درمیان تکبیر کہتے اور عیدین کے خطبہ مین آپ بہت تکبیر کہتے (۱۳) امام شافعی
[illegible] عبداللہ بن عتبہ رضی اللہ عنہ سے کہ انہون نے فرمایا سنت ہے یہ کہ امام عیدین مین دو خطبہ پڑہے
[illegible] بیان کیے کہ ساتھہ شوکانی نے کہا سعد موذن کی حدیث وہ عبدالرحمن بن سعد بن عمار
[illegible] ہے جو وہ روایت کرتا ہے اپنے باپ سے وہ اپنے دادا سے اور عبدالرحمن ضعیف
[illegible] عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ کی حدیث سے کہا سنت یہ ہے کہ تو شروع کرے
[illegible] دو خطبون کو سات تکبیرون کے ساتھہ جو پے در پے ہون اور
[illegible] سے ابن نے عبیداللہ سے نکالا اور یہ عبیداللہ فقہاء تابعین مین سے ایک جلیل
[illegible] کو سنت کہنا اسکے سنت ہونیکی دلیل نہین ہو سکتا خلاف صحابی کے
[illegible] کے حکم مین ہے اکثر لوگون کے نزدیک) اور خطبہ مین صفت مذکورہ پر تکبیر
[illegible] ابن قیم نے کہا اور رہا بعض فقہا کا یہ قول کہ استسقاء کے خطبہ کو شروع
[illegible] کے خطبے کے ساتھہ ملے ہوئے ہیں انکے اس قول مین حضرت صلی اللہ

علیہ وآلہ وسلم سے کوئی دلیل نہین ہی اور سنت کا مقتضا اسکو
اور دوسری حدیث کو قوت ہوتی ہے جمعہ پر قیاس کرکے کہ جیسے جمعہ کے
خطبے چاہین عبید اللہ عبد اللہ کا بیٹا تابعی ہے جسکو پہچان چکا تو اسکا
نے کہا اسکو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت قرار دیا جاوے
دو خطبون کے درمیان بیٹھنے مین ایک ضعیف حدیث بھی وارد ہو چکی ہے جسکا
اسناد مین اسمعیل بن مسلم ضعیف ہے (۱۴) نسائی اور ابن ماجہ اور ابو داؤد نے
سائب کے بیٹے سے کہ عبد اللہ بن سائب نے کہا مین حاضر ہوا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
جب آپ نے نماز کو پورا کر لیا تو فرمایا ہم خطبہ پڑھتے ہین جسکو منظور ہو خطبہ کے لیے بیٹھنا
منظور ہو جاوے شوکانی نے کہا ابو داؤد نے کہا یہ حدیث مرسل ہے اور نسائی نے کہا
اور درست بات یہ ہے کہ یہ حدیث مرسل ہے (جیسے ابو داؤد نے کہا) اور اس مین دلیل ہے کہ
بیٹھنا واجب نہین ہے مصنف (ابن تیمیہ) نے کہا اور اس حدیث مین دلیل ہے کہ
کیونکہ اگر عید کا خطبہ واجب ہوتا تو اسکے لیے جلوس بھی واجب ہوتا انتہے اور ہم کہتے ہین کہ سماع کے
ہونے پر دلالت نہین کرتی بلکہ خطبہ کے سننے کے واجب ہونے پر دلیل ہے مگر یہ کہا جاوے اشارہ کرنا
ہے اسلیے کہ اسکا سننا واجب نہین ہی اور جب اس کا سماع واجب نہین ہے تو اسکا کرنا بھی واجب
کہ خطبہ حقیقت مین خطاب ہے اور کوئی خطاب نہین ہوتا مگر مخاطب کے لیے واجب مخاطب پر خطاب
نہ ہوا تو خطاب بھی واجب ہوا اور عید کی نماز کے واجب کہنے والون اور اسکے واجب کہنے والے
ہے کہ عید کا خطبہ واجب نہین ہی اور مجھے معلوم نہین ہے کہ کوئی بھی خطبہ کے وجوب کا قائل ہوا
دارمی نے ابو ہریرہؓ سے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عید کے دن (نماز کے لیے
بلکہ) دوسری راہ مین لوٹتے شوکانی نے کہا اسحدیث کو ابن حبان اور
مسلم کیطرف بھی منسوب کیا لیکن مینے مصنف کا موافق اس نسبت مین
مین دیکھا ہے اور بخاری نے اپنی صحیح مین جابرؓ کی حدیث کو جو کہ
پر ترجیح دی ہے اور کہا حدیث جابرؓ اصح اور ابن عمرؓ نے کہا کہ رسول
جاتے اور دوسری راہ مین لوٹتے شوکانی نے کہا ابن عمرؓ کی حدیث

[illegible] اشکال یہ ہیگا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس
[illegible] وقت علی و فاطمہ اور حسن اور حسین علیہم السلام کیطرف اشارہ کرکے فرمایا
[illegible] یعنے یا اللہ یہ میرے اہل بیت ہین اسباب کے پیچھے کہ آپنے اونکو کملی مین ڈھانک لیا تہا اور
[illegible] صلوٰۃ مین وہ لوگ ہین جنپر زکوٰۃ حرام ہے اور وہ بنو ہاشم ہین اور اس قول والون مین سے
[illegible] نے دلیل لی ہے اس حدیث مین ارقم نے آل کی بنو ہاشم کے ساتہہ تفسیر کی ہے اور اسی بیان کیا ہے کہ وہ
[illegible] اور جعفر علیہ السلام کی اولاد اور عقیل کی اولاد اور عباس علیہ السلام کی اولاد جیسے صحیح مسلم مین ہے
[illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مراد سے زیادہ واقف ہے تو صحابی کی تفسیر تعیین کا قرینہ ہوگی اور
[illegible] ہاشم اور بنو مطلب آئے ہین اور اسی طرف گئے ہین امام شافعی اور بعض نے کہا آل سے مراد صرف فاطمہ ہیں
[illegible] اولاد علیہم الصلوٰۃ والسلام اور یہی جمہور اہل بیت کا مذہب ہے اور انہون نے دلیل لی ہے اس کملی
[illegible] ہین ثابت ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسمین انکی طرف اشارہ کرکے فرمایا
[illegible] اہل بیتی یعنے یا اللہ یہ میرے اہل بیت ہین لیکن کہا جاوے گا اگر یہ ترکیب باعتبار مقام کے
[illegible] کرتی ہے تو عائشہ فی الباب ہوگا اسکے مفہوم کے ساتہہ انکے سوا اور لوگ اہل بیت سے خارج ہونگے
[illegible] اسبات پر دلالت کرتی ہین کہ اہل بیت انسے اعم ہین جیسے بنو ہاشم کے بارے مین وارد ہوئی ہین اور جیونکہ
[illegible] اس مفہوم کے عموم کی اپنی منطوق کے ساتہہ مخصص ہین اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا آیت کریمہ
[illegible] وقت بعض کی تعیین پر اقتصار کرنا اسکے پیچھے اسکی زیادت کے ساتہہ خبر دینے کے منافی نہین ہے کیونکہ
[illegible] کبھی بعض کی فضیلت اور فضیلت کیوجہ سے ہوتا ہے یا اس امر کے جاننے سے پہلے آپنے حصر کیا کہ آل
[illegible] ہے پیر کہا جاویگا کہ جب صیغہ حصر کو چاہتا ہے تو ان لوگون کی اولاد کی جو کملی کے اندر ڈھانکے ہوئے
[illegible] پر کونسی دلیل ہے باوجود اس بات کے کہ اس حصر کا مفہوم انکو اہل بیت سے نکال رہا ہے اگر
[illegible] ساتہہ ہے اور وہ ذریت کے ساتہہ تفسیر کرتا ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذریت
[illegible] مخصص کے درمیان کیا فرق ہے اور بعض نے کہا آل سے مراد یہان مطلق
[illegible] طرف بھی اہل علم کی ایک جماعت گئی ہے اور بعض نے کہا اس سے ساری امت
[illegible] ظاہر ہے کہا اور اسی کو ازہری وغیرہ نے محققین مین سے پسند
[illegible] اپنے اس بارے مین یہ شعر کہا ہے ؎

راوی ہین اور عبداللہ بن عمر عمری ہی جس ین
حدیث کو حاکم نے بھی نکالا کہ اسباب مین مروی ہی ابو رافع سے
مروی ہے بزار کے پاس اسکے مسند مین اور بکر بن مبشر سے مروی ہی ابوداؤد کی
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب کے ساتھ عید فطر اور عید اضحے کے دن سویرے ہی جاتا پھر ہم چلتے
کے پیٹ مین یہانتک کہ ہم عیدگاہ مین آتے پھر ہم حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ عید کی نماز
عثمان کے پیٹ مین اپنے گھرون کیطرف ابن سکن نے کہا اور اسکی سند صالح ہے اور اس باب
حدیث گذر چکی اور عبدالرحمن بن حاطب سے روایت ہی طبرانی کے پاس کبیر مین کہ اس نے
حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہ آپ عید کی نماز کے لیے ایک راہ مین جاتے اور دوسرے راہ سے
اسکی سند مین خالد بن الیاس ضعیف ہے اور معاذ بن عبدالرحمن سے روایت ہی امام شافعی کے پاس کہ اسکے دادا
حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو لوٹتے عیدگاہ سے عید کے دن تو آپ چلے بازار کے نیچے کیطرف سے پڑے ہے لوگون پر
آپ جب صبح کی مسجد کے پاس آئے جو بازار مین ہی اور وہ برکت کی جگہ ہے وہان کھڑے ہوگئے اور اسلم کے
طرف منہ کیا اور دعا کی پھر پھرے امام شافعی نے کہا تو مین دوست رکھتا ہون کہ امام اسیطرح کرے اور
مین کر امام سے دعا مانگے قبلے کیطرف منہ کرکے اور اس حدیث کی سند مین ابراہیم بن محمد بن ابی یحیی
نے کہا اور جمہور نے اسکو ضعیف کہا اور باب کی حدیثین دلالت کرتی ہین کہ عیدین کی نماز کے
اس راہ مین جاوے اس راہ مین نہ لوٹے بلکہ دوسری راہ مین لوٹے امام اور مقتدی دونون کو واسطے
اکثر اہل علم کا قول ہے الی آخر ما قال الشوکانی فی النیل (۱۶) ابوداؤد اور ابن ماجہ نے ابوہریرہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ مین عید کے دن (ایکبار) بارش ہوئی تو آپنے صحابہ کو عید کی نماز مسجد مین پڑہائی
حدیث کو حاکم نے بھی نکالا اور اس سے سکوت کیا ابوداؤد اور منذری نے حافظ ابن حجر نے
کہا اسکا اسناد ضعیف ہے انتہی شوکانی نے کہا اسکی سند مین ایک مرد مجہول ہے اور وہ عیسی بن
نے میزان مین کہا عیسے قریب نہین ہی کہ پہچانا جاوی اور اس نے کہا کہ یہ حدیث
نہین جانتا کہ یہ عیسی اسمار جال کی کتابون مین سے کسی کتاب مین مذکور ہوا اور
کے اسناد مین مذکور نہین ہے اور یہ حدیث دلالت کرتی ہے کہ باہر جانا اور عید
نے کیونکر کہ وہ نہین ہے اب اس مین اختلاف ہے کہ عید کی نماز کا باہر جاکر پڑہنا

بہتر ہے یا مسجد مین ۔ عترت اور امام مالک
اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمیشہ باہر جاکر
طرف کہ مسجد افضل ہے اور یہ پوری بحث حافظ
تنگ ہونا اور میدان کا فراخ بیان کرنا یہ بھی
کچھ وقعت نہین رکھتا باوجود اسکے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہمیشہ
امام شافعی نے ابوالحویرث سے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عمرو بن حزم کی طرف لکھا
عید فطر مین تاخیر کیا کرو اور (عید کی نمازون کے بعد عید کے خطبون مین) لوگون کو وعظ بھی
عفا اللہ عنہ کہتا ہے اس مسئلہ پر پوری بحث گزر چکی (۱۸) ابوداؤد اور نسائی نے ابی عمیر بن انس
ماموؤن سے انہون نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ سوار آئے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پاس گواہی دینے
نے کل چاند دیکھا ہے تو آپ نے انکو حکم کیا کہ روزہ کھولڈالین اور (دوسرے دن) کی صبح کو عیدگاہ مین جاکر
نماز پڑہین (۱۹) ترمذی نے حضرت علی علیہ السلام سے کہا سنت سے ہے یہ کہ عید کیطرف (لوگ پیدل چلکر
جانے سے پہلے کچھ کہا لین امام ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن ہے (۲۰) امام شافعی نے ابن عمر سے
ہی عیدگاہ کو جاتے تکبیرین کہتے کہتے اور تکبیرون کے ساتھ اپنی آواز بلند کرتے (۲۱) امام شافعی
سے کہ وہ عید فطر کے دن عیدگاہ کو سویرے جانے جب سورج نکلتا پھر اگر سے تکبیرین منقطع کرتے
کہ عیدگاہ مین پہونچتے پھر عیدگاہ مین بھی تکبیرین کہتے رہتے یہانتک کہ جب امام نکلا جاتا تکبیر
نے کہا حضرت علی علیہ السلام کی حدیث کو ابن ماجہ نے بھی نکالا اور اسکی سند مین حارث اعور
نے اتفاق کیا ہے کہ حارث اعور جھوٹا ہے جیسے امام نووی نے خلاصہ مین کہا پر اتفاق کا
اسلیے کہ عثمان بن سعد دارمی نے ابن معین سے روایت کیا کہ اس نے کہا حارث اعور
بار کہا حارث اعور مین کوئی حرج نہین ہے اور ایک بار کہا حارث اعور
ابن معین سے روایت کیا کہ اس نے کہا حارث اعور مین کوئی مضائقہ نہین ہے
لوگون سے زیادہ فقیہ تہا اور سب لوگون سے زیادہ ترکہ کا واقف تہا اور سب لوگ
ترکہ کا علم سیکہا حضرت علی سے ہان اسکو شعبی اور ابواسحاق سبیعی اور
نے کہا اسکی حدیث سے دلیل نہ لیجاوے اور ابن حبان نے کہا حارث

Marfat.com

[illegible] سعید اور عبدالرحمن بن مہدی نے اسکی
[illegible] ہین اور مہنا اسکی حدیث ابواب مین لاتے ہین کہا
[illegible] باوجود اسکی کہ حرج کے معاملہ مین بڑا سختی کرنیوالا ہے اس سے دلیل
[illegible] عورت کے برتنون مین سے ایک برتن تہا اور اس باب مین مروی ہے ابن عمر سے
[illegible] صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عید کی نماز کیطرف پیدل تشریف لیجایا کرتے اور پیدل ہی لوٹتے
[illegible] ابن حبان نے عبداللہ بن عمر سے جسکو امام احمد نے کذاب کہا ہے اور ابوزرعہ اور ابوحاتم اور نسائی
[illegible] اور بخاری نے کہا اسکی لائق نہین ہے کہ اس سے روایت کی جاوے اور سعد قرظ سے روایت ہے ابن
[illegible] حدیث کی مثل اور اسکے اسناد مین عبدالرحمان بن سعد بن عمار بن سعد قرظ ہے اسکو ابن
[illegible] اور اسکا باپ سعد بن عمار تو اسکو ذہبی نے میزان مین کہا کہ وہ مجہول ہے اور اسکے دادا
[illegible] امام بخاری نے کہا کہ اسکی حدیث کی متابعت نہین ہوئی اور ابن حبان نے اسکو ثقات مین
[illegible] رافع سے مروی ہے ابن ماجہ کے پاس ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عید کو چل کر تشریف لاتے
[illegible] بن علی اور محمد بن عبداللہ بن ابی رافع ہے مسند مین تو گفتگو ہے اسکو امام احمد نے ضعیف
[illegible] نے کہا اس مین کچہ حرج نہین ہے اور محمد بن عبداللہ کے حق مین امام بخاری نے کہا یہ منکر الحدیث
[illegible] کچہ نہین ہے اور سعد بن ابی وقاص سے مروی ہے بزار کے پاس اسکے سند مین کہ حضرت صلی
[illegible] طرف پیدل چلکر جاتے اور جس راستے مین جاتے اس مین نہ لوٹتے بلکہ دوسری راہ مین لوٹتے
[illegible] بن یاس ہے جو قوی نہین ہے اسیطرح بزار نے کہا اور ابن معین اور بخاری نے کہا خالد
[illegible] اور امام احمد اور نسائی نے کہا کہ خالد بن یاس متروک ہے اور ام عطیہ کی حدیث کو بخاری
[illegible] مروی ہے ابن عباس سے ابن ماجہ کے پاس کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نکالتے اپنی
[illegible] بیان عید مین اس حدیث کی سند مین حجاج بن ارطاۃ ہے اور اس مین اختلاف
[illegible] طریق سے روایت کیا اور جابر سے روایت ہے امام احمد کے پاس کہ حضرت صلی اللہ علیہ
[illegible] اپنے گھر والون کو اور اسکی سند مین بہی وہی حجاج ہے جسکا ذکر ہوا اور
[illegible] ہے کبیر مین کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ عورتین باہر نہ جایا کرین
[illegible] کے لیے کام کاج کو) اسکا کوئی خادم نہ ہو (تو وہ جا سکتی ہے) مگر

عیدین عید اضحے اور عید فطر مین عورتین باہر نکلین
ہے طبرانی کے پاس بھی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم کیا عورتون کو
سند مین یزید بن شداد اور عیینہ بن عبد الرحمن مرسل ہین ۔ ابو حاتم رازی نے
شیبہ کے پاس اسکے مصنف مین اور امام احمد کے پاس اسکے مسند مین کہ عائشہ
فطر اور اضحے کے دن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعا مین شریک
اور اسکے راوی صحیح کے راوی ہین لیکن یہ حدیث کو ابو قلابہ نے عائشہ سے نکالا ہے اور ابن ابی
مرسل ہے اور اس مین ہے کہ ابو قلابہ نے حضرت علی علیہ السلام کا زمانہ پایا اور ابو حاتم نے کہا کہ
ہے اور حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا کی ایک اور حدیث ہے طبرانی کے پاس
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پوچھے گئے کیا عورتین بھی عیدین مین باہر جاوین فرمایا ہان عرض کیا گیا
فرمایا ہان اگر اسکے پاس کپڑا نہ ہو جسکو اوڑھکر جاوی تو اپنی عزیزہ کا کپڑا پہن لیوے اور اسکی
بن میمون ہے اور ابن عدی نے کہا اسکی دو حدیثین ہین جو محفوظ نہین ہین عراقی نے کہا اور اسکی
حدیث بھی ہے تو یہ اسکی تیسری حدیث ہے اور علی بن مدینی نے اسکے حق مین کہا کہ یہ بوڑھا ہے اور
نزدیک پکا ہے اور عبد اللہ بن رواحہ کی بہن سے روایت ہے امام احمد اور ابو یعلے اور طبرانی نے
کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا واجب ہے نکلنا ہر ازار بند والی عورت پر ابو یعلی نے اس
زیادہ کیا عیدین مین اور جس اثر کو ابن تیمیہ نے ابن عمر سے روایت کیا اسکو حاکم اور بیہقی نے
دونو طرح روایت کیا اور اسکے موقوف ہونیکو صحیح کہا اور ان حدیثون مین دلیل ہے کہ عورت کا
مستحب ہے اور سوار ہو کر نہ جانا اور ترمذی نے اسکو اکثر اہل علم سے روایت کیا اور بات کی
پر وہ حدیثین جنکو ہمنے بیان کیا ان سے مکروہ قوی ہو جاتی ہے اور اسکو ترمذی نے
نے عید کی نماز کے لیے جانے مین پیدل جانے کے استحباب پر ابو ہریرہ کی حدیث سے
اور بخاری اور مسلم نے روایت کیا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب تم نماز کو
پس اس نماز کے لیے جسکے لیے جماعت مشروع ہے جیسے پانچون نمازین اور جمعہ کی نماز
کی نماز اور استسقاء کی نماز کہا اور اکثر علماء گئے ہین اسطرف کہ عید کی نماز
مین سے گئے ہین اسطرف عمر بن خطاب اور علی بن ابی طالب اور ابن عباس رضی

...حسن بصری سے روایت کیا گیا ہے کہ وہ عید کی نماز
...سنت ہے جیسا ابن عمرؓ اور سعد قرظ کی حدیثون مین ہے اور بیہقی
...سلام سے کہ انہون نے فرمایا سنت ہے یہ امر کہ تو عیدین مین چلکر آدی
...کہا اور یہ حدیث ابن عمر کی حدیث سے اچھی ہے اور سعد قرظ کی حدیث سے بھی اور
...اپنی دلیل مین بیان کیا ہے شوکانی نے کہا یہ سب حدیثین دلیل ہین اس امر کی
...نکلنا عیدگاہ کی طرف مشروع ہے اور کواری اور بیوہ اور جوان اور بوڑھی اور حائض
...ہین ہے مگر شرط یہ ہے کہ عورت عدت مین نہو یا وہ عورت نہ ہو جسکے باہر جانے
...باہر جانے مین کوئی عذر ہو اور اس مین علما کا اختلاف ہے کئی قولون پر ایک قول یہ کہ عورتون
...انہون نے اس امر کو حمل کیا ہے استحباب پر اور انہون نے جوان اور بوڑھی عورت کے درمیان
...قول اوزاعی کا ہے حنبلیون مین سے اور جرجانی کا شافعیہ مین سے اور یہی شافعی کے اطلاق
...جوان عورت اور بڑھیا کے درمیان فرق ہے عراقی نے کہا اور اسپر جمہور شافعیہ ہین اور انہون
...کیا امام شافعی کے نص کی جو انہون نے اپنی کتاب مختصر مین کی تمیزی عورتون کو نکلنا جائز ہے
...عورتون کے لیے مطلقا اور یہ امام احمد کی کلام کا ظاہر ہے جسکو امام احمد سے ابن قدامہ حنبلی نے
...عورتون کا عیدین مین نکلنا مکروہ ہے اسکو ترمذی نے حکایت کیا ہے ثوری اور ابن مبارک
...امام مالک اور ابو یوسف کا اور حکایت کیا اسکو ابن قدامہ نے نخعی اور یحیے بن سعید انصاری
...کیا نخعی سے کہ اس نے مکروہ جانا جوان عورت کا نکلنا عید کیطرف پانچوان عورتون
...اسکو حکایت کیا قاضی عیاض نے ابو بکرؓ اور علیؓ اور ابن عمرؓ سے اور روایت کیا
...کہ انہون نے فرمایا ہر ازار بندوالی عورت پر واجب ہے عیدین کے لیے جانا
...انہون نے عورتون کو باہر جانا مطلقا مکروہ جانا ہے اونہون نے رد کیا
...سدہ اور ثوبہ کا سدہ کے ساتھ اور جنہون نے جوان عورتون کو باہر نہ جانیکے
...ہے یہ حدیث ام عطیہؓ کی جسکو امام احمد اور بخاری اور مسلم وغیرہم نے نکالا اور وہ
...کے لیے جانے اور وہ عیدگاہ مین جب تک امام کو بیٹھنا نہ
...ثابت ہوجاوے تو یہ دلیل ہوگی تکبیر کے مشروع ہونے پر عیدگاہ کی طرف

جانے مین اور روایت کیا ابو
کے دن پیر گھر سے نکلنے کیوقت سے
سے عمر سلاً اس لفظ کے ساتھہ کہ جب آپ
کہ تم اپنی عیدون کو تکبیر کے ساتھہ مزین کرو اور
روایت کیا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
جاتی یہانتک کہ عیدگاہ مین آتے اور اسکو عاکم نے بھی نکالا بیہقی نے کہا
عمر پر کہا اور یہ موقوف صحیح ہے ناصر نے کہا فطر کی تکبیر واجب ہے اسلیے کہ اللہ
وَلِتُكَبِّرُوا اللَّهَ عَلَىٰ مَا هَدَاكُمْ اور بہت لوگ اسپر ہین کہ عید فطر کی تکبیر سنت ہے
کیوقت سے شروع ہوتا ہے خطبہ کے ابتدا تک بہتون کے نزدیک (۲۲) پانچون امامون سے
اپنے ماموؤن سے جو انصار مین سے تہے انہون نے کہا ہمکو شوال کا چاند (۲۹ تاریخ) کو نظر نہ آیا
کو ابھی روزے رکھے پھر کچھ سوار پچھلے پہر آئے اور انہون نے شہادت دی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
نے (۲۹ کو) چاند دیکھا تو آپنے لوگون کو حکم کیا اس دن روزہ کھولنے کا اور فرمایا کہ کل ناغہ کرو
شوکانی نے کہا اسحدیث کو ابن حبان نے بھی اپنی صحیح مین نکالا اور صحیح کہا ابن منذر اور
اور خطابی نے اور ابن حجر نے بلوغ المرام مین اور شافعی کا قول بھی اسکے صحیح ہونے کے
عبد البر نے کہا ابو عمیر مجہول ہے حافظ ابن حجر نے کہا اور ابن عبد البر نے اسطرح کہا کہ
عن عمیر کہا تو یہہ شاید کاتب کی غلطی ہے ورنہ وہ تو ابن عمیر ہے جیسے فن صحابہ
ابو عمیر لکھا ہے اور اسحدیث مین دلیل ہے اس شخص کی جو فطر کی عید کو شوال مین
عید کا دن معلوم نہ ہو مگر عید کا وقت نکلنے کے بعد اور اسیطرف گئے ہین اور
اسحاق اور ابو حنیفہ اور ابو یوسف اور محمد اور یہی قول ہے امام شافعی کا اور
اور مؤید باللہ اور ابو طالب کا اور ابو طالب نے ساتھہ یہہ شرط بھی لگائی کہ پہلے دن ہو
جیسا کہ حدیث مین ہے اور یہ مذہب مردود ہے اسطرح کہ اس کے ساتھہ جو
آپکے ساتھہ والون کی ہوئی نہ اس جماعت کی جنہون نے آکر چاند
کے دن عید کی نماز جانکر نہین پڑہی تہی حالانکہ عید کے دن

[illegible] درمیان جنہوں نے جانکر چھوڑی
[illegible] روایت فرق کے نہونے پر دلیل ہے اور ابو طالب
[illegible] کے درمیان کوئی فرق نہیں ہے اور حدیث کا ظاہر یہ ہے کہ نماز
[illegible] نہیں ہوتی اور خطابی نے امام شافعی سے روایت کیا کہ اگر لوگ عید
[illegible] نماز پڑھ لیں اور نہ عید کی نماز نہ اسکے پڑھیں اور نہ دوسرے دن کیونکہ وہ ایک
[illegible] ادا نہ ہوگا کہا اور یہی قول ہے امام مالک اور ابو ثور کا خطابی نے کہا اور حضرت صلی
[illegible] اور مالک اصحاب ابو ثور کی اتباع سے اولی ہے اور ابو عمیر کی حدیث صحیح ہے تو اسپر
[illegible] طرف رجوع کرنا واجب ہے انتہے اور قدوری کی شرح میں حنفیہ سے مروی ہے
[illegible] دن ہی زوال سے پہلے ادا نہیں کرتے تو عید کی نماز دوسرے شوال کو پڑھ لیتے ہیں اب
[illegible] پڑھ لیں تو بہتر اور اگر زوال ہوجاوے اور نماز نہیں پڑھی تو عید کی نماز ساقط ہوجاتی
[illegible] ساتھ ہو یا بلا عذر ہو انتہی اور ابو عمیر کی حدیث میں تو عید فطر کا ذکر ہے پھر جو شخص قیاس کرتا
[illegible] ساتھ لاحق کر دیتا ہے اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو سوار دن کو بھی عید کے لیے باہر
[illegible] فرمایا تو اس سے ہادی اور قاسم اور ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہم اجمعین نے اسپر دلیل لی ہے کہ عید
[illegible] اور اسکی مخالفت کی ہے اس میں شافعی اور شافعی کے بہت شاگردوں نے امام نووی اور جمہور عالمون
[illegible] کہ عید کی نماز سنت ہے اور یہی قول ہے زید بن علی اور ناصر اور امام یحیی کا اور شافعیہ میں سے
[illegible] ہے کہ عید کفایہ کی طرح فرض ہے اور اسکو مہدی نے بحر میں حکایت کیا کرخی اور احمد بن حنبل
[illegible] امام شافعی سے اور سنیت کے قول والون نے دلیل لی ہے اس اعرابی کی حدیث سے
[illegible] کے سوا کوئی اور نماز بھی ہے تو آپنے فرمایا نہیں اور شوکانی نے کہا ہم تحیۃ المسجد کے
[illegible] جواب دے چکے تو اسکی طرف رجوع کر اور فرض کفایہ کہنے والون نے دلیل لی
[illegible] جیسے غسل اور دفن اور وہ قیاس کرتے ہیں جنازہ کی نماز پر جامع تکبیرات کے ساتھ
[illegible] صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسکو ہمیشہ ادا کیا اور اس میں
[illegible] صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد عید کی نماز کیطرف نکلنے کے لیے اور ام عطیہ رضی
[illegible] عید گاہ میں اور پردہ والیان کو نکلنے کا امر فرمایا

اور عورتون کے نکالنے مین مبالغہ فرمایا یہانتک کہ حائضہ کو بھی حکم دیا
عورت کی چادر اوڑھ لیوے اور ایسا حکم آپ نے کسی فرض مین
نماز کے لیے اور نہ جمعہ کے واسطے بلکہ عید کی نماز کا حکم قرآن مجید مین
کی ہے اللہ عزوجل کے قول فصل لربک وانحر کی تفسیر مین اور کہتے ہین
اور وانحر مین قربانی کا ذبح کرنا مراد ہے بقرعید کے دن اور فرضیت کو قول کی
جمعہ کی نماز ساقط ہوجاتی ہے جب دونو ایک دن مین آجاوین اور نفل نمازین فرض نماز کی
انتہی ماقال الشوکانی فی النیل (۲۳) ترمذی نے ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا عید فطر اسدن ہے جسدن سب لوگ افطار کرین اور اسیطرح بقرعید
لوگ بقرعید کرین (۲۴) ترمذی نے ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا
اسی دن روزہ رکھنا چاہیے جسدن سب لوگ روزے رکھین اور فطر کی عید اسیدن پڑھنی چاہیے جسدن سب لوگ افطار
کرین اور عید اضحے بھی اسیدن ہو جسدن سب لوگ عید اضحی کی نماز پڑھین اور یہ حدیث ابوداؤد اور ابن
ہے مگر روزہ کا ان دونون کی روایتون مین ذکر نہین ہے شوکانی نے کہا ام المومنین کی حدیث کو دارقطنی نے
نکالا اور کہا کہ اسکا عائشہ پر موقوف ہونا صحیح ہے اور ابوہریرہ کی حدیث کو ترمذی نے حسن کہا اور ابوداؤد نے
اس سے سکوت کیا اور اسیطرح منذری نے اور اسکی سند کے راوی سچے ہین ترمذی نے کہا اور بعض علماء نے
اسحدیث کی تفسیر کی ہو کہ روزہ اور فطر جماعت اور اہل زمانہ کی ساتھہ چاہیے اور خطابی نے اسحدیث سے
کی اس بات مین خطا جس مین اجتہاد کرنا پڑے معاف ہو پھر اگر لوگون نے کوشش کی چاند دیکھنے
نہ دیا مگر تیسوین تاریخ کے بعد اور انہون نے افطار کیا یہانتک کہ تیس دن پورے کیے پھر ان کو معلوم
دن کا تھا تو انکے روزے اور افطار ماضی ہونگے ان پر کوئی گناہ یا عیب نہ ہوگا اور اسیطرح
عرفہ کا دن معلوم کیا اور اسکے غیر کو عرفہ کا دن سمجھے تو ان پر اعادہ نہین ہو امام خطابی نے
کہا اس مین اشارہ ہے کہ شک کے دن روزہ نہ رکھا جاوے اور روزہ تو اسدن
رکھین اور بعض نے کہا اس مین اس شخص پر رد ہے جو کہتا ہے کہ جسکو چاند کا
جاوے وہ روزہ رکھہ لیوے اور افطار کردیوے جب معلوم کرے کہ
کو یہ دسترس نہین ہے اور بعض نے کہا کہ ایک شاہد اگر چاند دیکھے اور

ن کر کیا اور راجع قول کیطرف گئے ہین محمد
ہے صوم اور حج مین اسکو ہی حکم ہے جو اور لوگون کا حکم ہے اگرچہ وہ یقینا
ن رہی ہے عطا اور حسن سے اور جمہور اسکے مخالف ہین وہ کہتے ہین کہ اسکا دیکھنا
ہے بیان کرے اور انہون نے حدیث کی وہی تفسیر کی جو خطابی نے کی اور بعض نے احدیث
کہ حدیث مین اسبات کا خبر دیا ہے کہ لوگ جماعتین ہو جاتے ہین اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
ہات کرنے مین کوئی ارتساب کے ساتھ عمل کرتا ہے اور ایک جماعت روزہ بھی لوگون سے پہلے رکھ لیتے
لوگون سے پہلے وقوف کر لیتے ہین اور اسکو انہون نے شعار ٹھیرایا ہے اور یہ فرقہ باطنیہ کا طریق
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا طریق تو اسپر وہ جماعت ہے جو ہمیشہ حق پر رہین گے تو اس کے لفظ سے حدیث
ہین اور یہی لوگ سواد اعظم ہین اگرچہ انکا عدد قلیل ہو (۲۵) ابن ماجہ نے عطا سے اس نے ابن
کی گواہی دیتا ہون مین حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر کہ آپنے نماز پڑہی (عید کی) خطبے سے پہلے
پھر اسکے آپنے خیال کیا کہ عورتون کو خطبہ کی آواز نہین پہونچی (کیونکہ وہ دور ہونگے مردون سے پیچھے)
عورتون کے پاس آئے اور انکو نصیحت کی اور وعظ اور حکم کیا ان کو صدقہ دینے کا اور بلال اسوقت
ہوئے تھے اسطرح سے تو کوئی عورت چھلا ڈالنے لگی کوئی انگوٹھی کوئی اور چیز فائدہ اس حدیث سے معلوم
عورتون کو عید کی نماز کے لیے عیدگاہ مین جانا درست ہے اور اس مسئلہ پر ہم مفصل گفتگو کر چکے اور یہ بھی معلوم
ہے بات کرنا درست ہے اسیطرح عورت کو اجنبی مرد کا کلام سننا اور یہ بھی معلوم ہوا کہ پہلے عید کی
ہے اور یہ مسئلہ بھی اپنے باب مین مفصل گذرا (۲۶) ابن ماجہ نے ابن عباسؓ سے
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عید کی نماز پڑہی بغیر اذان اور بغیر اقامت کے **فائدہ** اسپر سب کا اتفاق ہے اور صحیح
یہی لیا ہی روی ہے پھر جو کوئی عید کی نماز مین اذان دیوے یا تکبیر کہے وہ بدعتی ہے (۲۷)
ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عید کی نماز مین سبح اسم ربک الاعلی اور ہل اتاک حدیث
(۲۸) ابن ماجہ نے عبید اللہ بن عبد اللہ سے کہ عمر بن عبد العزیز عید کے دن نکلے تو ابو واقد
پھر آپکے دن جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کون سی سورتین پڑہتے تھے انہون نے
ترجمہ رضی اللہ عنہ کہتا ہے یہ مسئلہ بھی اپنے باب مین گذرا اور ان دونون حدیثون
کس آپ ان دو سورتون کو پڑہتے اور کبھی اعلے اور غاشیہ کو (۲۹) ابن ماجہ نے

Marfat.com

اسمٰعیل بن ابی خالد سے [illegible] سے حدیث سنی ہے انہوں نے کہا میں [illegible] اونٹنی پر اور ایک حبشی اونٹنی کی نکیل پکڑے [illegible] جائز ہے اور جس حدیث میں آیا ہے کہ آپ خطبہ پڑھکر [illegible] اُترنا مراد ہو (۳۰) ابن ماجہ نے سلمہ بن [illegible] اس نے باپ سے کہا [illegible] مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو آپ اپنی اونٹنی پر خطبہ پڑھتے تھے (۳۱) ابن [illegible] علیہ وآلہ وسلم خطبہ کے بیچ میں تکبیر کہتے تھے اور عیدین کی خطبہ میں تکبیر کہتے تھے (۳۲) ابن [illegible] حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم عید کے دن نکلتے تھے اور لوگوں کو دو رکعتیں پڑھاتے پھر [illegible] پر کھڑے ہوتے اور لوگوں کی طرف منہ کرتے وہ بیٹھے رہتے اسی طرف وعظ اور نصیحت [illegible] اونچا رہے خواہ منبر پر بیٹھے یا کھڑا ہو کر وعظ کرے) پھر فرماتے صدقہ و خیرات کرو تو عورتیں [illegible] بالی ڈالدیتی کوئی انگوٹھی کوئی کچھ اور پھر اگر آپ کو کمین لشکر بھیجنا ہوتا تو لوگوں سے [illegible] ابن ماجہ نے جابرؓ سے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم عید فطر یا عید اضحے کے دن نکلے (اور [illegible] آپ نے کھڑے ہو کر خطبہ پڑھا پھر ذری دیر بیٹھے پھر کھڑے ہوئے اور دوسرا خطبہ پڑھا) **مترجم** کہتا ہے اس حدیث میں صراحت ہے کہ عیدین کے بھی دو ہی خطبے ہیں جمعہ کی طرح اور اسکے بعد میں [illegible] ابن ماجہ نے عامر سے انہوں نے عیاض اشعری سے کہ وہ حاضر ہوئے انبار میں (ایک شہر ہے عراق میں) [illegible] ہوا ہے میں نہیں دیکھتا تمہارے پاس گانا بجانا جیسے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے [illegible] **مترجم** عفا اللہ عنہ کہتا ہے اس مسئلہ پر بڑی بسط سے گفتگو گذر چکی (۳۵) ابن [illegible] سے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منع کیا عیدین میں ہتیار باندھکر جانے سے اسلام [illegible] کا مقابلہ ہو **ف** یعنے کافر بھی وہیں موجود ہوں اور ان سے لڑائی ہونی [illegible] ایسا نہ ہو کہ کافر اسوقت مسلمانوں کو بے ہتیار دیکھکر حملہ کر بیٹھیں لیکن جب یہ [illegible] میں ہتیار باندھکر جانا اچھا نہیں ہے اور اس میں عکمت یہ ہے کہ عید کا [illegible] جنگ کی نشانی ہے اور دوسری یہ کہ عیدین میں عورتیں اور بچے [illegible] ہتیار سے کسی کو ایذا پہونچے یا کوئی ڈر جاوے (۳۶) ابن [illegible]

Marfat.com

آل النبی ﷺ

لَوْلَمْ یَکُنْ اٰلُہٗ اِلَّا فَرَا

یعنے نبی کی آل وہی لوگ ہین جنہون نے اپنی ملت کی

اور اگر آل سے مراد آپکے ناتی والی ہی ہون تو نمازی کو

سے بھی دلیل لی جسکو طبرانی نے نکالا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم

علیہ وآلہ وسلم کی آل ہر پرہیزگار ہے اور یہ علی علیہ السلام انس رضی اللہ

مین مقال ہے اور اسی کی تائید کرتے ہین آل کے لغوی معنے

آل وہ مرد کے گھر والے ہین اور اسکے تابعدار اور پیرو اور رسول اللہ صلے اللہ

بعض پر اقتصار کرنا اسکے منافی نہین ہے جیسے گذر چکا اور جیسے مسلم کی

صَلِّ مُحَمَّدٍ وَاٰلِ مُحَمَّدٍ وَمَنْ اُمَّۃِ مُحَمَّدٍ یعنے یا اللہ اس فرقہ

وآلہ وسلم کی آل اور محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت کی جانب سے اور

اخص ہین تو انکی تخصیص ذکر کے ساتھہ کبھی کبھی اس فضیلت کی

شریک نہین ہین جیسے تو پہچان چکا اور اتباع کا امت کے ساتھہ

نہین ہے اور عطف تفسیری شائع ذائع ہے قرآن مین اور حدیث مین اور

کیحدیث جو باب کے آخر مین مذکور ہے اسمین اہل بیت کا ذکر

تو لازم آتا ہے کہ آپکی ذریت پاک اہل بیت سے خارج ہو حالانکہ

امت پر حمل کرنے سے ایک مانع ہے اور وہ یہ حدیث

اللہ وعترتی الحدیث یعنی مین تم مین دو چیز چھوڑے جاتا ہون

اللہ کی کتاب اور میری عترت اور یہ حدیث صحیح وغیرہ مین

ساتھہ حکم کیے گئے ہین اور جس چیز کے ساتھہ انکو تمسک کرنے کا

رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے انہون نے

آوے کہ اسکو پورے پن کے ساتھہ دیا جاوے

وَاَزْوَاجِہٖ اُمَّہٰتُ الْمُؤْمِنِیْنَ وَذُرِّیَّتِہٖ

[illegible] ابن ماجہ نے فاکہ بن سعد سے وہ صحابی تھے انہوں نے
[illegible] عید الاضحیٰ کے دن اور عرفہ کے دن اور فاکہ حکم کرتے تھے
[illegible] حدیث کو صرف اسیقدر ثابت ہی کہ آپ عیدین کے روز غسل
[illegible] ایسا ہی کہا اور ان حدیثوں کی سندیں ضعیف ہیں لیکن ایک دوسرے
[illegible] اس باب میں وارد ہیں علامہ ابو الطیب نے روضہ میں فرمایا کہ عیدین کے غسل میں
[illegible] اس باب میں کسی حدیث کو ثابت نہیں کہ اسی غسل سے عیدین کی نماز ادا کرے
[illegible] غسل کر لیوے اگرچہ نماز کے بعد ہی ہو یا نماز سے پہلے لیکن اسکے بعد حدث ہو اور
[illegible] سنت کی پیروی ہو جاویگی اب عرفہ کے دن غسل کرنا یہ اور دوسری حدیث میں وارد
[illegible] کہا غسل اسوقت مسنون ہی جب آدمی عرفہ کے دن عرفات میں ہو دن یعنے حج میں تو
[illegible] سے واللہ اعلم (۳۸) منتقی میں قربانی کے دن خطبہ کے مستحب ہونے کا باب باندھا امام احمد
[illegible] بن زیاد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا میں نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا آپ خطبہ سناتے
[illegible] رضی اللہ عنہ کا نام عضباء تھا نحر کے دن منیٰ میں (۳۹) ابو داؤد نے ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے کہا میں
[illegible] وآلہ وسلم کا خطبہ منیٰ میں نحر کے دن (۴۰) ابو داود اور نسائی نے عبد الرحمن بن معاذ
[illegible] سے کہ خطبہ سنایا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اور ہم منے میں تھے تو آپ نے ہمارے
[illegible] یہانتک کہ ہم آپ کا وعظ سنتے تھے اور ہم اپنے اپنے منازل میں تھے تو آپ لوگوں
[illegible] گئے شوکانی نے کہا ان تینوں حدیثوں سے ابو داؤد اور سندری نے سکوت کیا اور پہلی حدیث
[illegible] ایسا ہی دوسری حدیث کے راوی اور ایسا ہی تیسری حدیث کی سند کے راوی اور اس مسئلہ
[illegible] سے ابو داؤد اور نسائی کے پاس اور ابو سعید سے نسائی اور ابن ماجہ اور ابن حبان اور
[illegible] سے بخاری کے پاس اور ابن عباس رضی کی ایک اور حدیث ہے طبرانی کے پاس اور ابو
[illegible] اور ابن ماجہ کے پاس صحابی ابو بکرہ سے بھی روایت ہے اور وہ حدیث انشاء اللہ تعالیٰ آتی
[illegible] عبد اللہ بن عامر سے بخاری وغیرہ کے پاس بھی اور جابر رضی سے امام
[illegible] سے اور ابن ماجہ کے پاس امام احمد کے پاس بھی اور کعب بن عاصم سے
[illegible] کہ نحر کے دن خطبہ پڑھنا مشروع ہے اور اس میں روایتیں

Marfat.com

اس شخص پر جو کہتا ہے کہ [illegible]
مذکور ہوئے وہ وصایا عام کے قبیل سے ہیں نہ کہ وہ خطبہ تھا اور [illegible]
آلہ وسلم کے اس وعظ اور وصایا عامہ کا نام خطبہ رکھا ہے جیسے [illegible]
ہوا (حجۃ الوداع میں) اور عرفات میں خطبے کے شروع ہونے [illegible]
مگر اسقدر جو مروی ہے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ آپ نے عرفات میں خطبہ [illegible]
خطبہ شروع نہیں ہے وہ مالکیہ اور حنفیہ ہیں اور وہ کہتے ہیں کہ حج کے دنوں میں صرف تین خطبے
ذیحجہ کی ساتویں دوسرا عرفہ کے دن تیسرا گیارہویں تاریخ اور امام شافعی مالکیہ اور حنفیہ کے
ہوئی ہیں پر وہ گیارہویں تاریخ کے بدل بارہویں کہتے ہیں اور انہوں نے ایک چوتھا خطبہ بھی
نحر کے دن کا خطبہ ہے کہا اور لوگوں کو نحر کے دن بھی خطبہ کی ضرورت ہوتی ہے تاکہ انکو اس دن
کی تعلیم دیجاوے جیسے رمی جمار اور ذبح اور حلق اور طواف اور امام شافعی نے دلیل لی اس باب کی
سے اور طحاوی نے اسکا تعقب کیا کہ جس خطبہ کا باب کی حدیثوں میں مذکور ہوا ہے وہ حج کے متعلقات
ہے اسلیے کہ آپ نے اس میں اعمال حج میں سے کسی عمل کا ذکر نہیں فرمایا اور آپ نے عام وصیتیں بیان کر
گذرا طحاوی نے کہا اور کسینے نقل نہیں کیا کہ آپ نے لوگوں کو اس خطبہ میں ایسی کسی چیز کی تعلیم دی جو حج
ہو نحر کے دن تو ہمنے پہچان لیا کہ آپ نے یہ خطبہ اس غرض کے لیے نہیں پڑھا ابن قصار نے کہا آپ نے خطبہ
کہ آپ لوگوں کو تبلیغ کردیں ان احکام کی جو آپ کو اللہ کیجانب سے آئے لوگوں کے زیادہ جمع ہونے
نے اسکام کو دیکھا اس نے خیال کیا کہ آپ نے خطبہ پڑھا کہا اور جسکا امام شافعی نے ذکر کیا ہے
عملوں کی تعلیم کی ضرورت ہوتی ہے تو یہ متعین نہیں کیونکہ ممکن ہے کہ امام ان کو اسی
انتہی اور اسکا جواب دیا گیا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس خطبہ میں جو باب کی
تنبیہ کی ہے نحر کے دن کی تعظیم پر اور ذیحجہ کے دس دنوں کی تعظیم پر اور بلد حرام کی
ہوئی اور انہوں نے اسکا خطبہ نام رکھکر جزم کیا ہے جیسے گذرا تو اب صحابہ کے
کی التفات نہ کرنا چاہیے اور جو اس نے کہا کہ عرفہ کے دن تعلیم دی
دوسری تاریخ جو خطبہ شروع ہوا ہے ممکن تھا کہ تردیہ کے دن
عملوں کی جو تردیہ کے دن کے پیچھے واقع ہوئے لیکن [illegible]

Marfat.com

[illegible] ہے اسکو ابن ابی شیبہ نے زہری ہی سے روایت کیا اور یہ روایت
[illegible] سے ساتھ جو گذرین (باب مین) اسکو قوت ہوتی ہے اور اس سے معلوم ہوا کہ سنت تو
[illegible] ہے نحر سے دوسرے دن اور طحاوی کے اس قول کو کہ آپنے لوگون کو نحر کے دن حلال
[illegible] سوال تعلیم نہین دی رد کرتی ہے وہ حدیث جو بخاری کے پاس ہے عبداللہ بن عمرو بن عاص کی
[illegible] جو انہون نے حجۃ الوداع مین حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نحر کے دن خطبہ پڑہا اور اس نے ذکر کیا کہ بہت
[illegible] بعض مناسک کی تقدیم اور بعض مناسک کی تاخیر کا سوال کیا اخیر حدیث تک اور بعض کی بعض
[illegible] بعض ثابت ہین کہ تم مجھ سے سیکھ لو اپنے مناسک یعنے حج کے حکم) تو گویا انکو وعظ فرمایا
[illegible] مین فرمایا کہ تم ان افعال کو مجھ سے اخذ کرو اور منی کے دن چار دن ہین قربانی کا دن اور تین دن
[illegible] اور باب کی حدیثون مین تصریح ہے نحر کے دن کی اور جس حدیث مین نحر کے دن کا ذکر نہین ہے وہ حدیث
[illegible] ہوگی اور نحر کا دن متعین ہوگا بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَبْوَابُ الْوِتْرِ

وتروں کے باب

[illegible] فی الوتر وتر کی نماز کا بیان ف وتر مکسور الفاء فرد کو کہتے ہین اور مفتوح الفاء کے معنی
[illegible] اور ایک لغت مین مفتوح الفاء (ہم معنے) ہین ترجم عفا اللہ عنہ کہتا ہے وتر مکسور الفاء اور مفتوح
[illegible] قرآن مجید سے ثابت ہے اسلیے کہ وتر مکسور الفاء کے تو معنے طاق ہی کے ہین اور مفتوح الفا
[illegible] اللہ عزوجل کے قول والفجر ولیال عشر والشفع والوتر مین پائے جاتی ہین حافظ نے کہا بخاری
[illegible] کچھ بیان نہین کیا لیکن ابواب تہجد اور ابواب تطوع سے جدا کرکے وتر کے ابواب کا بیان کرنا
[illegible] رحمہ کے نزدیک ابواب التہجد کے ساتھ لاحق نہین ہے اور اگر مولف علیہ الرحمۃ وہ
[illegible] وتر کا سواری پر ادا ہونا مذکور ہے تو اس مین اشارہ ہوتا اسطرف کہ بخاری علیہ
[illegible] مولف علیہ الرحمۃ اس باب مین تین مرفوع حدیثین بیان کین ابن عمر کی حدیث
[illegible] حدیث اور ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی حدیث ابی بصر

ابن عمر کی حدیث تم اسکو ... کی
کی روایت مین ہے امام مالک سے کہ ... نے
باقیون نے اسکو عن عن کے ساتھ روایت کیا
حکم مین اور اسکو عدد مین اور کیا وتر مین غیب شرط ہے
وتر سے شرط ہے اور اسکے اخیر وقتون مین اور سفر مین اسکی ... ہے
وتر کی قضا مین اور اسکی قنوت مین اور اس مین کہ وتر مین قنوت کا کون ... ہے
اور اس مین کہ آیا اسکو پہلے دوگانہ سے جدا کرنا چاہیے یا اسکو ساتھ ملانا اور اس مین کہ وتر ... ہے
ہین یا نہین اور اسکے بیٹھ کر پڑھنے مین لیکن یہ اخیر کا اختلاف اسکے ... جائز نہین اور اختلاف کیا لوگون نے اس مین بھی کہ وتر کا ابتدا وقت کون ہے اور اس ... افضل ہین یا یہ وتب وتر سے افضل باقی نفلون کے سوا فجر کی اور کتب حدیث مین اور ... ہین اور بخاری علیہ الرحمۃ نے ان مین سے جو ہمنے ذکر کیا ہے بعض کے لیے ... نہین کیا اوپر کلام باب کے حدیثون اور اسکے سوا دوسری حدیثون پر گفتگو کرنے مین ... بن یوسف قال اخبرنا مالک عن نافع وعبد اللہ بن دینار عن ابن عمر ... علیہ وسلم عن صلوۃ اللیل فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ... احدکم الصبح صلی رکعۃ واحدۃ توتر لہ ما قد صلی عبد اللہ بن عمر ... اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا رات کی نماز کا مسئلہ تو آپ نے فرمایا رات کی نماز ... بعد سلام پھیرنا چاہیے حافظ نے کہا مین اس سائل کے نام پر واقف نہین ... کہ سائل خود یہ ابن عمر ہی تھے لیکن اسپر اعتراض ... کہ ایک مرد نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ مسئلہ پوچھا ... کیا اور اسحدیث مین کہ پھر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک مرد نے ... موجود تھا ابن عمر نے کہا تو مجھے معلوم نہین ... تھا اور نسائی کے پاس ہے اسطریق سے کہ سائل ... بن نصر کے پاس ہے اسکی کتاب احکام الوتر مین ...

Marfat.com

باب ما جاء فی المسجد مین گذرا کہ یہ سوال جو حدیث
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منبر پر تشریف فرما تھے اور اس مین ہے کہ ایک شخص حضرت
پوچھتے تھے تو اس نے معرض کی رات کی نماز کی کیفیت بیان کیجیے اور اسی
اپنے باب ابواب التطوع مین اور جواب سے معلوم ہوا کہ سوال اس نے رات کی نماز
پڑھنے سے) یا وصل (چوگانہ کو ملا کر پڑھنے یا ساری نماز کو ایک سلام سے پڑھنے
کی طرح سے اس نے نافع سے اس نے ابن عمرؓ سے کہ ایک مرد نے عرض کی یا رسول
فرماتے ہین رات کی نماز پڑھنے مین اور ابن بزیع نے جو کہا کہ حضرت صلی اللہ
نماز دو دو رکعت ہے اسے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سمجھا کہ
کیفیت کا سوال ہے خلق کیفیت کا اور اس مین اعتراض ہے اور بہتر یہ ہے کہ حدیث کی حدیث کی
ابواب کی حدیث کے مفہوم سے معلوم ہوتا ہے کہ دن کی نماز کا چار چار رکعت پڑھنا بہتر ہے اور
کیفیت اسحاق کا اس پر اعتراض ہوتا ہے کہ یہ مفہوم ہے اور راجح قول پر یہ حجت نہین ہے اور اس مفہوم کی
کی صورت مین ہی دن کی نماز چوگانہ مین منحصر نہوگی اور دوسرا یہ کہ آپنے رات کی نماز کی سوال کا جواب
مین رات کی قید کر سوال کی مطابقت کر لیے بیان کیا اور تیسرا یہ کہ دوسری روایت سے معلوم ہو چکا کہ
رات کی نماز کا حکم منطوق ہو (رات کی نماز) جیسا ہی تو چارون اماموں نے روایت کیا اور ابن خزیمہ
کیا علی ازدی کے طریق سے اس نے ابن عمرؓ سے مرفوعاً کہ رات اور دن کی نماز دو دو رکعت ہی اور اسپر
ہے دن کی زیادت کو غلط کہا ہے اور کہتے ہین کہ ابن عمرؓ کے شاگردون مین جو لوگ
زیادت کو ابن عمرؓ سے روایت نہین کیا اور جس شخص نے دن کی زیادت کو روایت کیا ہی
اس نے غلطی کی ہے اور یحیی بن سعید نے علی ازدی (اس زیادت کے راوی) سے سونہہ پھیرا
روایت کیا کہ ابن عمرؓ دن کی نفل نماز چار رکعت کر کے پڑھتے (اور) ان مین
اور اگر ازدی کی حدیث صحیح ہوتی تو ابن عمرؓ اپنی روایت کی مخالفت کیونکر کرتے باوجود
آلہ وسلم کی پیروی اور نسبت اور صحابہ کے زیادہ سخت تھی اسکو محمد بن نصر نے
اپنے کی سند کے ساتھ ابن عمرؓ سے روایت کیا کہ وہ رات اور دن
اور اسکو ابن عبد البر نے اپنے طریق سے تو شاید علی ازدی پر موقوف اور

مرفوع حدیث مل گئی تو یہ زیادت صحیح ہے
ابن ابی شیبہ نے دوسرے اسناد سے روایت کیا ابن
موافق ہے اسکے جسکو ابن معین نے نقل کیا اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو فرمایا
مثنے مثنے تو مثنے مثنے کے معنے میں اثنین اثنین کے لیے راجل یا راکب
منصرف ہے اسلیے کہ اس میں عدل کا تکرار ہے یہ صاحب کشاف نے کہا اور اور وصف سے
کے دو سبب عدل اور وصف ہے اور رہا مثنے کا دوبارہ لانا تو یہ تاکید میں مبالغہ سے
اللہ تعالے عنہما نے جو باب کی حدیث کے راوی ہیں تو مسلم کے پاس ہے عقبہ بن حریث کہتے ہیں
ابن عمر رضی اللہ عنہما سے پوچھا مثنے مثنے کے معنے کیا ہیں فرمایا مثنے مثنے یہ ہے کہ دو دو
پھیرے اور اس ابن عمرؓ کی روایت میں رد ہے اس شخص کا حنفیہ میں سے جو خیال کرتا ہے کہ چھ کے
رکعتوں کے پیچھے سلام پھیرے کیونکہ اسحدیث کو جس نے روایت کیا وہ اسحدیث کی مراد اپنے غیر سے زیادہ جانتا ہے
اور جو ابن عمر نے تفسیر بیان کی مثنی کی سمجھ میں بھی یہی جلدی آتی ہے کیونکہ رباعی نماز میں مثلاً ظہر میں
مثنے ہے اور اسحدیث سے معلوم ہوا کہ رات کی نماز میں ہر دو رکعت کے بعد سلام پھیرنا متعین ہے ابن دقیق العید
اور یہی سیاق سے معلوم ہوتا ہے اسلیے کہ مبتدا خبر میں محصور ہے اور اسکو جمہور نے اسپر حمل کیا ہے کہ یہ افضل ہے
اسلیے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے رات کی نماز کا چار چار رکعت پڑھنا بھی ثابت ہوا ہے اور اسکا بیان
لیے ہونا بھی متعین نہیں ہے بلکہ احتمال ہے کہ اس میں اتنے اخف امر کیطرف ارشاد کیا ہو کیونکہ
پیچھے سلام پھیرنا نمازی کے لیے آسان ہوتا ہے چار چار رکعتوں کے پیچھے سلام پھیرنے سے
بعد سلام پھیرنے سے اسلیے کہ اس میں نمازی کو آرام ہوتا ہے اور اس اثنا میں جو ضروری
ادا کر سکتا ہے اور اگر وصل (یعنے دو دو رکعتوں کے بعد سلام نہ پھیرنا) بیان جواز کے
اور مواظبت نہ فرماتے اور جس شخص نے وصل کے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ
لانا ضروری ہے اور ثابت ہوا ہے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دو دو رکعت
ملا کر پڑھنا قوا بو داؤد اور محمد بن نصر نے اوزاعی اور ابن ابی ذئب کے طریق
سے اس نے حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا سے
ہونے کے بعد فجر تک گیارہ رکعتیں پڑھتے سلام پھیرتے

...ین ہوتی ہے ابن دقیق العید نے کہا اور اسکے
...ہت قوی ہے اس سے کہ نفل نماز کی ایک رکعت نہ ہونے پر دلیل لیجاوے
...ظ نے کہا ابن دقیق العید نے اسکو ساتھ اشارہ کیا طحاوی کی
...ایک رکعت نہ ہونا صبح کی نماز کے مقصور نہ ہونے سے دلیل لی ہے اور بعض شافعیہ نے
...ہے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قول نماز ایک بہتر چیز ہے جو لوگون کیواسطے
...ہے اور جو شخص چاہے تھوڑی پڑھے اسکو ابن حبان نے صحیح کہا اب سلف کا
...رات کی نمازین کو اثبات رات کی نماز کا دو دو رکعت پڑھنا افضل ہے یا ملا کر پڑھنا افضل ہے
...نقل کیا کہ امام احمد کے نزدیک مختار امر یہ ہے کہ رات کی نماز کا دو دو رکعت پڑھنا بہتر ہے
...چار رکعت پڑھے تو مضائقہ نہین ہے اور محمد بن نصر کا بھی رات کی نمازین یہی قول ہے محمد بن
...ثابت ہوا ہے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ آپنے پانچ وتر پڑھے نہ بیٹھے مگر پچھلی رکعت مین
...اور بہت حدیثین ہین جو ملا کر پڑھنے پر دلیل ہین مگر ہمارے نزدیک مختار امر یہ ہے کہ ہر دو رکعت کے
...اسلیے کہ سائل کو آپنے یہی فرمایا اور دوسرا اسلیے کہ جن حدیثون مین دو دو رکعت کا پڑھنا تسلیم
...ثابت ہوا ہے اور انکے طرق بہت ہین اور محمد بن نصر علیہ الرحمۃ کی اسکلام مین داؤدی کا رد
...کیا ہے انکے اس دعوی مین کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ ثابت نہین ہوا کہ آپنے نفل نماز
...پڑھا ہو وقت سب ایک نہ مین کا صبح ہونے سے ڈرے ف حافظ نے کہا اس سے معلوم
...کے بعد وتر کا وقت نہین رہتا اور اس سے بہت صریح اس معنے مین وہ حدیث ہے جسکو ابو داؤد اور
...اور ابن خزیمہ نے صحیح کہا سلیمان بن موسی کے طریق سے اس نے نافع سے کہ ابن عمرؓ فرمایا کرتے
...نماز پڑھتے تو رات کی نماز کے پیچھے وتر پڑھتے کیونکہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسکا ارشاد
...ثابت ہوگئی تو رات کی نماز کا وقت رہا اور نہ وتر کا وقت اور ابن خزیمہ کی صحیح
...ہے ابن نے ابو نضرہ سے اس نے ابو سعیدؓ سے مرفوعاً کہ جس کو صبح نے پالیا یعنے جس پر
...پڑھا تو اب اسکے لیے وتر نہین ہین اور یہ محمول ہے اسحالت پر جب جاگکر وتر نہ پڑھے
...ہوتے قضا کرتے ہین کیونکہ ابو داؤد نے ابو سعیدؓ کی حدیث سے ہی مرفوعاً
...ہے اور بعض نے کہا کہ اسکو پڑھ لیوے

Marfat.com

کے یہ معنی کہے ہین کہ جب یکبار اتمار اللیل فجر طلوع ہوا اور فضائل کی
ہے اسپر کہ وتر مین نیت کی ضرورت نہین ہے اور ابتدا نصف سے سلف کی
کا وقت نکلجاتا ہے تو اس سے وتر کا مختار وقت
رہتا ہے اور اسکو حکایت کیا قرطبی نے امام مالک اور شافعی اور
حنبلی نے کہا کسی شخصکو لائق نہین ہے کہ جانکر وتر کو چھوڑ دیوے صبح تک
ہے تو بہتون نے تو اسکی قضا کی نفی کی ہے مسلم وغیرہ مین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا
علیہ وآلہ وسلم جب رات کو سو جاتے قرود وغیرہ کی وجہ سے اور اٹھ نہ سکتے رات مین تو دن مین
نے کہا ہمنے کسی حدیث مین حدیثون مین سے نہین پایا ہے جس سے معلوم ہو کہ آپنے وتر کو قضا
کا حکم دیا اور جس نے خیال کیا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وتر کی قضا کی
اور دن چڑھے اوٹھے تو اس نے غلطی کی اور عطا اور اوزاعی کا مذہب ہے کہ وہ قضا کرے اگر
اور شافعیہ کا بھی یہ ایک قول ہے اسکو حکایت کیا امام نووی نے مسلم کی شرح مین اور سعید
رات مین وتر کی قضا کرے اور شافعیہ کا یہ مذہب ہے کہ مطلقاً قضا کرے اور
واللہ اعلم اسحدیث کے سیاق سے معلوم ہوا کہ پون پھٹنے اور سورج چڑھنے کے درمیان کا وقت
ابن درید نے اپنی امالی مین پکی سند کے ساتھ روایت کیا کہ خلیل بن احمد دن کی صدر
پھٹنے سے لیکر شفق کے شروع تک اور شعبی سے مروی ہے کہ یہ علاحدہ وقت ہے

ف تو ایک رکعت (وتر کی) پڑھ لیوے **فائدہ** اس سے معلوم ہوا کہ
سلف نے اختلاف کیا اس مین دو طرح ایک تو وتر کی ایک رکعت کو
جس نے وتر پڑھ لیا پھر نفل پڑھنے کا ارادہ کیا یا اسکا پہلا
وتر کو ایک رکعت اور پڑھکر جفت کرلیوے پھر نفل
ضرورت ہے یا نہین اپر وتر کے بعد دو رکعتون کا بیٹھکر پڑھنا اسکی
اس نے حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ سے کہ آنحضرت صلی
اور گئی ہین اسکیطرف بعض اہل علم اور انہون نے
وتر پڑھ ہو کو اس شخص کے ساتھ خاص کیا جو آخر رات

Marfat.com

[illegible] اور امام نووی نے اسکو حمل کیا اسپر کہ حضرت صلی
[illegible] ہے تاکہ ظاہر ہوجاوے کہ وتر کے بعد نفل نماز کا
[illegible] نماز کا ادا کرنا بیٹھ کر بھی جائز ہے اور رہا دوسرا مسئلہ تو بہت لوگ
[illegible] وتر کے بعد اور اس وتر کو جفت نہ کرے جسکو یہ ادا کر چکا حضرت صلی اللہ
[illegible] کرے کہ آپنے فرمایا ایک رات میں دو وتر نہیں ہیں اور یہ حدیث حسن ہے اسکو نسائی اور ابن
[illegible] کالا اور وتر کا توڑنا اسکو جفت بنانا اس شخص کے نزدیک صحیح ہے جو کہتا ہے کہ
[illegible] اور جو کچھ اس میں ضعف ہے وہ گذرا اور محمد بن نصر نے سعید بن حرث کو
[illegible] ابن عمر سے یہ پوچھا تو اونہوں نے فرمایا جب تو پون پھٹنے اور سونے کا خوف نہ کرے
[illegible] تیرے لیے نفل نماز پڑھنا ظاہر ہو پڑھ پھر وتر پڑھ اور محمد بن نصر نے دوسرے
[illegible] کیا ابن عمر رضی اللہ تعالے عنہما سے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کو اس سے پوچھا گیا تو وہ
[illegible] دو رکعت پڑھتا ہوں جب پھرنا چاہتا ہوں تو ایک رکعت (وتر) پڑھ لیتا ہوں کہا گیا بھلا
[illegible] پہلے وتر پڑھ لیے پھر میں کچھ رات لیکر اوٹھا تو کیا میں نفل نماز پڑھوں صبح تک کہا اس میں
[illegible] اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قول "تو ایک رکعت (وتر) پڑھ" سے معلوم ہوا کہ وتر کا فصل
[illegible] کے وصل (ملانے) سے اور اسپر اعتراض ہوا ہے کہ اس میں فصل (جدا کرنے) کی صراحت نہیں ہے
[illegible] ایک رکعت کے ملانے کا ارشاد فرمایا ہے اور بعض حنفیہ نے اپنے اس مذہب
[illegible] پر کہ وتر تین ہی رکعت پڑھنی چاہیے اس سے دلیل لی ہے کہ صحابہ نے اجماع کیا اس
[illegible] اور اسکے سوا میں انکا اختلاف ہے تو ہمنے اس چیز کو لیا جسمیں انکا
[illegible] اسپر اعتراض کیا محمد بن نصر مروزی نے اسحدیث کو ساتھ جسکو اس نے روایت
[illegible] اور موقوفاً کہ تین وتر نہ پڑھو کہ ملا دو انکو مغرب کی نماز کے
[illegible] اسکو حاکم نے عبداللہ بن فضل کے طریق سے اس نے ابو سلمہ
[illegible] اور اسحدیث کی سند شیخین کی شرط پر ہے اور صحیح کہا اسکو
[illegible] ابن عباس اور عائشہ سے تین وتر پڑھنے کی کراہت اور اسکو
[illegible] تین وتر پڑھنا مکروہ جانا اور بولا کہ نفل نماز فرض نماز کی

مثل نہین ہے تو بیان
نے جو کہا کہ ہمنے نہین پایا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کوئی خبر
نے وتر کی تین رکعتین ایک سلام سے پڑہین ہان اور کا
نہین ہے کہ آپنے انکو ایک سلام سے پڑہا یا دو سلام سے انتہی
ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کی حدیث سے نکالا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
پچھلی رکعت مین اور نسائی نے ابی بن کعب سے ایسا ہی روایت کیا اور اسکے لفظ یہ ہین
الاعلی اور قل یا یہا الکافرون اور قل ہو اللہ احد کے ساتھہ اور نہ سلام پہیرتے مگر پچھلی رکعت
سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ تین سورتین تین رکعتون مین پڑہتے اور محمد بن نصر کی طرف سے جواب
کہ یہ دونو روایتین محمد بن نصر کے نزدیک ثابت نہ ہون اور احادیث اور احادیث کے درمیان
مثل وترون کے پڑہنے سے نہی وارد ہوئی ہے یہ ہے کہ نہی کو حمل کیا جاوے اسپر کہ تین وتر
ساتھہ منع ہین اور سلف سے تین وتر کا پڑہنا بہی مروی ہے تو محمد بن نصر نے حسن کے طریق سے نکالا کہ حضرت
رضی اللہ تعالے عنہ وتر کے تیسری رکعت مین تکبیر کہکر اٹھہ کھڑے ہوتے اور سعد بن ہشام سے روایت کیا کہ
تین وتر پڑہتے نہ سلام پہیرتے مگر پچھلی رکعت مین اور طاؤس کے بیٹے نے طاؤس سے
وتر پڑہتے انکے درمیان نہ بیٹھتے اور قیس بن سعد نے عطا سے اور حماد بن زید نے ایوب سے
اور روایت کیا محمد بن نصر نے عبد اللہ بن مسعود اور انس اور ابو العالیہ سے کہ اونہون نے
طرح اور معلوم ہوتا ہے کہ ان لوگون کو مغرب کے ساتھہ وترون کے مشابہ کرنے کی نہی
مین قاسم کا قول یہی آوے گا کہ تین وتر جائز ہین پر جھگڑا تو تین کی تعیین مین
کا انکار کرتی ہین ف وہ ایک رکعت اسکی ساری نماز کو طاق بنا دیگی ف
ہی رکعت ہو اور وتر سے پہلے جتنی نماز ہے وہ جفت ہو اور حنفیہ نے
کے لیے جائز ہے جسپر صبح ہو جاوے وتر پڑہنے سے پہلے تو اسکے
فرمایا جب صبح ہونے سے ڈرے اور اس مین تین کی تعیین نہ کی
وتر سے پہلے جفت نماز ہونا متعین ہے اور یہ مالکیہ کا
کے قول ماقبل سے اور جس شخص کے نزدیک وتر سے پہلے جفت

...ابو داؤد اور نسائی نے بھی
...ہے کہ تمہاری فاقبل کیجاوے اور سجود مین بہت دعا کرنیکے ساتھہ
...اور بخاری کے پاس ابو ہریرہ سے اس لفظ کے ساتھہ کہ بندہ سجدے مین اپنے رب
...دعا کیا کرو اور سجدے مین دعا کرنی شائل آخر حاجت کے طلب کرنیکی ترغیب جیسے انس
...سے حسین لنگڑے یہانتک کہ جوتی کا تسمہ بھی اسکو ترمذی نے نکالا اور باب کیجدیث ہانا ہے ایک
...کی تفسیر پر کلام اور سوقت کی تعیین پر کلام جسمین یہ سورت نازل ہوئی اور انکے سوا اور مسائل

بَابُ الْكَفِّ بَيْنَ التَّجْدَتَيْنِ

دو سجدون کے درمیان ٹہرنے کا بیان

حَدَّثَنَا ...حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ اَنَّ مَالِكَ بْنَ الْحُوَيْرِثِ قَالَ لَاُصَلِّيَنَّ بِكُمْ اَلَا اُنَبِّئُكُمْ
...صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَذَاكَ فِيْ غَيْرِ حِيْنِ صَلٰوةٍ فَقَامَ ثُمَّ رَكَعَ فَكَبَّرَ ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهٗ فَقَامَ
...سَجَدَ ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهٗ هُنَيَّةً ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهٗ هُنَيَّةً فَصَلّٰى صَلٰوةَ عَمْرِو بْنِ سَلِمَةَ
...قَالَ اَيُّوْبُ كَانَ يَفْعَلُ شَيْئًا لَمْ اَرَهُمْ يَفْعَلُوْنَهٗ كَانَ يَقْعُدُ فِي الثَّالِثَةِ اَوِ الرَّابِعَةِ
...صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَقَمْنَا عِنْدَهٗ فَقَالَ لَوْ رَجَعْتُمْ اِلٰى اَهَالِيْكُمْ صَلُّوْا صَلٰوةَ كَذَا
...صَلُّوْا صَلٰوةَ كَذَا فِيْ حِيْنِ كَذَا فَاِذَا حَضَرَتِ الصَّلٰوةُ فَلْيُؤَذِّنْ اَحَدُكُمْ وَلْيَؤُمَّكُمْ

...حیان سے روایت ہے وہ روایت کرتے ہین ابو قلابہ (عبداللہ بن زید جرمی) سے کہ مالک بن حویرث
...نے ہمارے پاس آنا فرمایا کیا مین تمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نماز سے خبر نہ دون (ابو قلابہ)
...کہتے ہین کہ یہ نماز پڑہانا (فرض نماز کے وقت مین نہ تہا) **ف** ایعقوب بصبانی نے خبر جاری مین کہا
...کے اہتمام کیطرف اشارہ ہے حافظ فتح الباری مین کہا مالک بن حویرث کی اس نماز کو فرض
...پر حمل کرنا ضرور ہے تاکہ اسمین وہ وقت داخل نہ ہون جن مین نوافل پڑہنے سے منع کیا گیا ہے
...بتلادیا ہے مین نماز پڑہنے سے پاک ہے اور ساری دن اور رات مین آفتاب کے نکلنے سے زوال تک ہی
...وقت نہین ہے باقی یا فرض نماز کے وقت مین یا مکروہ وقت اور یہ حدیث باب الطمانینۃ
...**ف** پہر مالک بن حویرث نے (تکبیر تحریمہ کہی) اور قیام کیا (پہر تکبیر کہکر) رکوع کیا
...(پہر تکبیر کہکر) سجدہ کیا (پہر تکبیر کہکر) سر اٹہایا اور
...ارشاد الساری مین کہا کہ حدیث کی ترجمہ باب سے

پیغمبر ہین اور آپکی بی بیون پر جو مومنون کی مائین ہین اور آپکی
رحمت بھیجی ابراہیم علیہ السلام پر بیشک تو سراہا ہوا بزرگ ہے اسحدیث کو ابو
نے کہا اسحدیث سے ابوداؤد اور منذری نے سکوت کیا اور یہ حدیث ابوجعفر محمد بن
علیہ السلام کے طریق سے ہے انہون نے مجمر سے اونہون نے ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اور اسحدیث سے ابوجعفر پر اختلاف ہوا ہے اسکو نسائی نے مسند علی علیہ السلام
طریق سے نکالا انہون نے حیان بن یسار کلابی سے انہون نے عبدالرحمن بن طلحہ خزاعی
سے انہون نے محمد بن حنفیہ سے انہون نے اپنے باپ علی علیہ السلام سے انہون نے رسول اللہ صلی اللہ
ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ کیحدیث کے لفظون کی طرح اور اسمین ابوجعفر اور حیان بن یسار پر اختلاف
ان لوگون نے دلیل لی ہے جو کہتے ہین کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ازواج مطہرات آپکی
آل ہین اور دلیل لی ہے ان لوگون نے جو کہتے ہین کہ ذریت بھی آل مین داخل ہے اور یہ حدیث پہلی
مقصود پر دلالت کرتی ہے کیونکہ اسمین آل کا ذکر اجمال اور تفصیل دونو طور پر موجود ہے اور اسحدیث
اسمین ہے کہ درود اپنے سوا اور درودون سے اجر اور ثواب مین زیادہ ہے انتہے ماقال الشوکانی فی نیل
منتقی الاخبار قسطلانی نے کہا ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما کیحدیث مین ہے مسلم اور اصحاب سنن
اشہد وانا اشہد ان محمدا رسول اللہ (اشہدان محمدا عبدہ ورسولہ کی جگہہ) لفظ رسول کو ظاہر کیطرف
کے اضافی کو رفعی اور نووی نے ترجیح دی ہے اور کہا ہے کہ اضافت ضمیر کیطرف جائز نہین ہے
کہ رسولہ کہنا جائز ہے جیسے صحیح مسلم مین ثابت ہوا ہے اور جیسی بخاری نے اسکو اسجگہہ باب التشہد
حدیث کیا ہے اور تشہد کیحدیث صحابہ کی ایک جماعت سے مروی ہے انسے ہین ابن مسعود رضی اللہ تعالی
مؤلف نے مرویات کا اور باقیون نے بھی اور مسلم کے لفظ یہ ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
تعالی عنہ اپنے دونو ہاتھون مین تہا جیسے ہمکو قرآن کی سورت سکھایا کرتے (یعنے تشہد
جسقدر قرآن کے سکھانے مین کوشش فرمایا کرتے) پھر فرمایا جب ایک تمہارا (تشہد کے
جانے زیادہ کیا اور دعاؤن مین سے جو دعا اسکے نزدیک اچھی ہو اختیار
ابن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ کی تشہد کو ابوحنیفہ رح اور امام احمد رح اور جمہور
اسپر مجتہد کا اتفاق ہے اور یہ حدیث

[illegible] کو اور کہتا ہے کہ جنت کا پہلا کرنا کمال کی
[illegible] ابو ایوب کی مرفوع حدیث کہ وتر ثابت ہو جو شخص چاہے
[illegible] جو شخص چاہے ایک وتر پڑھے نکالا اسکو ابو داؤد اور نسائی نے اور
[illegible] ایک جماعت سے ایک وتر کا پڑھنا بھی ثابت ہوا ہے اسکے سوا کہ وتر کے پہلے کوئی
[illegible] اپنی کتاب مین صحیح سند کے ساتھ سائب بن یزید سے روایت کیا کہ حضرت عثمان رضؓ
[illegible] رکعت مین پڑھا اور اسکے ساتھ دوسری رکعت کو نہین ملایا اور مغازی مین انشاء اللہ تعالی
[illegible] اول شب سے وتر کی ایک رکعت پڑھی اور کتاب المناقب مین آویگا حضرت معاویہ رضی اللہ
[illegible] کی ایک رکعت پڑھی اور ابن عباسؓ نے اسکو درست قرار دیا اور ان سب روایتون مین
[illegible] اسکے اس قول مین کہ فقہا نے معاویہ کے عمل کو اس مسئلہ مین نہین لیا اور گویا اس نے فقہا
[illegible] کا ارادہ کیا انتہی قال الحافظ فی الفتح عَنْ نَافِعٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يُسَلِّمُ بَيْنَ
[illegible] وَبَيْنَ رَكْعَةِ الْوِتْرِ حَتّٰى يَاْمُرَ بِبَعْضِ حَاجَتِهٖ اور (اسناد مذکور کے ساتھ) نافع نے کہا کہ عبد اللہ
[illegible] رکعتون مین سے دو رکعتین پڑھکر سلام پھیر دیتے (اور ایک رکعت علاحدہ پڑھتے) یہانتک کہ اپنی
[illegible] کا حکم کرتے ف حافظ نے کہا اس اثر کا ظاہر تو یہ ہے کہ آپ وتر کی تینون رکعتین ایک سلام
[illegible] کرتے اگر کوئی حاجت پیش آتی تو سلام کے ساتھ ایک رکعت کو جدا کر دیتے پھر ایک رکعت کو پڑھ لیتے
[illegible] اس شخص کے قول کا جو کہتا ہے کہ وتر نہین ہوتے مگر ایک سلام کے ساتھ اور اس سے بہت صریح
[illegible] نے صحیح سند کے ساتھ بکر بن عبد اللہ مزنی سے روایت کیا کہ ابن عمرؓ نے (وتر کی)
[illegible] کو فرمایا اسے لڑکے ہمارے لیے سواری پر کاٹھی ڈال پھر اٹھے اور وتر کی ایک
[illegible] سلام کے طریق سے روایت کیا اس نے اپنے باپ عبد اللہ سے کہ وہ اپنی
[illegible] سلام کے ساتھ اور اس نے خبر دی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (بھی اسی
[illegible] اور علماء مین سے اسکا اور کوئی جواب نہین دیا ہے اس احتمال کے سوا کہ مراد
[illegible] سلام کی ہے رکعتین واقع ہوتا ہے اور جو کچھ اس تاویل مین بعد ہے
[illegible] حافظ نے حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ
[illegible] وَهِيَ خَالَتُهٗ

فاضطجعت فی عرض الوساده واضطجع رسول
حتی انتصف اللیل او قریبا منه فاستیقظ رسول الله من
ثم قام رسول الله صلی الله علیه وسلم الی شن معلقه فتوضا منها
فصنعت مثله وقمت الی جنبه فوضع یده الیمنی علی راسی
ثم رکعتین ثم رکعتین ثم رکعتین ثم رکعتین ثم رکعتین
المؤذن فقام فصلی رکعتین ثم خرج فصلی الصبح ابن عباس رضی الله تعالی عنہ
نے ایک رات گذاری ام المومنین حضرت میمونہ رضی اللہ تعالی عنہا پاس جو انکی خالہ تھیں
ابی مزنی کریب سے زیادہ کیا سلم کے پاس کہ میں تاکتا رہا پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کر آپ کیوں کر
(تہجد کی) ابوعوانہ نے اپنی صحیح میں اسی طریق کے ساتھ تہجد کی نماز کی تصریح کی اور مسلم نے
ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا کہ مجھکو (میرے باپ) عباس نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
بھیجا نسائی نے حبیب بن ابی ثابت کی طریق سے اس نے کریب سے روایت کیا کہ میرے باپ نے مجھ
آلہ وسلم کے پاس اس اونٹ کی بابت بھیجا جو آپنے وہ اونٹ عباس کو صدقہ میں دیا تھا اور
عبداللہ بن عباس کے طریق سے روایت کیا اس نے ابن عباس سے کہ عباس نے انکو حضرت صلی اللہ
بھیجا کسی حاجت کے لیے کہا ابن عباس نے پھر میں نے آپکو مسجد میں بیٹھے پایا میں
آپنے مغرب کی نماز پڑھی تو آپ اٹھے اور نفل نماز پڑھتے رہے یہانتک کہ عشا کی
طلحہ بن نافع سے روایت کیا اس نے ابن عباس سے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت
دینے کا وعدہ فرمایا تھا تو مجھ کو میرے باپ عباس نے اس اونٹ کے لینے کے لیے
رات) میمونہ کے گھر میں تشریف فرما تھے اور یہ روایت پہلی روایت کی مخالف
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ مغرب کی نماز پڑھی اور یہانتک کہ عشا کی
درمیان یوں مطابقت ہو سکتی ہے کہ حبیب ابن عباس نے حضرت صلی اللہ
پھر لوٹا کر ابن عباس کو عشا کے بعد میمونہ کے گھر میں بھیجا اور
ولید کے طریق سے اس نے ابن عباس سے یہ زیادہ کیا کہ حضرت
ہماری پاس ہی رہ اور حبیب کی روایت میں ہے میں نے دل میں کہا کہ

کہا اپنے خالہ حضرت میمونہؓ کو جب حضرت صلی اللہ
دیا اور ابن عباسؓ نے دل مین جاگنے کا قصد کیا ہوا تھا تاکہ حضرت
پر اطلاع پاوین پھر تھوڑے نیند کے غالب ہو جانے سے اور اپنی خالہ میمونہؓ
قال الحافظ فی الفتح ف اور مین لیٹ گیا بچھاونے کی عرض مین (جو چمڑی
کے بھرے ہوا اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی بی بی ام المومنین حضرت میمونہؓ کے ساتھ
حدیث کا اور مگر فائدہ طلحہ بن یحیٰی نے اپنی روایت مین زیادہ کیا کہ پھر حضرت
اپنی بی بی کے ساتھ اسکے بستر مین اور اس نے زیادہ کیا کہ اس رات ماسی صاحبہ
ابی نمر کی روایت مین ہے کریب کے کتاب التفسیر مین کہ پھر جب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
حصہ رات مین کہن اور اسکی طرف کتاب العلم مین اشارہ ہو چکا اور اضطجاع اور عرض اور
سورت القرآن بعد الحدیث پر کلام گذر چکا اور ایسی ہی کلام گذری پرانی مشک پر اف)
یا اور اس رات کے قریب گذر گئی پھر آپ جاگے نیند کو اپنے مبارک چہرہ سے پونچھتے تھے
مین سورہ ف شریک بن ابی نمرہ نے اپنی روایت مین جزم کیا رات کی اخیر تہائی کے ساتھ
حدیث کی پہلی تہائی رہ گئی اور ان دونون روایتون مین یون تطبیق ہو سکتی ہے
کی طرف دیکھا اور دس آیتین آل عمران کی پڑہین پھر لیٹ رہے اور سو گئے اور دوسرے
اسکو بیان کر دیا محمد بن ولید نے اپنی روایت مین اور صحیحین مین ہے کریب کی
کہ پھر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اٹھے لیکر اٹھے اور اپنی حاجت کو (بول براز
پھر اٹھے پھر آپ مشک کے پاس آئے اخیر حدیث تک اور سعید
پاس کہ پھر آپ دوسری بار اٹھے اور شعبہ نے سلمہ سے روایت
حاجت کی بدل ف پھر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
مین مشک کی بہی اور آپنے وضو کیا اور عمدہ وضو کیا پھر اٹھکر نماز پڑہنے
کیا کہ آپنے اس مشک مین سے پہلے ایک برتن مین پانی
روایت مین ہے کریب سے تو آپنے وضو کیا وضو ہلکا اور
اسی حدیث مین کی روایت کی تفسیر ہے اسکے لفظ یہ

ہین کہ آپنے دو دفعون کی درمیان کا
اور مسلم نے عیاض سے روایت کیا اسنے
آپنے مسواک کیا اسیطرح مغیرہ نے کریب سے مسواک کا
ہوچکا محمد بن ولید کی روایت مین ہی پھر آپنے اپنی چادر
مین اندرجاکر نماز پڑھنے لگے ف اور مین نے بھی ویسا ہی کیا جیسے
ہوتا ہے کہ ابن عباسؓ نے بھی وہ سب کچھ کیا جو کچھ اس نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
عمران کے آخر کی بھی پڑہین اور آسمان کیطرف بھی دیکھا اور وضو بھی کیا اور مسواک بھی
احتمال ہے کہ ابن عباس کی یہ کلام اغلب پر محمول ہو اور مسلم نے کریب سے کن
اور سینے انگڑائی لی اس خیال سے کہ آپ یہ سمجھین کہ مجھ کو تاکید رہا ہے اور
معلوم کرکے اپنے بعض عمل چھوڑ نہ دین کیونکہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بعض کام
آپ پر فرض نہ ہوجاوین ف اور مین آپکے پہلو مین کھڑا ہوا تو آپنے اپنا داہنا ہاتھ
پکڑکر اسکو ملنے لگے پھر آپنے دو رکعتین پڑہین پھر دو رکعتین پڑہین پھر دو رکعتین
پھر دو رکعتین (پڑہین) ف اس روایت مین اسیطرح ہے اور اسکا کہ آپنے دو
تصویر بحر طلحہ بن نافع کی روایت مین واقع ہوئی ہے جہان کہا ہے کہ
مسلم نے بھی علی بن عبداللہ بن عباسؓ کی روایت مین فضل کی تصویر کی اور
مسواک کیا اور باب کی روایت مین دو دو رکعتون کر چھ بار مین کیا
یہ ہے کہ آپنے تیرہ رکعتین پڑہین اور مسلمہ کی روایت مین جو کچھ
جہان کہا ہے کہ پھر آپکی نماز تیرہ رکعتین پوری ہوئین
کریب سے کہ آپنے تیرہ رکعتین پڑہین اور محمد بن ولید کی
دو رکعتین بون بیٹھنے کے بعد پڑہین پھر کی
بھی وتر کے بعد دو رکعتون کا کہ
تیرہ رکعتین پڑہین اور بعض نے تصویر بحر کی کو
جو کتاب التفسیر مین انشاء اللہ تعالی آوے گی

[illegible] اسلاف کریب کی روایت مین
[illegible] ہے اور انکی روایت شریک کی روایت پر مقدم ہے اس
[illegible] سے زیادہ حافظہ ہین اور بعض نے اس زیادت کو عشا کی سنتون پر حمل کیا
[illegible] روایت مین باب کے حدیث ہین مگر یہہ کہ اس زیادت کو آخر سنت عشا پر حمل
[illegible] ہین سہیل کی روایت سے اعتراض ہوتا ہے جو عنقریب انشاء اللہ تعالی آتی ہے
[illegible] ہے شعبہ کے طریق سے اس نے حکم سے اس نے ابن عباس سے کہ آپ نے
[illegible] ہین اور محمد بن نصر نے ان چار رکعتون کو عشا کی سنتون پر حمل کیا ہے
[illegible] سے پہلے ادا کیا لیکن اسپر رد کرتی ہے سہیل کی روایت علی بن عبد اللہ
[illegible] کہ آپنے عشا کی نماز پڑہی پھر چار رکعتین پڑہین عشا کی نماز کے بعد یہانتک کہ مسجد مین کوئی
[illegible] سے معلوم ہوتا ہے کہ آپنے یہ چار رکعتین مسجد مین ادا کین نہ گھر مین اور
[illegible] ہی معلوم ہوتا ہے کہ آپنے جاگنے کے بعد صرف پانچ ہی رکعتین پڑہین اور اس مین
[illegible] کیا ہے ابو داؤد دوسرے طریق سے اس نے حکم سے اور اس مین ہے کہ آپنے پڑہین سات رکعتین
[illegible] کیا نہ سلام پھیرا مگر پچھلی رکعت مین اور مجھ کو دوسری روایت سعید بن جبیر سے ملی
[illegible] ہے اور اس سے معلوم ہوتا ہے کہ حاکم کی روایت مین قصور واقع ہوا ہے تو نسائی کے
[illegible] طریق سے اس نے سعید بن جبیر سے کہ آپنے دو دو رکعتین پڑہین یہانتک کہ آٹھ رکعتین
[illegible] بیان کیا ہے تو اس روایت کی مساوات سعید کی روایت اور کریب کی روایت کی درمیان
[illegible] سعید بن جبیر سے ابو داؤد کے پاس کہ آپنے تیرہ رکعتین پڑہین
[illegible] اختلاف کی مثل ہے جو کریب کی روایت مین گذرا ان دونون کی روایتون
[illegible] مین مرجح ہے اور کریب کی روایت مین احتمال ہے تو کریب
[illegible] نے جو کہا کہ آپ ہر دو رکعتون کے درمیان سلام پھیرتے تھے تو
[illegible] کے ساتھ مخصوص ہو تو اب یہ روایت سعید کی روایت کے موافق
[illegible] ہے اور ابن عباس کی حدیث کی کسی طریق مین وتر نہین
[illegible] کا ذکر کیا ہے انہون نے

تیرہ سے زیادہ نہین کیا اور گیارہ سے کم نہین
ہے کیونکہ اس مین ہے کہ آپنے دو رکعتین
رکعتون مین ہر بار آپ مسواک کرتے اور وضو کرتے
پھر مؤذن نے اذان دی اور آپ نماز کے لیے نکلے انتہی تو اس نے
زیادہ کیا اور دو رکعتون یا چار رکعتون کو کم کر دیا اور فجر کی دو رکعتون کا
یہ حبیب بن ابی ثابت کی غلطی ہے اسلیے کہ اس مین گفتگو ہے اور یہ بھی احتمال ہے کہ
بیان نہ کیا ہو جیسے اس نے آٹھ رکعتون کا حکم بیان نہین کیا جیسے گذرا اور
ہوا ہے دوسرے طریق مین علی بن عبداللہ سے ابو داؤد کے پاس اور حاصل یہ ہے کہ ابن عباس
ظن کے ساتھ معلوم ہوتا ہے کہ متعدد بار نہین ہوا اسلیے لایق ہے کہ روایت کی اختلاف
اور اس مین بھی شک نہین ہے کہ جس روایت پر اکثر کا اتفاق ہو اور وہ روایت محفوظ ہو اور
لوگون کی روایت کو لینے سے جو لفظ مین متفق علیہ روایت کے راویون سے کم ہین خالی کرنے
کے راوی کبھی زیادہ بیان کرین اور کبھی کم اور جو عدد آپ کی رات کی نماز کا ابن عباس
ہے اس رات مین وہ گیارہ رکعتین ہین اور یہی تیرہ رکعتون کی روایت کو احتمال ہے کہ
معدود ہون اور موافق ہے اسکے ابو جمرہ کی روایت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے
انشاء اللہ تعالے آویگی اس لفظ کے ساتھ کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رات کی
نہین کیا کہ آیا فجر کی سنتین بھی انہین رکعتون مین معدود ہین یا نہین اور
سے نسائی کے پاس اس لفظ کے ساتھ کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
دو رکعتین پڑھتے صبح کی فرضون سے پہلے اور اس جمع پر کوئی
ہے تو ممکن ہے کہ ابن عباس کے قول صلے رکعتین ثم رکعتین کو سنے
اسی نماز مین معدود ہون اور پھر ابن عباس کا قول ثم رکعتین اسکے
اٹھنے کے بعد ادا کیا اور اسی جمع کی مثل حضرت
اللیل مین انشاء اللہ تعالی آویگی اور کرمانی نے ابن عباس
ساتھ جمع کیا ہے کہ ہو سکتا ہے کہ بعض راویون سے

[illegible] کی [illegible] جمیع کو مذکور کیا واللہ اعلم ف پھر آپ لیٹ
[illegible] میں [illegible] کی سنتوں کی ۱ پھر نکلے گھر سے مسجد کیطرف اور
[illegible] کا [illegible] ہو چکا اور اضطجاع میں اختلاف کا بیان کہ آیا یہ
[illegible] کی دو رکعتوں کے بعد ابواب التطوع کی روایت میں انشاء اللہ تعالی آویگا
[illegible] جیسے وہ زیادت انشاء اللہ تعالے کتاب الدعوات میں آویگی کہ تہی آپ
[illegible] آویگی اسپر گفتگو ابواب صلوۃ اللیل کے ابتدا میں انشاء اللہ
[illegible] کہ اول صدقہ بہادرست ہو کیونکہ بحدیث کہ ایک طریق میں گذر چکا کہ ابن
[illegible] کے لیے بھیجا تھا جو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انکو دینے کا وعدہ کیا
[illegible] عباس رضی اللہ عنہ کو یہ اونٹ آپنے اسلیے دیا کہ وہ اپنے غیر پر جسکو اسکے لینے
[illegible] میں اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ وعدے پر تقاضا کرنا جائز ہے اگرچہ جس شخص نے وعدہ
[illegible] اور معلوم ہوا کہ صغیر اور غریب اور مہمان کے ساتھ الفت کرنی چاہیے اور اپنی بی بی
[illegible] چاہیے اسلیے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ابن عباس کو محبت اور الفت سے پیش آئے
[illegible] کو پسند کرتا ہے اور معلوم ہوا کہ چھوٹا بچہ اپنے محرم کے پاس رات کاٹ سکتا ہے
[illegible] اور معلوم ہوا کہ حائض کے ساتھ لیٹنا جائز ہے اور معلوم ہوا کہ بچے کے سامنے
[illegible] اگر وہ بچہ تمیز والا بلوغت کے قریب ہو اور یہ حیا کے مخالف نہیں اور یہ بھی معلوم
[illegible] بچے کا کان ملنا اسکو الفت دلانے اور جگانے کے لیے جائز ہے اسی لیے بعضے
[illegible] کو ہاتھ لگا دیدے تو اس سے وہ بخوبی سمجھتا ہے اور اس سے معلوم ہوا کہ حضرت
[illegible] کی بیوی کیجاوے اور معلوم ہوا کہ مغرب اور عشا کے درمیان نفلوں
[illegible] کی اجازت ہو اور دوسرے وقت کی نفلی نمازوں سے بہتر ہے خاصکر وہ تہجد کی
[illegible] کی جاوے اور معلوم ہوا کہ ہر وضو اور ہر نماز سے پہلے مسواک
[illegible] کے آخر کی دس آیتیں پڑھنا مندوب ہے اور معلوم
[illegible] جنبی کے لیے جو سونے سے پہلے
[illegible] چھوٹے برتن میں سے چلو چلو

پانی لینا جائز ہے اسلئے کہ مشک میں [illegible] پانی

اور معلوم ہوا کہ وضو میں پانی کم خرچ کرنا

ابن عباسؓ کو اکثر صحابہ پر فضیلت ہے اور انکو دین میں

کس قدر حرص تھے اور معلوم ہوا کہ ہمیشہ کے لیے مؤذن

کی خبر دی تو اس میں کوئی مضائقہ نہیں ہے اور معلوم ہوا کہ [illegible]

جیسے اس مسئلہ میں گفتگو کتاب الفتن کے اواخر میں انشاء اللہ تعالیٰ آئیگی

ساتھ ادا کرنا جائز ہے اور جو شخص (تکبیر تحریمہ کے وقت) امام کی نیت

حدیث میں امام اور مقتدی کے موقف کا بیان ہے اور ان سب سوالوں کا

استعانت اور اس سے معلوم ہوا کہ جن حدیثوں میں قرآن مجید کا بیوضو چھونا

حالتوں میں اپنے عموم پر نہیں ہیں اور اسکا جواب ظاہر کہ ہمیشہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم

تھی تو اب اس سے قرآن مجید کے بیوضو چھونے پر دلیل لینا ثابت نہ ہوا

قضاء حاجت اور وضو کے درمیان ان آیتوں کو پڑھا واللہ اعلم ابن عباسؓ کی حدیث

الحافظ فی الفتح اور اس حدیث سے دونوں کا پڑھنا ثابت ہوتا ہے اور بعض

حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي

عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ

وَسَلَّمَ صَلٰوةُ اللَّيْلِ مَثْنٰى مَثْنٰى فَإِذَا أَرَدْتَ أَنْ تَنْصَرِفَ

الْقَاسِمِ وَرَأَيْنَا أُنَاسًا مُنْذُ أَدْرَكْنَا يُوتِرُونَ بِثَلَاثٍ وَإِنَّ كُلًّا

مِنْهُ بَابٌ عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم

تو (نماز سے) پھرنیکا ارادہ کرے تو تو ایک رکعت (وتر کی) پڑھ

پڑھا **ف** حافظ نے کہا فتح میں اور قسطلانی نے ارشاد میں کہا

کہ وتر کی ایک رکعت اس شخص کے ساتھ خاص ہے

رکعت کے پڑھنے کو پھرنے کے ارادہ کے ساتھ

اور سبب **ف** اسناد مذکور کے ساتھ قاسم

[illegible] پانچ پڑھے یا سات پڑھی
[illegible] سابقہ نہ ہوگا ف حافظ نے کہا اسی اسناد
[illegible] غلطی کی جس نے خیال کیا کہ یہ قاسم کا اثر معلق ہے
[illegible] صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قول رکع رکعۃ سے ایک وتر کا منفرد منفصل
[illegible] ایک وتر میں وصل اور فصل کے درمیان کوئی فرق نہیں ہے واللہ اعلم
[illegible] عن ابی مرۃ الہمدانی قال حدثنی عبدوہ ان عائشۃ اخبرتہ ان
[illegible] صلی اللہ علیہ وسلم صلی عشرۃ رکعۃ کانت تلک صلوتہ تعنی باللیل فیسجد
[illegible] قبل ان یرفع راسہ ویرکع رکعتین قبل صلوۃ
[illegible] حتی یاتیہ المؤذن للصلوۃ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ
[illegible] صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تہجد کی نماز گیارہ رکعتیں پڑھتے تھے تو آپ ان رکعتوں میں
[illegible] وقت میں ایک تہائی پچاس آیتیں پڑھے اس سے پہلے کہ اپنا سر اوٹھاویں اور
[illegible] صبح کی نماز سے پہلو پڑھتے پھر داہنے کروٹ پر لیٹتے یہانتک کہ آپ کے پاس مؤذن
[illegible] دینے کے لیے آتا ف حافظ نے کہا ام المومنین حضرت عائشہ کی حدیث کو مصنف علیہ الرحمۃ
[illegible] کتاب صلوۃ اللیل میں بیان کرے گا اور اسپر گفتگو اس باب میں انشاء اللہ تعالے
[illegible] بیان کیا تاکہ معلوم ہوجاوے کہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ کی حدیث
[illegible] کوئی معارضہ نہیں ہے کیونکہ ابن عمر کی حدیث تو فصل میں ظاہر ہے اور حضرت
[illegible] دونوں حال میں تو ان دونوں میں تعارض نہ ہوا اور قاسم نے بیان کردیا
[illegible] قول فصل اور وصل دونوں کو شامل ہے اور وتر کی ایک رکعت پر بس
[illegible] رکعتوں کی جنس وہ ہیں موصول ہوں یا منفصول تو اسکو قاسم کی کلام شامل
[illegible] مسئلہ میں مخالف ہے وہ ہر اس روایت کو وصل پر ہی حمل کرتا ہے جس
[illegible] کے کہ وہ فصل میں ظاہر ہیں جیسے حضرت عائشہ کی حدیث
[illegible] کا قول ان دو رکعتوں کو بھی شامل ہے جو وتر کی
[illegible] فصل ہے اور طحاوی نے حدیث کو اور اسکے

Marfat.com

مثل دوسری حدیثون کے بھی [illegible]

اس دعوی مین نہین تمسک کیا جاسکتا

کہ احتمال ہے کہ بیتراسے مراد وتر کی ایک قسم

فصل دونو کو اور حنفیہ مین سے بہت نے اس امر کی تصریح

مین ہونیسے اور جس نے انکی مخالفت کی ہے وہ کہتا ہے کہ یہ دونون

وباللہ التوفیق واللہ اعلم **مترجم** عفا اللہ عنہ کہتا ہے کہ ابن [illegible]

حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا وتر ضرور ہے (یعنے سنت مؤکدہ ہے)

پڑہے اور جو کوئی چاہے تین رکعتین پڑہے اور جو کوئی چاہے ایک رکعت [illegible]

بخاری اور مسلم کی شرط پر اور نکالا اوسکو اصحاب سنن اور امام احمد اور ابن حبان [illegible]

لی وتر کے وجوب پر کیونکہ اسحدیث مین حق کا لفظ آیا ہے اور ہم کہتے ہین کہ [illegible]

حالانکہ حنفیہ اسکو واجب نہین کہتے دوسرے یہ کہ حنفیہ نے اپنی عادت کے موافق [illegible]

کیا اور دوسری جزو کو ترک کیا اور تین رکعت سے کم وبیش وتر کا پڑہنا جائز [illegible]

ہے حافظ ابن تیمیہ نے منتقی مین وتر کی سنت ہونے اور اسکی سواری پر جائز ہونے کی [illegible]

مروی ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص وتر نہ پڑہے وہ ہم مین سے [illegible]

روایت کیا اور حضرت علی مرتضی کرم اللہ وجہہ سے مروی ہے کہ انہون نے فرمایا وتر [illegible]

ایک سنت ہے جسکو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مقرر فرمایا روایت کیا [illegible]

ابن ماجہ نے اور ابن ماجہ کے یہ لفظ ہین کہ وتر واجب نہین ہے اور [illegible]

علیہ وآلہ وسلم نے وتر پڑہا پھر فرمایا اے قرآن والو [illegible]

مترجم عفا اللہ عنہ کہتا ہے یعنی خود طاق ہے اور طاق [illegible]

اور امام شافعی اور تمام مجتہدین نے یہ حکم دیا کہ وتر سنت ہے واجب [illegible]

نکلتا ہے جسکو ابن ماجہ ہی نے روایت کیا کہ [illegible]

شک اللہ سبحانہ وتعالی وتر (طاق) ہے ایک [illegible]

خاص لوگون کو ہے یعنے علم والون کو ایک کہنا [illegible]

Marfat.com

کچھ اوپر ہیں طریقوں سے مروی ہوا

تغایر ہے کیونکہ معطوف معطوف علیہ

کے جس میں عطف کا حرف ساقط ہے اور حرف عطف

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی احادیث میں سلام

صحابہ کی جماعت میں سے جنہوں نے تشہد کی حدیث کو روایت کیا ہے

کے سوا اور اسکے لفظ یہ ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

سکھائی اور فرمایا اَلتَّحِيَّاتُ الْمُبَارَكَاتُ الصَّلَوَاتُ الطَّيِّبَاتُ

بَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ

یعنے زبان کی عبادتیں برکت کی گئیں اور بدن کی عبادتیں اور مال کی عبادتیں

ہو آپ پر اے نبی اور اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی رحمت اور اسکی برکتیں سلام

کہ اللہ کے سوا کوئی لائق عبادت کے نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ

نے پسند کیا اسلیے کہ اسمیں مبارکات کے لفظ کی زیادت ہے اور اسکا جواب دیا گیا ہے

رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث پر سب کا اتفاق ہے اور ان صحابہ میں سے جنہوں نے

عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں اسکو طحاوی نے روایت کیا

خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہ آپ لوگوں کو منبر پر تشہد سکھا رہے تھے اور فرماتے

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ

اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اور اسکو سلام

رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ تشہد لوگوں کو منبر پر سکھایا اور کسی

تشہدوں سے افضل ہے اور اسپر تعقب ہوا ہے کہ یہ عمر بن

اسکا جواب دیا گیا ہے کہ ابن مردویہ نے اسکو

تشہد کی حدیث کو روایت کیا ابن عمر

میں سے حضرت عائشہ

Marfat.com

...ست کی لائق نہیں ہے تو اسپر لعنت لوٹتی ہے ترمذی
...صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہوا کو گالی مت دو جب دیکھو
...خَيْرِ هٰذِهِ الرِّيحِ وَخَيْرِ مَا فِيهَا وَخَيْرِ مَا أُمِرَتْ
...مَا أُمِرَتْ بِهِ یعنے یا اللہ ہم مانگتے ہیں تجھ سے اس ہوا کی
...اس ہوا کی برائی سے جسکے ساتھ یہ ہوا حکم کی گئی ہے اور ہم پناہ مانگتے
...ہوا سے جو اس ہوا میں ہے اور اسکے شر کی برائی سے جس کے ساتھ یہ حکم کی
...عائشہ سے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب بادل دیکھتے تو اپنا کام
...ہو جاتے اور فرماتے اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا فِيهِ یعنی اے
...سے جو اس بادل میں ہے اگر اللہ کھول دیتا تو اسکی تعریف کرتے اور اگر
...اللہ سے عمر رضی اللہ عنہ نے کہا اسکو شافعی نے بھی روایت کیا اور لفظ بھی امام شافعی
...نے ابن عمر سے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب بادل کا آواز سنتے اور کڑاکے
...لَا تَقْتُلْنَا بِغَضَبِكَ وَلَا تُهْلِكْنَا بِعَذَابِكَ وَعَافِنَا قَبْلَ ذٰلِكَ یعنے یا اللہ نہ مار ہمکو اپنے
...ساتھ اور بچا ہم کو اس سے پہلے (۱۸) امام مالک نے عبداللہ بن زبیر
...سے بات کرنا چھوڑ دیتے اور فرماتے سُبْحَانَ الَّذِي يُسَبِّحُ الرَّعْدُ بِحَمْدِهِ
...پاک ہے جسکی خوبیاں پڑھتی ہے گرج اور سب فرشتے اسکے ڈر سے (۱۹)
...حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پاس آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ
...جانور ہلاک ہو گئے اس
...اور کوئی نالہ کا دم نہیں چھوڑتا (بوجہ ناطاقتی مادہ کے ساتھ جفتی کرنے
...اور اصل مال کی تعریف کی پھر فرمایا یا اللہ ہمکو پانی پلا ایسا پانی جو بسیرا
...دے اور غیث نفع کا جلد برسنے والا دیر میں نہ برسنے والا پھر منبر پر
...ہماری فریاد رسی ہوئی (۲۰) ابن ماجہ نے ابوہریرہ
...کی تعریف کی بھی یا یوں کہا یہاں تک
...کہا یہ حدیث کا زیادہ ہے میں سمجھتا

ہون یہ استسقا کی باب مین ہے (۲)

ابن ماجہ نے ابن عمرؓ سے کہ حضرت صلی اللہ علیہ

عذاب مین مبتلا کیے جاتے ہین اور سخت تکلیف

کی زکوۃ نگدرو کے جاتی ہین بارش سے اور اگر بہائم نہ ہون

الزہد مین طول کے ساتھہ ذکر کیا اور اسکی اسناد

نے تلخیص مین بھی بیان کیا اور اسپر کلام نہین کیے اور اس مسئلہ مین

کے ساتھہ کہ کوئی قوم عہد نہین توڑتی مگر ان مین قتل پھیل جاتا ہے اور جو

اللہ عزوجل بارش کو روک لیتا ہے اور عبداللہ بن بریدہ سے اختلاف ہوا ہے

نے ابن عباسؓ سے شوکانی نے کہا اسحدیث سے معلوم ہوا کہ ماپ اور تول مین کمی کرنا

اور وقت کے حاکم کے ظلم کا اور یہہ بھی معلوم ہوا کہ زکاۃ کا نہ دینا بارش کے روکنے کا

کے وقت جو بارش ہوتی ہے تو وہ اللہ عزوجل بہائم کی وجہ سے کرتا ہے اور نکالا

اس لفظ کے ساتھہ کہ تم اللہ کے عذاب سے بچو کیونکہ اگر نہ ہون چوان عاجز

شیر خوار تو تمپر عذاب اتارا جاوے اور اسکی سند مین ابراہیم بن خثیم بن عراک بن مالک

مالک بن عبیدہ بن مسافع کے طریق سے اس نے اپنے باپ سے اس نے

فرمایا اگر اللہ کے بندے نمازی نہ ہون اور بچے شیر خوار اور چہارپائے

بیہقی نے بھی نکالا اور ابن عدی نے کہا ابوحاتم اور ابن معین نے کہا مالک بن

مین ذکر کیا اور کہا ابن عدی نے اسکی اسحدیث کے سوا کوئی حدیث

اسکو بھی ابونعیم نے معرفت صحابہ مین نکالا ابوالزبیر سے کہ حضرت صلی

مین آواز کرنے والا آواز کرتا ہے کہ چھوڑ دو ای لوگو گناہ کرنا کیونکہ

(اللہ عزوجل) کی عبادت کرنیوالے نہون اور بچے شیر خوار اور چہارپائے

پھر ابوداؤد کی وہی حدیث بیان کی جو حضرت عائشہ

کی حدیث کو ابوعوانہ اور ابن حبان اور حاکم نے بھی

ہے اور اسکی سند جید ہے اور اس حدیث مین دلیل ہے کہ

Marfat.com

[illegible] اور یہ بھی معلوم ہوا کہ استسقاء کی نماز کے
[illegible] ابن عباسؓ کی حدیث سے نکالا کہ حضرت صلی اللہ علیہ
[illegible] اور عیدین میں کیا اور یہ حدیث آگے ہی اور اسکا ظاہر یہ ہے کہ آپ نے استسقا
[illegible] حافظ نے کہا اور ابن منذر نے استسقاء کی نماز کے وقت میں اختلاف نقل کیا
[illegible] استسقاء کی نماز کا کوئی معین وقت نہیں ہے اگرچہ اسکے بہت حکم عید کیطرح
[illegible] اس امر میں کہ اسکا کوئی مقرر وقت نہیں ہے اور نقل کیا ابن قدامہ نے اتفاق
[illegible] کیا جاوے اور حدیث سے معلوم ہوا کہ استسقاء کی دعا میں ہاتھوں کے اٹھانے میں
[illegible] اور اسکا خطبے سے پہلے اور پیچھے جائز ہونا (۲۲) امام احمد اور ابن ماجہ
[illegible] صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک دن نکلے استسقا کیلیے تو دو رکعتیں پڑھیں ہمارے ساتھ نہ اذان
[illegible] اقامت کہی اور استسقا کی دعا کی اور اپنا منہ قبلے کی طرف پھیرا (یا خطبہ کے بعد) دونوں ہاتھ اٹھائے
[illegible] اور اپنا جانب یمین کاندھے پر کر لیا اور بایاں اپنے پر (۲۳) امام احمد نے
[illegible] صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عیدگاہ کو نکلے پھر پانی مانگا اور اپنی چادر کو الٹ جب قبلہ کیطرف
[illegible] پھر قبلہ کیطرف موڑ کیا (۲۴) امام احمد اور ابو داؤد اور نسائی نے
[illegible] صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جسنے دیکھا اسدن جسدن آپ نکلے پانی مانگنے کہا
[illegible] اور قبلے کی طرف موڑ کیا دعا کرنے کیلیے پھر اپنی چادر کو الٹا پھر پڑھیں دو رکعتیں
[illegible] نے اس حدیث کو روایت کیا لیکن قرارت کو بلند آواز سے پڑھنے کا ذکر
[illegible] اور بیہقی نے بھی نکالا اور بیہقی نے کہا متفرد ہوا ہے اسحدیث کے ساتھ
[illegible] حدیث کے راوی تھے میں عبداللہ بن زید کی پہلی روایت کو حافظ
[illegible] ہونے کے کہ یہ عبداللہ کی روایت عبداللہ کی دوسری روایت
[illegible] نکالا ابن قتیبہ نے غریب میں اس حدیث سے نکالا اور اس باب
[illegible] مقدم ہے خطبہ پر تو ابو ہریرہؓ کی حدیث
[illegible] دی ہے کہ آپ نے خطبہ سے پہلے نماز پڑھی
[illegible] ابن عباسؓ کی حدیث میں ابو داؤد کے پاس

Marfat.com

اور حضرت عائشہ کی گزشتہ حدیث میں
میں مذکور ہے اس امر کی صراحت نہیں ہے کہ
کا ذکر کیا عید کی مشابہت کے لیے اور قرطبی نے
استسقا کی نماز عید کی مثل ہے اور اسی طرح اس قول کی تائید ہوتی ہے
کہا اور ان مختلف روایتوں کے درمیان اس طرح جمع ہو سکتی ہے کہ
شروع کیا پھر دو رکعتیں نماز پڑھی پھر خطبہ پڑھا بعض راویوں نے حدیث کا
کیا اور بعض نے خطبہ کی دعا کے ساتھ تعبیر کی اسی لیے اختلاف واقع ہوا اور
قول کو ترجیح ہے کہ نماز سے شروع کرے اور امام احمد سے بھی ایک روایت اسی
قول ہے اور لیث نے کہا نماز کو خطبہ کے بعد پڑھنا چاہیے اور امام کا یہی قول
اختیار کیا امام نووی نے کہا ہمارے اصحاب نے کہا ہے اگر نماز پر خطبہ کو مقدم کیا
صحیح تو ہو جاتے ہیں پر بہتر یہ ہے کہ نماز کو خطبہ سے پہلے ادا کیا جاوے
حدیثوں سے دونوں طرح کا جائز ہونا سمجھا جاتا ہے اور اس میں عجب ہے بھی مختلف
شوکانی نے کہا تقدیم اور تاخیر کا جائز ہونا اولویت کے سوا ہی حق ہے اور
کیا کہ استسقا کی نماز میں کوئی خطبہ نہیں ہے اور اونہوں نے دلیل لی ابن عباس
نے نہیں خطبہ پڑھا تمہارے خطبہ کیطرح" سے اور یہ انکی غفلت ہے باب کی حدیثوں سے
اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ایسے خطبہ کے وقوع ہونے کی نفی کی ہے جو
ہونے کی حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس نے نفی
اسی ابن عباس سے کہ آپ منبر پر چڑھے اور بہت حدیثیں
اور خلف کہ جمہور علما کا یہی قول ہے اور اس میں کسی
کی ان حدیثوں کے ساتھ جن میں نماز کا ذکر ہے
ثابت ہیں کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے استسقا
ان حدیثوں کے مخالف نہیں ہیں جن میں
ہے اور جن لوگوں نے نماز کو ثابت کیا ہے

[illegible] اسکے دو رکعت ہونیمین صریح ہین اور ہادی نے
[illegible] ساتھہ اور پھر دعا اسنے اسکے ساتھہ کہ حضرت صلعم جمعہ مین استسقار کی دعا کی
[illegible] ہادی نے اسکی دلیل ایسی بیان کی جو مطلوب پر دلالت کرنے
[illegible] دلیل کی اور ہادی کا ایسا قول ہے جو مضحکہ اطفال ہے اور اسپر بھی
[illegible] استسقا کی نماز سنت ہونیمین ہے جیسے اسکو نووی وغیرہ نے حکایت
[illegible] اختلاف ہے نوفلی اور ابن جریر نے کہا اور مروی ہے سعید بن مسیب رضہ
[illegible] کی نماز مین عید کی طرح تکبیرین کہے اور یہی قول ہے زید بن علی اور مکحول کا اور
[illegible] ہے اور جمہور کا یہ قول ہے کہ استسقا کی نماز مین کوئی تکبیر نہین ہے اور امام احمد
[illegible] ابن ہبیرہ اور داؤد (ظاہری) کا یہ قول ہے کہ تکبیر اور ترک تکبیر کے درمیان اختیار
[illegible] ابن عباس کی حدیث سے دلیل لی گہ آپنے دو رکعتین عید کی نماز کیطرح پڑہین" اور جمہور نے
[illegible] ہے ساتھہ اور قرات کے بلند آواز کے ساتھہ پڑہنے ہین اور اسکے خطبہ سے پہلے
[illegible] نے ابن عباس کی حدیث سے نکالا کہ استسقار کی نماز سات اور پانچ تکبیرین کہے عید کی
[illegible] ابن ہین سورۂ اعلی اور سورۂ غاشیہ اور اسکی اسناد مین محمد بن عبد العزیز بن عمر زہری ہے
[illegible] کی حدیثون مین دلیل ہے کہ امام کو قبلے کی طرف منہ کرنا مستحب ہے اور لوگون کیطرف
[illegible] پر گفتگو آویگی انشاء اللہ تعالی امام نووی نے مسلم کی شرح مین استسقار
[illegible] ہونے پر اجماع نقل کیا اور ایسا ہی جبر کے استحباب کو ابن بطال نے
[illegible] عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے کہ ابن عباس استسقا
[illegible] عاجزی اور سادی وضع سے (بغیر آرایش اور زینت کی
[illegible] پڑہین جیسے عید مین پڑہتے تہے اور اس طرح سے
[illegible] سادی وضع سے عاجزی سے تضرع کے ساتھہ یہانتک
[illegible] لیکن (خطبہ مین) دعا اور عاجزی
[illegible] اور نووی نے اسکو صحیح
[illegible] ابن حبان اور حاکم اور دارقطنی

اور بیہقی نے بھی نکالا اور صحیح کہا اسکو ابن حبان
خطبہ کے پہلے ہے اور اس مین گفتگو گذر چکی
تکبیر مشروع ہے اور جمہور کیطرف سے اسکا جواب گذر چکا
نفی احد حدیث مین قید کیطرف متوجہ نہ ہونا مفید کی طرف
ابن عباسؓ کا قول اسحدیث مین تو آپ منبر پر چڑھے اور تمہارے
ماقال الشوکانی فی النیل نیک لوگون کے وسیلے سے پانی مانگنا اور
اور وہ دعائین جو استسقاء مین ماثور ہین پھر ابن تیمیہ نے انس کی
پانی مانگنے کا ذکر ہے اور وہ بخاری مین موجود ہے اور
انسؓ کے قول کَانَ اِذَا قُحِطُوا سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت عمرؓ
کا لفظ اسپر دلیل ہے اگر ثابت ہو جاوے کہ آپ نے ایک بار ہی حضرت عباسؓ
استمرار کے معنے سے مجرد ہوگا (۲۵) اسعید ابی سعید مین
تو استغفار پر اور کچھ زیادہ نہ کیا لوگون نے عرض کیا
مینے اللہ سے مینہ مانگا آسمان کے اُن تاروں کے ساتھ جنکے ساتھ
اِسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ اِنَّهٗ كَانَ غَفَّارًا يُّرْسِلِ السَّمَآءَ عَلَيْكُمْ
ثُمَّ تُوْبُوْٓا اِلَيْهِ یعنے گناہ بخشواؤ اپنے رب سے بیشک وہ
آیت پڑھی) اے قوم گناہ بخشواؤ اپنے رب سے پھر رجوع لاؤ اسکی طرف
عفا اللہ عنہ کہتا ہے پہلی آیت سورۂ نوح کی پہلی
نے کہا اسحدیث مین دلیل ہے کثرت استغفار کے مستحب ہونے پر
اور استغفار گناہون کو مٹا دیتا ہے تو پھر جب گناہ معاف ہو جاتے
اللہ عنہ نے اندر دونون آیتون سے دلیل لی ہے استغفار کثیر
وہ تو بارش کے ہونے کا ایک اعظم وسیلہ ہے
کرین تو مین نے آسمان کی دھارین چھوڑ دین
ہو اور ظاہر ہے اسکے مطابق ہو اور اسکا وقوع

Marfat.com

[illegible]

[illegible] گہن کی نماز کے باب

[illegible] یہ مجاورہ اس شخص کے حق مین جسکا حال متغیر ہوجاوے
[illegible] گہن لگے تو کہتے ہین کسفت الشمس اب اس مین اختلاف ہے
[illegible] اور سیہ بجہت انشاء اللہ تعالیٰ عنقریب آویگی اور گہن لگنے
[illegible] ہے تاکہ وہ خدا کے عذاب سے بے ڈر نہ ہوجاوین اور اشارہ ہے اسطرف
[illegible] ہوئے کو کالا کردیتا ہے ایسے ہی گنہگارون کے دلون کو کالا
[illegible] مستقل نہین ہین بلکہ کسی کے تابع ہین اور عیب ناک ہین اور جو چیز السیء

باب الصَّلٰوۃِ فِی کُسُوْفِ الشَّمْسِ سورج گہن کی نماز
[illegible] کے مشروع ہونے پر سب کا اتفاق ہے لیکن اسکے حکم مین اختلاف
[illegible] صفت ہونے کے قائل ہین اور ابو عوانہ نے اپنی صحیح مین اسکے واجب
[illegible] ابو عوانہ کے سوا اور کسیکا نہین دیکھا مگر امام مالک سے حکایت کیا گیا
[illegible] مقام قرار دیا اور زین بن منیر نے ابو حنیفہ سے اسکا وجوب نقل کیا اور ایسا ہی
[illegible] وجوب نقل کیا اور اسکی کیفیت پر عنقریب گفتگو آویگی انتہے ما قال الحافظ نے
[illegible] اس نماز کے سنت ہونے کے قائل ہین اور کہتے ہین اسکے وجوب کی
[illegible] اور مقابلہ ہوا الی المبادرۃ الفاظ بظاہر وجوب پر دلالت
[illegible] عَنِ الْحَسَنِ عَنْ اَبِیْ بَکْرَۃَ قَالَ کُنَّا عِنْدَ النَّبِیِّ
[illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یُجَرُّ رِدَآءَہٗ حَتّٰی دَخَلَ الْمَسْجِدَ
[illegible] الشمس فقال اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا یَنْکَسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَاِذَا
[illegible] بن حارث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم
[illegible] کے پاس تھے اتنے مین آپ چادر سمیٹے ہوئے یہانتک
[illegible] ساتھ دو رکعتین [illegible]

نے زیادہ کیا جیسے
حمل کیا اسکو ابن حبان اور بیہقی نے
والون کو اور ابن عباس رضی
جیسے اسکو شافعی اور ابن ابی شیبہ وغیرہما نے
سے جو کسوف کی اواخر مین آویگی انشاء اللہ تعالیٰ کہ سورج
حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام فوت ہوے اور جابرؓ کی حدیث
مین ہے کہ جابرؓ نے کہا ہر رکعت مین دو دو رکوع ہین اور اس سے معلوم ہوا کہ
کی حدیث مطلق ہے اور جابرؓ کی حدیث مین رکوع کی کیفیت کا بیان ہے
مین عائشہؓ سے بھی واقع ہوا ہے کہ ہر رکعت مین دو دو رکوع ہین اور ابن
اسدن لگا جسدن حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام حضرت
زادی فوت ہوے **ف** یہانتک کہ سورج صاف روشن ہوگیا **ف**
اسقدر لمبا کرنا چاہیے کہ سورج یا چاند صاف روشن ہوجاوے اور
علیہ وآلہ وسلم نے (حدیث کی آخرین) ارشاد فرمایا کہ جب تم ایسا دیکھو تو
کہ آپنے اسکے روشن ہونے سے پہلے نماز کو ختم کر لیا اور دعا مین مشغول ہوے یہانتک
العید نے بھی اسکی یہی تقریر کی کہ دونو امرون کی مجموعہ کو غایت قرار دیا اور
ہر ایک کی علاحدہ غایت ہو تو ہو سکتا ہے کہ آپنے دعا کو استقبال قبلہ
کی غایت ہو اور اس سے نماز کا لمبا کرنا اور اسکا ارکان
نسائی نے روایت کیا کہ سورج مین گہن لگا
دو دو رکعتین اگر یہ محفوظ ہو تو احتمال ہے کہ رکوع سے
رکوع سے رکعت تعبیر کرنا مراد ہوا ہے جسکی
بصری مین تھے تو ابن عباسؓ نے دو رکعتین
نے نکالا اور احتمال ہے کہ آپنے سورج کے صاف
عبدالرزاق نے صحیح سند کے ساتھ ابو قلابہ سے نکالا

[illegible] اور فرمایا
[illegible] سورج مین گہن لگا اور آپکو صاحبزادے
[illegible] لوگون نے خیال کیا کہ اُنکے انتقال کی وجہ سے یہ گہن لگا ہے
[illegible] گہن نہین لگتا اور نہ کسی کے پیدا ہونے سے حافظ نے کہا ابن خزیمہ
[illegible] آپ نے خطبہ سنایا ہم کو اور فرمایا اور اسی سے معلوم ہوا کہ سورج
[illegible] یہ آدیکا انشاء اللہ حافظ نے کہا عبدالوارث کی آیندہ روایت
[illegible] بیان کیا) اور اسکے لفظ یہ ہین کہ جب حضرت شاہ رسالت
[illegible] فوت ہوگئے تو لوگون نے کہا کہ سورج مین گہن حضرت ابراہیم علیہ
[illegible] بن فضالہ کی روایت مین ہے ابن حبان کے پاس کہ لوگون نے کہا
[illegible] اسلام کے مرنے کے سبب سے لگا ہے اور امام احمد اور نسائی اور ابن ماجہ
[illegible] ابن حبان نے ابو قلابہ کی روایت سے اس نے نعمان بن بشیر سے کہ سورج مین گہن
[illegible] عہد مین تو آپ گھبرا کر اپنی چادر سمیٹتے ہوئے نکلے یہانتک کہ مسجد مین
[illegible] کہ سورج صاف روشن ہوگیا (اور فرمایا) لوگ خیال کرتے ہین کہ سورج اور چاند مین
[illegible] حالانکہ ایسا نہین ہے سورج اور چاند مین کسی کے مرنے یا جینے سے گہن
[illegible] جب کسی چیز سے اپنے تجلی کرتا ہے تو وہ حاضری سے اطاعت کرتی ہے تبصرہ عفا اللہ عنہ
[illegible] تجلی فرمائی تھی تو وہ پاش پاش ہوگیا یہ مذکور سورہ اعراف کی ستر ہوین رکوع مین آیا
[illegible] یہ کہا ہے کہ ہماری زمین سے تیرہ چودہ لاکھ حصے بڑا ہے مگر خداوند کریم کے
[illegible] اور وہ کالا پڑجاتا ہے اور چاند کا بھی یہی حال ہے چاند تو زمین سے
[illegible] علامہ انسان نے یہان ایک شبہ کا جواب دیا ہے اس مقام
[illegible] ہونے کی وجہ سے ہوتا ہے پھر تجلے کے کیا معنے ہونگے اور اگر تجلی
[illegible] گہن ہوتا کم و بیش نہ ہوتا کیونکہ تجلی ہر ایک
[illegible] فرمایا ہے کہ خداوند کریم کی تجلی یہ ایک ایسا لفظ ہے جسکے
[illegible] ہم سمجھتے ہین مگر حقیقی مطلب اور

مراد کو وہی جانتا ہے [illegible]
تجلی الٰہی کیوجہ سے ہوتا ہو اور کبھی زائل ہو جاتا ہے [illegible]
ہونا گہن کا اسکا کوئی اور سبب ہو جسکو ہم نہیں [illegible]
ہوتا ہے علمائے ہیئت نے نکالا ہے اور ہمارا علم [illegible]
علم ہیات کے مسائل بیان کرتا تو وہ کہتا آپ [illegible]
سمجھی ہے وہ نہ ہو اور تجلی الٰہی ہی اسکی علت ہو جسے حدیث میں [illegible]
فتح میں کہا اسحدیث میں اہل جاہلیت کے اعتقاد کا ابطال ہے جو وہ خیال کرتے تھے [illegible]
تاثیرات سے ہو رہا ہے اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اسحدیث میں یہ فرمانا [illegible]
میں گذرا لوگ کہتے ہیں ہم فلان تارے کے طلوع یا سقوط سے پانی برسا [illegible]
خیال تھا کہ گہن لگنے سے زمین میں کچھ تغیر پیدا ہوتا ہے کسی کے مرنے کے [illegible]
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمادیا کہ یہ اعتقاد باطل ہے اور سورج اور چاند دو [illegible]
اختیار میں کسیکا نفع اور نقصان نہیں ہے اور اس میں بیان ہے حضرت صلی اللہ [illegible]
امت پر اور بیان ہے کہ آپ اللہ عزوجل کے وصف معصوم ہونے کے کسقدر خائف [illegible]

آدیکات پھر جب تم گہن کو دیکھو تو نماز پڑھو اور دعا میں کرو یہانتک کہ [illegible]
نے کہا اسکو مؤلف نے کسوف اور لباس میں نکالا اور نسائی نے صلوٰۃ اور [illegible]

أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ إِسْمَعِيلَ عَنْ قَيْسٍ قَالَ سَمِعْتُ [illegible]
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَخْسِفَانِ لِمَوْتِ [illegible]
فَإِذَا رَأَيْتُمُوهَا فَقُومُوا فَصَلُّوا ابوسعود عقبہ بن عمرو [illegible]

حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا بیشک سورج اور چاند میں گہن نہیں لگتا [illegible]
کسی کے جینے کو وہ سے (بلکہ یہ دونوں نشانیاں ہیں [illegible]
نماز پڑھو **ف** یعنے گہن لگنا اسکی قدرت کی [illegible]
کو تعلیم فرمائی اور انکے غلط خیال کو کہ گہن کسی [illegible]
اور اگر ایسا ہی ہوتا جیسے کفار کا اعتقاد تھا تو گہن [illegible]

Marfat.com

[illegible] الطیبات الخ اور اسکو حاکم نے صحیح کہا لیکن بخاری اور ترمذی اور نسائی
[illegible] کے [illegible] نے خلاصہ مین اور ان مین سے ابو سعید رضی طحاوی کے پاس اور ان مین سے
[illegible] ابو داؤد اور نسائی کے پاس اور ان مین سے سلمان فارسی یعنی بزار کے پاس اور امام شافعی کا
[illegible] سنت ہے اور دوسرا واجب ہے اور ابو حنیفہ اور امام مالک کا یہ قول ہے کہ دونو سنت ہین اور امام احمد
[illegible] سجود سہو کے ساتھ جبر کیا جاتا ہے اور دوسرا تشہد رکن ہے کہ ترک سے نماز باطل ہو جاتی ہے اور اسحٰق
[illegible] مسلم مین بھی نکالا اور ایسا ہی مسلم اور ابو داؤد اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ نے **باب** الدعاء قبل
[illegible] سلام سے پہلے دعا کا بیان **ف** تشہد کے بعد یہی بخاری علیہ الرحمۃ کی ترتیب سے سمجھا جاتا ہے لیکن حدیث
[illegible] عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے قول کان یدعو فی الصلوٰۃ مین تشہد کے بعد کی تقیید نہین ہے اور کرمانی
[illegible] جواب دیا کہ ہر مقام کے لیے ذکر مخصوص ہے تو متعین ہوا کہ اس ذکر کا محل ساری نماز سے فارغ ہونیکے بعد ہوا ہے
[illegible] ہے اسلیے کہ تعیین جسکا کرمانی نے دعوے کیا ہے وہ اس محل کے ساتھ مخصوص نہین ہے اسلیے کہ دعا کے ساتھ
[illegible] امر وارد ہوا ہے پھر جسطرح سجود کے لیے ذکر مخصوص ہے اور باوجود اسکے اس مین دعا کے ساتھ امر کیا گیا ہے
[illegible] آخر نماز مین بیٹھنا اسکے لیے ذکر مخصوص ہے اور باوجود اسکے اس مین دعا کے ساتھ امر کیا گیا ہے جب تشہد سے
[illegible] حاصل ہوا اور عشیک بخاری کی ترتیب سے یہی مفہوم ہوتا ہے کہ اس دعا کا تشہد کے بعد محل ہے لیکن یہ ترتیب اس ذکر کے
[illegible] اس محل کے اختصاص کی دلیل کالعدم ہے اور اگر بخاری علیہ الرحمۃ کی ترتیب سے قطع نظر کیجاوے تو بھی ترجمہ اور حدیث کے
[illegible] کے منافات نہین ہے کیونکہ سلام کا قبل نماز کے ساری رکعتون پر صادق آتا ہے اور اسی سے زین بن منیر نے جزم کیا
[illegible] کی طرف نووی نے اشارہ کیا اور یہ نووی کی کلام کو اس باب کے آخر مین انشاء اللہ تعالیٰ بیان کرونگا کہا ابن
[illegible] ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث پر کلام کرنے مین اور وہ اسباب کی دوسری حدیث ہے کہ یہ حدیث چاہتی
[illegible] دعا کے مانگنے کا نماز مین مطلقاً امر ہے اور کسی محل کی اس مین تعیین نہین ہے اور مین امید کرتا ہون کہ اولی اس
[illegible] محلون مین سے ایک محل مین ہو سجود اور تشہد مین کیونکہ ان دونو محلون مین دعا کے ساتھ امر وارد ہوا ہے حافظ
[illegible] کہا جو جسپر ظاہر ہوا ہے وہ یہ ہے کہ بخاری علیہ الرحمۃ نے اس ترجمہ کے ساتھ اس طریق
[illegible] جس طریق مین اس محل کی تعیین کا بیان ہے کیونکہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث کی بعض طریقون
[illegible] ہے فلیتخیر من الدعاء ما شاء یعنے پھر جونسی دعا چاہے پسند کرے اور اس
[illegible] ابن عیینہ کی روایت سے نکالا اسنے کہا مجھے عبد اللہ بن طاؤس نے

[illegible] کو کہ کیا ہین علم ہیات سے سورج اور چاند کے
[illegible] سال مہینے گہن نہین ہوتا اور سال بھر کے پیشتر جنتریون مین لکھدیتے
[illegible] فلان وقت مین ہوگا اور چاند گہن فلان تاریخ اور فلان وقت مین اور
[illegible] کل بیٹھ جاویگی یا ان کا اتنا حصہ اور یہ بھی لکھدیتے ہین کہ کس ملک مین
[illegible] زمین اور چاند کی اور حائل زمین کا سورج اور چاند مین یا
[illegible] کہا دو نشانیان ہین اللہ تعالی کی نشانیون مین سے
[illegible] کی علم قدرت کی یا اسکے ساتھ ڈراتا ہے اللہ عزوجل اپنے بندون کو اپنے عذاب
[illegible] کا قول وَمَا نُرْسِلُ بِالْآيَاتِ إِلَّا تَخْوِيفًا اور آویگا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
[illegible] کے ساتھ ڈرانے کے اپنے بندون کو ڈراتا ہے اور بخاری نے اسپر علاحدہ باب مقرر کیا
[illegible] کہ چاند کے گہن مین بھی کسوف کی نماز مشروع ہے اور اسپر گفتگو ایک علیحدہ
[illegible] ہدایت مین ہے یہانتک کہ روشن اور صاف ہوجاوے ان دونون
[illegible] کی صراحت ہے اور احادیث سے دلیل لی گئی ہے کہ کسوف کی نماز کا کوئی وقت
[illegible] ساتھ متعلق ہے اور وہ دن کے ہر وقت مین ممکن ہے اور یہی قول ہے شافعی
[illegible] کو مستثنے کیا ہے اور یہی امام احمد کا مذہب مشہور ہے اور مالکیہ کے نزدیک
[illegible] ڈوبنے تک ہے اور ایک روایت مین ہی عصر کی نماز تک ہے اور پہلے مذہب کو
[illegible] کا اور کہا ہے سورج یا چاند کے صاف ہونے سے پہلے اور لوگون کا اسپر اتفاق
[illegible] وقت معین ہو تو ممکن ہے کہ وقت سے پہلے سورج یا چاند روشن
[illegible] کے کسی طریق مین باوجود انکی کثرت کے اسبات کا واقف نہین
[illegible] وقت اسکا پڑہنا اتفاقا واقع ہوگیا اور یہ آپکی چاشت کے
[illegible] نہین کرتا اور سب طریقون کا اس پر اتفاق ہے
[illegible] علیہ الرحمۃ نے کسوف اور بدر الخلق مین کہا
[illegible] وَقَالَ أَحْمَدُ بْنُ وَهْبٍ
[illegible] عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ

علیہ وسلم اِنَّ الشمس والقمر لا یخ
فصلوا ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ
شخص کے مرنے سے اور نہ کسی (بڑی) شخص کے پیدا ہونے سے گہن
کو دیکھو نماز پڑھو ف ابن خزیمہ اور زبانے نافع کے طریق سے
ابراہیم علیہ السلام (حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادے
نے فرمایا جب تم گہن کو دیکھو تو نماز کی طرف گھبراؤ اور اللہ کی یاد کی طرف
حدیث میں جو ولا لحیاتہ کی زیادت ہے اس میں اشکال ہے کیونکہ جاہلیت کا زمانہ
گہن ابراہیم علیہ السلام کے مرنے کیوجہ سے ہوا اور جواب یہ ہے کہ
کرے کہ اچھا گہن لگنا کسیکے مرنیکا تو سبب نہیں ہے پر ہوسکتا ہے کہ کسی کے حیات کا
کیواسطے شارع علیہ الصلوۃ والسلام نے نفی کو عام رکھا (موت حیات بن) ف ہکذا
مسلم نے صلوۃ میں اور ایسا ہی نسائی نے حدثنا عبید اللہ بن محمد
شیبان ابو معاویہ عن زیاد بن علاقۃ عن المغیرۃ بن شعبۃ قال کسفت
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم مات ابراھیم فقال الناس کسفت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الشمس والقمر لا یکسفان
فصلوا وادعوا اللہ مغیرہ بن شعبہ سے روایت ہے کہ سورج میں گہن لگا حضرت
میں جسدن فوت ہوگئے حضرت ابراہیم علیہ التحیۃ والتسلیم (حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کہا کہ سورج میں گہن حضرت ابراہیم علیہ التحیۃ والتسلیم کے مرنیکی وجہ سے لگا ہے
فرمایا بیشک سورج اور چاند میں گہن نہیں لگتا کسی (بڑے) کے مرنے
پڑھو اور اللہ کو پکارو ف اکثر سیرت والوں نے ذکر کیا ہے کہ حضرت
کے دسویں سال میں فوت ہوئے بعض نے کہا ربیع الاول میں اور
اکثر کا یہ خیال ہے کہ مہینے کی دسویں تاریخ میں یہ قول
قول پر تو کوئی بھی تاریخ صحیح نہیں ہے اسلیے کہ آپ
ہوچکا ہے کہ آپ حضرت ابراہیم علیہ السلام

Marfat.com

ے ہجرت کی نوین سال اگر یہ نقل صحیح ہو جاوے
ع کیا کہ یہ واقع حدیبیہ کے سال مین واقع ہوا اور اسکا جواب
ے بعید کیونکہ ان بعد وے کے آخر مین لوٹے (ف) اور اسکو مولف علیہ
ے سنہ مین **باب الصدقة في الكسوف**
ے حدثنا عبد الله بن مسلمة عن مالك عن هشام بن عروة
الشمس في عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم فصلى رسول
قام فاطال القيام ثم ركع فاطال الركوع ثم رفع فاطال القيام ثم ركع
ے الشمس خطب الناس فحمد الله واثنى عليه ثم قال ان الشمس
لاحد ولا لحياته فاذا رايتم ذلك فادعوا الله
ثم قال يا امة محمد والله ما من احد اغير من الله من ان
امة محمد والله لو تعلمون ما اعلم لضحكتم قليلا ولبكيتم
عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ سورج مین گہن لگا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
ے ساتھ (ف) اس حدیث سے دلیل لی ہے اسپر کہ آپ ہر وقت باوضو رہتے
ے کیا اعتراض ہے کیونکہ حدیث کے سیاق مین حذف ہے ابن شہاب
گہن لگا تو آپ نکلکر مسجد کی طرف اور لوگون نے آپکے پیچھے صفین باندہین اور
گیا تو آپ نے کے وقت لوٹے اور گہون کے درمیان سو گذرے پھر نماز
مین حدیث مین تو جائز ہے کہ آپنے وضو کیا ہو لیکن راوی نے
ے ہوے (ف) تو کھڑے ہوے اور لمبا قیام کیا
(ف) ابن شہاب کی روایت مین ہے پھر آپنے فرمایا
ے کسوف کے اواخر مین کہ آپنے ربنا و
ہے جو اعتدال مین
رکوع کیا لیکن پہلے رکوع
ے جیسے پہلی رکعت مین کیا

پھر نماز سے پہلے [illegible]

پیچھے خطبہ مشروع ہے اور [illegible]

کیا ہے لیکن مالک کے اصحاب کا یہ مذہب [illegible]

اور اس سے معلوم ہوا کہ کھلوانے سے خطبہ ساقط نہیں

روشن ہو جاوے تو نماز ساقط [illegible] ہے اور خطبہ بھی

ہیئت مذکورہ پر اس شخص کے تردید جو اسکا قائل ہے

کہ معمولی نفلوں کی طرح پوری کرے **ت** اور اس کی تعریف

کیا عمرہ کی حدیث میں اور آپنے گواہی دی کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

پھر فرمایا بے شک سورج اور چاند دو نشانیاں ہیں اللہ عزوجل کی

کو کسیکے مرنے کے لیے اور نہ کسی کے جینے کے لیے جب تم گہن کو دیکھو

بیان کرو اور نماز پڑھو اور خیرات کرو **ف** اسی جملہ میں ترجمہ کی مطابقت

امت اللہ کی قسم کسی شخص کو اللہ سے بڑھکر اس بات سے غیرت نہیں آتی کہ

اے محمد کی امت اللہ تعالی کی قسم اگر تم جانتے جو میں جانتا ہوں تو

سے معلوم ہوا کہ جہانتک ہو سکے وعظ تواضع کرے اسلیے کہ

اپنی طرف منسوب کیا اپنی امت کو اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ

ساتھ خاص ہے وہ یہ ہے کہ معمول سے زیادہ قیام

کو بڑھا دیوے اور اس ہیئت کی روایت میں حضرت

عباس رض اور عبداللہ بن عمر بخاری مسلم کے پاس

اور اسکی مثل جابر سے مروی ہے مسلم کے پاس اور علی سے مروی

کے پاس اور ابن عمر سے زرارہ کے پاس اور

جنکو حافظون اور ثقون نے روایت

علم والون کا یہی قول ہے اور

طرق سے علیہ

دے ابی بن کعب کی حدیث سے بزار
ن کی حدیث کی سند علت سے خالی
ابن قیم نے شافعی اور امام احمد اور بخاری سے
ت کو بعض راویون کی غلطی سمجھتے تھے کیونکہ جس حدیث کو
ن سب طریقون کو جمع کرتا ہے یہ کہ یہ واقعہ سدا
ہو تو اسکے طریقون مین سے راجح طریق کو لینا متعین
ع کیا ہے کہ یہ واقعہ متعدد ہے اور کسوف کئی بار واقعہ ہوا تو ان
ی طرف ہجان کا میلان ہے لیکن اسکے نزدیک چار رکوع پر زیادہ ثابت
ن حنبل اور خطابی وغیرہم کا یہ قول ہے کہ جتنے طریق اس مسئلہ مین ثابت
ہے اور یہ اختلاف مباح کی قسمون مین سے ہے اور اسی کو امام نووی نے
ہے کہ رکوعون کا زیادہ اور کم کرنا گہن کے جلد
ہے اگر گہن پہلے رکوع مین ہی کھل گیا تو اسکو معمولی نفل نماز
کیا جاوے اور دوسرے رکوع مین ہی نہ کھلا تو ایک اور (تیسرا)
ام نووی نے اسپر اعتراض کیا ہے کہ گہن کا دیر سے کھلنا
ہی رکعت مین معلوم ہو سکتا ہے اور سب روایتین متفق ہین کہ
اس سے معلوم ہوتا ہے کہ تعدد رکوع اول حال سے فی نفسہ مقصود
پہلی رکعت پر ہو اور رہی دوسری رکعت تو وہ تو پہلی رکعت
ہو جانے کے دیر مین صاف ہونیکو وقوع مین آویگا اسی کی
ہو جاوے اسی لیے اصبغ نے کہا ہے
ادا کرے اور اسصورت مین کسوف
رکوع زیادہ کرے اور اس سے کوئی رکنے
اٹھا کر سجدہ کر
یہ کام ایک

یا کسی بار تو جس شخص نے ایسا یہ کام کر
ہوا ہی اس عمل پر صحیح صریح حدیثوں کے
کے دیکھنے کے لیے سر اوٹھایا ہوتا تو اس قیام سے
اعتدال کیا پھر اس میں قرارت کو شروع کیا تو پھر ایک
قائل نے زعم کیا ہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فعل جو
ہیئت کے سوا نماز کی ایک اور ہیئت ثابت ہو جاتی اور یہ بعید ہے
میں ان فائدوں کے سوا جو گذری اور فائدے ہیں نماز اور دعا اور تکبیر اور
تک گہن کھلجاوے اور بہت ہنسنے سے ڈانٹنا اور بہت رونے کی ترغیب دینا اور
مرنیکے پیچھے لوٹتا ہے اور اللہ کی نشانیوں کو ساتھ عبرت لینا اور اس میں ان لوگوں
زمین میں جو کچھ ہو رہا ہے نجوم کی تاثیرات سے ہو رہا ہے اسلیے کہ حضرت صلی اللہ علیہ
سورج اور چاند سے نفی کی تو ان کے سوا اور تاروں کی کیا حقیقت ہے اور اس سے
سے پہلے جانا چاہیے پھر امام صفوں کو برابر کرے اور نماز کی جگہ میں کھڑا ہو کر
عقیدہ شریعت کے خلاف ناروا ہوا اس سے ڈرنا چاہیے اور یہ بیان معلوم ہوا کہ
آلہ وسلم کے افعال کے نقل میں کوشش کرتے تھے اس کی اقتدا کے لیے اور
جسکا سورہ قیامت کی ان آیتوں میں بیان ہے فَاِذَا بَرِقَ الْبَصَرُ
الْاِنْسَانُ يَوْمَئِذٍ اَيْنَ الْمَفَرُّ یعنے پھر جب چندھیا لینے لگیں نور اور گہن لگ جاوے
آدمی اس دن کہاں جاؤں بھاگ کر) اور اس شخص کے حدیث کی
ہے پھر کہ خوف اور رجا دونوں کو جمع کرنا چاہیے اسلیے کہ
سے دور کر دیتا ہے اسیطرح مومن کو بھی خوف اور رجا دونوں حالتوں
قبیح رہے کیطرف اشارہ ہے جو سورج یا چاند کو
اور شوکانی نے انکی شرح میں وہی باتیں بیان کیں
فِي الْكُسُوفِ گہن کی نماز میں الصلوٰۃ جامعۃ
ثُمَّ كَانَتْ سُنَّةُ مُعَاوِيَةَ

[illegible] انکسفت الشمس علی عہد رسول اللہ صلی اللہ
[illegible] ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مبارک زمانے مین سورج مین
[illegible] ادا کرنیوالا بھیجا جاوے آواز کرے الصلوٰۃ جامعۃ یعنی کسوف کی نماز کریے رہتی ہو جاوے
[illegible] مین دلیل ہے اس شخص کی جو کسوف کی نماز کو بوسطے اس کلمے کے ساتھہ آواز کرنیکو
[illegible] نماز کے لیے معمولی اذان اور معمولی اقامت نہ دیجاوے اور یہی مذہب ہے امام احمد اور
[illegible] الکسوف گہن کی نماز مین امام کا خطبہ پڑہنا ف گہن کیوقت مین خطبہ پڑہنے
[illegible] اور صحیح ہے الحدیث کے ترجمہ یہ ہے کہ گہن کیوقت خطبہ پڑہنا مستحب ہے اور ابن قدامہ نے کہا
[illegible] ہے یہی ہے اور حنفیہ مین سے صاحب ہدایہ نے کہا ہے کہ کسوف مین کوئی خطبہ نہین ہے اسلیے کہ
[illegible] اور اسکا جواب ہے کہ خطبہ کا ذکر صحیح حدیثون مین تصریح کے ساتھہ آچکا ہے اور وہ بہت حدیثین
[illegible] ہے کہ کسوف کیلیے کوئی خطبہ نہین ہے باوجود اسکے کہ امام مالک نے باب کی حدیث کو
[illegible] اور بعض نے اسکا جواب دیا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خاص کر کے اسکے لیے خطبہ کا ارادہ
[illegible] اور بعض نے خیال کیا کہ کسوف کیسکے مرنیکے لیے ہوتا ہے اور اسکا جواب یہ ہے کہ خطبے
[illegible] اور وعظ و نصیحت کا ذکر صحیح صریح حدیثون مین ثابت ہے اور آپنے صرف کسوف کی اعلام پر ہی
[illegible] اور خاص دلیل کے سوا ثابت نہین ہوتی اور ابن دقیق العید نے بھی حنفیہ کی تاویل
[illegible] کہ خطبے کے مقصود کسی چیز مین منحصر نہین ہین جیسے حمد اور ثنا اور وعظ کا صدور ہو جاوے
[illegible] اور کسوف کے خطبے سے غرض یہی ہے تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھہ اقتدا ہی
[illegible] کسوف کا سبب بیان کرے ہان ابن قدامہ نے کسوف کے خطبہ کے جمعہ و عیدین
[illegible] ان مین کوئی ایسی چیز نہین ہے جس سے یہ معلوم ہو کہ کسوف کا
[illegible] اور اس شخص کا رد کیا جس نے اصل خطبہ کا
[illegible] ابن منذر نے کہا بعض حنفیہ نے دلیل لی ہے خطبہ کی ترک پر
[illegible] ابو یا کہ منبر پر چڑہنا خطبہ مین شرط نہین ہے دوسرا امر
[illegible] قالت عائشۃ رأیتہ خطب النبی صلی اللہ علیہ
[illegible] عائشہ کی حدیث ذہبی صواب ابو الصدا نے

Marfat.com

الکسوف بن کنسی اور اسمائی حدیث [illegible]

علیہ الرحمہ نے اس باب میں ابن شہاب

یہ حدیث اور عائشہ کی وہ حدیث جو اس سے اگلی

ہے یہ ثنا خطبہ میں ہی تھی اور رہی اسماء کی حدیث [illegible]

یحیی بن بکیر قال حدثنی اللیث عن [illegible] ابن شہاب ح

قال حدثنا یونس عن ابن شہاب قال حدثنی عروۃ عن عائشۃ

الشمس فی حیوۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] فقال

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قیامہ طویلۃ ثم رکع رکوعا طویلا ثم

یسجد وقرء قراءۃ طویلۃ وھی ادنی من القراءۃ الاولی ثم کبر

الاول ثم قال سمع اللہ لمن حمدہ ربنا لک الحمد ثم [illegible]

فاستکمل اربع رکعات فی اربع سجدات وانجلت الشمس قبل ان

اللہ بما ھو اھلہ ثم قال ھما ایتان من ایات اللہ لا تخسفان لموت

فافزعوا الی الصلوۃ وکان یحدث کثیرا عن ان [illegible]

الشمس بمثل حدیث عروۃ عن عائشۃ فقلت لعروۃ انہ

یزد علی رکعتین مثل الصبح قال اجل لانہ اخطا السنۃ

کی بی بی سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زمانہ میں

مین نہ گئے اس خیال سے کہ کہین نماز سے پہلے پہلے ہی [illegible]

ہے) اور لوگون نے آپ کے پیچھے صفین باندھین [illegible]

قرات پڑھی ف ابوداؤد نے روایت کیا کہ امام [illegible]

پھر اللہ اکبر کہکر رکوع کیا اور [illegible]

سمع اللہ لمن حمدہ ربنا لک الحمد پھر کہنے

قرات سورہ کی تھی ف ابوداؤد [illegible]

ف پھر [illegible]

Marfat.com

کی جیسے بعد جاوے ہی سجدے اور سورج کھل گیا اس سے
اصول فقہ کی جیسے اسکو لائق ہے ف اس مین مرجبہ باب کا
حدیث مین خطبہ کی تصریح نہین ہے پر اسی عائشہ رضی کی روایت مین جو اس سے
کی اصحاب ف پھر آپنے (خطبہ مین) فرمایا سورج اور چاند (کا گہن لگنا) دو
نشانیان ہین گہن لگنا دونون کا کسی کے مرنیکے لیے اور نہ کسی کے جینے کے لیے تو جب تم سورج
کا گہن دیکھو ف اسکو مولف نے صلوۃ مین بھی نکالا اور مسلم نے کسوف
کی حدیث مین ابو سلمہ سے ف ابن شہاب زہری نے کہا مجھکو خبر دی کثیر بن عباس نے کہ (میرے باپ)
عباس رضی نے کہا سنت ہے سورج گہن لگنا جیسے عروہ نے حدیث بیان کی عائشہ رضی سے زہری نے
کہا عبد الملک بن مروان نے تو وہ کہتین صبح کی نماز کی طرح پڑہین حسبان مدینہ مین گہن لگا
تو عبد الملک نے نماز پڑہی پوچھ کو بھیجا گیا ف حافظ نے کہا احمد حدیث سمرہ سے نکلا کہ گہن کی
نماز کو جماعت کے ساتھ ادا کرنا چاہیے اور ہر رکعت مین دو رکوع ہین اور یہ سب سے زیادہ
صحیح ہے اور تین رکوع ہر رکعت مین اور بعضون مین چار بعض مین پانچ امام
شافعی نے گہن کی نماز مین متعدد رکوع ثابت ہین نقل کیا انکو ابن عمر اور عائشہ اور
عبد اللہ بن عمرو بن عاص اور اسماء اور ابو موسی اشعری رضی اللہ عنہم نے اور یہ
حدیث صحیح ہے کیونکہ ہر رکعت مین ایک رکوع سمرہ نے نقل کیا ہے اسکو نکالا
ابن خزیمہ اور ابن حبان اور حاکم نے اور صحیح کہا اسکو ابن عبد البر نے اور حاکم نے
کہا یہ حدیث ثابت ہے شیخین کے نزدیک عبد اللہ بن عمرو کی حدیث پانچ رکوع کی صحیح ہے جو صحیحین کی
شرط پر ہے
حنفیہ کے مذہب مین سے بڑی وجہ کے ہین پہلی بسبب نعمان اور سمرہ اور
ابن عباس اور اہل حدیث اور شافعی اور امام احمد کا بھی یہی قول
ہے کہ ہر رکعت مین تین رکوع اور پانچ رکوع بھی جائز
ہے اگر جماعت نہ ملے تو اکیلے پڑہ لیوے باب
ف ان کو اس سے کہ گہن ہے کسوف اور خسوف دونون کا
معلوم ہوتا ہے کہ وہ امام بخاری کے

نزدیک اس اطلاق میں کسی کا دو جہ نہیں ہے
جسکو سنان بن عیینہ نے زہری سے روایت کیا
الشمس کہو اور یہ اثر موقوف ہے اور صحیح ہے
سے اس نے عروہ سے لیکن صحیح حدیثیں اسکے خلاف
کی استعمال میں جو مشہور ہے وہ یہ ہے کہ کسوف
کو پسند کیا اور جوہری نے کہا یہی فصیح ہے اور عیاض نے
کہ خسوف کا اطلاق تو قرآن مجید میں چاند پر آیا ہے
نے کہا کہ ہر ایک کا اطلاق ہر ایک پر آجاتا ہے اور یہ
لغت میں دونو کا مدلول ایک نہیں ہے اسلیے کہ کسوف کہتے ہیں کسی چیز کے سیاہ ہوجانے
نقصان اور ذلت کے اور اندونو کے ہر ایک میں مستعمل ہونے سے دونو کا مترادف ہونا لازم
کہتے ہیں ابتدا گہن کو اور خسوف انتہا گہن کو اور بعض نے کہا کسوف کہتے ہیں ساری
بعض روشنی کو دور ہوجانیکو اور بعض نے اوسکے الٹ کہا (ف) وقال اللہ
اللہ عزوجل نے فرمایا قیامت میں سورج کو گہن لگ جاوے گا ف آیت کریمہ
یہ کہ چاند میں خسوف کا لفظ مستعمل ہوگا کسوف کا جیسے قرآن مجید میں ہے
معلوم ہو کہ کسوف سورج کے ساتھ خاص ہے دوسرے ارادہ کیا مؤلف نے کہ جس چیز کو
ہے وہ اسی کی مثل ہے جسکا چاند کے لیے اتفاق ہوتا ہے اور قرآن مجید میں
آیا ہے تو پھر خسوف کا اطلاق سورج کے گہن میں بھی جائز ہوگا
عروہ سے اس نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے خسفت الشمس کے لفظ کے ساتھ اور یہ عروہ کے
سوا اور دونکی روایتیں جن میں سورج کے گہن پر کسوف کا اطلاق
ہر ایک کے گہن پر آجاتا ہے (ف) حدثنا
ابن شہاب قال اخبرنی عروۃ
اللہ علیہ وسلم اخبرتہ ان
صلی یوم خسفت الشمس

خبر دی کہ سنے ایسا باب علامہ [illegible]

مینے کہا دونو تشہدون کے بیچ [illegible]

باللہ من عذاب القبر آخر حدیث مالک بن

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا سے مرفوعاً خبر [illegible]

سے مرفوعاً کہ جب ایک تم میں تشہد کرے تو کہے [illegible]

نے محمد بن ابی عائشہ سے اور مسلم نے اسکو ولید بن مسلم کی روایت [illegible]

اخیر سے فارغ ہو پھر حدیث کو ذکر کیا اور ساری [illegible]

کی محل کا بیان ہے اور وہ تشہد سے فراغت کے بعد ہے [illegible]

وہ جو اجازت وارد ہوئی کہ نمازی جون ہی دعا چاہے مانگ [illegible]

اسنے ما قال الحافظ فی الفتح **حدثنا** ابو الیمان قال اخبرنا

ابن الزبیر عن عائشۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم اخبرتہ ان

سلم کان یدعو فی الصلوۃ اللھم انی اعوذ بک من عذاب

الدجال واعوذ بک من فتنۃ المحیا وفتنۃ الممات اللھم انی

فقال لہ قائل ما اکثر ما تستعیذ من المغرم فقال ان الرجل اذا

اخلف ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وآلہ وسلم (نماز کے) تشہد کے بعد سلام سے پہلے دعا کرتے [illegible]

تیری پناہ ڈھونڈتا ہوں قبر کے عذاب سے **ف** [illegible]

کا منکر ہے اور کتاب الجنائز میں انشاء اللہ تعالی اس [illegible]

کی آزمایش اور جانچ سے **ف** حافظ [illegible]

عیاض نے کہا عرف میں فتنہ کا استعمال [illegible]

چنانچہ زنی پر اور اسکے سوا اور معانی پر [illegible]

ہوا ہے ان الذین فتنوا المومنین والمومنات

عذاب الحریق یعنی جو لوگ [illegible]

Marfat.com

قال معہ اللہ لمن حمدہ فقام کما ھو ثم
معا طویلا وھی ادنی من الرکعۃ الاول ثم سجد
صلاتک ثم سلم وقد جلت الشمس فخطب الناس
ان من ایات اللہ لا یخسفان لموت احد ولا لحیاتہ
اور کر امتر ہم عفا اللہ عنہ کہتا ہے ان سب اقوال سے جنکو
ہی صحیح اور درست ہے کہ ان دونو لفظون مین سے ہر ایک کا
ہے اور خود جناب رسالت مآب علیہ التحیۃ والتسلیم نے کسوف کو بھی
لا یخسفان لموت احد مین اور خسوف کو بھی دونو کیطرف اپنے قول لا یخسفان لاحد
کسوف مذکور بھی ہین اضافت کسوف شمس تو کیطرف تو عائشہ رض کے قول فقال فی کسوف
اضافت حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قول لا یخسفان مین مذکور ہے اور جنہون
نے لا یخسفان کے الفاظ مین غور نہین کیا

باب قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اللہ عزوجل اپنے بندونکو گہن کے ساتھہ ڈراتا
صلی اللہ علیہ وسلم اسکو روایت کیا ابو موسی اشعری رض نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
کیونکہ وہ سات بابون کے بیچے انشاء اللہ تعالی

حدثنا قتیبۃ
عن ابی بکرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
لا یخسفان لموت احد ولکن یخوف اللہ بہما عبادہ ۔ ابو بکر رض
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا بیشک سورج اور چاند مین گہن لگنا
ان دونون مین کسی کے مرنیکے لیے اور نہ کسی کے
اپنے بندون کو (اپنے عذاب سے) ڈراتا ہے
عبد الوارث وشعبۃ وخالد بن عبد اللہ
عبد الوارث بن سعید تنوری
عیینہ سے اسی حدیث
عبد الوارث کی روایت کو

مصنف اوس حدیث سے جو عبد بیان کیا
کی اس روایت مین ثابت ہوے عبکو
بیہقی نے کہا اس جملہ کو ابو معمر
معمر کے سوا جو اور لوگون نے عبد الوارث
روایت کو مصنف نے کسوف القمر مین بیان کیا
عبد الوارث سے تو یہ کسوف کی ابتدا مین گذرچکی اور حماد بن
موصول کیا حجاج بن منہال کی روایت سے اسنے حماد بن سلمہ سے
جب سورج اور چاند دونون مین سے کسی کو گہن لگے تو ڈرا
الحسن قال اخبرنی ابوبکرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ
کی یونس بن عبید کی حسن سے اس جملہ کو روایت کرنے مین موسی بن اسمعیل
بصری سے کہا مجھے خبر دی ابوبکرہؓ نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے
کو گہن لگانے کے ساتھ) اپنے بندونکو ڈراتا ہے ف عوف سے
کیا ہے وتابعہ اشعث عن الحسن اور اشعث بن عبد الملک
اس جملہ کے حذف مین ف اور موصول کیا اس طریق کو ابن
اشعث سے اسنے حسن سے اور ان مین بھی یہ جملہ نہین ہے اور حضرت
عزوجل ان دونون کے گہن کے ساتھ اپنے بندونکو ڈراتا ہے
مین سے خیال کرتا ہے کہ گہن لگنا ایک قدیمی امر ہے جو
نہین ہوتا کیونکہ اگر ایسا ہی ہوتا جیسے ہیئت والون کا خیال ہے
اسکو دریا کے مد اور جزر کی طرح سمجھا جاتا
اس امر مین ابن العربی
کہ حضرت نے گہن کو دیکھ کر یہ سمجھا کہ گہن اگر کسی
مقرری اوقات ہو تو حساب کے ساتھ ثابت کیون نہ ہو
امر اور خبر ات کرنے کے امر اور نماز اور ذکر کے

...ہے
...ہے اور عبد عباد ق کا فرمانا یقینی ہے واللہ
...سوت (کی نماز) مین قبر کے عذاب سے پناہ مانگنا
...سے پناہ طلب کرنے کی مناسبت یہ ہے کہ دن کا
...ایک چیز کے ساتھ دوسری چیز یاد آجاتی ہے تو قبر کے
...ابراہیم سے ابو اسامہ نے عائشہ کی حدیث کو بیان کیا عمرہ کی روایت

حدثنا عبداللہ بن مسلمۃ عن
...عبدالرحمان عن عائشۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم
...عائذا باللہ من عذاب القبر فسألت عائشۃ رسول اللہ صلی اللہ
...صلی اللہ علیہ وسلم عائذ باللہ من عذاب القبر فركب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذات غداۃ مركبا فخسفت
...صلی اللہ علیہ وسلم بین ظهرانی الحجر ثم قام يصلي وقام الناس
...قام طويلا ثم ركع طويلا ثم قام قياما طويلا وهو دون القيام الاول ثم ركع
...ثم سجد ثم قام قياما طويلا وهو دون القيام
...دون الركوع الاول ثم ركع قام قياما طويلا وهو دون
...قياما طويلا وهو دون الركوع الاول ثم ركع فسجد وانصرف فقال
...ان يعذبون في قبورهم فحدث عمرة عبدالرحمان بن سعد بن زرارہ کی
...صدیقہ ہیں کچھ مانگنے کے لیے آئی اور بولی مجھکو اللہ
...نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہود کی عورت کے
...حضرت آپ پر قربان) کیا لوگ اپنی قبرون مین عذاب
...اللہ کی پناہ لیتا ہون (قبر کے عذاب سے) ف
...حضرت عائشہ صدیقہ نے حضرت صلی اللہ
...عذاب حق ہے
...اللہ سے پناہ مانگتے تھے اگر عترا ض

حدثنا ابو نعیم قال حدثنا شیبان عن یحیی

احمد اور اسحٰق کا اور ابن ماجہ نے ابو ہریرہ سے
پسند کیا ابن جریج نے اور طاؤس سے
نہ امام شافعی کا یہ قول ہے اشہر اور ابو حنیفہ
اسکے لفظ یہ ہیں پھر سجدے کرو دو سجدے
ہیں جسکی طرف میں نے اشارہ کیا مسلم
لفظ یہ ہیں پھر آپنے رکوع کیا پھر لمبا رکوع کیا پھر رکوع سے
یہ روایت شاذ ہے اور دوسری روایتوں کے
زیادہ اسکو لمبا کیا یہ نہیں ہے کہ اس کو رکوع کی
حدیث کے ساتھ جسکو نسائی اور ابن خزیمہ نے روایت کیا عبداللہ
کیا پھر لمبا رکوع کیا یہانتک کہ کہا گیا آپ رکوع سے نہیں اٹھیں گے
گیا آپ سجدہ نہ کرینگے پھر سجدہ کیا اور لمبا سجدہ کیا یہانتک
اٹھکر دو سجدوں کے درمیان بیٹھے اور لمبا بیٹھے یہانتک کہا گیا اب دوسرا
لفظ ابن ثوری کے طریق سے انکی عطا ابن سائب سے
ہو جانے سے پہلے سنا تو حدیث صحیح ہے حافظ نے کہا اور میں
واقف نہیں ہوا کسی روایت میں اس روایت کے سوا اور امام
کرنے کے ترک پر اتفاق ہے اگر اسنے اتفاق نہ بھی کیا تو
(مغلوب) ہے اس روایت کے ساتھ (ف) باب

ف اگر امام موجود نہ ہو تو ان میں سے کوئی
امام موجود نہ ہو تو اکیلے اکیلے پڑھ لیں (ف) وضاحت
کی نماز پڑھی لوگوں کے ساتھ (مسلم)
دونوں نے سفیان بن عیینہ سے
کہنے لگا تو ابن عباس نے ہماری
یہ موقوف صحیح ہے مگر

Marfat.com

...ے ابن عباس سے سنا لا اور ایسی ہی اسکو ابن
...یا صفوان بن عبداللہ بن صفوان نے کہا میں نے ابن عباس کو دیکھا
...ل بن محمد بن عبداللہ بن عباس اور علی بن عبداللہ بن عباس نے لوگوں کو
...ہیں یحییٰ بن محمد اور ابن عمر نے بھی لوگوں کو کسوف کی نماز جماعت کے ساتھ
...ے حاصل کیا اور مصنف کی غرض ان آثار کے بیان کرنے سے یہ ہے

حدثنا عبداللہ بن مسلمۃ عن مالک
...ل بن (ف) عن عبداللہ بن عباس قال انخسفت الشمس علی عہد النبی
...اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقام قیاما طویلا نحوا من قرءۃ سورۃ
...رکع فقام قیاما طویلا وھو دون القیام الاول ثم رکع رکوعا
...رکع ثم قام قیاما طویلا وھو دون القیام الاول ثم رکع
...الاول ثم رکع فقام قیاما طویلا وھو دون القیام الاول ثم
...الرکوع الاول ثم سجد ثم انصرف وقد تجلت الشمس فقال
...ان لا یخسفان لموت احد ولا لحیوتہ فاذا رایتم ذلک
...رایناک تناولت شیئا فی مقامک ثم رایناک تکعکعت فقال
...لو اصبتہ لاکلتم منہ ما بقیت الدنیا واریت النار
...ورایت اکثر اھلھا النساء قالوا بم یا رسول اللہ قال
...ویکفرن الاحسان لو احسنت الی احدھن
...رایت منک خیرا قط عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما
...مالک رحمہ اللہ ہیں گہن لگا سورج میں تو آپ نے کسوف کی
...بقرہ پڑھی جاوے پھر رکوع کیا لمبا رکوع پھر سر اوٹھایا
...پھر رکوع کیا لمبا رکوع لیکن پہلے رکوع سے کم پھر
...کھڑا ہوا لیکن پہلی (رکعت کے دوسرے) قیام سے
...رکوع سے سر اٹھایا اور قیام کیا لمبا

قیام لیکن (دوسری رکعت
سے کم پھر سجدہ کیا پھر سلام پھیرا اور
ہین اللہ کی نشانیون مین سے ہین
ان دونون مین سے کسی کو گہن لگتا دیکھو تو اللہ
وسلم) آپنے کسی چیز کو پکڑا اپنی جگہ
آپنے نماز کو پورا کیا تو ابی بن کعب نے عرض کی آپنے نماز مین
کیحدیث کیطرح ذکر کیا مگر جابر کیحدیث مین ہے کہ
اور قصہ ہوگا اور شاید وہ قصہ ہو جسکو اُس نے حکایت کیا
سیاق گذر چکا کتاب المواقیت مین لیکن اسمین اس قدر اضافہ ہے کہ
اور رہی جابر کیحدیث تو وہ مشابہ ہے ابن عباس کے سیاق کے
پھر ہمنے دیکھا کہ آپ اُلٹے پاؤن پیچھے ہٹے تو فرمایا
لیتا تو تم کہاتے اس خوشہ سے جب تک دنیا باقی رہتی
والا دیکھنا کبھی نہین دیکھا حافظ نے کہا اسکا ظاہر
حمل کیا ہے اسپر کہ بہشت کا درے کی پردے آپکے لیے کھولے گئے
کی مسافت قطع کی گئی یہانتک کہ آپ نے قدرت پائی
ساتھ اور اسکی تائید کرتی ہے آئندہ کیحدیث جو اوائل صلوٰۃ مین
کہ اگر مین جرات کرتا تو مین تمکو اس کے خوشون مین سے
کی صورت آپکے سامنے کی گئی جیسے آئندہ
مین ہے سبکو دیکھ لیا اور اسکی تائید کرتی ہے
اور دوزخ اب اس دیوار کے عرض
فرمایا بہشت کی صورت میرے لیے
ہوسکتا کہ صورت کا نظر آنا وہ ہو
شرط عادت کے موافق ہے ہوسکتا ہے

[illegible] اور فتنہ کا اطلاق احراق پر قرآن مجید کی اس آیت مین ہی
[illegible] ذُوقُوا فِتْنَتَكُمْ هٰذَا الَّذِي كُنْتُمْ بِهٖ تَسْتَعْجِلُونَ یعنے جسدن
[illegible] کہا جاوے گا) چکھو مزہ اپنی شرارت کا یہ ہے جسکی تم شتابی کرتے تھے اور آیت
[illegible] میم کی فتح اور سین مکسورہ کے تخفیف کے ساتھہ اور آخر مین خاء مہملہ کے ساتھہ بولا جاتا ہے دجال
[illegible] علیہ السلام پر لیکن جب مسیح بولکر اس سے دجال کا ارادہ کیا جاتا ہے تو دجال کے ساتھہ مقید کیا جاتا ہے
[illegible] مین کہا کہ مسیح سین کی تشدید کے ساتھہ دجال ہے اور سین کی تخفیف کے ساتھہ عیسے بن مریم علیہ السلام
[illegible] کہا اور وہ جو فربری نے اکیلی تنہا کی روایت مین خلف بن عامر ہمدانی سے جو حافظون مین سے ایک
[illegible] ہے نقل کیا مسیح سین کی تشدید اور تخفیف کے ساتھہ ایک ہی ہے دجال اور عیسی دونونپر بولا جاتا
[illegible] مین کوئی فرق نہین ہے یعنے ان دونون مین کسی کا کسی کے ساتھہ اختصاص نہین ہے یہ نہین ہے
[illegible] دجال سے مخصوص ہو اور مخفف عیسی علیہ السلام سے تو یہ تیسری رای ہی جوہری نے کہا جس شخص نے کہا کہ
[illegible] ہے تخفیف کے ساتھہ تو اسنے یہ مراد لی کہ وہ زمین پر پھر جاوے گا اور جس شخص نے کہا مسیح مشدد دجال ہے
[illegible] اس سے کہ اسکی ایک آنکھہ میٹی ہوگی اور بعض نے حکایت کیا کہ دجال مسیح ہے خاء معجمہ کے ساتھہ اور یہ تصحیف ہے
[illegible] دجال کے مسیح کے ساتھہ ملقب ہونے مین اختلاف ہوا ہے تو بعض نے کہا فعیل بمعنے مین مفعول کے ہی اور مسیح سے
[illegible] مین مراد ہے اور بعض نے کہا دجال کو اسلیے مسیح کہتے ہین کہ اسکے چہرہ کی ایک جانب ممسوح پیدا ہوئی ہے
[illegible] نہین ہے نہ بیرد اور بعض نے کہا اسلیے کہ وہ زمین کو پھر ڈالیگا جب نکلیگا اور عیسے علیہ السلام مسیح کے ساتھہ
[illegible] ملقب ہوئے کہ وہ اپنی ماں کے پیٹ سے نکلے اور انکو زیتون لگا ہوا تھا اور بعض نے کہا اسلیے کہ زکریا علیہ السلام
[illegible] پھیرا اور بعض نے کہا اسلیے کہ وہ جس بیمار دے کو ہاتھہ لگاتے وہ اچھا ہو جاتا اور بعض نے کہا اسلیے
[illegible] اسکے ساتھہ زمین کو مسح کرتے تھے اور بعض نے کہا آپکے پاؤن مین تلوا نہ تھا اور بعض نے کہا اسلیے
[illegible] تھے اور بعض نے کہا یہ عبرانی زبان مین شاخیا ہے جسکو معرب کر لیا ہے اور مسیح پڑھتے ہین اور بعض نے
[illegible] مین یاد اسکے قائل کا ذکر انشاء اللہ تعالی کتاب التفسیر مین آویگا اور ہمارے شیخ مجد الدین
[illegible] علامہ نے ذکر کیا کہ انہون نے عیسی علیہ السلام کے مسیح کے ساتھہ نامزد ہونے مین
[illegible] انہون نے مشارق کی شرح مین بیان کیا ہے انتہے ما قال الحافظ فی الفتح
[illegible] فتنے اور مرنے کے فتنے سے فا جینے کا فتنہ یہ ہے کہ دنیا مین رغبت کرے

یہ روایت ہے کہ آپنے بہشت اور دوزخ
[illegible] بہت بعید ہے جو کہتا ہے کہ رویت سے
[illegible] کیا استحالہ ہے خاص کر کے اہل سنت والجماعت
[illegible] جو ہین تو اللہ عزوجل نے ایک خاص ادراک
[illegible] کر دیا ہوگا جس سے آپنے بہشت اور دوزخ کا حقیقتہ ادراک کر لیا
[illegible] بہشت کے درمیان پردہ ہو گیا ابن بطال نے کہا آپنے خوشہ
[illegible] ہین ہوا اور وہ فنا ہونگے اور دنیا فانی ہے جسمین باقی چیز کا
[illegible] اگر اسکو دیکھتے تو وہ دیکھکر ایمان لاتے نہ بن دیکھے تو آپ ڈرے
[illegible] نفس کو اسکا ایمان فائدہ نہ دیوے اور بعض نے کہا اسلئے کہ بہشت
[illegible] اول قہ ہوگی مگر آخرت مین اور ابن العربی نے اپنے بعض
[illegible] التاویل مین حکایت کیا کہ اسنے کہا حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
[illegible] کہانے والے کی جی مین ایسا ذوق پیدا کرتا جس سے وہ معلوم کرتا
[illegible] مجھ سے غایب ہی نہین ہوتا اور اسکا جواب یہ ہے کہ یہ تو
[illegible] کہ دار آخرت کی حقایق نہین ہین اور وہ تو امثال ہین
[illegible] کے بدل ایسے ہین کہ انمین سے کچھ ٹوٹ نہین چکا اور نہ وہ
[illegible] جاوینگے تو فی الحال پیدا ہی ہو جاوینگے تو اس سے کون چیز
[illegible] مین بھی پیدا کرے جب چاہے اور ان دونون مین فرق یہ
[illegible] ہو اور دنیا کیلئے جائز ہو (ف) ق اور مینے
[illegible] صحابہ نے عرض کیا یہ کس لئے یا رسول اللہ (صلے اللہ علیہ
[illegible] صحابہ نے عرض کیا کیا اللہ عزوجل کے ساتھ کفر کرتی ہین فرمایا
[illegible] احسان کو نہین مانتین اگر تو انکے ساتھ زمانہ بھر
[illegible] بات دیکھے (جو اسکو ناگوار معلوم ہو) تو
[illegible] حدیث سے معلوم ہوا کہ ایسی چیز

کے دیکھنے کے وقت جس سے خوف ہو [illegible]
کرکے اس بلا کو دفع کرانا چاہیے اور [illegible]
کہ آپ کسقدر اس امت مرحومہ کے خیر خواہ تھے جو [illegible]
سے ڈراتے اور معلوم ہوا کہ جسبات کو متعلم سمجھ سکے [illegible]
سکتا ہے اور استاد اسچیز کو بیان کرے جس [illegible]
حرام ہے اور منعم کا احسان جاننا واجب ہے اور معلوم ہوا کہ بہشت اور دوزخ [illegible]
شخص کو کافر کہہ سکتے ہیں جو دین اسلام سے خارج ہو اور معلوم ہوا کہ اہل [illegible]
معلوم ہوا کہ نماز میں قلیل عمل جائز ہے (ف)

باب صلوٰۃ النساء مع الرجال فی صلوٰۃ الکسوف

مردوں کے ساتھ کسوف کی نماز پڑھنا

(ف) مؤلف علیہ الرحمہ نے اسکے ساتھ [illegible]
ہے کہ عورتوں کا مردوں کے ساتھ کسوف کی نماز پڑھنا منع ہے قرطبی نے کہا امام مالک سے [illegible]
لیے وہ مخاطب ہیں جو جمعہ کی نماز کے لیے مخاطب ہیں اور جو امام مالک [illegible]

حدثنا عبد اللہ بن یوسف قال اخبرنا مالک عن ہشام بن عروۃ عن
المنذر عن اسماء بنت ابی بکر انہا قالت اتیت عائشۃ رضی اللہ عنہا حین
خسفت الشمس فاذا الناس قیام یصلون فاذا ہی قائمۃ تصلی فقلت ما شان الناس
یدہا الی السماء وقالت سبحان اللہ فقلت آیۃ فاشارت برأسہا ای نعم فقمت حتی تجلانی
الغشی فجعلت اصب فوق رأسی الماء فلما انصرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حمد اللہ
علیہ ثم قال ما من شیء کنتم ترونہ الا وقد رأیتہ فی مقامی ہذا حتی الجنۃ والنار
ولقد اوحی الی انکم تفتنون فی القبور مثل او قریبا من فتنۃ الدجال لا ادری ای ذلک
قالت اسماء یؤتی احدکم فیقال ما علمک بہذا الرجل فاما المؤمن او الموقن لا ادری
ای ذلک قالت اسماء فیقول ہو محمد رسول اللہ جاءنا بالبینات والہدی فاجبنا واتبعنا
فیقال لہ نم صالحا قد علمنا ان کنت لموقنا بہ وامامنا المنافق او المرتاب لا ادری
ای ذلک قالت اسماء فیقول لا ادری سمعت الناس یقولون شیئا فقلتہ

کہ میں (راوی ہیں) عائشہ صدیقہ رضی [illegible]

پر وہی ہی ہے لشکر لوگون کو کیا ہوا کہ گھبرا کر
کیا اور غرض یہ تھی کہ سورج مین گہن لگا) اور بولی
تو عائشہ صدیقہ نے اشارہ کیا اور غرض اشارہ سے یہ
سے کہا سر مین (یہی) کہڑی ہوئی یہانتک کہ عشی نے بگھو دیا تب
مین سے اور یا کی تخفیف کے ساتھہ یا شین کی زیر اور یا کی
سے قریب ہے) اور مینے اپنے سر پر پانی ڈالنا شروع کیا (تاکہ عشی دور
کے عوض ناخنہ نہوی تھے ورنہ سخت عشی سے جسمین ہوش نہ رہے وضو
کے ساتھہ) پھر حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز سے فارغ ہوئی تو آپنے اللہ کی
ثنا یا کوئی ایسی چیز نہین ہے جسکو مینے نہین دیکھا تھا مگر بیشک مینے اسکو دیکھہ لیا
اور دوزخ کو بھی دیکھہ لیا اور میری طرف وحی کی گئی ہے کہ تم آزمائے جاؤگے قبرون
مسیح دجال کی آزمایش کے قریب قریب فاطمہ جو اسحدیث کو اسماء سے روایت
کرتی ہین اسمین عشی کا لفظ بولا یا قریب کا لفظ اسماء نے کہا (کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کے پاس فرشتے آتے ہین اور کہتے ہین تیرا اس مرد (محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی
کے لیے تو اسکو رسول سمجھتا ہے یا نہین اور یون کہتے ہین کہ تیرا اس مرد کی بابت کیا
ہے کہ تیرا اس رسول کی بابت کیا خیال ہے اسلیے کہ وہ اپنی دلیل کو سیکھہ نہ جاوے
کہا مین نہین جانتی کہ اسماء نے ان دونون مین سے کس لفظ کو بولی تو وہ
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے پاس ظاہر دلیلین لائے اور ہدایت لائے اور
کی تو وہ فرشتے سون کو کہتے ہین ہشاش بشاش ہوکر سو جا
ہے اطمینان یا شک کے نیوالا فاطمہ نے کہا مین نہین جانتی کہ اسماء نے
تو وہ کہتا ہے (ہائے ہائے) مین نہین جانتا لوگ کچھہ کہتے تھے تو مینے بھی وہ
ہے لیکہ اسلیے کہ متلاشی کو اپنے عقل سے کوئی دلیل معلوم نہین ہوتی اسکے سوا
ہے باب من سمی الراویۃ فی کسوف الشمس جو شخص
کہا ہم سے یحیی قال حدثنا وائلۃ

عن هشام عن فاطمة [illegible]

کسوف الشمس امام ابوبکر صدیق [illegible]

گہن لگنے کے وقت بردہ آزاد کرنے کا [illegible]

کہ ہم خسوف کے وقت بردے آزاد کرنے کا امر کیے جاتے [illegible]

یا یہ اعلے کے ساتھ ادنے پر تنبیہ کرنیکے قبیل سے ہے [illegible]

بالآیات الا تخویفا یعنے نشانیان جو ہم بھیجتے ہین [illegible]

ہوا تو وہ نشانی بلاتی ہے توبہ کیطرف اور تمام نیک کامون کیطرف [illegible]

آگ سے ڈرایا جاتا ہے تو اسحدیث مین اس اعلے چیز کا حکم ہوا جو اگ سے [illegible]

نے فرمایا جو شخص ایک بردہ آزاد کرے ایماندار تو اللہ عزوجل اس [illegible]

سے چھوڑا لیتا ہے اور جو شخص بردہ آزاد نہ کر سکے تو [illegible]

نے فرمایا آگ سے بچو اگرچہ کھجور کے ایک ٹکڑے کے ساتھ [illegible]

فی المسجد کسوف کی نماز کا مسجد مین پڑہنا **حدثنا** [illegible]

عن عمرة بنت عبد الرحمن عن عائشة ان یهودیة جاءت تسالها [illegible]

القبر فسالت عائشة رسول الله صلی الله علیه وسلم اتعذب [illegible]

الله صلی الله علیه وسلم عائذا بالله من ذلك ثم ركب رسول الله [illegible]

غداة مركبا فكسفت الشمس فرجع ضحى فمر رسول الله صلی الله [illegible]

الحجر ثم قام فصلى وقام الناس وراءه فقام قياما طويلا [illegible]

وقام قياما طويلا وهو دون القيام الاول ثم ركع ركوعا [illegible]

الاول ثم رفع ثم سجد سجودا طويلا ثم قام قياما [illegible]

ركع ركوعا طويلا وهو دون الركوع الاول ثم قام [illegible]

ثم ركع ركوعا طويلا وهو دون الركوع الاول [illegible]

انصرف فقال رسول الله صلی الله [illegible]

من عذاب القبر عمرة بنت عبد الرحمن سے [illegible]

Marfat.com

ف اور مسلم کے

ف حافظ نے کہا بیان کی مصنف علیہ

تشریف لے جہاں آپ
تھے اسلیے کہ آپکو صاحبزادے ابراہیم
لموت احد ولا لحیوٰۃ سو جو کہ
اسپر مبنی کلام کسوف کے پہلے باب میں گذرا
ابن عمرؓ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قول
اور ابن عباس اور ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے
اور ابو موسیٰؓ کی حدیث انشاء اللہ تعالیٰ اگلے باب میں آویگی اور ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ
پہلے گذر چکی اور ابن عمرؓ کی حدیث پہلے باب میں گذر چکی اور
کو بیان کیا اور اس حدیث میں یہ جملہ ہے اور عبداللہؓ بن مسعود کی
چکی اور ایسی ہی عائشہ رضؓ کی حدیث اور اس باب میں مروی ہے
بن بشیرؓ اور ابو ہریرہؓ ان تینوں سے نسائی کے پاس اور ابن مسعود
امام احمد وغیرہ کے پاس اور عقبہؓ بن عامر اور بلالؓ سے طبرانی وغیرہ کے
اکثر صحیح ہیں جو اسبات کی یقین کو مفید ہیں کہ یہ حضرت صلے اللہ
جسنے انپر اطلاع پائی ہے حدیث والوں میں سے ابن
کہ کسوف کسی کے مرنے یا جینے کی علامت ہوتی ہے
عَنْ اِسْمٰعِیْلَ قَالَ حَدَّثَنِیْ قَیْسٌ عَنْ اَبِیْ مَسْعُوْدٍ قَالَ
الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ لَا یَنْکَسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَلَا لِحَیٰوتِهٖ
فَصَلُّوْا ابو مسعودؓ سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ
کے لیے گہن نہیں لگتا پروہ دونوں نشانیاں ہیں اللہ
تو نماز پڑھو حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا
وَهِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ
اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ
فَاَطَالَ الرُّکُوْعَ ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهٗ فَاَطَالَ

Marfat.com

[illegible] فقام فصنع فی الرکعۃ
[illegible] لموت احد ولا لحیوتہ و
[illegible] فاذا رایتم ذلک فافزعوا الی الصلوۃ حضرت
[illegible] صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عہد سعادت عہد مین سورج گہن لگا
[illegible] کے ساتہ کسوف کی نماز پڑہنے لگے اور قرارت کو لمبا کیا پہر
[illegible] کیا لیکن پہلی قرات سے کم پہر رکوع کیا اور لمبا رکوع کیا
[illegible] پہر دوسرے سے کم پہر اٹہے اور دوسری رکعت مین بہی ویسا ہی کیا
[illegible] فارغ ہو کر نماز سے خطبہ کے لیے) اور فرمایا بیشک سورج اور چاند
[illegible] اور کسی کے جینے کے لیے یہ وہ دو نشانیان ہین اللہ عزوجل
[illegible] اللہ عزوجل اپنے بندون کو دکہاتا ہے تو جب تم گہن دیکہو تو نماز کی
[illegible] الکسوف کسوف مین اللہ کا ذکر کرنا رواہ ابن عباس اور گہن کے
[illegible] نے روایت کیا **ف** حدیث عنقریب گذر چکی اس لفظ کے ساتہ
[illegible] کو یاد کرو **وحدثنا** محمد بن العلاء حدثنا ابو اسامۃ
[illegible] بردۃ عن ابی موسی قال خسفت الشمس فقام النبی
[illegible] ان تکون الساعۃ فاتی المسجد فصلی باطول قیام و
[illegible] وقال ھذہ الآیات التی یرسل اللہ عزوجل لا تکون
[illegible] عبادہ فاذا رایتم شیئا من ذلک فافزعوا
ابی موسی سے روایت ہے کہ سورج کو گہن لگا تو حضرت صلے اللہ
[illegible] ہو گئی ہو **ف** اس سے معلوم ہوا کہ شاہد حال
[illegible] کے گہبرا ہٹ کا سبب تو ابو موسے کو یقینا معلوم نہا
[illegible] ابو موسے نے بیان کیا اور اگر یقینا ابو موسے
[illegible] کے لیے زلزلے ہین جو اسوقت تک واقع
[illegible] المغرب کیطرف سے سورج

کا پڑھنا اور دابہ کا لگنا اور رجال کا [illegible]

ورنہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے [illegible]

جیسے آپ ہوا کے چلنے کے وقت بھی ڈرتے [illegible]

احتمال ہے کہ کسوف کا قصہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے [illegible]

نے خوف کیا کہ یہ بھی قیامت کے مقدمات میں سے ہے یا مراد [illegible]

وآلہ وسلم ایسے گھبرائے جیسے لوگ قیامت کو دیکھکر گھبرا جاویں گے حافظ [illegible]

صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ان علامات کے ساتھ خبر دینے سے پہلے کا ہونا [illegible]

بہت پیچھے کا ہے اور گذر چکا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام حضرت صلے اللہ [illegible]

ہوئی جیسے اس پر اخباریون کا اتفاق ہے اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے [illegible]

اشراط اور بہت حادثے بیان کر دیے تھے ق اور آپ مسجد میں تشریف [illegible]

سجود کے ساتھ نماز پڑھی کہ میں نے آپ کو ایسا کرتے کبھی نہیں دیکھا ف [illegible]

ہجرت سے چھٹے سال تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز پڑھی کسوف کی اور [illegible]

ہیں اللہ کی نشانیون میں سے آخر حدیث تک پھر کہن لگا سورج کو دو [illegible]

ابراہیم علیہ السلام فوت ہو گئے (تو اسکے بعد بھی آپ نے کسوف کی نماز [illegible]

آپ نے اسمیں طول دیا) ق اور فرمایا یہ نشانیان جنکو اللہ عزوجل [illegible]

ظاہر نہیں ہوتیں پر اللہ عزوجل انکے ساتھ اپنے بندوں کو ڈراتا ہے [illegible]

تو اللہ کی یاد کیطرف گھبراؤ اور اسکو پکارو اور اس سے مانگو [illegible]

سے معلوم ہوا کہ اللہ عزوجل کا ذکر اور اسکو پکارنا اور اس سے مانگنا [illegible]

نہیں ہے کیونکہ آیات کا لفظ ان دونوں اور انکے سوا اور نشانیوں [illegible]

بحث گذر چکی اور باب کی روایت میں نماز کا ذکر نہیں ہے تو [illegible]

کے وقت نماز کو مستحب جانتا ہے اور احادیث [illegible]

کیونکہ استغفار بھی ایک سبب ہے ان اسباب میں سے [illegible]

کسوف میں دعا کرنا قالہ ابو حنیفہ [illegible]

ف رحمۃ اللہ علیہ نے اشارہ کیا
اور عائشہ کی حدیث تو آمین دعا کا امر وارد ہوا
دوسرے باہین گذر چکی اور دعا کا امر ابوبکرہ وغیرہ
نماز میں جعل کیا ہے اسلیے کہ دعا اور ذکر نماز کے اجزا ہین سے
ہے اور دلیل ابوبکرہ کی حدیث ہے جسمین دونو چیزون کا مذکور ہے
ہم کو دیکھو تو نماز پڑھو اور دعا کرو اور سعید بن منصور کے پاس ابن
کرو اور اسکی بڑائی بیان کرو اور سبحان اللہ کہو اور لا الہ الا اللہ کہو اور
اللہ لدیکی (ف) **حدثنا** ابو الولید قال حدثنا زائدۃ قال حدثنا
المغیرۃ بن شعبۃ یقول انکسفت الشمس یوم مات ابراہیم فقا
مات ابراہیم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الشمس و
لا ینکسفان لموت احد ولا لحیاتہ فاذا رایتموھا فادعوا اللہ وصلوا

سے روایت ہے کہ سورج گہن لگا جسدن حضرت ابراہیم علیہ السلام حضرت صلی اللہ
کے موت ہوگئے تو لوگون نے کہا سورج گہن لگا حضرت ابراہیم علیہ السلام کے مرنے
علیہ وسلم نے فرمایا سورج اور چاند کو گہن نہین لگتا کسی شخص کے مرنے یا جینے کے
سے تو (عادت کرو اور نماز پڑھو یہانتک کہ صاف روشن ہوجاوے **باب**
اما بعد امام کا کسوف کے خطبہ مین اما بعد کہنا وقال ابو اسامۃ حدثنا
المغیرۃ عن اسماء قالت فانصرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ
اللہ بما ھو اھلہ ثم قال اما بعد اسماء بنت ابی بکر صدیق
وقت کسوف کی نماز سے فراغت پائی جسوقت سورج
کی جسطرح اسکی تعریف لائق ہے پھر فرمایا اما بعد **ف**
کسوف کی کتاب پوری کتاب الجمعہ مین گذر چکی **باب**
کسوف کی نماز پڑھنا **حدثنا** محمود قال
انا الحسن عن ابی بکرۃ قال انکسفت الشمس

Marfat.com

علی محمد رسول اللہ

علیہ وآلہ وسلم کے زمانے مین سورج گہن

کیا کہ اسحدیث کے اس باب مین لانیکی کوئی وجہ

نہ احتمال کے ساتھ اور جواب یہ ہے کہ مصنف کی غرض

حدیث مین ہے کہ آپ نے فرمایا سورج اور چاند دو نشانیان

نہین گہن لگتا کسی کے مرنیکے لیے تو جب تم ان دونون مین

کرو یہانتک کہ کھل جاوے وہ آفت جو تمہارے ساتھ ہے اور

مقصود کی صراحت ہے تو ابن حبان نے نوح بن قیس کے طریق سے

کہ جب اندونون مین کسی کو گہن لگا دیکھو اور اسی ابن حبان کے پاس

مین سے کسی کو گہن لگے اور ابو مسعود کی حدیث اس لفظ کے ساتھ گذر چکی کہ

پڑہو) اور ان حدیثون مین اس شخص کا رد ہے جو کہتا ہے چاند گہن

مین اسطرح فرق بیان کیا ہے کہ رات کے وقت اکثر تکلیف ہوتی ہے بخلاف

اور ابن حبان کے پاس دوسرے طریق سے وارد ہوا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ

اور اسکے لفظ نضر بن شمیل کے طریق سے یہ ہین سنی اشعث سے

رکعتین پڑہین تمہاری نماز کیطرح اور اسکو دارقطنی نے بھی نکالا اور

نماز نہین پڑہی اور بعض نے اسحدیث مین صلی کی عوضا بالصلوٰۃ کے ساتھ

نے زاد المعاد فی ہدی خیر العباد مین کہا یہ نیقول نہین ہے کہ

نے اپنی سیرت مین کہا ہے کہ سنہ پانچ ہجری مین

مین یکسوف کی نماز اول واقع ہوئی اور

سیرت مختصر مین اسکے ساتھ جزم کیا اور

تین نے حکایت کیا کہ صیلی کی روایت مین ابوبکر

تغییر ہے جسکا کوئی معنے نہین ہین اور معلوم ہوتا

انہون نے شمس کے بدل قمر کو لکھدیا اور یہ خیال کیا

Marfat.com

اور رغبت کرے [illegible]

کا فتنہ یہ ہے کہ قبر [illegible]

اپنی قبرون مین دجال کے فتنہ کی طرح [illegible]

کیونکہ عذاب تو فتنہ پر مرتب ہوگا اور سبب [illegible]

صبر کرے اور مرنیکے فتنے سے یہ غرض ہے کہ قبر مین [illegible]

مرنے کے فتنے مین داخل ہے اور دجال کا فتنہ زندگانی کے فتنے مین [illegible]

سے نکالا کہ مردے کو جب پوچھا جاتا ہے تیرا پروردگار کون ہے تو اسوقت [illegible]

کرکے کہتا ہے مین تیرا رب ہون اسی لیے وارد ہوا ہے کہ مردے کے ثابت رہنے کا سوال کرنے [illegible]

تک جید سند کے ساتھ نکالا لوگ مستحب جانتے تھے کہ جب مردے کو قبر مین رکھا جاوے تو [illegible]

الشیطان یعنے یا اللہ اسکو شیطان سے بچائیو انتہے اقال الحافظ فی الفتح [illegible]

کی باتون اور قرض سے ف حافظ نے کہا اس سے مراد وہ قرض ہے جسکا لینا [illegible]

لینا تو جایز ہے لیکن ادا نہ ہو سکے اور احتمال ہے کہ مطلق قرض مراد ہو اور رسول اللہ [illegible]

پناہ مانگی ہے اور حدیث مین تنبیہ ہے کہ قرض سے ایسی پناہ مانگی کہ اس سے [illegible]

ت تو ایک کہنے والے نے آپکو کہا آپ قرض سے کسقدر پناہ مانگتے ہین ف [illegible]

پر مطلع نہین ہوا تھا پھر مینے یا ایسائی کی روایت مین ہمسے [illegible]

صدیقہ رضے اللہ تعالی عنہا تھین اور اسکے لفظ یہ ہین کہ مینے کہا آپ [illegible]

فرمایا آدمی جب قرضدار ہوتا ہے تو باتین کرتا ہے (اور باتون مین) [illegible]

ف حافظ نے کہا اور اکثر ان لوگون کی حالت ہوتی ہے جو قرض [illegible]

تیرا قرض فلان دن ادا کرونگا اور اسدن ادا نہ کرے تو وعدہ کا خلاف [illegible]

صفات مین سے ہے اور اسحدیث کو مولف نے استقراض [illegible]

صلوۃ مین وقال محمد بن یوسف سمعت سفیان [illegible]

واحد احدھما عیسے علیہ السلام والاخر الدجال [illegible]

ہے کہ یہ مخفف اور یہ مشدد مین کہہ [illegible]

[illegible] قال خسفت الشمس علی
[illegible] حتی انتہی الی المسجد وثاب الیہ الناس
[illegible] ان الشمس والقمر ایتان من ایات اللہ وانہما لا یخسفان لموت
[illegible] ولکن ما یکم وذلک ان ابنا للنبی صلی اللہ علیہ وسلم
[illegible] ابوبکرہ (نفیع بن حارث) رضی اللہ تعالیٰ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ
[illegible] چادر گھسیٹتے ہوئے یہانتک کہ آپ مسجد میں آئے اور آپ کے پاس
[illegible] آپ کے ساتھ دو رکعتیں (کسوف کی نماز کی) پڑہیں اور سورج
[illegible] چاند یہ دونو نشانیان ہیں اللہ کی نشانیون میں سے اور ان دونون
[illegible] (مرنے کے لیے) نہ جیان دونون میں سے کسی کو گہن لگتا دیکھو تو نماز پڑہو اور
[illegible] یہانتک کہ اٹھی یہانتک وہ تکلیف دور ہو جاوے جو تمکو لگی ہے (یعنی گہن کہل
[illegible] صاحبزادے حضرت ابراہیم علیہ السلام فوت ہو گئے اور (سورج گہن لگا) تو
[illegible] گہن حضرت ابراہیم علیہ السلام کے مرنیکے لیے **ف** قسطلانی نے کہا لوگون
[illegible] میں موت اور ضرر کو پیدا کرتا ہے تو حضرت شاہ رسالت نے انکے اس اعتقاد
[illegible] فصلوا کاحدث صلوۃ فیہا الناء اذا طال الامام القیام فی الرکعۃ الاولی
[illegible] (اگر وہ موقوف (گرمی کی تکلیف سے) عورت کو اپنے سر پر پانی ڈالنا
[illegible] کوئی حدیث بیان نہین کی معلوم ہوتا ہے کہ مصنف علیہ الرحمۃ
[illegible] گذر چکی اور بہت نسخون میں یہ ترجمہ مذکور نہین ہے **باب**
[illegible] (پہلی رکعت کو دراز کرنا چاہیے **حدثنا** محمود
[illegible] عن یحیی عن عمرۃ عن عائشۃ ان النبی
[illegible] (بعد رکعات فی سجدۃ الاولی اطول حضرت
[illegible] لوگون کو نماز پڑہائی سورج گہن میں دو رکعتون
[illegible] حافظ نے کہا حدیث کا متن اس لمبی حدیث
[illegible] مختصر ہے اسلیے کہ اسمین ہے

Marfat.com

پہر اپنے لمبا قیام کیا
رکعت سے دراز تھی اور اسی طرح نے آدھ
دوسرے قیام کے اور دوسرا قیام پہلے
کے دوسرے قیام کے دراز تھا اور یہی
سے ذرا کم تھا ابن بطال نے کہا اس میں کسی کا اختلاف
کے ساتھ دوسری رکعت کی دونو قیاموں اور دونو
رکعتوں کا پہلا قیام اور رکوع انکے دوسرے قیام اور دوسرے رکوع سے دراز ہے
قیام دوسری رکعت کے پہلے قیام سے دراز ہے یا دونو برابر ہیں اور
ایک رکوع کا بہ نسبت پہلے قیام اور پہلے رکوع کے ذرا کم ہے **باب**
میں قرأت کو بلند آواز سے پڑھنا **ف** برابر ہے سورج گہن کی نماز
مہران قال حدثنا الولید قال حدثنا ابن نمر سمع ابن شہاب عن عروۃ
صلی اللہ علیہ وسلم فی صلوۃ الکسوف یجہر فی صلوتہ فاذا رفع من قرأتہ
قال سمع اللہ لمن حمدہ ربنا ولک الحمد ثم یعاود القرأۃ فی صلوتہ
واربع سجدات ام المومنین عائشہ صدیقہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ
کی نماز میں جب اپنی قرأت سے فارغ ہوتے تو اللہ اکبر کہکر رکوع
لمن حمدہ ربنا ولک الحمد پھر قرأت کو شروع کیا
ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سورج گہن کی
گہن کی نماز میں قرأت کو پکار کر پڑھنے کی قائل
نہیں ہے اس لیئے کہ اسماعیلی نے اسی حدیث کو
کہ سورج گہن لگا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مبارک زما
اوزاعی کی روایت میں سورج کے گہن کے
فتحہ وقال الاوزاعی وعن سمعت
عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

بن عمر سمعت ابن شہاب مثلہ قال الزہری
بہ عن عبداللہ بن عتبۃ بن مثل الصبح اذا صلی بالمدینۃ و

عمر وغیرہ نے سنا محمد بن مسلم بن شہاب زہری سے اسی عروہ
حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مبارک زمانے مین تو آپنے ایک پکارنے
کے لیے حاضر ہو جاؤ پھر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آگے بڑھے
ف اوزاعی کی روایت مین قرأت اکبار کو پڑھنے کی تصریح
ابوداؤد اور حاکم کے پاس ولید کے طریق سے اور سلمان بن کثیر
جیسے اسی ہے ت ولید نے کہا اور مجھکو خبر دی عبدالرحمن بن نمر نے کہ اسنے
زہری سے کہا میںنے عروہ سے پوچھا تیرے بھائی عبداللہ بن زبیر رضی
نے کسوف کی نماز دو رکعتین پڑھائین مدینہ مین اسنے کہا ہان میرا بھائی سنت
کثیر و کثیر بن حسین عن الزہری فی الجہر متابعت کی ہے سلیمان بن
عبدالرحمن بن نمر کی قرأت کے پکار کر پڑھنے مین زہری سے ف سلیمان بن
سے عبدالصمد بن عبدالوارث سے اس نے سلیمان سے اس لفظ
آلہ وسلم کے مبارک زمانے مین تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (مسجد مین)
سے سنی اسلیے کہا پھر قرأت پڑھی اور اسکو پکار کر پڑھا آخر حدیث تک اور
سلیمان بن کثیر سے اسی اسناد کے ساتھ مختصر طور پر کہ حضرت
پکار کر پڑھا اور زہری سفیان بن حسین کی روایت تو اسکو
حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کسوف کی نماز پڑھی اور
زہری سے عقیل نے طحاوی کے پاس اور اسحق بن راشد
اس کو اور اسکا مجموع فائدہ دیتا ہے اس امر کے جزم کا
عقیل کے کہنے مین جسنے اس متابعت مین
علت ثابت کی ہے اگر اس مسئلہ مین ایک اوزاعی
ہوتا تو حضرت علی سے بھی مروی ہوا ہے

مروی ہے ابو عوانہ اور
کا اور ابن خزیمہ اور ابن منذر نے بھی
ہے اور ائمہ ثلاثہ کا یہ قول ہے کہ
ابن عباسؓ کے اس قول سے کہ حضرت صلی اللہ
ہیں) اگر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
اسطرح کہ ممکن ہے کہ ابن عباس حضرت صلی اللہ
ہے کہ اسنے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
اور اسکو بیہقی نے موصول کیا تین طریقوں کے ساتھ
لیں تو بھی جہر کے ثابت کرنیوالے کے ساتھ ایک
یہ فصل بیان جواز کے لیے ہوگا اور یہی جواب
سنتے تھے اسطرح کہ اگر یہ حدیث ثابت ہو جاوے تو یہ بھی
بہتر ہے اسلیے کہ یہ جامع نماز ہے جسکے لیے پکارا جاتا ہے
مشابہ ہے واللہ اعلم **خاتمہ** کسوف کے ابواب میں
اور بیس معلق ہیں اور مکرر ۳۲ اور خالص ۱۱ تکرار کے
اسماءؓ کی حدیث کی سوا جسمیں کسوف کے وقت آواز
سے جسمیں ہے کہ پہلی رکعت دوسری کی قرات سے
کے پانچ اثر ہیں ان میں سے ہے عبدالرزاق
کرنیوالے اور یہ دونوں موصول ہیں ان
نے اپنی صحیح میں نہیں
اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
صاحبزادے کی وفات
مسلم
رکعتیں

[illegible] تو
[illegible] رکعتون مین اور چار سجدون
[illegible] اور اسکو صحیح کہا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
[illegible] پہر رکوع کیا پہر قرارت پڑہی پہر رکوع کیا پہر سجدہ کیا
[illegible] اور نسائی نے حضرت ام المؤمنین حضرت عائشہ رضہ سے کہ
[illegible] رکعتون اور چار سجدون کے ساتھ پڑہائین شوکانی نے کہا جابر کی
[illegible] حدیث غلط ہے اور اس دعوی کو رد کرتا ہے اسحدیث کا
[illegible] ابوبکر بن ابی شیبہ سے اسنے ابن نمیر سے اسنے عبدالملک سے اسنے عطار سے
[illegible] ابن عباس کی حدیث کو ترمذی نے روایت کیا طاؤس
[illegible] صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اور اسحدیث مین یہ علت ثابت کی گئی ہے
[illegible] کا حبیب اگرچہ ثقہ ہے لیکن مدلس ہے اور اس نے طاؤس سے اپنا سننا
[illegible] مسلم مین موجود ہے انہین لفظون کے ساتھ جنکو ہمنے بیان کیا اور حضرت عائشہ
[illegible] اتفاق کیا ہے کہ کسوف کی نماز سنت ہی واجب نہین ہی پھر اختلاف
[illegible] امام نووی نے مسلم کی شرح مین اور مہدی نے بحر مین اور حکایت کیا
[illegible] شافعی اور اسلم اصحاب جمہور کا تو یہ مذہب ہے کہ کسوف کی نماز کی دو رکعت
[illegible] مین دو رکوع ہی اور مہدی نے بحر مین ساری عترت
[illegible] رکعت مین پانچ پانچ رکوع ہین اور دلیل بیان کی ہی اسپر
[illegible] ابوحنیفہ اور ثوری اور نخعی کا یہ قول ہے کہ کسوف کی نماز کی
[illegible] مذہب کو نووی نے حکایت کیا ہے کوفہ والون سے
[illegible] ان دونو حدیثون کو بھی ہم انشاء اللہ العزیز بیان
[illegible] نے دلیل لی جابر اور ابن عباس اور عائشہ کی حدیثون
[illegible] کہ یہ علت قائل ہے اور نووی نے ابن عبدالبر
[illegible] حدیثین اسکے مخالف ہین وہ

معلل ہین
نقل کیا کہ
کیطرف ذکر نا ممکن ہے اور ان
فوت ہوی اور جب قصہ احد سے
ہین حافظ نے فتح مین کہا اور ہم بیان کر
اور یہ کسوف کئی بار واقع ہوا ہے تو ان مین
ایک رکعت مین چار رکوعون سے زیادہ رکوع
مین سے یہ قول ہے کہ جو وجہ ثابت ہوئی ہے
اور اسیکو امام نووی نے مسلم کی شرح مین
اس واقع کا متعدد ہونا ثابت ہو جاوے تو ان حدیثون کو
کے منافی نہین ہین اور اگر یہ واقع ایک ہی بار ہوا ہے تو
ہے اور اسمین شک نہین ہے کہ دو رکوعون کی حدیثین
داؤد نے ابن عباس رض سے کہ حضرت صلے اللہ علیہ
کی پھر رکوع کیا پھر قرارت کی پھر رکوع کیا پھر قرارت کی پھر رکوع کیا
شوکانی نے کہا یہ حدیث باوجود اسکے کہ صحیح
اپنے صحیح مین کہا کہ یہ حدیث صحیح نہین ہے
معروف مدلس ہے اور اسنے اسمین
بیان کیا ہے اور حذیفہ سے بھی ایسی
ایک یہ بھی صلوٰۃ کسوف کی
(۹) ابوداؤد اور عبدالرزاق
سورج گہن لگا تو آپ نے لوگون
وہ سجدے کیے پھر دوسری
پھر

[illegible] صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کسوف
[illegible] کی طرح) اور قبیصہ ہلالی نے حضرت صلے اللہ علیہ
[illegible] جب تم گہن دیکھو تو گہن کی نماز پڑھو جیسے تم فرض نمازوں
[illegible] میں ایک کسوف کا ذکر ہے ان سب کو امام احمد اور نسائی نے
[illegible] ہے ان حدیثوں میں زیادہ صحیح اور زیادہ مشہور ہیں جنمیں ایک
[illegible] کو بیہقی نے بھی نکالا اور کہا اس حدیث کی ایسی سند
[illegible] بیہقی نے اس حدیث کو ضعیف بیان کیا ہے حدیث کو قوی بیان
[illegible] اور ابن الکلبی سے روایت کیا گیا ہے کہ انہوں نے اس حدیث کو صحیح
[illegible] جعفر عیسے بن عبداللہ بن ماہان رازی ہے فلاس
[illegible] نے کہا ہے روایت کرنے میں ملا دیتا ہے اور ابن معین
[illegible] صلے اللہ علیہ وسلم سے نماز کے پس اور وہ معلول ہے جیسے حافظ نے فتح
[illegible] کہتے ہیں کہ کسوف کی نماز دو رکعتیں ہیں ہر رکعت میں پانچ
[illegible] مسلم نے نکالا اور اس میں ہے کہ آپ نے دو سورتیں پڑھیں اور دو ہی
[illegible] احمد اور ابوداؤد اور نسائی اور حاکم نے نکالا اور ابن عبدالبر نے اسکو
[illegible] کے ہی لفظوں میں جنکو مصنف نے قبیصہ سے بیان کیا اور ابن
[illegible] کو ابوداؤد اور ترمذی نے نکالا اور اسکے راوی
[illegible] نکالا انہیں لفظوں کے ساتھ جنکو مصنف ابن تیمیہ
[illegible] نے بھی اور اسکے راوی صحیح کے راوی ہیں اور
[illegible] صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کسوف کی نماز کی دو رکعتیں
[illegible] دلیل ہے جو کہتے ہیں کہ کسوف کی نماز کی
[illegible] کا ہی ذکر ہے جسکا علامہ شوکانی نے
[illegible] کا کہنا ہوا مذکور ہے وہ راجح ہیں اور
[illegible] کی ایک جماعت سے ایسی

Marfat.com

سے ہمراہ عورتوں کے

نے حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ سے

پڑھا اور ترمذی نے اسے حدیث کو صحیح کہا

عہد مبارک میں تو آپ صلے میں آئے

(۱۱) پانچوں امام نے سمرہؓ سے کہ

اس نماز میں آواز نہیں سنی (یعنے آپ نے قرات کو

کہا ہو سکتا ہے کہ سمرہؓ نے قرات کو نہ سنا ہو

کہ سمرہؓ کہتے ہیں ہم آئے اور مسجد بھر چکی تھی لوگوں سے

اور حاکم نے بھی نکالا اور جس روایت کو امام احمدؒ نے نکالا اسکے

کی حدیث کو ابن حبان اور حاکم نے صحیح کہا اور ابن حزم

حدیث کو روایت کرتا ہے وہ مجہول ہے اور ابن مدینی

ذکر کیا اور اس باب میں مروی ہے ابن عباسؓ سے

میں کسوف کی نماز میں حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم

نہیں سنا اور اسکی اسناد میں ابن لہیعہ ہے اور طبرانی

نے اسکو موصول کہا تین طریقوں سے اور ان

ہے صحیحین میں کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

ہوتا ہے کہ آپ نے قرات کو پکار کر نہیں پڑھا

کے پکار کر پڑھنے کا مذکور ہے وہ زیادہ صحیح

کہ سمرہؓ کی روایت ابن عباسؓ کی گذشتہ

اگرچہ حافظ ہے پر متعدد لوگ زیادہ یاد رکھتے ہیں

کی حدیث میں اثبات ہے اور اسکی

روایتوں کے درمیان اس طرح کہ

قول کہ میں آپکے پہلو

ہے اس آیت کے ساتھ جسکو مصنف نے ذکر کیا عائشہ صدیقہ
اس آیت کے ساتھ جسکو ابن حبان نے نکالا عائشہ کی حدیث سے
یہ آیت کہ کیون نہ تصور کیجاوے اگر کسوف کی نماز حضرت نے اپنی حیات
کی یکبار جماعت کے ساتھ پڑھی ہو تو ترجیح کی طرف جانا متعین ہوگا اور عائشہ
کی حدیث پر اسلیے کہ عائشہ کی حدیث صحیحین مین ہے اور اسلیے کہ وہ
اسکو قوت ملتی ہے اس آیت کے ساتھ جسکو ابن خزیمہ وغیرہ
اگر ثابت ہو اور اگر ثابت ہو جاوے کہ کسوف کی نماز آپ نے کئی بار پڑھی
درمیان متعدد وقتہ کے ساتھ توفیق دیجاوے گی اور ان مین کوئی تعارض
ہے امام احمد اور اسحٰق اور ابن خزیمہ اور ابن منذر وغیرہما کا
اور ابن العربی کا مالکیہ مین سے جیسے فتح مین گذرا اور امام نووی نے
حکایت کیا کہ سورج کے گہن مین ہر رکعت مین ہر رکعت مین ہر رکعت کرے اور چاند کے گہن
اور طبری کا یہ خیال ہے کہ جہر سر کے درمیان اختیار ہے اور اسی طرف
روایت کیا ہے اور یہ اسکے مخالف ہے جسکو اسکے غیر نے امام مالک سے حکایت
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اس قرارت کی تعیین واقع نہین ہے جسکو
اسکو ابو داؤد اور قطنی اور بیہقی نے نکالا کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ
مین رکوع مین رکوع یا قیام پڑھی اور ثابت ہوا ہے فصل قرات کے
گذرا تو نمازی کو اختیار ہے قرآن مین سے جو شی
ہر رکعت مین اسلیے کہ اسپر دلیلین گذر چکین کہ فاتحہ
اتفاق کیا ہے کہ فاتحہ کسوف کی نماز کی ہر رکعت
اختلاف ہوا ہے تو ہمارا مذہب (یعنے شافعیہ کا مذہب)
رکعت مین فاتحہ نہ پڑھے نماز صحیح نہین ہوتی
نہین ہے انتہا اور دعا مین

(۱۲) امام احمد رحمہ

عزوجل کی نشانیوں

جب تم اسطرح

(۱۳) امام شافعی نے اپنے مسند

انہوں نے ہمکو دو روایتیں

حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نماز

فافزعوا الی المساجد کے قول کو کسوف اور

نے ایسا ہی نکالا جیسے مصنف ابن تیمیہ نے شافعی کے

ضعیف ہے حجت لینے کے قابل نہیں ہے اور حسن کا قول

اسلیے کہ جب ابن عباس بصرہ پر حاکم تھے تو سورت

اور صلے بنا سے مراد صلی باہل البصرہ ہے امام

جماعت کرانا شروع ہے پہلی حدیث کو انہوں نے قول

جماعت کی تصریح نہیں ہے اور دوسری حدیث

حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نماز

اسکی کیفیت میں ہو وہ یہ کہ

گذر چکا کہ یہ قصہ ایک ہی ہے اور آپ

ابراہیم علیہ السلام فوت ہوئے

اور چاند گہن میں جلد

وآلہ وسلم نے چاند گہن میں

غریب ہے اور دوسری حدیث

نہیں اور نکالا اسکو مسلم

کہ چاند گہن اور

Marfat.com

سے عبارت الا خر الدجال تک وہی ہے جسکو ابو ذر نے مسلم سے زیادہ کیا
قَالَ اَخْبَرَنِیْ عُرْوَةُ ابْنُ الزُّبَیْرِ اَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ
یَدْعُوْنَ یَقُوْلُوْنَهٗ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ اور اسی سند کے ساتھ شعیب تک محمد بن مسلم بن شہاب زہری
عروہ بن زبیر نے خبر دی کہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا
کے فتنہ سے پناہ مانگتے تھے **ف** حافظ نے کہا ظاہر تو یہ ہے کہ اسکا اسناد مذکور پر عطف ہے گویا یہہ
سے مطولاً اور مختصراً بیان کی لیکن بیننے شعیب کے طریق سے انہوں نے زہری سے کسی سند میں مسانید میں سے
سے اس روایت کو دیکھا مگر مطولاً اور میںنے اس روایت کو دیکھا مختصراً جسکا سند اور متن
کے کتاب الفتن میں مذکور ہے صالح بن کیسان کے طریق سے انہوں نے زہری سے اور ایسا ہی اسکو مسلم نے نکالا
سے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ان الفاظ کے ساتھہ دعا مانگنا اس میں اشکال ہے باوجود اسبات کے کہ آپ
اور آپکے پہلے پچھلے گناہ معاف ہوچکے تو اسکا کئی طرح جواب دیا گیا ہے ایک یہ کہ آپنی امت کی تعلیم کا ارادہ کیا دوسرا
کے لیے اللہ سے سوال کیا تو اسکے یہ معنے ہوئے میں پناہ ڈھونڈھتا ہوں اپنی امت کے واسطے تیسرا یہ کہ
اس دعا میں تواضع کے طریق پر چلے اور آپنے اس میں اپنی عبودیت ظاہر کی اور اللہ تعالیٰ کے خوف کو لازم کیا اور اللہ
امت کو بیان کیا اور اسکی طرف اپنی حاجت ظاہر کی اور اسکی طرف رغبت کرنے میں اسکے حکم پر چلے اور اجابت کے مستحق
ساتھہ بار بار طلب کرنا ممنوع نہیں ہے کیونکہ بار بار طلب کرنا حسنات حاصل ہونیکا موجب ہے اور درجات کے بلند ہونیکا
اس امت کو رغبت دلانا ہے اس دعا کی ملازمت پر کیونکہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم باوجود اسبات کے کہ آپ
مغفرت متحقق ہی تضرع کو ہاتھہ سے نہیں دیتے ہی تو آپکے سوا اور کونکو جنکے لیے مغفرت متحقق نہیں ہے اسپر
ضروری ہے اور دجال کے فتنے سے استعاذہ باوجود اسبات کے کہ آپ جانتے ہی کہ میں اسکو نہیں پاؤنگا تو
پر تو کوئی اشکال نہیں ہے اور تیسری وجہ پر کہا گیا ہے احتمال ہے کہ آپکی دعا عدم ادراک کے تحقق سے
دوسری حدیث میں جو مسلم کے پاس ہے دلالت کرتا ہے "اگر دجال نکلا اور میں تمہارے درمیان
مقابل ہونگا" آخر حدیث تک واللہ اعلم انتہے ما قال الحافظ فی الفتح قسطلانی نے کہا بخاری نے
بیان کیا اور پہلے طول کے ساتھہ اس فائدہ کے واسطے کہ زہری نے اسکو اسطرح بھی روایت
رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے سماع کی تصریح ہے اگر تو کہے کہ آپنے کیسے دجال کے فتنے سے پناہ
اسکے [illegible] یقینی طور پر معلوم تھا تو اسکا جواب دیا گیا ہے کہ اس میں آپ کو

ہمارے [illegible] نے بحوالہ ابو حنیفہ اور
مسلم کی شرح مین امام مالک سے حکایت کیا کہ انکے
[illegible] گذرا اور ہادی نے بحوالہ عترت سے حکایت کیا
[illegible] دونون مین جماعت کو مسنون قرار دیا ہے انہون ان صحیح
[illegible] کو شرط قرار دیا ہے یا انفراد کو جماعت سے اولے قرار دیا ہے
[illegible] کہتا ہے وہ کہتا ہے ایسی حدیث کوئی نہین ہے
[illegible] صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فعل وجوب پر دلالت نہین کرتا
[illegible] لیکن اس سے جماعت کی اولی ہونیکی نفی نہین نکلتی
[illegible] تھا حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حیات مین کہ اتنے مین
[illegible] کہا مین ضرور دیکھونگا جو آپ کرینگے کسوف شمس مین عبد الرحمن
[illegible] نماز مین کھڑے تھے آپنے دونون ہاتھ اوٹھائے اور سبحان اللہ اور
[illegible] رہے اور دعا مین کرتے رہے یہانتک کہ سورج کھل گیا جب کھلا تو آپنے
[illegible] کو جو اکہ اسکو شروع کیا تھا (۱۵) ابو داؤد اور ترمذی نے عکرمہ سے
[illegible] صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی فلان بی بی (یعنے حضرت صفیہ رض) فوت ہوگئین تو
[illegible] کیا ہوا تو وہ بولے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب
[illegible] صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بی بیون کے چلے جانیسے بڑھکر اور کونسی
[illegible] وآلہ وسلم کی بی بیون کو صحبت کیوجہ سے ایک خاص فضیلت
[illegible] اور دوسری بی بیون کے چلے جانیکے ساتھ وہ علم
[illegible] ساتھ عمدہ گذران کی اور جو بات بی بیون نے آپکو کرتے
[illegible] اور کسی سوا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

[illegible] بیان اور یہ کہ سجدہ تلاوت کا سنت
[illegible] گنہگار نہوگا اور ابو حنیفہ رح

کے نزدیک واجب
ہے مترجم عفا اللہ عنہ کہتا ہے کل
دو سجدے ہیں اور صاد میں ایک ہے
ہی سجدہ ہے امام نووی نے شرح مسلم میں
کا یہ قول ہے کہ تلاوت کے سجدے
اور صاد کا سجدہ انمیں داخل نہیں ہیں وہ شکر کا سجدہ ہے
سجدی ہیں وہ انکے نزدیک ثابت نہیں ہیں اور امام
قرار دیے ہیں لیکن وہ سورہ حج کے دو سجدے
کرتے ہیں اور امام احمد اور قاضی شریح کا بیٹا اور انکے
وہ سب سجدوں کو ثابت کرتے ہیں اور سجود تلاوت کی
ہے کہ سجدہ تلاوت سنت ہے واجب
ہیں اور ابو حنیفہ کے نزدیک تلاوت کے سجدے
تلاوت کا سجدہ پڑھنے والے اور سننے والے دونوں
کو پڑھنے والے کی پیروی کرنا ضروری ہے
پڑا رہے اور اگر قاری سجدہ نہ کرے جب
لڑکا ہو یا عورت انتہی حافظ نے کہا
ہوئی ہے یا اسکے فاعل کی اللہ عنہ
سجود تلاوت کا شمار ثابت ہو جاتا ہے

حدثنا محمد بن
الاسود عن عبد اللہ قال
معہ غیر شیخ احد کفار
بعد قتل کافرا
پڑھی اور ہم میں

Marfat.com

کہ میں نے جبل [illegible]

ابو اسحٰق سے [illegible]

النجم ہے اور [illegible]

علیہ وآلہ وسلم نے [illegible]

پہلی سورت سے وہ پہلی سجدہ والی سورت

انشاء اللہ تعالیٰ آویگی انتہے [illegible]

النبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور کتاب المغازی اور کتاب [illegible]

باب سجدۃ تنزیل السجدۃ سورۃ الم

کہا کہ سورۃ تنزیل کے سجدہ پر سب کا اتفاق ہے اختلاف

نہ کیا جاوے انتہی اور سجدہ پر گفتگو اور ابو ہریرہ کی [illegible]

پر گذر چکی حدثنا محمد بن یوسف قال [illegible]

عن ابی ھریرۃ قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم

وھل اتی علی الانسان ابو ہریرہ رضی [illegible]

سورۃ تنزیل پڑھتے اور دوسری [illegible]

میں سجدہ بھی کیا یا نہیں [illegible]

اسلام کی حدیث ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اور نسائی اور ابن ماجہ نے [illegible]

سجدہ کا بیان ف حافظ [illegible]

کہ صاد کا سجدہ تاکیدی الوان سجدوں [illegible]

پر تاکید وارد ہوئی ہے [illegible]

اور یہ [illegible]

سالہ تفسیر [illegible]

[illegible]

Marfat.com

...عنہ کہتا ہے ان آمارین
...سے اور زیادہ تاکید کیا ہے تو کون مانع ہے
...اور وہی جمہور علماء کا مذہب ہے کہ تلاوت
...کیا اور امام شافعی نے فرض کے سجدہ کو شکر کا
...ہے تلاوت نہیں ہوتا اور یہ حدیث کہ آپ نے اور دن
...ہے جب آپ نے کو مستعد دیکھا تو فرمایا ہمنے تمکو
...ہے **حدثنا** سلیمان بن حرب و
...عن ابن عباس قال ص لیس من عزائم
...ابن عباس رضؓ سے روایت ہے کہ سورت ص کا سجدہ تاکید
...کو سجدہ کرتے ہوئے اس سورت میں **ف** انبی بہائی داؤد م
...ابن عباس رضؓ سے روایت کیا کہ حضرت صلی اللہ
...کے لیے سجدہ کیا تھا ہم انکی توبہ قبول ہونیکے شکریہ میں
...صحیح سند کے ساتھ بخاری کی شرط پر کہ ایک دن ہمکو حضرت
...سجدہ کرتے تو ہم سجدہ کے لیے تیار ہوئے جب آپنے ہمکو
...مستعد ہوئے پھر آپ اترے اور سجدہ کیا
...نے حدیث الانبیاء میں بھی نکالا اور ابو داؤد
...**ف** سجدۃ النجم سورۂ نجم میں سجدہ کرنے کا بیان
...سورۂ نجم میں سجدہ کرنا ابن عباسؓ نے حضرت صلی اللہ علیہ
...ابن عباسؓ کی حدیث موصولاً آویگی انشاء اللہ تعالیٰ اور
...کی اور حدیث کہ جو خصص بنا بنا اپنے تہہ
...**حدثنا** خص
...ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم
...عن

سے روایت ہے کہ

خلیفہ یا کسی دوسرے کو

نے کہا تو مینے اس کا

مین سے جسنے حضرت

ہمراہ ہوکر سجدہ کرنے کا

ہمیشہ عذاب مین گرفتار

اللہ یعنے جسنے رسول

کی تو وہ انکے ساتھ ہی

عزوجل کیطرف

اسقدر خیال تھا کہ چھوٹی چھوٹی

وضع اور روش اختیار کرتے

اسکے پیچھے معاویہ اور انکا بیٹا

اور جاڑے مین ہمیشہ

باب

ساتھ سجدہ کرنا اور شرک

بیان کرنے سے معلوم ہوتی ہے کہ

اور مشرکون نے آپکے ساتھ

Marfat.com

سے ابن عمرؓ

عبارت سے مراد ہے یعنے خباثت سے

کا اس مسئلہ میں کوئی موافق نہیں

رضی اللہ عنہ کہتا ہے شعبی کے سوا امام

اس مضمون کا ترجمہ مقرر کیا اور سچ پوچھو تو یہ

صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پاس حاضر تھے وہ سب

سجدہ کیا اور آپ نے کسی پر انکار نہیں کیا تو معلوم

سے حدیث کی مطابقت کی باب سے **حَدَّثَنَا**

أَيُّوبُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ

وَالْمُسْلِمُونَ وَالْمُشْرِكُونَ وَالْجِنُّ وَالْإِنْسُ ابن عباس

وآلہ وسلم نے سورۂ نجم میں سجدہ کیا اور مسلمانوں اور

کیا **ف** حافظ نے کہا ابن عمرؓ کے دونوں اثر وں

جس کو بخاری نے روایت کیا ہے اسکو اختیار کیا حالت پر حمل

اور ابن بطال نے اس ترجمہ پر اعتراض کیا کہ اگر بخاری علیہ الرحمۃ

بیان کیا ہے تو اس میں ابن عمرؓ کے فعل کی کوئی دلیل نہیں ہے

کے سبب سے تھا اور اگر مؤلف نے ابن عمرؓ کے فعل کو رد کیا

اسکا جواب دیا ہے کہ بخاری کا مقصود سجود کے

کے ساتھ تشبیہ کیا باوجودیکہ وہ سجود کے اہل

ہے اور اسکی تائید کرتی ہے یہ بات کہ

مقتول ہوا اور شاید جنوں نے آپکے ساتھ

میں ابن رشید نے کہا اور احتمال

معلوم ہوتی ہے کہ جتنے مسلمان

جس طرح ہے

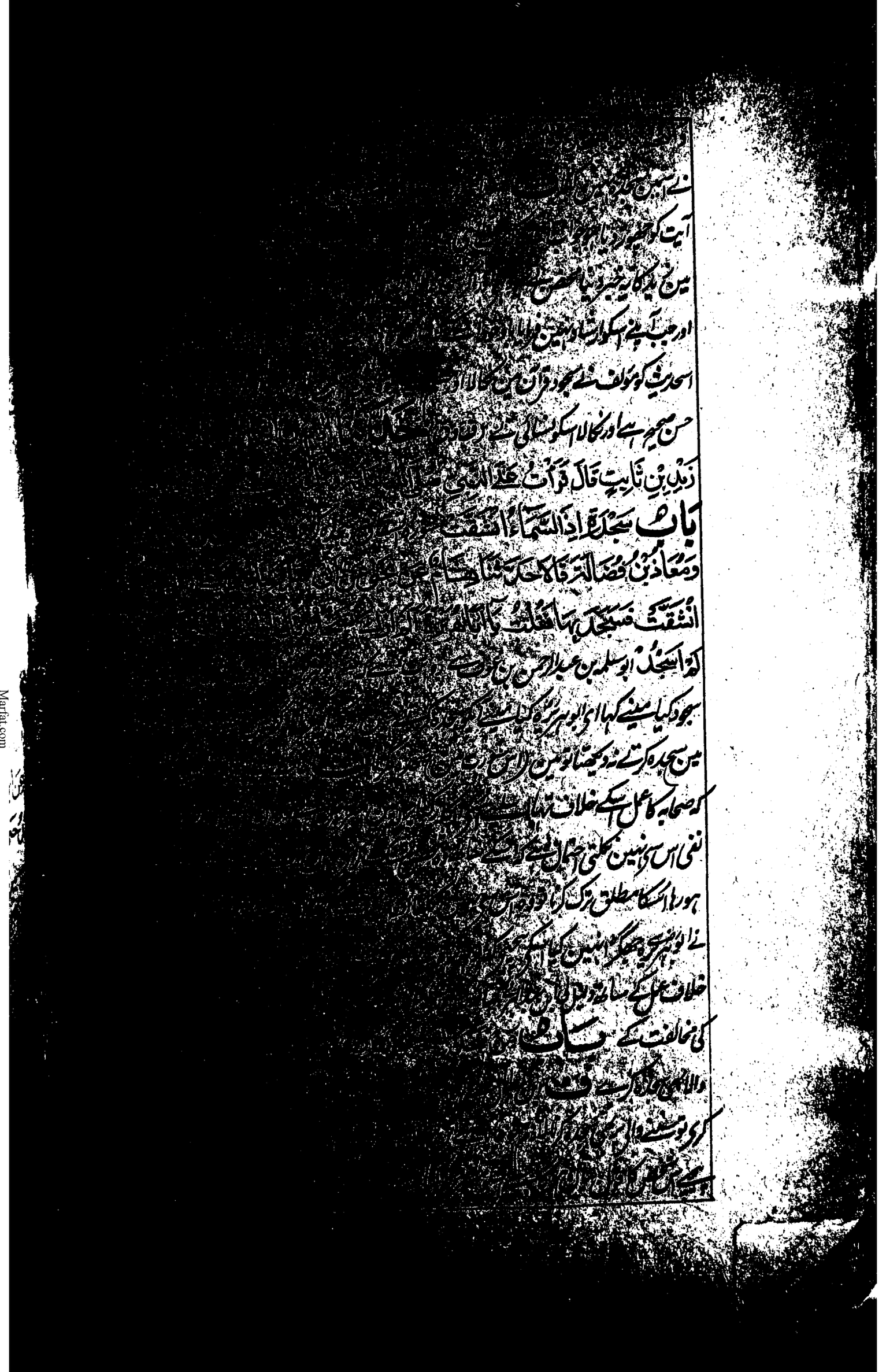

است کی تعلیم مقصود ہے تاکہ اسکی عبادت
منہ پر فساد پھیلانیوالا ہو تاکہ اسکا کفران لوگ
ابن سعید قال حدثنا اللیث عن زید بن اسلم
اللہ عنہ انہ قال لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نفسی ظلما کثیرا ولا یغفر الذنوب الا انت فاغفر لی
امیر المومنین خلیفہ اول حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
عرض کیا کہ مجھے آپ ایسی دعا سکھایئے جسکے ساتھ میں اپنی نماز میں
بے انصافی کی اپنی جان پر بے انصافی بہت ف ان گناہوں کی
تصریح ہے کہ انسان قصور سے خالی نہیں ہوتا اگرچہ صدیق ہو
کو مگر تو ف اسمیں اللہ کی وحدانیت کا اقرار ہے اور بخشش کی
اذا فعلوا فاحشۃ او ظلموا انفسہم ذکروا اللہ فاستغفروا
یصروا علی ما فعلوا وہم یعلمون یعنے اور وہ لوگ کہ جب
اللہ کو اور بخشش مانگیں اپنے گناہوں کی اور کون ہے
آیت میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے معافی چاہنے والوں پر
کے کہا گیا ہے جس چیز کے فاعل کی اللہ سبحانہ وتعالیٰ
کرے گویا اللہ نے اس کلام سے روکا ف یہ
ہے اسپر کہ مطلوب وہ بڑی بخشش ہے جسکی کنہ معلوم نہیں ہے
ہاں سے ہوگی اسکے ساتھ کسی کی وصف محیط نہ ہوگی اور
طرف اشارہ ہے گویا کہہ رہا ہے کہ یہ کام تیرے
بہت عمدہ ہے اور وہ یہ ہے کہ اس میں
عمل حسن کا امین کہ وہ قبول ہے
کی راہ سے معاف کر اگرچہ میرے
کر چکا تو معاف کر

Marfat.com

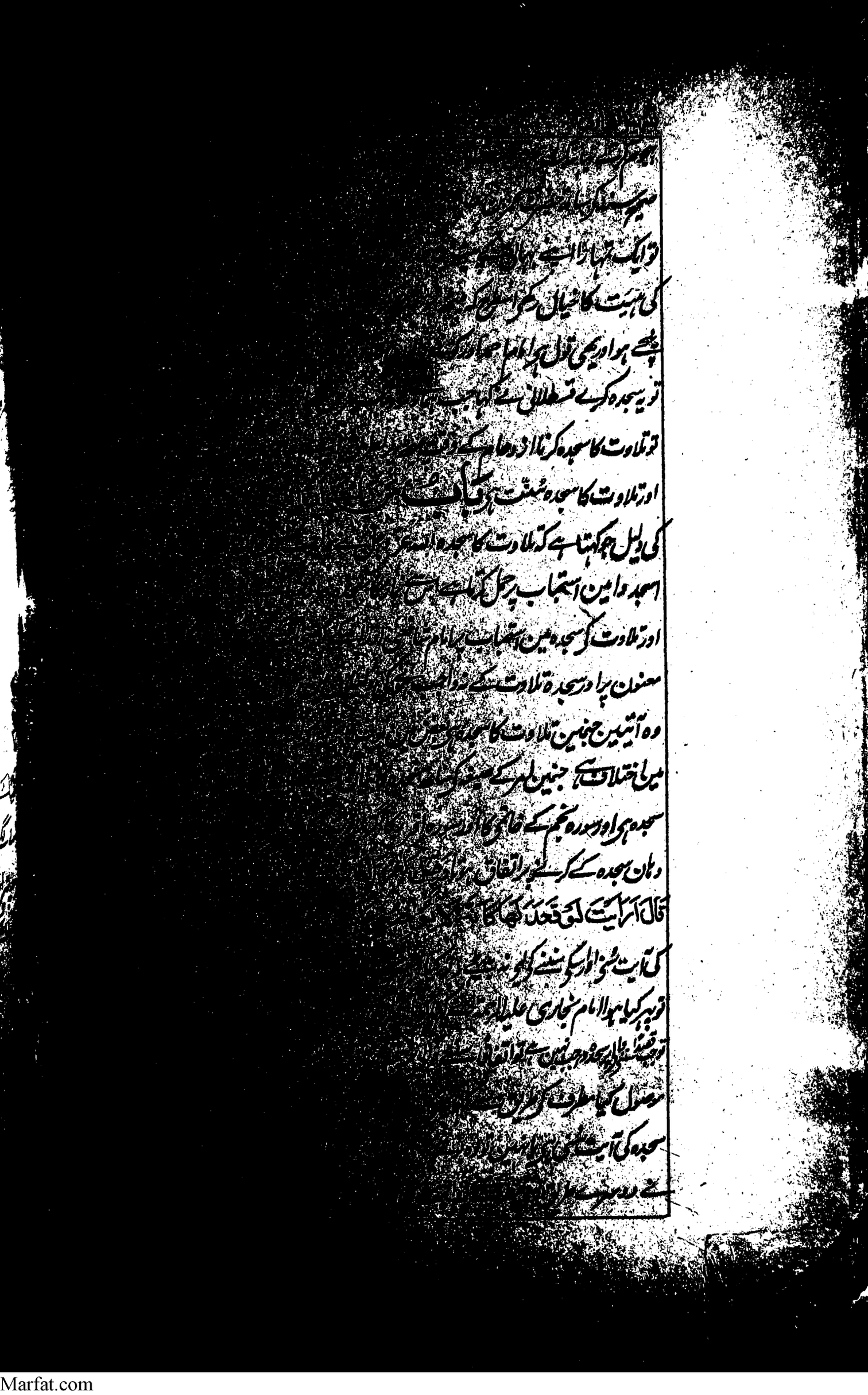

باب

سلمان ما لیدا عدوقنا اور سا

ہ ایک شخص ہے جسکو عبدالرزاق نے ابو عبدالرحمن سلمی

سے کہ انہون نے سجدہ کی آیت پڑہی اور انہون

سے سجدہ کیون نہین کیا) سلمان نے ہم اسلیے نہین

کہ اگر کوئی شخص بے قصد سجدہ کی آیت سنے تو اسپر سجدہ کرنا

حضرت عثمان نے کہا سجدہ تو اس شخص پر ضرور

عبدالرزاق نے معمر سے انکو زہری سے انکو ابن المسیب

آیت پڑہی اگر اسکے ساتھ حضرت عثمان بھی سجدہ مین شریک

سجدہ کی آیت کو قصداً سنے پھر چلے گئے اور سجدہ نہ کیا

ساتھ کے سجدہ اس شخص پر ہے جو اسکو (قصداً)

یت کیا اسنے سعید بن مسیب سے کہ حضرت عثمان

دونو طریق صحیح ہین وقال الزہری لا تسجد

فان کنت راکبا فلا

نے سجدہ نہ کیا مگر جب تو پاک ہو اور جب تو سجدہ

ہو تو تجھ پر کچھ گناہ نہین سجدہ کرنے مین

بن ہبہ نے یونس سے اور انکو زہری سے وہ

بن یزید سجدہ نہ کرتا واغط کے سجدہ کی آیت

نہین ہوا اور ان کثار کی موافقت ترجمہ باب

ہے انہون نے قاری اور سامع کے

کے سجدہ سجدہ مجھ کے دوسرے سجدہ کے سوا سب کے

کیا کہ سجدہ نہین کرتے اور بعض عالمون نے

نے بیہقی مین کہا ہین بلا قصد سننے

ہین اور بہت زبردست

قال
عن عثمان
كان يقرأ
بسورة النحل حتى
القابلة قرأ بها حتى إذا
اصاب ومن لم يسجد فلا
کے دن منبر پر سورہ نحل پڑھی جب اس کے
سجدہ کیا پھر آئندہ جمعہ میں اسی سورت کو
ہیں تو جو سجدہ کرے اس نے اچھا کیا اور جس نے
نافع عن ابن عمر ان الله لم يفرض
تلاوت کا سجدہ فرض نہیں کیا مگر
پہلی سند کے ساتھ متصل ہے اور اس
کیا اور اس میں وہ ہے جو حمیدی نے
اور یہ غلطی ہے اس حدیث سے معلوم
انہوں نے فرض اور واجب کی
اور اس پر اعتراض ہوا ہے کہ فرض
اور واجب کے درمیان فرق نہیں
اس پر کچھ گناہ نہیں ہے
تلاوت کا سجدہ واجب
گے تو واجب ہو جائے گا
نہیں ہے اس لئے
ہے

ہے اور اس حدیث سے معلوم ہوا
ہے تو منبر پر سے اتر کر سجدہ کر سکتا ہے جب منبر پر
اصل حضرت عمرؓ کا فعل ہے صحابہ کے سامنے اور انہیں
ہے کہ اگر خطبہ میں کوئی سجدہ کی آیت پڑھے تو اتر کر سجدہ کرے
فَانْحَنَى مِنْ وَرَاءِ النَّاسِ فِي الصَّلٰوةِ فَسَجَدَ بِهَا اگر نماز میں سجدہ
علیہ السلام نے اس ترجمہ کے ساتھ اشارہ کیا اس شخص
ہے اور یہ منقول ہے امام مالک سے اور امام مالک سے منقول
کا سجدہ مکروہ ہے جہری نمازوں کے سوا اور یہی قول ہے بعض
نے اختیار کے مقام میں بیان کیا ہے اسی گفتگو باب الجہر فی
نے اس حدیث کو روایت کیا اور اسی اپنی روایت میں
قرأت کے ساتھ ہی کیا اور اسی طرح ثابت ہے یزید بن ہارون
ہے اس کی پیروی کرو جانتا ہے اور ان لوگوں کی نقل
ہے اور نہ شقاق کے سوا کسی اور سورت میں
کے خلاف منقول ہے جیسے عمرؓ اور

حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ سَمِعْتُ
أَبِي عَنْ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ
وَاقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ فَسَجَدَ فِيهِمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا أَزَالُ أَسْجُدُ

کے ساتھ پڑھی انہوں نے ان میں سجدہ کیا
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیچھے سجدہ کیا تو میں ہمیشہ
کہ ہر رات کے سارے مطابقت ظاہر ہے اسکو مؤلف نے
وَمَا تَحْمِلُ مِنْ أُنْثَى وَلَا تَضَعُ إِلَّا بِعِلْمِهِ مِنَ الْحَامِلِ
ابن بطال نے کہا ہے
ہے کہ سجدہ کرے

اپنے صبائی کا بعض [illegible]

تک کہ وہ سجدہ سے [illegible]

مین از دحام کی [illegible]

سے بھی یہی معلوم ہوتا ہے کہ [illegible]

حدثنا صدقۃ بن الفضل

عمر قال کان النبی صلی اللہ علیہ [illegible]

نسجد علی ما یجد احدنا مکانا [illegible]

پڑتے جسمین سجدہ ہوتا تو آپ سجدہ کرتے

اپنی پیشانی (زمین پر) رکھنے کے لیے جگہ [illegible]

کے وقت کیا کرتے تھے اسلیے [illegible]

واقع ہوا ہے اس نے نافع سے [illegible]

پڑھی اور اسمین زیادہ کیا یہانتک کہ ایک [illegible]

مصنف علیہ الرحمۃ کی طرز سے سمجھا اور جو طالب [illegible]

نہ رہا مگر اسنے سجدہ کیا اور حدیث [illegible]

نے اسکا ابتدا (بیان کر دیا ہو اور [illegible]

باپ سے کہ کے والون نے [illegible]

سجدہ کرتے اور لوگون مین [illegible]

طائف سے آئے تو انہون نے [illegible]

کے سجدہ کے ساتھ سامع کو سجدہ کرا [illegible]

سجود کے ابواب مین یہانتک [illegible]

اور خالص بلا مکرر (جملہ حدیثین [illegible]

جو سورہ ص [illegible]

ان ابواب [illegible]

Marfat.com

...ر رحمۃ نے اپنی کتاب
...ب مین لکھا ہے کہ مین اور جسقدر مجھکو سرسری
...ے کہ مین نے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ سنا
...ے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب آدمی
...ے سے ہوتا ہوا اور کہتا ہے ہائے خرابی آدمی کو سجدہ
...کہ سجدے کا حکم ہوا مینے انکار کیا اب میرے لیے
...ت مین ہے اور نہ دوزخ سے کچھ غرض ہے شیطان
...ے اصل بچھتاتا ہے ہمارے زمانہ مین ایک فرقہ بہت
...ل ہے جنت دوزخ کا بس دنیا کی زندگی ہے اور کچھ نہین
...ن کو مذہب اور ملت ایک ڈھکوسلا جانتا ہے خدا اس فرقہ
...ے اور اس سے بڑھکر ایک اور فرقہ تین چار سال سے نکلا ہے اسکو
...ے بندون کی طرح مذہب سے تو اللہ اور رسول ص کا اقرار ہے
...ن انبیاء کے معجزات کو مسمریزم کہنے کے پیرایہ مین اڑا
...ے کارسولون کے پاس سنکر ہے اور زمین مین
...ہمارے شاہ رسالت علیہ التحیۃ والتسلیم سے اور اللہ عزو
...داؤد اور ابن ماجہ نے عمرو بن عاص سے کہ آنحضرت صلی
...ستون مفصل مین ہین یعنے نجم اور انشقاق
...دوسری حدیث مین ہے کہ سورہ حج کو فضیلت دیگئی
...سجدے مین پندرہ سجدے بتلائے ہین لیکن ابو حنیفہ رح
...سجدے بتلاتے ہین اور ہم کہتے ہین کہ قرآن مجید جنہون
...تم کو اسپر عمل کرنا چاہیے
...کو دار قطنی اور حاکم نے بھی نکالا اور
...کیا اور اسکی اسناد مین عبداللہ بن

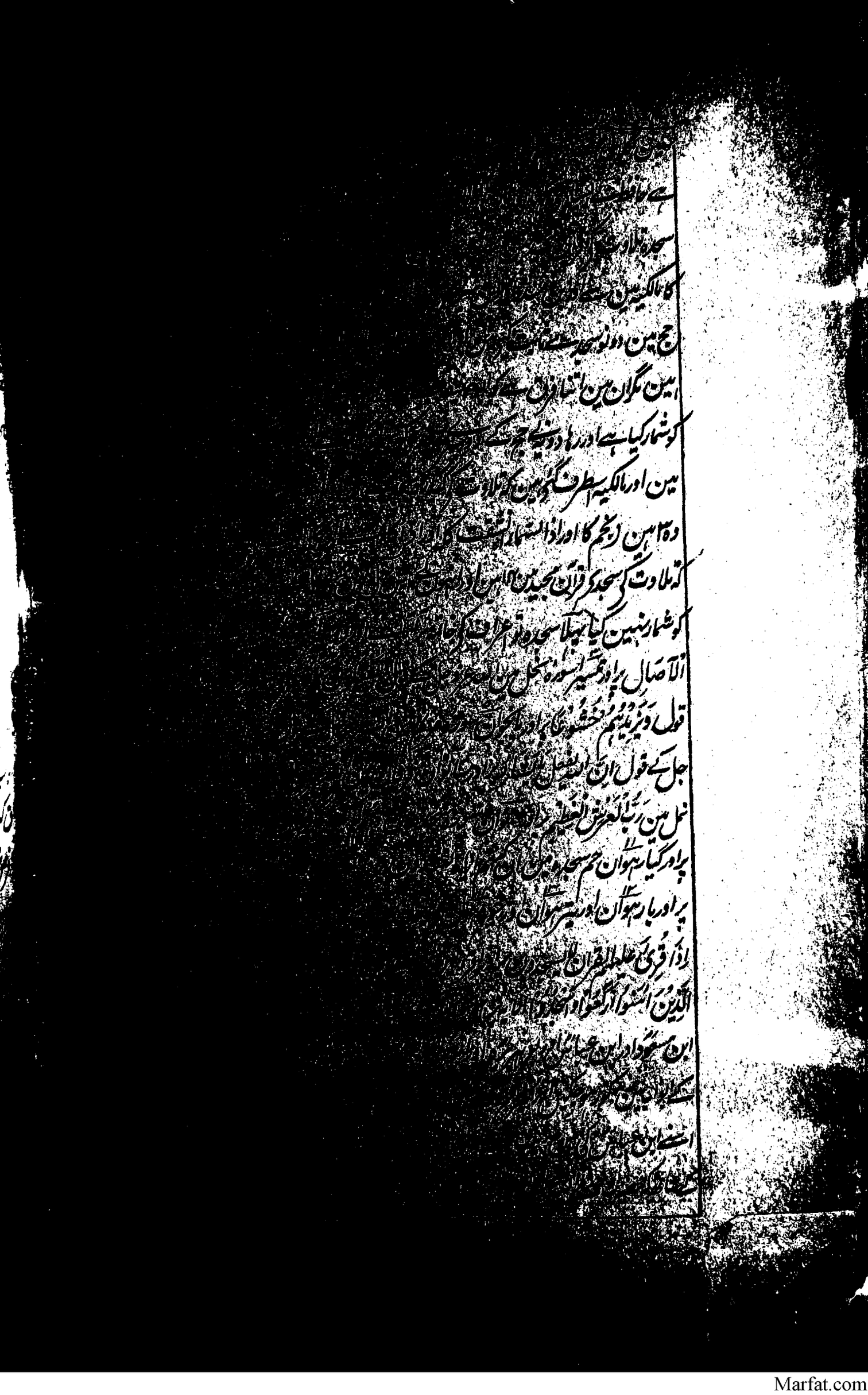

ہین سے ہین
ہے اور اگر سکو دلیل نا بھی جانے
ہی اسلیے کہ اثبات نفی پر مقدم ہوتا ہے اور
سلام ہے اور انہون نے اپنی حدیث مین تصریح
کیا اور قریبا سب ہی مالک مین اور جنسے زیدبن
اللہ العزیز بیان کرینگے شوکانی نے کہا اور یہ حدیث
حدیث امام احمد اور ابوداؤد اور ترمذی کے پاس اور
ہی اور عاصم کے پاس اس لفظ کے ساتھ ہے عرض کیا یارسول
نے فرمایا ہاں اور جو اسمین سجدہ نکرے وہ اس سورت
ان کی اور دونون ضعیف ہین اور حاکم نے ذکر کیا کہ روایت
اور عمار پر موقوفا صحیح ہے پھر موقوفا ان
اس حدیث مین خالد بن سعدان سے مرسلا بیان
نووی نے کہا مسلم کی شرح مین عالمون
جمہور کے نزدیک سنت ہے اور ابو حنیفہ رح کے نزدیک
شاء اللہ تعالی اور ابو حنیفہ رح کی دلیل بھی بیان
جسکو بخاری نے روایت کیا اور وہ مذکور
انہون نے بھی سجدہ کیا جو آپکے ساتھ تھے
شہادت اور بولا مجھے یہی کافی ہے
دلیل کی جسکو ہم فتح سے نقل
علیہ وسلم نے کہا ہین
بخاری اور ترمذی

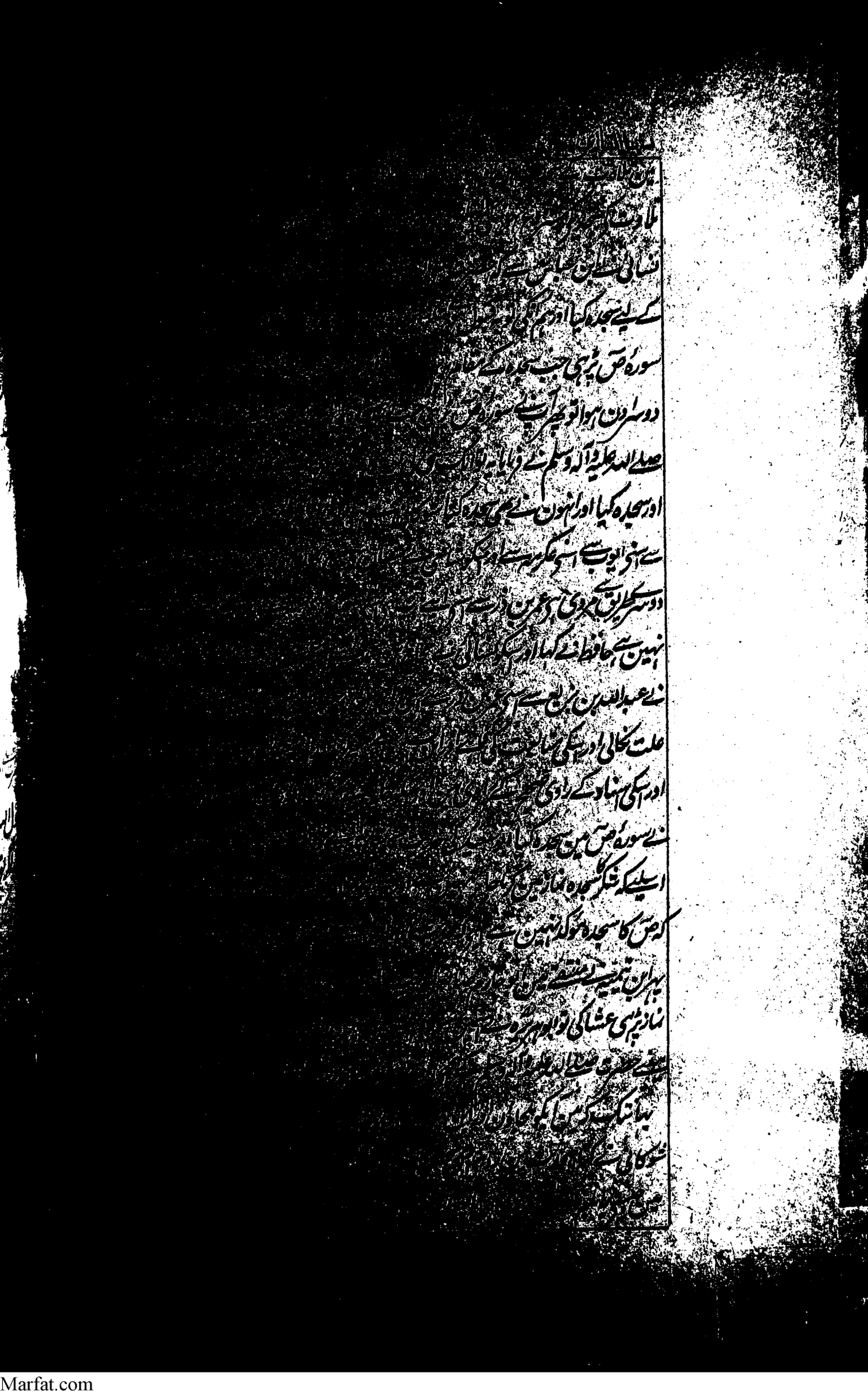

Marfat.com

[illegible] کے مقابل ہے اور رحیم آپکے قول رحمنی کے مقابل ہے
[illegible] ہے اور حدیث مین اور بہت فوائد ہین عالم سے تعلیم کی طلب کا مستحب
[illegible] مطلوب ہوتے ہین اور حدیث مین محل کی تعیین کی تصریح نہین ہے اور ابن
[illegible] اسکے پہلے ہی کہا اور شاید اس دعا کے بعد تشہد کے ہونیکو ترجیح دی گئی
[illegible] تعلیم کے ساتھ ہی محل مین اہتمام ظاہر ہے اور فاکہانی نے اسکی ساتھ منازعت کی ہے اور کہا ہے
[illegible] کو تشہد اور سجود مین جمع کیا جاوے اور نووی نے کہا بخاری کا استدلال صحیح ہے کیونکہ ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ
[illegible] صلوۃ کو شامل ہے اور اسکے مکان مین سے یہ جگہ بھی ہے مین کہتا ہون احتمال ہے کہ ابو بکر صدیق
[illegible] سوال اسوقت کیا ہو جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم انکو تشہد کی تعلیم دے چکے اور فرمایا پھر جو دعا چاہے
[illegible] اسکے چنانچہ یہی ترجمہ باب بیان کیا انتہے ماقال الحافظ فی الفتح قسطلانی نے کہا اور یہ دعا جوامع
[illegible] اس مین پہلے ظلم کے تصور کا اقرار ہے اور وہ بندے کا بڑا ظالم ہوتا ہے اور اس مین غایت الانعام کی طلب ہے کہ وہ مغفرت
[illegible] جملہ عبارت سے آگے دور رہنے کی اور دوسرا جملہ عبارت سے جنت مین داخل کرنے کی اور یہی بڑی مراد ہے
[illegible] اللھم اغفر لی ما قدمت وما اخرت الآ کرمت الا کرمت اور حدیث کو مولف نے دعوات مین بھی نکالا اور ایسا ہی مسلم
[illegible] اور ابن ماجہ نے اس حدیث کو نسائی نے صلوۃ مین نکالا (قسطلانی) سنتقے مین کہا ان دعاؤن کا بیان جنکو آخر نماز مین پڑھے
[illegible] بخاری اور ترمذی کے سوا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب ایک تمہارا
[illegible] سے فارغ ہو تو اللہ تعالیٰ کو ساتھ چار چیزون سے پناہ ڈھونڈے دوزخ کے عذاب سے اور قبر کے عذاب سے اور
[illegible] کے فتنے سے اور کانے دجال کی برائی سے اور جماعت نے ابن ماجہ کے سوا ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ
[illegible] روایت کیا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز مین (یہ دعا) کیا کرتے اللھم انی اعوذ بک الخ یعنے یا اللہ مین تیرے
[illegible] کے عذاب سے پناہ ڈھونڈتا ہون اور پناہ ڈھونڈتا ہون تیرے ساتھ کانے دجال کے فتنے سے اور پناہ ڈھونڈتا ہون
[illegible] کے فتنے سے اور مرنیکے فتنے سے یا اللہ مشکل مین پناہ ڈھونڈتا ہون تیرے ساتھ قرض اور گناہ کی
[illegible] کہا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قول "جب ایک تمہارا تشہد اخیر سے فارغ ہو" آخر تک مین
[illegible] کی تعیین ہے اور یہ حدیث مقید ہے اور ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا
[illegible] عنہا کی حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث پر محمول ہوگی اور یہ حدیث ابن
[illegible] التشہد اول پر دلالت ہے اور وہ جو نماز کی اجازت دی گئی ہے کہ تشہد کے بعد جو دعا

ن سجدہ کیا اور صحابہ

ن نے ظہر کی نماز میں سجدہ کیا پھر

یث کو طحاوی اور حاکم نے بھی نکالا اور اسکی

ے تو اسپر موقوف نہیں ہے اسکو ربیع نے

ے اور سیاق اس کو نہیں ہے طحاوی نے کہا

نے کہا طحاوی کی روایت سے معلوم ہوتا

سجدہ مشروع ہے اور اسمیں اختلاف گذر

ے مروی ہے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس سجدہ

ہے کہ اسپر وہ سے مروی ہے آپکے پاس سجدہ والی

کے پاس سجدہ والی آیت پڑھی تو آپنے سجدہ کیا اور ہمنے

ہمارے ساتھ اگر تو سجدہ کرتا تو میں بھی سجدہ کرتا شوکانی نے کہا

اس کو ابن ماجہ نے ابوہریرہ اور فرقد ضعیف ہے اور ابن

کے پاس سجدہ والی آیت پڑھی اور اس لڑکے کی انتظاری

اور اسنے سجدہ نہ کیا تو اسنے عرض کیا

اسمیں ہے فرمایا کیوں نہیں لیکن تو ہمارا اسمیں امام

ہی ہے مگر یہ روایت مرسل ہے اور حدیث میں

ضعیف ہے ابن بطال نے کہا لوگوں نے

سجدہ کرنا لازم ہو جاتا ہے اسمیں علماء نے

ہے یا نہیں اور سماع کی اشتراط کیطرف گئے ہیں

سماع کا قصد کی شرط لگائی ہے اور ماتریدیوں نے

کہ اگر بغیر قصد اسنے

ابی سلمان فارسی سے روایت

ابن عباس رض

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

لیے ہین فائدہ اخیر کے

ہے ظاہر عدم کراہت ہر کیونکہ تلاوت کا

ہے خصائص مین (۱۳) ابن ماجہ نے حضرت علی علیہ السلام

سے روایت کی ہے کہ آنحضرت صلعم نے سجدہ تلاوت مین

یہ دعا پڑھی سَجَدَ وَجْهِيَ لِلَّذِي خَلَقَهُ وَشَقَّ سَمْعَهُ وَبَصَرَهُ بِحَوْلِهِ وَقُوَّتِهِ فَتَبَارَكَ اللّٰهُ أَحْسَنُ الْخَالِقِينَ یعنے یا اللہ مینے تیرے لیے

سجدہ کیا اسکے لیے جسنے چیرا کان اور آنکھ

کو اپنی حول اور قوت سے (۱۴) ابن ماجہ نے ابو الدرداء سے کہ انہون نے

کہا ہے ایک سجدہ مین تہا ف احدیث کا اسناد ضعیف

ہے اور ہمنے کتاب الکبیر اور اس مسئلہ پر پوری بحث ہو چکی اس مسئلہ

مین (۱۵) ابو داؤد اور نسائی نے بسند صحیح ابو بکرہ سے کہ حضرت

کو کوئی خوشی کے ساتھ بشارت دیجاتے تو سجدے مین

گر پڑتے جو حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا تو اسوقت

آپ نے سر کیا اور اپکا سر حضرت عائشہ کی گود مین تہا اسکا کیا سبب

ہے فرمایا اور آپ نے ایک اونچی مکان کیطرف منہ

کیا اور فرمایا ہے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم

نے سجدہ شکر کیا اور سجدے مین گر گئے اور دیر تک سجدے

مین رہے جو شخص کہ اللہ عزوجل تجھکو فرماتا ہے جو شخص

تجھ پر سلامتی بھیجتا ہون تو مینے اسکے

اوپر سلامتی بھیجی اور اسکی سند مین بکار بن عبد العزیز

ہے جسے ابن معین نے ثقہ کہا ہے اور ابن معین

نے ابو داؤد کی فضیلت مین

ہے اور ابن ماجہ نے درود کی فضیلت مین

ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ

وسلم نے فرمایا ہے

Marfat.com

کہنا سورہ ص کے سجدہ میں

سجدہ کرتے ہیں اور باوجود

کی طہارت اور مکان کی

موید بالسند اور مجھی اور

ہونے میں شرط

تکبیر کی ضرورت

نماز میں

بن ابی وقاص

تو حضرت صلے اللہ

عالموں کا
کے نزدیک
اور جمہور علماء کا
پوری نماز
کہتے ہیں کہ
کرنے
کی پیدا
کہتے ہیں
وغیرہ
قال

چار چیزوں سے اللہ کی پناہ
اور طاؤس سے بھی یہ مذہب
مخالفت کے ساتھ جنکا بیان ہو چکا پر نہیں ہوا
تا خر معلوم ہو جاوے جیسے ہم تجھکو اس حدیث کی
کرے جو ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی حدیث
کے منکرین پر رد ہے اور اسباب میں متواتر حدیثیں ہیں پھر صحابہ اور
ہوئی ان دعاؤں کا جامع باب جنکا نماز میں ہونا منصوص ہے بخاری اور
وہی حدیث روایت کی جو بخاری کی باب الدعا قبل السلام کی اور
حافظ صاحب کی تقریر بیان کی اور کہا کثیر کا لفظ بار ہو حدیث کے ساتھ
دونو کو جمع کیا جاوے پھر نمازی کہے کثیرا کبیرا شیخ عز الدین بن جماعہ
تو کبھی کثیرا ثلاثہ کے ساتھ پڑھے اور کبھی کبیرا بار ہو حدیث کے ساتھ
صلے اللہ وآلہ وسلم کے الفاظ کے ساتھ نطق کرے گا اور جب اسطرح پڑھے گا
موافق نہ ہوگا کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ دعا اسطرح
وہی تقریر بیان کی جو الفاظ حدیث پر فتح سے مذکور ہوئی پھر کہا
کرتی ہے لیکن اس میں محل کی تصریح نہیں ہے ابن دقیق العید نے
ایک جگہ میں ہو کیونکہ ان دونوں میں دعا کا ہوا ہے اور امام بخاری
باب الدعا قبل السلام میں بیان کیا اور امام احمد نے عقبہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تا کا اور آپ نماز
وَبَارِكْ لِي فِيمَا رَزَقْتَنِي یعنے یا اللہ میرے گناہ معاف کر
اے میرے لیے اس میں برکت کر جو تو نے
جریری روایت کرتا ہے وہ بھی مجہول
یہ حدیث شاہد ہے طبرانی کی کتاب

Marfat.com

Marfat.com

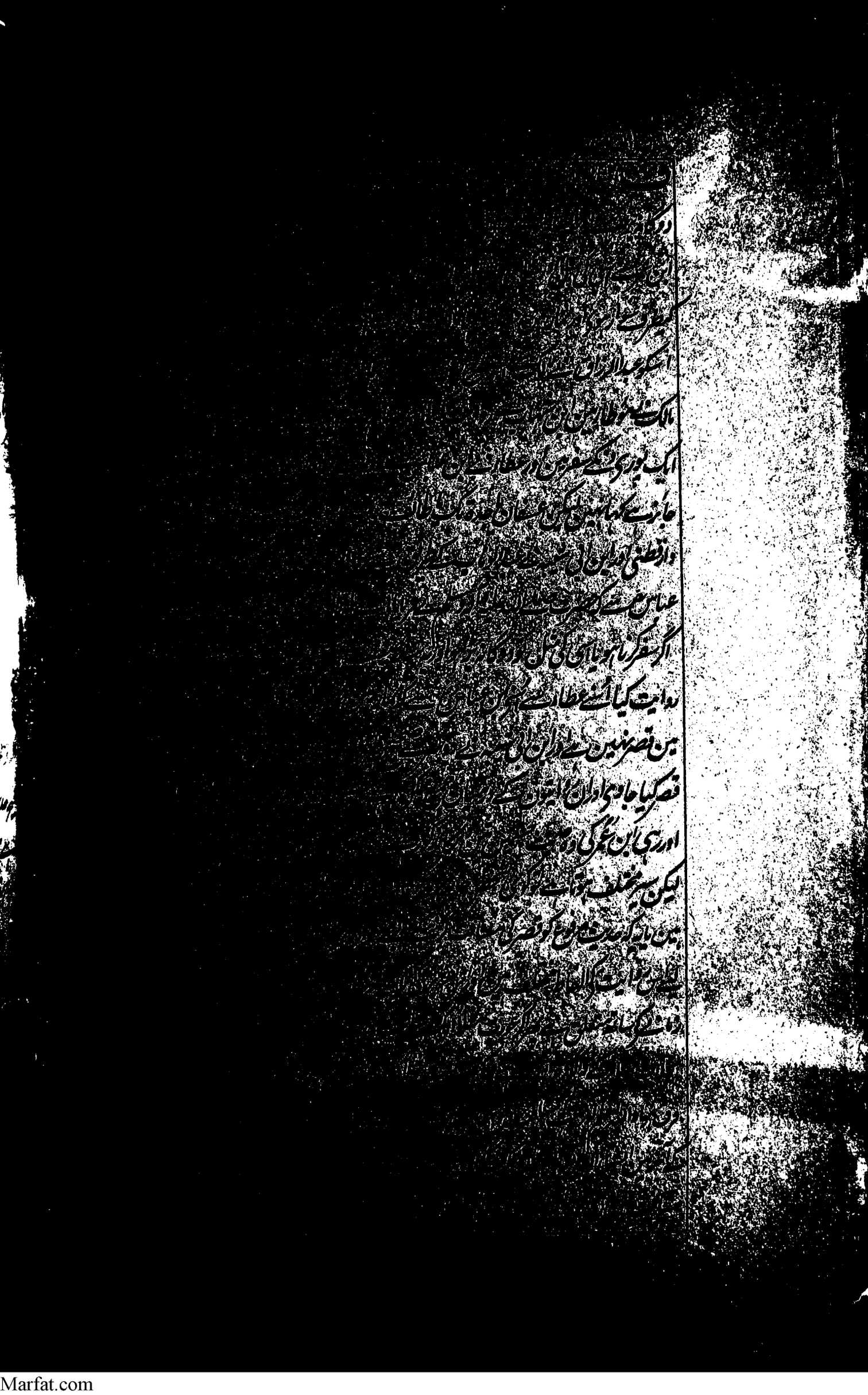

Marfat.com

Marfat.com

[illegible] موافق ہو گئی
[illegible] اور [illegible] حماد بن سلمہ
[illegible] نے بریر کے طریق سے اور ان تینوں خالد اور حماد اور
[illegible] اسکو بخاری نے تعلیقاً بیان کیا مگر جریر نے اپنی روایت میں
[illegible] سے روایت کیا اسنے اپنے باپ ابو صالح سے اس نے ابو سعید رضؓ
[illegible] الفاظ میں بھی مخالفت ہے اسمیں ثلاثاً کا لفظ ہے
[illegible] روایت کی ہیں اور اسید سے ابن حبان نے سہیل کے ان دونوں
[illegible] صالح ابو سعیدؓ سے روایت کرتا ہے اور یہی امام مالک کی روایت
[illegible] مسلم اور ابو داؤد نے بھی نکالا اور اسکو بشر بن عمر زہرانی نے بھی
[illegible] کیا ہے اور وہ ابو ہریرہؓ سے اسکو ابو داؤد اور ترمذی اور
[illegible] اور جو روایت امام مالک سے محفوظ ہے اسمیں سعیدؓ اور ابو ہریرہؓ

(باب) یقصر اذا خرج من موضعہ جب سفر کا ارادہ کرکے

[illegible] نے کہا ابن منذر نے اجماع نقل کیا کہ جو شخص سفر کا ارادہ کرکے
[illegible] نماز قصر کرے اب اسمیں اختلاف ہے کہ آیا خاص اپنے گھر سے
[illegible] ہے کہ جبتک اس شہر کے تمام گھروں سے باہر نہ ہو جائے
[illegible] ارادہ کیا تو وہ اپنے گھر میں ہی دو گانہ پڑھ سکتا ہے اور بعض نے
[illegible] شہر کے مذہب کی تائید کی ہے کہ جب شہر کے
[illegible] نماز پوری پڑھے اسلیے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
[illegible] مدینہ سے نکلکر ہی نماز میں قصر کیا (ف) وخرج
[illegible] اسمیں دلیل ہے اس کی جو کہتا ہے جب آپ نے اس سفر کے
[illegible]

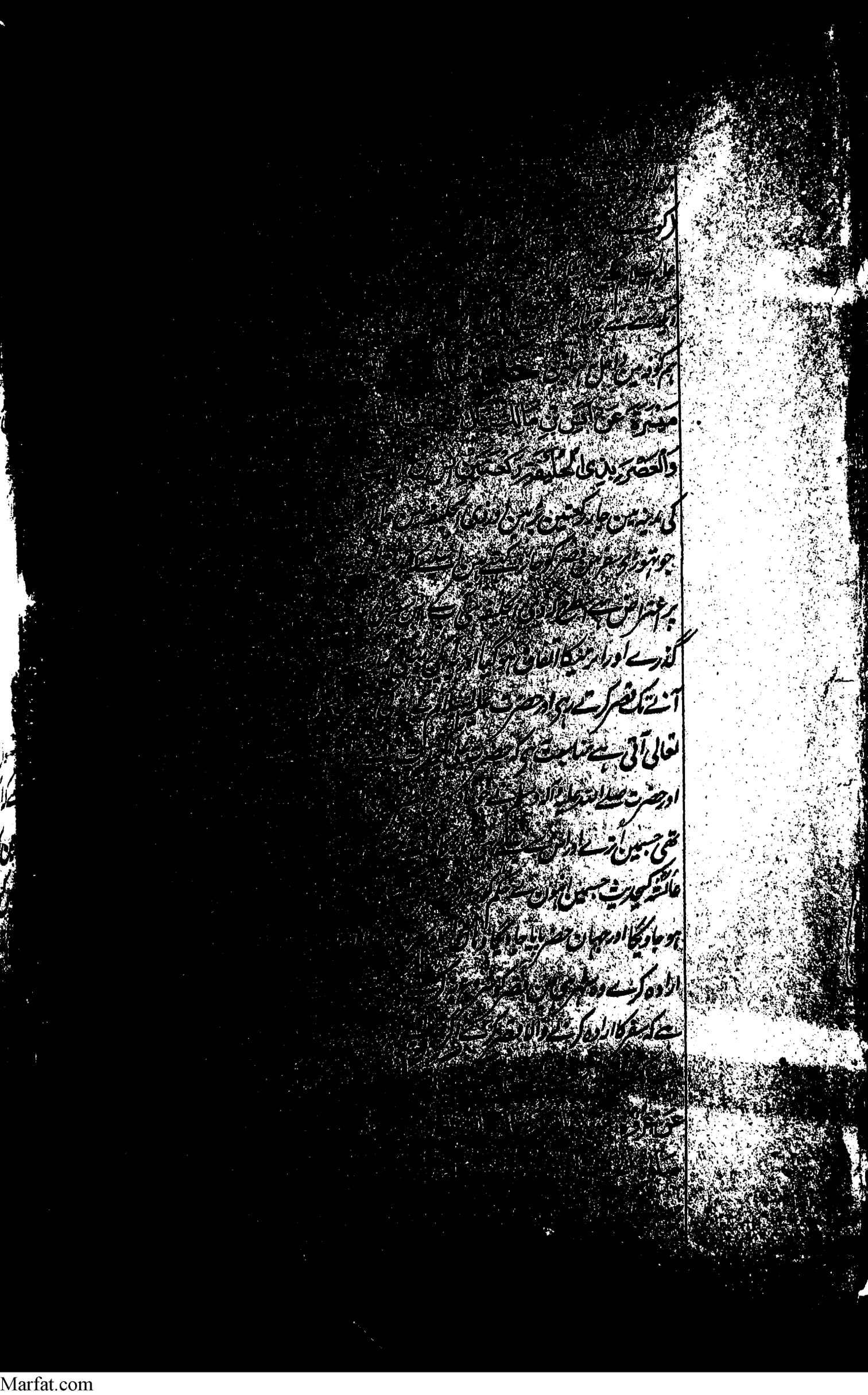

Marfat.com

سجدہ کیا

ایک باب کہ

سلمہ کیطرح نماز

دیکھتا بیٹھتا تھا تیسری رکعت

کہا راوی کو شک ہے کہ تیسری رکعت کے

ہے اور وہ واقع ہوتا ہے تیسری رکعت کے آخر

اور دوسری رکعت کے ابتدا مین اور یہ حدیث ایک بار

آلہ وسلم جب اپنی نماز مین سے طاق رکعت مین ہوتے

جب تک سیدھے ہو کر بیٹھ نہ لیتے ت مالک بن حویرث

کے پاس آئے اور آپکے پاس (مہینہ بھر) رہے ف

اور اذان مین گذر چکے ت پھر رسول اللہ صلی اللہ

نماز فلان وقت پر پڑھو اور فلان نماز فلان وقت

سے جو بڑا ہو وہ امامت کرے حدثنا

الرحمن بن ابی لیلی عن البراء قال کان

قریبا من السواء براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ

رکوع کرنے اور دو سجدون کے درمیان بیٹھنے کا

اکثر صفت ہے اور اسکیلئے آدمی کو

الباری مین کہا براء کی حدیث

ترجمہ باب سے ظاہر ہے حدثنا

ابی مالک قال

کان

[illegible] صحیح بخاری کا حال معلوم ہو چکا ہے اور حدیث مین دعا کی مشروعیت ہے
[illegible] کے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرنیوالی کی جہالت
[illegible] اور یہی جمہور کا مذہب ہے اور سپر ادلہ دلالت کرتی ہین اور مینے اس مسئلہ پر اس
[illegible] نام مینے اَلْقَوْلُ الْمَقْبُوْلُ فِیْ رَدِّ رِوَایَۃِ الْمَجْھُوْلِ مِنْ غَیْرِ صَحَابَۃِ الرَّسُوْلِ رکھا اور
[illegible] رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا کہ جناب رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمایا کرتے تھے اپنی
[illegible] اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ الثَّبَاتَ فِی الْاَمْرِ وَالْعَزِیْمَۃَ عَلَی الرُّشْدِ وَاَسْئَلُکَ شُکْرَ نِعْمَتِکَ وَحُسْنَ
[illegible] وَاَسْئَلُکَ قَلْبًا سَلِیْمًا وَلِسَانًا صَادِقًا وَاَسْئَلُکَ مِنْ خَیْرِ مَا تَعْلَمُ وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّ مَا
[illegible] تَعْلَمُ لِمَا تَعْلَمُ یعنے مین مانگتا ہون تجھسے (دین) کے کام مین ثابت رہنا اور ہدایت کا قصد اور مانگتا ہون تجھ
[illegible] نعمت کا شکر کی (توفیق) اور تیری اچھی عبادت کی (طاقت) اور مانگتا ہون تجھسے صاف دل اور زبان سچی اور
[illegible] تجھسے اسچیز کی بھلائی جسکو تو جانتا ہے اور پناہ مانگتا ہون تجھسے اسچیز کی برائی سے جسکو تو جانتا ہے
[illegible] چاہتا ہون تجھسے ان گناہون کے لیے جنکو تو جانتا ہے شوکانی نے کہا اسحدیث کی اسناد کے رجال ثقے ہین
[illegible] نے اسکو ذکر کیا جامع مین استخارہ کی دعاؤن مین ان لفظون کے ساتھہ بنی خطمہ کے ایک مرد سے اسنے کہا مینے شداد
[illegible] رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صحبت کی تو انہون نے فرمایا کیا مین تجکو وہ کلمات نہ سکھاؤن جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمکو سکھاتے
[illegible] حدیث کو ذکر کیا اور زیادہ کیا اَنَّکَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ یعنے بیشک تو تو ہی پوشیدہ باتون کا جاننے والا ہے
[illegible] نے (یہی) نکالا اور دوسری حدیث مین جو اسحدیث کے معنے کے ساتھہ ہے زیادہ کیا کہ جب اپنے فراش پر جگہہ لے
[illegible] نسائی نے یوم ولیلہ مین نکالا اور اس مین نماز کا ذکر نہین کیا اور ہر صاحب تیسیر تو اسنے وہی سیاق بیان کیا جو
[illegible] نے بیان کیا یہ دعا بی مطلق نماز مین سوائے محل مخصوص کی تقیید کی وارد ہوئی ہے اور امر مین ثابت رہنے کا سوال
[illegible] ہے اسلیے کہ جسکو اللہ تعالیٰ نے اسکے کامون مین ثابت رکھا وہ مہلکات مین واقع ہونے سے بچ گیا اور
[illegible] خلاق خدا کی مرضی کے صادر نہین ہوتا اور سلیم قلب سے مراد تندرست دل ہے جو بیمار نہ ہو معصیت کی بیماری
[illegible] کی بعض افراد مصدوق ہوا ہو اور اس دعا مین علی الاطلاق بہتر امور کا سوال ہے اسلیے کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ
[illegible] علی الاطلاق ہر برائی سے تعوذ ہے گویا یہ معنے ہین اَسْئَلُکَ مِنْ خَیْرِ کُلِّ شَیْءٍ وَاَعُوْذُ
[illegible] کُلِّ ذَنْبٍ مینے تجھسے مانگا ہون ہر چیز کی بھلائی اور پناہ مانگتا ہون تیری ہر چیز
[illegible] ہون تجھسے ہر گناہ کی اور مسلم اور ابو داؤد نے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا کہ

ہوا کہ (مسافر ہیں) پوری
تھے حضرت عثمانؓ کا اعتقاد تھا
ہیں جیسے حضرت عثمانؓ کے نزدیک یہ دونو
نے خیال کیا کہ حضرت عثمانؓ نے مکہ میں اسلیے اتمام
کہ وہیں تھے اور ہر جگہ میں آپ کا گھر تھا یا آپنے مکہ
میں تیار کرائی یا اس لیے کہ آپ مکہ میں سب
تھے یا حضرت عائشہؓ کے حق میں منتفی ہیں
سے احتمال کو تو رد کرتا ہے یہ امر کہ حضرت صلے اللہ
نے اور پیر بھی قصر کرتے اور دوسرے احتمال کو رد کرتی ہے
تھے کہ آپکا ہر جگہ گھر سمجھا جاوے اور تیسرا
حرام ہے جیسے یہ تقریر علاء بن حضرمی کی حدیث
یا میں آویگی اور چوتھا اور پانچوان احتمال
ہے اسکو امام احمد اور بیہقی نے نکالا ہے عثمانؓ کی حدیث
لوگوں نے انکار کیا تو انہوں نے فرمایا میں نے
صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جو
ہے اگر یہ حدیث صحیح نہیں ہے اسلیے کہ اس
راوی ہیں جو حجت کے لائق نہیں ہیں
تاویل کی جو عثمان نے تاویل کی اور عائشہؓ کو
قصر کرنا جائز نہ تھا تو معلوم ہوا کہ یہ خبر ضعیف
ہے کہ عروہ کی مراد اپنے قول سے تاویل عثمانؓ سے
کہ حضرت
تاویل میں اسباب
سورۂ نساء
قائم کرتے

[illegible] ہوا کرتے تو
[illegible] ایک کنوارے نے حضرت عثمانؓ نے
[illegible] دیکھا تھا جب سے تو مین دوگانہ ہی پڑھا کرتا
[illegible] ہے کہ اصل سبب انکی پوری نماز پڑھنے
[illegible] کیا کہ حضرت عثمانؓ قصر کو اسی شخص کے لیے خاص
[illegible] سے معلوم ہوتا ہے اور اگر سفر کے درمیان کسی
[illegible] کی نیت نہ ہوا سلیئے کہ اثنا سفر مین بھی اقامت
[illegible] گذرے اور بعض نے کہا کہ حضرت عثمانؓ دونوا مرون کو
[illegible] حضرت عثمانؓ کا اجتہاد تھا اور رہے ام المومنین حضرت
[illegible] اتمام کا سبب مروی ہے بیہقی نے ہشام کے طریق سے
[illegible] سفر مین بھی پوری نماز پڑھتین عروہ کہتے ہین مینے پوچھا
[illegible] اسلیئے اس کی کچھ بہتر تکلف نہین ہوتی اور اسکی سند صحیح ہے
[illegible] مین ایک رخصت تھی اور سمجھتی تھین کہ جسکو اتمام مین تکلیف
[illegible] کیا اسکی وہ دلیل ہے جسکو ابو یعلی اور طبرانی نے جید اسناد
[illegible] صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ اور ابو بکرؓ اور عمرؓ کے ساتھ تو یہ سب
[illegible] مین بھی اور مکہ مین بھی کہا کرمانی نے جسکا
[illegible] دلیل لی ہے کہ سفر مین دو ہی رکعتین فرض ہوئین
[illegible] حضرت عائشہؓ خود اتمام نہ کرتین حالانکہ حنفیہ کا یہ
[illegible] روایت کا اعتبار نہین ہے پھر حدیث کا ظاہر قرآن کے
[illegible] دو ہی رکعتین فرض ہوئین اور دو ہی نماز رہی اور
[illegible] کہ کیا گیا حضرت عائشہ کا قول الصلوٰۃ پانچون
[illegible] کے ساتھ اسلیئے کہ پھر
[illegible] تو اسکی دلالت

ضعیف
مجید
تو یہاں
ہیں ہی نہیں قرآن مجید میں خوف کی
ابن ماجہ نے ابن عباس سے نکالا کہ اللہ جل جلالہ
رکعتیں اور ابن ماجہ نے عمر سے بھی نکالا کہ
اور یہ پوری ہیں کم نہیں ہیں یعنے ان
سے ایسا ہی سُنا ہے اب ان حدیثوں کا مطلب
کہ چار رکعتیں سفر کی وجہ سے دو ہو گئیں امام اعظم
ہے اور اہلحدیث کے نزدیک قصر واجب ہے اور اتمام
کہا اسکو مسلم اور نسائی نے صلوۃ میں نکالا **باب**
نہ کرے گھر کی طرح تین ہی رکعتیں پڑھے **ف**
کہ مغرب کی نماز میں قصر نہیں ہے اور حوالہ کی
حدیث پر محمول ہیں امام احمد نے شاہد میں نقل کیا
کہ مسافر کیونکر نماز پڑھے انہوں نے فرمایا
(ف) **حدثنا** ابو الیمان
سالم عن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ
اذا اعجلہ السیر فی السفر
قال سالم وکان عبد اللہ بن
ہوتا تو آپ
سالم
جاتا

Marfat.com

عن الزہری قال سالم کان
آخر قول سالم وآخر ابن عمر
صفیۃ بنت ابی عبید فقلت لہ
الصلوٰۃ فقال سر رکعتی سار میلین او ثلثۃ
رایت النبی صلی اللہ علیہ وسلم
عبد اللہ رایت النبی صلی اللہ
یقیم المغرب فیصلیھا ثلاثا ثم
العشاء فیصلیھا رکعتین ثم یسلم و
یقوم من جوف اللیل دوسری سند کے ساتھ بخاری نے
مغرب اور عشا کو مزدلفہ میں جمع کرتے سالم نے کہا
کو اپنی بی بی صفیہ بنت عبید کی سخت بیمار ہونے کی خبر
(آپ نے فرمایا چلو پھر (کچھ دیر کرکے کہا) نماز کا وقت جاتا ہے تو
(سواری سے) اترے اور نماز پڑھی (مغرب اور عشا کی
التحیۃ والتسلیم کو نماز پڑھتے جب آپکو
دیکھا کہ آپ نے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا کہ آپ جب
(دو رکعتیں پڑھتے پھر سلام پھیر کر نفل نہ پڑھتے) تھوڑا سا
سلام پھیرتے اور عشا کے بعد نفل نماز نہ پڑھتے یہاں تک کہ
کہا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو شخص سوار ہو تو وہ ایک نماز
(دو رکعت یا تین رکعت پڑھنے) کے بعد انشاء اللہ تعالیٰ گفتگو آویگی اور اس
(حدیث) سے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کوئی سفر نہیں کیا مگر
(اس کو سوا اگر اسکی تین رکعتیں ہی پڑھتے جیسے گھر میں پڑھتے)
(حدیث) سے کہ مینے حضرت صلے
(اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے) مگر (دو رکعت) اسی طرح (پڑھیں)

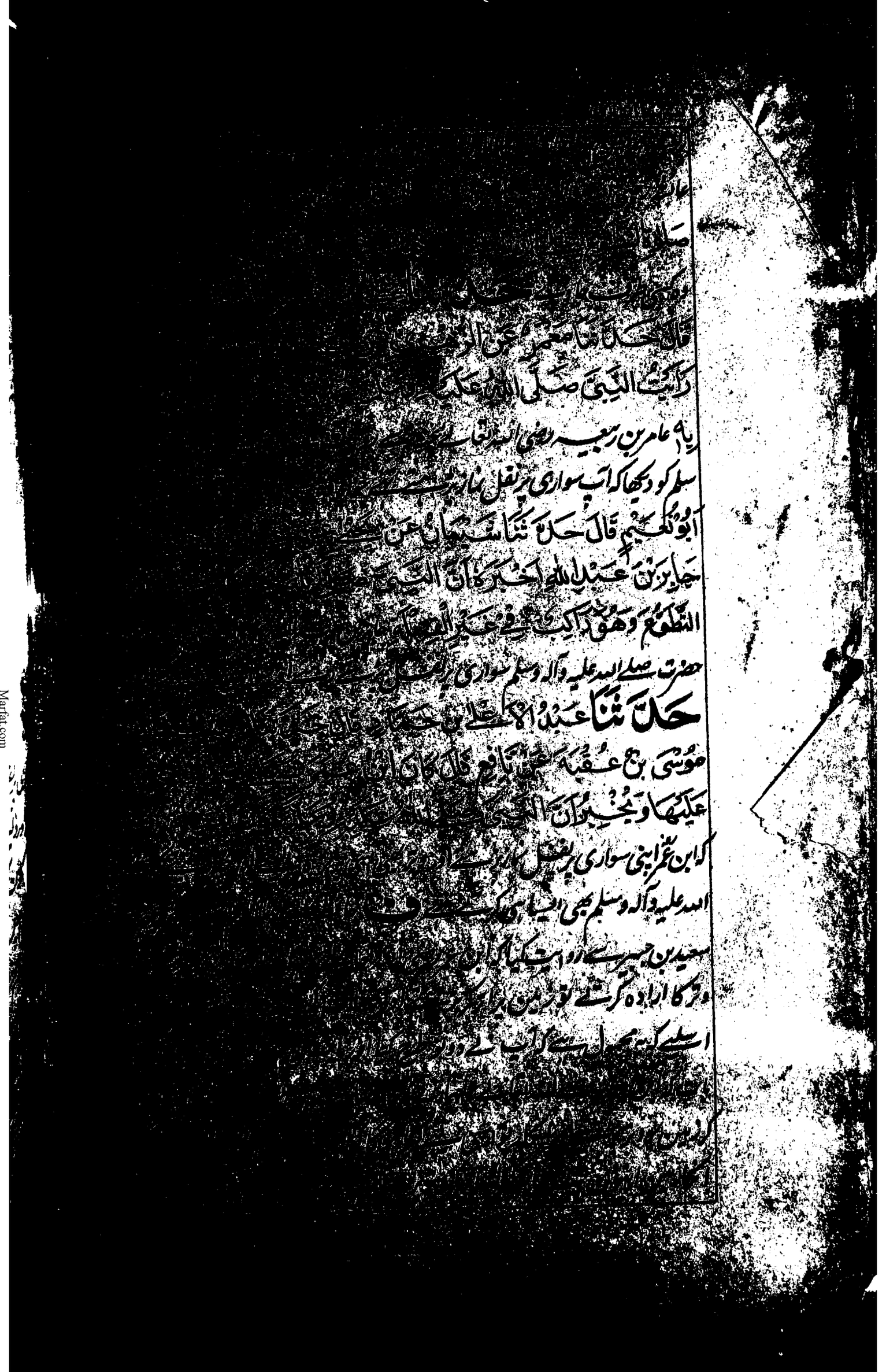

عامر

صلی

قال حدثنا معمر عن الزہ

رأیت النبی صلی اللہ علیہ

یا عامر بن ربیعہ رضی اللہ تعالیٰ

سلم کو دیکھا کہ آپ سواری پر نفل نماز پڑھتے

ابو نعیم قال حدثنا سفیان عن

جابر بن عبد اللہ اخبرہ ان النبی

التطوع وھو راکب فی غیر القبلۃ

حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سواری پر نفل

حدثنا عبد الاعلی بن حماد نا

موسی بن عقبہ عن نافع قال کان ابن

علیھا ویخبر ان النبی

کہ ابن عمر اپنی سواری پر نفل نماز پڑھا

اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی ایسا ہی کرتے

سعید بن جبیر سے روایت کیا کہ ابن

وتر کا ارادہ کرتے تو زمین پر

اسلیے کہ مجھ کو ڈر ہے کہ آپ نے وتر

کر دیں

Marfat.com

حدثنا

ابن عمر نے کہا کہ حضرت صلے اللہ
اور وتر کو بھی سواری پر پڑھ لیتے لیکن فرض نماز
حدثنا معاذ بن فضالة
حدثنا هشام عن يحيى بن ابي كثير قال حدثني جابر بن عبد الله ان
النبي صلى الله عليه وسلم كان يصلي على راحلته نحو المشرق فاذا اراد ان يصلي المكتوبة
حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نفل پڑھتے اپنی سواری
پر اور فرض پڑھتے تو زمین پر اتر کر قبلہ کیطرف منہ کرتے
سواری پر نمازوں کے سوا اور سب نمازیں پڑھنی جائز ہیں اور
کہا کہ جابر سے سہل نے کہا کہ کیت حاتما تولوا فثم وجه الله نقلوں
اگر کوئی مسلمان کسی کو ناحق قتل کرنیکے واسطے
ان کو سفر ہو تو ایسے آدمی کو سواری پر نفل
صحیح بخاری کا تمام ہوا یکم ربیع الاول
اپنے فضل و کرم سے اسکو قبول فرماوے
رضی اللہ عنہ بصد ادب عرض
الوطار انشاء اللہ
اللہ تعالے ہماری
الجزء الرابع من تسهيل
الخامس بحمد الله تبارك وتعالى وهو
تتم الصلحت سبحان ربك
المرسلين والحمد لله رب
ان لا اله الا

Marfat.com

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے [illegible]

وعلانیتہ وسرہ یا اللہ معاف کر میرے گناہ [illegible]

اور جسپر شوکانی نے کہا اس حدیث مین دلیل ہے کہ ذنب کی [illegible]

کا اس مسئلہ مین ان اقوال پر اختلاف ہے جو اصول مین کہ [illegible]

بہی اور صغائر سے بھی اور یہی انکی شرافت کو لائق ہے اگر مسلمان [illegible]

کا پتہ چل رہا ہے کہ انکے لیے بہی نجات تہی امام احمد [illegible]

جسکو اسنے ہلکا پڑہا تو لوگون نے اسکا انکار کیا وہ بولا کیا مینے رکوع اور سجود [illegible]

تو پورا کیا) عمار بن یاسر رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا سنو مینے آپ سے [illegible]

دعا فرمایا کرتے اللھم بعلمک الغیب وقدرتک علی الخلق احینی ما علمت [illegible]

الوفاۃ خیرا لی اسالک خشیتک فی الغیب والشہادۃ وکلمۃ الحق فی الغضب والرضی والقصد [illegible]

ولذۃ النظر الی وجھک والشوق الی لقائک واعوذ بک من ضراء مضرۃ وفتنۃ [illegible]

بزینۃ الایمان واجعلنا ھداۃ مھتدین یعنے یا اللہ جنکہ تو جانتا ہے [illegible]

اسقدر زندہ رکہہ جسقدر میرے لیے جینا بہتر ہے اور مجہے اسوقت فوت کر جسوقت میرے لیے [illegible]

ہون کہ مین تجہہ سے اندر باہر ڈرتا ہون اور مانگتا ہون یہ لکہ غصہ اور خوشی کی حالت مین [illegible]

یہ بات کہ فقر اور غنا کی حالت مین میانہ چال چلون اور دیکہنے کی لذت طرف [illegible]

تیری ملاقات کا شوق اور پناہ مانگتا ہون ان مصیبتون سے جو ضرر [illegible]

ہمکو ایمان کی زینت کی ساتہہ مزین کر اور کر ہمکو راہ دینے والا راہ پانے والا شوکانی [illegible]

نسائی نے اسکو دوسری اسناد کی ساتہہ اسی کی مثل کہا اللہ اسناد [illegible]

بن عربی نے اسنے کہا ہمکو حدیث کی حماد نے اسنے کہا ہمکو [illegible]

عنہ نے نماز پڑہی پہر حدیث کو بیان کیا اور اسکی اسناد مین عطاء [illegible]

کے دوسرے کے ساتہہ ملا کر حدیث نکالی اور اسکے [illegible]

ثقہ کہا اور شاید عمار رضی اللہ تعالی عنہ نے نماز کے [illegible]

کیا ہوگا جس صفت پر انہون نے [illegible]

ں ... ب ہوا ہی کہ اسنے کہا کہ مینے کسیکی پیچھے نماز نہین پڑہی کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ
... نماز کے اتمام کا لحاظ کرسکے اور اسحدیث مین دلیل ہے کہ جو شخص نماز کو ہلکا کرے
... ہے اور اسحدیث مین دلیل ہی کہ عمار بن یاسر نے رکوع سجود کے سوا اور ارکان کو پورا نہین کیا تہا
... کیا اور احتمال ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس دعا کو نماز مین پڑہتے ہون اور عمار رضی اللہ
... اور یہ بھی احتمال ہے کہ آپ اس دعا کو بلا تقیید نماز پڑہتے ہون جیسی کلام سے ظاہر ہی اور اس
... اللہ تعالی کی صفات کمالیہ اور خصائل جمالیہ کے ساتہہ توسل جائز ہے اور اللہم احینی سے خیرا لی
... اللہ تعالی عنہ کی حدیث سے بہی ثابت ہی اسطرح اَللّٰهُمَّ اَحْيِنِيْ مَا كَانَتِ الْحَيٰوةُ خَيْرًا لِّيْ وَتَوَفَّنِيْ
... یعنی یا اللہ مجہ کو تب تک زندہ رکہہ جب تک میری واسطے جینا بہتر ہے اور مجہے اسوقت فوت کر جب میرے لیے
... اسمین دلیل ہے کہ یہ دعا مانگنا جائز ہے لیکن ضرر کے نازل ہونے کے وقت جیسی اسکی تقیید انس کی حدیث مذکور
... ہوئی ہے اور اسکے لفظ یہ ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تم مین سے کوئی موت کی خواہش
... اسپر اترے اگر وہ خواہ مخواہ (موت کی) آرزو کرنے والا ہی تو یون کہی اللہم احینی آخر تک اور اسحدیث مین
... اللہ سبحانہ وتعالی کی زیارت ہوگی اور یہ رسالہ طویلۃ الذیل ہے اور اسکا محل علم کلام ہے اور مینے اس مسئلہ کو ایک
... ہے جسکا نام المبغیہ فی الرویہ رکہا ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ تعالی سے اسکی ملاقات کا شوق
... اللہ کو ملنا چاہتا ہے خدا اسکو ملنا چاہتا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو اللہ تعالی کو
... تعالی اسکو ملنا چاہتا ہے اور جسکو اللہ تعالی ملنا چاہے تو وہ مغفور ہے اور ضرار کی مضرۃ اسلیے وصف بیان
... ہوئی ہے کہ اسکا فائدہ جلد ظہور مین آوے یا دیر سے تو اس سے استعاذہ لائق نہین ہے اور فتنہ کی مضلہ
... فتنہ کا سبب ہو جاتی ہین تو جو فتنے ہدایت کا ذریعہ اور وسیلہ ہو جاتے ہین وہ اس حیثیت اور
... لائق نہین ہین کہ انسے استعاذہ کیا جاوے امام احمد اور نسائی اور ابو داؤد نے معاذ بن جبل
... ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اور فرمایا مین تجہکو کچہہ کلمات کی وصیت کرتا ہون کہ
... اللہ عنہ اَللّٰهُمَّ اَعِنِّيْ عَلٰى ذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ یعنی یا اللہ میری مدد کر اپنی
... اور اپنے شکر پر کہ مین تیرا شکر کرون اور اپنی اچہی عبادت پر کہا شوکانی نے حافظ نے
... مصنف نے اسحدیث کو اسباب مین ذکر کیا جو نماز کی دعاؤن پر شامل ہے ہن بنا پر کہ حدیث
... اسحدیث کو ... کیا ہی اور اسلیے ... اپنے مشائخ کے

Marfat.com

کے طریق سے حاصل ہوا ہے کہ

صلوٰۃ کا درمیچہ وجہ نماز کا بعد سے

پہلے اسلیے کہ حیوان کی دبر اسی کی جزو ہوتی ہے

خرابی یہ ہے کہ مصنف رحمہ نے بالا ذکر

ہین جیسے عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ

ہین ہے کہ مین تجھکو کچھ کلمات کی وصیت کرتا ہون جنکے

کے ساتھہ دعا کرنے کی وجوب پر دلالت کرتی ہے اور

کلمات کی تخصیص کی وجہ یہ ہے کہ یہہ کلمات

سے روایت کیا کہ انہون نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو

اپکا ماتھہ آپکے مبارک قدم پر پڑگیا اور آپ سجدہ مین تھے

مَنْ زَكَّاهَا أَنْتَ وَلِيُّهَا وَمَوْلَاهَا یعنے ای پروردگار

تو ہی اسکا کارساز ہے اور تو ہی اسکا صاحب

رضی اللہ تعالے عنہا کی حدیث سے نکالا اس طرح کہ

مارا ناگہان آپ سجدہ کر رہے تھے اور آپکی

مِنْ سَخَطِكَ وَأَعُوذُ بِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوبَاتِكَ

أَنْتَ كَمَا أَثْنَيْتَ عَلَى نَفْسِكَ یعنے

معافی کے ساتھہ تیرے عذاب سے اور

ویسا ہی ہے جیسے تو نے اپنی آپ

اور یہہ بھی ہے کہ مستقل ایک

ہے اور یہہ کلام

فرمایا

عن

Marfat.com

...ہے مجھکو نہیں یہی نور (راوی کو شک ہے) یہ مسلم کی حدیث کا
...صحیح میں مطولاً ذکر کیا اور مختصراً متعدد طرق کے ساتھ اور مختلف
...تہجد کی نماز کی) قید ہے امام نووی نے کہا علماء نے کہا رسول
...سوال ہے اعضاء اور جہات میں کیا تو اس سے آپکی مراد حق کا ظاہر ہونا ہے اور اسکا
...اپنے جمیع اعضاء اور جسم اور تصرفات اور لوٹ پوٹ اور اپنی جمیع حالات اور اپنی غش
...کر کے پھر آپ کے وجود کی اللہ کی طاعت سے منحرف نہ ہوا تھے ماقال الشوکانی فی النیل **باب**
...بعد التشہد واکثیر ما یجب تشہد کے بعد سلام سے پہلے وہ دعا مانگے جو پسند کرے اور یہ تخییر کیلئے واجب نہیں ہے
...بخاری نے اشارہ کیا ہے اسطرف کہ وہ دعا جو اس سے پہلے باب میں مذکور ہے واجب نہیں ہے
...ہے اور احتمال ہے کہ منفی تخییر ہو ــــ یعنی تخییر کے وجوب کی نفی ہو اور امر جو تخییر کے ساتھ
...کیا جاوے لیکن یہ احتمال دلیل کا محتاج ہے ابن رشید نے کہا کسی چیز میں تخییر کے واجب ہونے
...اصل چیز کیلئے واجب ہوتی ہے اور تخییر اسکی وصف میں واقع ہوتی ہے کہا زین بن منیر نے رسول اللہ
...کا قول ثم لیتخیر اگرچہ امر کا صیغہ ہے لیکن امر استحباب میں بھی آتا ہے اور بعض نے اسکو واجب ہونے
...اجماع کا ہونے کیا ہے اور اسمیں نظر ہے عبدالرزاق نے صحیح اسناد کے ساتھ طاؤس سے روایت کیا جو دلالت کرتا ہے کہ طاؤس اس استعاذہ کو واجب سمجھتے تھے
...اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث میں مروارد ہوا ہے اور یہ اسلیے کہ طاؤس نے اپنے بیٹے سے پوچھا تھا کیا تو نے
...کے بعد کہا ہے یا نہیں اسنے کہا نہیں تو اسکو کہا نماز کو لوٹاؤ یہی قول ہے بعض اہل ظاہر کا اور ابن حزم
...کہا کہ یہ استعاذہ تشہد اول میں بھی واجب ہے اور ابن منذر نے کہا اگر عبداللہ بن مسعود رضی اللہ
...تخییر کا حکم دیا تو میں اس استعاذہ کے وجوب کا قائل ہوتا اور امام شافعی بھی اسطرف گئے ہیں
...صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر واجب ہے اور ابو الطیب طبری شافعیہ میں سے اور طحاوی نے
...شافعی سے پہلے اسکی طرف کسی نے سبقت نہیں کی اور انسے پہلے اسبات کا کوئی قائل
...استحباب پر باب کی حدیث کے باوجود اجماع کے دعوی کے پر اسمیں نظر ہے کیونکہ
...وغیرہ سے روایت ہوا ہے جو وجوب کے قول پر دلالت کرتی ہے اور اس
...رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی حدیث کی راوی ہیں وہ چیز مروی ہے جو
...منصور اور ابی بکر بن ابی شیبہ نے صحیح اسناد کے ساتھ ابو الاحوص تک روایت کیا

Marfat.com

اور ہمارے شافعی ابن [illegible]

وجوب کے قائل ہیں لیکن [illegible] کہا کہ [illegible]

بن امیہ کے بھی اس مسئلہ میں دو قول [illegible]

نے کہا کہ شافعی ہی اس امر میں متفرد ہے [illegible]

اثنار تشہد میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ [illegible]

کتاب الدعوات میں انشاء اللہ تعالے آویگی انتہے ما قال [illegible]

قَالَ حَدَّثَنِي شَقِيقٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ كُنَّا إِذَا كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ [illegible]

عِبَادِهِ السَّلَامُ عَلَى فُلَانٍ وَفُلَانٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ [illegible]

السَّلَامُ وَلَكِنْ قُولُوا التَّحِيَّاتُ لِلَّهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ السَّلَامُ [illegible]

السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللهِ الصَّالِحِينَ فَإِنَّكُمْ إِذَا قُلْتُمْ ذَلِكَ [illegible]

الْأَرْضِ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ [illegible]

عبداللہ بن مسعود رضے اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہا جب ہم [illegible]

تو ہم کہتے سلام ہو اللہ پر اسکے بندوں کی طرف سے سلام ہو [illegible]

اور اسکی تصریح دوسری روایت کرتی ہے جسکو ہم لکھ چکے [illegible]

کیونکہ اللہ خود سلام ہے ف سلامتی کی دعا [illegible]

سلامتی لوٹتی ہے کیونکہ وہی ہر عیب کا [illegible] اور [illegible]

کی عبادتیں اللہ تعالی کے واسطے ہیں اور [illegible]

اور اللہ کی رحمت اور اسکی برکتیں سلام ہو ہمپر اور [illegible]

ہر اس بندے کو پہنچ جاویگا جو آسمان [illegible]

اسکی گواہی دے ساتھ کوئی عبادت کے [illegible]

ہیں اور اسکے رسول ہیں [illegible]

لیوداؤد [illegible]

Marfat.com

[illegible] اس سے دلیل لی گئی ہے کہ نماز مین ہر وہ دعا جائز ہے جسکو نمازی
[illegible] سے ابن بطال نے کہا اس مسئلہ مین نخعی اور طاؤس اور ابو حنیفہ مخالف ہین وہ
[illegible] کہ وہ جو قرآن مین موجود ہو ایسا ہی مطلق بیان کیا ہے ابن بطال نے اور اسکے تابعین
[illegible] حنفی کی کتابون مین معروف تو یہ ہے کہ نماز مین نہ دعا کرے مگر جو قرآن مین آچکی ہے یا حدیث
[illegible] بعض حنفیہ کی یہ عبارت ہے کہ نہ دعا کرے نماز مین مگر جو ماثور ہو اور ان مین سے ایک کا یہ قول
[illegible] ہے اس سے کہ مرفوع ہو یا مرفوع نہ ہو لیکن حدیث کا ظاہر اسپر رد کرتا ہے اور ایسا ہی رد کرتا ہے ابن سیرین
[illegible] نماز مین آخرت کے امر کے سوا اور کچھ نہ مانگے اور بعض شافعیہ نے استنثار کیا ہے کہ دنیا مین سے قبیح امر کا
[illegible] اگر اسکی غرض یہ ہے کہ مخصوص لفظ کا استعمال نہ کرے تو محتمل ہے ورنہ اسمین تو کوئی شک ہی نہین ہے
[illegible] دعا کرنا مطلقاً جائز ہے اور تشہد کے بعد جو دعائین کہی جاتی ہین ان مین کئی حدیثین وارد ہوئی
[illegible] وہ روایت ہے جسکو سعید بن منصور اور ابو بکر بن ابی شیبہ نے عمر بن سعد کے طریق سے روایت کیا کہا
[illegible] مسعود ہمکو نماز مین تشہد سکھایا کرتے پھر فرماتے جب ایک تمہارا تشہد سے فارغ ہو تو کہے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُکَ
[illegible] کُلِّہٖ مَا عَلِمْتُ مِنْہُ وَمَا لَمْ اَعْلَمْ وَاَعُوْذُبِکَ مِنَ الشَّرِّ کُلِّہٖ مَا عَلِمْتُ مِنْہُ وَمَا لَمْ اَعْلَمْ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ
[illegible] مَا سَاَلَکَ مِنْہُ عِبَادُکَ الصَّالِحُوْنَ وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّ مَا اسْتَعَاذَ مِنْہُ عِبَادُکَ الصَّالِحُوْنَ
[illegible] حَسَنَۃً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ یعنے یا اللہ مین بیشک مانگتا ہون تجھسے ساری بھلائیان
[illegible] اور جو مجھے معلوم نہین اور پناہ مانگتا ہون مین تیرے ساتھہ ساری برائیون سے جسقدر مجھے معلوم ہین
[illegible] نہین یا اللہ مین تجھسے وہ بھلائی مانگتا ہون جو تجھہ سے نیک بندون نے مانگی اور مین تجھہ سے اس
[illegible] جن برائی سے تیرے نیک بندون نے پناہ طلب کی اے رب ہمارے دی ہمکو دنیا مین خوبی اور آخرت
[illegible] عذاب سے عمر بن سعد نے کہا اور عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمایا کرتے تھے
[illegible] اسکی دعا اسمین داخل ہے اور یہ ماثور تو ہے لیکن مرفوع نہین ہے اور نہ یہ ان
[illegible] مین اور بیہقی نے استدلال کیا ہے متفق علیہ حدیث کے ساتھہ پھر دعا کی
[illegible] اور ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مرفوع حدیث کے ساتھہ کہ جب ایک تمہارا
[illegible] ہے چار چیزون سے [illegible] اور اسکے آخر مین ہے پھر دعا کرے اپنے لیے
[illegible] کی اصل مسلم مین ہے اور یہ زیادت

کرنا جہاڑنے سے بہتر ہے یا دونی ہے یا دونی اور برابر امور محرمہ کا سوال تو یہ مطلقاً ناروا ہے جیسے حافظ ابن
باب ... جبهته واتقى حتى صلى اس شخص کی دلیل جو اپنی پیشانی اور ناک سے
... وقت لگجاتی ہے) نہین جہاڑتا یہانتک کہ نماز پڑہ لے قال ابو عبد الله رأيت الحميدي
... الحديث ان كان يسجد في الجبهة في الصلوة امام ابو عبد اللہ بخاری نے کہا مینے عبد اللہ بن زبیر مکی حمیدی کو
... باب کی اس حدیث سے دلیل لیتے تہے اسپر کہ نماز مین پیشانی (اور ناک کو) نماز مین نہ جہاڑے **ف** زین بن منیر
... کہا حاصل یہ ہے کہ بخاری نے بیان کیا مستدل کا اور اسکی دلیل کا اور اس مسئلہ مین حکم کو چہوڑ دیا مجتہد کی فکر کے
... حدیث کے موافق ہے یا مخالف اور مولف علیہ الرحمۃ نے یہ کام اسواسطے کیا کہ دلیل مین بہت احتمالون کی گنجایش
... کہ دلیل سے کیچڑ کے نشان کا پیشانی پر باقی رہنا نکلتا ہے اور کیچڑ کے نشان کے باقی رہنے سے یہ لازم نہین آتا
... پیشانی کو ہاتہ بہی نہ لگایا ہو جائز ہے کہ پیشانی کو نماز مین جہاڑا ہو اور جہاڑنے کے پیچہے بہی نشان باقی رہ گیا ہو
... کہ آپ جہاڑنا بہول گئے ہون یا آپنے جان کر نہ جہاڑا اپنے خواب کی تصدیق کے لیے یا آپنے سمجہا کہ میری
... پیشانی پر مٹی کا اثر باقی نہین ہے یا جہاڑنا بیان جواز کے لیے یا اسلیے کہ نہ جہاڑنا بہتر ہو کیونکہ جہاڑنا ایک کام ہے
... اگرچہ قلیل ہو اور جس دلیل مین اسقدر احتمالون کی گنجائش ہے تو یہ حدیث ایک احتمال کی کیونکر دلیل ہو سکتی ہے حافظ نے کہا
... عبید اللہ امام بخاری علیہ الرحمۃ کی کنیت ہے اور حمیدی وہ بخاری علیہ الرحمۃ کا مشہور استاذ ہے امام شافعی علیہ الرحمۃ کے
... کردون مین سے اور اس قول مین اشارہ ہے کہ اس مسئلہ مین مولف علیہ الرحمۃ اپنے شیخ سے متفق ہین ورنہ اسپر اعتراض
... ہم بیان کر چکے کہ اگر اسکو فی الجملہ مسح کے منع کی دلیل سمجہا جاوے تو اعتراض سے خالی نہین ہے اور یہ ہم مانتے
... کہ نماز مین نہ جہاڑنا بہتر ہے انتہے قال الحافظ فی الفتح عینی نے کہا پیشانی اور ناک کا نہ جہاڑنا اس صورت مین ہے
... پیشانی اور ناک پر تہوڑی مٹی لگی ہو جو سجدہ کرنے سے نہ روکی ایسی حالت مین اسکا چہوڑنا مستحب ہے نماز سے فارغ
... کہ اسی مین بہتری ہے **حدثنا** مسلم بن ابراهيم قال حدثنا هشام عن يحيى عن
... قال سألت أبا سعيد الخدري فقال رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم يسجد في الماء و
... الطين في جبهته ابو سعید (ابن مالک) خدری رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ انہون
... صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مٹی اور پانی مین سجدہ کرتے ہوئے دیکہا یہانتک کہ مینے مٹی اور پانی کا نشان
... پیشانی پر دیکہا **ف** حافظ نے کہا یہ اثر ضعیف پر محمول ہے جو سجدہ کے واسطے پیشانی کے زمین پر لگنے سے
... کرنے والے کے کلام کی [illegible] انشاء اللہ تعالی آویگی مترجم عفا اللہ عنہ کہتا ہے یہ حدیث

نہیں کیا کیونکہ اسکے نزدیک [illegible]
سے لیا جاوے جہاں اس میں آیا ہے کہ
مداومت کی اور آپ نے فرمایا ہے [illegible]
دیکھا اور فرمایا تَحْلِيلُهَا التَّسْلِيمُ [illegible]
اور رہی وہ حدیث کہ جب یہ وضو ہو جاوے اور آخر [illegible]
اور باب کی حدیث کے باقی فائدہ پر چار بابوں کے بعد کلام [illegible]
کا ذکر نہیں کیا اور مسلم نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے [illegible]
اور ابن عبدالبر نے ذکر کیا کہ جس حدیث میں ایک تسلیم کا ذکر ہے [illegible]
انتہے ما قال الحافظ فی الفتح **حَدَّثَنَا** موسیٰ بن اسمٰعیل [illegible]
الزُّهْرِيُّ عَنْ هِنْدٍ بِنْتِ الْحَارِثِ اَنَّ اُمَّ سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَ
قَامَ النَّبِيُّ حِيْنَ يَقْضِي تَسْلِيمَهُ وَمَكَثَ يَسِيرًا قَبْلَ اَنْ
يَنْفُذْنَ النِّسَاءُ قَبْلَ اَنْ يُدْرِكَهُنَّ مَنِ انْصَرَفَ مِنَ
کہا جب جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز سے
اور آپ تھوڑا سا ٹھیرتے اپنے اٹھنے سے پہلے ابن شہاب
وسلم کا اسلام کے بعد تھوڑا سا ٹھیرنا اسلئے
ان کو وہ لوگ جنہوں نے لوگوں میں سے
ام سلمہ رضہ کے قول کان اذا سلم سے
ہے مستفاد ہوا فظ کان سے [illegible]
ہے تو نماز سے سلام کے [illegible]
بلی طالب [illegible]
ہے اور نماز [illegible]

...ن ... نماز پڑھاون جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مینے
... رضی اللہ عنہ نماز مین وہ بات کرتے ہین کہ مین تمکو وہ بات کرتے نہین دیکھتا
... کرتے ہوتے کہ کہنے والا کہنا بھول گئے اور اسی طرح) دو سجدونکے درمیان اسقدر
... ف حافظ ابن حجر نے فتح الباری مین کہا انس کی حدیث پر باب الطمانینۃ حین یرفع
... اور اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ جن لوگون کو ثابت نے کہا تہا انس بن مالک نماز
... ہم جو تمکو وہ کام کرتے نہین دیکھتا وہ لوگ دو سجدون کے درمیان نہ بیٹھتے ہونگے لیکن سنت
... کہنے مین کسی مخالف سنت کی پروا نہین کرتا مترجم عفا اللہ عنہ کہتا ہے حدیث کی مطابقت
... ہے یعنی نے عمدۃ القاری مین کہا حدیث مین دلیل ہے دو سجدونکے درمیان ٹھہرنے کی استحباب
... کہا امام احمد رح کے نزدیک مستحب ہے کہ دو سجدونکے درمیان یا غفرلی بار بار کہے لنتے اور
... سجدونکے درمیان کوئی ذکر مسنون نہین ہے کیونکہ دو سجدون کے درمیان اعتدال کچھ مقصود
... ہے اور جو ذکر اس اعتدال مین مروی ہے وہ تہجد پر محمول ہے اور داؤد اور اہل ظاہر کے نزدیک
... ہے اگر جانکر چھوڑ دے تو انکے نزدیک نماز باطل ہو جاویگی مترجم عفا اللہ عنہ کہتا ہے جب آدمی حز
... ہوتا تو اسکی آنکھ پر پردہ چھا جاتا ہے پھر جو چیزین اسکے سامنے ہوتی ہین انکو بھی نہین دیکھ سکتا دیکھ
... یعنی جس حدیث کی شرح مین سجدتین کے درمیان ذکر مسنون کے وارد ہونے کی نفی کر رہے ہین
... ہے اسکو تہجد کی نماز کے اعتدال پر حمل کر رہے ہین یہی حدیث اس زعم فاسد کو کاسد بنا رہی
... تمہارے ساتھ ویسی نماز پڑھتا ہون جیسے ہمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز پڑھاتے
... جب رکوع سے سر اٹھاتے تو اسقدر کہڑے ہوتے کہ لوگون کو آپکے بھول جانے کا خیال
... دو سجدون کے درمیان اسقدر ٹھہرتے کہ کہنے والا کہتا بھول گئے اور یہان انس رض رسول اللہ صلے
... نماز کی حکایت کر رہے ہین نفل کی اب ہم پوچھتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو دو
... بیٹھتے اس جلسے مین آپ کیا پڑھتے تہے اور جو پڑھتے تہے وہ ذکر مسنون تہا یا غیر مسنون
... دو سجدون کے درمیان بیٹھنے کا بیان اور اس دعا کا بیان
... ہوئی شوکانی نے کہا اور حدیث قومہ کی تطویل
... کرتی ہے اور گئے ہین بعض شافعیہ اسطرف

Marfat.com

[illegible] سنت ہے اور حنفیہ کا یہ قول ہے کہ سلام کے ساتھ
[illegible] اسپر دلیل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ قول پیش کرتے ہین جب
[illegible] سلام سے پہلے بیوضو ہوجاوے تو اسکی نماز پوری ہوگئی کہتے ہین اور جس حدیث کی شافعیہ
[illegible] دلیل ہے وہ فرض کی دلیل نہین ہوسکتی کیونکہ یہ خبر واحد ہے بلکہ یہ حدیث وجوب پر دلیل ہے اور
[illegible] قول ہی ہمین اچھا ہے اور یہ انکے قاعدہ کے موافق ہے کہ خبر واحد فرضیت کی دلیل نہین ہوسکتی
[illegible] کہتا ہے کہ جسحدیث سے حنفیہ نے وجوب تسلیم پر دلیل لی ہے اسحدیث کے ضعف پر حفاظ کا اجماع
[illegible] صاحب سے اسکی تصریح گذری قسطلانی نے کہا اور کہا مرداوی نے حنابلہ مین سے اپنی کتاب مقنع مین
[illegible] سلام کرے مرد سے اور تعریف کے ساتھ واجب جانکر داہنے جانب سے شروع کرے اور اوسنچا کہے اور بائین
[illegible] اسحدیث مین دو سلامون کا ذکر نہین ہے لیکن دو سلامون کو مسلم نے ابن مسعود اور سعد بن
[illegible] رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے بلکہ طحاوی نے دو سلامون کو تیرہ صحابیون کی حدیث سے بیان کیا
[illegible] غیر سے ساٹ صحابی اور زیادہ کیے اور یہی مذہب ہے امام شافعی اور ابو حنیفہ اور ابو یوسف اور محمد رحمہم اللہ کا
[illegible] کیے کہا کہ سلام ایک ہی ہے اور انہون نے اسپر دلیل لی ام المومنین عائشہ رضی اللہ تعالے عنہا کیحدیث سے جو سنن مین
[illegible] ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک سلام پھیرتے تہے (یعنے لیک ہی جانب کہتے تہے) السلام علیکم
[illegible] ساتھ اپنا آواز بلند کرتے تاکہ ہمکو اسکے ساتھ بیدار کردیتے اور اسکا جواب دیا گیا ہے کہ یہ حدیث معلول ہے
[illegible] اور ابن عبد البر نے اسکو ذکر کیا علاوہ یہ کہ یہ حدیث قیام لیل کی ہے اور جنہون نے آپ سے دو سلام روایت کیے
[illegible] وہی چیز روایت کی ہے جو انہون نے فرض اور نفل مین آپکو کرتے دیکھا علاوہ کہ ام المومنین عائشہ رضی
[illegible] ایک سلام پھیرنے مین صریح نہین ہے بلکہ ام المومنین رضی اللہ تعالے عنہا تو اسبات کی خبر دی رہی ہین کہ ایک سلام ایسا فرماتے
[illegible] دوسرے سلام کی ام المومنین رضی اللہ تعالے عنہا نے نفی نہین کی بلکہ اس سے سکوت کیا
[illegible] ان لوگون کی روایت پر مقدم نہین ہے جنکو دوسرا سلام یاد ہے اور جنہون نے اسکو ضبط
[illegible] کی حدیثین ہی ہمارے مین شافعی اور اسکی اصحاب نے کہا جب امام ایک ہی سلام کہے تو
[illegible] کرے کیونکہ ہم تو پہلے سلام کے ساتھ مناجات سے نکل گیا (جسکے ساتھ
[illegible] اسکو ہم چھوڑدی تو ہم کو بھی تشہد اول امام کے ساتھ چھوڑنا پڑے گا اسلیے کہ سلام
[illegible] قسطلانی نے ارشاد الساری شرح صحیح البخاری منتقے مین اسپر

[illegible] ابن سلمہ بن اکوع اور ام المومنین عائشہ رضی اللہ تعالیٰ
[illegible] عمر بن عبد العزیز اور گئے ہین اسطرف مالک اور اوزاعی اور امامیہ اور شافعی
[illegible] اور گئے ہین عبد اللہ بن موسیٰ بن جعفر اہل بیت مین سے اسطرف کہ واجب تین سلام ہین
[illegible] طرف اور اپنے سامنے اور دو سلامون کی مشروعیت کے قول والون نے اسبات مین اختلاف کیا
[illegible] ہے یا نہین تو جمہور اسکے مستحب ہونے کی طرف گئے ہین ابن منذر نے کہا علمار نے اجماع کیا ہے اسپر
[illegible] کہا اختصار کرنے والے کی نماز جایز ہے مترجم عفا اللہ عنہ کہتا ہے اجماع کیا چیز ہے تمام جہان کے علمار کا ایک
[illegible] اور اسکے دریافت ممکن نہین کیونکہ علمار غیر محصور ہین اور مختلف بلادین منتشر ہین پھر ممکن ہے کہ
[illegible] اسکا مخالف ہو اور امام شوکانی رح نے کہا اجماع کا دعوے اُن دعووں مین سے ہے جن سے حق کی طلبگار
[illegible] ہے پھر شوکانی نے کہا معتدبہ علمار نے اجماع کیا ہے کہ واجب ایک ہی سلام ہے اور طحاوی وغیرہ نے حسن بن
[illegible] سے روایت کیا کہ انکے نزدیک دو نو سلام واجب ہین اور یہی ایک روایت ہی امام احمد رح سے اور یہی قول ہے بعض
[illegible] مالک رح کا اور اسکو ابن عبد البر نے بعض اصحاب ظاہر سے نقل کیا اور اسی طرف گئے ہین ہادویہ اور ایک سلام یا
[illegible] کے وجوب اور عدم وجوب پر کلام باب کون السلام فرضا مین انشار اللہ تعالیٰ آویگی اور ہم یہان مجرد مشروعیت مین بحث
[illegible] ہین سو وجوب کیطرف نظر کرنیکے پھر ہم کہتے ہین دو سلامون کی مشروعیت کے قائلین نے احادیث گذشتہ کے
[illegible] دلیل لی ہے تو فقط ایک سلام کی مشروعیت کی قول والون نے اُن احادیث کے ساتھہ دلیل لی ہے جو باب مین آجز
[illegible] انشار اللہ مذکور ہونگی اور تین سلام کی مشروعیت کی قائلین نے دلیل لی ہے اس سے کہ اس مین روایات کے درمیان
[illegible] اور صواب یہ ہے جسکی طرف پہلے گئے ہین کیونکہ دو سلامونکی مشروعیت مین بہت حدیثین
[illegible] اور بعض حسن اور وہ زیادت پر مشتمل ہین اور مثبت ہین بخلاف اُن احادیث کے جز
[illegible] دو حدیثین جن مین ایک سلام کا ذکر ہی ایک تو قلیل ہین دوسرا یہ کہ ضعیف ہین احتجاج کے لائق نہین
[illegible] ان احادیث کا احتجاج کے لائق ہونا تسلیم کر لیا جاوے تو بھی اُن احادیث کا معارضہ نہین کر
[illegible] کا ذکر ہے اسلیے کہ تو پہچان چکا کہ وہ زیادت پر مشتمل ہین اور رہی تین سلامون کی مشروعیت
[illegible] ایک سلام جو اُن احادیث مین وارد ہوا ہے جو اگلے باب مین مذکور ہونگے وہ ان دونو
[illegible] کے درمیان تین سلامون کی مشروعیت کے ساتھہ جمع کر دیا اور یہ قول فاسد
[illegible] سے روایت کیا کہ ایک سلام مسجد چھوٹی مین مشروع ہے اور دو سلام بڑی

مسجدین مشروع ان اوہ احدیث
سلام دائیے طرف کرے یا دونو طرف مین
دو سلام بھی حاصل ہو جاوینگے لیکن انکی کیفیت
ورحمۃ اللہ مین وبرکاتہ بھی زیادہ کیا اور اس زیادت کو ابن
سے بھی نکالا اور ایسا ہی ابن ماجہ نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ
سے تعجب آتا ہے کہ وہ کہتے ہین یہ زیادت صحیح کتابون مین
ہین اور اسکے لیے حافظ نے بہت طرق بیان کیے تلخیص الحبیر
تمہارا دعوی ہے حافظ نے ان طرق کو بیان کرکے کہا یہ چند طریق ہین جسے
اسکے کہ شیخ کی کلام سے مفہوم ہوتا ہے کہ یہ روایت یکانہ ہے اور بلوغ المرام مین
زیادت پر مشتمل ہے حافظ نے صحیح کہا ہے اور اس حدیث مین دلیل ہے کہ سلام
کرنے مین مبالغہ کرنا چاہیے اور نسائی نے زیادہ کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دائیے
رخسارہ کی سفیدی نظر آتی اور بائین طرف سلام کرتے تاکہ مبارک گال کی سفیدی دکھائی دیتی
ہے تاکہ دکھائی دیتی آپکے مبارک رخسارہ کی سفیدی اس طرف سے اور اس طرف سے جابر بن سمرہ
کہا ہم جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھتے تو کہتے السلام علیکم ورحمۃ اللہ
بن سمرہ نے اپنے ہاتھ سے اشارہ کرکے بتایا کہ اسطرح سلام کرتے تھے
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تم کیون اپنے ہاتھون کو
ایک تمہارے کو کہ رکھے اپنا ہاتھ اپنے ران پر سلام کرے
بائین جانب سے روایت کیا احدیث کو امام احمد اور مسلم نے اور ابو داؤد
پیچھے نماز پڑھتے ہین تو آپ نے فرمایا ان لوگون کا کیا حال ہے
گھوڑون کی دم ایک تمہارے کو تنہا کافی ہے کہ اپنا ہاتھ اپنی ران پر
روایت کیا شوکانی نے کہا احدیث بدلالت
بھی دو سلامون کی مشروعیت کی دلیلون مین
یہ حدیث دلیل ہے اس پر کہ اگر ورحمۃ اللہ

کافی نہ ہونا تو وہ وجوب اور عدم وجوب کے قول پر مبنی ہے
[illegible] رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہا ہمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم
[illegible] ہے بعض ہمارا بعض پر اسحدیث کو امام احمد نے روایت کیا اور ابو داؤد نے اور ابو داؤد کے
[illegible] صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم کیا کہ ہم امام کا جواب دین اور یہ کہ آپسمین محبت رکھین اور یہ کہ بعض ہمارا بعض
[illegible] کا نے اسحدیث کو حاکم اور بزار نے بھی نکالا اور اسنے زیادہ کیا کہ نماز مین ہمکو یہ حکم ہوا حافظ نے کہا
[illegible] اسناد حسن ہے لیکن حسن کی سمرہ سے روایت ہے اور حسن بصری کی سمرہ سے سنی مین اختلاف ہے چار مذہب پر
[illegible] ہے کہ مطلقاً حسن نے سمرہ سے سنا ہے دوسرا مذہب یہ ہے کہ مطلقاً حسن نے سمرہ سے نہین سنا تیسرا مذہب یہ ہے کہ حسن نے
[illegible] صرف عقیقہ کی حدیث سنی ہے چوتھا مذہب یہ ہے کہ حسن نے سمرہ سے تین حدیثین سنی ہین اور ہم اوپر مبسوط کلام کر چکے اور ابو
[illegible] ابو داؤد نے دوسری طریق سے سمرہ سے نکالا اس لفظ کے ساتھ پھر سلام کرو اپنے قاری پر اور اپنی جانون پر حافظ نے کہا
[illegible] ضعیف ہے اسلیے کہ اسمین مجالد راوی ہین اصحاب شافعی نے کہا اگر مأموم امام کے دائین جانب ہو تو دوسرے سلام مین امام کے جواب
[illegible] قصد کرے اور اگر اسکے بائین جانب ہو تو پہلے سلام مین امام کے جواب کا ارادہ کرے اور اگر اسکے مقابل ہو تو جس سلام کے ساتھ
[illegible] چاہے اسکے جواب کا ارادہ کرے لیکن پہلے سلام مین اسکے جواب کا ارادہ کرنا اچھا ہے اور یہ جو فرمایا کہ بعض تمہارا بعض کو سلام کرے
[illegible] کا ظاہر تو نماز و غیر نماز کو شامل ہے لیکن بزار نے اسکو نماز کے ساتھ مقید کیا ہے جیسے گذرا اور داخل ہے اسمین امام کا سلام
[illegible] مین پیادہ ماموم کا امام پر اور بعض معتزلیون کا بعض پر اور گیا ہے مؤید بالسد اور ابو طالب (اہل بیت مین سے)
[illegible] نے مین فرشتون پر سلام کرنیکا قصد کرنا واجب ہے اور ان لوگون پر جو دونو طرف ہین وہ امام ہو یا مقتدی اور اسنے
[illegible] اسحدیث کے ساتھ اور اسمین کلام آئی ہے انشاء اللہ اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا
[illegible] مختصر کرنا (اور دراز نکرنا) سنت ہے اسحدیث کو امام احمد اور ابو داؤد نے روایت کیا اور اسحدیث کو ترمذی نے روایت
[illegible] اور موقوف کو صحیح کہا اور عبد اللہ بن المبارک نے کہا حذف تسلیم کے معنی یہ ہین کہ تسلیم کو دراز نکرے شوکانی نے
[illegible] حاکم نے بھی نکالا اور کہا مسلم کی شرط پر صحیح ہے اور حالانکہ اسکی اسناد مین قرہ بن عبد الرحمن بن حیویل بن
[illegible] معاذی مصری ہے امام احمد نے کہا منکر الحدیث ہے سخت اور ابن معین نے کہا ضعیف ہے اور ابو
[illegible] ابن عدی نے کہا مین اسکی کوئی حدیث منکر نہین دیکھتا اور مین امید کرتا ہون کہ وہ لا
[illegible] حرث کے ساتھ ملا کر ذکر کیا اور اوزاعی نے کہا مین کسی کو نہین جانتا کہ زہری کی حدیث کو
[illegible] ابن حبان نے ثقات مین ذکر کیا اور ترمذی نے اسحدیث کو قرہ کی طریق سے صحیح کہا لیکن

Marfat.com

وہ موقوف نہیں ہے
کرنا سنت ہے ابن سید الناس
نزدیک اور اسمیں اختلاف اصولیوں کے درمیان معروف
ہے کہ تکبیر کے آخر حرف پر وقف کرے اور السلام کے آخر حرف پر وقف کرے ابن القیم کا
مین علماء کے درمیان اس مسئلہ مین کسی کا خلاف نہین جانتا اور مہدی نے
اسلیے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سکینہ اور وقار کے ساتھ کیا
اس خاص دلیل کے ساتھ اگر اسکی غرض ہے کہ لفظ کو جلدی سے نکالے
سے روایت ہے وہ روایت کرتے ہین قتادہ سے وہ زرارہ بن اوفی سے وہ سعد
سے کہا رسول اللہ صلی علیہ وآلہ وسلم نے وتر رکعت کے ساتھ وتر کرتے تو نہ بیٹھتے مگر آخر
یاد کرتے اور دعا کرتے پھر اوٹھتے سلام نہ پھیرتے پھر پڑھتے تین رکعت پھر بیٹھتے پھر
کرتے سلام کرنا جو ہمکو سناتے پھر بیٹھکر دو رکعت پڑھتے جبکہ آپکی بڑی عمر ہوگئی اور آپ
نہ بیٹھتے مگر چھٹی رکعت مین پھر اوٹھتے اور نہ سلام پھیرتے پھر پڑھتے ساتوین رکعت
بیٹھکر پڑھتے اسحدیث کو امام احمد اور نسائی نے روایت کیا امام احمد کی روایت مین ہے
السلام علیکم جسکے ساتھ آواز بلند کرتے یہانتک کہ ہمکو بیدار کرتے اور ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جفت اور طاق کے درمیان سلام کے ساتھ فصل کرتے
روایت کیا شوکانی نے کہا عائشہ رضہ کی حدیث کو تو اسی کی مثل ترمذی
نکالا اس لفظ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک سلام سناتے
عمرو بن سلمہ اور عبد الملک صفانی نے زہیر بن محمد سے انہون نے ہشام بن عروہ سے
سے اور مخالفت کی ان دونون کی ولید نے تو اسنے ہمکو خبر دی
نے کہا ولید نے کہا مجھسے زہیر کو کہا کیا تجھکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ آلہ
مجھکو خبر دی یحیے بن سعید انصاری نے کہ رسول اللہ صلی اللہ
ایسا ہی اس روایت کے وقف کو ترمذی اور بزار اور ابو حاتم نے
ثابت نہین ہوتی اور ہشام سے زہیر کے

...سے موکل نے کہا ہے کہ زہیر ابن معاویہ کا ضعیف نہین ہے پس امام احمد کا اسکی نسبت یہ قول ہے
...ہے اور ابن معین نے کہا کہ وہ ثقہ صدوق ہے اور موسے بن ہارون نے کہا مین امید کرتا ہون کہ وہ
...ابن معین نے کہا کہ وہ ہے کثیر الغلط اور اسکی ابن معین نے توثیق کی ہے اور ابن معین نے کہا سچا تو ہے لیکن اسکے
...ہے اور زہیر سے شیخین نے روایت کیا لیکن ترمذی نے بخاری سے روایت کیا انہون نے احمد بن حنبل سے
...زہیر محمد وہ نہین ہے جس سے عراق مین روایت کیجاتی ہے اور وہ دوسرا آدمی ہے اسکا نام انہون نے بدل دیا
...نے کہا اسکو ذہبی نے روایت کیا عبید اللہ بن عمر سے اُسنے قاسم سے اُسنے عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے مرفوعاً اور
...ہے اور اسکو بقی بن مخلد نے اپنی مسند مین عاصم کی روایت سے اُسنے ہشام بن عروہ سے مرفوعاً روایت کیا اور ان
...یعقوب بن زہیر کی متابعت ہے پھر اسکی حدیث قوی ہوجاویگی حافظ نے کہا اور عاصم میرے نزدیک وہ ابن عمر ہے
...ضعیف ہے جسنے زعم کیا کہ وہ ابن سلیمان احول ہے اُسنے غلطی کی اور اسکو ابن حبان نے اپنے صحیح مین نکالا اور سراج نے
...مسند مین زہیر بن اوفے سے اُسنے سعد بن ہشام سے اُسنے ام المومنین عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے ان لفظون کے ساتھ
...مصنف نے ذکر کیا حافظ نے کہا اسکا اسناد مسلم کی شرط پر ہے اور حاکم نے اسحدیث کو اپنی کتاب مین بیان نہین کیا باوجود اس
...کہ اُسنے زہیر بن محمد کی حدیث کو نکالا ہے اور ہم بیان کرچکے کہ زہیر بن محمد سے بخاری رح نے بھی حدیث
...ہے تو یہ حدیث بخاری مسلم کی شرط پر ہوئی نہ فقط مسلم کی شرط پر اور جو ہمنے ذکر کیا اس سے عقیلی کے قول کا صحیح نہ
...ہوسکنا ہے اور ایک سلام مین کوئی چیز ثابت نہین ہے اور یہی ہے قول شمس الدین ابن القیم کا کہ ایک سلام
...صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے وجہ صحیح کے ساتھ ثابت نہین ہوا اور رہی ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما کی حدیث تو اسکو
...ابن السکن نے اپنے اپنے صحیحون مین اور طبرانی نے ابراہیم صائغ سے اُسنے نافع سے اُسنے ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے نکالا
...ہے کہ آپ جمعہ اور طاق مین فصل کرتے اور صاحب مجمع الزوائد نے اسپر باب باندھا اور کہا بَابُ الْفَصْلِ بَيْنَ الشَّفْعِ
...اور طاق مین فصل کرنیکا بیان ام المومنین عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
...وسلم وتر پڑھا کرتے اور مین گہر مین ہوتی تو آپ جفت اور طاق مین سلام کے ساتھ جو ہمکو سُناتے فصل کرتے
...اسکو طبرانی نے روایت کیا اور ابراہیم بن سعید ہے اور وہ ضعیف ہے اُسنے اور ہیثمی نے اسباب مین بھی حدیث
...عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے ابن ماجہ کے پاس اس لفظ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ
...علیہ وسلم ایک سلام کرتے اسکی اسناد مین عبد المہیمن بن عباس بن سہل بن سعد ہے بخاری نے کہا
...اسنے کہا منکر ہے اور سلیمان اکوع رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے ابن ماجہ کے پاس

بہی ان لفظون سے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
رشد بصری ہے یحیی نے کہا یحیی بن راشد مجھ سے
شیبہ کے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک سلام کیا اور عمر
اور عمر رضی اللہ تعالی عنہما ایک ہی بار سلام کیا کرتے اسکو ابن ابی
انہون نے کہا انس ایک ہی سلام کرتا اور ابو خالد نے سعید بن مرزبان
پڑھی تو انہون نے ایک ہی سلام کیا پھر میں علی علیہ السلام کے پیچھے
کیا اور اسیکی مثل ابو وائل اور یحیی بن وثاب اور عمر بن عبد العزیز اور حسن اور ابن
اور ابو رجا برادر ابن ابی وفی اور ابن عمر اور سعید بن جبیر اور سوید اور قیس بن ابی
ان لوگون تک روایت کیا اور ذکر کیا اسکو عبد الرزاق نے زہری سے ترمذی نے
رضوان اللہ علیہم اجمعین کی ایک جماعت نے ایک سلام کرنا فرض نمازون میں
صحیح روایتین ہین جن مین دو سلام مذکور ہین اور اسی پر ہین اکثر صحابہ اور تابعین
ساتھہ جو یہان مذکور ہوئین اسنے دلیل لی ہے جو ایک سلام کی مشروعیت کا قائل ہوا
باب مین کیا اور ام المومنین عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کی حدیث وتر کی صفات مین سے
الوتر مین انشاء اللہ تعالی آویگی اور ایسا ہی کلام آویگی ان دو رکعتون پر جنکو وتر
سلام کے فرض ہونیکا باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اور نماز سے
معاویہ سے روایت ہی وہ روایت کرتے ہین حسن بن حر سے وہ قاسم
اور مجھے حدیث سنائی کہ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ نے اسکا ہاتھہ
مسعود رضی اللہ تعالی عنہ کا ہاتھہ پکڑا اور اسکو تشہد نماز مین یہ
لیا تو تو نے اپنی نماز کو پورا کر لیا اگر تو چاہے اٹھہ اور چاہے بیٹھہ
کیا اور کہا صحیح یہ ہے کہ اذا قضیت الخ جسکے معنے ہین کہ
آخر تک عبد اللہ بن مسعود رض کا قول ہے اور اسکو شبابہ نے
بنایا اور شبابہ کا قول اس شخص کے قول سے جسنے اسکو
ابن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ تک

Marfat.com

مصنف رح نے اپنے قول قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم الخ کے ساتھ اشارہ کیا وہ علی بن ابیطالب رض
سے اور حدیث کے گذر چکے اور اسکا بھی بیان ہو چکا جسنے اسکو نکالا اور گذر چکی اسپر کلام باب افتراض الصلوۃ بالتکبیر
وجوب کے قائلین نے دلیل لی ہے کیونکہ اضافت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قول
ہے تو گویا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ فرمایا کہ نماز سے خارج ہونا اسی سلام پر منحصر ہے
کے سوا اور کوئی ذریعہ اور وسیلہ اور واسطہ نہیں ہے اور سلام کے وجوب کے قول والوں کا ذکر آتا ہے انشاء
جواب بھی مذکور ہوگا انشاء اللہ تعالیٰ اور رہی عبداللہ بن مسعود رضی اللہ کی حدیث تو بیہقی نے خلافیات میں کہا
بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ کا قول شاذ ہے اور بیہقی نے اسکو شاذ اسلیے کہا کہ حسن بن حر کے اکثر اصحاب نے اس زیادت کو
بن کیا عبداللہ مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول حذف کر کے اور نہ حدیث کی آخر میں درج کر کے اور اس حدیث کو اس زیادت کے
عبدالرحمن بن ثابت سے حسن نے روایت کیا اور اسکو عبداللہ بن مسعود رض کا قول قرار دیا اور زہیر بن معاویہ نے حسن سے
زیادت کو روایت کیا تو اسنے اس زیادت کو حدیث کے آخر میں درج کر دیا اکثر رواۃ کے قول میں جو اس سے روایت کرتے
اس زیادت کو شبابہ بن سوار نے زہیر سے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا حذف قول بیان کیا جیسے دارقطنی نے
کیا اور بیہقی نے ابوالاحوص کے طریق سے انہوں نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا جو اس زیادت کے
ہے اس طرح کہ نماز کی کنجی تکبیر تحریمہ ہے اور اس سے نکلنا تسلیم کے ساتھ ہے جب امام سلام پھیرے تو اٹھ اگر تو چاہے
ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے صحیح ہے اور ابن حزم نے کہا کہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سلام کا فرض ہونا
ابوالاحوص کی روایت کو بیان کیا بیہقی نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ابن مسعود رضی اللہ عنہ
تعلیم دینا سلام کے فرض ہونے کے قبل تھا پھر سلام فرض ہوا اور حافظوں کی ایک جماعت نے تصریح کی کہ حدیث
روایت مذکور حدیث میں درج کر دی گئی ہے ان میں سے ہیں حاکم اور بیہقی اور خطیب اور بیہقی نے معرفت میں کہا گئے
طرف کہ یہ زہیر بن معاویہ کی غلطی ہے اور نووی نے خلاصہ میں کہا کہ حافظوں نے اسبات پر اتفاق کیا ہے کہ
ابن ہے لیتے اور اس حدیث کو حسن بن حر سے حسین جعفی اور محمد بن عجلان اور محمد بن ابان نے بھی
آخر حدیث سے اس زیادت کے ترک پر ہر اس شخص کے ساتھ اتفاق کیا جسنے تشہد کو روایت کیا علقمہ
سے بھی حدیث دلالت کرتی ہے سلام کے واجب ہونے پر اور گئے ہیں اسطرف ابوحنیفہ
ابن راہویہ سے اور بعض اہل علم سے بھی روایت کیا ہے
ابوطالب عبداللہ بن مسعود سے اور وجوب کی طرف گئے ہیں اکثر عترت اور شافعی اور نووی

نے مسلم کی شرح میں کہا اور [illegible]

التسلیم سے یعنے سلام پہلے سے [illegible]

کہ یہ حدیث مسئ الصلوٰۃ کیحدیث سے متاخر ہے [illegible]

حدیث کے ساتھ جسکو مسئ الصلوٰۃ کیحدیث سے [illegible]

خصوصاً مسئ الصلوٰۃ کیحدیث کی بعض روایات [illegible]

یہ پہچانا تو تیرے لیے ظاہر ہو جاویگا کہ یہ حدیث وجوب تسلیم کے لیے [illegible]

اسحدیث کی تاخر کا علم ہو اور عدم وجوب کے قول کی تائید کرتے [illegible]

ہوئی اور ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کیحدیث کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے [illegible]

آخر میں بیٹھا ہو سلام سے پہلے تو اسکی نماز ہو گئی اسکو ابوداؤد اور ترمذی نے [illegible]

اور اسکی اسناد میں اضطراب ہوا ہے اور اسکی اسناد کے قوی نہ ہونے کی طرف [illegible]

عبدالرحمن بن زیاد بن انعم افریقی ہے اور اسکو بعض اہل علم نے ضعیف کہا ہے [illegible]

حفاظ ضعیف ہے اور اس میں نظر ہے کیونکہ حفاظ میں سے اسکی [illegible]

اور احمد بن صالح مصری اور یعقوب بن سفیان نے کہا کہ زیاد بن انعم لا باس [illegible]

یہ باس اور رہا وجوب سے استدلال سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی گذشتہ حدیث [illegible]

ہے مگر اسبات کے ماننے کے بعد کہ یہ حدیث مسئ الصلوٰۃ کیحدیث سے [illegible]

سے خص ہے کیونکہ غایت ما فی الباب اسحدیث سے یہ ثابت ہوا [illegible]

حکم ہے اور بعض کے بعض پر سلام کرنیکا حکم اور اسمیں مفرد اور امام کا ذکر نہیں [illegible]

کا صیغہ نہیں ہے جو خروج کے لیے مقرر کیا گیا ہے اور محل [illegible]

اور رہا صاحب ضوء النہار کا حدیث سے عدم [illegible]

میں مذکور ہے تو یہ صحیح نہیں ہے کیونکہ [illegible]

تو حدیث کی ظاہر [illegible]

تسلیماً سے اور اللہ تعالیٰ کے قول فصلوا سے اور [illegible]

عموم الفاظ کا ہے [illegible]

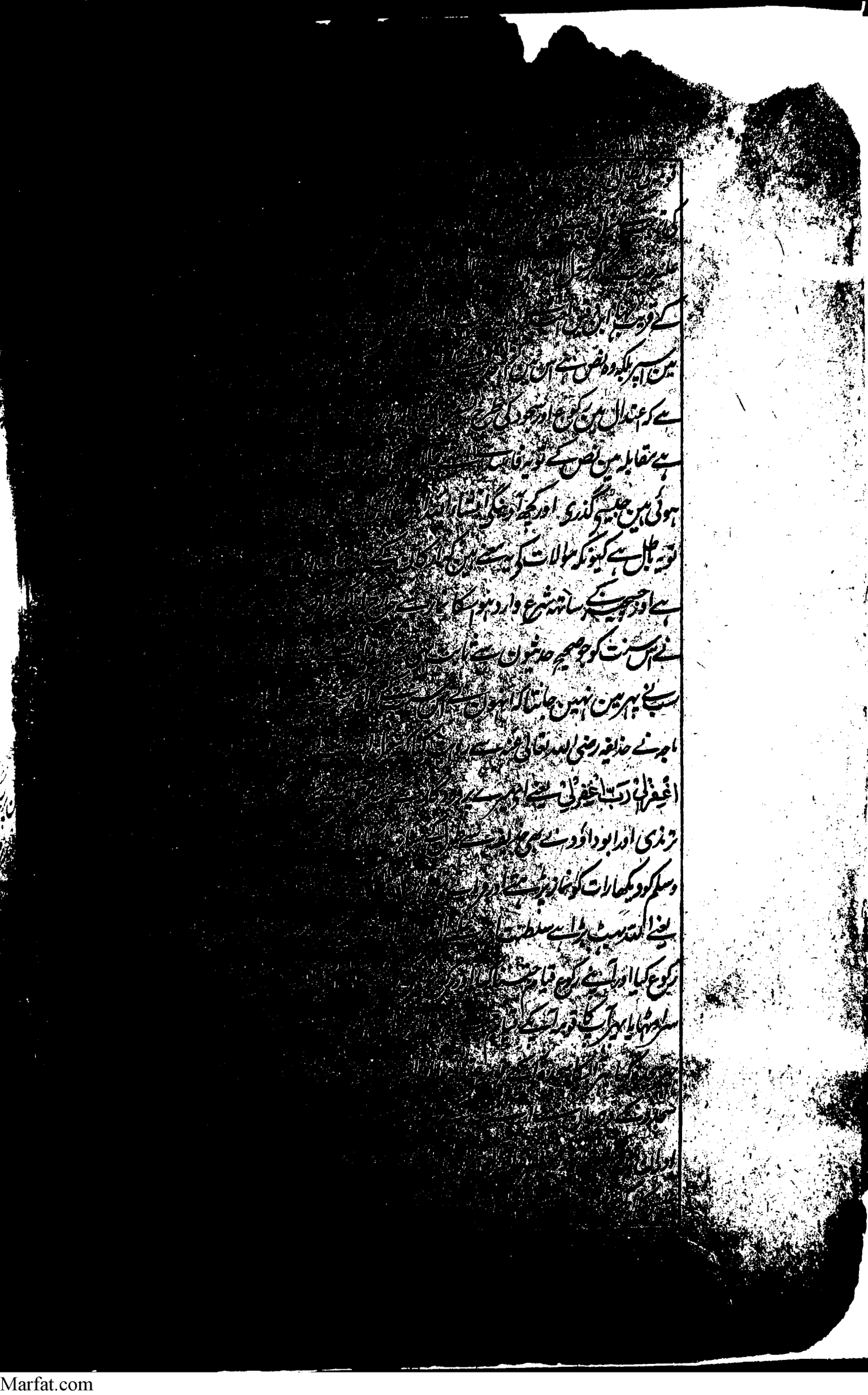

Marfat.com

[illegible] صارف ہے (نہ داخل نماز میں) ہم کہیں گے ہم نے تسلیم کیا لیکن
[illegible] پہیرہی ہے نزاع کے محل میں کیونکہ اسکے تاخر کا مسئی الصلوٰۃ کیحدیث سے
[illegible] شوکانی نے النیل **باب** یُسَلِّمُ حِیْنَ یُسَلِّمُ الْاِمَامُ وَکَانَ ابْنُ عُمَرَ یَسْتَحِبُّ اِذَا سَلَّمَ
[illegible] خلف مقتدی بھی اسی وقت سلام پہیرین جب امام سلام پہیرے **ف** قسطلانی نے کہا
[illegible] کے لفظ میں اور اسکا مقتضے یہ ہے کہ سلام پہیرنے میں بھی امام کی مقارنت جائز ہے جیسے سلمی رکعتون
[illegible] کیونکہ نماز میں داخل ہی نہیں ہوتا جب تک تکبیر تحریمہ سے فارغ نہوے تو اسکی نماز مربوط نہیں ہوتی اس
[illegible] جو نماز میں نہیں ہے اور گویا مؤلف رحمہ نے اشارہ کیا ہے اسطرف کہ مندوب یہ ہے کہ مامور امام کے بعد
[illegible] دعا وغیرہ میں مشغول ہونیکے ساتھ اور اس پر ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے قول سے دلیل لی **ت**
[illegible] رضی اللہ تعالیٰ عنہما استحباب جانتے تھے کہ جب امام (اپنی نماز سے) سلام پہیرے تو مقتدی بھی سلام پہیرین **ف**
[illegible] کہا بن بطین نے کہا بخاری رحمہ نے بابکی حدیث کے لفظوں کے ساتھ ترجمہ مقرر کیا اور اسمیں دو احتمال
[illegible] ایک یہ کہ مقتدی امام کے سلام شروع کرنیکے بعد سلام شروع کرے یعنے مقتدی امام کے سلام پورا کرنے سے پہلے
[illegible] شروع ہو دوسرا یہ کہ مامور اسوقت سلام شروع کرے جب امام اسکو پورا کرلے کہا کہ حدیث میں دونوں امروں کا
[illegible] تو اسکو مجتہد کی فکر اور نظر پر چھوڑ دیا کہتے ہیں اور یہ بھی احتمال ہے کہ بخاری کی مراد یہ ہو کہ دوسرا احتمال شرط نہیں ہے
[illegible] لفظ حدیث میں دونو احتمال ہیں پہران دونوں سے مقتدی جس امر کا فاعل ہوگا جائز ہے اور گویا بخاری رحمہ نے اشارہ
[illegible] امام کے بعد سلام میں تاخیر کرنا مستحب نہیں ہے دعا وغیرہ میں مشغول ہوکر اور اسپر دلالت کرتا ہے وہ اثر جو اسنی
[illegible] رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے بیان کیا اور میں واقف نہیں ہوا اس شخص پر جسنے اسکو موصول کیا لیکن ابن ابی شیبہ میں ابن عمر
[illegible] رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے اسکے مروی ہیں اور عتبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کیحدیث پر اوائل صلوٰۃ میں بڑی بسط سے کلام گذر چکی
[illegible] نے اسکو نہایت مختصر کرکے بیان کیا ہے اور اسکے بعد کے باب میں اس سے زیادہ اور یہ دونو
[illegible] سے ہیں اسلئے ہے قال الحافظ فی الفتح **حَدَّثَنَا** حَسَّانُ بْنُ مُوْسٰی قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ
[illegible] عَنْ مَحْمُوْدٍ وَهُوَ ابْنُ الرَّبِیْعِ عَنْ عِتْبَانَ بْنِ مَالِكٍ قَالَ صَلَّیْنَا مَعَ رَسُوْلِ
[illegible] صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عتبان بن مالک (انصاری اعمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ) سے روایت ہے
[illegible] صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی ہم سلام پہیرے جب آپ سلام پہیرے **ف** قسطلانی نے کہا
[illegible] صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سلام کے ابتداء کے بعد ہوگا اور ایسے

اس سے فراغت پانے سے پہلے اور [illegible]
کے اتمام کے بعد ہو اور یہ حدیث بڑی بسط سے [illegible]
الصلوٰۃ جو شخص مقتدیوں میں سے امام پر سلام نہیں کرتا [illegible]
اور وہ دو سلام ہیں بخلاف ان لوگوں کے جو صرف سلام کی [illegible]
نے اسباب میں عتبان بن مالک کی حدیث کو بیان کیا جسے ہم نے [illegible]
تعالیٰ عنہ کے قول ثم سلم وسلمنا الخ پر ہے کیونکہ اسکا ظاہر [illegible]
سلام کیا اور آپکا سلام یا ایک ہو گا جسکے ساتھ نماز سے نکلنا [illegible]
سلام کا امام پر قائل ہوا ہے جیسے مالکیہ وہ کسی خاص دلیل کا محتاج ہے اور [illegible]
اور ابن بطال نے کہا میں گمان کرتا ہوں کہ بخاری رحمہ نے اس شخص کے رد کا [illegible]
نے حسن بن حسن سے نقل کیا انتہے اور اس گمان میں بعد ہے واللہ اعلم حدثنا عبدان قال
معمر عن الزهري قال اخبرني محمود بن الربيع وزعم انه عقل مجة
وعقل مجة مجها من دلو كانت في دارهم قال سمعت عتبان بن مالك
سالم قال كنت اصلي لقومي بني سالم فاتيت النبي صلى الله عليه
وان السيول تحول بيني وبين مسجدهم فلوددت انك
اتخذه مسجدا فقال افعل ان شاء الله فغدا علي رسول الله
اشتد النهار فاستاذن النبي صلى الله عليه
اصلي من بيتك فاشار اليه من المكان الذي احب
سلم وسلمنا حين سلم محمد بن مسلم بن شہاب زہری سے
زعم کیا ف حافظ نے کہا زعم بولا جاتا ہے [illegible]
معنے مقام کے لائق ہوں وہ اس سے مراد [illegible]
محمود بن ربیع زہری کا تردد کتنا ہے تو اسکا قول [illegible]
وآلہ وسلم کی ہوش سے اور یہ گمان ہی [illegible]
اور اس کلی کو آپ نے اسکے منہ [illegible]

Marfat.com

[illegible] عتبان بن مالک الانصاری سے [illegible] ف اسنے کہا مین نے عتبان بن مالک الانصاری سے
[illegible] ایک مرتبہ) [illegible] مین اپنی قوم ہی سالم کو نماز پڑھاتا تہا مین رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس حاضر ہوا
[illegible] صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) میری بینائی جاتی رہی ف پھر جب پانی برستا ہے ف تو وہ میرے
[illegible] پر پانی بہنے لگتا ہے ف اور وہ رو مجھکو ان کے ساتھہ نماز پڑہنے سے روکتے ہین اور مین
[illegible] ہون یہ سکتا ف مین چاہتا ہون یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ آپ میرے پاس تشریف لاوین اور
[illegible] نماز پڑہین مین اسجگہہ کو نماز کی جگہہ بنالون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اچھا اگر خدا چاہے تو مین
[illegible] عتبان نے کہا پھر (دوسرے دن) صبح کو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ابوبکر رضی اللہ تعالے عنہ تشریف لائے
[illegible] کیا اور آپنے اجازت مانگی اندر آنے کی مینے اجازت دی آپ بیٹہے نہین جب گہر کے اندر آئے یہانتک کہ فرمایا تو کہان
[illegible] سے کہان مین نماز پڑہون تیرے گہر مین عتبان نے کہا مینے گہر کا ایک کونہ آپکو بتلادیا جہان مین چاہتا تہا کہ آپ
[illegible] نماز پڑہین آپ وہان کہڑے ہوئے ہم بہی کہڑے ہوئے صف باندہ کر (پھر آپنے دو رکعتین پڑہین) پھر سلام پھیرا
[illegible] سلام پھیرا جب آپنے سلام پھیرا ف قسطلانی نے کہا ہادی نے کہا ہے مہاجرین کی مسجد کے مشائخ
[illegible] سلام پھیرتے اور امام سلام نہ کرتے اور انصار کی مسجد کے مشائخ دو سلام کرتے تہے اور امام مالک نے کہا مقتدی سلام پھیرے
[illegible] جانب پھیر دے امام پر اور اہل کوفہ مین سے جو شخص دو سلامون کا قائل ہو وہ دوسرے سلام کو امام کا جو بائیں جانب ہے
[illegible] خلیل نے اپنے مختصر مین کہا اور مقتدی امام پر سلام رد کرے پھر اپنے بائین طرف اور تحلیل کی سلام کے
[illegible] مختصر کے شارح نے کہا تحلیل کی سلام مین تعسب مساوی ہین امام ہو یا موم منفرد ہو یا کوئی اور اور مقتدی
[illegible] تحلیل کی پر دو اور سلام زیادہ کرے اگر اسکی بائین طرف کوئی ہو ان دونون مین سے پہلا سلام امام پر رد کرے اور دوسرا
[illegible] جانب والو پر اور جہر فقط تحلیل کی سلام مین کرے امام مالک نے کہا اور دوسرے دونو سلامون مین اخفا کرے

باب الذکر بعد الصلوٰۃ

[illegible] اللہ تعالے سے اسپر لوپی بحث شوکانی رح کی تقریر مین گذر گئی **باب الذکر بعد الصلوٰۃ** فرض نماز کے بعد
[illegible] ف حافظ نے کہا مصنف رح نے اس مین ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہما کی حدیث کو دو طریق سے بیان
[illegible] ایک طریق دوسرے طریق سے پورا ہے اور مزی نے غریب بات کہی اور اسکو دو حدیثین بنا دیا اور جو ظاہر ہوتا ہے
[illegible] حدیثین ایک ہی حدیث ہے جیسے ہم اسکو بیان کرینگے انشاء اللہ تعالے **حدثنا** اسحٰق بن نصر
[illegible] قال اخبرنا ابن جریج قال اخبرنی عمرو ان ابا معبد مولی ابن عباس
[illegible] عباس اخبرہ ان رفع الصوت بالذکر حین ینصرف الناس من المکتوبۃ کان علی عہد

النبی صلی اللہ علیہ وسلم وقال ابن
عنہما سے روایت ہے کہ ذکر کے ساتھ آواز
تہا ف حافظ نے کہا اسکی مثل بخاری
مین نہین سمجہتا اور اسکو مرفوع قرار دینے
ہے فرض نماز کے پیچہے ذکر کے ساتھ آواز کا بلند کرنا جاہیے
جسکو بعض امیر کرتے ہین فرض نماز کے پیچہے تکبیر کہنے سے
نہین ہوا مگر ابن حبیب نے واضحہ مین حکایت کیا کہ صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین لشکرون مین صبح
تکبیر کہنی مستحب جانتے تہے تین بار ابن حبیب نے کہا اور یہ لوگون کا ہمیشہ سے
مروی ہے کہ فرض نماز کے بعد ذکر کا بلند آواز سے پڑہنا بدعت ہے ابن بطال نے کہا اور حدیث
اللہ علیہم اجمعین اسوقت جب ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما نے یہ حدیث بیان کی فرض نماز کے بعد ذکر کے ساتھ آواز بلند
تہے مین کہتا ہون ابن بطال نے جو صحابہ کی قید لگائی اسمین نظر ہے اسوقت تو صحابہ مین سے کوئی
نے کہا امام شافعی نے اس حدیث کو اس پر حمل کیا کہ انہون نے اندک زمانہ بلند آواز سے ذکر کیا ہو
نہین ہے کہ انہون نے بلند آواز سے ذکر کرنے پر مداومت کی اور مختار یہ ہے کہ امام اور ماموم
مین اور سابق ہونے کے ساتھ ت ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما نے کہا مین صحابہ
پہر ذکر کے سننے کی پہچانتا تہا ف قسطلانی رح نے کہا اسحدیث کا ظاہر یہ ہے کہ
اوقات مین بسبب صغر کے نماز کی جماعت مین حاضر نہین ہوا کرتے یا حاضر ہوا کرتے لیکن
نہ پہچانتے بلکہ تکبیر کی آواز سے معلوم کرتے شیخ تقی الدین نے کہا اور اس سے
نہ تہا جو پہلون کو تکبیر سناوی حَدَّثَنَا عَلِيٌّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كُنْتُ أَعْرِفُ انْقِضَاءَ صَلٰوةِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے کہ مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی
بعد آپ بلند آواز سے اللہ اکبر فرماتے اور حدیث سابق مین
تکبیر سے عام ہے اور تکبیر خاص ہے اور یہ حدیث
سے حصر کے صیغہ کے ساتھ واقع ہوا ہے اور اسکے لفظ

Marfat.com

[illegible] کرتکبیر کے ساتھ اور اسیطرح اسکو مسلم نے ابن
[illegible] سے کیا اور ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے اس قول کے سبب مین اختلاف ہوا ہے تو قاضی عیاض
[illegible] جب صبح کے نماز کی جماعت مین حاضر نہ ہوا کرتا تھا تو نماز کا پورا ہونا تکبیر کے ساتھ ہی
[illegible] ہو سکتا ہے کہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نماز مین حاضر ہوا کرتے ہون لیکن پچھلی
[illegible] ہوتے ہون تو نماز کا پورا ہونا سلام کے ساتھ معلوم نہ کرتے ہون اور تکبیر کے
[illegible] ابن قیس العید نے کہا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اسجگہہ امام کی تکبیر سنانیوالا کوئی نہ تھا اور یہ روایت خاص ہے
[illegible] اس روایت سے جو اس سے پہلے ہے کیونکہ اس مین ذکر کا بیان ہے اور ذکر تکبیر سے عام ہے اور ہو سکتا ہے کہ یہ روایت
[illegible] اور معلوم ہوتا ہے کہ صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین نماز کے پیچھے تسبیح تحمید کے پہلے اللہ اکبر کہتے تھے اور پھر کلام انشاء
[illegible] اس باب مین آتی ہے جو اس سے پیچھے ہے (ف) قَالَ عَلِيٌّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو قَالَ كَانَ اَبُوْ مَعْبَدٍ
[illegible] مَوَالِي ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ عَلِيٌّ وَاسْمُهٗ نَافِذٌ علی بن مدینی نے کہا حدیث بیان کی ہمسے سفیان نے انہون نے
[illegible] بن دینار سے کہا ابو معبد ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے موالی مین زیادہ سچا تھا علی بن مدینی نے کہا اور
[illegible] نافذ تھا ف حافظ نے کہا اور یہ زیادت مستملی اور کشمیہنی کی روایت مین ثابت ہے اور مسلم نے اپنی روایت
[illegible] مین زیادہ کیا کہ عمرو بن دینار نے کہا اور ذکر کیا ہمنے ابو معبد کے آگے اسکے بعد تو اسنے انکار کیا اسکا اور کہا ہمنے
[illegible] حدیث بیان نہین کی عمرو بن دینار نے کہا تو نے تو مجھے خبر دی ہے اس سے پہلے امام شافعی نے کہا اسحدیث کو
[illegible] سے روایت کرکے گویا کہ ابو معبد حدیث بیان کرنیکے بعد اسکو بھول گیا تھا اور یہ مسلم کی نقل دلالت کرتی ہے
[illegible] حدیث کو صحیح سمجھتے ہے اگرچہ اسکے راوی نے اسکا انکار کیا جب کہ ناقل اس راوی سے عادل ہے اور اہل
[illegible] کے نزدیک اس مسئلہ مین تفصیل ہے کہتے ہین دو حال سے خالی نہین ہے راوی یا تو اسکے رد کرنے مین جزم کرے یا
[illegible] جب کہ رد کرنے مین جزم کرنے سے بھی دو حال سے خالی نہین ہے یا اپنے روایت کرنیوالے کی تکذیب کی تصریح
[illegible] تکذیب کی تصریح نہ کرے اگر رد کرنے مین جزم نہین کیا گویا یون کہا کہ مجھے یاد نہین ہے تو اسکا قبول کرنا محدثین
[illegible] کے نزدیک اتفاقی ہے اور اصل نے اس مین طعن نہین کیا اور اگر جزم کیا اور اسکی تکذیب کی تصریح کرے تو اسکا رد
[illegible] کرنا اسلیے کہ فرع کا جزم کرنا اس بات پر کہ اصل نے اسکو ضرور حدیث بیان کی ہے اسبات کا متلزم ہے
[illegible] کہ فرع کا کہنا جھوٹا ہے اور ایک کے قول کو قبول کرنا اور دوسرے قول کو رد کرنا
[illegible] اگر اصل رد کے ساتھ جزم کرے لیکن تکذیب کی تصریح نہ کرے تو محدثین کے نزدیک راجح اسکا

Marfat.com

قبول کرتا ہے
احمد رح سے ایک
اس مسئلہ میں
تو یہ روایت ساقط ہو جاوے گی کیونکہ
ہیں تو روایت مردود ہو گی اور اگر ایک
اور اس شخص کا قول بہت بعید ہے جس کو
اور یہ اخبار عمرو سے واقع ہوئی ہے اور
اگر امر ویسا ہی ہوتا جیسے اس قائل کا زعم ہے تو یہاں
تو چیے حادث ہوا ہے اور اصول کی کتابوں میں
فی الفتح قسطلانی نے بھی اس مسئلہ پر وہی تقریر کی
بَكْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا ذَهَبَ أَهْلُ الدُّثُورِ
كَمَا نُصَلِّي وَيَصُومُونَ كَمَا نَصُومُ وَلَهُمْ فَضْلُ
يَتَصَدَّقُونَ قَالَ أَحَدِّثُكُمْ بِمَا إِنْ أَخَذْتُمْ
وَكُنْتُمْ خَيْرَ مَنْ أَنْتُمْ بَيْنَ ظَهْرَانَيْهِمْ إِلَّا مَنْ
ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ فَاخْتَلَفْنَا بَيْنَنَا فَقَالَ بَعْضُنَا
أَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ فَرَجَعْتُ إِلَيْهِ فَقَالَ تَقُولُ
كُلِّهِنَّ ثَلَاثٌ وَثَلَاثُونَ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ
آلہ وسلم کے پاس آئے ف حافظ
سے ابو ذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا
اور دوسری حدیث سے نکالا اور ان
جو اسے ابو ذر سے مروی ہیں اور
کہ انہوں نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ

[illegible] کہ سبحان اللہ کہین جیسے اسکے لفظ آتے ہین
[illegible] اللہ تعالیٰ عنہ بھی ان مین سے ہے اور اسکے معارض نہین زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ
[illegible] ہین سے مسلم کے پاس کہ مہاجرین کے فقرا آئے اسلیے کہ زید بن ثابت انصار مین
[illegible] ف اور بڑے مال کی ثروت اور کثرت والون نے (جنت کے) بڑے درجے حاصل
[illegible] (خیرات کے ساتھ) مستحق ہو گئے ف حافظ نے کہا مصنف رح نے دعوات مین زیادہ
[illegible] سے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اور یہ کیونکر اور اسی کی مثل ہے مسلم مین
[illegible] ہین سے ف (انہون نے عرض کیا) وہ نماز پڑھتے ہین جیسے ہم نماز پڑھتے ہین اور
[illegible] ہین جیسے ہم روزہ رکھتے ہین ف ابو الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث مذکور مین ہے ف
[illegible] اور یعنے وہ (خدا) کو یاد کرتے ہین جیسے ہم یاد کرتے ہین اور بزار نے ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ
[illegible] سے یون روایت کیا کہ انہون نے ہماری جیسی تصدیق کی اور ہمارے طرح ایمان لائے ف اور انکے
[illegible] ہین جیسے وہ حج کرتے ہین اور عمرے کرتے ہین اور جہاد کرتے ہین اور خیرات کرتے ہین ف حافظ
[illegible] کے پاس ہے ابن عجلان کی روایت مین سمی سے اور وہ خیرات کرتے ہین اور ہم خیرات نہین کرتے اور وہ
[illegible] نہین کرتے ف تو جناب رسالتمآب رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کیا مین تمکو
[illegible] کرون کہ اگر تم اسپر عمل کرو تو اپنے سے بڑھ جانے والون کو پالو اور پیچھے سے تمکو کوئی نہ ملے اور تم ان
[illegible] درمیان تم ہو مگر جو شخص ویسا ہی کام کرے ف حافظ نے کہا مسلم کے پاس ابن
[illegible] ساتھ نہ ہوگا کوئی فضل سے بعض نے کہا اسکا ظاہر اول کے مخالف ہے کیونکہ ادراک کا ظاہر
[illegible] فضیلت ہے اور بعض نے اسکا جواب دیا ہے کہ ادراک سے مساوات لازم نہین آتی
[illegible] شخص کو پالیتا ہے پھر اس سے بڑھ جاتا ہے اور اس تقدیر پر اس ذکر کے ساتھ تقرب کا
[illegible] معلوم ہوتا ہے اور ہو سکتا ہے کہ ضمیر کنتم مین مجموع کے لیے ہو سابق اور مدرک
[illegible] عمل مثل عملکم مین یعنے فقرا ذکر کرین اور غنی لوگ خیرات کرین (تو وہ مساوی ہین) ہان
[illegible] لیکن حدیث مذکور کی مطلق کے مقید ہے مگر تو یہ دونو قسم ان لوگون سے بہتر ہونگے جو
[illegible] خیرات کے ساتھ اور اسکی شبیہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی حدیث بزار کے پاس
[illegible] اور مسلم کے پاس ابو ذر کی حدیث مین کیا تمہارے واسطے وہ چیز مقرر نہین ہوئی جسکے

تم خیرات کرو بزار سبحان اللہ کے
کی فضیلت کے مساوات میں ال
ہے اور اسکا کرمانی نے یہ جواب دیا ہے کہ یہ
دلیل کی کلمہ شہادت کی فضیلت کے ساتھ باوجود
الفتح ت سبحان اللہ کہو اور الحمد للہ کہو اور اللہ اکبر کہو
ہوئی ہے اکثر مدا میتوں میں تسبیح کی تقدیم تحمید پر اور تکبیر
کرکے اور اسمیں ابو صالح کا قول بھی ہے کہ وہ کہتے ہے اللہ
ابو ہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ کیحدیث سے کہ اللہ اکبر کہے تو اور الحمد
اللہ تعالے عنہما کیحدیث میں ہے اور اس اختلاف میں دلیل ہے کہ ان کلمات
آپکی قول سے باقیات صالحات کیحدیث میں تمکو ضرر نہیں کہ
بہتر یہ ہے کہ تسبیح کے ساتھ شروع کرے کیونکہ تسبیح شامل ہے
نقی نقائص سے تحمید کا اثبات لازم نہیں آتا پہر اللہ اکبر کہے کیونکہ بعض نقائص اور
کوئی اور بڑا نہ ہو پہر لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ الملک ولہ الحمد وہو
ان جمیع امور میں خدا کے واحد ہونے اور منفرد ہونیکی دلیل ہے
کا عدد مراد ہو تو اسوقت ہر ایک ان میں سے گیارہ گیارہ
اسکو مسلم نے روح بن قاسم کے طریق سے اسوا
نہیں ہوئی بلکہ میں نے اسحدیث کو کسی طریق میں گیارہ
میں بزار کے پاس اور اسکا اسناد ضعیف ہے
تین فعلوں کا تنازع ہے اور اصل عبارت
کل لک وتکبر لک کل لک
یہ ہے کہ اسکا کہنے والا ابو ہریرہ رضی اللہ
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس گیا
اللہ علیہم اجمعین

وہ اسکے گھر والے تھے اور مسلم کا لفظ یہ ہے سمی
بیان کی جو وہ بولا تو نے غلطی کی پھر سمی نے اپنی کلام ذکر کی کہا میں ابو
اختصار کیا لیکن مسلم نے اس زیادت کو دخل نہیں کیا کیونکہ مسلم نے نکالا حدیث
سے پھر اسنے کہا قتیبہ کے سوا اور راویوں نے اس حدیث میں لیث سے زیادہ کیا پھر اس زیادت کو
کہ شعیب بن لیث ہو یا سعید بن ابی مریم کیونکہ اسکو ابو عوانہ نے اپنے مستخرج میں نکالا ربیع بن سلیمان سے
اور اسنے نکالا اسید کے طریق سے اور اس سے معلوم ہو گیا کہ عبید اللہ بن عمر کی روایت میں سمی سے باب
ابن عیینہ نے اس حدیث کو معتمر بن سلیمان کے طریق سے اسناد مذکور کے ساتھ نکالا لیکن اسنے قول فاختلفنا
میں سے بعض نے کہا ہم سبحان اللہ کہیں تینتیس بار اور الحمد للہ کہیں تینتیس بار اللہ اکبر کہیں تینتیس بار
بعض اہل کا قول ہے جیسا کہ اوپر مسلم کی روایت میں تنبیہ گذر چکی اور اس کلام کے بعض صحابہ کے قول ہونیکا بھی احتمال
ابو الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث میں نسائی کے پاس اور ایسا ہی نسائی کے پاس ابن عمر رضی
کعب بن عجرہ کی حدیث سے اور اسکی مثل ہے مسلم کے پاس کعب بن عجرہ کی حدیث سے اور اسکی مثل ہے ابن ماجہ کے پاس ابو ذر رضی
بعض راویوں نے شک کیا اور کہا کہ وہ کلمات چونتیس ہیں اور اسکے مخالف ہے وہ جو محمد بن ابی عائشہ
رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ابو داؤد کے پاس ہے کہ اسمیں ہے اور ختم کرے سو کہ عدد کو لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ الملک
کے ساتھ اور ایسا ہی مسلم کے پاس ہے عطاء بن یزید کی روایت میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اور اسی
کے مثل الکلم کی حدیث سے اور جعفر فریابی کے پاس ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث سے نووی نے کہا لائق
ہے کہ کہا جاوے اس طرح کہ اللہ اکبر چونتیس بار کہے اور اسکے ساتھ کلمہ لا الہ الا اللہ آخر تک کہے اور اسکے غیر
سے کہ ان کلمات کو ایک تکبیر کی زیادت کے ساتھ ختم کیا جاوے اور کبھی کلمہ لا الہ الا اللہ کے ساتھ
قول حجۃ کو ان میں سے گذشتہ احتمال ہے کہ آیا تینتیس کا عدد جمیع کلمات کے
ابن عیینہ کی روایت کا ظاہر تو یہ ہے کہ عدد ثلاثا و ثلثین کا جمیع کے لیے ہو لیکن کہے ان کلمات
سے روایت اسکے غیر سے افراد کی ہے مترجم عفا اللہ عنہ کہتا ہے اگرچہ کیفیت میں
حاصل ہوتا ہے وہی عدد انکو اکٹھا پڑھنے سے
دی ہے اسلیے کہ انکے درمیان عطف کا
کہ افراد کو ایک دوسرے امر کے ساتھ مرصع

ہے وہ بیہقی [illegible]

بخلاف اکثر کے کہ [illegible]

ہے مصنف کے کہ [illegible]

ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث کے کسی طریق میں [illegible]

غیر سے اور ہو سکتا ہے ورقاء نے [illegible]

سے صریح رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کلام [illegible]

علی علیہ السلام کی حدیث امام احمد کے پاس اور سعد بن [illegible]

تعالیٰ عنہ کی حدیث ابی نسائی کے پاس اور ابوداؤد اور ترمذی [illegible]

مالک انصاری کی حدیث طبرانی کے پاس اور بغوی نے [illegible]

ہے کہ آپ سے ایسا مختلف وقتوں میں صادر ہوا ہے پہلے آپ نے [illegible]

ارشاد فرمایا اور یہ بھی احتمال ہے کہ ان عدد میں تخییر ہو جیسا مناسب [illegible]

حدیثوں میں آیا ہے کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے [illegible]

میں کلمہ لا الہ الا اللہ اخر تک کو زیادہ کریں اور زید بن ثابت کی لفظ [illegible]

اور الحمد للہ کہیں تینتیس بار اور اللہ اکبر تینتیس [illegible]

ارشاد کیا ہے کہ تم تسبیح کہو اخر تک زید بن ثابت کی کہا [illegible]

ہوئی تو زید رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم [illegible]

خزیمہ و ابن حبان نے نکالا اور ابن عمر رضی اللہ [illegible]

رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اسی کی مثل حدیث [illegible]

اکبر کہو چھبیس بار اور لا الہ الا اللہ اخر [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

Marfat.com